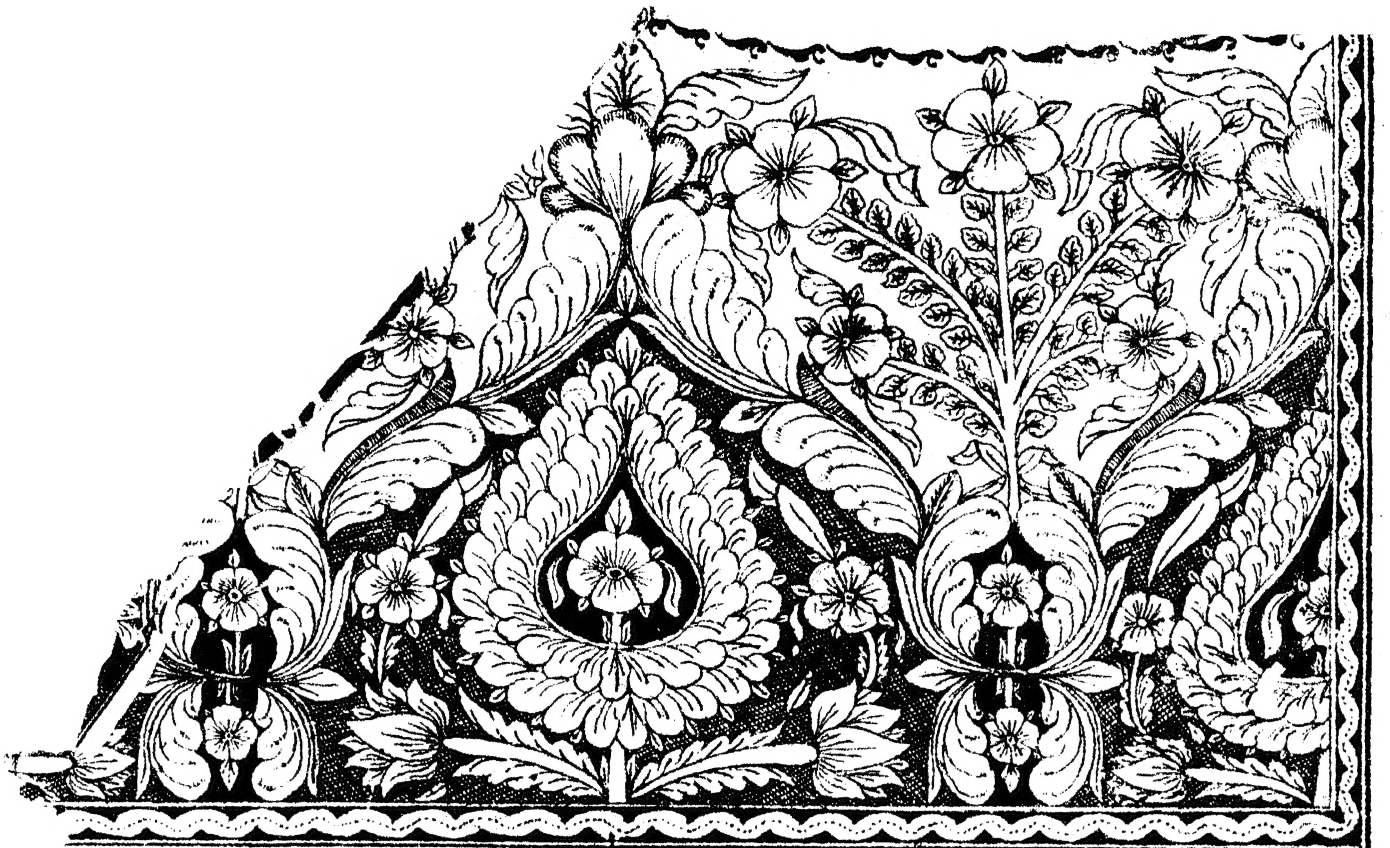
... اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

... قدردان فیض رسان جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ عالیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا



باہتمام مورد مراحم یزدان منشی محمد احمد خان متخلص بہ صوفی سلمہ اللہ تعالی القدیر القوی

در مطبع فیض منبع مفید عام آگرہ حلیۂ طبع پوشید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساری حمد اللہ کے لیے جو کہ نیکی کے ساتھہ معروف ہے اور ازل و ابد مین کمال کے ساتھہ موصوف نقص و مثل و شریک و ضد سے مبرا ہے
سے منزہ عظمت و کبریا کے ساتھہ منفرد ہے اور عزت و بقا کے ساتھہ متفرد ملک حنان ہے اور جواد منان اپنے بندون مین سے جسے چاہا
راہ پر لایا اور جسکو چاہا اپنے عدل سے اوسکو بھٹکایا موافق سابقہ علم قدیم کے پہلے کو سعید کیا دوسرے کو شقی بنایا اپنی کتاب کریم مین ا
رشاد فرمایا من یھدی اللہ فھو المھتد یعنی جسکو اللہ راہ بتاوے وہی ہے راہ پر و من یضلل اللہ فما لہ من ھاد یعنی جسے
اوسکے لئے کوئی راہ پر لانے والا زہاد و عباد مین سے جسکو اپنے ساتھہ مشغول کیا اوسے اپنی طاعات کا مزا چکھایا اور اپنی مناجات
جسکو حضرت قدس کیلئے منتخب کیا اوسے اپنے فضل عظیم کی خصوصیت بخشی صفات نفسیہ کی کدورتون سے اوسکو پاک صاف فرمایا اپنے
اولیا کو منور کیا اور اپنے کاسہ محبت سے شراب مودت اونکو پلائی سو وہ مست ہوگئے اونکے لئے تجلی فرمائی اونھون نے جمال محبوب
و غیوب کا ملاحظہ فرمایا اونکے دل کی آنکھہ نے مشاہدے سے حظ اوٹھایا بساط انس پہ اونکو بٹھایا حضرت قدس مین اپنا مقرب بنایا پس جبر
فضل سے ان حضرات بابرکات پر انعام کیا اور عمدہ عمدہ عطیات کے ساتھہ اونپر احسان فرمایا مین اوسکی حمد کرتا ہون اس نعمت عظیم پر کہ او
بتایا اور سید انام سراج ظلام کے ساتھہ ہمکو خاص فرمایا یعنی سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنکے نور سے کفر و عناد کی
ایمان کا چہرہ چمکا المخصوص بالمقام المحمود واللواء المعقود والحوض المورود والشرف المشھود یوم یقوم الاشھاد واشھد ان لا الہ
لا شریک لہ شھادۃ خالصۃ التوحید سالمۃ من الشرک والالحاد واشھد ان محمدا عبدہ المصطفیٰ و رسولہ المرتضیٰ الھادی الی
صلی اللہ علیہ وعلی الہ الغر الکرام واصحابہ النجباء الامجاد امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ نے بعد ذکر حمد و نعت کے جسکا ترجمہ ہمنے بیان کیا
مین اولیاء و صالحین کا محب اور صوفیہ عارفین اہل ذوق و شوق و تجرید و انفراد کا عاشق اور اونکے کلام و حکایات کے ساتھہ

صاحب منصورة الملہم اور فقیہ عمر بن علی زیلعی صاحب سلامہ اور شیخ محمد بن عمر نہاری آور اموات یہ ہین ابو الغیث اور کون ابو الغیث اور فقیہ اسمعیل حضرمی اور فقیہ احمد بن موسیٰ بن عجیل اور شیخ محمد بن ابی بکر حکمی اور فقیہ محمد بن حسین بجلی کہتے ہین کہ مین ان لوگون کی تلاش مین نکلا ولیس الخبر کالمعاینة ومن شک فقد اشرک پہر مین زندون کے پاس آیا اونہون نے مجہہ سے حدیث کی اور مردون کے پاس گیا اونہون نے مجہہ سے حدیث کی جبکہ مین شیخ نہاری کے پاس آیا تو اونہون نے کہا مرحبًا برسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے اونسے کہا کہ تمہین یہہ بات کس سبب سے ملی اونہون نے کہا فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ مین تین دن اونکے پاس رہا پہر مدینۂ منورہ کو واپس آیا اس مرتبہ بہی چودہ روز تک اوسکے دروازے پر ٹہیرا رہا پہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپنے فرمایا کہ تو دس آدمیون کی زیارت کر آیا مین نے عرض کیا ہان مگر بیشک آپنے ابو الغیث پر ثنا کی آپنے تبسم کیا اور فرمایا ابو الغیث کل کو اہل ہوگا اوس شخص کا جسکے لئے اہل نہین ہے مین نے عرض کیا آپ مجہے دخول کی اجازت دیتے ہین فرمایا داخل ہو بیشک تو امن والون سے ہے انتہے ان دس آدمیون کا ذکر اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ ہے وللہ الحمد اسکے بعد امام یافعی رحمہ اللہ مکے مین آگئے تصنیف کرتے رہے انواع علوم متفرقہ مین چند کتب کو تصنیف فرمایا یہہ سبکے سب مفید و نافع ہین اونپر نور و برکت کا اثر ظاہر ہے اونکی شہرت اونکے ذکر سے مغنی ہے یہہ شاعر بہی تہے بہت عمدہ شعر کہتے تہے غالبًا انکے اشعار مدح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدح اولیاء اور ذم دنیا اور ترغیب زہد مین ہین ہر چند شعر مدح نبوی اور ذم دنیا کو ذکر کیا اسکے بعد کہا کہ انکے سب شعر اسی باب مین ہین انکے سارے وقت اشتغال علم صیام قیام ذکر تلاوت وغیرہ اعمال بر کے ساتہہ مشحون تہے فقر کو پسند رکہتے فقرا کو چاہتے باوجود اپنے فقر کے اونکو اپنی جان پر اختیار کرتے ابناء دنیا پر متوجہ نہین ہوتے تہے انکے منامات بہت اچہے ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین بہت دیکہتے تہے انکے لئے بہت سی بشارتین حاصل ہوئین وہ سب انکی ولایت پر دلالت کرتے ہین اسیطرح ایک جماعت اولیاء اکابر نے ایسی باتون کے ساتہہ بشارت دی کہ وہ بہی انکی ولایت پر دلالت کرتے ہین روایت کیا گیا ہے کہ بعض صالحین نے جو کہ مکۂ مشرفہ کے مجاورین سے تہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے ہین اور آپکے آگے شیخ عبد اللہ یافعی اور شیخ احمد بن جعد ہین انمین سے ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک علم ہے کہ وہ اوسکو اوٹہائے ہوئے ہے خواب دیکہنے والے کہتے ہین کہ مین اونکے پیچہے چلا یہانتک کہ وہ کعبے کو پہونچے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو نماز پڑہائی اور مینے آپکے بعد نماز پڑہی اسیطرح بعض صالحین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ شیخ عبد اللہ کے مونہہ مین تمر رطب دے رہے ہین اور آپکے پاس ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہین اور آپ اونکو تمر مجوز کے لقمے دے رہے ہین یہہ خواب امام یافعی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ حیات مین دیکہا جب صبح ہوئی تو دیکہنے والے انکے پاس آئے انسے خواب بیان کیا انکے پاس ایک جماعت بیٹہی ہوئی تہی بعض حاضرین نے یہہ اعتقاد کیا کہ شیخ عبد اللہ کو رطب کے ساتہہ تمیز دیا گیا ایک شخص فقراء مجاورین سے کہڑا ہوا اور کہا اے عبد اللہ چونکہ تم درمیان خوف و رجا کے تہے اسلئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو رطب عنایت فرمائے اور دونون امیر المومنین کا ایمان قوی تہا اسلئے اونکو تمر کامل عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ یہہ تاویل اہل کشف کے ہے اسیطرح بعض صالح عورتون نے جو کہ مکۂ مکرمہ مین مجاور تہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ شیخ عبد اللہ کے گہر کے دروازے پر کہڑے ہوئے ہین اور بآواز بلند یہہ فرما رہے ہین کہ اے یافعی مین تیرے لئے اللہ پر اس بات کا ضامن ہون کہ بیشک تو شل اجد العرض کے ہے آپنے اس بات کو تین بار فرمایا بسبب تیرے عمل کے جو یہہ ہے اور اپنے دست مبارک سے جماعت فقرا کیطرف اشارہ کیا جو کہ انکے دروازے کے نزدیک تہے انسے کچہہ کہانے کا سوال کر رہے تہے وہ بی بی کہتی ہین کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال اونکی دونون کانون کی لوؤن تک دیکہے جیسا کہ آپکا حلیۂ شریف بیان کیا گیا ہے اور بالون سے پانی ٹپک رہا تہا اور آپ پر سرخ چادر تہی شیخ امام قاضی القضاۃ مجد الدین شیرازی کہتے ہین مین نے خواب مین دیکہا اور مین مکۂ مشرفہ مین ہون گویا میرے پاس کئی جزء ہین کتب حدیث کے اور مین اپنے جی مین فکر کر رہا ہون کہ کس شخص کیطرف جاؤن کہ اوسپر

سماع کرون اور اوسوقت کتے مین شیوخ مسندین سے ایک جماعت تہی کہ اکثر نفوس مین اوسکی تعظیم وتقدیم امام یافعی سے زیادہ تہی مینے اپنے جمیع جہات سے ایک آواز سُنی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ نہین ہے اللہ کے نزدیک قدر مین اعظم یافعی سے مینے اپنے جی مین کہا شاید مراد یہہ ہو کہ اہل مکہ مین انسے زیادہ عظیم القدر کوئی نہو مینے سنا کہ وہ قائل کہتا ہے اور نہ شام مین اور نہ مصر مین مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ رویا رمنام ہے اسکے لئے کوئی تعبیر ضرور ہے پہر مین چلنے لگا چند قدم نہین چلا مگر دیکہتا ہون کہ ایک شخص میری راہ پر کہڑا ہوا ہے میرا ظن غالب یہہ ہوا کہ وہ میکائیل یا ابراہیم علیہما السلام ہین ان دونون مین سے ایک ہین اسمین مجہے شک نہین پہر مینے اونکو سلام کیا اور خواب بیان کیا اونہون نے کہا اسکی تعبیر یہہ ہے کہ وہ مشہور ہونگے یہانتک کہ مثل آفتاب کے ہوجاوینگے پہر مرجاوینگے اسکے بعد مین بیدار ہوگیا اس خواب کو مینے ایک ورق مین لکہہ لیا تاکہ اوس سے کچھ بہول نہ جاؤن کہتے ہین کہ مین اس کلام کے معنی مین ہمیشہ متردد رہا یہانتک کہ کئی برس کے بعد بیت المقدس مین بعض صالحین سے ملاقات ہوئی اور وہ شیخ محمد قرمی ہین اونہون نے مجہسے فرمایا مین تجہے خبر دیتا ہون کہ بعض صالحین نے مسجد اقصیٰ مین مجہے خبر دی کہ بیشک یافعی رات کو قطب کئے گئے تو اسکی تاریخ اپنے پاس لکہہ رکہہ پہر مینے اپنا خواب اونسے ذکر کیا اسکے بعد جبکہ مین مکۂ مکرمہ کو لوٹ کر آیا تو معلوم ہوا کہ شیخ عبد اللہ یافعی رحمت آلہی کیطرف انتقال کر گئے مینے غور کیا تو ناگاہ اونکی وفات کا دن اوس دن سے جسمین وہ قطب کئے گئے بعد سات دن کے تہا اور یہہ وہی مدت تہی جسمین وہ مثل آفتاب کے ہوگئے ترجمۂ شیخ طلحہ ہتّار مین بہی اسکی تائید گزر چکی ہے حاصل یہہ ہے کہ امام یافعی رضی اللہ عنہ کی مناقب مشہور اور اونکے آثار مذکور ہین شیخ جمال الدین اسنوی نے اپنے طبقات مین انکا ذکر کیا ہے اور انکی بہت ثنا کی ہے اور کہا کہ انکی وفات ۷۶۸ھ سات سو اڑسٹہہ مین ہوئی اور یہہ اوس زمانے مین فضیل و فاضل مکہ اور عالم وعامل اباطح تہے جنت المعلیٰ کے دروازے مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کئے گئے اسنوی نے کہا کہ انکے ترکے کی حقیر چیزین نہایت گران قیمت کو فروخت ہوئین یہانتک کہ انکا پُرانا تہبند تین سو درہم کو بکا اور طاقیہ یعنی ٹوپی سو درہم کو فروخت ہوئی رحمہ اللہ تعالےٰ ورضی عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ منقلبہ ومثواہ امین تمام ہوا کلام طبقات الخواص کا اس کتاب کے مصنف شیخ زین الدین احمد بن احمد شرجی زبیدی یمنی رحمہ اللہ تعالےٰ عالم عامل ستدین محدث ہین انہون نے اس کتاب مین خاص اولیاء کرام صوفیۂ عظام مین کا ذکر کیا ہے ہر ایک کے ترجمے کے بعد اوسکی کرامتون کا بہی ذکر فرمایا ہے یہہ کتاب نہایت عمدہ ومعتمد ہے اسکی خوبی وہی جانتا ہے جسنے اسکو خوب دیکہا بہالا سمجہا ہے ؁

ترجمۂ شیخ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ مؤلف کتاب استنشاق نسیم الانس من نفحات ریاض القدس

جناب توفیق مآب وفقہ اللہ تعالےٰ تاج مکلل مین فرماتے ہین کہ علامۂ زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن شہاب الدین ابو العباس احمد بن حسن بن رجب حنابلہ و محدثین کے شیخ ہین روضۂ غناء تاریخ دمشق بیجا رسے نقل فرمایا ہے کہ شیخ ابن رجب امام اصولی محدث فقیہہ واعظ مشہور علوم مین امام تہے انکے بہت مصنفات ہین منجملہ اونکے یہہ کتب ہین شرح صحیح بخاری شریف شرح اربعین نوویہ طبقات حنابلہ قواعد ریاض الانس انکے سوا اور بہت کتابین ہین انکی وفات دمشق مین ہوئی باب صغیر مین معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس دفن کئے گئے رحمہ اللہ تعالےٰ انتہیٰ ؁

مقدمہ

اسمین چند امور کا بیان ہے پہلا امر یہہ ہے کہ طریق قوم کتاب وسنت کے ساتہہ جکڑا ہوا ہے اور انبیاء واصفیاء کے اخلاق کی چال پر اوسکی بنا رکہی گئی ہے دوسرا امر یہہ ہے کہ طریق قوم مذموم نہین ہوگا مگر جبکہ صریح قرآن یا سنت واجماع کے مخالف ہوا اور جب مخالف نہوا تو غایت کلام یہہ ٹہریگا کہ وہ ایک

نعم ہے کہ مسلمان آدمی کو عنایت کی گئی سو جو کوئی چاہے اوسپر عمل کرے اور جو چاہے اوسے چھوڑ دے اور افعال اس باب مین مثل نعم کے ہین تیسرا یہہ ہے
کہ اب انکار کے لئے کوئی دروازہ باقی نہین رہا سوا اسکے کہ اونسے بدگمانی کیجاے اور اونکو ریا پر محمول کرین اور یہہ نرا ناجائز نہین ہے ٭

فصل تعریف تصوف مین

امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اپنے طبقات مین فرماتے ہین کہ علم تصوف عبارت ہے ایک علم سے کہ جب اولیاء اللہ کے دل کتاب وسنت
پر عمل کرنے سے روشن ہوجاتے ہین تو وہ علم اونکے دلون مین ظاہر ہوتا ہے سو جو شخص کتاب وسنت پر عمل کرتا ہے اوسکے لئے اس عمل کی برکت سے ایسے
علوم وآداب واسرار وحقائق ظاہر ہوتے ہین جنکے بیان سے زبانین عاجز ہوتی ہین جیسے علماء شریعت غرا رحمہم اللہ کو جو احکام شریعت اونہون نے
سیکھے ہین جب وہ اونکو عمل مین لاتے ہین تو اونکے لئے اور احکام ظاہر ہوجاتے ہین پس تصوف خلاصہ ہے بندے کے عمل کا احکام شریعت کے ساتھ جبکہ
اوسکے عمل سے علل وحظوظ نفس دور ہوجاوین جیسے علم معانی وبیان خلاصہ ہے علم نحو کا سو جو شخص علم تصوف کو مستقل علم ٹھیراتا ہے وہ سچ کہتا ہے اور
جو کوئی اوسکو عین احکام شریعت سے قرار دیتا ہے وہ بھی سچا ہے مثلاً جو کوئی علم معانی وبیان کو علم مستقل کہے وہ سچا ہے اور جو اوسکو منجملہ علم نحو کر دانے وہ
بھی سچا ہے لیکن یہہ بات کہ علم تصوف عین شریعت سے متفرع ہے سو اسکے ذوق کی پر اطلاع نہین ہوتی مگر ادسی شخص کو جو کہ علم شریعت مین تبحر رکھتا ہے
یہانتک کہ اوسکی منتہا کو پہونچ گیا ہے پہر جب بندہ طریق قوم مین داخل ہوتا ہے اور اوسکو اس طریق مین تبحر ہوجاتا ہے تو اسوقت اللہ سبحانہ وتعالے
اوسکو استنباط کی قوت عنایت کرتا ہے بعینہ مثل احکام ظاہرہ کے پہر وہ طریق مین واجبات مندوبات آداب محرمات مکروہات خلاف اولی استنباط
کرنے لگتا ہے جسطرح علماء مجتہدین کیا کرتے ہین اور کوئی مجتہد اپنے اجتہاد سے کسی چیز کو واجب کرے جسکے وجوب کی شریعت نے تصریح نہین کی ہے یہہ مجتہد
کا واجب کرنا اس سے بڑھکر نہین ہے کہ کوئی ولی اللہ کسی حکم کو طریق مین واجب کرے جسکے وجوب کی شریعت نے تصریح نہین کی ہے چنانچہ اس بات
کی تصریح امام یافعی وغیرہ نے کی ہے اس تقریر کا بیان واضح یہہ ہے کہ سارے اولیاء اللہ شرع مین عدول ہین اللہ عزوجل نے ان لوگون کو اپنے
دین کے لئے پسند فرمایا ہے جو شخص خوب غور سے نظر کریگا وسے یہہ بات معلوم ہوجاویگی کہ اہل اللہ کے علوم سے کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ وہ شریعت
سے خارج ہو اور انکے علوم شریعت سے کیون خارج ہونے لگے شریعت ہی نے تو انکو ہر لحظہ اللہ عزوجل کیطرف پہونچایا لیکن جس شخص کو کہ اہل طریق سے
کچھ بھی وقفیت نہین ہے وہ اس بات کو غریب سمجھتا ہے کہ علم تصوف عین شریعت سے ہے گر اسکا یہہ ہے کہ اس شخص کو علم شریعت مین تبحر حاصل نہین
ہوا اسیلئے جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا علم شید بکتاب وسنت ہے یہہ بات بطور رد کے فرمائی اوسپر جو یہہ وہم کرتا تہا کہ علم تصوف کتاب وسنت
سے خارج ہے یہہ شخص اونکے زمانے مین ہوگا یا اور کسی عہد مین ٭

فصل مدح صوفیہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان مین

امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین قوم نے اس پر اجماع کیا ہے کہ طریق اللہ عزوجل کی تعلیم کے لئے وہی شخص لیاقت رکھتا ہے جسکو علم شریعت مین تبحر حاصل
ہوا ہو شریعت کے منطوق ومفہوم وخاص وعام وناسخ منسوخ جانتا ہو علم لغت مین بھی تبحر رکھتا ہو یہانتک کہ عربی زبان کی مجازات استعارات وغیرہ سے واقف
ہو پس ہر صوفی فقیہ ہے اور ہر فقیہ صوفی نہین ہے حاصل یہہ ہے کہ احوال صوفیہ کا انکار نکریگا مگر وہی شخص جو کہ اونکے حال سے ناواقف ہے امام
قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مدت اسلام مین کوئی زمانہ ایسا نہین گذرا کہ اوسمین اس طائفے سے کوئی شیخ ہو مگر ضرور اوسوقت کے ائمہ علماء

اوس شیخ کو مانا اوسکے لیے تواضع کی اوس سے برکت حاصل کی اگر کوئی مزیت خصوصیت قوم کے لیے ہوتے تو امر بالعکس ہوتا امام شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ہمکو مدح قوم کے لیے ان لوگون کا مان لینا کافی ہے اذعان امام شافعی رضی اللہ عنہ کا شیبان راعی کے لیے جبکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ شیبان سے سؤال کرین کہ جو شخص ایک نماز بہول گیا یہ نہین جانتا کہ وہ کونسی نماز تہی اور اسیطرح امام احمد کا اذعان شیبان کو جبکہ اونہون نے کہا کہ یہ ایک آدمی ہے کہ اللہ عزوجل سے غافل ہوگیا سو اوسکی جزا یہ ہے کہ پانچون نمازون کی قضا کے ساتھہ تادیب کیا جاے ایسے ہی امام احمد رضی اللہ عنہ کا اذعان ابو حمزہ بغدادی صوفی رضی اللہ عنہ کو اور اونکا اعتقاد جبکہ مشکل مسائل اونکے پاس بہیجے اور کہتے کہ اے صوفی تم اس مسئلے مین کیا کہتے ہو سو جس چیز کے سمجھنے مین امام احمد توقف فرمائین اور ابو حمزہ اوسکو جانین پہچانین یہ غایت منقبت ہے قوم کے لیے اسیطرح اذعان ابو العباس بن شریح کا جنید رضی اللہ عنہ کو جبکہ اونکے پاس حاضر ہوئے اور کہا مین نہین جانتا یہ کیا کہتے ہین لیکن انکے کلام کی ایسی صولت ہے کہ وہ مبطل کی صولت نہین ہے ایسے ہی امام ابو عمران کا اذعان شبلی رضی اللہ عنہ کو جبکہ چند مسائل حیض مین انکا امتحان لیا اور سات قول اونسے حاصل کیے کہ وہ ابو عمران کے پاس نہ تہے شیخ قطب الدین بن ایمن رضی اللہ عنہ حکایت کرتے ہین کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو رغبت دلاتے تہے کہ اوس زمانے کے صوفیہ کے ساتھہ صحبت رکہے اور فرماتے کہ بیشک یہ لوگ اخلاص مین اوس مقام کو پہونچے ہین کہ ہم اوسکو نہین پہونچے امام قشیری نے اپنے رسالے مین اور امام احمد بن اسعد یافعی نے روض الریاحین مین اور انکے سوا اور اہل طریق نے قوم کی اور انکے طریق کی مدح مین خوب بہرپور تقریر کی ہے انکی ساری کتابین اس سے بہری ہوئی ہین مینے اپنے شیخ و مولی ابو یحیی زکریا انصاری شیخ الاسلام کو یہ فرماتے سنا کہ جب فقیہ کو قوم کے احوال و اصطلاحات کا علم نہو تو وہ فقیہ خالی ہے اور مین اونسے بہت سنتا تہا کہ وہ یہ فرماتے کہ اعتقاد صیغہ ہے اور انتقاد حرمان ہے اور ہمارے شیخ محمد مغربی شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے کہ تو اپنی سادات قوم کا طریق طلب کر گو وہ قلیل ہون اور جو اونکے طریق سے ناواقف ہین اون لوگون کے طریق سے بچ اگرچہ وہ بہت ہون علو قوم کا شرف یہی کافی ہے کہ موسی علیہ السلام نے خضر سے فرمایا هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت رشدا اور یہ سب سے بڑھکر دلیل ہے طلب علم حقیقت کی وجوب پر جیسے کہ طلب علم شریعت کی واجب ہے اور ہر ایک اپنے مقام سے کلام کرتا ہے ٭

فصل بیان مین ابتلاء اولیاء اللہ کے

شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالے نے اس طائفہ شریفہ کو خلق کے خصوصاً اہل جدال کے ساتھہ مبتلی فرمایا ہے تو اونمین سے کسیکو کم دیکھیگا جسکا سینہ ولی معین کی تصدیق کے لیے اللہ تعالے نے کہولدیا ہو بلکہ وہ تجہسے کہیگا ہان بیشک اللہ تعالے کے لیے اولیاء و اصفیاء موجود ہین لیکن وہ کہان ہین جب تو اونسے کسیکا ذکر کریگا تو وہ ضرور اسکو دفع کرینگے جو خصوصیت کہ اللہ تعالے کو اوس سے ہے اوسکو رد کرینگے اوسکے ولی ہونے پر حجت کے ساتھہ زبان چلائینگے اور اونکو اس بات کا خیال نرہا کہ ولی کی صفات کو اولیاء ہی پہچانتے ہین غیر ولی کو یہ بات کہان سے حاصل ہوئی کہ وہ کسی انسان سے ولایت کی نفی کرے یہ نہین ہے مگر تعصب محض موصلی نے کتاب مناقب ابرار مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تہے کہ قرّاء کی مجالست سے بچنا کیونکہ اگر وہ تجہسے محبت رکہین گے تو وہ ایسی چیز کے ساتہہ تیرا وصف کرینگے جو تجہہ مین نہین ہے اور اگر تجہہ سے بغض رکہین گے تو ایسی چیز کے ساتہہ تیری جرح کرینگے جو تجہہ مین نہین ہے اور لوگ اسکو اونسے قبول کرلین گے شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سنت اللہ اپنے انبیاء و اصفیاء مین اسطرح پر جاری ہوئی ہے کہ اونکے مبدء امر اور انتہاء حال مین مخلوق کو اونپر مسلط فرماتا ہے جبکہ اونکے دل غیر اللہ کی طرف جہکتے ہین پہر جبکہ وہ پورے پورے اللہ تعالے پر متوجہ ہوتے ہین تو آخر کو دولت و نصرت اونہین کے لیے ہوتی ہے امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ مرید سالک پر خلوص اور سیر بارگاہ اللہ عزوجل کیطرف مشکل ہوتا ہے باوجود اسکے کہ خلق کی طرف اوسکو میل ہو اور خلق جو اعتقاد کہ

اثر نہین رکہتی ہے وہ اسطرف جہکتا ہو پہر جب لوگ اوسکو ایذا دیتے ہین اوسکی مذمت کرتے ہین اوسکو گہٹاتے ہین بہتان و زور کے ساتہہ متہم کرتے ہین تو اوسکا نفس اونسے متنفر ہو جاتا ہے اور کسیطرح کا میل اونکی طرف نہین رہتا اب اوسکے لئے اپنے رب کے ساتہہ صاف وقت حاصل ہوتا ہے اور ٹہیک ٹہیک توجہ اللہ تعالےٰ پر ہو جاتی ہے اسلئے کہ حجیب کو اوسکا التفات نرہا پہر جب بعد انتہار سیر کے ہدایت خلق کیطرف رجوع ہوتے ہین تو حلم و عفو و ستر کا خلعت پہنے ہوئے رجوع کرتے ہین ایذاے خلق کی برداشت کرتے ہین بندگان الٰہی سے جو کچہہ اونکے حق مین صادر ہوتا ہے اس سب مین اللہ تعالےٰ اسے راضی رہتے ہین وہ اس سببسے اپنے بندون مین اونکی قدر بلند کرتا ہے اونکے انوار کو کامل فرماتا ہے اور جو ایذا رخلق انپر وارد ہوتی ہے اور یہہ اوسکا تحمل کرتے ہین تو اللہ تعالےٰ بسبب اسکے میراث رسل انکے لئے ثابت کرتا ہے اور اس سے انکے مراتب کا تفاوت ظاہر ہوتا ہے کیونکہ آدمی بقدر اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا اور فرمایا اللہ سبحانہ نے ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علیٰ ما کذبوا واوذوا حتیٰ اتاھم نصرنا اور یہہ اسلئے ہے کہ کاملون مین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ ان دو شہود سے خالی ہو یا تو وہ اپنے قلب سے حق تعالےٰ کا مشاہدہ کریگا پس وہ حق کے ساتہہ ہوگا اوسکے بندون کیطرف کسیطرح کا التفات اوسکو نہوگا یا وہ خلق کو مشاہدہ کریگا تو اونکو اللہ تعالےٰ کے بندے پائیگا پس اونکے مالک کے سببسے اونکا اکرام کریگا اور اگر وہ مصطلم ہے یعنی اوسنے اپنے نفس کو اللہ سبحانہ مین فانی کر دیا ہے تو ہمارے لئے اوسکے ساتہہ کلام نہین کیونکہ اس حالت مین اوس سے تکلیف زائل ہو گئی اس سببسے یہہ بات معلوم ہوئی کہ جو شخص اولیا و علما مین سے آثار انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرتا ہے اوسکے لئے ضرور ہے کہ اوسے ایذا دیجاے جیسے اونکو ایذا دی گئی اور بہتان و زور اسمین کہا جاے جیسا اونمین کہا گیا تاکہ یہہ صبر کرے جیسا اونہون نے صبر کیا اور خلق پر رحم کرے اسکو اپنا خُلق ٹہیراوے رضی اللہ عنہم اجمعین امام شعرانی فرماتے ہین کہ مینے علی خواص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تہے جو لوگ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف دعوت کرتے ہین اگر انکا کمال اس بات پر موقوف ہو کہ ساری خلق انکی تصدیق پر متفق ہو جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپسے پہلے اور انبیا اسکے ساتہہ اولیٰ تہے حالانکہ ایک قوم نے اونکی تصدیق کی اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اونکو ہدایت فرمائی اور دوسری قوم محروم رہی تو اللہ تعالےٰ نے اپنے عدل سے اون کو شقی کر دیا اور جبکہ اولیا و علما مقام اقتدا و پیروی مین قدم بقدم رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہوئے تو لوگ انکے حق مین دو گروہ ہو گئے ایک گروہ تو معتقد مُصَدِّق ہوا دوسرا مُنتقِد مُکَذِّب ٹہیرا جیسا کہ رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے واقع ہوا تاکہ اللہ تعالےٰ اس سببسے انکی میراث اونکے واسطے ثابت کرے پس انکی تصدیق اور انکے علوم و اسرار کی صحت کا اعتقاد وہی شخص کریگا جسکا اللہ عز وجل نے ارادہ کیا ہے کہ اوسکو اونکے ساتہہ ملحق فرماوے گو ایک مدت ہی کے بعد کیون نہو اور جو شخص انکی تکذیب انپر انکار کرتا ہے وہ انکی درگاہ سے مطرود ہے اللہ تعالےٰ اوسکے لئے دوری ہی زیادہ کریگا اللہ تعالےٰ نے جو کہ اولیا و علما کی تخصیص کی ہے اونپر اپنی عنایت فرمائی ہے اونکو منتخب فرمایا ہے سو اونکے لئے ان باتون کے مان لینے والے تہوڑے لوگ ہین وجہ اسکی غلبہ جہل ہے اونکے طریق کے ساتہہ اور استیلا غفلت ہے اور اکثر لوگ اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ کسی کے لئے کسی منزلت یا اختصاص کا شرف حاصل ہو حسداً من عند انفسھم قوم نوح علیہ السلام کے حق مین اس امر کے ساتہہ کتاب عزیز ناطق ہے فرمایا وما اٰمن معہ الا قلیل اور فرمایا ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور فرمایا ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا انکے سوا اور آیتین ہین شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عام لوگون سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ حق تعالےٰ کے اسرار کو اوسکے خواص بندون مین جو کہ اولیا و علما ہے ہین جانین اور اوسکے نور کی روشنی اونکے دلون مین پہچانین اسی لئے غالب خلق سے اونکو مستور ہی رکہا بسبب اونکی جلالت کے جو اوسکے نزدیک ہے اور اگر وہ لوگون مین ظاہر ہوتی اور کوئی انسان اونکو ایذا دیتا تو وہ کہلم کہلا اللہ تعالےٰ سے لڑائی کرتا پہر اللہ تعالےٰ اوسکو ہلاک کر ہی دیتا سو اونکا

خلق سے مستور رکھنا خلق پر رحمت ہے اور جو شخص کہ اولیاء سے خلق کے لئے ظاہر ہوا تو وہ بحیثیت اپنے ظاہر علم اور وجود و دلالت کے ظاہر ہوتا ہے اور بحیثیت ستر ولایت وہ ہمیشہ باطن ہے **فائدہ** شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہر ولی کے لئے ایک پردہ ہوتا ہے اونمین سے بعض ایسے ہوتے ہین کہ اونکا ستر اسباب سے ہوتا ہے اور بعض کا ستر ظہور عزت و سطوت و قہر سے ہوتا ہے جسطرح اللہ تعالے اونکے قلب کے لئے تجلی فرماوے لوگ کہتے ہین کہ حاشا یہہ ولی اللہ ہو یہہ تو اس نفس مین ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ حق تعالے جبکہ بصفت قہر بندے کے دل پر تجلی فرماتا ہے تو وہ قہار ہوتا ہے یا بصفت انتقام تو وہ منتقم ہوتا ہے یا بصفت رحمت و شفقت تو وہ مشفق رحیم ہوتا ہے اسیطرح اور صفات کا حال ہے پہر یہہ ولی جو کہ مظہر عز و سطوت و انتقام مین ظاہر ہوا ہے اسکی صحبت مین مریدون مین سے وہی رہ سکتا ہے جسکے نفس و ہوا کو اللہ تعالے نے مٹا دیا ہے ہر زمانے مین یہہ بات ہوتی چلی آئی ہے کہ ملوک وقت نے اولیاء و علماء کی فرمان برداری کی ہے اونکے ساتھہ سمع و طاعت و اذعان کا معاملہ کیا ہے اور بعض کا ستر اونمین سے یہہ ہوا کہ وہ علم ظاہر مین مشغول رہے ظاہر نقول پڑھتے رہے یہانتک کہ تو اونکو ادنی درجے کی طالب علمون سے نہ نکالے اور بعض کا ستر یہہ ہوا کہ دنیا پر مزاحمت کی اور محبت ریاست و ملابس فاخرہ کا اظہار کیا حالانکہ وہ باطن مین قدم عظیم پر تھے اور بعض کا ستر یہہ ہوا کہ ملوک و امراء اغنیاء کے پاس آمد و رفت رکھتے اون سے دنیا مانگتے تدریس خطابت امامت عمالت وغیرہ کا عہدہ طلب کرتے پہر ان کامون مین عدل کا برتاؤ کرتے معروف کے ساتھہ تصرف کرتے ایسے طریقے پر کہ انکے سوا اور امراء و عمال و آحاد فقہاء اوسکو نہین سمجھہ سکتے اور ان وظائف کی تنخواہ سے آپ کچھہ نہ کھاتے یا فقط بقدر سد رمق اوسمین سے کھا لیتے جو شخص کہ فہم و ادراک مین قاصر ہے وہ کہتا کہ اگر یہہ اللہ عز و جل کے ولی ہوتے تو ان امراء کے پاس نہ جاتے اپنے گوشے یا گھر مین بیٹھہ رہتے علم و عبادت مین مشغول ہوتے اللہ تعالے اون اولیاء پر رحم کرے جو کہ گزر گئے اسی قسم کے اور الفاظ جو رکھتا اگر یہہ قائل اپنے دین و آبرو کو بچاتا تو پہلے ان اولیاء و علماء پر انتقاد کرنے سے توقف کرتا انکے کام مین خوب غور کرتا کبھی انکے پاس آتا جاتا کسی ضرر کے دور کرنے کے لئے یا کسی مظلوم کے قید خانے سے خلاصی کیواسطے یا جو اللہ کے بندے عاجز ہین اپنی حاجتین امراء تک نہین پہونچا سکتے انمین سے کسی کی قضاء حاجت کے لئے اونسے سوال کرتا یہہ لوگ ان مصالح کے لئے امراء کے پاس جاتے ہین یہہ جانا انپر واجب ہے اور نہ جانا حرام ہے خصوصاً جبکہ ہم دیکھین کہ یہہ شخص جو کہ اولیاء و علماء سے اونکے پاس آتا جاتا ہے جو کچھہ کہ امراء کے پاس ہے اوسمین بے رغبت ہے اونکی ہمنشینی کے وقت متعزز بعزت ایمان ہے نیک بات کا اونکو حکم کرتا ہے بری بات سے اونکو روکتا ہے جسکی سفارش اونسے کرتا ہے اوسکا ہدیہ قبول نہین کرتا تو بیشک ایسا شخص محسنین سے ہے اس آمد و رفت کے سبب سے کسیکو اوسپر اعتراض نہین پہونچتا امام شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے علی خواص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب فقیر کو یقین ہو کہ امراء جور اسکی نصیحت کو قبول کرینگے اسکی شفاعت کو مانینگے تو اسپر واجب ہے کہ اونکی صحبت اختیار کرے اونکے پاس آمد و رفت رکھے اور صاحب نور پہچانتا ہے کہ کس بات کو کرنا چاہئے اور کسکو چھوڑنا چاہئے انتہے امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اولیاء مین سے بعضے یون چھپتے ہین کہ جو ہدیہ صدقہ خلق اونکو دیتی ہے وہ اوسکو قبول کرتے ہین پھر اوسمین اپنا مال ملا دیتے ہین اور لوگونکو اعلام کرتے ہین کہ یہہ سب اجنبی لوگون کے صدقات ہین اور جن لوگون نے کہ اونکو دیا ہے اونکی سخاوت کی تعریف کرتے ہین اور لوگون کو اس وہم مین ڈالتے ہین کہ انہون نے اپنی ذات کے واسطے اور اپنے عیال کے واسطے بغیر فقراء کے کئی چیزون کو کم کر لیا مثلاً یون کہتے ہین کہ اس زمانے مین اس بات پر کون قادر ہے کہ وہ مال لیوے اور فقراء کو تقسیم کرے اور اوسمین سے کسی چیز کے کم کرنے کا اوسکے جی مین نہ آوے ہم سب سے سوائے عفو کے اور کچھہ نہین بن پڑتا اور یہہ کہنا مذموم ہو جاتا ہے تیہ بات اون مردون کی اکبر اخلاق سے ہے جنہون نے اللہ عز و جل کے معاملے مین اخلاص کیا کیونکہ اس شخص کے کمال کیطرف جسپر وہ باطن مین ہے کسیکو راہ نہین باوجود اسکے کہ وہ لوگون کی آنکھون مین اپنی حقارت و ذلت ظاہر کرتا ہے اسلئے کہ آدمی جبکہ خلق سے کوئی چیز قبول کر لیتا ہے تو وہ ضرور ہی اونکی آنکھون مین حقیر ہو جاتا ہے جیسے وہ شخص جو پہیر دیتا ہے اونکی نظر مین کبیر بنجاتا ہے اور

شاید اس پھیرنے والے نے صرف ریار وسمعہ وتالیف قلوب کے لئے پھیرا ہوتا کہ وہ تعظیم وتبجیل کے ساتھہ اسکی طرف متوجہ ہوں اسکی تعریف کریں
فضیل بن عیاض رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے لوگوں سے لینا چھوڑکے تعریف طلب کی وہ اپنے نفس وہواہی کی پوجا کرتاہے اور وہ اللہ تعالے
سے کسی چیز میں نہیں ہے امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پوجا کرتاہے یعنی اطاعت کرتاہے اور فضیل رضی اللہ عنہ یہہ بہی فرماتے تہے کہ جو شخص پہیر دینے
کے فتنے سے اپنے نفس پر ڈرتاہے تو اوسے چاہئے کہ لے لیوے پہر پوشیدہ جو اوسکا مستحق ہے اوسے دیدے خود اپنے نفس کے لئے اوسمین سے کچہہ
نہ لے ان شاء اللہ تعالے وہ اس فتنے سے امن میں ہوجاویگا شیخ محی الدین رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ جو باتیں قلت اعتقاد اولیاء اللہ کا دروازہ
کہولتے ہیں اونمین سے ایک یہہ ہے کہ جو شخص اونکے لباس مین ہوتاہے اور اونکے مثل طریق کی طرف منسوب ہوتاہے اوس سے کوئی زلت
واقع ہوجاتی ہے سو اس بات کے ساتھہ ٹہیرجانا اکبر تواطع عن اللہ عز وجل سے ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہی دیاہے وکان امر اللہ قدرا مقدورا
اور فرمایا ولاتزر وازرۃ وزر اخری پس ایک شخص کے برا کرنے سے یہہ بات کیونکر لازم آتی ہے کہ اوسکے سارے اہل حرفہ ایسے ہی ہوں یہہ نہیں ہے
مگر محض عناد وتعصب بباطل **فائدہ** امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو چیزین کہ اولیاء اللہ عز وجل کی معرفت سے روکتی ہین اونمین سے اشد
حجاب شہود مماثلت ومشاکلت ہے یہہ بہت ہی بڑا حجاب ہے اسی پردے سے اللہ تعالے نے اکثر اولین وآخرین کو چھپایا ہے جیسے کہ ایک قوم سے
حکایت فرمائی وقالوا مالهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اور ما هذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون فقالوا
ابشرا منا واحدا نتبعه یعنی ہم نے کسیکو نہیں دیکھا کہ وہ اوسکے دعوی پر اوسکی موافقت کرے اور ہمکو اوسکا حکم کرے اسکی مثل اور آیتین ہین لیکن
اللہ عز وجل جب چاہتاہے کہ کسی بندے کو اپنے بندون سے کسی ولی کی اپنے اولیاء سے معرفت حاصل کرادے تاکہ وہ اوس سے ادب سیکہے اخلاق میں
اوسکا اقتدا کرے تو اوس ولی سے شہود بشریت کو دور فرماتاہے اور وجہ خصوصیت جو اونمین ہے اوسکو دکہا دیتاہے پہر وہ بلاشک اوسکا معتقد ہوجاتا
ہے اوسکو بغایت چاہنے لگتاہے اور اکثر لوگ جو کہ اولیاء کی صحبت مین رہتے ہین وہ اون سے سوائے وجہ بشریت کے اور کچہہ مشاہدہ نہیں کرتے اسی لئے
اونکو نفع کم ہوتاہے ساری عمر اونکے ساتھہ بسر کرتے ہین اور کچہہ بہی اونسے نفع نہیں لیتے حکمت الٓہیہ اسکی مقتضی ہے کہ اولیاء مین سے کسی کے اعتقاد
پر سارے خلق کا اتفاق نہو اور اسمین ایک ستر خفی ہے کیونکہ اگر ساری خلق اوس ولی کی مصدق ہوتی تو اوس سے صبر کا اجر تکذیب مکذبین پر فوت
ہوتا اور جو سبکے سب اوسکے مکذب ہوتے تو اوس سے شکر تصدیق مصدقین پر فوت ہوتا پس حق تعالے نے اپنے اولیاء کے حسن امتحان کے لئے یہ ارادہ
فرمایا کہ لوگون کو اونکے حق مین دو قسم کردیا جیسا کہ گزرچکا ایک تو معتقد مصدق دوسرے منتقد مکذب تاکہ وہ اللہ عز وجل کی عبادت کرین شکر کے ساتھہ
اونین جنہون نے اونکی تصدیق کی اور صبر کے ساتھہ اونمین جنہون نے اونکی تکذیب فرمائی کیونکہ ایمان کے دو حصے ہین آدہا صبر آدہا شکر میننے علی خواص
رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تہے کہ نفس کی جب مدح کیجاتی ہے تو وہ میلا ہوجاتاہے اور جب اوسکی ذم کیجاتی ہے تو وہ پاک صاف ہوجاتاہے اور
یہہ بہی فرماتے تہے کہ جو شخص طائفہ علمار یا فقرا مین سے کسی پر منکر ہو تو تو اوسکی بات کے سننے سے بچیو اسلئے کہ تو اللہ عز وجل کی رعایت کی آنکھہ سے گرجاویگا
اور مستحق مقت کا ہوجاویگا اللہ عز وجل سے جنید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تہے کہ جو شخص اس قوم کے ساتھہ بیٹھتاہے اور جن باتون کے ساتھہ کہ وہ متحقق ہین
اونمین سے کسی بات مین اونکی مخالفت کرتاہے تو اللہ تعالے اوس سے ایمان کا نور چہین لیتاہے امام شعرانی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مراد اونکی یہہ ہے
کہ جس کلام مین اوسنے مخالفت کی اوسکے ساتھہ جو ایمان ہوتا اوسکے نور کو چہین لیتاہے نہ یہہ کہ سارے انواع ایمان کے نور کو جیسے ایمان باللہ ایمان بملائکہ
ایمان برسل ایمان بیوم آخر اس بات کو خوب سوچو اسکی نظیر یہہ حدیث شریف ہی نہیں زنا کرتاہے زنا کرنے والا جسوقت وہ زنا کرتاہے اور وہ مومن ہو یعنی
اس بات کے ساتھہ کہ حالت زنا مین اللہ تعالے اوسکو دیکھتاہے اس قسم کی اور نا ولین بہی ہین **فائدہ** قوم نے منازعت سے صرف اسلئے منع کیاہے کہ

اونکے علوم مواجید ہین اونمین کوئی نقل نہین ہے اور جو شخص ایسی شے سے خبر دیوے جسکو وہ معائنہ مشاہدہ کر رہا ہے تو سامع کو جائز نہین ہے کہ اوس
سے نزاع کرے اوس چیز مین جسکو وہ بیان کر رہا ہے بلکہ اگر وہ مرید ہے تو اوسپر اوسکی تصدیق واجب ہے اور اگر اجنبی ہے تو اوسکو تسلیم کرے کیونکہ علوم
قوم کے قابل منازعت کے نہین ہین اسلئے کہ وہ وراثت نبویہ ہین حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ نبی کے نزدیک تنازع نہین لایق ہے اور حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جدال سے منع کیا اور فرمایا مجادل کے حق مین بس چاہیئے کہ بنا لیوے اپنا ٹھکانا دوزخ سے **فائدہ** شیخ ابو الحسن شاذلی
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جبکہ اللہ عز وجل نے حسب سابقہ علم قدیم جو کچھہ کہ اس طائفے کے حق مین کہا جائیگا اسکو جان لیا تو شروع اپنی ذات مقدس
سے فرمایا پس جبکہ قوم سے کہ اعراض کیا اونپر شقاوت کا حکم نافذ فرمایا تو اونہون نے اوسکو بی بچے فقر کی طرف منسوب کیا اوسکو مغلول الیدین
ٹھیرایا جب ولی یا صدیق کو دل تنگی ہوتی ہے اس وجہ سے کہ اوسکے حق مین کفر زندقت سحر جنون وغیرہ کہا گیا تو اوسکے سر مین ہواتف حق ندا کرتے ہین
کہ جو تجھہ مین کہا گیا یہہ تیرا وصف اصلی ہے اگر میرا فضل تجھپر نہوتا کیا تو نہین دیکھتا اپنے بہائیون کو بنی آدم سے کہ اونہون نے کیسی کیسی میری جناب مین
بے ادبیان کین اور جو بات میرے لایق نہین ہے اوسکی نسبت میری طرف کی اب بھی اگر انشراح حاصل نہوا بلکہ منقبض رہا تو پہر اوسکو ہواتف حق ندا کرتے
ہین کیا تو میرا اقتدا نہین کرتا مجھہ مین تو وہ باتین کہی گئی ہین جو میرے جلال کے لایق نہین ہین اور میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے بہائی
انبیا و رسل کے حق مین ایسی باتین کہی گئی ہین جو اونکے مرتبے کے لایق نہین ہین اونکو ساحر و مجنون کہا اور یہہ کہا کہ وہ دعوت الی اللہ سے صرف ریاست
و تفضیل چاہتے ہین سو اے میرے بہائی تو غور تو کر کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینۂ مبارک قول کفار سے تنگ ہوا تو حق جل وعلا نے آپکا علاج فرمایا
اور یہہ ارشاد کیا فسبح بحمد ربك وکن من الساجدین واعبد ربك حتی یاتیك الیقین پس اے ولی تجھپر بھی واجب ہے کہ تو اس باب مین اپنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرے کیونکہ یہہ طب الٰہی دواے ربانی ہے ضیق صدر جو کہ اقوال اغیار اہل انکار و اغترار سے حاصل ہوتا ہے اوسکو یہہ
دوا زائل کر دیتی ہے اور یہہ اسلئے ہے کہ تسبیح اسکو کہتے ہین کہ جو چیزین کمال الٰہی کے لایق نہین ہین اونسے اللہ سبحانہ کی تنزیہ کرے امور سلبیہ کے ساتھہ اسکی
ثنا کرے جناب الٰہی سے نقائص کی نفی کرے جیسے تشبیہ و تحدید اور تحمید یہہ ہے کہ جو باتین اللہ تعالیٰ کے جمال و جلال کے لایق ہین اونکے ساتھہ اوسکی ثنا کرے
یہہ تسبیح و تحمید مرض ضیق الصدر کو جو کہ منکرون و مستہزئین کے قول سے حاصل ہوتا ہے دور کر دیتے ہین رہا سجود سو وہ کنایہ ہے اس بات سے کہ بندہ طلب
علو و رفعت سے پاک ہو کیونکہ ساجد سجدے کی حالت مین صفت علو سے فنا ہو جاتا ہے اسی لئے یہہ مشروع ہے کہ بندہ سجدے مین سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ کہا کرے
اور عبودیت جسکی طرف واعبد ربك حتی یاتیك الیقین مین اشارہ فرمایا ہے سو اس سے مراد تذلل کا اظہار اور طلب عزت سے دور ہونا ہے اور یہہ
عبودیت اسطرف اشارہ ہے کہ بندہ ذاتاً اور وصفاً فنا ہو جاوے اور یہہ موجب ہے قرب و اصطفا ر و عزت و دنون کے خلعت ملنے کا اسکی طرف اس
قول مین اشارہ فرمایا ہے واسجد واقترب یعنی سجدہ کر اور قریب ہو اور اس حدیث قدسی مین کہ میرا بندہ نوافل سے میری طرف ہمیشہ قریب ہوتا رہتا ہے
یہانتک کہ مین اوسے چاہنے لگتا ہون پہر جب مینے اوسکو دوست رکھا تو مین اوسکا کان اور آنکھہ ہو جاتا ہون الحدیث اور نوافل اہل طریق کے نزدیک
اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ وقت شہود رب عز وجل کے اپنے شہود نفس مین فانی ہو جاوے اور یقین ماخوذ ہے یقن الماء فی الحوض کے محاورے
سے یہہ جب کہتے ہین کہ پانی حوض مین ٹہیر جاوے قرار پکڑے سے یہہ اسطرف اشارہ ہے کہ تردد و شکوک و ہم ظنون دور ہو جاوین اور سکون استقرار الطمینان
حاصل ہو جاوے شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہین یہہ سکون استقرار اطمینان جبکہ عقل و نفس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے تو اسکو علم الیقین کہتے
ہین اور جب روح روحانی کیطرف منسوب ہوتا ہے تو اسکو عین الیقین بولتے ہین اور جب قلب حقیقی کیطرف نسبت کرتے ہین تو اسکو حق الیقین کہتے ہین اور
جب اسکی نسبت سر وجودی کیطرف ہوتی ہے تو اسکو حقیقت حق الیقین کہتے ہین یہہ سب مراتب جمع نہین ہوتے مگر اوس شخص مین جو کہ مردون مین سے کامل ہو تا ہے

انتہے **فائدہ** امام شعرانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سیدنا و مولانا شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالے سے کسی نے تکفیر غلاۃ مبتدعہ و اہل اہوار کا حکم پوچھا اور اون لوگون کی تکفیر کا حکم دریافت کیا جو کہ ذات مقدس پہ کلام کرتے ہین اونہون نے فرمایا تو جانلے اے سائل بیشک جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے وہ تکفیر کو اوسکے لیئے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے بڑی بھاری بات سمجھتا ہے کیونکہ تکفیر ایک امر ہولناک عظیم الخطر ہے اسلیئے کہ جو شخص کسی شخص معین کی تکفیر کرتا ہے گویا وہ اس بات کی خبر دیتا ہے کہ انجام اوسکا آخرت مین ہمیشہ ہمیشہ کو آگ مین رہنا ہے اور دنیا مین اوسکا خون و مال مباح ہے کسی مسلمان عورت سے نکاح نہین کر سکتا اوسکی زندگی مین اور بعد موت کے مسلمانون کے احکام اوسپر جاری نہین ہو سکتے ہزار کافر کے چھوڑنے مین خطا کرنا نہایت آسان ہے اس سے کہ مسلمان آدمی کے خون سے بمقدار ایک پچھنے کے خونریزی مین خطا کرے حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ مقرر امام کا خطا کرنا عفو مین مجھے بہت محبوب ہے اس سے کہ وہ عقوبت مین خطا کرے پھر وہ مسائل جنمین ان لوگون کی تکفیر کا فتوی دیا گیا ہے وہ بغایت دقیق و غامض ہین بسبب کثرت شبہات اور اختلاف قرائن کے اور تفاوت دواعی کے اور پورے پورے طور پر خطا کا سمجھنا اور حقائق و شرائط تاویل پہ مطلع ہونا اور اون الفاظ کو پہچاننا جو کہ تاویل کے محتمل ہین اور جو نہین محتمل ہین یہہ بات اسکو چاہتی ہے کہ سارے قبائل عرب کی زبان کے سب طریق کی معرفت حاصل کرے اونکی حقیقت و مجاز و استعارات کو پہچانے توحید کے دقائق و غوامض کو سمجھے اسکے سوا اور اس قسم کے امور جو کہ ہمارے زمانے کے اکابر علما پر نہایت مشکل ہین انکے غیر کا کیا ذکر ہے اور جبکہ انسان اس سے عاجز ہے کہ اپنے اعتقاد کو کسی عبارت مین تحریر کرے تو پھر غیر کے اعتقاد کو اوسکی عبارت سے کیونکر تحریر کر سکتا ہے اب حکم تکفیر کا اوسی شخص کے لیئے باقی رہا جو کہ کفر کے ساتھ تصریح کرتا ہے اوسکو اپنا دین اختیار کیا ہے شہادتین کا منکر ہے بالکل دین اسلام سے باہر نکل گیا ہے اور اسکا وقوع نادر ہے پس ادب و توقف ہے تکفیر اہل اہوار و بدع سے اور جو باتین کہ صریح نصوص کی مخالف نہین ہین اونہین قوم کے قول کی تسلیم کرے انتہے

فائدہ امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہین شیخ امین الدین امام جامع غمری مصر نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص ایک عبارت مین واقع ہوا کہ تکفیر کے موہم تھے علمار مصر نے اوسکی تکفیر کا فتوی دیا جب اونہون نے اوسکے قتل کا فتوی دیا تو سلطان جقمق نے کہا کہ علمار سے کوئی باقی رہا ہے کہ وہ حاضر نہوا لوگون نے کہا ہان شیخ جلال الدین محلی شارح منہاج باقی ہین بادشاہ نے اونکو طلب کیا وہ تشریف لائے اونہون نے اوس آدمی کو بیڑیون مین بادشاہ کے روبرو دیکھا شیخ نے فرمایا اسکو کیا ہوا لوگون نے کہا کافر ہو گیا ہے فرمایا جن لوگون نے اسکی تکفیر کا فتوی دیا ہے اونکی سند کیا ہے شیخ صالح بلقینی نے مبادرت کی اور کہا میرے والد شیخ الاسلام شیخ سراج الدین نے اسکی مثل مین تکفیر کا فتوی دیا ہے شیخ جلال الدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بیٹے کیا تو یہہ ارادہ کرتا ہے کہ ایک مرد مسلمان موحد کو قتل کرے جو کہ اللہ کو اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اپنے باپ کے فتوی سے اسکی بیڑیان کھولدو لوگون نے بیڑیون کو جدا کر دیا شیخ نے اوسکو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا اور چلدیئے بادشاہ دیکھتا رہا کسیکو جرأت نہوئی کہ اونکے پیچھے جاوے رضی اللہ عنہ

فائدہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ بہت وقت قلوب عارفین پر نفحات الٰہیہ کی ہوائین چلا کرتی ہین اگر وہ اونکو بیان کرین تو عارفین کاملین اونکو جاہل کہین اور اصحاب ادلہ جو کہ اہل ظاہر سے ہین اونکو رد کرین ان لوگون سے یہہ بات غائب ہو گئی کہ اللہ تعالے نے جسطرح اپنے اولیار کو کرامتین عطا کی ہین جو کہ فرع معجزات ہین کیا تعجب ہے کہ اونکی زبانون کو ایسے عبارتون سے نطق کراوے کہ جنکے سمجھنے سے علمار عاجز ہون امام شعرانی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین جس شخص کو اس قول مین شک ہو اوسے چاہیئے کہ کتاب مشاہد شیخ محی الدین یا کتاب شعائر محمد وفا یا کتاب خلع النعلین ابن قسی یا کتاب عنقا مغرب ابن عربی کو دیکھے کیونکہ بڑے سے بڑا عالم ہرگز اسکے قائل کے معنی مقصود کو نہین سمجھ سکتا بلکہ اوسکا سمجھنا اوس شخص کے ساتھ خاص ہے جو کہ اوس متکلم کے ساتھ حضرت قدس مین داخل ہوا ہو اسلیئے کہ وہ زبان قدسی ہے اوسکو نہین جانتے مگر ملائکہ یا وہ شخص جو ہیکل بشریت سے مجرد ہو یا اصحاب کشف صحیح ہون

فائدہ شیخ عزالدین بن عبد السلام رضی اللہ عنہ بعد ملاقات شیخ ابوالحسن شاذلی اور بعد تسلیم قوم کے

بیہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑہکر دلیل اس بات پر کہ طائفۂ صوفیہ دین کے بڑی سی بڑی بنیاد پر بیٹھے ہین یہہ ہے کہ انکے ہاتھون پر کرامات وخوارق واقع ہوتے ہین اور انمین سے کچہہ بہی کبہی کسی فقیہہ کے لئے واقع نہین ہوتا مگر جبکہ وہ اونکی راہ پر چلے جیسے کہ یہہ بات مشاہد ہے شیخ عزالدین رضی اللہ عنہ اس سے پہلے قوم پر انکار کیا کرتے تھے اور کہتے کہ کیا ہے ہمارے لئے کوئی طریق سوائے کتاب وسنت کے پہر جب اونکے مذاق سے واقف ہوئے تو ہر طرح سے اونکی مدح کرنے لگے **فائدہ** جبکہ اولیاء وعلماء وقعۂ افرنج مین جو کہ منصورہ مین قریب ثغر دمیاط کے واقع ہوا جمع ہوئے تو شیخ عزالدین شیخ مکین الدین اسمر شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور انکی مثل اور لوگ بیٹھے انپر رسالہ امام قشیری رضی اللہ عنہ کا پڑہا گیا اور ہر شخص کلام کرنے لگا اتنے مین شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اونہون نے انسے کہا ہم چاہتے ہین کہ اس کلام کے معانی سے کچہہ آپ ہمکو سناؤ شیخ نے فرمایا تم مشائخ اسلام اور کبراء زمان ہو اور تم کلام کر چکے اب مجھہ سے آدمی کے کلام کے لئے کیا جگہہ باقی رہی اونہون نے کہا نہین بلکہ آپ سنائین شیخ نے اللہ تعالٰے کی حمد وثنا کی اور کلام کرنا شروع کیا شیخ عزالدین خیمے کے اندر سے چلائے اور باواز بلند یہہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے کہ آؤ اس کلام کیطرف یہہ قریب العہد ہے اللہ تعالٰے سے اسکو سنو **فائدہ** امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اے میرے بہائی اہل اللہ عز وجل تیرے زمانے کے اور جو تجہہ سے پہلے ہین مینے اونکی علو شان اس مقدمے مین تیرے لئے بیان کردی اب تو اسپر اطلاع پانے کے بعد اس سے بچیو کہ حسد کی بیماری تجہہ مین قائم ہو جاوے اور تو انکے انقیاد کے لئے اذعان نکرے اور بعض لوگ جو اونکی باتون کا انکار کرتے ہین تو اونکے قول کو اونکے حق مین سنے پہر اونکی خیر کثیر تجہہ سے فوت ہو جاوے جیسے اس بات مین تجہہ سے خیر فوت ہوگئی کہ تجہے اونکے کلام کا علم نہین ہے جو کہ سبکا سب تیرے لئے نصیحت ہے جبکہ تو اوسکو اپنی عقل حائر کی ترازو مین تولے کیونکہ کلام اس طائفے مین زمانۂ ذوالنون مصری اور ابویزید بسطامی رضی اللہ عنہما سے ہمارے وقت تک ہوتا آیا ہے بلکہ سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ لوگون نے تو ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم مین بہی کلام کیا ریاء ونفاق کیطرف اونکی نسبت کی اونمین سے زبیر رضی اللہ عنہ ہین یہہ نماز مین خشوع بہت کرتے تھے بعض لوگ کہتے یہہ تو ریا کرتے ہین ایک وقت یہہ سجدے مین تھے کہ ناگاہ انکے مونہہ اور سر پر گرم پانی ڈالدیا انکے مونہہ کی کہال نکل گئی اور انکو خبر نہوئی جب نماز سے فارغ ہوئے اور ہوش آیا تو کہنے لگے یہہ کیا ہے لوگون نے اونسے کہدیا فرمایا اللہ تعالٰے اوسکی لئے بخشے جو اونہون نے کیا ایک زمانے تک اونکا مونہہ درد کرتا رہا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین اس سب کی دلیل یہہ قول ہے اللہ تعالٰے کا وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وکان ربک بصیرا جو ولی ہے اوسکے لئے اس فتنے سے بڑا حصہ ہے کیونکہ ابتلا جب شرف ٹہیرا تو جو بلایا محن کہ اگلی امتون مین متفرق تھے اللہ تعالٰے نے اون سبکو اس امت کے خواص کے لئے جمع فرمایا کیونکہ انکا مرتبہ اوسکے نزدیک عالی ہے ؛

ابویزید بسطامی رضی اللہ عنہ

ثقات نے انسے نقل کیا کہ سات بار انکو انکے شہر سے نکالدیا یہہ جبکہ سیر وسفر سے لوٹکر بسطام کیطرف گئے اور مقامات انبیاء واولیاء کے علوم مین کلام کیا جنکو انکے شہر والے نہین جانتے تھے تو حسین بن عیسٰی بسطامی نے اسکا انکار کیا یہہ شخص امام ناحیہ اور علم ظاہر مین وہان کا مدرس تھا اسنے اہل بلد کو حکم دیا کہ ابویزید رضی اللہ عنہ کو بسطام سے نکالدین اونہون نے انکو نکالدیا یہہ بسطام کو نہ گئے مگر بعد موت حسین مذکور کے اسکے بعد لوگ انسے مالوف ہوگئے انکی تعظیم کی انسے برکت حاصل کرنے لگے پہر حسین کا قائم مقام ایک کے بعد دوسرا ہوتا رہا اور وہ انکو نکالتا رہا پہر انکا امر اس بات پر مستقر ہوا کہ لوگ انکی تعظیم کرتے انسے برکت حاصل کرتے ہمارے وقت تک ؛

ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ

لوگون نے بعض حکام سے انکی چغلی کہائی طوق بیڑیان ڈالکے انکو مصر سے بغداد لیگئے انہون نے خلیفہ سے کلام کیا خلیفہ کو انکی باتین پسند آئین کہا اگر یہہ شخص زندیق ہے تو روے زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے ایک بار فقہاء اخمیم نے انپر تعصب کیا کشتی مین سوار ہوئے تاکہ سلطان مصر کے پاس جاکے انپر کفر کی گواہی دین لوگون نے اس امر کی انکو اطلاع دی انہون نے کہا الٰہی اگر یہہ لوگ جہوٹے ہین تو تو انکو غرق کردے کشتی لوٹ گئی لوگ دیکہتے رہے اور کشتی والے ڈوب گئے یہانتک کہ جہاز کا رئیس بہی ڈوب گیا کسی نے اونسے پوچہا کہ وہ کیون غرق ہوا فرمایا اسلئے کہ اوسنے فساق کو سوار کیا ؛

سمنون محب رضی اللہ عنہ

انکو سخت ایذا پہونچی ایک عورت نے انپر دعویٰ کیا وہ انکو چاہتی تہی اور یہہ حرام کرنے سے انکار کرتی تہی یہہ اور ایک جماعت صوفیہ سارے شہر مین اسکی شہرت ہوگئی خلیفہ نے سمنون اور اونکے اصحاب کی گردن مارنیکا حکم دیا انین سے بعض بہاگ گئے اور بعض کئی برس تک چہپے رہے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے اس فتنے کو ان سے دور کردیا ؛

ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ انکو بہی لوگون نے متہم کیا انکی کتب مین بعض الفاظ کو پایا اسوجہ سے علمانے انکی تکفیر کا فتویٰ دیا ؛

سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

انکو انکے شہر سے بصرے کیطرف نکالدیا بری بری باتین انکی طرف منسوب کین انکی تکفیر کی یہہ بصرے مین رہے یہانتک کہ وہین انکا انتقال ہوا باوجود انکے علم و معرفت و اجتہاد کے انکے ساتہہ یہہ برتاؤ کیا یہہ کہتے تہے کہ ہرسانس مین بندے پر توبہ فرض ہے صرف اتنی بات مین فقہاء نے انپر تعصب کیا ؛

جنید رضی اللہ عنہ جبکہ یہہ علم توحید مین تقریر کرتے تہے تو لوگون نے انپر شہادت دی پہر انہون نے فقہ کے ساتہہ تستر کیا باوجود اپنے علم و جلالت کے چہپے رہے ؛

شیخ عبد اللہ بن ابی جمرہ رضی اللہ عنہ

جبکہ انہون نے کہا کہ مین بحالت بیداری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتا ہون تو انپر رد کرنے کے لئے ایک مجلس منعقد کی گئی پہر اپنے گہر مین رہے صرف جمعہ کے لئے گہر سے نکلتے تہے یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا رحمہ اللہ تعالےٰ ؛

حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول رضی اللہ عنہ

جبکہ انہون نے کتاب علل الشریعہ اور کتاب ختم الاولیا تصنیف کی تو انکو بلخ کیطرف نکالدیا اور ان کتابون کے سبب انپر انکار کیا اور کہا کہ تونے اولیا کو انبیا پر فضیلت دی اور انپر سختی کی انکی ساری کتب کو جمع کرکے دریا مین ڈالدیا ایک مچہلی اونکو نگل گئی کئی برس تک وہ اوسکے پیٹ مین رہین پہر اوسنے اونکو ڈالدیا اور لوگ اونسے منتفع ہوئے ؛

ابو الحسن بوشنجی انکو نکالدیا انپر انکار کیا نیشاپور کیطرف بہگا دیا مرنے تک یہہ وہین رہے ٭

ابو عثمان مغربی باوجود انکے مجاہدات و تمام علم و حال کے انکو مکے سے نکالدیا علویہ نے انکے سر اور کاندہون کو مارا اسکے بعد اونٹ پر بٹہاکے مکے کے بازارون مین انکی تشہیر کی انہون نے بغداد مین اقامت اختیار کی مرتے دم تک یہہ وہین رہے ٭

شبلی رضی اللہ عنہ انکا علم کامل تہا مجاہدہ بہت کرتے تہے مرنے کے وقت تک متبع سنت رہے باوجود اسکے کئی بار لوگون نے انپر کفر کی شہادت دی یہانتک کہ جو لوگ انسے محبت رکہتے تہے اونہون نے انکی خلاصی کے لئے انپر جنون کی گواہی دی شفاخانے مین انکو داخل کیا مشائخ بغداد مین سے ابو الحسن خوارزمی نے انکی شان مین کہا کہ اگر اللہ کے لئے کوئی جہنم نہین ہے تو بسبب شبلی کے ایک اور جہنم پیدا کریگا یعنی جن لوگون نے انکو ایذا دی ہے انپر انکار کیا ہے بباطل انکی تکفیر کی ہے اونکے لئے اللہ تعالے جہنم پیدا کریگا ابو الحسن کے قول کے یہی معنی ہین کیونکہ اسکے بعد یہہ کہا ہے کہ اگر شبلی جنت مین داخل نہونگے تو پہر کون اسمین داخل ہوگا ٭

امام ابو بکر نابلسی یہہ عالم فاضل زاہد اپنے طریق پر مستقیم تہے امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے تہے باوجود اسکے اہل مغرب نے بیڑیان ڈال کے مغرب سے مصر کی طرف انکو نکالدیا بادشاہ کے نزدیک انپر شہادت دی انہون نے اپنی بات سے رجوع نکی پہر انکو پکڑا اور انکا چمڑا کہینچا اور یہہ زندہ تہے بعض نے کہا کہ انکا چمڑا کہینچا گیا اور یہہ اوندہے لٹکے ہوئے تہے قرآن شریف پڑہتے جاتے تہے قریب تہا کہ لوگ فتنے مین پڑین یہہ بات سلطان کو پہونچائی اوسنے کہا کہ انکو قتل کرو پہر انکا چمڑا کہینچو ٭

ابو مدین مغربی انکو بجایہ سے نکالدیا ٭

ابو القاسم نصرابادی رضی اللہ عنہ باوجود انکے صلاح و زہد و ورع و اتباع سنت کے بصرہ سے انکو نکالدیا انکے کلام و احوال کا انپر انکار کیا پہر یہہ ہمیشہ حرم مین رہے یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا ٭

ابو عبد اللہ سنجری صاحب ابو حفص حداد جبکہ لوگ انپر متوجہ ہوئے اور انکی قدر ابو عثمان جبری پر بڑہائی تو ابو عثمان نے ان سے ترک سلام و کلام کیا اور لوگون کو بہی اسکا حکم دیا اور انکو نکالدیا ٭

ابو الحسن حصری رضی اللہ عنہ انپر کفر کی شہادت دی چند الفاظ کی انسے حکایت کی انکو ابو الحسن قاضی القضاۃ کیطرف لیگئے قاضی نے انکو اپنی روبکاری مین بلایا انسے مناظرہ کیا جامع مسجد مین بیٹہنے سے منع کیا یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا ٭

ابن سمنون وغیرہ کے حق مین نحش باتین کہین یہانتک کہ وہ مرگئے باوجود انکے علم و جلالت کے لوگ انکے جنازے کے لئے حاضر نہوئے ٭

امام ابو القاسم بن جمیل رضی اللہ عنہ انکے حق مین بہی لوگون نے بڑی بڑی باتین کہین یہہ علم و حدیث کا شغل رکہتے صائم الدہر قائم اللیل دنیا مین بے رغبت اتنے یہانتک کہ بوریا پہن لیا مرتے دم تک اسی حال پر رہے اس حالت سے متزلزل نہین ہوئے ابو بکر تلمسانی کہتے ہین کہ میرے باپ دانیال جنید و رُدَیم و سمنون و ابن عطا اور مشائخ عراق کی ہجو کرتے جب کسیکو انکا ذکر خیر کرتے سنتے تو خفا ہوتے بگڑ جاتے ٭

امام غزالی رضی اللہ عنہ انکی تکفیر کا فتوی دیا انکی کتاب احیاء العلوم کو جلادیا پہر اللہ تعالے نے لوگون پر انکو فتح دی احیاء العلوم کو سونے کے پانی سے لکہا جن لوگون نے کہ انپر انکار کیا انکی کتاب جلانے کا فتوی دیا منجملہ اونکے قاضی عیاض اور ابن رشید ہین جبکہ غزالی رضی اللہ عنہ کو یہہ خبر پہونچی تو اونہون نے قاضی عیاض پر بد دعا کی قاضی بد دعا کے دن یکایک حمام مین مرگئے بعض کہتے ہین کہ قاضی کے شہر والون نے دعوی کیا کہ وہ یہودی ہین کیونکہ وہ ہفتے کے دن باہر نہین نکلتے تہے وجہ اسکی یہہ تہی کہ وہ ہفتے کے دن کتاب شفا تصنیف کیا کرتے تہے مہدی نے بسبب بد دعا امام غزالی کے

اونکو قتل کرڈالا ؛

شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ انکو مع انکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکالدیا پہر نائب سکندریہ کو یہہ لکہا کہ تمہارے پاس ایک مغربی زندیق آیا ہے ہمنے اوسکو اپنے بلادسے نکالدیا تم اوسکی ملاقات سے بچو یہہ ہمیشہ ایذا مین رہے یہانتک کہ یہہ لوگون کے ساتہہ اون سالون مین حج کے لیئے گئے جنمین کثرت قطاع الطریق کی وجہ سے حج موقوف ہوگیا تہا پہر لوگ انکے معتقد ہوئے ؛

شیخ احمد بن الرفاعی رضی اللہ عنہ انکو زندقت والحاد وتحلیل محرمات کی تہمت لگائی امام ابو القاسم بن قسی وابن برجان وخولی ومرجانی کو قتل کیا باوجود اسکے کہ یہہ لوگ ائمہ مقتدیٰ تہے ششہادتہ کہڑے ہوئے انپر کفر کی شہادت دی لوگون نے انکو قتل نہ کیا پہر حسادنے حیلہ گری کی سلطان سے کہا کہ قریب ایک سو تیس شہرون مین ابن برجان کا خطبہ پڑہا گیا سلطان نے آدمی بہیجے اونہون نے ابن برجان کواور اونکی جماعت کو قتل کرڈالا ؛

شیخ عز الدین بن عبد السلام رضی اللہ عنہ انہون نے عقائد مین کوئی کلمہ کہا تہا لوگون نے اسکے لیئے ایک مجلس منعقد کی سلطان کو انپر برانگیختہ کیا پہر لطف الٰہی نے انکا تدارک فرمایا ؛

محمد بن فضیل بلخی رضی اللہ عنہ انکو بسبب مذہب کے نکالدیا وجہ اسکی یہہ تہی کہ انکا مذہب اصحاب حدیث کا مذہب تہا لوگون نے انسے کہا کہ تیرے لیئے جائے نہین ہے کہ تو ہمارے شہر مین رہے انہون نے کہا مین نہ نکلونگا یہانتک کہ تم میری گردن مین رسی ڈالو اور شہر کے بازارون مین مجہے لیئے پہرو اور کہتے جاؤ کہ یہہ بتدع ہے ہم اسکو نکالنا چاہتے ہین لوگون نے اونکے ساتہہ اسیطرح کیا اور نکالدیا اونہون نے اونکی طرف التفات کیا اور کہا اللہ تعالےٰ تمہارے دلون سے اپنی معرفت کو کہینچ لے پہر انکی دعا کے بعد کوئی صوفی بلخ سے نہین نکالا گیا باوجود اسکے کہ بلخ مین سارے شہرون سے زیادہ صوفیہ تہے ؛

شیخ محی الدین ابن عربی وشیخ عمر بن فارض رضی اللہ عنہما لوگ ہمیشہ سے انپر انکار کرتے رہے ہین ہمارے وقت تک برابر انکار انپر کرتے آئے ہین ؛

امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد رضی اللہ عنہم انپر اور انکی امثال پر جو کچہہ ایذا وتکلیف گزری وہ مشہور ہے کتب مناقب مین لکہی ہے دیکہو ان ائمہ متقدمین ومتاخرین پر کیا کیا تہمتین باندہی گئین کیسی کیسی افترا پردازیان ہوئین مگر دین پر ثابت قدم رہے ایمان کو بچایا دنیا کی طرف میل نہ کیا بس جس کسیکو دین کے سبب سے کسیطرحکا ابتلا ہو کوئی ایذا پہونچے تو اوسے چاہیئے کہ ان حضرات بابرکات کا اقتدا کرے انہین کی پیروی اختیار کرے صابر رہے جزع وفزع کو راہ نہ دے معیت الٰہی کا خیال فرمائے ان اللہ مع الصابرین کو پیش نظر رکہے وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا کا منتظر ہو فائدہ حضرت توفیق مدجمدہ نے کتاب تاج مکلل مین شیخ اکبر محی الدین بن عربی رضی اللہ عنہ کا ترجمہ بہت دہوم دہام سے تحریر فرمایا ہے چند کتب ائمہ دین سے اونکے فضائل ومناقب لکہے ہین اتباع کتاب وسنت مین اونکو بے مثل بتایا ہے منکرین کے انکار کو خاک مین ملایا ہے آخر ترجمے مین مذہب منصف یہہ لکہا ہے کہ مذہب راجح شیخ کے حق مین جسکی طرف علما محققین جامع علم وعمل وشرع وسلوک گئے ہین وہ یہہ ہے کہ انکی شان مین سکوت کرے اور جو کلام انکا ظاہر شرع کے مخالف ہے اوسکو محامل حسنہ کیطرف پہیر لیجائے اور زبان کو انکی تکفیر سے روکے اور انکے سوا اور مشائخ کی تکفیر سے بہی باز رہے جنکا تقوی دین مین ثابت ہے اور اونکا علم دنیا مین درمیان مسلمان کے ظاہر ہے اور وہ عمل صالح کے بلند درجے پر تہے اسی لیئے ہمنے دیکہا کہ امام علامہ شیخنا الشوکانی رضی اللہ عنہ نے فتح ربانی مین اس مذہب کیطرف میل فرمایا اور جو کچہہ کہ اول عمر مین لکہا تہا چالیس برس کے بعد اوس سے رجوع کیا رہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اونکے شاگرد حافظ ابن قیم رضی اللہ عنہما اور انکی مثل اور علماء سو وہ صرف شرع مطہر سے ذب کرتے ہین اور یہہ اونکا منصب ہے اور انکا انکار شیخ پر نہ تو خصومت نفسانیہ کی جہت سے ہے نہ بطریق حسد جو کہ درمیان اکثر اہل علم کے علماء دنیا سے جاری ہے لکل وجھۃ ھو مولیھا باوجود اسکے اسمین کوئی

شک وشبہہ نہین ہے کہ بہت لوگ انکی تکفیر کی طرف گئے ہین اور ایسی باتون کے ساتھہ انپر انکار کیا ہے جو کہ کسی شمار وحساب مین نہین ہین جیسا کہ اسطرف مینے اپنی کتاب ابجد العلوم مین اشارہ کیا ہے اور مین اس کتاب مین کہتا ہون کہ صواب وہ بات ہے جسطرف شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی شیخ اجل مسند الوقت شیخ احمد ولی اللہ محدث دہلوی امام مجتہد کبیر محمد شوکانی رضی اللہ عنہم گئے ہین یعنی جو کلام انکا ظاہر کتاب وسنت کے ساتھہ موافق ہے اوسکو قبول کرین اور جو کلام ان دونون کے ظاہر کے مخالف ہے اوسکی تاویل اوس محل کے ساتھہ کرین جو محامل حسنہ مین سے اچھے سے اچھا بہتر سے بہتر ہوا ور جو بات کہ اہل علم وہدی کے لایق نہین ہے وہ نہ کہین اللہ تعالے اپنے خلق کے سرائر وضمائر کو خوب جانتا ہے رہی عمدگی وخوبی سو یہہ دو ہی باتون مین ہے ایک تو وہ علم جسکی بنیاد حدیث وقرآن پر ہو دوسری یہہ ہے کہ عمل مین تقوی ہو جسپر صحت اسلام وایمان واحسان کا مدار ہے سو یہہ دونون باتین شیخ مین علی وجہ الکمال تحقیق الیقین دو آدمی کا بھی اختلاف نہین ہے اونکو اتباع سنت ترک تقلید ایثار اجتہاد ترک قال وقیل رد آرا اس درجہ تھا کہ قلم کی زبان اوسکے بیان سے قاصر ہے فقط یہہ ایک ایسی فضیلت ہے کہ کوئی فضیلت اسکی برابر نہین ہوسکتی اور صرف یہہ ایک ایسی منقبت ہے کہ کوئی منقبت اسکا مقابلہ نہین کرسکتی انکا کلام عمل بالدلیل طرح تقلید ضئیل مین اور لوگون کے کلام سے بڑہا ہوا ہے اور انکا شغف اسکے ساتھہ بیان سے باہر ہے فجزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین جزاء حسنا وافاض علینا من انوارہ وکسانا من حلل اسرارہ وسقانا من حمیا شرابہ وحشرنا فی زمرۃ احبابہ بجاہ سید اصفیائہ وخاتم انبیائہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم وشرف وکرم وعظم انتہی اسیطرح کتاب مذکور مین شیخ عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کا ترجمہ نہایت خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور یہہ کہا کہ شعرانی عالم محدث صوفی صاحب کرامات کثیرہ وتالیفات نفیسہ تھے سنت کا اتباع بدعت سے اجتناب کرتے شریعت وطریقت کے جامع تھے آخر ترجمے مین کبریت احمر امام شعرانی سے نقل فرمایا جو شخص یہہ چاہے کہ حق تعالے کے بغض یا محبت کو پہچانے تو اوسے چاہیے کہ اپنے حال کو دیکھے جسپر وہ ہے اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب سے اور جو ائمہ مہدیین اونکے بعد ہوئے اگر یہہ اپنے نفس کو اونکے طریقے اونکے اخلاق پر پاتا ہے یعنی سارے مامورات شرعیہ کو بجالاتا ہے جمیع منہیات بدعیہ سے بچتا ہے حتی کہ بلایا ومحن وضیق عیش سے خوش ونیا اور اوسکے منصب اور اوسکی خواہشون کے چلے جانے سے منشرح ہوتا ہے تو سمجہہ لے کہ بیشک اللہ تعالے اوس سے محبت رکھتا ہے اور جو ایسا حال نہین ہے تو حکم کرے کہ مقرر اللہ تعالے اوس سے بغض رکھتا ہے والانسان علی نفسہ بصیرۃ انتہی ومن عینہ نقلت پہر فرمایا حاصل یہے کہ بیشک کتاب وسنت کا اتباع لوگون کی جانچ کے لئے کسوٹی ہے کیونکہ آدمی حق سے پہچانے جاتے ہین نہ حق آدمیون سے یہہ ایک ایسا خاصہ شریفہ ہے کہ اللہ تعالے نے اہل حدیث واہل سلوک کو اسکے ساتھہ خاص فرمایا ہے فقہا مقلدین مین سے اوسمین اونکا کوئی شریک نہین ہے تو جس کسی عالم صوفی سالک فاضل کو پائے گا وہ ضرور ہی کتاب وسنت کا مقید ہوگا ائمہ مین سے کسی کا مقلد نہوگا اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان الصوفی لامذہب لہ پس امیہ مرحومہ کا خلاصہ یہی دو قسم کے لوگ ہین ولاعطر بعد عروس تمام ہوا کلام تاج مکلل کا اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ جناب ممدوح کو محدثین کرام اور صوفیہ عظام سے محبت قلبی ہے آپکی اکثر تالیفات عربی فارسی اردو اسکی شاہد عدل ہین جابجا اتباع سنت کی ترغیب اجتناب بدعت کی تاکید محدثین کی مدح مبتدعین کی ذم اخلاص واحسان کی تشویق ریا وسمعی سے ترہیب لکھی گئی ہے خصوصا صوفیہ کرام کے اقوال اور اونکی مدح مین چند کتابین تالیف فرمائین جیسے حظیرۃ القدس ریاض المرتاض تقصار اول مین مضامین متفرق دوسری مین اصطلاحات وبیان طرق وغیرہ تیسری مین تراجم وملفوظات تحریر فرمائی ہر کتاب اپنے باب مین اور ہر طرح کی خوبی مین بیمثل ہے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے عافیت دارین عنایت کرے اور حسن خاتمہ روزی فرماوے آمین ٭

فصل ملفوظات صالحات مین

پہلے گذر چکا کہ تصوف یہی ہے کہ پورا پورا اتباع کتاب وسنت ہو ریا ر وسمعی کی ہوا تک نہ لگے اغراض نفسانی فنا ہوجاوین صرف بنظر محبت خدا و رسول عمل کیا جاوے اوس سے سوائے اللہ عز وجل کے اور کوئی مقصود نہو کیونکہ اگر اللہ تعالے مقصود نہوا تو وہ عمل اوسکے لئے ہوا جسکے واسطے کیا گیا یہی شرک ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈرایا ہے دبیب نمل سے بھی اوسکو زیادہ خفی فرمایا ہے پس جب عمل موافق سنت کے ادا ہوا اور اوسمین کسیطرح کی بدعت عمل مین نہ آئے اور مقصود اوس سے صرف ذات باری ہوئی تو یہہ عمل صالح ٹہرا اور اسکے کرنے والے صالحین واولیا کہلائے اور اس وصف مین مرد وعورت دونون شریک ہین جسطرح اور اوصاف مین شریک یکدیگر ہین قرآن شریف مین جس جگہہ عمل صالح کا ذکر فرمایا ہے وہ اسی قسم کا عمل ہے جسپر وعدۂ جنت دیا گیا ہے اور جہان کہین صالحین وصالحات کا ذکر ہے اونسے اسیطرح کے مرد وعورت مراد ہین جنکے لئے حور وقصور وجنت ونعیم کا وعدہ فرمایا گیا ہے اللہ تعالے کا فضل واسع ہے اوسنے جسطرح مردون کو خلعت صلاح وولایت عنایت کیا اسیطرح عورتون کو بھی اس لباس پاک سے آراستہ فرمایا اسلئے مینے چاہا کہ اس فصل مین چند صالح بیبیون کا ذکر کرون جنکا ذکر خیر امام شعرانی نے اپنے طبقات مین کیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ زمرۂ نسوان مین بھی ایسی عورتین گذری ہین جو ہزار ہا مردون سے بہتر وبرتر تھین کسی نے خوب کہا ہے ؎

خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد		نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد	

مُعاذۂ عدویہ رضی اللہ عنہا

جب دن ہوتا تو یہہ کہتین یہہ میرا وہ دن ہے جسمین مین مرونگی پھر شام تک نہ سوتین جب رات آتی تو کہتین یہہ میری وہ رات ہے جسمین مرونگی پھر صبح تک نہ سوتین جب نیند غلبہ کرتی تو کھڑی ہوتین گھر مین ٹہلنے لگتین اور یہہ کہتی جاتین اے نفس نیند تیرے آگے ہے پھر صبح تک گھر مین پھرتی رہتین غفلت و نیند پر مرنے سے ڈرتی تہین دن رات مین چھہ سو رکعت پڑھتی تہین چالیس برس تک آسمان کیطرف نگاہ نہین اوٹھائی جب انکے خاوند کا انتقال ہوگیا تو انہون نے بچھونے پر سونا چھوڑ دیا انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پایا اونسے روایت بھی کی ؛

رابعۂ عدویہ رضی اللہ عنہا

یہہ بہت روتین بہت غمگین رہتین جب دوزخ کا ذکر سنتین تو دیر تک اپنے غشی ہوجاتی یہہ کہتی تہین ہماری استغفار استغفار کیطرف محتاج ہے جو کچھہ لوگ انکو دیتے یہہ اوسکو پھیر دیتین اور کہتین مجھے دنیا کی کوئی حاجت نہین اسّی برس کے بعد پُرانی مشک کیطرح ہوگئی تہین جب چلتین تو قریب تہا کہ گر پڑین انکا کفن انکے روبرو رکھا رہتا تہا سجدے کی جگہہ انکے آنسوؤن سے سجدے کی جگہہ ایسی ہوگئی تہی جیسے پانی کا ڈبرا انہون نے سفیان رضی اللہ عنہ کو واحزناہ کہتے سنا اونسے کہا تیرا حزن کیا کم ہے اگر تو حزین ہوتا تو تجھے عیش اچھا نہ معلوم ہوتا انکے مناقب کثیرہ مشہورہ ہین رضی اللہ عنہا ؛

ماجدۂ قرشیہ رضی اللہ عنہا

یہہ کہتی تہین نہین سنی جاتی ہے کوئی حرکت اور نہین رکھا جاتا ہے کوئی قدم مگر گمان کرتی ہون کہ مین اوسکے پیچھے مرجاؤنگی اور کہتین کیا ناقص عقلین ہین ایک گھر کے رہنے بسنے والون کو کوچ کی اطلاع دی گئی اور وہ حیران ہین مہلت مین گھوڑے دوڑاتے ہین گویا انکے سوا اور مراد ہین اطلاع انکے لئے نہین ہے حالانکہ مراد یہی ہین انکے سوا اور مقصود نہین ہین اور کہتین فرمان بردارون نے نہین پایا جو کچھہ کہ پایا یعنی نزول جنان ورضائے

رحمن مگر بدنون کی تکلیف سے یعنی جنت مین داخل ہونا اور اللہ تعالے کا راضی ہونا اونکو اسی سبب سے نصیب ہوا کہ اونہون نے عبادت آلہی مین محنت ومشقت کی ہر طرح کی ایذا وتکلیف اپنے بدنون پر گوارا کی ٭

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

یہہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی صاحبزادی ہین تراز ۂ مصر کے دروازے مین مدفون ہین فرماتین مجھے قسم ہے تیرے عزت وجلال کی اگر تو مجھے دوزخ مین داخل کریگا تو مقر رمین اپنے توحید کو ہاتہہ مین لونگی اور اوسکو لئے ہوئے دوزخیون پر گشت کرونگی اور اونسے کہونگی کہ مینے تو اوسکی توحید کی اور اوسنے مجھے عذاب کیا ۱۴۵ھ ہجری مین انکا انتقال ہوا رضی اللہ عنہا ٭

امرأۃ رباح القیسی رضی اللہ عنہا

یہہ ساری رات کہڑی رہتین جب پہلا حصہ چوتہائی رات کا گزرجاتا تو اپنے خاوند سے کہتین اے رباح نماز کے لئے کہڑا ہو وہ کہڑے ہوتے تو خود نماز پڑہنے لگتین پہر اونکے پاس آتین اور کہتین اے رباح کہڑا ہو وہ کہڑے نہوتے تو خود آخر چوتے حصے مین قیام کرتین پہر اونکے پاس آتین اور کہتین اے رباح کہڑا ہو وہ کہڑے نہوتے تو خود رات کے تمام ہونے تک قیام کرتین پہر اونکے پاس آتین اور کہتین اے رباح کہڑا ہو رات کا لشکر گزر گیا اور تو سوتا ہے کاش مین جان لیتی اے رباح تیرے ساتھ مجھے کسنے دہوکا دیا تو نہین ہے مگر جبار عنید ایک تنکا گہاس کا زمین سے اوٹھاتین اور کہتین قسم ہے اللہ کی مقرر دنیا میرے نزدیک اس سے بہی زیادہ حقیر ہے جب عشا کی نماز سے فارغ ہوتین تو خوشبو ملتین اور اپنا لباس پہنتین پہر خاوند سے کہتین تجہے حاجت ہے اگر وہ کہتے کہ نہین ہے تو زینت کے کپڑے اوتار ڈالتین اور فجر تک نماز پڑہا کرتین رضی اللہ عنہا ٭

فاطمہ نیسابوریہ رضی اللہ عنہا

ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے کہ فاطمہ میری استاذ ہین یہہ فرماتی نہین جو شخص ہرحال مین اللہ تعالے کا مراقبہ نہین کرتا ہے وہ ہر میدان مین اوتر پڑتا ہے ہر زبان سے بات کرتا ہے اور جو شخص ہرحال مین اللہ تعالے کا مراقب ہے تو وہ اوسکو گونگا کردیتا ہے مگر صدق سے اور حیا اور اخلاص اوسپر لازم کردیتا ہے یعنی وہ ہمیشہ اللہ تعالے سے شرماتا ہے خالص اوسی کے لئے عمل کرتا ہے اور فرماتین جس شخص نے اللہ تعالے کے لئے عمل کیا اس بنا پر کہ اللہ اوسکو مشاہدہ فرماتا ہے تو یہہ شخص مخلص ہے ابو یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے فاطمہ کی مثل کسی عورت کو نہین دیکہا مینے جس کسی مقام کی مقامات سے اوسکو خبر دی تو وہ خبر اوسکے لئے عیان ہی ہوگئی ۲۲۳ھ ہجری مین مکے مین عمرے کی راہ مین انکا انتقال ہوا رضی اللہ عنہا ٭

رابعہ بنت اسمعیل رضی اللہ عنہا

یہہ اول رات سے آخر رات تک کہڑی رہتین یہہ فرماتین جبکہ بندہ اللہ تعالے کی طاعت کے ساتہہ عمل کرتا ہے تو اوسکے بُرے اعمال پر اوسکو مطلع کردیتا ہے پہر وہ اونہین مشغول ہوجاتا ہے اللہ کے خلق سے اوسکو بحث نہین رہتی یہہ ہمیشہ روزہ رکہتین اور کہتین مجہہ سے عورت دنیا مین فطار نکریگی اپنے خاوند سے کہتین مین تجہے خاوندون کی چاہت کیطرح نہین چاہتی ہین تو تجہے اسطرح دوست رکہتی ہون جسطرح اخوان مین محبت ہوتی

اور کہتین مینے کبھی اذان نہین سنی مگر منادی یوم قیامت کو یاد کیا اور نہین دیکھا مینے برف کو مگر نامۂ اعمال کا اوڑنا یاد کیا اور نہین دیکھی گرمی مگر حشر کو یاد کیا اور کہتین بہت بار مینے جنون کو دیکھا کہ جاتے ہین آتے ہین اور اکثر حورعین کو دیکھا کہ وہ اپنی آستینون کے ساتھ مجھسے پردہ کرتی ہین انکے مناقب بہت ہین رضی اللہ عنہا ؛

ام ہارون رضی اللہ عنہا

یہ خائفین عابدین سے تھین صرف روٹی کہاتین کہتین مین نہین خوش ہوتی مگر رات کے آنے سے جب دن طلوع ہوتا ہے تو غمگین ہوتی ہون ساری رات قیام کرتین کہتین جب سحر کا وقت آتا ہے تو میرے دلمین آرام آتا ہے ایکبار نکلین کسی کہنے والے کو سنا وہ کہتا ہے اسکو پکڑو یہ غش کہا کر گر پڑین تیس برس تک سر مین تیل نہین ڈالا جب یہ اپنے سر کے بال کہولتین تو اور عورتون کے بالون سے انکے بال نہایت خوبصورت معلوم ہوتے جسوقت جنگل مین شیر انکے سامنے آتا تو یہ اوس سے کہتین اگر تیرا رزق مجھمین ہے تو تو کہالے وہ انکی طرف سے پہر کے چلاجاتا رضی اللہ عنہا ؛

عمرہ امراۃ حبیب رضی اللہ عنہا

یہ ساری رات کہڑی رہتین جب سحر کا وقت آتا تو اپنے خاوند سے کہتین اے مرد کہڑا ہو رات چلی گئی دن آگیا ملاراعلےٰ کا ستارہ ٹوٹا صالحین کے قافلے چلے گئے اور تو پیچہے رہگیا تو اونکو نہ پائے گا ایک بار انکی آنکہین دکہین کسی نے انسے کہا تمہاری آنکھون کے درد کا کیا حال ہے کہا میرے دل کا درد بہت سخت ہے رضی اللہ عنہا ؛

امۃ الجلیل رضی اللہ عنہا

یہ عابد زاہد عورتون مین سے تہین ایک بار عابدون نے تعریف ولایت مین کئی قول پر اختلاف کیا پہر کہا امۃ الجلیل کیطرف چلو انسے کہا تمہارے نزدیک ولایت کی کیا تعریف ہے انہون نے کہا ولی کی گہڑیان دنیا سے غافل ہونے کی گہڑیان ہین ولی کے لئے دنیا مین کوئی ایسی گہڑی نہین ہے جسمین وہ اللہ عزوجل کے سوا اور کسی چیز کے لئے فارغ ہو پہر اونمین سے ایک شخص سے کہا تمہین کس نے حدیث کی کہ کوئی ولی اللہ تعالےٰ کا ایسا ہے کہ اوسکو غیر اللہ کا شغل ہو تم اوس شخص کی تکذیب کرو رضی اللہ عنہا ؛

عبیدہ بنت ابی کلاب رضی اللہ تعالےٰ عنہا

یہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے پاس آتی جاتی تھین انہون نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ متقی حقیقت تقوی کو نہین پہونچتا یہانتک کہ اوسکو اللہ عزوجل پر آنے سے کوئی چیز زیادہ محبوب نہو یہ غش کہا کر گر پڑین کہتین مین پروا نہین کرتی کسی حال پر صبح کرون یا شام کرون لوگ انکو رابعہ رضی اللہ عنہا پر تقدیم دیتے تہے ؛

عفیرہ عابدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

ایک دن عابد لوگ انکی زیارت کے لئے آئے انہون نے کہا تمہارا کیا حال ہے وہ بولے ہم تم سے دعا چاہتے ہین انہون نے کہا اگر خطا کار گونگے ہوجاتے تو تمہاری بڑہیا گونگے پن سے بات نکرتی لیکن دعاسنت ہے پہر کہا اللہ تعالے تمہاری مہمانی جنت کے بیرون سے کرے اور موت کی یاد کو میرے اور تمہارے دل پر کرے اور مرتے دم تک ایمان کو ہمپر محفوظ رکہے وہو ارحم الرحمین ۞

شعوانہ[13] رضی اللہ عنہا

یہہ رونے سے نہین تہکتی تہین کسی نے اس باب مین انسے کہا فرمایا واللہ مین دوست رکہتی ہون کہ رؤن یہانتک کہ میرے آنسو منقطع ہوجائین پہر خون رؤن یہانتک کہ میرے جسم کے کسی عضو مین خون باقی نرہے کہتین جس شخص کو رونے کی طاقت نہو تو اوسے چاہیئے کہ رونے والون پر رحم کرے کیونکہ رونے والا رونا اسلئے روتاہے کہ اوسنے اپنے نفس کو پہچانا اور جو اوسنے نفس پر جنایت کی اور جسطرف وہ جانیوالا ہے اسکو بہی جانا یہہ روتین اور کہتین آلہی تو بیشک جانتاہے کہ تیری محبت کا پیاسا کبہی سیراب نہوگا انکی خادمہ کہتی جب سے میری آنکہہ شعوانہ پر پڑی تب سے بوجہ انکی برکت کے مینے کبہی دنیا کیطرف میل نکیا نہ کسی مسلمان کو اپنی آنکہہ مین حقیر سمجہا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ انکے پاس آتے جاتے انسے دعا کا سوال کرتے رضی اللہ عنہا ۞

آمنہ[14] رملیہ رضی اللہ عنہا

بشر بن حارث رضی اللہ عنہ انکی زیارت کیا کرتے تہے ایک بار بشر بیمار ہوئے آمنہ رملی سے اونکی عیادت کے لئے تشریف لائین یہہ اونکے پاس بیٹہی ہوئی تہین کہ اتنے مین امام احمد رضی اللہ عنہ بہی اونکی عیادت کے لئے تشریف لائے انہون نے آمنہ کیطرف دیکہا بشر سے پوچہا یہہ کون ہے انہون نے کہا یہہ آمنہ رملیہ ہین انکو میرے مرض کی خبر پہونچی سو رملی سے میری عیادت کو آئے ہین حضرت امام نے بشر سے فرمایا تم انسے کہو کہ ہمارے لئے دعا کرین بشر نے اونسے کہا تم ہمارے واسطے دعا کرو آمنہ نے فرمایا آلہی بیشک بشر بن حارث اور احمد بن حنبل تیرے ساتہہ آگ سے پناہ چاہتے ہین سو یا ارحم الراحمین تو اونکو پناہ دے امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب رات ہوئی تو ایک رقعہ ہوا سے میری طرف ڈالا گیا اوسمین یہہ لکہا ہوا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم قد فعلنا ذلک ولدینا مزید یعنی مقرر ہمنے یہہ کردیا اور ہمارے نزدیک اور زیادہ ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ۞

منفوسہ[15] رضی اللہ عنہا

یہہ زید بن ابی الفوارس کی بیٹی ہین جب انکا بچہ مرجاتا تو اوسکا سر اپنی گود مین رکہتین اور کہتین قسم ہے اللہ کی بیشک تیرا آگے جانا میرے روبرو بہتر ہے میرے نزدیک تیرے پیچہے رہنے سے میرے بعد اور مقرر میرا صبر تجہپر بہتر ہے میری بے صبری سے تجہپر اور اگر تیری جدائی حسرت ہے تو مقرر تیرے اجر کی توقع مین بڑی خیر ہے پہر عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا شعر پڑہتین ؎

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تَفِيضُ دُمُوعُنَا	عَلٰى هَالِكٍ مِنَّا وَاِنْ قُصِمَ الظَّهْرُ

یعنی ہم ایسے لوگ ہین کہ ہمارے آنسو نہین بہتے اوسپر جو ہم مین سے ہلاک ہوتاہے اگرچہ پیٹہہ ٹوٹ جاتی ہے ۞

سیدہ[16] نفیسہ رضی اللہ عنہا

یہہ حسن بن زید کی بیٹی امام حسن علیہ السلام کی پوتی ہین مکے مین ۱۴۵ہجری مین پیدا ہوئین عبادت مین نشو ونما پایا اسحق بن مؤتمن سے انکا بیاہ ہوا قاسم اورام کلثوم انسے پیدا ہوئے سات برس مصر مین رہین ۲۰۸ہجری مین رحمت الٰہی کیطرف انتقال فرمایا انکے خاوند مع دونون بچون کے مصر سے نکل گئے اور بقیع مین مدفون ہوئے ابن ملقن نے کہا اسمین اختلاف ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ جبکہ مصر مین تشریف لائے تو بی بی نفیسہ کے پاس آتے جاتے تھے اور رمضان مین اونکی مسجد مین اونکے ساتھ نماز تراویح پڑھتے تھے رضی اللہ عنہا؛

باب اول اللہ تعالے کی محبت فرض ہونیکے بیانمین

فرمایا اللہ تعالے نے قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین یعنی تو کہہ اگر تمھارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کمائے ہین اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور لڑنے سے اوسکی راہ مین تو راہ دیکھو جبتک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگون کو ابو عبد اللہ محمد بن خفیف صوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہین شیراز مین ابو العباس بن شریح نے ہم سے پوچھا کہ اللہ کی محبت فرض ہے ہمنے کہا فرض ہے کہا اسکے فرض ہونے پر کیا دلیل ہے ہم مین سے کسی نے جواب معقول نہین دیا ہمنے اونکی طرف رجوع کیا اون سے محبت الٰہی کے فرض ہونے کی دلیل پوچھی اونھون نے کہا یہی آیت مذکورہ ہے دیکھو اللہ تعالے نے اس بات پر وعید فرمائی کہ لوگ اللہ تعالے کی محبت پر غیر اللہ کی محبت کو فضیلت دین باپ ہو یا بیٹا بھائی ہو یا جورو خواہ برادری مال ہو یا تجارت خواہ مکان اور وعید نہین واقع ہوتی مگر فرض لازم اور واجب حتمی پر جب محبت الٰہی واجب ٹہری تو انسان کو چاہیے کہ پوری پوری اطاعت اللہ تعالے کی کرے اوسکے اوامر کو بجالاوے اوسکے نواہی سے بچے بخاری ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالے کی محبت روکتی ہے آدمی کو اس سے کہ اوسکی نافرمانی کرے حسن بن آدم نے کہا تو اللہ کو دوست رکھہ اللہ تجھے دوست رکھیگا اور جان لے کہ تو ہرگز اللہ کو دوست نرکھیگا یہانتک کہ اوسکی طاعت کو دوست رکھے عبد اللہ بن خفیف کہتے ہین ایک آدمی نے رابعہؓ سے کہا مین فی اللہ تجھے دوست رکھتا ہون رابعہؓ نے کہا تو تو اوسکی نافرمانی نکر جسکے لئے تو نے مجھے دوست رکھا ہے ذو النون رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ مین کب اپنے رب کو دوست رکھونگا کہا جبکہ تیرے نزدیک اوسکی ناپسند چیز ایلوے سے زیادہ کڑوی ہو جاوے بشر بن سری نے کہا محبت کی نشانیون سے یہہ نہین ہے کہ جسکو تیرا دوست ناپسند رکھے تو اوس سے محبت رکھے ابو یعقوب نہرجوری رحمہ اللہ کہتے ہین جو کوئی اللہ تعالے کی محبت کا دعوی کرے اور اوسکے امر مین موافق نہو تو اوسکا دعوی جھوٹا ہے اور جو محب اللہ تعالے سے نہین ڈرتا ہے وہ مغرور ہے یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا جس کسی نے اللہ عز وجل کی محبت کا دعوی کیا اور اوسکی حدود کو نگاہ نرکھا وہ سچا نہین ہے رُوَیم رحمہ اللہ نے کہا محبت موافقت ہے سب احوال مین یعنی آرام تکلیف خوشی غم مین راضی برضا رہے راحت مین شکر رنج مین صبر کرے زبان کو شکوہ وشکایت سے روکے بلکہ دلمین بھی نہ آنے دے یہہ درجہ خواص کا ہے عوام اگر زبان ہی بند رکھین تو غنیمت ہے حاصل یہہ کہ محبت خدا ورسول کو جان مال اولاد تجارت مسکن وغیرہ پر مقدم رکھے احکام الٰہی اور اوامر رسالت پناہی کو بطیبت خاطر ادا کرے اونکے نواہی سے بچے اونکی حدود کو نگاہ رکھے سر مو اونکے حکم سے باہر نہو اور جس سے محبت رکھے خاص اللہ ہی کے لئے رکھے اسواسطے کہ ایمان کی حلاوت بندے کو نصیب نہین ہوتی یہانتک کہ دوستی رکھے آدمی سے

نہ دوستی رکہے اوس سے مگر اللہ ہی کے لیئے اور یہانتک کہ مکروہ جانے کفر کیطرف پہرنا جیسا مکروہ جانتاہے آگ مین ڈالے جانے کو اسی لیئے حب فی اللہ
اور بغض فی اللہ اصول ایمان سے قرار دیا گیاہے ترمذی نے معاذؓ بن انس جہنی سے روایت کیاہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے دیا اللہ
کے لیئے اور منع کیا اللہ کے لیئے اور بغض رکہا اللہ کے واسطے اور محبت رکہے اللہ کے واسطے بیشک اوسنے اپنا ایمان کامل کرلیا امام احمد
رضی اللہ عنہ نے بہی اس حدیث کو روایت کیا اور اوسمین زیادہ کیا وَ اَنْکَحَ لِلّٰہِ یعنی اور نکاح کرادیا اللہ کے لیئے انکی ایک روایت مین یہہ بہی آیاہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے افضل ایمان کا سوال کیا آپ نے فرمایا یہہ ہے کہ محبت کرے تو اللہ کے لیئے اور بغض رکہے اللہ کے لیئے اور
لگائے رکہے تو اپنی زبان کو اللہ کی یاد مین ابو داؤد نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
دوستی کی اللہ کے لیئے اور بغض رکہا اللہ کے لیئے اور دیا اللہ کے واسطے اور منع کیا اللہ کے لیئے بیشک اوسنے اپنا ایمان پورا کرلیا اور ابوذر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل ایمان حب فی اللہ اور بغض فی اللہ ہے امام احمد رحمہ اللہ نے برار بن
عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مقر بہت مضبوط کڑا ایمان کا یہہ ہے کہ دوستی کرے تو اللہ کی راہ
مین اور بغض رکہے تو اللہ کی راہ مین اور عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت نہین کرتا بندہ
حق صریح ایمان کا یہانتک کہ دوستی کرے اللہ کے لیئے اور بغض رکہے اللہ کے لیئے پہر جب دوست رکہا اللہ کے لیئے اور بغض کیا اللہ کے لیئے تو مقرر
مستحق ہوگیا دوستی کا اللہ سے بیشک میرے اولیا بندون میرے سے اور میرے احباب مخلوق میری سے وہ لوگ ہین کہ یاد کیئے جاتے ہین میری یاد
کے ساتھ اور مین یاد کیا جاتا ہون اونکی یاد کے ساتھ اسکے سوا اور بہت حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا محبت رکہہ اللہ کی راہ مین اور بغض رکہہ اللہ کی راہ مین اور دوستی رکہہ اللہ کی راہ مین اور دشمنی رکہہ اللہ کی راہ مین اسی کے ساتھ تو اللہ کی دوستی کو پہونچیگا ہرگز
نہ پائیگا کوئی بندہ ایمان کا مزہ اگرچہ نماز روزہ اوسکا بہت کچھہ ہو یہانتک کہ ایسا ہوجاوے اور اب عامۃً دوستی لوگون کی دنیا کے کام پر ہوگئی
سو یہہ دوستی دوستی والونکو کچھہ نفع نہ دیگی حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شرک
زیادہ خفی ہے چیونٹی کے چال سے چکنے پتہر پر اندہیری رات مین اور ادنی شرک کا یہہ ہے کہ دوست رکہے تو کسی چیز پر جور اور بغض کرے تو کسی
چیز پر عدل دین نہین ہے مگر حب و بغض فرمایا اللہ عزوجل نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی تو کہہ اے محمدؐ اگر تم اللہ
کو دوست رکہتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تمکو دوست رکہیگا حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر اس قول مین تامل ہے اس حدیث شریف
سے معلوم ہوا کہ جسکو اللہ تعالے مکروہ رکہے اوسکی محبت اور جسے محبوب رکہے اوسکا بغض شرک خفی سے ہے مجاہد رضی اللہ عنہ نے لا تشرکوا
بی شیئاً کی تفسیر مین کہاہے یعنی میرے سوا کسی سے دوستی نرکہو اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محبت محبوب الٰہی اور بغض مبغوض اوسکی کے توحید
واجب کامل نہین ہوتی ایسے ہی ایمان واجب بہی بدون اسکے پورا نہین ہوتا یہانسے یہہ بات بہی نکلی کہ بسقدر واجبات مین خلل اور محرمات مین دخل
ہوگا اوسیقدر ایمان واجب بہی ناقص ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاہے نہین زنا کرتاہے زانی جسوقت کہ زنا کرتاہے
اور وہ مؤمن ہے الی آخر الحدیث یعنی وہ اس حالت مین مومن نہین رہتا بلکہ ایمان اوسکا چلا جاتاہے جب وہ اس حرکت بے برکت سے فارغ
ہوتاہے تو پہر آجاتاہے جیسا کہ دوسری حدیث مین صراحۃً وارد ہواہے امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے اونہون نے فرمایا جو شخص صبح کرے اس حال مین کہ بڑا قصد و فکر اوسکا غیر اللہ ہو وہ اللہ سے نہین یعنی اوسکو اللہ سبحانہ سے کچھہ تعلق
نہین یہی مضمون حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے باسانید ضعیفہ مرفوعاً روایت کیا گیاہے یہہ درجہ محبت کا جو مذکور ہوا ہر مسلمان پر فرض

واجب ہے اور یہی درجہ ہے مقتصدین اصحاب الیمین کا دوسرا درجہ سابقین مقربین کا ہے وہ یہ ہے کہ محبت یہانتک بڑہے کہ نفلی عبادتین جنکو
اللہ تعالے دوست رکھتا ہے اونکے ساتہہ محبت پیدا ہو اور چھوٹی چھوٹی مکروہ باتین جو اللہ تعالے کو ناپسند ہین اونسے کراہت ہو اور جو مصیبتین
کہ نفوس کو ایذا دیتی ہین رنجیدہ کرتی ہین اونپر صبر کرے اونکو اللہ سبحانہ کے قضا و قدر سے سمجھے ناخوش نہو راضی برضا رہے یہہ محبت اگلی محبت پر زائد
ہے اسکی طرف رغبت دلائی گئی ہے مستحب ہے اللہ سبحانہ کو محبوب ہے جو لوگ اس محبت کے ساتھہ موصوف ہین وہ بڑے بختاور عالی درجہ ہین اولیاء اللہ
انہین کو کہتے ہین جنکے حق مین اللہ تعالے نے قرآن پاک مین ارشاد فرمایا ہے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یہی حضرات بابرکات
ہین الا ان حزب اللہ ھم المفلحون سے یہی مراد ہین صحیح بخاری مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی بیشک مینے اوسکو لڑائی کا اعلام دیا اور نہین نزدیکی چاہی میری طرف کسی بندے نے
کسی چیز کے ساتھ کہ وہ مجھے بہت محبوب ہو اوس چیز سے کہ مینے فرض کیا اوپر اور ہمیشہ میرا بندہ نزدیکی چاہتا رہتا ہے میری طرف نوافل کے ساتھ
یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون پہر جب مینے اوسکو چاہا تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور اوسکی آنکہ جس سے وہ دیکھتا ہے
اور اوسکا ہاتہہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن جس سے وہ چلتا ہے اور بیشک اگر وہ مجھہ سے مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور مقرر
اگر وہ مجھہ سے پناہ چاہے تو بیشک مین اوسکو پناہ دون اور نہین تردد کیا مینے کسی چیز سے کہ مین اوسکا کرنیوالا ہوؤن مثل تردد میرے کے
جان مؤمن سے کہ وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور مین اوسکی ناخوشی کو مکروہ جانتا ہون یہی مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بروایت
حضرت علی حضرت ابن عباس حضرت ابو امامہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا گیا ہے مگر اونکی سند مین کچہہ تامل ہے اس حدیث
شریف سے معلوم ہوا کہ تقرب بارگاہ الٰہی مین نفلی عبادتون سے نصیب ہوتا ہے اور اس تقرب کی یہانتک ترقی ہوتی ہے کہ اللہ تعالے بندے کو چاہنے
لگتا ہے پہر سب اعضا اوسکے صرف طاعت الٰہی ہوتے ہین کوئی کام اوسکا خلاف مرضی پروردگار نہین ہوتا ہے ہر طرح سے اوسی کی خوشی مین محو
ہوجاتا ہے کوئی دنیا کی تکلیف تکلیف نہین معلوم ہوتی کوئی ایذا ایذا نہین سوجہتی بلکہ ہر قسم کی راحت نظر آتی ہے مزہ آتا ہے لذت آتی ہے ۵

کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جان دیگر ست

ابن ابی الدنیا محدث رحمہ اللہ تعالے عامر بن عبد قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے کہ مین نے اللہ عزوجل کو دوست رکہا یہہ
محبت یہانتک پہونچی کہ اوسنے مجھپر ہر مصیبت کو آسان کردیا اور ہر قضیے کے ساتہہ راضی کردیا سو مین باوجود اوسکی محبت کی پروا نہین رکہتا اوس
چیز کی کہ صبح کرون مین اوسپر اور شام کرون یعنی اب اس بات کی مجہے پروا نہین رہی کہ صبح کیا ہوگا شام کیا ہوگا جو ہو سو ہو سب درست ہے اوسکی محبت
کافی ہے کرنیوالا وہی ہے جو چاہے کرے کسیکا اوسپر زور نہین جو کچہہ وہ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے کوئی جانے یا نہ جانے عبید اللہ بن محمد تیمی رضی اللہ
عنہ کہتے ہین ایک شخص نے کسی عابد سے کہا مجہے وصیت کر یا نصیحت کر عابد نے پوچھا کونسا عمل تیرے دلپر زیادہ غالب ہے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی مین
نہین پاتا کسی چیز کو کہ وہ بہت نافع ہو محب کے لئے اوسکے حبیب کے نزدیک مبالغہ کرنے سے اوسکی محبت مین تو جانتا ہے کہ یہہ کیا ہے محب کا قاعدہ
ہے جس چیز مین اپنے حبیب کی خوشی جانتا ہے اوسکو کرتا ہے اور جسمین اوسکی ناخوشی جانتا ہے اوس سے بچتا ہے اسوقت محب منازل محبت الٰہی مین
نزول کرتا ہے یعنی جب اسقدر فرمانبردار ہوجاتا ہے تو اوسکی محبت صادق ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب محبت الٰہی سچی ہوتی ہے تو
ضرور یہی اوسکی طاعت اور فرمانبرداری کی محبت اور اوسکی نافرمانی سے نفرت ہوتی ہے ہان محب سے کبہی بعض مامورات مین نقصان اور بعض
ممنوعات کا ارتکاب ہوجاتا ہے تو فوراً اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اوس کام سے باز رہتا ہے توبہ سے اوسکا تدارک کرلیتا ہے جیساکہ صحیح بخاری

مین وارد ہوا ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پر نور مین حاضر کیا گیا اوسنے شراب پی تھی ایک آدمی نے اوسپر دعا کی کہا لے اللہ اسپر لعنت کر کیا بہت یہہ لایا جاتا ہے آپنے فرمایا تو اوسپر لعنت نکرو وہ تو بیشک اللہ کو اور اوسکے رسول کو دوست رکہتا ہے شعبے رضی اللہ عنہ سے آیۂ ان اللہ یحب التوابین کی تفسیر مین مروی ہے کہ توبہ کرنیوالا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہین اللہ سبحانہ وتعالے جب کسی بندے کو دوست رکہتا ہے تو ضرر نہین دیتا اوسکو گناہ اوسکا عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ عز وجل بیشک بندے سے محبت رکہتا ہے جب اوس سے محبت رکہتا ہے تو اوسکی محبت یہانتک پہونچتی ہے کہ فرماتا ہے چل جا جو چاہے کر مقرر مینے تجہے بخشدیا مراد اس سے یہہ ہے کہ اللہ تعالے جب کسی بندے سے محبت رکہتا ہے اور بعض گناہ اوسپر مقدر کئے ہین تو اوسکے لئے توبہ یا عمل صالح یا مصیبتین بہی مقدر فرماتا ہے تاکہ یہہ چیزین اوسکے گناہ کو مٹادین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی بندے نے کوئی گناہ کیا پہر کہا اے میرے رب بیشک مینے گناہ کیا تو میرے لئے بخشدے الی آخر الحدیث اسمین یہہ بہی ہے کہ فرمایا پہر جو چاہے کرے مراد یہہ ہے کہ جبتک اس حالت پر رہے یعنی جب گناہ کرے تو اوسکا مقر ہوا اوسپر نادم ہوا اوس سے استغفار کرے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے اوسکے گناہ سے درگزر فرماتا ہے نہ یہہ کہ گناہ پر اصرار کرے اترار ہے گناہ کی کچہہ پروا نہو نہ اقرار ہو نہ ندامت نہ استغفار اسلئے کہ صادق صحیح محبت گناہون پر اصرار کرنے سے بندے کو روکتی ہے علام الغیوب سے شرم نہ کرنے کو منع کرتی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

تعصی الالہ وانت تزعم حبہ	ھذا لعمری فی القیاس شنیع
لو کان حبک صادقا لاطعتہ	ان المحب لمن یحب مطیع

یعنی تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور مدعی اوسکی محبت کا ہے بیشک یہہ بات بہت بری ہے اگر تیری محبت سچی ہوتی تو ضرور اوسکی حکم برداری کرتا اسلئے کہ محب اپنے محبوب کا فرمان بردار ہوتا ہے ثبانا چاہیئے کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہین پیدا کیا مینے جن وانس کو مگر اسلئے کہ وہ میری عبادت کرین مجہی کو پوجین میری ذات وصفات مین ذرہ بہر بہی کسی کو شریک نکرین اور عبادت کے لئے ضرور ہے کہ اوسکو جانین پہچانین سواسکے لئے آسمان وزمین کو پیدا کیا تاکہ بندے انکے ساتہہ اوسکی توحید وعظمت وکبریائی پر استدلال کرین جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن لتعلموا ان اللہ علی کل شیئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیئ علما یعنی اللہ وہ ہے جسنے پیدا کئے سات آسمان اور زمین مثل اونکے یعنی سات اوترتا ہے امر درمیان اونکے تاکہ تم جانو کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکہتا ہے اور مقرر اللہ نے گہیرا ہر چیز کو علم سے جب آسمان وزمین وغیرہ مصنوعات دیکہے صانع کو پہچاننا تو ضرور رہوا کہ جس ذات پاک نے ایسی عجیب وغریب صنعتین بنائین ہر قسم کے منافع اونمین رکہے اوسی کی پوجا کرنا چاہیئے مگر عبادت کے طریقے پوجا کے قاعدے بدون اوسکی تعلیم کے نہین آسکتی نری عقل سے معلوم نہین ہوسکتے سو اللہ سبحانہ نے اپنی رحمت وکرم سے رسول بہیجے کتابین نازل فرمائین تاکہ بندے اونکو پڑہکے رسولون سے سیکہکے توحید سمجہین دین کی باتین حاصل کرین عبادت کے دستور یاد کرین جس سے دین دنیا دونون درست ہون دنیا مین راحت آخرت مین چین نصیب ہو انبیا ورسل بشر سے اسلئے بہیجے گئے کہ ہمجنس کی بات خوب سمجہہ مین آتی ہے اوس سے کچہہ خوف وہراس نہین ہوتا اگر فرشتے ہوتے تو اونکی صورت ہی دیکہہ کے آدمی ڈرجاتے کلیجے پہٹ جاتے دین سیکہنا کہا انکا علم حاصل کرنا کیسا حکمت الٰہی رحمت نامتناہی اسکی مقتضی ہوئی کہ رسول آدمیون سے ہون اور اونکو قوت قدسیہ عنایت ہو جس سے وہ ملاء اعلےٰ سے علم حاصل کرین اور اپنے ہمجنسونکو سکہادین اونکے اعمال وعقائد درست کرین توحید الٰہی اونکے دلون مین جمادین اصلاح ظاہر وباطن کرین محبت الٰہی

کا مزہ چکھاوین تاکہ اعمال صالحہ بلا تکلف اونسے ہونے لگین سارے رسول توحید پر متفق ہین فروع مین کسی کے یہان سختی کسی کے یہان نرمی شریعت محمدیہ
علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ جو تمام شریعتون سے اعلےٰ وافضل اور اون سبکی برزخ جامع ہے نہایت سہل وآسان ہے اگلے دینون کی مثل نہ اسمین
سختی ہے نہ نرمی محنت تہوڑی ثواب بہت اسی امت مرحومہ کا خاصہ ہے خصوصاً تہتر فرقے جو اس امت مین ہوئے ہین اونمین سے گروہ ناجیہ
اہل سنت وجماعت کہ جنکا طریقہ وہ ہے جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم تھے بہت عمدہ گروہ ہے اسمین
نہ اور فرقون کیطرح سختی ہے نہ اون کی سی نرمی اس طریقہ کا مدار بیچ کی چال پر ہے نہ افراط ہے نہ تفریط انکے یہان عبادت کی بنا تین اصول
پر ہے خوف رجا محبت ہر ایک انمین سے فرض لازم ہے اور ان تینون مین جمع کرنا واجب حتمی اسلیئے سلف صالح نے اونکو جنہون نے ان تین
سے ایک کے لئے عبادت کی دو کو چھوڑا برا کہا ہے اونکی مذمت کی ہے اونکو گمراہ ٹہرایا ہے دیکھو فرقہ خوارج جنکو حدیث مین کلاب النار فرمایا ہے
اور جو انکے مشابہ ہین انکی بدعت اسی سے نکلی کہ انہون نے خوف مین تشدید کی محبت ورجا سے قطع نظر کی انکے خوف کی یہانتک نوبت پہونچی کہ کبیرہ
کو کفر اور مرتکب کبیرہ کو مخلد فی النار بتانے لگے مرجیہ نرمی رجا کے پیچھے ایسے پڑے کہ محبت وخوف کو بالکل چھوڑ دیا کہنے لگے ایمان کے ساتھ کوئی
گناہ ضرر نہین کرتا اباحت وحلول والی جو تعبد کی طرف منسوب ہین انہون نے فقط محبت سے کام رکھا خوف ورجا سے اعراض کیا پچھلے لوگ
جو سلوک کیطرف منسوب ہین اونہون نے فقط محبت ہی مین بہت کچھ کلام کیا بہت لنبی چوڑی باتین بنائین حقیقۃً دیکھو تو کوڑی کام کی نہین
اسلیئے کہ اونمین نہ کتاب وسنت سے استدلال نہ سلف امت اور اعیان ائمہ کے کلام کا کچھ ذکر مجرد ایسے دعوی کہ مدعیون کو گمراہون مین گرادین
کبھی عشاق صور کے اشعار سے استشہاد کرتے ہین کہ جسمین بڑا خطر ہے کبھی عشاق کے قصے بیان کرتے ہین منظور یہہ کہ لوگ اونکی چال پر چلین اونکے
اخلاق سیکھین ان سب باتون کا خطر بڑا ہے ضرر بہت ہے وہ لوگ جو کہ مبادی ومقدمات محبت سے واقف نہین محبت کا بہت کچھ ذکر کرتے ہین
اوسکی باتین دہراتے ہین اوسکا اظہار کرتے ہین حال یہہ کہ محبت سے منزلون دور ہین ذوالنون رضی اللہ عنہ نے کیا خوب بات کہی جبکہ اونکے
روبرو محبت مین کلام کرنے کا ذکر ہوا فرمایا اس مسئلے سے سکوت کرو ہم دعوی کرنے لگین گے اسلیئے کہ نفوس کبر وفخر وغرور سے بھرے ہوئے ہین اور
مدعی ایسی چیز کا جو اوسکو نہین دی گئی ایسا ہے جیسا دو کپڑے جھوٹ کا پہننے والا اکثر محبت کے دعوی مین شطح وادلال ہوتا ہے اور ایسے اقوال و
افعال ہوتے ہین جو عبودیت کے منافی ہین محبت دعوی کا نام نہین ہے دعوی سے کچھہ کام نہین نکلتا محبت حاصل نہین ہوتی بلکہ محبوب سے دوری
ہوتی ہے ایسی محبت دشمنی ہوجاتی ہے محبت یہہ ہے کہ پوری پوری عبدیت حاصل کرے دعوی کو چھوڑے عبودیت کمال کو پہونچادے کتاب و
سنت کا اتباع ظاہراً وباطناً اختیار کرے اعیان سلف امت کے کلام کو بغور ملاحظہ کرے اور ائمہ عارفین جو چال محبت الٰہی مین چلے ہین اونکا
اقتدا کرے اخلاص کا لحاظ رکھے ریا وسمعے سے بچے اگر چندے اسطرح کا برتاؤ ہوا تو امید قوی ہے کہ مطلب حاصل ہو کام بنجاوے واللہ سبحانہ
ہو الموفق جاننا چاہیئے کہ محبت الٰہی کے لئے ضرور ہے کہ فرمان برداری خدا کی اور اوسکے رسول کے اتباع کی یہی محبت ہو اعمال صالحہ تقوی
زہد توکل قناعت وغیرہ کی طرف توجہ تام ہو ذکر فکر سے کوئی دم خالی نہو اب چند حکایتین محبان صادق کی لکھی جاتی ہین اونسے معلوم ہوگا کہ ان حضرات
نے کیا کیا ریاضتین کین اتباع نبوی چھوڑا اللہ رسول کی طاعت پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھا سراپا محو طاعت ہوگئے یہانتک کہ جاہل اونکو مجنون بتانے لگے
حکایت ابو الفیض ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھہ سے کسی نے بیان کیا کہ سادات یمن مین ایک شخص خوف ورياضت مین معروف
عقل وحکمت تواضع وخشوع کے ساتھہ موصوف ہے اور ان باتون مین اپنے ہمعصرون پر بڑھا ہوا ہے مین حج کے لیے بیت اللہ شریف کو گیا جب حج
سے فارغ ہوا تو اوس شخص کی زیارت کا ارادہ کیا تاکہ اوسکی باتین سنون اوسکے وعظ سے نفع حاصل کرون مین اور جو لوگ میرے ہمراہ تھے ہم

ساتھ ایک جوان آدمی تھا خائفین کی صورت چہرے پر صالحین کی علامت بغیر بیماری کے چہرہ زرد بدون رمد کے آنکھین چندہی تنہائی پسند وحشت
سے انس اوسکی طرف دیکھو تو معلوم ہو کہ ابھی کوئی تازی مصیبت اوسکو پہونچی ہے ہم اوسکو ملامت کرتے تھے کہ ذرا اپنی جان کو راحت دیوے
وہ نہ ہماری بات قبول کرتا تہا نہ ہماری ملامت کیطرف کچھہ توجہ غرضکہ یہہ جوان ہماری جماعت مین رہا یہانتک کہ ہمارے ساتھہ یمن پہونچا ہمنے
وہان پہونچکے شیخ کا گہر تلاش کیا کسی نے بتا دیا ہمنے شیخ کا دروازہ ٹھونکا وہ نکلے نہایت پژمردہ افسردہ گویا قبرستان والون سے خبر دے رہے ہین
پھر ہمارے پاس بیٹھے پہلے پہل جوان نے اونسے سلام کلام مصافحہ کیا خوشی ظاہر کی مرحبا کہا ہم سبنے بھی اونکو سلام کیا پہر جوان اونکی طرف بڑہا اور کہا
بیشک اللہ تعالے نے آپکو اور آپکی امثال کو دلون کی بیماریون کا طبیب بنایا ہے گناہونکے دردون کا معالج کیا ہے میرے ایک زخم ہے وہ
بھرتا نہین ہے اور ایک درد ہے کہ جمگیا ہے علاج اوسکا مشکل ہوگیا ہے اگر آپکی راے ہو کہ اپنے کسی مرہم سے مجھپر تلطف فرمائین تو فرمایئے شیخ
نے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ بیشک دلون کی بیماری بہت بڑی بیماری ہے گناہ کی بیماری سے مجھے کیونکر خلاصی ہوگی ہے کوئی طبیب
خیرخواہ کہ میرا علاج کرے اسلیئے کہ میرے علاج نے تو ساری خلق اور سب طبیبون کو عاجز کردیا آہ کیا پشیمانی ہوگی کیسا بے نہایت غم ہوگا جبکہ مین اپنے
رب کے سامنے کہڑا ہونگا اور کچھہ جواب مجھہ سے نہ بنے گا اور کیونکر بنے میری بلا تو سب بلاؤن سے بڑہی ہوئی ہے جوان نے پہر وہی کہا جو پہلے کہا
تھا شیخ نے کہا پوچھہ جو کچھہ پوچھتا ہے جوان نے عرض کیا اللہ تعالے سے ڈرنے کی کیا نشانی ہے شیخ نے فرمایا یہہ ہے کہ اللہ کا ڈر ہر خوف سے
سوائے اوسکے خوف کے تجھکو نڈر کردے جوان گہبراکے کانپنے لگا پہر بیہوش ہوکر گر پڑا گھڑی بہر غشی رہی جب ہوش مین آیا تو کہا اللہ آپ پر رحم فرماوے
بندے کو اللہ سے ڈرنے کا کب یقین ہوتا ہے فرمایا جب ہوتا ہے کہ دنیا سے اپنے نفس کو بیمار مریض کیطرح سمجھہ لیوے بیمار کہانا کہانے سے پرہیز
کرتا ہے اس خوف سے کہ بیماری کو طول ہو دوا کی بدمزگی پر صبر کرتا ہے اس ڈر سے کہ مرض بڑہجاوے یہہ سنکے وہ جوان ایسا چلایا کہ ہمین گمان
ہوا کہ اوسکی روح نکل گئی پہر عرض کیا اللہ تعالے آپ پر رحم فرماوے محبت آلہی کی کیا نشانی ہے شیخ نے فرمایا اے بہرے دوست محبت آلہی کا درجہ
بہت بلند ہے جوان نے عرض کیا مین چاہتا ہون آپ اوسکو بیان فرمادین فرمایا جو لوگ اللہ تعالے کے محب ہین اونسے اونکے دلون سے پردہ
دور کردیا ہے اونہون نے اپنے معبود محبوب کی عظمت کے جلال کو دلون کے نور سے دیکہا تو روحین اونکی روحانی ہوگئین اونکے دل حجبیہ ہوگئے
عقلین سماوی ہوگئین ملائکہ کرام کی صفون مین پہرتے پہرتے ہین وہان کے امور کو یقین وعیان سے دیکھتے ہین سو جتنی اونکو قدرت دی گئی ہی
اوسکے موافق اللہ سبحانہ وتعالے کی عبادت کرتے ہین نہ اس راہ سے کہ اوسکی جنت مین طمع ہو اور اوسکی آگ سے خوف ہو یہہ سنتے ہی جوان نے
ایک نعرہ مارا اور مرگیا رحمہ اللہ تعالے شیخ اوسکا بوسہ لینے لگے روتے تھے اور کہتے تھے یہہ اللہ تعالے سے ڈرنیوالون کا پچہڑنا ہے یہہ اوسکی
دوستون کا درجہ ہے یہہ ایک روح تہی کہ اسنے حنین کیا پہر رنین کیا پہر سنا پہر مشتاق ہوئی پہر چلائی پہر مرگئی اس حکایت سے معلوم ہوا کہ آدمی کا خوف
بقدر اوسکے علم کے ہوتا ہے جو عالم ہے وہ اللہ تعالے سے ڈرتا ہے اور جو اللہ سبحانہ کے مکر سے نڈر ہے وہ جاہل ہے اللہ سے عارف باللہ وہی ہی
جو اللہ تعالے کے خوف سے ڈرتا لرزتا ہے کیونکہ محبت نہایت مشکل ہے معصیت محبوب کا کیا ذکر باوجود طاعت وفرمان برداری کے ہردم وہر لحظہ
ڈرتا ہے کہ دیکھیئے عبادت اوسکے حکم کے موافق ہوئی یا نہین مقبول ہے یا مردود کوئی خلاف مرضی بات تو نہوئی کوئی ادب تو ترک نہوا غرضکہ ہزارہا
اوامر ونواہی ہین کوئی ظاہر کا کوئی باطن کا کوئی دل سے متعلق ہے کوئی جوارح سے کس کس کو دیکھیے کس کسکا خیال رکھے اوسپر طرہ یہہ ہے کہ شیطان
سا دشمن ہر لحظہ گہات مین اور نفس امارہ اوسکی طاعت کے لئے کمر بستہ حاضر توفیق مجدہ سے ۔

خدا ہی خیر کرے ہے معاملہ دل کا	چلا ہے تاجر جان لیکے قافلہ دل کا

کہان کہان مین بچاؤن کہان کہان دیکہون	ہے خار زار محبت مین آبلہ دل کا ❊

ہان فائد توفیق آلہی ساتہہ ہو اور پورا پورا اتباع کتاب وسنت ظاہراً باطناً ہمراہ ہو تو بیڑا پار ہے اللھم ارزقنا اللھم ارحمنا ❊

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک بار اطراف شام مین جا رہا تہا ناگاہ ایک سبز باغ مین پہونچا وہان دیکہا کہ ایک جوان آدمی باغ کے بیچ مین سیب کے درخت کے نیچے کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا ہے مین اوسکی طرف بڑہا اوسکو سلام کیا اوسنے جواب نہ دیا پہر مینے سلام کیا اوسنے نماز مین تخفیف کی پہر اپنی اونگلی سے دو شعر زمین پر لکہدیئے مضمون اونکا یہہ ہے کہ زبان کو بات سے اسلیئے روکا ہے کہ یہہ بلا کی کہوہ اور آفتون کو کہینچتی ہے بولے تو اپنے رب کا ذکر کرے اوسکو نہ بہولے ہر حال مین اوسکی حمد کرے ذوالنون کہتے ہین مین دیر تک رویا کیا مینے بہی دو شعر اپنی اونگلی سے زمین پر لکہدیئے مضمون اونکا یہہ ہے کہ ہر لکہنے والا عنقریب مٹی ہو جائیگا اور جو کچھہ اوسکے ہاتہون نے لکہا وہ زمانے مین باقی رہیگا تو آدمی کو چاہیئے کہ اپنے ہاتہہ سے سوا ایسی چیز کے نہ لکہے کہ قیامت مین اوسے دیکہہ کے خوش ہو ذوالنون کہتے ہین کہ اوس جوان نے ایسی چیخ ماری کہ اوسی مین دنیا سے انتقال کیا مین کہڑا ہوا کہ اوسکو نہلاؤن دفن کی تدبیر کرون ناگاہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تو اسکو چہوڑ دے اللہ عز وجل نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ سوائے فرشتون کے اسکے کام کاج کا اور کوئی متولی نہو پہر مین ایک درخت کیطرف گیا اوسکے پاس کئی رکعت نماز پڑہی پہر مین اوس جگہہ آیا جس جگہہ وہ مرا تہا وہان کچھہ اتا پتا معلوم نہوا رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ محبان آلہی بک بک نہین کرتے قیل وقال مین نہین پڑتے ساکت صامت رہتے ہین ذکر آلہی سے اپنی زبان کو تر وتازہ رکہتے ہین جا بجا احادیث شریفہ مین حفظ لسان کا حکم ہے اوسکے فوائد مذکور ہین ہر قسم کی ترغیبین اس باب مین مشہور جو شخص اپنی زبان کا ضامن ہوا خرافات واہیات باتون سے اوسکو روکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے لئے جنت کے ضامن ہین قیل وقال بیہودہ بکنے کو اللہ تعالے نے حرام کیا ہے احادیث مین اوسکی مذمت فرمائی ہے یہانتک کہ یہی حصائد السنہ لوگون کو دوزخ مین اوندہے مونہہ ڈالینگے اس حکایت مین سلام کے جواب دینے کی اگرچہ تصریح نہین ہے مگر ضرور ہی جواب دیا ہوگا اسلئے کہ ایسا محب صادق جسنے اپنی جان دیدی اوسنے ہرگز ترک واجب نہ کیا ہوگا ورنہ ذوالنون کیسے شخص سکوت نکرتے اونسے گفتگو کرتے ❊

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین بیت المقدس کے کسی پہاڑ پر جا رہا تہا ناگاہ ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے خدمت کرنیوالون کے بدنون سے تکلیفین دور ہوگئین بسبب طاعت کے کہانے پینے سے غافل ہوگئے اونکے بدنون کو اللہ تعالے کے سامنے دیر تک کہڑے رہنے کی الفت ہوگئی ذوالنون کہتے ہین مینے اوس آواز کا کہوج لگایا وہان دیکہا کہ ایک جوان آدمی بے ڈاڑہی مونچھہ کا بیٹہا ہے مونہہ پر زردی چہائی ہوئی ایسا جہولتا تہا جیسے درخت کی ٹہنی کہ اوسکو ہوا جہکا دیوے ایک چادر کا تہمد باندہے ہوئے دوسری اوڑہے ہوئے تہا جب اوس نے مجھے دیکہا تو درختون مین چہپ گیا مینے اوس سے کہا اے لڑکے جفا مؤمنین کے اخلاق سے نہین ہے تو مجھہ سے بات کر مجھے کوئی وصیت کر وہ سجدے مین گر پڑا اور کہنے لگا آلہی یہہ مقام اوسکا ہے جسنے تیری پناہ لی اور تیری معرفت کے ساتہہ پناہ چاہی اور تیری محبت سے الفت کی سوائے معبودون کے اور جو اونہین تیرا اجلال عظمت بہرا ہوا ہے تو مجھے چہپالے اونسے جو مجھے تجھسے قطع کرتے ہین پہر وہ غائب ہوگیا مجھے نظر نہ آیا ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک بار ملک شام کے پہاڑون مین سیر کر رہا تہا وہان دیکہا کہ ایک بوڑہا آدمی بلند زمین پر بیٹہا ہوا ہے بڑہاپے سے اوسکی دونون بہوین اوسکی آنکہون پر پڑی ہوئی تہین مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پہر کہنے لگا اے وہ ذات کہ پکارا اوسکو گناہگارون نے تو اوسکو قریب پایا اے وہ ذات کہ زاہدون نے اوسکا قصد کیا تو اوسکو حبیب پایا اے وہ ذات کہ انس چاہا اوس سے ریاضت والون نے تو اوسکو مجیب پایا پہر کہنے لگا اللہ تعالے کے خاص بندے ہین کہ اونکو پہلے سے قبل پیدایش خلق کے اپنی محبت کے لئے منتخب فرمالیا ہے سو وہ حکمت

وبیان کی امانت ہین یعنی حکمت وبیان اونہین امانت رکہا ہے ان دونون حکایتون سے معلوم ہوا کہ محبان الٰہی مخلوق سے جدا رہتے ہین خلق سے بہاگتے ہین صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اُنس رکہتے ہین غیر کیطرف توجہ نہین کرتے ۵

جی چاہتا ہے پہر وہی فرصت کہ رات دن	بیٹھے رہین تصور جانان کئے ہوئے

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بصرے کی عیدگاہ مین گیا ناگاہ وہان سعدون مجنون رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی مینے اونسے پوچھا آپکا کیا حال ہے آپ کیسے ہو اونہون نے کہا اے مالک ایسے شخص کا کیا حال ہوگا جو کہ صبح وشام دور و دراز سفر کا ارادہ رکہتا ہے اور اوسکے پاس نہ کچھ زاد راہ ہے نہ کچھ سامان سفر کا تیار کیا ہے اور ایسے عادل رب کی روبکاری مین حاضر ہوگا جو کہ بندونمین حکم کریگا پہر بہت روئے مین نے کہا آپ کیون روتے ہو کہا قسم ہے اللہ کی مین دنیا کی حرص اور موت وبلا کی گہبراہٹ سے نہین رویا لیکن مین اوس دن کے لئے رویا کہ وہ میری عمر سے گزر چکا اور اوسمین مجھ سے کوئی نیک کام نہوا قسم ہے اللہ کی توشے کی کمی سفر کی دوری وشوار گزار گہاٹی نے مجھے رولایا اور اسکے بعد مجھے معلوم نہین کہ جنت کیطرف جاؤنگا یا دوزخ کے پینے اونسے حکمت کی بات سُنکے پوچھا کہ لوگ آپکو مجنون بتاتے ہین اونہون نے کہا تونے بہی اوسکے ساتھ وہو کا کہایا جسکے ساتھ ابناے دنیا نے دہوکا کہایا لوگ مجھے مجنون سمجھتے ہین اور مجھ مین کسیطرح کا جنون نہین ہے لیکن میرے مولیٰ کی حب میرے دل میرے رگ وپے مین ملگئی ہے میرے گوشت خون ہڈیون مین دوڑتی پہرتی ہے قسم ہے اللہ کی مین اوسی کی محبت سے دیوانہ ہون مینے کہا اے سعدون تم لوگون کے پاس کیون نہین بیٹھتے اونسے مخالطت کیون نہین کرتے اونہون نے دو شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ تو لوگون سے علٰحدہ ہوجا اور اللہ تعالیٰ کی مصاحبت کے ساتھ راضی ہو لوگون کو جسطرح تو چاہے لوٹ پہیر کر دیکھ لے تو اونکو بچھو پائیگا ؛

حکایت ابوالجوال مغربی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین ایک نیک آدمی کے ساتھ بیت المقدس مین بیٹھا ہوا تہا اتنے مین ایک جوان آدمی آیا اوسکے اوسکے گرد لڑکے اوسکو پتہر مارتے اور کہتے تہے مجنون ہے وہ مسجد مین آیا اور پکار کے یہہ کہتا تہا الٰہی تو مجھے اس گہر سے راحت دے مینے اوس سے کہا کہ یہہ بات تو حکیم کی ہے تجھے یہہ حکمت کہانسے ملی اوسنے کہا جو شخص اللہ تعالیٰ کی خدمت اخلاص سے کرتا ہے وہ اوسکو عمدہ عمدہ حکمتین عنایت فرماتا ہے اور اسباب عصمت سے اوسکی تائید کرتا ہے مجھے نہ جنون ہے نہ میری عقل زائل ہوئی ہے بلکہ بے چینی اور خوف ہے پہر اوسنے چند شعر محبت وشوق وذوق کے پڑہے مینے اوس سے کہا تم نے بہت اچھا بیان کیا جو لوگ تمہین مجنون کہتے ہین اونہون نے بیشک غلطی کی پہر اوسنے میری طرف دیکھا اور رویا اور کہا تو مجھ سے اون لوگون کا حال نہین پوچھتا کہ وہ کیونکر پہونچے پہر اونکو اتصال ہوا مینے کہا ہان تو مجھے اونکا حال بتا کہا اونہون نے اپنے اخلاق کو پاک صاف کیا اللہ تعالیٰ سے تہوڑے رزق کے ساتھ راضی ہوئے اوسکی محبت سے ساری دنیا مین حیران پہرے صدق کا تہمد باندہا خوف کی چادر اوڑہی عاجل فانی کو آجل باقی کے ساتھ بیچا گہوڑدوڑ کی میدان مین سوار ہوئے دانشمند ہوشیارون کیطرح دامن چہپایا یہانتک کہ واحد رزاق کے ساتھ ملگئے اوسنے اونکو اونچے اونچے پہاڑون مین بہگا دیا مخلوق سے اونکو چھپا دیا نہ کوئی گہر اونکو جگہہ دیوے نہ اونکو کسی طرح کا قرار توفیق مجدہ ۵

نہ شبکو چین نہ دنکو قرار ہے ہمسکو	یہہ عشق کا ہیکو ٹھیرا کوئی بلا ٹہیری
نہ ہوش دین کے باقی رہے نہ دنیا کے	تری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹہیری ؛

ایسے لوگون کیطرف دیکھنا اعتبار ہے انکی محبت افتخار ہے لوگ برگزیدہ ابرار ہین رہبان واحبار ہین انکی مدح جبار نے فرمائی انکا وصف نبی

مختار نے کیا یہہ اگر حاضر ہون تو پہچانے نہ جاوین غائب ہون تو تلاش نہ کیے جاوین مرجاوین تو انکے جنازے پر کوئی نہ آوے پہر کہا کہ تو ساری خلق سے وحشت کر واحد حق کے ساتہہ اُنس پیدا کر اور صبر کر صبر ہی سے امید بر آتی ہے جو رزق ملتا ہے اوسکے ساتہہ راضی ہو جا بولنے اور اُسکی آفتون سے حذر کر مومن کی آفت بولنے ہی مین ہے اور سیر الی اللہ مین جد وجہد کر اور دامن چن جیسا اہل سبق نے سبق کے لیے دامن چنا جن لوگون کے یہہ اوصاف ہین وہی ہین بلند رتبہ لوگون سے چنے ہوئے اور مخلوق سے اللہ کے پسند کیے ہوئے ہین ابو الجوال کہتے ہین اس شخص کی باتون کے وقت دنیا مجہہ سے بہلا دی گئی پہر وہ بہاگتا ہوا چلا گیا اور مین اوسپر افسوس کرتا رہگیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ابن قصاب صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ہمارا ایک گروہ شفاخانے کیطرف گیا ہمنے وہان ایک جوان آفت رسیدہ نہایت دیوانہ دیکہا ہم اوس سے چہیڑ کرنے لگے پہر اوسکو بہت چہیڑا اوسکے پیچہے دوڑے وہ چلایا اور کہنے لگا ان گرٹ لگے ہوئے کپڑ دنکو اور خوشبو ملی ہوئی بدنون کو تو دیکہو انہون نے چہیڑ کرنے کو بضاعت اور چہچورے پن کو صناعت ٹہیرایا ہے علم سے بالکل کنارہ کیا یہہ لوگ آدمی نہین ہین ہم نے اوس سے کہا کیا تو خوب علم جانتا ہے کہ ہم تجہہ سے سوال کرین اوسنے کہا ہان قسم ہے اللہ کی مین بہت علم اچہی طرح سے جانتا ہون تم مجہہ سے پوچہو ہمنے کہا فی الحقیقت سخی کون ہے اوسنے کہا وہ ہے جو تمسے آدمیونکو رزق دیتا ہے اور تم ایک دن کی قوت کے بہی لایق نہین ہو ہم ہنس پڑے ہمنے کہا لوگون مین سے نہایت کم شکر کرنیوالا کون ہے کہا وہ ہے جو کسی بلا سے عافیت دیا گیا پہر وہی بلا اپنے غیر مین دیکہے اور عبرت چہوڑ دی شکر نہ کیا بطالت ولہو مین مشغول رہا ابن قصاب کہتے ہین کہ اوسنے ہمارے دلون کو توڑ دیا ہمنے اوس سے بعض خصال محمودہ کا سوال کیا کہا خلاف اوسکے جسپر تم ہو پہر رویا اور کہا یارب اگر تو میری عقل نہین پہیر دیتا ہے تو میرے ہاتہہ تو مجہے پہیر دے کہ مین ہر ایک کو انمین سے ایکا ایک دہول لگاؤن پہر ہم اوسکو چہوڑ کر چلے آئے ؛

حکایت عتبہ غلام رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بصرے سے نکلا ناگاہ کئی خیمے بدؤن کے دیکہے اونہون نے کہیتی کی تہی ایک خیمہ اور دیکہا اوسمین ایک عورت دیوانی تہی اوسپر صوف کا جبہ تہا اوسپر لاتباع ولاتشتری لکہا ہوا تہا مین اوسکے نزدیک گیا اوسکو سلام کیا اوسنے جواب نہ دیا پہر مینے اوسکو کہتے سنا کہ زاہد عابد مراد کو پہونچے اسلئے کہ اونہون نے اپنے مولی کے لئے پیٹون کو بہوکا رکہا اوسی کے واسطے زخمی آنکہونکو بیدار رکہا اونکی رات گزر گئی اور وہ شاہد تہے اللہ سبحانہ کی محبت نے اونکو متحیر کر دیا یہانتک کہ لوگ اونکو مجنون سمجہنے لگے اور وہ دانشمند عقل والے تہے لیکن جو جانتے تہے اوس سبب اونکو دردناک کر دیا عتبہ کہتے ہین کہ مین اوسکے قریب گیا مینے کہا یہہ کہیتی کسکی ہے کہا ہماری ہے اگر سلامت رہجاوے پہر مین اوسکو چہوڑ کے کسی خیمے مین چلا گیا اتنے مین بہت پانی برسا مین نے کہا واللہ مین اوسکے پاس جاؤنگا اور اسکا پانی مین اوسکا حال دیکہون گا پہر وہان گیا دیکہا تو ساری کہیتی پانی مین ڈوب گئی تہی اور وہ کہڑی ہوئی یہہ کہہ رہی تہی قسم ہے اوس ذات کی جسنے میرے دلمین اپنی صاف محبت کو رکہا بیشک میرا دل تیری رضا کے ساتہہ یقین رکہتا ہے پہر اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا اے شخص مقرر وہ ذات وہی ہے جسنے اوسکو کہیتی کیا پہر اوسکو اگایا کہڑا کیا پہر اوسمین بالین لایا اوسمین دانہ بہرا پہر اوسکو بہاڑا اوسپر پانی بہیجا اوسکو پانی پلایا اوسپر مطلع رہا اوسکی حفاظت کی جب اوسکے کٹنے کا وقت آیا تو اوسکو ہلاک کر دیا پہر آسمان کیطرف سر اوٹہایا اور کہا سب بندے تیرے ہی بندے ہین اونکا رزق تجہپر ہے تو جو چاہے سو کر مینے اوس سے کہا کیا ہی تیرا صبر ہے کہا اے عتبہ تو چپ رہ بیشک میرا معبود غنی حمید ہے ہر دن اوس سے نیا رزق ملتا ہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو ہمیشہ میرے ساتہہ میرے ارادے سے بڑہکر کرتا رہا عتبہ کہتے ہین جب مین اوسکی بات یاد کرتا ہون تو مجہے ہیجان مین لے آتی ہے مجہے رلا دیتی ہے ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجہہ سے کسی نے بیان کیا کہ جبل لکام مین ایک شخص اہل معرفت سے ہے مین اوسکی ملاقات کے لئے گیا مین نے اوس سے سُنا کہ بآواز حزین یہہ کہرہا تہا اور رو رہا تہا اے وہ ذات کہ دل اوسکی یاد سے مانوس ہوا تو وہی ہے کہ مین تیرے سوا اور کچہہ نہین چاہتا راتین اور زمانہ گزرجاتا ہے اور تیری محبت میرے دل مین ویسی ہی تروتازہ ہے ذوالنون کہتے ہین مین آواز کے اثر سے گیا وہان دیکہا کہ ایک جوان خوبصورت خوش آواز بیٹہا ہوا ہے سارا حسن وجمال اوسکا جاتا رہا تہا اثر رہگیا تہا دُبلا زرد رنگ جلا بہنا مثل عاشق حیران کے تہا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور آنکہین چڑہی ہوئی رہگئین وہ یہہ کہتا تہا مینے اپنی آنکہہ کو دنیا اور اوسکی زینت سے اندہا کیا سو تو اور میری روح جدا نہین ہے جب مین تیری یاد کرتا ہون تو اول رات سے طلوع فجر تک میری آنکہہ بیدار رہتی ہے اور جب اونگہہ کے مارے جہپک لگجاتی ہے تو تجہی کو جفن وحدق کے درمیان دیکہتا ہون پہر کہا اے ذوالنون تجہے کیا ہوا ہے کہ تو دیوانون کو ڈہونڈتا ہے مینے کہا کیا تو مجنون ہے کہا لوگون نے میرا یہی نام رکہا ہے مینے کہا ایک مسئلہ ہے کہا پوچہہ مینے کہا تو مجہے یہہ بتا کہ کس چیز نے تجہے تنہائی محبوب کردی انس والون سے تجہے قطع کردیا جنگلون پہاڑون مین تجہے حیران کیا کہا اوسکی حب نے مجہے حیران کیا اوسکا شوق مجہے ہیجان مین لے آیا اوسکے وجد نے مجہے تنہا کردیا پہر کہا اے ذوالنون دیوانون کی بات تجہے پسند آئی مینے کہا ہان قسم ہے اللہ کی اور درد مند کیا مجہکو پہر وہ غائب ہوگیا مجہے نہین معلوم کدہر گیا رضی اللہ عنہ ؁

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ جبل مقطم مین ایک عورت عابدہ ہے مین نے اوسکی ملاقات کرنا چاہا اوسکی طلب مین مقطم گیا مینے اوسکو نہ پایا ایک جماعت متعبدین سے ملاقات ہوئی اونسے پوچہا اونہون نے کہا کہ تو عقل والونکو چہوڑکے دیوانون کو پوچہتا ہے مینے کہا کہ وہ دیوانے ہین تم تو مجہے بتادو اونہون نے کہا وہ فلان وادی مین ہے مین وہان گیا جب مین اوسکے قریب پہونچا تو مینے ایک آواز حزین سنی وہ یہہ آواز تہی کہ اے وہ ذات کہ جسکی یاد سے دل مانوس ہوا تو وہی ہے کہ مین تیرے سوا اور کو نہین چاہتا ہون مین آواز کے اثر پر گیا دیکہا کہ ایک عورت بڑے پتہر پر بیٹہی ہوئی ہے مینے سلام کیا اوسنے جواب دیا اور کہا اے ذوالنون تجہے کیا ہوا ہے کہ تو دیوانون کو تلاش کرتا ہے مینے کہا تو مجنون ہے کہا اگر مین مجنون نہوتی تو مجہپر جنون کی ندا نہ کیجاتی مینے کہا تجہے کس چیز نے مجنون کیا کہا اے ذوالنون اوسکی حب نے مجہے مجنون کیا اوسکے شوق نے مجہے حیران کیا اوسکے وجد نے مجہے بے چین کیا اسلئے کہ حب قلب مین شوق فؤاد مین وجد سِرّ مین ہوتا ہے مینے کہا فؤاد غیر قلب ہے کہا ہان فؤاد دل کا نور ہے اور سِرّ فؤاد کا نور ہے سو قلب محبت رکہتا ہے فؤاد مشتاق ہوتا ہے اور سِر پاتا ہے مین نے کہا کیا پاتا ہے کہا حق کو پاتا ہے مین نے کہا حق کو کیونکر پاتا ہے کہا اے ذوالنون حق کا پانا بلاکیف ہے یعنی اوسکی کیفیت مجہول ہے مینے کہا تیرے حق کے پانے کا کیا صدق ہے وہ بہت روئی یہانتک کہ قریب تہا کہ اوسکی جان نکل جاوے پہر وہ بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو پکارکے کہنے لگے اوّاہ اوّاہ منک ؏ پہر دو شعر پڑہے اسکے بعد ایک چیخ ماری اور کہا ایسے اسطرح مرتے ہین اور گہڑی پہر بیہوش رہے مینے اوسکو ہلایا تو وہ مرچکی تہی مینے قبر کہودنے کے لئے کودالی وغیرہ تلاش کی ناگاہ وہ غائب ہوگئی پہر مینے اوسکو نہ پایا رحمۃ اللہ علیہا ؁

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک دن بہلول مجنون سے ملاقات ہوئی اور وہ قبرستان کیطرف جاتے تہے اونکے پاس ایک لکڑی بانس کی تہی اوسکو گہوڑا بنایا تہا ہاتہہ مین کوڑا تہا اور دوڑتے جاتے تہے مینے کہا اے بہلول کدہر کہا اللہ عزوجل کی روبکاری کے لئے مین بیٹہہ گیا یہانتک کہ وہ لوٹ کر آئے لکڑی ٹوٹ گئی تہی رونے سے اونکی دونون آنکہین سرخ ہوگئی تہین مینے کہا کیا گزری کہا مین اوسکے سامنے کہڑا رہا کہ اپنے خدام مین مجہے لکہے جب مجہے اوسنے پہچانا تو ہنکالدیا مینے کہا یہہ بات تو بہلول سے عارف محب مقبول کی ہے قلب حزین سے نکلی ہے جو کہ خوف سے

بهرا ہوا ہے کہتے ہین کہ مثال صالحین کی اور جس چیز کے ساتهہ کہ اللہ تعالےٰ نے اونکو مزین فرمایا ہے ایسی ہے کہ مثلاً ایک لشکر ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ کل کو ہماری روبکاری کے لئے زینت کرو سو جسکی زینت لباس اچھا ہوگا اوسیکا مرتبہ میرے نزدیک بلند ہوگا پهر بادشاہ نے اپنی خواص سلطنت اور اہل محبت کے لئے ایک ایسا لباس پوشیدہ بهیجا کہ اوسکی مثل لشکر والون کے پاس نہین ہے جب یہہ لوگ روبکاری کے وقت بادشاہی لباس پہنکر آئے تو اور لشکر والون پر فخر کرنے لگے یہی مثال ہے اون لوگون کی جنکو اللہ تعالےٰ نے اعمال صالحہ کی توفیق عنایت فرمائی اللّٰہم وفقنا ؛

حکایت عطار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک دن بازار مین گیا دیکھا ایک لونڈی بک رہی ہے مینے اوسکو سات دینار دیکے خرید لیا باوجود اسکے کہ وہ مجنون تهی مین اوسکو اپنے گهر مین لایا جب رات ہوئی اور کچھہ گزر گئی تو مینے اوسکو دیکھا کہ اوسنے وضو کیا قبلے کیطرف مونہہ کیا نماز پڑھنے لگی مینے اوسکو سنا کہ رونے کے مارے اوسکا گلا گهٹا جاتا تها اور یہہ کہتی تهی آلہی قسم ہے تیرے حب کی جو تجھے میرے ساتهہ ہے کہ تو مجھپر رحم کرے مجھے اوسکا جنون ثابت ہوگیا مینے کہا تو یون نہ کہہ اسطرح کہہ کہ میری محبت جو تیرے لئے ہے اوسنے کہا دور ہو اے بطال قسم ہے اوسکے حق کی اگر وہ میرے ساتهہ محبت نرکهتا تو تجھے نہ سلاتا اور مجھے کهڑا نکرتا پهر وہ مونہہ کے بل گر پڑی پهر کچھہ شعر پڑھے اسکے بعد چلاکے یہہ کہا آلہی معاملہ میرے اور تیرے درمیان پوشیدہ تها اور اب لوگون نے جان لیا سو تو مجھے اپنی طرف کهینچ لے پهر ایک چیخ ماری اور انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہا ؛

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین راہ مین ایک دیوانہ مینے دیکھا لڑکے اوسکے پیچهے تهے اوسکو پتهر مارتے تهے اوسکا مونہہ خون آلودہ کر دیا تها سر پهوڑ ڈالا تها مینے اونکو منع کیا لڑکون نے کہا شیخ تو ہمین چهوڑ دے ہم اسکو قتل کرینگے یہہ تو کافر ہے مین نے کہا تمکو اسکی کونسی بات کفر کی معلوم ہوئی اونہون نے کہا اسکا یہہ گمان ہے کہ یہہ اللہ کو دیکھتا ہے اوس سے باتین کرتا ہے مینے کہا تم ذرا ٹهیر جاؤ مین اوسکے پاس گیا اوسکو دیکھا تو وہ کچھہ باتین کرتا تها اور ہنستا تها اور اس اثنا مین یہہ کہتا تها یہہ تجھے لایق ہے کہ تو ان لڑکونکو مجھپر مسلط کرتا ہے کہ وہ میرے ساتهہ ایسا کرین مینے اوس سے کہا یا اخی یہہ لڑکے تجھسے کچھہ نقل کرتے ہین کہا یا شبلی کیا کہتے ہین مینے کہا وہ یہہ کہتے ہین کہ تو یہہ گمان کرتا ہے کہ تو اپنے رب کو دیکھتا ہے اوس سے باتین کرتا ہے اوسنے ایک سخت چیخ ماری پهر کہا یا شبلی قسم ہے اوسکے حق کی جسنے اپنی حب کے ساتهہ مجھے عاشق کیا اور اپنے بعد و قرب کے درمیان مجھے حیران کیا اگر وہ طرفۃ العین مجھہ سے حجاب کرے تو مین جدائی کے صدمے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤن پهر یہہ کہتا ہوا چلا گیا کہ تیرا خیال میری آنکھہ مین تیرا ذکر میرے مونہہ مین تیرا ٹهکانا میرے دل مین ہے سو تو کہان غائب ہوتا ہے ؎

	شہر دل بهی ہمارا دل ہے		عرش وہ ہے یہہ تری منزل ہے	

امام یافعی رحمہ اللہ نے اس کلام کی اصلاح یون کی ہے کہ تیرا جمال میری آنکھہ مین تیری یاد میرے مونہہ مین تیری محبت میرے دل مین ہے سو تو کہان غائب ہوتا ہے اور کہا کہ اوسمین بعض ایسے لفظ ہین جو صفات خالق سبحانہ مین جائز نہین ہین وہ لفظ خیال اور لفظ مثوی ہے ؛

حکایت محمد بن محبوب رحمہ اللہ کہتے ہین مین شفاخانے کی راہ مین تها دیکھا کہ ایک لڑکے کے گلے مین طوق پاؤن مین بیڑیان پڑی ہوئی ہین اوسنے مجھہ سے کہا اے ابن محبوب تو دیکھتا ہے کہ وہ بعد طوق و بیڑی کے مجھہ سے راضی ہوگا یہہ سب اوسی کے حب مین ہے پهر رویا اور کہنے لگا کہ مجھے لایق ہے کہ اپنے گناہون کے سبب سے نوحہ کرون گناہون نے صحیح سالم دل میرے لئے نہین چهوڑا گناہون کی ہتیلیون نے میرے دلکو بوسیدہ کر دیا اور بڑهاپے نے مجھے خبر موت کی پہونچا دی جب مین کہتا ہون کہ میرے دل کا زخم اب اچھا ہوگیا پهر وہ گناہون سے زخمی ہو جاتا ہے فوز و نعیم تو اوسی بندے کے لئے ہے جو حشر کے میدان مین بیخوف اور راحت کے ساتهہ آوے ؛

حکایت علی بن عبدان رحمہ اللہ کہتے ہین ہمارے یہان ایک مجنون تها دن مین دیوانہ رہتا رات کو ہوش مین آتا نماز پڑھتا صبح تک اللہ سبحانہ کی

مناجات کرتا ایک دن مینے اوس سے کہا توکب سے دیوانہ ہوا کہا جب سے مینے اوسکو پہچانا پہر کہنے لگا مین وہ ہون کہ جب مینے قرب چاہا تو مجھے میرے مالک نے دوستی کا لباس پہنایا سو مین ایسا ہو گیا کہ سوائے مالک رزق عباد کے کسی مونس کیطرف ٹہکانا نہین پکڑتا پہر مین اوسکے پاس سے چلا آیا اوسکو دیکہا کہ وہ بیہوش آیا اور یہہ آیت پڑہی آتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا مجھے معلوم ہوا کہ یہہ بھوکا ہے مین اوسکے لئے کہانا لایا اوسنے کہایا پیا پہر کہنے لگا تجہی پر میرا بہروسا ہے نہ سب لوگون پر توہی میرا حال جانتا ہے وہ نہین جانتے مینے قسم کہائی ہے کہ جب مین بہوکا ہونگا تو اے میرے مالک تو کوئی دروازہ میرے لئے کہول دیگا سو مین کہلایا پلایا جاؤنگا مینے اوس سے کہا تو مجھے کوئی وصیت کر اوسنے کہا تقوی اللہ کے ساتھ خوف کو لازم کر ساری دنیا کو چہوڑ دے بیشک اللہ کا تقوی سب سے بڑہا ہوا ہے جب رات آوے تو رات کے اندہیرے مین کوشش کر تہوڑی دیر دروازے کو ڈہونڈہ امید ہے کہ کہلجاوے کہتے ہین کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا مجھے ایسی چیز بتا کہ مجھے نفع ہو کہا لوگون سے بہاگ اونسے اُنس نکر تیرا انفصال پورا ہوجاویگا اور عذاب کم ہوگا اوسنے کہا اور بتا کہا صدق وتقوی لازم کر عُجب وریا کو چہوڑ نفس و ہوی پر غالب ہو مقصد حاصل ہوگا اوسنے کہا بس اللہ تعالے تجہ سے خوشش ہو ❊

حکایت[۱۵] ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین انطاکیہ کے پہاڑ مین سیر کر رہا تہا کہ ایک عورت دیوانی سی دیکہی صوف کا جبہ پہنے ہوئے تہی مینے اوسے سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پہر کہا کیا تو ذوالنون نہین ہے مینے کہا اللہ تجھے عافیت مین رکہے تو نے مجھے کسطرح پہچانا اوس نے کہا مینے تجھے حب حبیب کی معرفت سے پہچانا پہر کہنے لگی مین چاہتی ہون کہ تجہ سے ایک مسئلہ پوچہون مینے کہا پوچہہ کہا سخا کیا چیز ہے مینے کہا بذل وعطا کو کہتے ہین اوسنے کہا یہہ سخا تو دنیا مین ہے دین مین سخا کیا ہے مینے کہا رب العالمین کی طاعت کیطرف مسارعت کرنا ہے کہنے لگی جب تو مولی کی طاعت کیطرف مسارعت کرے تو وہ تیرے دل پر مطلع ہو اور تو اوس سے کوئی چیز نہ چاہتا ہو خرابی ہو تیری اے ذوالنون مین بیس برس سے چاہتی ہون کہ اوس سے کوئی چیز طلب کرون سو مین اوس سے شرماتی ہون اس ڈر سے کہ مین مثل بُرے مزدور کے ہو جاؤن کہ جب اوسنے مزدوری کی اُجرت مانگنے لگا مین اوسکی ہیبت اور اوسکے عز وجلال کے لئے عمل کرتی ہون پہر چلی گئی اور مجھے چہوڑ دیا رضی اللہ عنہا ❊

حکایت[۱۶] ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین تیہ بنی اسرائیل مین جارہا تہا کہ ناگاہ ایک عورت سیاہ فام سے ملاقات ہوئی رحمن کی محبت کے شوق نے اوسکو مسلوب الحواس کر دیا تہا آسمان کیطرف اپنی نگاہ اوٹہائے ہوئے تہی مینے کہا السلام علیک اوسنے کہا وعلیک السلام یا ذا النون مینے کہا تو نے مجھے کہانسے پہچانا اوسنے کہا یا بطال اللہ عز وجل نے دو ہزار برس پہلے جسمون کی پیدایش سے روحونکو پیدا کیا پہر عرش کے گرد اونکو طواف کرایا سو اونمین سے جن روحونکی وہان پہچان ہو گئی وہ یہان آپسمین مالوف ہوئین جنکی پہچان نہوئی وہ مختلف رہین میری روح نے تیری روح کو اوس گردش مین پہچان لیا تہا ذوالنون کہتے ہین مینے اوس سے کہا کہ تو مجھے حکیم معلوم ہوتی ہے تجھے اللہ تعالے نے جو سکہایا ہے اوسمین سے مجھے کچھہ سکہا اوسنے کہا اے ابو الفیض تو اپنے اعضا پر عدل کی ترازو رکہہ تا کہ جو کچھہ غیر اللہ کے لئے ہے وہ پگہل جاوے اور دل مصفی رہجاوے اوسمین سوا رب عز وجل کے اور کچھہ نہو جب تیرا دل ایسا صاف ہو جاویگا تو وہ تجھے اپنے دروازے پر کہڑا رہنے دیگا اور ولایت جدیدہ تجھے عنایت فرماویگا اور خازنون کو تیرے لئے طاعت کرنیکا حکم دیگا مینے کہا ہان اور کچھہ زیادہ کہو کہا اے ابو الفیض خذ من نفسك لنفسك اور جب تو خلوت مین ہو تو اللہ تعالے کی طاعت کر جب تو اوس سے دعا کریگا وہ قبول فرمائیگا رضی اللہ عنہا ❊

بطال یعنی [illegible]

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین تنہا حج کے لئے گیا مکے مین مجاور رہا جب رات ہوتی تو مین طواف کیا کرتا ناگاہ ایک عورت کو دیکہا کہ وہ طواف کر رہی ہے اور یہہ شعر پڑہتی جاتی ہے ❊

ابی الحب ان یخفی وکم قد کتمته	فاصبح عندی قد اناخ وطنّبا
اذا اشتد شوقی هام قلبی بذکره	وان امت قربا من حبیبی تقربا
ویبدو فافنی ثم احیا به له	ویسعدنی حتی الذ واطربا

یعنی محبت چھپ نہین سکتی مینے اوسکو بہت چھپایا سو اوسنے میرے نزدیک اپنی سواری بٹھادی خیمے لگا دئے جب میرا شوق بڑھتا ہے تو میرا دل اوسکی یاد مین دیوانہ ہوجاتا ہے اور جو اوس سے قرب چاہتی ہون تو میرا دوست نزدیک ہوجاتا ہے وہ ظاہر ہوتا ہے تو مین فنا ہوجاتی ہون پھر اوسکے ساتھہ اوسکے لئے زندہ ہوجاتی ہون اور وہ مجھپر عنایت کرتا ہے یہانتک کہ مزہ لیتی ہون طرب کرتی ہون مینے اوس سے کہا ایسی جگہہ مین اللہ تعالےٰ سے نہین ڈرتی یہہ باتین کرتے ہی اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا اے جنید اگر تقوی نہوتا تو مین عمدہ نیند نہین چھوڑتی تقوے ہی نے مجھے اپنے وطن سے نکالا جیسا تو دیکھہ رہا ہے اوسکے وجد کے سبب سے بھاگتی پھرتی ہون اوسکی محبت نے مجھے دیوانہ بنایا ہے پھر کہا اے جنید تو بیت اللہ کا طواف کرتا ہے یا رب البیت کا مین نے کہا مین تو بیت اللہ کا طواف کرتا ہون اوسنے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا اور کہا تو پاک ہے تو پاک ہے اپنی خلق مین کیا بڑی تیری مشیت ہے ایک خلق ہے مثل پتھرون کے کہ پتھرونکا طواف کرتی ہے پھر اوسنے تین شعر پڑھے مضمون اونکا یہہ ہے کہ لوگ پتھرونکا طواف کرتے ہین اور تیری طرف قربت چاہتے ہین اور اونکے دل دیکھو تو پتھر سے بھی زیادہ سخت حیران ہوئے مارے حیرانی کے نہ جانا کہ وہ کون ہین اور اپنی فکر مین محل قرب مین نزول کیا اگر یہہ دوستی مین اخلاص کرتے تو انکی صفات غائب ہوجاتی اور ذکر کے سبب سے ودّ حق کی صفات قائم ہوجاتی حضرت جنید فرماتے ہین کہ اوسکی باتون سے مجھے غش آگیا جب ہوش آیا تو اوسے نہ دیکھا رضی اللہ عنہا ✦

حکایت [۱۸] ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین تیہ بنی اسرائیل مین ایک عورت سے ملاقات ہوئی بالون کا کرتا پہنے صوف کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی ہاتھہ مین لوہے کی برچھی تھی مینے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اوسنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اللہ تجھے عافیت مین رکھے مرد اور عورتون سے خطاب مینے کہا مین تو ذوالنون مصری تیرا بھائی ہون اوسنے کہا مرحبا اللہ تجھے صحیح سالم زندہ رکھے مینے کہا تو یہان کیا کرتی ہے اوسنے کہا جب مین کسی شہر مین جاتی ہون اور وہان مین دوست کی نافرمانی کیجاتی ہے تو وہ مجھپر تنگ ہوجاتا ہے سو مین ایسی پاک جگہہ ڈھونڈتی ہون کہ اوسپر سجدہ کرون ایسے دل کے ساتھہ اوس سے مناجات کرون جو کہ اوسکی ملاقات کے نہایت شوق سے پگھل گیا ہو مینے کہا جیسا تونے دوست کا ذکر کیا اس سے بڑھکر دوست کا ذکر کرتے مین نے کسیکو نہین سنا تو بتا محبت کیا شئے ہے اوسنے کہا سبحان اللہ تو تو خود حکیم و واعظ ہے تو مجھہ سے محبت کو پوچھتا ہے اول محبت یہہ ہے کہ دوام محنت پر مستعد کرتی ہے جب روحین اعلےٰ درجہ کی صفائی کو پہونچ جاتی ہین تو اللہ تعالےٰ اپنی محبت کا مزے دار پیالہ گھونٹ گھونٹ اونکو پلاتا ہے پھر اوسنے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑی جب ہوش آیا تو چند شعر پڑھے مضمون اونکا یہہ ہے کہ مین تیرے ساتھہ دو طرح کی محبت رکھتی ہون ایک تو حب ہوی دوسری حب اسلئے کہ تو اسکے لایق ہے سو حب ہوی ذکر ہے کہ اوسکے سبب سے تیرے ماسوا سے مشغول ہوجاتی ہون اور دوسری حب یہہ ہے کہ تو پردہ اوٹھادے کہ مین تجھکو دیکھہ لون ان دونون مین میری کوئی تعریف نہین ہے اسمین اور اسمین تعریف تیرے ہی لئے ہے ✦

حکایت [۱۹] محمد بن رافع رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین بعض بلاد شام سے آتا تھا راہ مین کسی جگہہ مین نے ایک جوان آدمی دیکھا صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھا ہاتھہ مین ڈولچی تھی مینے کہا کہان کا ارادہ ہے اوسنے کہا مجھے نہین معلوم مینے کہا کہانسے آئے ہو کہا مین نہین جانتا مینے گمان کیا کہ یہہ مجنون ہے پھر مینے پوچھا تمہین کس نے پیدا کیا اوسکا رنگ زرد ہوگیا گویا اوسکو زعفران مین ڈبو دیا پھر کہا مجھے اوسنے پیدا کیا ہے جس سے ذرہ برابر غائب نہین زمین مین نہ آسمان مین مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے مین تو تیرے بھائیون سے ہون اور اون لوگون مین سے ہون جو تم سے آدمیون کے ساتھہ انس کرتے

ہین تو مجھہ سے منقبض نہو اوسنے کہا قسم ہے اللہ کی مین بیشک دوست رکھتا ہون کہ کاش میرے لئے ترک جماعات جائز ہوتا یہانتک کہ مین ایسے بلند پہاڑ مین تنہا رہتا کہ اوسکا چڑہنا نہایت دشوار ہوتا یا کسی غار مین اکیلا پڑا رہتا شاید گھڑی بہر میرا دل دنیا اور اہل دنیا سے غافل ہوتا مین نے کہا دنیا نے تیرا کیا گناہ کیا ہے کہ وہ اسقدر مستحق بغض ہوئی اوسنے کہا دنیا کا گناہ یہی ہے کہ اوسکی جفا یتون سے اندہا ہوجاوے مینے کہا کوئی ایسی دوا ہے کہ اوسکے ساتھہ اس اندہے پن کا علاج کرسکتا ہے جسنے مجھہ سے وہ چیز چہپا دی ہے جو مجھہ سے چاہی گئی ہے اوسنے کہا مجھے نہین لگتا کہ تو یہہ علاج کرسکے تو تو نہایت سہل دوا کا استعمال کر مینے کہا تو پہر تو ہی کوئی لطیف دوا بتا اوس نے پوچھا تیری بیماری کیا ہے مینے کہا حب الدنیا اوسنے تبسم کیا اور کہا اس سے بڑہکر اور کون بیماری ہے تو نازی زہر پی اور سخت تکلیفین گوارا کر مینے کہا پہر کیا کہا پہر صبر کی تلخی جسمین گھبراہٹ نہو اور محنت جسمین راحت نہو مینے کہا پہر کیا کہا پہر وحشت جسمین انس نہو اور جدائی جسمین اجتماع نہو مینے کہا پہر کیا کہا پہر غفلت اوس سے جسکا تو ارادہ کرتا ہے اور صبر اوس سے جسکو تو دوست رکھتا ہے تو اگر چاہتا ہے تو اس دوا کا استعمال کر ورنہ تو علحدہ ہوجا اور فتنون سے ڈر اسلیئے کہ وہ اندہیری رات کے ٹکڑون کیطرح ہین مینے کہا تو مجھے کوئی ایسا عمل بتا کہ مجھے اللہ عز وجل کیطرف قریب کردے اوسنے کہا یا اخی مینے ساری عبادتون مین فقر کی مثل نہین دیکھا کہ کوئی عبادت بہت بڑہکر ہو کہا بہت نافع لوگونکی علحدگی اور اونکی ترک مخالطت سے ہو مینے دلکے دس جزو دیکھے سو نو حصے تو لوگون کے ساتھہ ہین اور ایک دنیا کے ساتھہ جس شخص کو تنہائی پر قدرت ہوگئی اوسنے نو حصے دلکے اپنے قبضے مین کیے پہر وہ غائب ہوگیا اسکے بعد اوس سے ملاقات نہوئی ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک طبیب پر میرا گزر ہوا اوسکے آگے لوگ بیٹھے ہوئے تہے وہ اونکو پینے کی دوا بتا رہا تہا مین بہی اوسکی طرف بڑہا اوسنے ہلکے سے میری نبض دیکھی گھڑی بہر تک اپنا سر نیچے کیے رہا پہر کہا بیخ فقر ورق صبر ہلیلہ تواضع ان تینون کو یقین کے ظرف مین رکہہ اور اوسپر خشیت وحیا کا پانی ڈال پہر حزن ودرد کی آگ اوسکے نیچے جلا پہر مراقبے کی چہلنی سے رضا کے جام مین اوسکو صاف کر توکل کا شربت اوسمین ملا صدق کی ہتیلی سے اوسکو پکڑ استغفار کے پیالے سے اوسکو پی جا پینے کے بعد ورع کے پانی سے کلی کر حرص وطمع کا چہوڑنا اس دوا کا پرہیز ہے اگر تو نے اسطرح کیا تو مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالے تجھے شفا ہوگی ✤

حکایت کہتے ہین کہ بصرے مین کسی راہ سے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا گزر ہوا آپنے دیکہا کہ ایک بڑا حلقہ ہے لوگ اوسکے گرد اپنی گردنین اوسکی طرف بلند کررہے ہین اپنی نگاہین اوسطرف اوٹہا رہے ہین آپ بہی اوسطرف تشریف لیگئے تاکہ لوگون کے جمع ہونے کا سبب دریافت کرین دیکہا کہ ایک جوان آدمی نہایت حسین پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے نیک لوگون کیطرح سکون ووقار کے ساتھہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے لوگ اوسکے سامنے قارورہ لارہے ہین وہ بیمارون کی بیماری دریافت کررہا ہے جسکو جو بیماری ہے اوسکے موافق انواع واقسام کی دوا بتارہا ہے آپ آگے بڑہے اور کہا السلام علیک ایہا الطبیب ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تیرے پاس کوئی دوا گناہون کی دواؤن مین سے بہی ہے گناہون نے لوگون کو تہکا دیا ہے اللہ تجہپر رحم کرے طبیب نے زمین کیطرف اپنا سر جہکا لیا اور کچہہ جواب نہ دیا آپنے دوبارہ اوس سے یہی فرمایا پہر بہی اوسنے کچہہ بات نہ کی تیسری بار بہی آپنے ایسا ہی کہا اب کی بار اوسنے اپنا سر اوٹہایا سلام کا جواب دیا اور کہا کیا آپ ادویۂ ذنوب جانتے ہین اللہ تعالے آپ مین برکت دے آپنے فرمایا ہان کہا بیان فرمایئے وباللہ التوفیق آپنے کہا کہ ایمان کے باغ مین جا بیخ نیت دانۂ ندامت برگ تدبر تخم ورع ثمر فقہ اغصان یقین لب اخلاص قشور اجتہاد بیخ توکل غلاف شگوفۂ اعتبار سیقان انابت تریاق تواضع وہان سے ان سب دواؤن کو قلب حاضر فہم وافر انامل تصدیق کف توفیق کے ساتہہ لاکے تحقیق کے طباق مین رکہہ پہر انکو آنسوؤن کے پانی سے دہو پہر انکو رجا کی دیگچی مین ڈال پہر شوق کی آگ اسکے نیچے جلا یہانتک کہ حکمت کا جہاگ اسپر آجاوے پہر رضا کی تشتریون مین اوسکو نکال استغفار کے پنکہون سے اوسپر ہوا کر یہہ

ایک عمدہ شربت تیرے لئے طیار ہوجاویگا پہر تو اسکو ایسے مکان مین پینا کہ سوے اللہ تعالے کے اور کوئی تجہے نہ دیکہے یہہ شربت گناہونکو تجہسے دور کردیگا یہانتک کہ ایک گناہ بھی تجہپر باقی نرہیگا طبیب نے دو شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ اے حور کے خطبہ کرنیوالے اوسکے پردے مین مستعد ہوجا اللہ تعالے کا تقوی اوسکا مہر ہے محنت کر سست نہو نفس کے صبر پر مجاہدہ کر پہر اوسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ اوسی مین دنیاسے انتقال کیا آپنے فرمایا قسم ہے اللہ کی بیشک تو دنیا و آخرت کا طبیب تہا پہر آپنے اوسکی تجہیز و تکفین کا حکم دیا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین بعض اطبا پر میرا گزر ہوا اوسکے گرد ایک جماعت مرد عورت کی تہی وہ ہر ایک کو اوسکے مرض کے موافق دوا بتا رہا تہا مین اوسکے قریب گیا اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا اللہ تجہپر رحم کرے تو مجہے گناہون کی دوا بتا وہ حکیم حاذق تہا گہڑی بہر اپنا سر نیچا رکہا پہر کہا اگر مین تجہے بتاؤن تو تو سمجہ لیگا مینے کہا ہان ان شاء اللہ تعالے کہا بیخ فقر برگ صبر ہلیلہ تواضع بلیلہ خضوع روغن بنفشہ ہیبت خطمی محبت تخم ہندی سکینہ گل صدق جب یہہ اوصاف جمع ہوجاوین تو اونکو احکام کی دیگ مین ڈال اور انکے اوپر احکام کا پانی ڈال اشتیاق و احتراق کی آگ انکے نیچے جلا اسطام غفلت سے اونکو حرکت دے یہانتک کہ حکمت کا جہاگ آجاوے جب یہہ صفا فکر سے صاف ہوجاوے تو اسکو ذکر کے جام مین رکہہ اور راووق رضا سے اسکو صاف کر اور محمودہ انابت آمیز ملا اور رجبہ فی العمل کی گوگل کو دانتونسے خوب مضبوط پکڑ اور خلوت کی دکان مین اسکو پی جا دفا کے پانی کی کلی کر خوف و جوع کے مسواک سے مونہہ کو صاف کر قناعت کا سیب سونگہہ رومال اعراض عما سوی اللہ کے ساتھ اپنے دونون ہونٹونکو پونچہہ یہہ ایسا شربت ہے کہ گناہونکو دور کرتا ہے اور علام الغیوب سے قریب کرتا ہے ؛

حکایت نقل کیا گیا ہے کہ بعض صالحین بیمار ہوئے ضعیف ہوگئے رنگ زرد ہوگیا کسی نے اونسے کہا کہ ہم آپکے لئے طبیب کو بلاوین کہ اس بیماری سے آپکا علاج کرے اونہون نے کہا طبیب ہی نے مجہے بیمار کیا پہر کہا مین کیونکر اپنے طبیب سے بیماری کا شکوہ کرون جو کچہہ مجہے پہونچا ہے وہ میرے ہی طبیب سے ہے ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ تعالے کے ایسے بندے ہین کہ اونہون نے خطاؤن کے درختون کو اپنی آنکہون کے سامنے لگایا ہے توبہ کا پانی اونکو پلایا ہے پہر وہ ندامت و حزن کا پہل لائے سو وہ بدون جنون کے مجنون ہوگئے اور بغیر عی و بکم کے بلیب ہوگئے اور فی الحقیقت وہ فصیح و بلیغ ہین اللہ و رسول کو خوب جانتے پہچانتے ہین پہر اونہون نے کاس صفا پیا سو طول بلا پر صبر کرنا اونکو میراث مین ملا پہر ملکوت مین اونکے دل والہ ہوگئے اسرار عجب جبروت مین اونکی فکرین جولان کرنے لگین ندامت کے پتون کے نیچے سایہ چاہا خطاؤن کے صحیفے کو پڑہا پہر اپنے نفوس کو جزع کا وارث کیا یہانتک کہ ورع کی سیڑہی لگا کے زہد کی بلندی پر پہونچ گئے ترک دنیا کی تلخی کو شیرین کیا بچہونے کی سختی کو نرم سمجہا یہانتک کہ حبل نجات و عروہ سلامت ہاتھ لگا اونکی روحین بلندی مین چرنے لگین یہانتک کہ ریاض نعیم مین اپنی سواریون کو بٹہایا بحر حیات مین غوص کیا خنادق جزع کو بہر دیا ہوی کے پلون سے عبور کیا یہانتک کہ علم کے میدان مین اوترے غدیر حکمت سے پانی پیا سفینۂ عطیہ مین سوار ہوکے ریح نجات کے ساتھ بحر سلامت مین جہاز چلایا یہانتک کہ ریاض راحت معدن عز و کرامت مین پہونچگئے تیہہ دعا بہی ذوالنون رضی اللہ عنہ کی ہے الہی تو مجہے اون لوگون مین کر جنکی روحین ملکوت مین پہرتی ہین اونکے لئے جبروت کا پردہ اوٹہایا گیا ہے سو وہ بحر یقین مین گہسے ریاض متقین مین سیر کی توکل کی کشتی مین بیٹہے توسل کے بادبان اوسکو چلایا قرب عزت کی نہرون مین محبت کی ہوا سے چلے اخلاص کے کنارے پر سامان اوتارا خطایا کو پہینکا طاعات کو اوٹہایا برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

حکایت سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک بار بعض بلاد شام مین جا رہے تہے اتنے مین ایک شخص نے ہم مین سے کہا کہ یہان ایک عابد ہے ہم سب اوسکے پاس جاوین شاید اللہ تعالے اوسکو مسخر کردے کہ وہ ہم سے بات کرے ہم اوسکے پاس گئے اوسکو روتے پایا ہمنے پوچہا کیون روتے ہو کہا مین کیون نہ روؤن راہ دشوار گزار ہوگئی اوسکے چلنے والے تہوڑے رہگئے اعمال چہوڑ دئے گئے اونمین رغبت کرنے والے کم ہوگئے حق قلیل ہوگیا۔ ہمام

پڑانا پڑ گیا سو مین اوسکو نہین دیکھتا مگر بہر بطال کی زبان مین حکمت کی بانین کرتا ہے اعمال سے علحدہ ہے رخصت کا فرش کیا تاویل کا مہد بنا یا گناہگار
کی زلتون کا بہانہ کیا پھر ایک چیخ ماری اور کہا اونکے دل دنیا کی راحت کی طرف کیونکر جھکگئے اور ملکوت سما کی راحت سے منقطع ہوگئے پھر کہنے لگا اسکو
علمار کے فتنے سے اور بڑی مصیبت ہے راہ بتانے والون کی حیرت سے اور ایک جولان کیا پھر کہا کہان ہین علمار ابرار بلکہ کہان ہین زہاد اخیار پھر
رو دیا اور کہا واللہ طول امل نے اور جنت و نار ثواب وعقاب وطول حساب کے ذکرنے جواب دینے سے اونکو مشغول کردیا پھر کہا استغفر اللہ من شہوۃ الکلام
میرے پاس سے الگ ہو جاؤ ہم اوسکو روتے ہوئے چھوڑ آئے ہمکو اوسکی جدائی سے نہایت رنج وغم ہوا ؛

حکایت ۲۵ بعض صالحین سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس نو ولیون کو دیکھا مین اونکے
پیچھے گیا اونمین سے ایک نے میری طرف پھر کے دیکھا مجھہ سے کہا تو کہان جاتا ہے مینے کہا مین تمہارے ساتھ چلتا ہون اسلئے کہ مجھے تمسے محبت ہے تم نے
جنکی زیارت کی اونسے مینے سنا ہے کہ انہون نے فرمایا کہ آدمی جسکے ساتھہ محبت رکھتا ہے اوسکے ہمراہ ہوگا ایکنے اونمین سے کہا کہ جس جگہہ ہم جاتے
ہین تو وہان نہین جاسکتا ہے اسلئے کہ وہان وہی شخص جاسکتا ہے جسکی عمر چالیس برس کو پہونچگئی ہو دوسرے نے کہا اسکو آنے دو شاید اللہ تعالے
اسکو وہی منصب عنایت فرماوے پھر مین اونکے ساتھہ چلا اور زمین ہمارے نیچے لپٹتی جاتی تہی اور محبت عشاق سے کہتے تہے چلے آؤ غرضکہ ہم اسیطرح
چلتے رہے یہانتک کہ ایک شہر مین پہونچے سونے چاندی سے بنایا ہوا تھا اوسکے درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے تہے اوسکی نہرین بہ رہی تہین
میوے عمدہ کثرت سے تہے ہم اوسکے اندر رگئے میوے کہائے مینے تین سیب اوسمین سے اپنے ساتھہ لئے اونہون نے اونکے لینے سے منع نکیا جب
ہم وہانسے چلے تو مینے اونسے شہر کا حال پوچھا اونہون نے کہا یہہ شہر مدینۃ الاولیار ہے جب وہ سیر کرنا چاہتے ہین تو وہ اونکے لئے ظاہر ہوتا ہے
جہان کہین ہون تیرے سوا چالیس برس کی عمر کے پہلے اوسمین اور کوئی داخل نہین ہوا جب ہم مکے مین آئے تو مینے ایک سیب وامغانی کو دیدیا
اوسنے اوسکو پہینکدیا میرے اصحاب نے مجھے ملامت کی اور کہا کہ تو اسکو اسکی جگہہ مین پہیردے میرا یہہ حال تہا کہ جب مجھے بہوک لگتی تو مین اوس سیب سے
کہا لیتا تھا وہ بگڑتا نہ تہا مین جب اپنے گہر لوٹ کے آیا تو میرے ساتھہ ایک سیب تہا اور اسیکو مینے اپنے لئے رکھا تہا میری بہن نے مجھہ سے معانقہ
کیا اور کہا وہ چیز کہان ہے جو سفر سے ہمارے لئے تحفہ لایا ہے مینے کہا مین تمہارے لئے کیا تحفہ لاؤنگا مین تو دنیا سے دور راحت سے علحدہ ہون
اوسنے کہا وہ سیب کہان ہے مینے تجاہل کیا اور کہا کونسا سیب اوسنے کہا یا مسکین قسم ہے اللہ کی مجھے تو اوس شہر مین لیگئے اور مین بیس برس
کی تہی اور تونے اوسکو نہین دیکھا مگر بعد اسکے کہ تجھے اونہون نے ہنکالا اور مین واللہ اوسکی طرف جذب کیگئی مجھے اوسکا پیغام دیا گیا مینے
کہا بہن بڑا اقبال اونمین کا مجھہ سے کہتا تھا کہ سوائے تیرے قبل چالیس برس کی عمر کے اوسمین کوئی داخل نہین ہوا اوسنے کہا سچ ہے یہہ حال تو مریدین
کا ہے رہے مرادون سو وہ اوسمین داخل ہوتے ہین اور اوس سے راضی نہین ہوتے اور تو جب چاہے مین تجھے اوسکو دکھادون مینے کہا مین
چاہتا ہون کہ اوسکو دیکھون اوسنے کہا اے شہر حاضر ہو قسم ہے اللہ کی بیشک مینے اوس شہر کو بعینہ دیکھہ لیا وہ اوسکی طرف جھکتی تہی اوسنے اپنا
ہاتھہ بڑہایا اور کہا تیرا سیب کہان ہے پھر وہ سیب جو میرے اوپر تہا جھپر گر پڑا وہ ہنس پڑی پھر کہا جسکے پاس یہہ ملک ہو وہ تیرے سیب کا محتاج
ہوگا واللہ مینے اسوقت اپنے نفس کو حقیر جانا مین نہین جانتا تہا کہ میری بہن بہی اونمین سے ہے رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ۲۶ ابراہیم بن مہلب سائح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت طواف کر رہا تہا ناگاہ ایک عورت کو دیکھا کہ کعبے کے پردے سے لٹکی ہوئی
یہہ کہہ رہی تہی اے میرے مالک قسم ہے اوس محبت کی جو تجھے میرے ساتھہ ہے کہ میرا دل مجھے پہیردے مینے کہا تجھے کہانسے معلوم ہوا کہ وہ تجھے دوست
رکھتا ہے کہا مجھے اوسکی عنایت قدیم سے معلوم ہوا اوسنے میری طلب مین لشکر بہیجے بہت مال خرچ کیا یہانتک کہ مجھے شرک کے شہرون سے نکالا توحید

مین داخل کیا اپنی ذات کی معرفت عنایت فرمائی بعد اسکے کہ مین اوسکو نہین جانتی تہی بہلا ابراہیم یہہ سب کچہہ بدون محبت وعنایت کے کیونکر ہوسکتا ہے
مینے کہا تیری محبت اوسکے لئے کسطرح ہے کہا بہت بڑی چیز ہے مینے کہا وہ کیونکر ہے کہا شراب سے زیادہ رقیق جلاب سے زیادہ شیرین ہے ❊

حکایت علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن حرم مین بیٹھا ہوا تہا اسکے پہلے ساٹھہ حج کرچکا تہا مینے اپنے جی مین کہا کہ کبتک ان
رستوں ان جنگلون مین آیاجایا کرونگا اتنے مین نیندنے غلبہ کیا مین سوگیا خواب مین دیکہا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اے ابن موفق تو اپنے گہر کی
طرف اوسیکو بلاتا ہے جس سے تو محبت رکہتا ہے سو خوشی ہے اوسکے لئے جسکو مولی دوست رکہے اور مقام الہی کیطرف اوسکو اوٹہالاوے ذوالنون
مصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہون نے کعبے کے پاس ایک جوان آدمی کو دیکہا کہ رکوع وسجود کثرت سے کررہا ہے یہہ اوسکے
قریب گئے اوس سے کہا تو بہت نماز پڑہتا ہے اوسنے کہا لوٹ کے جانے کی اجازت کا منتظر ہون یہہ کہتے ہین کہ مینے دیکہا کہ ایک رقعہ اوسپر گرا اوسمین
یہہ لکہا ہوا تہا من العزیز الغفور الی العبد الصادق الشکور انصرف مغفورالک ما تقدم من ذنبک وما تاخر رضی اللہ عنہ ❊

حکایت شیخ ابوبکر کتانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکہ معظمہ مین حج کے موسم مین محبت کے مسئلے کا ذکر ہوا شیوخ نے اوسمین کلام کیا جنید سب سے
کم عمر تہے لوگون نے ان سے کہا کہ اے عراقی تیرے پاس جو کچہہ ہو اوسکو بیان کر انہون نے سر جہکالیا انکی آنکہین بہنے لگین پہر کہا کہ محب ایک
بندہ ہے کہ اپنے نفس سے چلا گیا اپنے رب کے ذکر کے ساتہہ متصل ہوا اوسکے حقوق کے اداکرنے کے ساتہہ قائم ہوا اپنے دل سے اوسکی طرف دیکہتا ہے
اوسکی ہیبت کے انوارنے اوسکے دلکو جلادیا اوسکی دوستی کے پیالے سے اوسکا پینا صاف پاک ہوا جبار اپنے غیب کے پردہ سے اوسکے لئے ظاہر
ہوا سو وہ اگر بات کرتا ہے تو اللہ کے ساتہہ اور جو نطق کرتا ہے تو اللہ سے اور جو حرکت کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے اور جو سکون کرتا ہے تو وہ اللہ
کے ساتہہ ہے سو وہ اللہ کے ساتہہ اللہ کے لئے اللہ کے ہمراہ ہے سب شیوخ رونے لگے اور کہا اس سے زیادہ اب بیان نہین ہوسکتا جبرک
اللہ یا تاج العارفین ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین طواف مین مینے دیکہا کہ ایک آدمی آدہی عمر کا ہاتہہ مین عصا لئے ہوئے طواف کررہا ہے عبادت نے اوسکو ضعیف
کردیا تہا عصا پر تکیہ کرکے طواف کرتا تہا مینے پوچہا تمہارا وطن کہان ہے کہا خراسان پہر مجہہ سے پوچہا تم کتنی مدت مین یہہ مسافت طے کرتے ہو مینے
کہا دو یا تین مہینے مین کہا تو پہر ہر سال حج کیون نہین کرتے مینے کہا تمہارا وطن یہانسے کسقدر دور ہے کہا پانچ برس کی راہ ہے مینے کہا واللہ
یہہ کہلا ہوا فضل اور سچی محبت ہے وہ ہنسا اور کہنے لگا جس سے تو محبت رکہتا ہے اوسکی زیارت کر گو کتنا ہی گہر دور ہو اور کتنے ہی حجاب اور
پردے حائل ہون چاہئے کہ دوری اوسکی زیارت سے ہرگز تیری مانع نہو اسلئے کہ محب تو اپنے محبوب کی ضرور ہی زیارت کرتا ہے ❊

حکایت بعض اہل علم سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ بعض وقت ایک عورت خوبصورت حیادار میرے پاس آیاجایا کرتی اسلام کے طریقے
دین کی باتین مجہہ سے پوچہا کرتی تہی مین اوسکو لطف سے جواب دیدیا کرتا تہا اوسکا حال مائل بہ تستر تہا مجہے اوسکی چال ڈہال اوسکا حسن
حال پسند آتا تہا ایک وقت مدت کے بعد میرا گذر بازار مین ہوا مینے دیکہا کہ ایک آدمی اوس عورت کا ہاتہہ پکڑے ہوئے پکار رہا ہے کہ
اس لونڈی کو مع اسکے عیب کے کون خریدتا ہے مینے اوس سے کہا کیا تو وہ عورت نہین ہے جو میرے پاس دین کی باتین اسلام کے طریقے پوچہنے آیا
کرتی تہی اوسنے سر جہکالیا اور سر سے اشارہ کیا کہ مین وہی ہون مینے اوس آدمی سے کہا کہ تو اسکا ہاتہہ چہوڑ دے اوس شخص نے کہا یا
سیدی مجہے قدرت نہین ہے اس لونڈی کا مالک ایک مجوسی ہے اسنے اوسکو خفا کردیا ہے مین اوس شخص سے باتین کررہا تہا کہ اتنے مین
اوسکا مالک آگیا مین اوسکی طرف بڑہا اوس سے کہا کہ تو اپنی لونڈی کی صفت بیان کر تجہے اوسکی کونسی بات ناپسند ہے اوسنے کہا وہی شخص مجوسی ہے

نار و نور کو پوجتا ہے مینے اس لونڈی کو اسکی عقل و خوبصورتی دیکھکر پسند کیا تہا بہت قیمت دیکر اسکو خریدا تہا مین اسکو دیکہتا تہا کہ یہہ ہمارے
معبود کی عبادت و تعظیم بہت کرتی تہی ہمارے معبودونکی محب و فرمان بردار تہی یہانتک کہ ایک رات تمہارے دین والون مین سے ایک آدمی
گزرا اوسنے تمہاری کتاب سے کچھہ پڑہا اسنے اوسکے سنتے ہی ایک سخت چیخ ماری ہم ڈرگئے پہر اسنے محبت کے چند شعر پڑہے ہمکو وحشت ہوئی اور یہہ
مبہوت ہوگئی ہم اس سے پوچہتے تہے یہہ کچھہ جواب نہ دیتی تہی مگر اتنا کیا کہ ہمکو اور ہمارے معبودون کی پوجا کو چھوڑ دیا ہمارے کہانے سے انکار
کیا جب رات آتی تو تمہارے قبلے کیطرف نماز پڑہتی ہمنے کتنا ہی اسکو منع کیا مگر اسنے نہ مانا دیکھتے ہو اسکا حال بگڑ گیا سارا رنگ روپ جاتا رہا ہمکو
اس سے کچھہ نفع حاصل نہوا اور نہ ہمکو یہہ قدرت ہے کہ اسکو اسکی حالت سے بدلدین اب مینے ارادہ کرلیا کہ مین اسکو بیچ ڈالون مینے اوس لونڈی
سے کہا کہ بات یون ہی ہے اوسنے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان مینے اپنے جی مین کہا کہ اسکا مالک اسکے حال سے واقف نہین ہے اسیلئے اسکو عیب
لگایا لونڈی نے ایک شعر پڑہا مضمون اوسکا یہہ ہے کہ لوگ مجہپر ایسی چیز کا عیب لگاتے ہین کہ اگر وہ اونکو معلوم ہوجاوے تو سب لوگون سے بڑہکر
اوسکے ساتھہ محبت رکہین مینے اوس سے پوچہا تجہپر کونسی آیت پڑہی گئی تہی اوسنے کہا یہہ قول تمہارے رب کا جو برکت والا اور بڑا ہے ففروا الی اللہ
انی لکم منہ نذیر مبین ولا تجعلوا مع اللہ الہا آخر انی لکم منہ نذیر مبین کہنے لگی جبسے مینے یہہ سنا ہے میرا صبر کہو گیا اور میرا حال یہہ ہوگیا
جو تو دیکہہ رہا ہے اور چند شعر ذوق شوق کے پڑہے مینے کہا کاش مین تجہے ان آیتون کو پورا سنا دیتا کہا اگر تو اچہی طرح سے پڑہ سکتا ہے تو پڑہ مینے
پڑہنا شروع کیا یہانتک کہ اس آیت پر پہونچا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین کہنے لگی تو نے خوب
پڑہا جسکا الہ معبود ضامن ہوا وہ تجہے کافی ہے پہر مینے اوسکے مالک سے کہا تو چاہے تو اسکی قیمت مجہہ سے لیلے اوسنے کہا اسکی قیمت بہت ہے اور میرے چچا زاد
بہائی کو اس سے تعلق ہوگیا ہے وہ اسکو مجہہ سے لیا چاہتا ہے اوسکا یہہ قصد ہے کہ جو خیال اسکو ہوگیا ہے اوس سے اسکو پہیر دے اور وہ مجوسی اہل ملت
سے ہے مین اوس سے بات چیت کر رہا تہا کہ اتنے مین اوسکا بہائی آپہونچا اور کہا مین اسکو اسکی حالت سے پہیرے دیتا ہون غرضکہ اوسکے مالک نے اوسکو
اپنے بہائی کو دیدیا جب لونڈی کو اسکا علم ہوا تو مجہہ سے کہنے لگی یا شیخ تو اسکی بات نہ سن میرے اور اسکے لئے ایک بڑا قصہ ہوگا تیرا معبود اوسکی اطلاع
تجہے کریگا ایک مدت کے بعد مینے دیکہا کہ اوسکا مالک مجوسی جو اوسے لے گیا تہا مسجد مین ہمارے ساتھہ نماز پڑہ رہا ہے مینے اوس سے کہا کیا تو لونڈی
کا مالک نہین ہے اوسنے کہا ہان مین وہی ہون مینے پوچہا کیا خبر ہے کہا اچہی خبر ہے مین اوس لونڈی کو اپنے گہر لے گیا اور مین کسی کام کے لئے
باہر گیا جب پہر کے آیا تو مینے اوسکو اس حال پر پایا کہ کرسی پر بیٹہی ہوئی اللہ تعالے کا ذکر کر رہی ہے اوسکی توحید بیان کرتی ہے میرے گہر والونکو
ڈراتی ہے آگ کی پوجا سے اونکو منع کرتی ہے جنت کا بیان کرتی ہے مین ڈرا کہ کہین ہمارا دین نہ بگاڑ دے مین نے کہا کہ مینے تو اس لونڈی کو
اس طمع سے لیا تہا کہ مین اوسکا دین بگاڑون اوسکو دیکھو تو وہ ہمارا دین بگاڑے دیتی ہے مینے یہہ قصہ اپنے ایک دوست سے بیان کیا اور
اوس سے کہا کہ تو اس باب مین کیا مشورہ دیتا ہے اوسنے یہہ صلاح دی کہ تو کچھہ مال اوسکے پاس امانت رکہدے اور اوسکے پیچہے سے مال کو لیلے پہر
اوسکو اوس سے طلب کر تاکہ تیری حجت اوسپر قائم ہوجاوے پہر اوسکو مار غرضکہ مینے ایک ہمیانی پانسو اشرفی کی اوسکے پاس امانت رکہدے وہ
حسب عادت اپنی عبادت مین مشغول ہوئی مینے چپکے سے اوسکو لیلیا پہر اوس سے ہمیانی کو طلب کیا اوسنے جس جگہہ اوسکو رکہا تہا اوسطرف دوڑی
ناگاہ وہ ہمیانی اپنی جگہہ رکہی ہوئی تہی اوسنے مجہے دیدی مجہے اس قصے سے تعجب ہوا مینے اپنے جی مین کہا کہ مینے تو ہمیانی کو لیلیا تہا یہہ دوسری
ہے اب بعد عیان کے کچہہ شک نہین یہہ بات دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ جس معبود کی یہہ عبادت کرتی ہے وہ بڑی قدرت والا ہے سو مین اوسکے
معبود کے ساتہہ ایمان لے آیا مین اور میرا دوست اور سارے گہر والے مسلمان ہوگئے اور اوسکو مینے چھوڑ دیا اپنے نفس کا اوسکو اختیار

دید یا یہہ لونڈی اپنے عشق و محبت کو چہپاتی رہی یہانتک کہ اللہ تعالے نے اوسکا حال مخلوق پر ظاہر کر دیا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک رات مجہے نیند نہ آئی نہایت بےچینی رہی علاوہ محرومی تہجد کے آنکہہ بند کرنیکی طاقت بہی مجہے نرہی جب صبح کی نماز پڑہ چکا تو باہر نکلا کسیطرح مجہے قرار نہ آیا جامع مسجد مین ٹہیر لکہ کسی واعظ کا وعظ سنون شاید قلب کو چین آوے مینے اپنے دل کو پایا تو اوسکی قساوت اور بڑہتی جاتی تہی پہر مین وہانسے چلا ایک واعظ کے پاس جاکے ٹہیر رہا دل کا وہی حال پایا کہ اوسکی قساوت زیادہ ہوتی جاتی تہی مینے کہا کسی طبیب دل کے پاس جاؤن جو کہ محب کو محبوب کی راہ بتاتا ہے پہر مین گیا دل کو پایا تو اوسکا وہی حال تہا قساوت زیادہ ہوتی جاتی تہی پہر مین نے کہاکہ کوتوالی کے لوگون کے پاس جاؤن دنیا مین جنپر عذاب کیا جاتا ہے اونسے عبرت حاصل کرون وہان گیا تب بہی دل کی وہی حالت تہی پہر مین نے کہا شفاخانے مین جاؤن شاید جو لوگ بیماری مین مبتلا ہین اونکو دیکہہ کے خوف وانزجار حاصل ہو جب مین وہان گیا تو دلکو کشادہ سینے کو منشرح پایا ناگاہ ایک لونڈی کو وہان دیکہا اوسکا مونہہ تروتازہ تہا عمدہ نفیس کپڑے پہنے ہوئے تہی عطر کی خوشبو اوس سے آرہی تہی اوسکی صورت سے عفت و شرافت معلوم ہوتی تہی اوسکے پاؤن مین بیڑیان ہاتہون مین ہتہکڑیان پڑی ہوئی تہین جب اوسنے مجہے دیکہا تو اوسکی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور چند شعر پڑہے اونکا مضمون یہہ ہے کہ مین تیرے ساتہہ بُرا نہین چاہتی ہون اس سے کہ تو میرے ہاتہہ مین ہتہکڑی ڈالے بغیر کسی گناہ کے کہ وہ ہوا ہو میرے ہاتہہ کو میری گردن مین طوق کرتا ہے اور اوسنے نہ خیانت کی نہ چوری کی میرے پہلوؤن مین کلیجا ہے مین جانتی ہون کہ وہ جلگیا اے میرے دلکی آرزو مجہے تیرے حق کی پوری سچی قسم ہے کہ اگر تو اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تو بہی وہ تجہہ سے نہ پہرے سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جب اوسکی یہہ بات سنی تو شفاخانے کے مہتمم سے پوچہا کہ یہہ کون عورت ہے اوسنے کہا اسکی عقل مین خلل آگیا ہے اسکے مالک نے اسکو قید کیا ہے شاید یہہ درست ہو جاوے اوسنے جب یہہ بات سُنی تو اوسکی آنکہون مین آنسو بہر آئے پہر چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ اے لوگو مجہے جنون نہین ہوا لیکن مین نشے مین ہون اور دل میرا ہوشیار ہے تمنے میرے ہاتہہ مین ہتہکڑی ڈالدی اور مین نے کوئی گناہ نہین کیا سوا اسکے کہ مینے اوسکی محبت مین کوشش کی اور فضیحت ہوئی مین ایسے حبیب کی محبت کے ساتہہ مفتون ہون کہ اوسکے دروازے سے جانا نہین چاہتی جسکو تمنے فساد سمجہا ہے وہ عین میری صلاح ہے اور جسے تمنے صلاح جانا ہے وہ میرے لئے فساد ہے جس شخص نے سارے مالکون کے مالک کو دوست رکہا اور اپنے لئے اوسکو پسند کیا اوسپر کوئی گناہ نہین سری فرماتے ہین مینے اوس سے یہ بات ایسی سنی کہ اوسنے مجہے بیچین کردیا غمگین کیا جلادیا رولا دیا جب اوسنے میرے آنسو دیکہے تو کہنے لگی اے سری یہہ رونا تو تیرا اوسکی صفت پر ہے اوسوقت کیا حال ہو جب تو اوسے پہچانے جیسا پہچاننے کا حق ہے پہر گہڑی بہر وہ بیہوش رہی جب ہوش آیا تو کہنے لگی تو نے مجہے لباس وصل پہنایا سو تو سچا مالک مخلوق کا اور میرا مالک ہے میرے دل مین متفرق خواہشین تہین جب سے آنکہہ نے تجہے دیکہا تو ساری خواہشین جمع ہو گئین جس شخص کے گلے مین کوئی چیز پہنس جاوے تو وہ پانی سے اوسکا علاج کر لیتا ہے بہلا وہ کیا کرے جسکو پانی سے غصہ ہو جو گناہ مجہہ سے ہوئے میرا دل اونپر غم کرتا ہے اور میرا نفس میرے جسم مین سب بیماریون سے بڑہکر بیماری ہے شوق میرے خاطر مین اور میرے جگر مین ہے اور محبت میرے سویدا ر قلب مین محفوظ ہے تیری طرف تجہی سے تیرے دروازے کا قصد کیا اس حال مین کہ مین تجہہ سے عذر کرتی ہون اور تو خوب جانتا ہے جو کچہہ میری رگ و پے مین رکہا ہوا ہے مین نے اوس سے کہا یا جاریہ کہا لبیک یا سری مینے کہا تو نے مجہے کہانسے پہچانا کہا نہین بہولی جب سے پہچانا اور نہین سست ہوئی جب سے خدمت کی اور نہین جُدا ہوئی جب سے ملی اہل درجات بعض بعض کو پہچانتے ہین مینے کہا مینے تجہہ سے سنا کہ تو محبت کا ذکر کرتی ہے سو تو کس سے محبت رکہتی ہے کہا اوس ذات سے جسنے اپنی نعمتون کے ساتہہ ہمکو پہچنوایا اور ہمپر عطاے کثیر کے ساتہہ احسان کیا سو وہ دلون سے نزدیک طلب محبوب کے لئے مجیب ہے سمیع علیم بدیع حکیم جواد کریم غفور رحیم ہے مینے کہا تجہے یہان کسنے قید کیا کہا یا سری حاسدون نے ایک دوسرے کی مدد کی آپسمین عہد کیا خط پتر لکہے پہر ایک چیخ ماری مجہے گمان ہوا کہ

مرگئی پھر ہوش مین آئی اور چند شعر ذوق شوق کے پڑہے مینے مہتمم شفاخانہ سے کہا کہ تو اسکو چھوڑ دے اوسنے چھوڑ دیا مینے اوس سے کہا جہان تو چاہے چلی جا اوسنے کہا یا سری مین کدہر جاؤن میرے لئے تو اوس سے جانے کی کوئی راہ نہین میرے حبیب قلب نے مجھے اپنے بعض غلامونکا مملوک کر دیا ہے اگر میرا مالک راضی ہوگا تو مین جاؤنگی ورنہ صبر کرونگی اور امیدوار اجر ہونگی مینے کہا واللہ یہہ مجھہ سے عقل مین بڑہی ہوئی ہے وہ مجھسے باتین کر رہی تہی کہ اتنے مین اوسکا مالک آگیا اوسنے مہتمم سے پوچھا تحفہ کہان ہے اوسنے کہا اندر ہے اور اوسکے پاس سری سقطی رضی اللہ عنہ ہین وہ خوش ہوا اندر آیا مجھے سلام کیا مرحبا کہا میری تعظیم کی مینے کہا یہہ لونڈی مجھہ سے زیادہ لایق تعظیم کے ہے تجھے اس سے کیا چیز ناپسند ہے اوسنے کہا بہت سی باتین ہین یہہ نہ کہاتی ہے نہ پیتی ہے عقل جاتی رہی ہے ہوش حواس اسکے ٹھکانے نہین رات کو نہ آپ سوتی ہے نہ ہمکو سونے دیتی ہے فکر بہت کرتی ہے جلد رو دیتی ہے چلاتی ہے روتی ہے گنگناتی ہے ساری پونجی میری یہی ہے مینے بیس ہزار درہم اپنا سارا مال دیکے اسکو خریدا تھا مجھے یہہ امید تہی کہ جیسا مال دیکے مینے اسکو خریدا ہے اسکی مثل مجھے نفع ہوگا اسکے حسن صنعت کی وجہ سے مینے پوچھا اسکی صنعت کیا ہے کہا ڈومنی ہے مینے کہا اسکی بیماری کو کتنی مدت گزری کہا ایک سال مینے پوچھا پہلے پہل کیا ہوا تہا کہا یہہ ایک وقت عود کو اپنی گود مین رکہے ہوئے گا رہی تہی جو شعر گا رہی تہی اونمین محبت کا ذکر تہا پہر اسنے عود کو توڑ ڈالا اور کہڑی ہوگئی روئی اور چلائی مینے کسی آدمی کی محبت کے ساتھ متہم کیا جب چھان بین کی تو اسکا کچھ اثر نہ پایا مینے تحفہ سے کہا یہی قصہ ہوا تہا اوسنے لسان طلق قلب محترق سے مجھے جواب دیا اور کچھ شعر پڑہے مینے اوسکے مالک سے کہا اسکی قیمت مجھسے اور کچھ زیادہ وونگا وہ چیخا اور کہا تو تو محتاج ہے تیرے پاس اسکی قیمت کہاں سے آئی مینے کہا تو جلدی نکر تو شفاخانے مین ٹھیر یہانتک کہ مین اوسکی قیمت لے آؤن پہر مین وہانسے روتا گریہ کرتا چلا قسم ہے اللہ کی میرے پاس اوسکی قیمت سے ایک درہم بھی نتہا مین رات کو بہت دیر تک زاری کرتا رہا اور اللہ عز وجل سے دعا کرتا رہا ساری رات میری پلک نہ جھپکی مین یہہ کہتا رہا یا رب بیشک تو میرے چھپے کہلے کو خوب جانتا ہے مینے تیرے فضل پر بہروسا کیا سو تو مجھے لونڈی کے مالک کے سامنے فضیحت نکرنا مین محراب مین بیٹھا تہا کہ ناگاہ کسی نے دروازہ ٹھونکا مینے کہا دروازے پر کون ہے اوس نے کہا حبیب من الاحباب جاء فی سبب من الاسباب بامر الملک الوہاب یعنی ایک دوست ہے کسی سبب سے آیا ہے ملک وہاب کے حکم سے مین نے دروازہ کہولا ناگاہ ایک آدمی تہا اوسکے ساتھہ چار غلام ایک شمع تہی اوسنے کہا یا استاذ تم مجھے اندر آنے کی اجازت دیتے ہو مینے کہا آؤ وہ اندر آیا مین نے پوچھا تو کون ہے کہا مین احمد بن مثنیٰ ہون مجھے اوس ذات نے دیا ہے جو کہ دینے مین بخل نہین کرتا رات کو مین سوتا تہا غیب سے یہہ آواز آئی کہ تو پانچ توڑے سری کے پاس لیجا کہ اوسکا جی خوش ہو اور وہ اس روپیہ سے تحفہ کو خرید لے اسلئے کہ ہمکو تحفہ کے حال پر عنایت ہے یہہ نعمت جو اللہ تعالے نے مجھے عنایت فرمائی مینے سجدۂ شکر ادا کیا صبح کے انتظار مین بیٹھا جب صبح کی نماز پڑہ چکا تو مسجد سے نکلا اور احمد کا ہاتھہ پکڑا اوسکو شفاخانے کیطرف لیگیا اوسکا داروغہ دائین بائین دیکھہ رہا تہا جب اوس نے مجھے دیکھا تو مرحبا کہا اور کہا اندر آ تحفہ کے لئے تو اللہ تعالے کے نزدیک عنایت ہے رات کو ایک ہاتف نے مجھے آواز دی اور دو شعر پڑہے جنمین اوسکی تعریف تہی سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب تحفہ نے ہمکو دیکھا تو اوسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہنے لگی تو نے مجھے مخلوق مین مشہور کر دیا پہر چند شعر پڑہے ہم بیٹھے تہے کہ اتنے مین اوسکا مالک روتا کرہتا متغیر اللون آیا مینے اوس سے کہا تو نہ رو مین تو اوسکی قیمت مع پانچ ہزار نفعے کے لے آیا ہون اوسنے کہا واللہ مین اوسکو نہین بیچتا مینے کہا دس ہزار نفعے کے لے اوسنے کہا نہین مینے کہا قیمت کی مثل نفع لے اوسنے کہا اگر تو مجھے ساری دنیا دے تو مین قبول نکرونگا وہ لوجہ اللہ تعالے آزاد ہے مینے کہا قصہ کیا ہے کہا یا اوستاذ مجھے رات کو تنبیہ کیگئی مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ مین اللہ تعالے کیطرف بہاگ کر اپنے سارے مال سے نکلگیا الٰہی تو فراخی مین میرا کفیل اور رزق کا ضامن ہو جا مینے ابن مثنیٰ کیطرف دیکھا تو وہ روتا تہا مینے اوس سے کہا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا معلوم ہوتا ہے کہ حق نے جس چیز کا مجھے حکم دیا تہا اوسکے لئے مجھے پسند نفرمایا

مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ مینے اپنا سارا مال لوجہ اللہ تعالے خیرات کر دیا مینے کہا سب پر تحفہ کی کیا بڑی برکت ہوئی پھر تحفہ کھڑی ہوئی اپنا سب لباس اوتار ڈالا بالون کا ایک کرتا پہن لیا اور روتی ہوئی چلی گئی مین نے اوس سے کہا کہ اللہ تعالے نے تجھے چھڑا دیا اب تو کیون روتی ہے اوسنے تین شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ مین اوس سے اوسیکی طرف بھاگی اوس سے اوسی پر روئی قسم ہے اوسکے حق کی وہ میرا مالک ہے مین ہمیشہ اوسکے روبرو ہون یہانتک کہ جو مین اوسکے پاس آرزو رکہتی ہون مجھے نصیب ہو سری فرماتے ہین پھر ہم دروازے سے نکلے جب ہم کچھ دور گئے تو تحفہ کو ڈہونڈا وہ ہمکو نہ ملی ابن مثنے کا راہ مین انتقال ہوگیا مین اور اوسکا مالک مکے مین پہونچے ایک بار ہم طواف مین تہے کہ مینے سنا کہ کوئی شخص باواز حزین یہہ کہرہا ہے کہ اللہ کا محب دنیا مین بیمار ہے اوسکی بیماری دراز ہوگئی سو اوسکی دوا درد ہے اللہ تعالے نے اپنی محبت سے ایک پیالا اوسکو پلایا پلاتے ہی اوسکو سیراب کر دیا سو وہ اوسکی حب مین حیران ہوا اوسکی طرف بلند ہوا سوا اوسکے اور کوئی محبوب نہین چاہتا اسیطرح جو شخص اوسکے شوق کا مدعی ہے وہ اوسکی محبت مین متحیر رہتا ہے یہانتک کہ اوسکو دیکھے پہر مین اوسکی طرف بڑہا جب اوسنے مجھے دیکھا تو کہا یا سری مینے کہا لبیک تو کون ہے اللہ تعالے تجھپر رحم فرماوے کہا لا الہ الا اللہ پہچان کے بعد بہولگیا مین تحفہ ہون مینے جو دیکھا تو خیال سی معلوم ہوئی مینے کہا تحفہ مخلوق سے تنہا ہونیکے بعد حق نے تجھے کیا عنایت کیا کہا اپنے قرب کے ساتھ مجھے اُنس دیا اپنے غیر سے مجھے وحشت عنایت کی مینے کہا ابن مثنی کا انتقال ہوگیا کہا اللہ اوسپر رحم کرے میرے مالک نے اوسکو ایسی عزت کی چیزین عطا کی ہین جو نہ کسی آنکہہ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین وہ جنت مین میرا پڑوسی ہے مین نے کہا تیرا مالک جسنے تجھے آزاد کیا میرے ساتھ آیا ہے اوسنے کچھ پوشیدہ دعا کی میرے دیکھتے دیکھتے کعبے کے سامنے مرگئی جب اوسکے مالک نے اوسکو دیکھا تو اوس سے رہا نہ گیا وہ موںنہ کے بل گر پڑا مینے اوسکو ہلایا تو وہ مرچکا تھا پھر مینے اونکی تجہیز تکفین کرنا شروع کی رحمہا اللہ تعالے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بیت المقدس سے کسی گاؤن کو ایک کام کے لئے جاتا تھا راہ مین ایک بوڑہیا سے ملاقات ہوئی وہ صوف کا جبہ پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہوئے تہی مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا اے جوان تو کہان جاتا ہے مینے کہا گاؤن کو ایک حاجت کے لئے جاتا ہون کہا تیرے اور تیرے گہر کے درمیان مین کسقدر مسافت ہے مینے کہا اٹھارہ میل کہا اٹھارہ میل طلب حاجت مین بیشک یہہ کوئی بڑی مہم ہے مینے کہا ہان کہا گاؤن والے سے تونے کیون نہ سوال کیا کہ وہ حاجت کو تیری طرف متوجہ کرتا اور تو نہ تھکتا یہہ کہتے ہین مجھے نہین معلوم کہ اس کلام سے اوسکی کیا مراد تہی مینے کہا اے بوڑہیا میرے اور گاؤن والے کے درمیان مین کچھ بیان پہچان نہین ہے اوسنے کہا کس چیز نے تیری اور اوسکی معرفت کے درمیان مین وحشت کردی اور تیرے اتصال کو قطع کر دیا اب مین اوسکی مراد کو سمجھہ گیا مینے رو دیا وہ بولی کیا تو اللہ تعالے سے محبت رکہتا ہے مینے کہا ہان کہا سچ کہہ مینے کہا ہان قسم ہے اللہ کی مین بیشک اللہ عز وجل کو دوست رکہتا ہون کہا جبکہ اوسنے تجھے اپنی محبت کیطرف پہونچایا تو اوسنے اپنی حکمت کے کیا کیا طریقے بتلائے مین متحیر ہوا کہ کیا کہون اوسنے کہا کہ شاید تو اون لوگون مین سے ہے جو محبت کو چہپاتے ہین پہر مجھے کچھ بن نہ آیا کہ کیا جواب دون اوسنے کہا اللہ تعالے انکار کرتا ہے اس سے کہ اپنی حکمت کے طریقونکو اپنی پاک ہوئی معرفت کو اپنے مکنون محبت کو نکمون کے دلون کی ممارست کے ساتھ میلا کرے مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے اگر تو اللہ عز وجل سے دعا کرے کہ وہ اپنی کسیقدر محبت کے ساتھ مجھے مشغول کرے تو کیا خوب ہو اوسنے اپنا ہاتھ میرے مونہہ مین چہاڑ دیا مینے پھر یہی بات دوہرائی وہ بولی تو اپنے کام کو جا پھر کہا اگر خوف سلب کا نہوتا تو مین عجیب باتین کہلم کہلا کہدیتی اوہ من شوق لا یبرأ ابدًا ومن حنین لا یسکن الا الیہ رضی اللہ عنہا

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک رات سری رضی اللہ عنہ کے پاس تہا جب کچھ رات گئی تو مجھہ سے فرمایا اے جنید تو سوتا ہے مینے کہا نہین کہا ابہی مجھے اللہ عز وجل نے اپنے سامنے کہڑا کیا اور کہا اے سری مینے ساری خلق کو پیدا کیا اونہون نے میری محبت کا دعوی کیا پہر

مین نے دنیا کو پیدا کیا تو ہر دس ہزار مین سے نو ہزار اوسکے ساتھہ مشغول ہوگئے ایک ہزار باقی رہے جنت کو پیدا کیا ہزار مین سے نو سو اوسکے
ساتھہ مشغول ہوئے سو بچے اونپر کچھہ بلا مسلط کے تو سو مین سے نوے اوسکے ساتھہ مشغول ہوئے دس بچے مینے اونسے کہا تمنے نہ تو دنیا کا ارادہ
کیا نہ آخرت مین رغبت کی نہ بلا سے بہاگے اب تم کیا چاہتے ہو اونہون نے کہا جو ہم چاہتے ہین تو اوسکو خوب جانتا ہے مینے کہا اب مین تمپر ایسی
بلا نازل کرونگا جسکی تمہین برداشت نہو گی نہ اوسکو سخت پہاڑ اوٹہا سکین گے کیا تم اوسکے لئے ثابت قدم رہوگے اونہون نے کہا کیا تو اسکا کرنیوالا
ہمارے ساتھہ نہین ہے ہم راضی ہین تیرے ساتھہ تحمل کرینگے تجھہ مین اوٹہائینگے تیرے لیے برداشت کرینگے اوسکی جسکو پہاڑ نہین اوٹہا سکتے مین نے
اونسے کہا تم ہو میرے سچے بندے دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا اے سری مینے خلق کو پیدا کیا سبنے میری محبت کا دعوی
کیا پہر مینے دنیا کو پیدا کیا تو نو حصے مجھہ سے بہاگ گئے دسوان حصہ باقی رہگیا پہر مینے جنت کو پیدا کیا تو اسمین سے نو حصے بہاگ گئے دسوین حصے پر
ذرہ برابر بلا نازل کی تو اوسمین سے نو حصے بہاگ گئے میرے ساتھہ عشر عشر عشر باقی رہا انسے مینے کہا نہ تمنے دنیا کا ارادہ کیا نہ آخرت مین رغبت
کی پہر مثل پہلی روایت کے ذکر کیا ؎

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک سال مین حج کے لئے چلا اپنے اصحاب کے ساتھہ جا رہا تھا ناگاہ میرے دل مین ایک عارضہ
ظاہر ہوا اوسنے چاہا کہ مین تنہا ہون اور شاہراہ سے علحدہ ہو جاؤن اسلئے مینے وہ راہ اختیار کی جسپر لوگ نہین چلتے تہے تین دن تین رات برابر
چلتا رہا میرے دل پر کہانے پینے کا خطرہ تک نہ گزرا نہ قضاے حاجت کا خیال ہوا پہر مین ایک سبز جنگل مین پہونچا وہان ہر قسم کے میوے ہر طرح کے
پہول تہے اور اوسکے وسط مین ایک چہوٹا سا دریا دیکہا مینے کہا گویا یہہ جنت ہے مین تعجب کرتا رہا اس اثنا مین کہ مین فکر کر رہا تہا ناگاہ کچھہ لوگ آئے
اونکی صورت آدمیون کی تہی خوبصورت مرقع پہنے اور عمدہ کمربند باندہے ہوئے تہے اونہون نے آکے مجھے گہیر لیا اور مجھے سلام کیا مین نے کہا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مین اور تم کہان ہین پہر بعد سوال کے میرے جی مین آیا کہ یہہ جن ہین اور یہہ جگہہ کوئی نئی جگہہ ہے ایک شخص نے
اونمین سے کہا کہ ہمارے درمیان ایک مسئلے مین گفتگو ہوئی ہے اوسمین اختلاف کیا ہے اور ہم ایک گروہ ہین جن ہے ہمنے اللہ عز وجل کا کلام لیلۃ العقبہ
کو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اوس کلام کی آواز نے دنیا کے سارے کام ہم سے سلب کرلئے اللہ تعالے نے ہمارے لئے اس جزیرہ
کو اس جنگل مین مقرر فرمایا ہے مینے کہا درمیان اسجگہہ کے اور اوس موضع کی جہان مین نے اپنے اصحاب کو چہوڑا ہے کتنی مسافت ہے اونمین سے بعض
نے تبسم کیا اور کہا اے ابو اسحق بیشک اللہ عز وجل کے لئے اسرار وعجائب ہین جسجگہہ کہ تو ہے یہان تجھہ سے پہلے کوئی آدمی نہین آیا مگر ایک جوان آدمی
تمہارے اصحاب سے آیا اوسکا یہان انتقال ہوگیا اوسکی قبر وہ ہے قبر کیطرف اشارہ کیا جو کہ دریا کے کنارے پر بنی ہوئی تہی اوسکے گرد چمن تہا اور ایسے
پہول تہے کہ اس سے پہلے اونکے مثل مین نے نہین دیکہے پہر کہا کہ تیرے درمیان اور اون لوگون کے درمیان مین جنسے تو جدا ہوا ہے اتنے اتنے مہینے یا برس
کی راہ ہے واللہ اعلم ابراہیم نے کیا کہا ابراہیم فرماتے ہین مینے کہا تم مجھے اوس جوان کا حال تو بتاؤ اونمین سے ایک شخص نے کہا کہ ہم دریا کے کنارے
پر بیٹہے ہوئے محبت کا تذکرہ اور اوسمین بحث کر رہے تہے کہ ناگاہ ایک شخص ہماری طرف آیا ہمکو سلام کیا ہمنے سلام کا جواب دیا اور اوس سے کہا کہ تو
کہانسے آیا اوسنے کہا شہر نیسابور سے ہم نے پوچہا تو وہانسے کب چلا اوسنے کہا سات دن ہوئے ہمنے کہا تجھے کون چیز باعث ہوئی کہ تو اپنے وطن سے
نکلا اوسنے کہا مینے یہہ قول اللہ تعالے کا سنا وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون ہمنے پوچہا کہ انابت و
تسلیم وعذاب کے کیا معنی ہین اوسنے کہا الانابۃ ان یرجع بک منک الیہ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جس اصل سے مین نے نقل کیا اوسمین
تسلیم کا لفظ نہین ہے اور شاید اس قول کے معنی یہہ ہون کہ تو اپنے نفس کو اوسکے لئے سونپ دے اور یہہ بات جانلے کہ وہ تجھہ سے تیرے ساتھہ

اولی ہے ابراہیم فرماتے ہین کہ اوس جن نے بیان کیا کہ پھر اوس جوان نے لفظ عذاب کا کہا اور ایک بڑی چیخ ماری اور مر گیا مینے اوسکو دفن کردیا
یہہ اوسکی قبر ہے ابراہیم کہتے ہین مجھے اس بات سے تعجب ہوا پھر مین اوسکی قبر کے پاس گیا دیکھا تو اوسکے سرہانے ایک طاقہ نرگس کا تھا وہ اسقدر بڑا
تھا جیسے بڑی پنکھی اور اوسکی قبر پر یہہ کتبہ لکھا ہوا تھا هذا قبر حبیب الله قتیل الغیرة اور نرگس کے پتے پر صفت اثایت لکھی ہوئی تھی مین نے
اوسکو پڑھ لیا جنون نے مجھ سے اوسکی تفسیر کی درخواست کی مینے اونکے لئے تفسیر کردی اونمین طرب پیدا ہوئی جب اونکو افاقہ وسکون ہوا تو
کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے مسئلے کا جواب کافی ملگیا پھر مجھے نیند آگئی مین بیدار نہوا مگر قریب مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا کے ناگاہ میرے بچھونے مین ایک
دستہ ریحان کا تھا پورے سال بھر وہ میرے پاس رہا متغیر نہوا اسکے بعد گم ہوگیا رضی اللہ عنہ وعنہم

حکایت شیخ مزنی کبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے مین تھا مجھے انزعاج ہوا وہان سے بارادہ مدینۂ منورہ نکلا جب مین بئر میمونہ رضی اللہ
عنہا تک پہونچا تو ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی حالت نزع مین پڑا ہوا ہے مینے کہا لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے اپنی آنکھین کھولین اور
یہہ شعر پڑھنے لگا ؎

انا ان مت فالهوی حشو قلبی	وبداء الهوی یموت الکرام

پھر اوسکا انتقال ہوگیا مینے اوسکو نہلایا کفنایا اوسپر نماز پڑھی جب مین اونکے دفن سے فارغ ہوچکا تو سفر کا ارادہ جاتا رہا پھر لوٹ کے مکے مین آگیا

حکایت خیر نساج رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم مسجد مین تھے کہ اتنے مین شبلی رضی اللہ عنہ سکر کی حالت مین تشریف لائے یعنی اونپر کوئی حال وارد ہوا
تھا اونہون نے ہماری طرف دیکھا ہم سے بات نکی اور بلاتکلف جنید رضی اللہ عنہ کے گھر مین گھس گئے وہ اپنے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے اونکی بی بی اونکے پاس
بیٹھی تھین اونہون نے پردہ کرنا چاہا جنید رضی اللہ عنہ نے اونسے فرمایا کچھ ڈر نہین وہ تو غائب ہے اوسکو تمہاری خبر بھی نہین ہے پھر شبلی رضی اللہ
عنہ نے جنید رضی اللہ عنہ کے سر پر تالی بجائی اور یہہ شعر پڑھنے لگے ؎

عودونی الوصال والوصل عذب	ورمونی بالصد والصد صعب
زعموا حین عاتبوا ان جرمی	فرط حبی لهم وما ذاک ذنب
لا وحسن الخضوع عند التلاقی	ما جزاء من یحب الا یحب

جنید رضی اللہ عنہ کو اہتزاز ہوا اور فرمایا اے ابوبکر وہ وہی ہے پھر غش کھاکے گر پڑے گھڑی بھر کے بعد شبلی رضی اللہ عنہ رونے لگے جنید رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی
سے کہا کہ اب انسے چھپ جاؤ انکو ہوش آگیا رضی اللہ عنہ بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین شبلی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ موچنے سے اپنی بھون کا
گوشت اوکھیڑتے تھے مینے اونسے عرض کیا یا سیدی آپ اپنی جان کے ساتھ یہہ کام کرتے ہین اسکی ایذا آپ ہی کو پہونچیگی فرمایا تیری خرابی ہو میرے لئے تو
حقیقت ظاہر ہوئی ہے اور مجھے اوسکی طاقت نہین ہے سو مین اپنے نفس کو الم پہونچاتا ہون شاید مجھکو اوسکا احساس معلوم ہو تو مجھ سے چھپ جائے
سو مجھے نہ الم معلوم ہوا نہ وہ مجھ سے چھپا نہ مجھے اوسکی طاقت ہے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین سری رضی اللہ عنہ سے سنا کرتا تھا کہ
بندہ کبھی اس حد تک پہونچ جاتا ہے کہ اگر اوسکے مونہہ پر تلوار ماری جاوے تو اوسکو خبر نہو میرے دلمین اس بات سے کچھ تھا یہانتک کہ مجھے ظاہر ہوگیا کہ بات
یون ہی ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اس امر کی صحت پر یہہ آیت شریف شاہد ہے فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیھن تفسیر مین آیا ہے کہ
اون عورتون کو اپنے ہاتھ کاٹنے کی خبر نہوئی یہہ حال تو مخلوق کی محبت مین ہے پھر خالق کی محبت کا کیا کہنا اسکا انکار نکریگا مگر وہی شخص جو اسکا ذوق نہین
ہے نہ وہ احوال قوم کو سچا جانتا ہے اسیطرح اس امر پر وہ قصہ بھی شاہد ہے جو کہ بعض صالحین سے مروی ہے اونکے پاؤن مین اکلہ کی بیماری ہوگئی تھی

اونکے پاس حکما حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر انکا پاؤن نہ کاٹا جاویگا تو یہہ مر جاوینگے اونکی مان نے کہا کہ تم اوسکو یہانتک مہلت دو کہ وہ نماز مین مشغول
ہو اسلئے کہ جب وہ نماز پڑہتا ہے تو اوسکو کسی چیز کی حس نہین رہتی حکمانے اونکو چھوڑ رکھا یہانتک کہ وہ نماز مین مشغول ہوئے پھر اونکا پاؤن کاٹ ڈالا اونکو اوسکی
خبر بھی نہوئی رضی اللہ عنہ ایسے ہی وہ قصہ بھی شاہد ہے جو کہ شیخ ابو حفص حدّاد نیسابوری رضی اللہ عنہ سے مشہور ہے کہ اونہون نے کسی قاری کو کوئی آیت
قرآن شریف کی پڑہتے سُنا اونکے دل پر ایک ایسا امر وارد ہوا کہ اپنے احساس سے غائب ہوگئے اپنا ہاتھ آگ مین گھسا دیا اور ہاتھ سے گرم لوہے
کو نکال لیا اونکے شاگرد نے جو یہہ حال دیکھا تو وہ چلایا اور کہا اے استاد یہہ کیا ہے ابو حفص نے جو حال کہ اونپر ظاہر ہوا اوسکو دیکھا اپنا حرفہ چھوڑ دیا
دکان سے کہڑے ہوگئے رضی اللہ عنہ شیوخ عارفین رضی اللہ عنہم فرماتے ہین کہ غیبت کے معنی یہہ ہین کہ قلب پر جو احوال خلق جاری ہوتے ہین
وہ اونکے علم سے غائب ہوجاوے اسلئے کہ جو اوسپر وارد ہوا ہے وہ اوسکے ساتھ مشغول ہے پھر کبھی شخص اپنے احساس سے غائب ہوجاتا ہے اوسکو اپنے
نفس کا شعور رہتا ہے غیر کا غیبت سے احساس کیطرف رجوع کرنیکو صحو کہتے ہین اور سکر وارد قوی کا نام ہے سکر و غیبت مین فقط اتنا فرق ہے کہ
غیبت تو ذکر عقاب یا ثواب کے وارد کے سبب سے ہوتی ہے اور یہہ دونو شدت خوف یا قوت رجا سے پیدا ہوتے ہین رہا سکر سو وہ نہین ہوتا مگر اصحاب
مواجید کے لئے جبکہ بندے کو نعوت جمال کا کشف ہوتا ہے تو اوسکو سکر حاصل ہوتا ہے روح طرب کرنے لگتی ہے قلب ہائم ہوجاتا ہے اور جبکہ اوصاف
جلال کا کشف کیا جاتا ہے تو سلطان حقیقت سے صفت قہر ظاہر ہوتی ہے فرمایا اللہ عز وجل نے فلما تجلی ربه للجبل جعله دكا وخر موسی صعقا
یعنی جبکہ تجلی فرمائی اوسکے رب نے پہاڑ کے لئے تو کر دیا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے اور گر پڑے موسی بیہوش ہوکر ۱۲

یعنی لوہار تھے ۱۲

حکایت یحیی بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے ابو یزید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مینے کاسۂ محبت الٰہی سے بہت کچھ پیا اسلئے
مجھے نشہ چڑہ گیا مین بیہوش ہوگیا ابو یزید رضی اللہ عنہ نے اونکو لکھا کہ تیرے غیر نے تو آسمانون اور زمین کے دریاؤن کو پی لیا اور ابھی تک سیراب نہین
ہوا اوسکی زبان نکلی ہوئی ہے اور کہہ رہا ہے ہل من مزید اسی مضمون کو کسی نے نظم کیا ہے ؎

عجبت لمن يقول ذكرت ربي ۔۔۔ وهل انسى فاذكر ما نسيت
شربت الحب كاسا بعد كاس ۔۔۔ فما نفد الشراب ولا رويت

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جنگل مین تھا مکے کو جاتا تھا پیاس نے مجھپر غلبہ کیا قبیلۂ بنی مخزوم کیطرف گیا مینے ایک چھوٹی
لڑکی حسینہ جمیلہ کو دیکھا کہ وہ اشعار کے ساتھ ترنم کر رہی تھی مجھے اس سے تعجب ہوا کہ یہہ چھوٹی لڑکی ہوکے شعر پڑہتی ہے مینے اوس سے کہا اے
لڑکی کیا تجھمین حیا نہین ہے اوسنے کہا اے ذوالنون تو ٹھہر جا مینے تو رات کو کاسۂ محبت پیا مجھے سرور رہا اور آج مین اپنے مولی کی محبت مین مخمور ہون
مینے کہا لڑکی تو تو مجھے حکیمہ معلوم ہوتی ہے تو مجھے کوئی وصیت کر اوسنے کہا اے ذوالنون تو سکوت اختیار کر اور دنیا سے قوت کے ساتھ راضی ہوجا
تاکہ تو جنت مین اوسکی زیارت کرے جو کہ زندہ ہے اور اوسکو موت نہین ہے مینے کہا تیرے پاس کچھہ پانی بھی ہے اوسنے کہا مین تجھے پانی کی راہ بتاتی
ہون مین سمجھا کہ یہہ مجھے کوئی کنوان یا چشمہ بتائیگی مینے کہا ہان اوسنے کہا کہ قیامت کے دن چار طور پر لوگون کو پانی پلایا جاویگا ایک گروہ کو تو فرشتے
پلاوینگے فرمایا اللہ تعالے نے بیضاء لذة للشاربین اور ایک فرقے کو رضوان خازن جنت پلاویگا فرمایا اللہ عز وجل نے ومزاجه من تسنیم
اور ایک گروہ کو اللہ جل جلالہ پلاویگا یہہ لوگ اوسکے خاص بندے ہین فرمایا اللہ تعالے نے وسقاهم ربهم شرابا طهورا سو تو اپنا ستر
دنیا مین غیر مولی کو مت دے تاکہ آخرت مین تیرا مولی تجھے پلاوے رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اصل مین تین ہی فرقونکا
ذکر آیا ہے اوسمین چوتھے کا ذکر نہین ہے واللہ اعلم شاید یہہ چوتھا فرقہ وہ ہو جسکو ولدان پلاوینگے فرمایا اللہ عز وجل نے یطوف علیهم ولدان
مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین اور یہہ فرقہ ترتیب مین سوئے آخر کے ہوگا آخر فرقہ وہی ہے جسکو اوسکا رب شراب طہور پلاویگا

اسلئے کہ خاتمہ نہین ہوتا مگر اوسکے ساتھہ جو کہ افضل اشرف اکمل ہوتا ہے واللہ سبحانہ وتعالے اعلم ؛

حکایت[۷۹] ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک نور چمکا آسمان سے جا لگا مجھے اوس سے تعجب ہوا مینے طواف پورا کیا پھر اپنی پیٹھہ کعبے کیطرف لگا کے اوس نور مین غور کرنے لگا اتنے مین ایک آواز دردناک سُنی مینے اوسکو تلاش کیا تو ناگاہ ایک عورت کعبے کے پردے سے لٹکی ہوئی یہہ شعر پڑہ رہی تھی ؎

انت تدری یا حبیبی | من حبیبی انت تدری
ونحول الجسم والدمع | یبوحان بسری
تدکتمت الحب حتی | ضاق بالکتمان صدری

جب مینے یہہ سنا تو مینے رودیا پھر اوسنے کہا آلہی وسیدی ومولائی تجھے قسم ہے تیری محبت کی جو تجھے میرے ساتھہ ہے کہ تو میری مغفرت کردے مینے کہا اے جاریہ کیا تجھے یہہ کفایت نہین کرتا تھا کہ تو یون کہتی کہ قسم ہے میری محبت کی جو تیرے ساتھہ ہے یہانتک کہ تونے قول مذکور کہا تجھے کہانسے معلوم ہوا کہ وہ تجھے دوست رکہتا ہے اوسنے کہا اے ذوالنون دور ہو میرے پاس سے کیا تجھے معلوم نہین کہ اللہ تبارک وتعالے کے لئے ایسے لوگ ہین کہ وہ اونکو چاہتا ہے وہ اوسکو چاہتے ہین اوسنے تو اونکو دوست رکہا اس سے پہلے کہ وہ اوسکو دوست رکہین کیا تجھے حق سبحانہ کا قول یاد نہین فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ یہان اللہ تعالے کی محبت اونکی محبت پر مقدم ہے مینے پوچھا تجھے کہانسے معلوم ہوا کہ مین ذوالنون ہون اوسنے کہا اے نکمے دلون نے میدان اسرار مین جولان کیا سو تجھکو عزیز جبّار کی معرفت سے پہچان لیا مینے کہا تو تجھے کمزور دبلی معلوم ہوتی ہے تجھے کوئی بیماری ہے وہ یہہ شعر پڑہنے لگی ؎

محب اللہ فی الدنیا علیل | تطاول سقمہ فدواہ داء
کذا من کان للباری محبا | یھیم بذکرہ حتی یراہ

پھر کہا تو دیکھہ کہ تیرے پیچھے کون ہے مینے پیچھے دیکھا تو کوئی نتھا مینے پھر اپنا مونہہ اوسکی طرف پھیرا تو اوسکو نہ دیکھا معلوم نہین کہان گئی مین ہر وقت اللہ عزوجل کیطرف اوسکے ساتھہ توسل کرتا ہون اوسکی برکت سے قبول واجابت دیکھتا ہون رضی اللہ عنہا ؛

حکایت[۸۰] بعض صالحین کہتے ہین کہ مین منیٰ سے عرفات کیطرف جاتا تھا مجھے ایک جاریہ ملی اوسپر بالون کا ٹاٹ صوف کا قناع[۱] تھا اور اوسکے ہاتھہ مین تسبیح اور برچھی تھی اوسکے چہرے پر طاعت وعبادت کا نور تھا جلدی جلدی چلتی اللہ اللہ کہتی جاتی تھی مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ جاریہ مدعیہ ہے اوسنے کہا ویعلم ما تبدون وما تکتمون مینے جان لیا کہ یہہ کوئی ولی اللہ ہے مینے اوس سے کہا اے جاریہ میرا کل تیرے کل کے ساتھہ مشغول ہے اوسنے کہا اے مسکین میرا کل تیرے کل کے لئے مبذول ہے لیکن میرے پیچھے مجھہ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکھا وہ بلند آواز سے بولی اے مدعی اے کذاب احباب احباب کے ساتھہ ایسا نہین کرتے اول تو یہہ ہے کہ تونے خدام رب الارباب کے ساتھہ بدگمانی کی اگر تو حق سمجھکے اوسکی طرف آتا اور سچے طور سے اوسکو پہچانتا تو وہ ضرور تجھے اپنے دروازے پر کہڑا کرتا جبکہ ہمنے تجھے دور سے دیکھا تو ہمنے گمان کیا کہ تو عابد ہے جب ہمنے تجھے قریب دیکھا تو ہم تجھے عارف سمجھے جب تونے ہم سے بات کی تو ہم تجھے عاشق سمجھے اگر تو عابد ہوتا تو اوسکے غیر کے ساتھہ مشغول نہوتا اور جو اوسکے ساتھہ عارف ہوتا تو اوس سے ہماری طرف رجوع نکرتا اور جو ہمارا عاشق ہوتا تو ہم سے ہمارے غیر کیطرف رجوع نکرتا پھر میرے پاس سے بھاگتی ہوئی چلی گئی اور یہہ کہتی جاتی تھی ما مع اللہ سوی اللہ یہانتک کہ غائب ہوگئی رضی اللہ عنہا شبلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ شفاخانے مین ایک جماعت اونکے پاس آئی شبلی نے اونسے پوچھا تم کون ہو اونہون نے کہا اے ابوبکر ہم تمہارے دوست ہین اونہون نے اونکو پتھر مارے وہ بھاگ گئے انہون نے کہا اے جھوٹو محبت کہان ہے اگر تم اپنی محبت مین سچے ہوتے تو تم نہ بھاگتے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت[۸۱] ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھسے ایک جاریہ متعبدہ کا وصف بیان کیا گیا مینے تلاش کیا کسی نے کہا کہ وہ ایک ویران دیر مین ہے پھر مین اوس دیر

مین گیا وہان دیکھا تو ایک جاریہ دبلی پتلی تہی اوسکے چہرے پر شب بیداری کے آثار ظاہر تہے مینے اوسے سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مین نے کہا اے جاریہ انصاری کے گہر مین اوسنے کہا تو اپنا سر تو اوٹھا تجہے دارین مین سوائے اللہ عزوجل کے اور کوئی نظر آتا ہے مینے کہا اے جاریہ تجہے تنہائی کی وحشت نہین معلوم ہوتی اوسنے کہا دور رہو میرے پاس سے قسم ہے اوس ذات کی جسنے اپنی لطیف حکمت ومحبت کو میرے دلمین بھر دیا اور اپنے دقیق شوق دیدار سے میری خاطر کو متحیر کر دیا مین اپنے دلمین اوسکے غیر کے لئے کوئی جگہہ نہین جانتی مینے کہا کہ تجہے سمجہدار معلوم ہوتی ہو سو تو مجہے ضیق سے نکال اور راہ بتا اوس نے کہا کہ اے جوان تقوی کو تو اپنا توشہ کر زہد کو منہاج ورع کو سواری ٹھیرا اور خائفین کی راہ چل یہانتک کہ تو ایسے دروازے پر پہونچ جاوے کہ اوسکے دربان نہ تو کسی حجاب کو دیکھے نہ دربان کو اوسوقت خزنہ کو حکم دیا جاویگا کہ وہ تیری نافرمانی نکرین ٭

فصل بیان مین سماع محبین کے

حکایت شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک دن ایک محل پر میرا گزر ہوا مین نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی خوبصورت پڑا ہوا ہے اور اوسکے گرد لوگ جمع ہین مینے پوچھا یہہ کون ہے لوگون نے کہا کہ یہہ شخص اس محل پر سے گزرا تہا اسنے ایک جاریہ کو یہہ شعر گاتے سُنا ؎

كبرت همة عبد	طمعت في ان تراكا	اوما حسب لعين	ان ترى من قد راكا

یہہ سنتے ہی اس شخص نے ایک نعرہ مارا اور مر گیا رحمہ اللہ تعالے ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ عمرو بن عثمان مکی رضی اللہ عنہ اصفہان مین تشریف لائے اونکی صحبت مین ایک جوان آدمی وہان کے رہنے والون مین سے رہتا تہا اوسکا والد صحبت صوفیہ سے اوسکو منع کیا کرتا وہ شخص بیمار ہوا شیخ عمرو بن عثمان اوسکی عیادت کے لئے تشریف لائے اونکی ہمراہ ایک قوال تہا جوان نے شیخ کیطرف دیکھا اور عرض کیا یا سیدی آپ اس قوال کو حکم دین کہ وہ کچہ کہے قوال نے یہہ شعر پڑہا ؎

مالي مرضت فلم يعدني عائد	منكم ويمرض عبدكم فاعود

جوان نے اپنے بچہونے پر انگڑائی لی اور بیٹھہ گیا قوال سے کہا اور کہہ اوسنے یہہ شعر پڑہا ؎

واشد من مرضي على صدودكم	وصدود عبدكم على شديد

اوسکو اتنی قوت آگئی کہ کہڑا ہو گیا اور جماعت کے ساتھہ نکلا کسی نے شیخ سے اسکی وجہ پوچہی اونہون نے فرمایا کہ اشارہ جبکہ سماع سے پہلے ہوتا ہے تو وہ جانب فوق سے ہوتا ہے اوس سے بیمار کو شفا ہوتی ہے اور جبکہ سماع کے بعد ہوتا ہے تو وہ تحت سے ہوتا ہے بیمار اوس سے ہلاک ہو جاتا ہے بعض نے کہا کہ اشارے سے مراد اشارہ منادست ہے جب وہ قبل سماع وارد ہوتا ہے تو شفا دیتا ہے اور جب اوسکے بعد وارد ہوتا ہے تو نقدان قوت کیوجہ سے ہلاک کر دیتا ہے جیسے مریض کہ اوسکا مرض ادنی سی چیز سے نکس کرآتا ہے اور جبکہ مرض لوٹ آتا ہے تو وہ مریض پر ابتدا مرض سے زیادہ سخت ہوتا ہے اسلئے کہ اوسکو قوت نہین ہوتی ہے بہت وقت نکس سے مریض ہلاک ہو جاتے ہین ٭

حکایت بعض سلف سے منقول ہے کہا کہ مین پانچ فقیرونکے ساتھہ جنگل مین گیا اونمین ایک قوال تھا کہ وہ کچہہ اشعار پڑہتا تہا اور اس جماعت مین ایک فقیر صاحب وجد بہی تھا اور وہ قوال سے ہمیشہ کہتا رہتا تہا کہ کچہہ پڑہ وجد کرتا مین نے ایک دن اوسکو زجر کیا اور کہا کہ تو کبتک وجد کرتا رہیگا وہ چپ ہو رہا مجہے کچہہ جواب ندیا اپنے حال مین مصروف رہا اوسکو چہوڑا ایک مدت کے بعد مینے اپنے پیچہے دیکہا تو ناگاہ وہی فقیر ہوا مین رقص کرتا تہا مین لوٹکے اوسکے پاس گیا تاکہ مین اپنے زجر کا قصور اوس سے معاف کراؤن وہ غائب ہو گیا اور میرے دلمین اوسکے نہ ملنے کی حسرت رہگئی

حضرت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آدمی کا کیا حال ہے کہ وہ اچھا بھلا ہوتا ہے جب سماع سنتا ہے تو مضطرب اور بیچین ہوجاتا ہے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے جبکہ میثاق اول مین جسکا ذکر الست بربکم قالوا بلیٰ مین ہے ذرّیت سے خطاب فرمایا تو اس کلام کے سماع کی عذوبت ارواح مین ڈالدی گئی اسلئے جب وہ سماع سنتے ہین تو اوسکا ذکر اونکو حرکت مین لے آتا ہے ابو اسحٰق ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا انسان کا کیا حال ہے کہ وہ جب قرآن کے سوا اور کچھہ سنتا ہے تو حرکت کرنے لگتا ہے اور وجد کرتا ہے جو کہ سماع قرآن شریف مین نہین کرتا فرمایا سماع قرآن ایک صدمہ ہے کہ اوسکی شدت غلبہ کے سبب سے ممکن نہین ہے کہ کوئی اوسمین حرکت کرے اور سماع قول ترویح ہے سو اسمین حرکت کرنے لگتا ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ سماع کیا چیز ہے فرمایا ایک وارد حق ہے کہ قلب کو حق کیطرف برانگیختہ کرتا ہے سو جو کوئی اوسکو حق کے ساتھہ سنتا ہے وہ ثابت رہتا ہے اور جو فسق کے ساتھہ سنتا ہے وہ زندیق ہوجاتا ہے ابو القاسم نصرابازی فرماتے ہین کہ سماع بقدر قلب کے قوت اور اوسکی صفائی کے ہوتا ہے اور بقدر اوسکے کشف کے جو کہ اللہ تعالے سے عجائب قرب وغیب کا ہوتا ہے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تین جگہہ فقرا پر نزول رحمت ہوتا ہے ایک تو سماع کے وقت اسلئے کہ وہ نہین سنتے مگر حق سے اور کھڑے نہین ہوتے مگر وجد سے دوسرے کھانے کیوقت اسلئے کہ وہ نہین کھاتے مگر فاقے سے تیسرے مجاراۃ علم کے وقت اسلئے کہ وہ ذکر نہین کرتے مگر صفت اولیا کی ؛

حکایت[۳۴] روایت ہے کہ شبلی رضی اللہ عنہ ایکدن سماع مین چلائے اونسے کسی نے اس باب مین عرض کیا فرمایا ؎

لو یسمعون کما سمعت کلامہا	خروا لعزۃ رکعا و سجودا

ایکدن کسی شعر پڑہنے والے کو یہہ شعر پڑہتے سُنا ؎

اسائل عن سلمی فہل من مخبر	یکون لہ علم بہا این تنزل

یہہ شعر سنکے چلائے اور فرمایا کہ واللہ دارین مین اوس سے خبر دینے والا کوئی نہین ہے ابو الحسین نوری رضی اللہ عنہ نے کسی کو یہہ شعر پڑہتے سنا ؎

ما زلت انزل من ودادک منزلا	تتحیر الالباب دون نزولہ

انکو وجد آگیا جنگل مین گھومتے پھرے نیستان مین جا پڑے اوسکے بانسون کو کاٹ لیا تھا اونکی جڑین تلوارون کیطرح رکھی تھین یہہ بلا تکلف صبح تک اونپر چلتے رہے اور بار بار اسی شعر کو پڑہتے جاتے تھے اور دونون پاؤن سے خون بہتا جاتا تھا بدمست کیطرح گر پڑے دونون پاؤن سوج گئے اور انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت[۳۵] ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک جماعت کے ساتھہ جبل طورسینا مین تھا ہم ایک پانی کے چشمے پر جو کہ دیر نصاری کے نیچے تھا اوترے ہمارے ہمراہ ایک قوال تھا اوسنے کچھہ گایا میرے ہمراہیون مین وجد پیدا ہوا وہ کھڑے ہوگئے رقص کیا دیر والا دیر کے اوپر سے ہماری طرف دیکھتا تھا وہ ہمکو پکارتا رہا اور یہہ کہتا تھا کہ تمکو اللہ کی اور دین حنیفی کی قسم ہے کہ تم میرے پاس آؤ خوش وقتی کیوجہ سے کسی نے ہم مین سے اوسکی طرف التفات نکیا جبکہ لوگونکو سکون ہوا اور بیٹھے تو صاحب دیر نے کہا کہ تم مین سے اوستاد کون ہے جماعت نے میری طرف اشارہ کیا اوسنے کہا اے اوستاد تم جو اس سماع اور حرکات اور رقص مین تھے یہہ تمہارے دین مین خاص ہے یا عام مینے کہا نہین بلکہ خاص ہے اس شرط کے ساتھہ کہ دنیا مین زہد ہو اوسنے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے انجیل عیسیٰ علیہ السلام مین یونہی پایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے خاص لوگ سماع کے وقت حرکت کرینگے بشرط زہد فی الدنیا کے اور اونکا لباس صوف کا اور رنگ برنگ ہوگا دنیا سے بلغہ کے ساتھہ راضی ہونگے بکذا نقل عنہ رضی اللہ عنہ ؛

اسقدر قوت دیفر؟ وا کہ دنیا ...

حکایت جنید رضی اللہ عنہ کو ایکشخص نے اپنے گہر بلایا رات کا وقت تہا یہہ ایک جماعت اصحابکے ساتھہ وہان تشریف لیگئے جب گہر کے اندر داخل ہوئے تو انہوننے جماعت مین ایک اجنبی شخص کو دیکھا انہون نے اوسکو بلایا اور اپنی چادر اوسکو دی اور فرمایا کہ تو اسے بازار لیجا رہن رکھہ دو سیر شکر فقرا کے لئے لے آ جب وہ شخص جماعت مین سے نکلا تو انہون نے دروازہ بند کردیا اور پکارکے اوس سے کہا کہ اے فلانے تو اس چادر کو لیلے اور یہان نہ آنا کسی نے اونسے اسکا سبب پوچھا فرمایا کہ آج کی رات مینے بعوض اپنی چادر کے صفای وقت تمہارے لئے خریدا تمہارے درمیان سے ایسے شخص کو نکالدیا جو تم مین سے نتہا اور یہہ بہی فرمایا کہ سماع کو تین چیزون کی حاجت ہے زمان مکان اخوان ❊

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین ایک رات اصحابکے ساتھہ تہا وہ سماع کے لئے جمع ہوئے تہے جبکہ قوال نے گانا شروع کیا تو اونہون نے سنا کہڑے ہوئے رقص کیا مینے اپنے دل مین اس بات کو براجانا اوس رات مینے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوگئی صوفیہ کو دیکھا کہ وہ رقص کرتے ہوئے پل صراط پرسے گزر رہے ہین اور مخلوق اونسے منقطع ہوگئی ہے پہر مین بیدار ہوگیا مینے اللہ تعالے سے یہہ نذر کی کہ آیندہ پہر کبہی اونپر انکار نکرونگا ❊

حکایت شیخ جلیل بحر حقائق موضع دقائق ابو الغیث بن جمیل یمنی قدس روحہ و نور ضریحہ سے منقول ہے کہ وہ ابتدا مین سماع کا انکار کرتے تہے اور جو لوگ سماع سنتے اونسے لڑتے تہے پہر آخر کو اس انکار سے رجوع کیا اسکا سبب یہہ ہوا کہ بعض مشائخ کبار ہمراہ ایک جماعت فقرا کے اس ارادے سے آئی کہ انکے گاؤن مین سماع کرتے ہوئے داخل ہون انہون نے اپنے گاؤن والون کو حکم دیا کہ لکڑیان لیکے اونسے لڑنے کے لئے نکلین اور خود بہی اونکے ساتھہ نکلے جب یہہ اونکے قریب پہونچے اور وہ حالت سماع مین تہے تو انکو حال آگیا یہہ بہی چکر کہانے لگے جسطرح اہل سماع وجد مین چکر کہارہے تہے انکے اصحاب کو اس بات سے تعجب ہوا اونہون نے اس امر مین اونسے گفتگو کی انہون نے کہا قسم ہے اوس ذات کی عزت کی جسکے لئے عزت ہے مینے چکر نہ کہایا یہانتک کہ مینے آسمان کو چکر کہاتے دیکہا

حکایت بعض فقہاء کبار شیخ کبیر عارف باللہ تعالے محمد بن ابی بکر حکمی یمنی رضی اللہ عنہ پر انکار سماع کرتے تہے ایکدن شیخ محمد نے حالت سماع مین فقیہ مذکور سے کہا اے فقیہ تم اپنا سر تو اوٹھاؤ اونہون نے سر اوٹھایا تو دیکھا کہ فرشتے ہوا مین چکر کہا رہے ہین ❊

حکایت شیخ احمد بن موسی بن عجیل یمنی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سماع صوفیہ کا حال پوچھا اونہون نے فرمایا کہ اگر مین اوسکو مباح کرون تو مین اوسکے اہل سے نہین ہون اور جو اوسکا انکار کرون تو اوسکو اون لوگون نے سنا ہے جو مجہہ سے بہتر تہے یہہ شیخ احمد فقیہ امام عارف باللہ رفیع المقام ورع مشکور رشید مشہور صاحب کرامات و محامد اثیل تہے انہین کے حق مین کہا گیا ہے کہ احمد بن موسی اولیاء مین ایسے ہین جیسے یحیی بن زکریا علیہما السلام انبیا مین تہے کہ نہ معصیت کی نہ معصیت کا ارادہ کیا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جمیع انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام جمیع معاصی سے معصوم ہین رہا جواز صغائر کا سہواً سو اسمین درمیان علماء کے اختلاف ہے اور عصمت انبیاء علیہم السلام واجب ہے اور اولیاء رضی اللہ عنہم کی عصمت واجب نہین ہے بلکہ جائز ہے کہ وہ محفوظ ہون اور یہہ بہی جائز ہے کہ اونمین سے کوئی محفوظ نہو اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ بعض محفوظ ہون بعض نہون چونکہ ابن عجیل مذکور لڑکپن سے محفوظ شدید الخوف کثیر الاجتہاد ملازم زہد دقیق الورع ان باتون کے ساتھہ مشہور تھے اور یحیی علیہ السلام بہی لڑکپن سے ان باتون کے ساتھہ اور انکے سوا اور محاسن سنیہ کے ساتھہ مشہور و معروف تہے اسلئے شیخ کی تشبیہ اپنے جنس مین حضرت یحیی علیہ السلام کے ساتھہ انکی جنس مین دی گئی اور جبکہ کسی وصف مین ادنے اپنے جنس مین اعلے کے ساتھہ اوسکی جنس مین تشبیہ دیا جاتا ہے تو ادنے اوس وصف مین نہ تو اعلے کا مساوی ہوجاتا ہے نہ اوسکا مقارب ٹہیرتا ہے اور لڑکپن سے حضرت یحیی علیہ السلام کا ان صفات کے ساتھہ موصوف ہونا اس سے یہہ بہی لازم نہین آتا کہ وہ جمیع انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے افضل ہون شیخ کبیر عارف باللہ ابو الحسن بن سالم رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ اہل سماع پر کچہہ انکار کرتے ہین فرمایا مین اوسکا انکار کیونکر کرون اوسکو تو اون لوگون نے سنا ہے جو مجہہ سے بہتر تہے اونمین سے جعفر طیار معروف کرخی

سری سقطی ذو النون مصری ابو الحسین نوری ابو القاسم جنید شبلی رضی اللہ عنہم ہین بعض شیوخ کبار نے فرمایا اگر ہم سماع کا انکار کرین تو ہم حضرت صدیق پر انکار کرین بعض فقہا نے بعض صالحین سے کہا کیا تم جہانجو انکو نہین سنتے ہو جو کہ دلون مین ہین اونہون نے کہا کہ مین اونکو نہین سنتا ہون تو اونکو اللہ اللہ کہتے سنتا ہون روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ناقوس کا آواز سُنا فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ کیسا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا وہ کہتا ہے سبحان اللہ حقا حقا ان المولی صمد یبقی اسیطرح بعض فقہا صوفیہ پر انکار سماع کرتے تہے ایک دن کوئی صوفی ایک فقیہ کے پاس آئے فقیہ کو دیکہا کہ وہ اپنے گہر مین چکر کہا رہے تہے صوفی نے کہا اے فقیہ مین تمہین دیکہتا ہون کہ تم چکر مارتے ہو فقیہ نے کہا کہ ایک مسئلہ مجہپر مشکل ہوگیا تہا ابہی اوسپر مجہے اطلاع ہوئی تو مین اوسکی خوشی سے بہر گیا مجہہ سے بدون حرکت کچہہ نہ بنا سو مین کہڑا ہوگیا چکر مارنے لگا جیسا کہ تو نے دیکہا صوفی نے کہا اے فقیہ ایک مسئلے کی خوشی مین تو تمہارا یہہ حال ہے بہلا تم اون لوگون پر کیون انکار کرتے ہو جو کہ اللہ تعالے کے ساتہہ خوش ہوتے ہین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بین الفرح بالاطلاع علی حکم من احکام اللہ والفرح بالاطلاع علی تجلی جمال اللہ تعالے وکمال صفاتہ و امتلاء القلب بمحبتہ والشوق الی لقاء ذاتہ والطرب بذکرہ الحال العذب الزلال والغیبۃ بواردات الاحوال والمنازلات فی المقامات العوال والشرب من راح المحبۃ التی فیہا قائلہم قال ؎

هنیئا لاهل الدیر کم سکروا بها	وما شربوا منها ولکنهم هموا
علی نفسه فلیبک من ضاع عمره	ولیس له منها نصیب ولا سهم

ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین ان سماعون مین جنمین ہم رات کو حاضر ہوتے ہین اور اکثر اونمین ہم سے حرکات ظاہر ہوتے ہین فرمایا کوئی بات اوسمین نہین ہے کہ مین تمہارے ساتہہ اوسمین حاضر ہون لیکن تم قرآن سے شروع کرو اور قرآن کے ساتہہ ختم کرو امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہہ جو کچہہ کہ باب سماع مین شیوخ سے ذکر کیا گیا اسکے ساتہہ کوئی جاہل دہوکا نہ کہا بیٹہے یہہ سمجہہ لے کہ سماع ہر ایک کے لئے جائز ہے ہیہات رہ تو اونہین لوگون کے لئے جائز ہے جنکو جاذی شوق حضرت قدسیہ مین مواطن قرب کیطرف کہینچے لئے جاتا ہے ہوائے نفس صفات دنیہ سے خالی احوال سنیہ کے ساتہہ متصف ہین ؎

ولما حضرنا للسرور بمجلس	وضاءت لنا من عالم الغیب انوار	ودارت علینا للعوارف خمرة	یطوف بها فی حضرة القدس خمار
تخامر ارباب العقول بلطفها	فتبدو ولنا عند المسرة اسرار	فلما شربناها بافواه کشفنا	اضاءت لنا منها شموس واقمار
رفعنا حجاب الانس بالانس عنوة	وجاءت الینا بالبشائر اخبار	وغبنا بها عنا ونلنا مرادنا	ولم یبق منا بعد ذلک آثار
وخاطبنا فی سکرنا عند صحونا	کریم قدیر فائض الجود جبار	کشفنا حتی رایناه جهرة	بابصار فهم لا تواریه استار

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین سماع حقیقی یہی ہے کبہی اور طرح پر بہی جائز ہے لیکن اسکے لئے کئی شرطین ہین جنکا ذکر تصانیف مشائخ سالکین علیہم مین کیا گیا ہے ان سب سے تصنیف و ترتیب مین احسن اور تحقیق و تہذیب مین اتقن کتاب عوارف المعارف تصنیف شیخ جلیل عالم ربانی شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کی ہے شیخ عارف ابو عثمان حیری رضی اللہ عنہ نے باب سماع مین کیا خوب فرمایا ہے کہ سماع تین طرح پر ہوتا ہے ایک تو مبتدی مریدون کے لئے یہہ لوگ اس سے احوال شریفہ طلب کرتے ہین انپر فتنہ و ریا کا خوف ہے دوسرے صادق مریدون کے لئے یہہ لوگ سماع سے اپنے احوال مین زیادتی چاہتے ہین تیسرے عرفا اہل استقامت کے واسطے انپر جو حرکت و سکون وارد ہوتا ہے یہہ اوسمین اللہ تعالے پر کسی چیز کو اختیار نہین کرتے یعنی اپنے نفوس کے لئے کسی چیز کو اختیار نہین کرتے بلکہ جو کچہہ اللہ سبحانہ نے انکے لئے پسند فرمایا ہے اوسیکے ساتہہ دقوف کرتے ہین رضی اللہ عنہم یہہ تیسری قسم وہی ہے جسکی طرف بعض نے اپنے قول مین اشارہ کیا ہے کہ سماع اوسی شخص کے لئے درست ہے جسنے انواع ریاضات و تزکیہ صفات سے

اپنے نفس کا سن کیا ہوا اوسکو محظورات و ممنوعات سے بچایا ہو سموم و آفات سے اپنے سائر و قلب کو پاک صاف کر چکا ہو اسماء و صفات کے ساتھ اسکو
معرفت حاصل ہو گئی ہو اسوقت ہو سکتا ہے کہ اوسکے لیے اخذ سماع مشاہدات سے صحیح ہو امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جسطرح جاہل اس بات کے
ساتھہ دہوکا دکہاوے کہ سماع ہر شخص کے لیے جائز ہے اسیطرح اور دو شخصون کو چاہیئے کہ وہ بہی دہوکا نہ کہاوین اونمین سے ایک وہ شخص کہ اوسکو یہہ وہم
ہو کہ جن لوگون کا مینے ذکر کیا اونکی موارد دلسے میرے لیے بہی کوئی مشرب ہے سو قسم ہے اللہ کی کہ مین اسکا محتاج ہون کہ اونکے مشرب پر میرا ورود ہو اور
واللہ واللہ بیشک مجھے اسکی احتیاج ہے کہ اونمین سے ایک شخص کی بہی نظر مجہپر پڑجاوے کہ اوسمین کوئی نفحہ نفحات اللہ تعالی سے ہو دوسرا
وہ شخص کہ اوسنے پہچان لیا کہ مین اس حال سے خالی ہون لیکن جو کلام کہ مین نے اون لوگون سے ذکر کیا اوسکو وہم ہو کہ مین اوسکے ساتھہ دعوی
کرتا ہون سو اوسے چاہیئے کہ وہ خوب سمجھہ بوجھہ لے کہ مین اسکا مدعی نہین ہون بلکہ افلاس و عدم کے ساتھہ اقرار کرتا ہون جبکہ ان دونون شخصون
کے وہم کی نفی کیطرف اشارہ کر چکا تو اب تحقیق حال کیطرف اشارہ کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ مین جو ان لوگون کا ذکر کرتا ہون انکے اخبار بیان کرتا ہون
یہہ صرف انکی حکایات و اشعار کے ساتھہ تلذذ ہے جیسا کہ بعض اغنیا نے کہا ہے ۵

ایہ احادیث نعمان وساکنہ	ان الحدیث عن الاحباب اسمار	استنشق الریح عنکم کلما نفحت	من نحو ارضکم نکباء معطار

ان شاء اللہ تعالی مقصود حاصل ہوگا جو کہ حدیث صحیحین مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے المرء مع من احب یعنی آدمی جسکے ساتھ
محبت رکہتا ہے اوسیکے ساتھہ ہوگا اللہم انا نحب اولیاءک واحبابک فاجعلنا معہم بجاہ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حکایت احمد بن مقاتل عکی رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ ذوالنون رضی اللہ عنہ بغداد مین تشریف لائے تو صوفیہ اونکے پاس جمع ہوئے اونکے ہمراہ ایک
قوال تہا اونہون نے ذوالنون سے اجازت چاہی کہ وہ اون کے روبرو کچھہ گاوے اونہون نے اجازت دی قوال نے گانا شروع کیا ۵

صغیر ہواک عذبنی	فکیف بہ اذا احتنکا اما ترثی لمکتئب	وانت جمعت فی قلبی اذا ضحک الخلی بکی	ہوی کان قد اشترکا

ذوالنون رضی اللہ عنہ کہڑے ہو گئے مونہہ کے بل گر پڑے خون ٹپکتا جاتا تہا زمین پر نہین گرتا تہا پہر ایک اور آدمی جماعت سے کہڑا ہو گیا وجد کرنے
لگا ذوالنون نے اوس سے فرمایا الذی یراک حین تقوم تقلبک وہ شخص بیٹہہ گیا استاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ذوالنون رضی اللہ
عنہ کو اوس شخص پر اشراف ہوا جب تو اونہون نے اوسکو ہوشیار کر دیا کہ وہ اوسکا مقام نہین ہے اور وہ شخص منصف تہا کہ اوسنے اونکا کہا مانا
رجوع کیا اور بیٹہہ گیا امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے ایک جاریہ کو یہہ شعر پڑہتے سنا ۵

خلیلی ما بال المطایا کانہا	نراہا علی الاعقاب بالقوم تنکص

ابن علیہ سے فرمایا وہ اونکے ہمراہ تہے تو کسطرح سنتا ہے کیا تجہے یہہ شعر طرب مین لاتا ہے ابن علیہ نے کہا نہین فرمایا تجھے کچھہ بہی حس نہین یعنی تو بے ذوق ہے
بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ ایک رات صبح تک کہڑے رہے اس بیت پر کہڑے ہوتے اور گرتے تہے اور لوگ بہی کہڑے ہوئے روتے تہے ۵

باللہ فاردد فؤاد مکتئب	لیس لہ من حبیبہ خلف

مسئلۂ سماع کتاب وسیلۃ الطالب مین بغایت شرح و بسط سے لکہا گیا ہے طالب صادق کو چاہیئے کہ اوسکو ملاحظہ کرکے علم صدور حاصل کرے طرفین کے
دلائل اوسمین موجود ہین ۞
حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مجھے یہہ بات پہونچی کہ کوئی کافر بادشاہ بعض بلاد مسلمین پر غالب ہو گیا مسلمانون کو قتل کیا اونکا

مال لوٹا اور چاہا کہ بعض فقرا ومشائخ کو بھی قتل کرے شیخ اوسکے پاس تشریف لیگئے اوسکو منع کیا بادشاہ نے کہا اگر تم حق پر ہو تو میرے لئے کوئی دلیل ظاہر کرو شیخ نے اونٹ کی مینگنیون کیطرف اشارہ کیا ناگاہ وہ جواہر ہوگئین چمکنے لگین خالی آبخورے زمین پر رکھے ہوئے تھے اونکی طرف اشارہ کیا وہ ہوا مین لٹک گئے اونمین پانی بہر گیا اور اوندہے مونہہ زمین کیطرف لٹکتے رہے ایک قطرہ اونمین سے نہ گرا یہہ دیکھ کے بادشاہ ڈر گیا اوسکے بعض مصاحبون نے کہا کہ آپ اوسکو کوئی بڑی بات نہ سمجھین یہہ توجادو ہے بادشاہ نے شیخ سے کہا کہ اسکے سوا اور کوئی بات بتاؤ شیخ نے آگ جلانے کا حکم دیا وہ جلائی گئی اور فقراکو سماع کا حکم دیا جب اونکو وجد آیا تو شیخ اونکو لیکے آگ مین گھس گئے اور وہ آگ نہایت بڑی تھی پہر شیخ نے بادشاہ کے بیٹے کو جھپٹ لیا آگ مین اوسکو چکر دیا پہر اوسکو لیکے غائب ہوگئے معلوم نہین وہ دونون کدہر گئے بادشاہ وہان حاضر تہا اپنے لڑکے پر افسوس کرنے لگا گھڑی بہر کے بعد پہر دونون حاضر ہوگئے بادشاہ کے بیٹے کی ایک ہتیلی مین تفاح دوسرے مین انار تہا بادشاہ نے اوس سے پوچھا تو کہان تھا اوسنے کہا مین ایک باغ مین تھا وہان سے یہہ دونون پہل لے آیا اور نکل آیا بادشاہ کو اس سے حیرت ہوئی بعض جلساء سو نے کہا کہ یہہ بہی کسی صنعت باطل سے کیا ہے اسوقت بادشاہ نے کہا کہ جو کچہہ تم ظاہر کروگے مین اوسکو سچا نہ جانونگا یہانتک کہ تم اس پیالے سے پیو شیخ کے لئے ایک پیالہ زہر کا بہرا ہوا لکالا یہہ ایسا زہر تھا کہ اوسکے ایک قطرے کے پینے سے آدمی مرجاوے شیخ نے فقرا کو سماع کا حکم دیا جب اونکو حال آیا تو اوسوقت پیالہ اوٹھا کے سب زہر پی گئے پیتے ہی شیخ کے کپڑے پہٹ گئے لوگون نے اونپر اور کپڑے ڈالے وہ بھی پارہ پارہ ہوگئے اسیطرح کئی بار کپڑے ڈالے وہ سب پھٹ پھٹ گئے پہر اونکے بدن سے پسینا ٹپکنے لگا اسکے بعد کپڑے اونکے بدن پر ثابت رہے پھٹے نہین بادشاہ شیخ کا معتقد ہوا اونکی تعظیم کی اونکا اجلال واحترام کیا اور قتل وافساد سے باز رہا شاید وہ مسلمان بہی ہوگیا واللہ اعلم اس قسم کی حکایت بعض منسوبین سید احمد رفاعی قدس سرہ سے بہی مروی ہے کہ اونکو ایسا ہی معاملہ سلطان مغل کے ساتھ ہوا جسنے بغداد کو لیا رضی اللہ عنہ وعن جمیع الصالحین ؎

وفصل موت محبّین کے بیانمین

حکایت بعض صلحاء سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین بغداد کے باہر بعض صالحین کے ہمراہ تہا ایک جنازہ ہمپر سے گزرا اوسکے ساتھہ بہت مخلوق تھی ہم نے پوچھا کہ یہہ کون ہے کسی نے کہا یہہ ایک شخص ہے صالحین سے جو مرد صالح کہ میرے ہمراہ تہے اونہون نے کہا اللہ المستعان صالحین اسطرح مرتے ہین مین نے کہا تو پہر کسطرح مرتے ہین اونہون نے کہا وہ تو گھورونپر مرتے ہین کتے اونکا گوشت کہاتے ہین تین دن کے بعد مینے اونکو دیکھا کہ وہ ایک گھورے پر مرے ہوئے پڑے تہے کتے اونکا گوشت کہاتے تہے رضی اللہ عنہ ؎

واہ رے شورِ محبت خوب ہی چھڑکا نمک	ہڈیان میری ہماکس کس مزے سے کہائے ہے

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اولیاء ومحبین ومحبوبین اللہ عز وجل کے جنکے لئے دنیا مین نہ کوئی غرض ہے نہ کسی طرح کی آرزو انمین سے بہت لوگ اسیطرح مرتے ہین رہے وہ لوگ جو کہ دنیا مین راغب ہین لنبے ترنگے تمنائین آرزوئین کرتے ہین اونکے قصے حکایتین بہت سی ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا عرض کیا یا نبی اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ ہوا کو حکم دین کہ وہ مجھے بلاد ہند کیطرف اوٹھا لیجائے مجھے ابہی وہان ایک کام ہے اور اس باب مین بہت اصرار کیا آپنے فرمایا بہتر ہوا کو حکم دیا کہ اوسکو اوٹھا لیجاوے جب وہ آپکے پاس سے نکلا تو آپنے التفات فرمایا دیکھا کہ ملک الموت کھڑے ہوئے ہین اور مسکراتے ہین حضرت سلیمان علیہ السلام نے تبسم کا سبب پوچھا اونہون نے کہا یا نبی اللہ مجھے اس شخص سے تعجب ہوا اسلئے کہ مجھے حکم ہوا کہ مین اس گھڑی اسکی روح قبض کرلون پہر اوسنے جب آپسے سوال کیا کہ آپ ہوا کو حکم دین کہ اوسکو اوٹھا کے لیجاوے تو مجھے اس سے

تعجب ہوا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اس بات کے ساتھ ایمان واجب ہے کہ اللہ تبارک وتعالے کا امر اور اوسکی قدر اوسپر نافذ وجاری ہے جو کہ اوسکے علم غامض مین سابق ہوچکا وہ ضرور ہی ہوتا ہے گو اوسکو عقول بعید جانین بمقتضاے اپنی حکمت بالغہ اور مشیت سابقہ کے کہ جسکی طرف امر خاتمہ لاحقہ رجوع ہوتا ہے اور اوسکے لئے بعض اسباب غامضہ مہیا فرما دیتا ہے نسأل اللہ تعالیٰ الکریم ان یلطف بنا فی جمیع مقدورہ وان یدبر لنا بحسن تدبیرہ وآمین

باب دوم اس بیان مین کہ محبت الہی کا کامل طور پر سوال کرنا سب مطلبون سے بڑھکر اور تمام مقصودون سے زیادہ مقصود ہے

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا آیا میرے پاس میرا رب تبارک وتعالے نہایت حسین صورت مین یعنی خواب مین پھر حدیث کو بیان کیا اسی حدیث کے آخر مین فرمایا کہ اللہ تعالے نے فرمایا سوال کر مینے عرض کیا الٰہی مین تجھ سے نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے مساکین سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہون اور یہہ چاہتا ہون کہ تو میرے لئے بخشش فرما دے اور مجھپر رحم کرے اور جب تجھے کسی قوم کا فتنہ منظور ہو تو مجھے غیر مفتون اپنی طرف بلا لیجیو اور مین تجھسے تیری محبت اور محبت اوسکی جو تجھے دوست رکھے اور حب ایسے کام کی جو مجھے تیری طرف نزدیک کردے چاہتا ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہہ حق ہے اسکا درس کرو پھر اسکو سیکھ لو روایت کیا اس حدیث کو امام احمد وترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد ہے بعض روایتون مین یہہ ہے کہ محبت ایسے عمل کی جو مجھے تیری حب کو پہونچا دے بزار وطبرانی وحاکم نے بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور بزار نے باسناد ضعیف بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور انکی حدیث مین یہہ ہے کہ الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون تیری محبت اور تیرے حب کی حب اور حب ایسے عمل کی کہ وہ مجھکو تیری محبت کیطرف قریب کردے الٰہی مین تجھ سے ایسا ایمان چاہتا ہون کہ میرے دل سے لگا رہے یعنی کبھی جدا نہو یہانتک کہ مجھے علم ہوجاوے اس بات کا کہ ہرگز مجھے نہ پہونچیگا کچھہ مگر جو تو نے میرے لئے لکھہ رکھا ہے اور رضا اوسکے ساتھ جو تو نے میرے واسطے قسمت کیا ہے ترمذی وحاکم نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا یہہ تھی الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون تیری محبت اور حب اوسکی جو تجھے دوست رکھے اور اوس عمل کی جو مجھے تیری حب کو پہونچادے الٰہی تو زیادہ محبوب کردے مجھے اپنی محبت کو میری جان اور میرے گھر والے اور میرے مال اور ٹھنڈے پانی سے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر اور انکا قصہ بیان کرتے تو فرماتے کہ داؤد علیہ السلام سب بشر سے عبادت مین بڑھے ہوئے تھے ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ترمذی نے بروایت عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ بھی روایت کیا ہے کہ آپ اپنی دعا مین فرماتے تھے الٰہی تو مجھے اپنی حب عنایت فرما اور حب ایسے شخص کی جسکی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے الٰہی جو تو نے مجھے دیا ہے اون چیزون مین سے کہ مین اونکو دوست رکھتا ہون سو کر تو اوسکو میرے لئے قوت اوس کام مین جسکو تو دوست رکھتا ہے الٰہی اور جو تو نے مجھ سے روک رکھا ہے اون چیزون مین سے کہ مین اونکو دوست رکھتا ہون سو تو اوسکو میرے لئے فراغ کردے اوس کام مین جسکو تو دوست رکھتا ہے ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہے ابن ابی الدنیا وغیرہ نے ابو بکر بن ابی مریم سے انہون نے ہیثم بن مالک طائی سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے تھے الٰہی تو مجھے اپنی حب سب چیزون سے زیادہ محبوب کردے اور اپنی خشیت کو میرے نزدیک سب چیزون سے بڑھکر خوفناک فرما دے اور اپنی ملاقات کے شوق کے ساتھہ دنیا کی حاجتین مجھ سے قطع کردے اور جب تو دنیا والون کی آنکھین اونکی دنیا سے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھہ اپنی عبادت سے ٹھنڈی کردے یہہ حدیث مرسل ہے ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہہ بھی روایت کیا ہے کہ ابوہریرہ نے کہا مینے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو مین نماز پڑھی جب اونہون نے سجدہ کیا تو مینے اونکو یہہ کہتے سُنا

الٰہی تو اپنی حب کو سب چیزون سے زیادہ مجھے محبوب کردے اور اپنے خوف کو سب چیزون سے زیادہ خوفناک میرے نزدیک کردے ابو نعیم نے اسکو یون روایت
کیا ہے اللھم اجعل احب الاشیاء الی واخشی عندی معنی وہی ہین جو پہلے گزر چکے نافع کی صحیح روایت مین آیا ہے یہہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہین کہ ابن عمر اپنے مناسک حج مین صفا مروہ پر یہہ دعا کرتے تھے الٰہی تو مجھے اون لوگون مین سے کر جو تجھے دوست رکھتے ہین اور تیرے فرشتون سے محبت رکھتے
ہین اور تیرے رسولون کو چاہتے ہین اور تیرے نیک بندون سے دوستی رکھتے ہین الٰہی تو مجھے اپنی طرف محبوب کرلے اور اپنے فرشتون کیطرف اور اپنے رسولون
کیطرف اور اپنے نیک بندون کیطرف یعنی مین تجھے اور ان سبکو دوست رکھون اور تو اور یہہ سب میرے ساتھ محبت رکھین یہہ دعا بہت طویل ہے بقدر ضرورت
یہان لکھی گئی ابراہیم بن جنید نے کتاب المحبہ مین اپنی اسناد سے روایت کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام فرماتے تھے الٰہی تو مجھے اپنے دوستون سے کرلے اسلیئے کہ جب تو
کسی بندے کو چاہتا ہے تو اوسکا گناہ بخشدیتا ہے گو کتنا ہی بڑا ہو اور اوسکا عمل قبول فرماتا ہے اگرچہ تھوڑا ہو اور اسی کتاب مین بسند خود صالح بن مسمار سے
روایت کیا ہے انھون نے کہا ہمکو یہہ پہونچا کہ اللہ عزوجل نے سلیمان بن داؤد علیہما السلام کیطرف انکے باپ داؤد کے مرنے کے بعد ایک فرشتہ بھیجا فرشتے نے
انسے کہا میرے رب عزوجل نے آپکی طرف مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ اللہ تعالے سے کسی حاجت کا سوال کرین حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا مین اپنے رب سے
یہہ سوال کرتا ہون کہ وہ میرے دلکو اپنا محب کردے جیسا کہ میرے باپ داؤد کا دل اوس سے محبت رکھتا تھا اور اللہ تعالے سے یہہ مانگتا ہون کہ وہ
میرے دلکو ایسا کردے کہ اوس سے خوف رکھے جیسا کہ میرے باپ داؤد کا دل اوس سے ڈرتا تھا اللہ تبارک وتعالے نے فرمایا کہ مینے اپنے بندے کیطرف اسلیئے بھیجا
کہ وہ مجھسے کوئی حاجت مانگے سو اوسکی حاجت میری طرف یہہ ہوئی کہ مین اوسکے دلکو ایسا کردون کہ مجھے چاہنے لگے اور اوسکے* دلکو ایسا کردون کہ مجھسے
ڈرنے لگے قسم ہے مجھے اپنی عزت کی بیشک مین اوسکی عزت آبرو کرونگا سو اللہ تعالے نے اونکو ایسا ملک عنایت فرمایا کہ اونکے بعد وہ کسی کے لیئے لایق نہین فرمایا
ھذا عطاؤنا فامنن او امسک بغیر حساب وان لہ عندنا لزلفی وحسن ماٰب یعنی یہہ ہے بخشش ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ حساب نہین
اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا سلام بن مسکین رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہہ کہتے سنا الٰہی ہمارے دلون کو اپنے
ایمان ویقین سے بھردے اور اپنی معرفت اور اپنی تصدیق اور اپنی حب اور اپنی ملاقات کے شوق سے بھردے عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا گیا ہے کہ وہ اپنی دعا مین کہتے تھے الٰہی مین تجھ سے ایسے ارکان مانگتا ہون کہ تیری عبادت پر قوی ہون اور ایسے جوارح چاہتا ہون کہ تیری طاعت
کیطرف مسارعت کرین اور ایسی ہمتون کا سوال کرتا ہون کہ تیری محبت کے ساتھ متعلق ہون مرشد ابی عامر حضرت حسن بیٹے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہم سے
روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی دعا مین یہہ کہتے تھے الٰہی تو مجھے اپنی ایسی محبت دے کہ اوسکے ساتھ دنیا کی محبتین اور اوسکی لذتین مجھسے
قطع کردے اور ایسی محبت عنایت کر کہ اوسکے سبب سے آخرت کی خیر اور اوسکے نعیم کو میرے لیئے جمع کردے الٰہی تو اپنی محبت کو سب چیزون سے
زیادہ پسند میرے نزدیک کردے اور سب چیزون سے زیادہ میری آنکھ کو ٹھنڈی کرنے والی فرمادے اور کردے تو مجھے کہ مین تجھے
ایسا دوست رکھون جیسا تیری محبت مین رغبت رکھنے والے تجھے دوست رکھتے ہین ایسی محبت کہ نہ ملے اوسمین اور کوئی محبت کہ وہ اعلے ہو اوس سے
میرے سینے مین اور نہ اوس سے زیادہ میرے نفس مین یہانتک کہ میرا دل اوسکے ساتھ مشغول ہوجاوے سرور سے اوسکے غیر کے ساتھ اور یہانتک
کہ کامل ہوجاوے میرے لیئے اوسکے ساتھ ثواب کل کو اعلی منازل محبین مین یا کریم مرشد کہتے ہین کہ حضرت حسن خیار اہل بیت سے تھے سب کلام سے پیچھے یہہ دعا
کیا کرتے تھے اور روتے تھے عقبہ بن فضالہ سے روایت ہے یہہ کہتے ہین ابو عبیدہ خواص بعد بوڑھے ہونے کے اپنی دعا مین یہہ کہتے تھے الٰہی تو مجھے عنایت فرما
اپنی محبت اور اپنی طاعت کی حب اور اپنے فرمان بردارون کی حب اور اپنے اولیا کی حب اور اپنے محبت والون اور خدمتگارون کی حب الٰہی تو مجھے ایسی
حب دے کہ بسبب اوسکے بلند کرے تو مجھے اپنے پاس اعلے درجات اہل ان لوگون کی منازل مین جو تیرے محب ہین عقبہ کہتے ہین کہ ابو عبیدہ اتنے روتے

کہ گلا بند ہونے لگتا یہہ بہت بوڑہے ہو گئے تہے ابو صخر محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک دن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے محمد کیطرف آدمی بہیجا اور عمر اوسوقت امیر مدینہ تہے عمر نے انسے کہا اے ابو حمزہ ایک آیت نے شب گزشتہ کو مجہے بیخواب کر دیا محمد نے کہا اے امیر وہ کونسی آیت ہے عمر نے کہا یہہ قول اللہ عز وجل کا یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ الی قولہ لومۃ لائم محمد نے کہا اللہ سبحانہ نے یا ایہا الذین آمنوا سے حکام قریش کو مراد رکہا ہے جو کوئی تم مین سے اپنے دین یعنی حق سے پہریگا تو اللہ بدلے لے آویگا ایسی قومونکو کہ وہ اوس سے محبت رکہیگا اور وہ اوس سے محبت رکہین گے یہہ لوگ یمن والے ہین عمر نے کہا کاش مین اور تو انہین مین سے ہوتے محمد نے کہا آمین ابن ابی الدنیا نے باسناد خود سعید بن صدقہ ابی مہلہل سے روایت کیا ہے انہون نے کہا خواب مین میرے پاس کوئی شخص آیا اور کہا کیا تو اللہ کو دوست رکہتا ہے مینے کہا ہان قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے بیشک مین البتہ اوسکو دوست رکہتا ہون اور اوسکی طاعت کو دوست رکہتا ہون اوسنے کہا تو پہر تو کیون نہین پکارتا مثل پکارتے اوسکے اولیا کے مینے کہا وہ کیا ہے اوسنے کہا کہہ نبہنی الہی للحظ العظیم من محبتک یا بارئ النسم یعنی الہی مجہے آگاہ کردے بڑے حصے کے لئے اپنی محبت سے اے خالق خلق کے احمد بن ابی الحواری نے کہا مجہے حدیث کی ابو قرہ نے اونکو حمید بن قائد نے کہا بعض تابعین یہہ کہتے تہے الہی تو نے مجہے دیا بغیر اسکے کہ مین تجہسے مانگون پہر تو کیونکر مجہے محروم رکہیگا اس حال مین کہ مین تجہہ سے سوال کرون الہی مین تجہہ سے یہہ سوال کرتا ہون کہ تو اپنی عظمت کو میرے دل مین ساکن کردے اور یہہ کہ پلادے تو مجہے ایک گہونٹ اپنے محبت کے پیالے سے احمد نے کہا اور حدیث کی مجہہ سے جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا حضرت مریم حضرت عیسی علیہما السلام کی مان کی دعا سے یہہ ہے اللہم املأ قلبی بک فرحا وغشنی وجہی منک الحیاء اور بعض تابعین کی دعا تہی یہہ ہے اللہم امت قلبی بخوفک وخشیتک واحیہ بحبک وذکرک الہی تو میرے دلکو اپنے خوف سے مار اور اپنے حب و ذکر سے اوسکو زندہ کر

حکایت ذو النون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات کعبے کا طواف کر رہا تہا لوگ سو گئے تہے سنسان ہو گیا تہا ناگاہ مینے دیکہا کہ ایک شخص کعبے کے مقابل یہہ دعا کر رہا ہے رب عبدک المسکین الطرید الشرید من بین یدیک اسألک من الامور اقربہا ومن الطاعات احبہا واسألک باصفیائک من خلقک الکرام من الانبیاء علیہم السلام الا سقیتنی بکاس محبتک وکشفت عن قلبی اغطیۃ جہل معرفتک حتی ارقی باجنحۃ الشوق الیک فاناجیک فی ارکان الحق بین ریاض العرفان یعنی اے میرے رب تیرا غلام مسکین ہنکالا ہوا بہاگا ہوا تیرے سامنے سے مانگتا ہون مین تجہہ سے امور سے جو اونمین سے نہایت قریب ہے اور عبادتون سے جو نہایت محبوب ہے اور سوال کرتا ہون مین تجہہ سے تیرے چہنے ہوئے لوگون کے ساتہہ تیرے خلق سے جو بزرگ ہین یعنی انبیا علیہم السلام کہ تو اپنی محبت کے پیالے سے مجہے پلادے اور کہولدے تو میرے دل سے تیری معرفت کے جہل کے پردے یہانتک کہ شوق کے پرون سے مین تیری طرف چڑہون پہر ارکان حق مین درمیان باغون عرفان کے تجہہ سے مناجات کرون پہر وہ رویا یہانتک کہ مینے اوسکے آنسو گرنے کی آواز کنکریون پر سنی پہر ہنسا اور چلا گیا مین اوسکے پیچہے چلا مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ شخص یا تو عارف ہے یا دیوانہ ہے وہ مسجد سے نکلکے کے ویرانے کا رستہ لیا پہر اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا تجہے کیا ہوا ہے تو پہر جا مینے کہا اللہ آپ پر رحم کرے آپکا نام کیا ہے اونہون نے کہا عبد اللہ مینے کہا کسکے بیٹے کہا ابن عبد اللہ مینے کہا یہہ تو مین جانتا ہون کہ ساری خلق اللہ کے بندے ہین اور بندون کے بیٹے ہین آپ اپنا نام بتائیے کہا میرے باپنے میرا نام سعدون رکہا ہے مینے کہا جو معروف بمجنون ہین کہا ہان مینے کہا وہ کون لوگ ہین جنکی حرمت کے ساتہہ آپنے اللہ تعالے سے سوال کیا کہا یہہ وہ لوگ ہین جو اللہ تعالے کیطرف چلے مثل چلنے اون لوگون کے جنہون نے محبت کو نصب العین رکہا اور تجرد اختیار کیا مثل تجرد اونکے جنکے دلون کو محبت نے پکڑ لیا پہر اوس شخص نے میری طرف التفات کیا اور کہا اے ذو النون مینے کہا ہان کہا مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ تو کہتا ہے کچہہ کہہ کر مین سنون اسباب معرفت کو مینے کہا آپ تو خود ایسے ہو کہ آپ کے علم سے اقتباس کیا جاتا ہے کہا سائل کا حق جواب ہے ۔

باب سوم اون اسباب کے بیان مین جنکے سبب سے محبت الہی حاصل ہوتی ہے

اور وہ کئی ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے جو نعمتین اپنے بندونکو عنایت فرمائی ہین اونکو پہچانے اونکی معرفت حاصل کرے اسلیئے کہ دل مجبول ومفطور ہین محبت محسن پر یعنی جو کوئی جسکے ساتھہ احسان کرتا ہے اوسکی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوتی ہے یہہ بات اصل خلقت انسانی مین رکھی گئی ہے یہہ کلام حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اور جو مرفوعًا اس باب مین انسے مروی ہے وہ صحیح نہین یعنی یہہ قول انہین کا ہے بعض نے کہا جب یہہ بات ٹہیری کہ دل محسن کی محبت پر مجبول ہین تو پہر اوسکا کیا کہنا جو اللہ تعالے کے سوا کسی کو محسن نہین جانتا وہ کیونکر بالکل اوسی کیطرف مائل نہوگا بعض سلف رحمہم اللہ نے فرمایا نعمتون کا ذکر کرنا اللہ عز وجل کی محبت پیدا کرتا ہے فضیل رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کیطرف وحی بہیجی کہ تو مجھے دوست رکھہ اور اونکو جو مجھے دوست رکھتے ہین اور مجھے اپنے بندون کیطرف دوست کرا اونہون نے کہا یارب یہہ تو مین سمجھا کہ مین تیرے ساتھہ محبت رکھون اور اونکے ساتھہ جو تجھے دوست رکھتے ہین تجھے تیرے بندون کیطرف کیونکر محبوب کرون فرمایا تو میرا ذکر کر اور سوا نیکی کے اور کچھہ مجھہ سے بیان مت کر کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا اللہ عز وجل نے موسیٰ علیہ السلام کیطرف وحی بہیجی کیا تو دوست رکھتا ہے کہ میری جنت اور میرے فرشتے اور جو جن انس مینے پیدا کیئے تجھے دوست رکھین موسیٰ نے کہا ہان یارب فرمایا تو مجھے میرے بندون کیطرف محبوب کر عرض کیا کیونکر تجھے تیرے بندون کیطرف محبوب کرون فرمایا میرے احسان میری نعمتین اونکو یاد دلا اسلیئے کہ وہ یاد نکرینگے مجھہ سے مگر ہر بہلائی کو ابو عبد اللہ جدلی سے روایت ہے انہون نے کہا اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کیطرف وحی بہیجی کہ تو مجھے چاہ اور اونکو چاہ جو مجھے چاہتے ہین اور مجھے لوگون کیطرف محبوب کر عرض کیا یارب مین تجھے چاہونگا اور اونکو جو تجھے چاہتے ہین لوگون کیطرف تجھے کیونکر محبوب کرون فرمایا تو اونکو میرے احسان میری نعمتین یاد دلا وہ مجھہ سے ذکر نکرینگے مگر نیکی کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اسلیئے کہ وہ اپنی نعمتون سے تمہین غذا دیتا ہے اور مجھے دوست رکھو اللہ کی دوستی کے لیئے اور میرے اہلبیت کو دوست رکھو میری دوستی کے لیئے یہہ حدیث ترمذی کے بعض نسخون مین موجود ہے جاننا چاہیئے کہ نعمتون پر محبت رکھنا منجملہ شکر منعم ہے اور شکر واجب اوسپر جسپر انعام کیا گیا اسیلیئے کہتے ہین کہ شکر دل زبان اعضا سے ہوتا ہے یعنی اسکا مورد عام ہے دوسرا سبب جس سے محبت الہی حاصل ہوتی ہے اللہ عز وجل کی معرفت ہے حسن بن ابی جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے عتبہ غلام کو یہہ کہتے سنا کہ جس نے اللہ تعالے کو پہچانا اوسنے اوسکو دوست رکھا اور جس نے اوسکو دوست رکھا اوسنے اوسکی طاعت کی اور جسنے اللہ تعالے کی فرمانبرداری کی اوسکی اللہ تعالے نے آؤ بہگت فرمائی اوسکو اپنے پڑوس مین بسایا اور جسکو اپنے پڑوس مین بسایا تو اوسکو خوشی ہے اور خوشی ہے اور خوشی ہے عتبہ یہہ کہتے رہے یہانتک کہ بیہوش ہوکر سجدے مین گر پڑے اسکو ابراہیم بن جنید نے روایت کیا بدیل بن میسرہ نے کہا جسنے اپنے رب کو پہچانا تو اوسکو دوست رکھا اور جسنے دنیا کو پہچانا اوسنے اوسمین بے رغبتی کی اسکو امام احمد رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایت کیا ہے اور معرفت خاصہ کے بڑے اسباب مین سے فکر کرنا ہے ملکوت آسمانون اور زمین مین اور جو کچھہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے جوزجانی کہتے ہین مجھہ سے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا کہ ہم جمعے کے دن زوال کے بعد مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے پاس رہا کرتے تہے خلیفہ عبدی عصر کے بعد آیا کرتے دروازے کے دونون بازو پکڑ لیتے اور کہتے اے ابو یحیی السلام علیک اے ابو یحیی اگر اللہ عز وجل کو دیکھکر ہی اوسکی عبادت کیجاتی تو اوسکو کوئی نہ پوجتا اوسکو آنکھین نہین پاسکتین لیکن مؤمنین نے اس رات کے آنے مین تفکر کیا جب یہہ آتی ہے تو ہر چیز کو ڈہانک لیتی ہے ہر چیز کو بہر دیتی ہے دن کی سلطنت کو مٹا دیتی ہے اور دن کے آنے مین تفکر کیا جب آتا ہے تو ہر چیز کو بہر دیتا ہے ہر چیز کو ڈہانک لیتا ہے رات کی سلطنت کو مٹا دیتا ہے بادل مین تفکر کیا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان مین مسخر کیا گیا ہے کشتی مین فکر کی کہ دریا مین چلتی ہے لوگونکو نفع دیتی ہے سردی گرمی مین غور کی قسم ہے اللہ کی کہ ایمان والے اون چیزون مین جو اونکے رب نے اونکے لیئے پیدا فرمائی ہین ہمیشہ فکر کرتے رہتے ہین یہانتک کہ اون کے

دلون نے یقین کرلیا اورگویا اللہ تعالےٰ کو دیکھکر پوجا شمیط بن عجلان رحمہ اللہ کہتے ہین ہمارے ربنے ہمکو آگاہ کیا اپنی ذات پر اس آیت مین ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش الآیہ یعنی بیشک رب تمہارا وہ اللہ ہے جسنے آسمان وزمین چھ دن مین پیدا کئے پھر بیٹھا عرش پر قرآن شریف مین بہت جگہ ایسی نشانیون کا ذکر فرمایا ہے جو دلالت کرتی ہین عظمت وقدرت وجلال وکبریا وروافت ورحمت وبطش وانتقام الٰہی پر اسکے سوا اور صفات علیا اور اسماء حسنے کا بیان فرمایا ہے بندونکو ان چیزون کے ساتھ وعظ ونصیحت کیا ہے مصنوعات الٰہی جو اوسکے کمال پر دلالت کرتی ہین انمین تفکر کرنے کی رغبت دلائی ہے اسلیئے کہ دل کمال کی محبت پر پیدا کئے گئے ہین یہہ محبہ انکی خلقت مین رکھی گئی ہے اور حقیقۃ کوئی کمال سوائے اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے اور کسی کے لئے نہین ہے اسیلئے سلف صالح رحمہم اللہ تعالےٰ تفکر کو بدن کے نفلی عبادتون پر تفضیل دیتے تھے یہہ بات ابن مسیب اور حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ تعالےٰ کی نعمتون مین فکر کرنا افضل عبادت ہے عبید اللہ بن محمد تیمی رضی اللہ عنہ نے کہا طول فکر بہترین نوافل ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا اکثر عمل اعتبار وتفکر تھا امام احمد رضی اللہ عنہ کا کلام بھی اسکی مثل پر دلالت کرتا ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا معرفت تین چیز سے حاصل ہوتی ہے ایک تو کامون مین نظر وغور کرنا کہ کیونکر اونکی تدبیر کی دوسرے مقادیر مین تامل کرنا کہ کیونکر اونکو مقدر فرمایا تیسرے خلائق مین تفکر کرنا کہ کسطرح اونکو پیدا کیا ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا معرفت الٰہی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے فرمایا اوس سے انکا کلام پورا ہوا تب بندے کی معرفت اللہ تعالےٰ کے ساتھ قوی ہوتی ہے تو اوسکی طاعت کی محبت قوت پکڑتی ہے اور بقدر اسکے ذکر وغیرہ عبادتون کی لذت اوسکو حاصل ہوتی ہے ابن ابی الدنیا نے باسناد خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اہل کتاب نے مجھے خبر دی اس امر کی کہ بیشک یہہ امت یعنی امت محمدیہ مرحومہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ ذکر کو ایسی دوست رکھتی ہے جیسے کبوتری اپنے گھونسلے کو دوست رکھتی ہے اور بیشک یہہ لوگ ذکر اللہ کیطرف جلد جانے مین بہت بڑھکر ہین اونٹون سے اپنے گھاٹ کیطرف پیاس کے دن مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا نہین لذت پائی لذت پانیوالون نے مثل ذکر اللہ عزوجل کے اور انہین سے روایت ہے کہتے ہین مین نے توراۃ مین یہہ عبارت پڑھی ایہا الصدیقون تنعموا بذکری فی الدنیا فانہ لکم فی الدنیا نعیم وفی الآخرۃ جزاء یعنی اے راست باز لوگو مزہ لو میری یاد سے دنیا مین اسلیئے کہ وہ تمہارے واسطے دنیا مین مزہ ہے اور آخرت مین بدلا ہے محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ نے کہا مینے بعض حکمت مین یہہ پایا ایہا الصدیقون افرحوا بی وتنعموا بذکری یعنی اے سچے لوگو خوش ہو میرے ساتھ اور مزہ لو میری یاد کے ساتھ مسلم ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہین مزہ پایا مزہ پانیوالون نے کسی چیز کے ساتھ کہ وہ زیادہ مزے دار ہو اونکے سینون مین اللہ عزوجل کی حب اور اوسکے یاد کرنیوالون کی محبت سے احمد بن عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مینے زبور داؤد علیہ السلام مین پڑھا کہ دوست رکھو اللہ کو اے سچے گروہ خوش ہو اے سچے لوگو اللہ کے ساتھ اور مزہ لو اوسکی یاد کے ساتھ فضل رقاشی رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ کی اگر ساری دنیا کی سب لذتین عابدین کے لئے جمع کیجاوین تو بھی اونکے نزدیک اپنی جانون کا اللہ تعالےٰ کے لیے اوسکی طاعت مین ذلیل وخوار کرنا ان سب سے زیادہ مزے دار اور نہایت شیرین ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے بڑا درجہ یہہ ہے کہ تیرے نزدیک اللہ کا ذکر شہد سے زیادہ میٹھا ہوجاوے اور جیسا پیاسے کو گرمی کے دن مین صاف میٹھا پانی پسند ہوتا ہے تجھے اس سے بڑھکر اللہ تعالےٰ کا ذکر محبوب ہو زہیر بابی رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک اللہ کے کئی بندے ہین کہ اونہون نے اوسکا ذکر کیا تو اونکی جانین تعظیم واشتیاق کے سبب سے نکل گئین ایک گروہ ایسا ہے کہ اونہون نے اوسکا ذکر کیا تو اوسکے خوف اور ہیبت سے اونکے دل ڈر گئے یہہ لوگ اگر جلائے جاوین آگ مین تو اوسکا چھونا اونکو معلوم نہو دوسرے وہ لوگ ہین کہ اونہون نے سردی مین اوسکا ذکر کیا تو اوسکے خوف کے مارے اونکے بدن سے پسینا ٹپکنے لگا ایک وہ ہین جنہون نے اوسکا ذکر کیا تو اونکے رنگ متغیر ہوگئے دوسرے وہ ہین کہ اونہون نے اوسکی یاد کی تو جلگئے سے آنکھین اونکی خشک ہوگئین ابو حفص نیشاپوری رضی اللہ عنہ جب ذکر اللہ کرتے تو اونکا رنگ متغیر ہوجاتا تھا یہانتک کہ جو لوگ وہان حاضر ہوتے وہ سب

اونکی حالت کو دیکھتے تھے ایک بار اونھون نے ذکر کیا جب اپنی حالت سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے ہمارا ذکر محققین کے ذکر سے کیا بعید ہے مین نہین گمان کرتا کہ کوئی محقق بغیر غفلت کے اللہ کا ذکر کرے پھر اسکے بعد باقی رہجاوے مگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اسلئے کہ نبوت کی قوت سے اونکی تائید کیگئی ہے اور خواص اولیاء رضی اللہ عنہم کہ وہ اپنی ولایت کی قوت سے مدد دیئے گئے ہین باوجود اسکے پھر بھی اگر پردہ کھلجاوے تو ظاہر ہو کہ کام نہایت ہی بڑا ہے اسی لئے اہل جنت کہین گے جبکہ اونکے واسطے پردے اوٹھا دئے جاوینگے اور اللہ سبحانہ کا معائنہ کرینگے سبحانک ما عبدناک حق عبادتک یعنی الٰہی تو پاک ہے ہمنے تیری عبادت نہ کی جیسا حق تھا تیری عبادت کرنے کا ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے لئے آسمان مین کئی فرشتے ایسے ہین کہ قیامت تک کھڑے رہینگے اونکے دونون شانون کے درمیان کا گوشت اوسکے خوف سے کانپتا ہے اونمین سے کوئی فرشتہ ایسا نہین کہ اوسکی آنکھ سے آنسو ٹپکے مگر گرتا ہے اور فرشتہ پر کہ تسبیح کر رہا ہے اور کئی فرشتے اللہ تعالےٰ کے سجدے مین پڑے ہوئے ہین جبسے آسمان زمین کو پیدا کیا اونھون نے اپنے سر نہین اوٹھائے اور نہ قیامت تک اوٹھاوینگے اور کئی فرشتے صف باندھے ہوئے ہین قیامت تک اپنی جگہ سے جدا نہونگے جب قیامت کا دن ہوگا تو تیرا رب عزوجل اونکے لئے تجلی فرمائیگا وہ اوسکی طرف دیکھین گے اور کہین گے سبحانک ما عبدناک کما ینبغی لک یعنی الٰہی تو پاک ہے جیسا چاہیے تھا ویسا ہمنے تجھکو نہین پوجا اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے ایک طریق سے مرفوعاً مروی ہے اور ایک اور طریق سے مرسلاً بھی مثل اسکے روایت کیا گیا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی موقوفاً مثل اسکے مروی ہے بخاری و مسلم مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے لئے کئی فرشتے ہین کہ رستون مین ذکر والون کو ڈھونڈھتے پھرتے ہین جب کسی گروہ کو اللہ عزوجل کی یاد کرتے ہوئے پاتے ہین تو اپنے ساتھیون کو پکارتے ہین آؤ اپنی حاجت کیطرف پھر وہ سب اونکو اپنے پرون سے آسمان تک ڈھانک لیتے ہین فرمایا پھر اونسے اونکا رب پوچھتا ہے اور وہ اونکو خوب جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہین فرمایا کہ فرشتے عرض کرتے ہین تیری پاکی بیان کرتے ہین تیری بڑائی کرتے ہین تجھے سراہتے ہین تیری بزرگی بیان کرتے ہین پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کیا اونھون نے مجھے دیکھا ہے عرض کرتے ہین نہین قسم ہے اللہ کی اونھون نے تجھے نہین دیکھا فرمایا پھر ارشاد ہوتا ہے کیا ہو اگر وہ مجھے دیکھ لین فرمایا فرشتے عرض کرتے ہین اگر وہ تجھے دیکھ لین تو خوب ہی تیری عبادت کرین اور نہایت ہی تیری بزرگی بیان کرین یا حمد کرین اور بہت ہی تیری تسبیح کرین اور باقی حدیث کو بیان کیا اس سے اللہ تعالےٰ کے یاد کرنے والون کی خوبی معلوم ہوئی اسلئے کہ فرشتے انکو تلاش کرتے پھرتے ہین جہان کہین ملجاتے ہین فرشتے اونکو اپنے پرون سے چھپا لیتے ہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ تسبیح تکبیر تحمید یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ ذکر اللہ ہے احادیث مین ان کلمون کے بہت اجر و ثواب بیان فرمائے ہین بعض حدیثون مین لا الہ الا اللہ کو افضل ذکر فرمایا ہے غرضکہ یاد الٰہی نہایت عمدہ چیز ہے کسیطرح ہو خاصکر وہ ذکر جنکو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہے اونکی فضیلت بیان فرمائی ہے اونکا کیا کہنا وہ تو سراپا نور بلکہ نور علیٰ نور ہین صدق و اخلاص و مخالفت ہویٰ کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے معاملہ رکھنا یہہ بھی ایک سبب ہی اون اسباب مین سے جنسے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے یہہ ایسا سبب ہے کہ اسکی وجہ سے اللہ تعالےٰ اپنے بندے پر مہربانی فرماتا ہے اوسکو اپنی محبت عنایت کرتا ہے بشر حافی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ فتح موصلی رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص اپنی نظر دل کیطرف ہمیشہ لگائے رہتا ہے اوسکو اپنے محبوب کے ساتھ فرحت پیدا ہوتی ہے اور جو کوئی محبوب کو اپنی خواہش پر اختیار کرتا ہے اس سے اوسکی محبت پیدا ہوتی ہے اور جو محبوب کیطرف مشتاق ہو اوسکے ماسوا مین بے رغبتی کرے اوسکے حق کو نگاہ رکھے بالغیب اوس سے ڈرے اس سے محبوب کا دیدار نصیب ہوتا ہے اسکو ابو نعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے کہتے ہین سری سقطی رحمہ اللہ کی ایک دکان تھی جس بازار مین یہہ تھے وہ جلگیا انکی دکان نہ جلی انکو کسی نے خبر دی انھون نے کہا الحمد للہ پھر فکر کی تو یہہ سمجھے کہ لوگون کی تکلیف اپنی سلامتی پر خوش ہوئے جو کچھ دکان مین تھا سب خیرات کر دیا اللہ تعالےٰ نے اونکی قدر دانی فرمائی محبت کا درجہ عنایت کیا کسی نے انسے حال پوچھا انھون نے یہہ شعر پڑھ دیا ؎

من لم یبت والحب حشو فؤادہ
لم یدر کیف تفتت الاکباد

یعنی جسکا دل محبت سے پر ہو وہ کیا جانے کہ کلیجے کیونکر پھٹتے ہین انکی حالت یہانتک پہونچی کہ یہہ بیمار ہوئے انکا قارورہ حکیم کے پاس لیگئے اوسنے دیکھکر کہا یہہ عاشق ہے جو شخص قارورہ لیگیا تھا اوسنے چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا ایک بار لوگون نے انکے جسم کو دیکھا یہہ نہایت زار نزار تھے کہنے لگے اگر مین کہون کہ یہہ سب کچھہ اوسکی محبت سے ہے تو کہہ سکتا ہون مرتعش رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا محبت کس چیز سے ملتی ہے کہا اولیاء اللہ کی دوستی اور اعداء اللہ کی دشمنی سے اور اسکی موافقت ہے جن اسباب سے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے انمین سے بڑا سبب کثرت ذکر حضور کے ساتھہ ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین جو کوئی اپنے دل اور زبان کو ذکر کے ساتھہ مشغول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے دل مین اپنے شوق کا نور ڈالدیتا ہے ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ کہتے ہین کہا گیا ہے کہ محب الٰہی کی نشانیون سے ذکر کا دوام دل وزبان کے ساتھہ ہے اور جو کوئی اللہ عز وجل کے ذکر مین زیادہ مشغول رہیگا ضرور ہی اوسکو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوگی ایک سبب محبت الٰہی حاصل کرنے کا قرآن شریف کی تلاوت ہے دہیان اور سوچ کے ساتھہ خصوصاً ان آیتون کی تلاوت جو کہ اسماء وصفات الٰہی اور افعال عظیم الشان کی متضمن ہین اسکی محبت سے بندہ لایق محبت الٰہی کے ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اوس سے محبت رکہنے لگتا ہے بخاری ومسلم مین حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے وارد ہوا ہے کہ ایک شخص لوگونکو نماز پڑہایا کرتا اور اپنی قرأت قل ہو اللہ احد کے ساتھہ ختم کرتا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اوس سے اسکا سبب پوچھا جاوے اوسنے عرض کیا کہ یہہ سورت رحمٰن کی صفت ہے اور مین دوست رکہتا ہون کہ اوسکو پڑہا کرون آپنے ارشاد فرمایا کہ اوسکو خبر کردو بیشک اللہ تعالیٰ اوسکو دوست رکہتا ہے اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفتون کو دوست رکہنا موجب محبت الٰہی ہے یعنی جو کوئی اوسکے صفتون کو دوست رکہیگا اللہ تعالیٰ اوس سے محبت رکہیگا ایک سبب اسباب محبت سے یہہ ہے کہ قرآن وحدیث مین اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اوسکا زیارت کرنا یوم المزید مین اونکا جمع ہونا وارد ہوا ہے اسکو یاد کرے یہہ بہی ایک محبت خاص پیدا کرتا ہے اسی کی طرف حسن رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا ہے حسن سے مروی ہے اونہون نے کہا مین تمکو اللہ عز وجل سے ڈرنے ہمیشہ فکر کرنے کی وصیت کرتا ہون اسلیے کہ یہہ ساری نیک خصلتون کی کنجی ہے اسی کے ساتھہ اللہ تعالیٰ ہر موفق کو مخصوص فرماتا ہے اور تم جان رکہو کہ جو کچھہ کسی دریافت کرنیوالے نے تفکر سے حاصل کیا اوس سب سے بہتر اللہ تعالیٰ کا اخلاص اور اوسکی محبت کا پیالہ پینا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ کے وہی لوگ دوست ہین جنکو عمدہ زندگی نصیب ہوئی جینے کا مزہ چکھا اپنے حبیب سے مناجات کی اپنے دلون مین اوسکی محبت کی حلاوت پائی خاصکر جب کہ اونمین سے کسی کے دل پر یہہ خطرہ گزرا کہ وہ بالمشافہ باتین کریگا مقام امین مین پردے اوٹہا دیگا ہمیشہ ہمیشہ کی خوشی ہوگی اپنا جلال اونکو دکہائیگا اپنی گفتگو کی لذت اونکو سنائیگا جیتے جی جو مناجات اوس سے کی تھی جبکہ اونکے دل اوسکی محبت سے بہرے ہوئے تہے سب طرف سے اپنی محبت کو اوسی کیطرف پہیرے ہوئے تہے سب چیزون پر اوسیکو اختیار کیے ہوئے تہے ہر طرف سے ٹوٹکر اوسیکی طرف متوجہ تہے اس مناجات کا جواب دیگا اور جو لوگ محبت مین خالص نہین ہین اونکی ملاقات اپنے دوست سے عمدہ شکل پر نہوگی قسم ہے اللہ کی کسی دانشمند کے لئے حلال نہین ہے اور نہ پسندیدہ کہ سوائے حب الٰہی کے اور کسی چیز کا استیعاب کرے اسکو ابن ابی الدنیا وغیرہ نے روایت کیا ہے ۞

باب چہارم سچی محبت کی نشانیونکے بیان مین اور وہ چند ہین

طاعت الٰہی کا التزام اوسکی راہ مین لڑنا اس باب مین ملامت کو لذیذ جاننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم یعنی اے ایمان والو جو کوئی تم مین پہریگا اپنے دین سے تو اللہ آگے لاویگا ایک لوگ کہ اونکو چاہتا ہے وہ اوسکو چاہتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر اور زبردست ہین کافرون پر لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور ڈرتے نہین کسی کے

الزام سے یہہ فضل ہے اللہ کا دیگا جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے خبردار **ف** جب حضرت کی وفات پر عرب دین سے پہرے تو حضرت صدیق نے
یمن سے مسلمان بلائے اونسے جہاد کروایا کہ تمام عرب مسلمان ہوئے یہہ اونکے حق مین بشارت ہے اللہ تعالے نے اس آیت مین اپنے محبون کے چند وصف
بیان فرمائے ایک یہہ کہ وہ نرم دل ہین مسلمانون پر مراد اس سے نرمی جانب اور جہکانا بازو کا ہے یعنی وہ مومنین پر رحم کرتے ہین اونسے نرمی کرتے
ہین ہر طرح سے اونکی طرف متوجہ رہتے ہین اونکے ساتھہ ترش روئی سے پیش نہین آتے اونسے اکڑتے نہین جیساکہ اور آیت مین حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين یعنی اور جہکا اپنا بازو اونکے لئے جنہون نے تیری پیروی کی ایمان والون سے
اور ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا وصف فرمایا ہے محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم یعنی محمد رسول اللہ
اور جو اونکے ساتھہ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کے چاہنے والے ہین وہ اوسکے چاہنے والون کو چاہتے
ہین اونسے نرمی کرتے ہین اونسے رحمت وعطوفت کا معاملہ رکہتے ہین دوسرا وصف یہہ ہے کہ وہ کافرون پر زبردست ہین اس سے مراد اونپر سختی اور
زبردستی کرنا ہے جیساکہ ارشاد فرمایا یا ايها النبي جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم یعنی اے نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغا بازون سے
اور سختی کر اونپر اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالے سے محبت رکہتے ہین وہ اوسکے دشمنون سے بغض رکہتے ہین یہہ بات سچی محبت کے لوازم سے ہے جیسا
کہ پہلے اسکا بیان گزرچکا تیسرا وصف یہہ ہے کہ وہ اوسکی راہ مین لڑتے ہین اس سے مراد ہاتہہ زبان کے ساتہہ اللہ تعالے کے دشمنون سے لڑنا ہے
یہہ ایسا امر ہے کہ بغیر اسکے دشمنی اللہ تعالے کے دشمنون سے کامل نہین ہوسکتی اور پوری دشمنی اونکی لوازم محبت سے ہے خلق کو اللہ کیطرف بلانا اور
زبردستی اور غلبے کے ساتہہ اللہ تعالے کے دروازے پر کہینچ کے لیجانا یہہ بہی اس لڑائی مین داخل ہے جیساکہ فرمایا كنتم خير امة اخرجت للناس
تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ولو امن اهل الكتاب لكان خيرا لهم منهم المؤمنون واكثرهم الفاسقون
یعنی تم ہو سب امتون سے بہتر جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات کا اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان
مین آتے اہل کتاب تو اونکو بہتر تہا کوئی ہین اونمین ایمان پر اور اکثر وہ بے حکم ہین مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی تم بہتر ہو لوگونکے لوگون کے لئے سو
بہتر لوگونکا لوگون کے لئے وہی ہے جو زیادہ نفع پہونچا دے اونکو اور کوئی نفع اس سے بڑہکر نہین ہے کہ اونکو توحید وطاعت کیطرف بلاوے شرک
ومعصیت سے منع کرے حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچہا کہ ایک آدمی ہے کہ اوسکی مان بدکار ہے فرمایا اوسکو قید کرے اوسکی صلہ رحمی اس سے بڑہکر اور
کوئی نہین ہے کہ اوسکو اللہ عزوجل کی نافرمانیون سے روکے ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے دو زاہد ونکو سُنا کہ ایک نے دوسرے سے پوچہا کہ
محبت والون نے اپنی محبت سے کیا میراث پائی اوسنے جواب دیا کہ اللہ کے نور کے ساتہہ دیکہنا اور اللہ تعالے کی نافرمانی والون پر مہربانی کرنا اون کو
میراث مین ملا مینے اوس سے کہا کہ وہ کیونکر مہربانی کرینگے ایسے لوگون پر جنہون نے اونکے محبوب کی مخالفت کی اوسنے کہا وہ اونکے اعمال کو ناپسند رکہتے
ہین اور اونپر مہربانی اسلئے کرتے ہین کہ وعظ ونصیحت کرکے اونکو اونکے برے کامون سے چہڑا دین وہ اونکے بدنون پر آگ سے ڈرتے ہین سچا مومن نہین ہوتا
یہانتک کہ پسند کرے لوگون کے لئے جو اپنی جان کے لئے پسند کرتا ہے چوتہا وصف یہہ ہے کہ وہ کسی کے الزام سے نہین ڈرتے مراد یہہ ہے کہ جن کامون سے
اللہ تعالے راضی ہوتا ہے وہ اونمین نہایت کوشش کرتے ہین جب دیکہتے ہین کہ فلان کام مین اپنے حبیب اپنے مولیٰ کی مرضی ہے پہر اونکو کوئی ملامت
کرے وہ کچہہ اوسکی پروا نہین کرتے یہہ بات سچی محبت کی نشانیون سے ہے کہ محب اپنے محبوب کی مرضی مین مشغول ہوا اور اوسکے نزدیک مدح کرنیوالا اور
ملامت کرنیوالا اسباب مین دونون برابر ہون پانچوان وصف اس آیت مین بیان فرمایا ہے قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم
ذنوبكم والله غفور رحيم یعنی تو کہہ اگر تم محبت رکہتے ہو اللہ کی تو میری راہ پر چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے تمہارے گناہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ف کوئی کسی کی محبت کا دعوی کرے تو اوسطرح محبت کرے جسطرح محبوب چاہے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اور اوسیطرح چاہے تو محبوب اوسکو چاہے اور اللہ بندونکو چاہے تو یہی کہ اونپر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے اور خیالات عبث ہین انتہے قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا پہر اگر وہ ہٹ رہین تو اللہ نہین چاہتا منکرون کو **ف** یعنی بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے انتہے پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا اونکی راہ چلنا اونکے حکم کو ماننا محبان الٰہی کی نشانی ہے مبارک بن فضالہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارک مین کئی لوگ یون کہتے تھے کہ ہم اپنے رب کو بہت چاہتے ہین اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنی محبت کی ایک نشانی مقرر فرماوے سو یہہ آیت نازل فرمائی یعنی مجھے دوست رکھا چاہو تو میرے رسول کی راہ چلو اس آیت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ آنحضرت کی پیروی کرنے سے محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور گناہ بخشے جاتے ہین دوسری آیت مین اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کو جمع فرمایا پر کہا جو ان دونون طاعتون سے ہٹ رہین وہ کافر ہین اللہ تعالیٰ اونکو نہین چاہتا اور ایک آیت مین اپنی محبت اور رسول کی محبت کو یکجا بیان فرمایا جیسا کہ قل ان کان اباؤکم الخ مین پہلے گزر چکا غرضکہ بدون محبت وطاعت رسول کے نہ محبت خدا کی حاصل ہوتی ہے نہ ایمان نصیب ہوتا ہے جو کچھہ ہے وہ رسول ہی کی طاعت مین ہے بہت سی حدیثون مین بہی یہی بات وارد ہوئی ہے چنانچہ بعض حدیثین سابق مین گزرچکین حاصل یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کیطرف وصول بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ کے کسیطرح ممکن نہین ہے اور اونکی راہ یہی اونکی فرمان برداری اور اونکی پیروی ہے جیسا کہ جنید رضی اللہ عنہ اور اونکے سوا اور عارفون نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیطرف پہونچنے کی سب راہین بند ہین مگر پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ائمۂ عارفین کا کلام اس باب مین بہت کچھہ ہے ابراہیم بن جنید رضی اللہ عنہ نے کہا محب کی نشانی سچی محبت پر چہہ خصلتین ہین ایک دوام ذکر ہے دل سے اپنے مولیٰ کی خوشی کے لیئے دوسرے اللہ کی محبت کو اپنی جان اور مخلوق کی محبت پر اختیار کرے اپنی جان اور خلائق کی محبت سے قبل اپنے مولےٰ کی محبت کے ساتھہ ابتدا کرے تیسری خصلت یہہ ہے کہ محبوب کے ساتھہ انس ہو اور جو چیز اوس سے قطع کرے یا اوس سے مشغول کردے اوسکے ساتھہ شغل نکرے چوتھے شوق محبوب کی ملاقات کا اور اوسکے مونہہ کے دیکھنے کا پانچوین ہر سختی و تکلیف مین محبوب سے راضی رہنا چھٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے دو درجے ہین ایک ان دونون مین سے فرض ہے وہ یہہ ہے کہ آپکے ساتھہ ایسی محبت رکھے کہ وہ مقتضی ہو اس امر کی کہ جو آپ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے اوسکو قبول کرے اوسکے ساتھہ محبت وتعظیم سے پیش آوے اوسکو تسلیم کرے اوسکے ساتھہ راضی ہو سوا اونکے طریقے کے اور کوئی طریقہ نہ ڈہونڈے پہر جو کچھہ آپنے اپنے رب سے پہونچایا اوسمین اچھی طرح سے آپکی پیروی کرے یعنی جو آپنے خبردی اوسکی تصدیق کرے جن واجبات کا آپنے حکم فرمایا اونکی فرمانبرداری کرے جن حرام چیزون سے منع فرمایا اونسے باز رہے دین کی مدد کرے جو دین کے مخالف ہین اونسے موافق قدرت کے لڑے اسقدر محبت تو نہایت ہی ضروری ہے کہ بدون اسکے ایمان پورا نہین ہوتا دوسرا درجہ محبت کا فضل ہے یعنی فرض پر زائد ہے وہ ایسی محبت ہے کہ اس بات کی مقتضی ہو کہ اچھی طرح سے آپکی پیروی کرے پورا پورا آپکی سنت کا اقتدا کرے آپکے اخلاق و آداب و نوافل وتطوعات کہانے پینے پہننے بیبیون کے ساتھہ اچھا برتاؤ کرنے مین اسکے سوا اور آداب واخلاق آپکے جو حدیثون کی کتابون مین بتفصیل لکھے ہین سب مین پوری پوری آپکی چال اختیار کرے آپکی سیرت آپکے وقائع کے پہچاننے کا نہایت اہتمام رکھے جب آپکا ذکر وتصور ہو دل خوش ہو جاوے بکثرت آپ پر درود بہیجے اسلیئے کہ دلمین آپکی محبت وتعظیم وتوقیر جمی ہوئی ہے آپکے کلام سننے کی محبت ہووے اور مخلوق کے کلام پر اوسکو اختیار کرے ان سب سے بڑہکر آپکا اقتدا کرنا ہے زہد دنیا مین تہوڑی دنیا کے ساتھہ کفایت کرنے مین آخرت کی رغبت مین سہل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن شریف کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی سے ہے اور حب اللہ اور حب قرآن علامت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی اور

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی نشانی سنت کی محبت ہے اور حب سنت کی علامت آخرت کی محبت ہے اور حب آخرت کی نشانی سے بغض دنیا کی
اور بغض دنیا کی نشانی یہہ ہے کہ اوس سے اتنا توشہ لیلیوے کہ اوسکو آخرت تک پہونچا وے پہلے باب مین گزر چکا کہ اللہ عز وجل کی محبت واجبہ
اس بات کی مقتضی ہے کہ جو عبادتین اوسنے فرض کی ہین اونکے ساتھہ محبت ہو اونکو اچھی طرح سے ادا کرے جو چیزین اوسنے حرام کی ہین اونکو مکروہ
سمجھا ہے اونکو مکروہ سمجھے اونسے بچے اور محبت مستحبہ اسکی مقتضی ہے کہ اللہ تعالے کیطرف نوافل کے ساتھہ نزدیکی چاہنے کی محبت ہو چہوٹی چہوٹی
مکروہ چیزونسے پرہیز کرے اور محبت واجبہ جیسی طاعات کی محبت کو چاہتی ہے ایسے ہی مخالفت ہوی کو بھی چاہتی ہے اور اس امر کی مقتضی ہے کہ جو
چیز اللہ تعالے کو محبوب اور پسند ہے اوسکو خواہش نفس پر اختیار کرے پہر جب محبت الٰہی دل مین جم جاتی ہے دل اوس سے بھر جاتا ہے تو یہہ محبت
ہر مکروہ الٰہی کی محبت کو نکالدیتی ہے اور سوائے محبت الٰہی اور محبت محبوب الٰہی کے کوئی چیز قلب مین باقی نہین رہتی اور اعضا اون عبادتون کے سوا
جو تقرب الی اللہ کو چاہتی ہین اور کسیطرف متوجہ نہین ہوتی اور نفس اسوقت مطمئنہ ہو جاتا ہے اسیطرف حدیث قدسی مین اشارہ کیا گیا ہے یعنی حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے جب مین بندے کو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا
ہے اور اوسکی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اوسکا ہاتھہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن جس سے وہ چلتا ہے چنانچہ اسکا ذکر سابق مین ہو چکا
ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ باسناد خود فرقد سبخی سے روایت کرتے ہین اونہون نے کہا مینے بعض کتب مین پڑہا جو شخص اللہ تعالے کو دوست رکھتا ہے
اوسکے نزدیک کوئی چیز مرضی الٰہی سے زیادہ پسندیدہ نہین ہوتی اور جو کوئی دنیا سے محبت رکھتا ہے اوسکے نزدیک کوئی چیز اپنے ہوائے نفس سے بڑہکر
مرغوب نہین ہوتی محبت قربت واجتہاد کا منتہی ہے محبان الٰہی اللہ تعالے کے لئے طول اجتہاد سے ملول نہین ہوتے وہ اللہ تعالے کو چاہتے ہین اوسکے
ذکر کو محبوب رکھتے ہین اللہ تعالے کو اوسکی مخلوق کیطرف محبوب کرتے ہین بندگان الٰہی کی خیرخواہی کرتے ہین اونپر اونکے اعمال سے ڈرتے ہین جس دن
ساری فضیحتین کھلجاوینگی یہی لوگ اولیاء اللہ اور اوسکے احباب اور منتخب ہین یہہ وہی لوگ ہین جنکو بدون ملاقات اللہ تعالے کے کوئی
راحت نہین ثور بن یزید سے روایت ہے کہتے ہین اللہ عز وجل نے داود علیہ السلام کیطرف دیکھا اور وہ تن تنہا لوگون سے جدا تہے فرمایا تجھے کیا
ہوا کہ تو اکیلا ہے عرض کیا کہ مینے تیری ذات مین لوگون سے دشمنی کی ہے فرمایا کیا تجھے یہہ بات نہین معلوم کہ میری محبت سے یہہ ہے کہ تو میرے بندون پر
مہربانی کرے اونپر تفضل کرے اسجگہہ مین تجھے اپنے اولیاء اپنے احباب سے لکھونگا جب تو ایسا ہو جائیگا تو مین تجھے اہل محبت کے دفتر مین لکھونگا عبید اللہ
بن محمد تیمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے لوگون سے سُنا کہ وہ بعض اولیاء فخام سے یہہ نقل کرتے تھے کہ جو عمل ڈرکر کیا جاتا ہے رجا اوسکو کبھی متغیر کردیتی ہے
اور جو کام محبت کی بنا پر ہوتا ہے اوسمین فتور نہین ہوتا عبداللہ بن ابی نوح رحمہ اللہ سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ مین نے ایک عابد سے
سُنا کہ وہ اپنی باتون مین یہہ کہہ رہا تھا جبکہ بطال اپنی بطالت سے ملول ہوگئے تو تیرے دوست تیری مناجات وذکر سے ملول نہین ہوئے ابو جعفر مولی
رحمہ اللہ کہتے ہین ولی اللہ وہی ہے جو اللہ تعالے کا محب ہے اوسکا دل اپنے رب کی یاد سے خالی نہین رہتا نہ اوسکی خدمت سے ملول ہوتا ہے پہر
جب وہ اعراض کرتا ہے تو وہ بھی اعراض کرتا ہی اور جب اللہ تعالے کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ اپنی رافت ورحمت سے اوسپر متوجہ ہوجاتا ہے مسلم ابو عبید اللہ رحمہ اللہ
کہتے ہین جو شخص اللہ عز وجل کو دوست رکھتا ہے تو اوسکی خواہش کو اپنی جان کی محبت پر اختیار کرتا ہے اور جو اللہ تعالے سے ڈرا وہ دنیا سے ٹوٹ
کے ساتھہ نکلا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حب خوف سے افضل ہے کیا تو نہین دیکھتا جب تیرے دو غلام ہوتے ہین ایک تجھے چاہتا ہے
دوسرا تجھ سے ڈرتا ہے سو جو تیرے ساتھہ محبت رکھتا ہے تو چاہے حاضر ہو یا غائب وہ تیری خیرخواہی ہی کریگا اسلئے کہ وہ تجھسے محبت رکھتا ہے اور
جو تجھ سے ڈرتا ہے وہ شاید جب تو حاضر ہو تو خوف سے تیری خیرخواہی کریگا اور جب تو غائب ہوگا تو تیری خیانت کریگا خیرخواہی نکریگا سعید بن عمر

بن زرارہؒ کہتے ہین کہ ہمنے کلاب بن جزی کو سنا کہ طفاوی کے ایک آدمی سے کہتے تھے اوسکو طریقے بر کی وصیت کرتے تھے اون باتونسے ایک یہہ ہے ؎

ولکن لربك ذا ابر لتخدمه	ان المحبين للاحباب خدام

یعنی تو اپنے ربکے لئے صاحب بر ہوجا تاکہ تو اوسکی خدمت کرے اسلئے کہ محبین اپنے دوستون کی خدمت کرتے ہین سعید کہتے ہین کہ طفاوی نے ایک چیخ ماری پھر بیہوش ہوکے گر پڑا محمد بن نصر حارثی رحمہ اللہ کہتے ہین اللہ عز وجل کا محب اوسکی طرف نزدیکی حاصل کرنے سے نہین گھتا کہ ملول ہوئے اور نہین لگتا کہ تھک جاوے محمد بن نعیم موصلی رحمہ اللہ نے کہا جو ول اللہ عز وجل کو چاہتا ہے وہ اللہ تعالے کے لئے تکلیف ومشقت اوٹھانے کو دوست رکھتا ہے حب الٰہی ہرگز چین وآرام سے نصیب نہین ہوتی کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

تهوى ليلى وتنام الليل	وحقك ذا اطلب سمج ÷

یعنی تو لیلی سے محبت رکھتا ہے اور دن کو سوتا ہے قسم ہے تیرے حق کی کہ یہہ طلب تیری بیہودہ ہے بلکہ محبت مین ایسا ہونا چاہیے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

رہین دیدہ شب زندہ دار خویشتنم	حرام کرد برائے تو خواب شیرین را

حکایت شیخ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہم ایک جہاز مین تھے ہوانے ہمکو ایک جزیرے کیطرف پھینکدیا وہان دیکھا کہ ایک آدمی بت کی پوجا کررہا ہے ہمنے اوس سے پوچھا اے شخص تو کسکی پوجا کرتا ہے اوسنے بت کیطرف اشارہ کیا ہمنے کہا یہہ تیرا بت تو بنایا ہوا ہے ہمارے ساتھ ایسے لوگ ہین کہ اسکی شکل بنا سکتے ہین یہہ معبود نہین ہے کہ اسکی پوجا کیجاوے اوسنے کہا تم کسکو پوجتے ہو ہمنے کہا ہم ایسی ذات کو پوجتے ہین جسکا عرش آسمان مین اور اوسکا باوٗ زمین مین ہے اور زندون مردون مین اوسکا حکم جاری ہے اوسکے نام پاک ہین اوسکی عظمت وکبریا بڑی ہے اوسنے کہا تمکو اسکی خبر کسنے دی ہمنے کہا اوس بادشاہ نے ایک معزز پیغمبر ہماری طرف بہیجا اوسنے یہہ باتین ہمکو تبلائین اوسنے کہا پھر رسول کا کیا حال ہوا ہمنے کہا جب اوسنے ہمکو پیغام پہونچا دیا تو بادشاہ نے اوسکو اپنی طرف بلالیا اور اوسکے لئے اپنے یہان کا عیش وآرام پسند کیا اوسنے کہا وہ رسول تمہارے پاس کوئی نشانی بہی چھوڑ گیا ہے ہمنے کہا ہان بادشاہ کی کتاب ہمارے پاس چھوڑ گیا ہے اوسنے کہا تو بادشاہ کی کتاب مجھے دکھاوٗ اسلئے کہ بادشاہون کی کتابین تو خوبصورت ہونی چاہیئین ہم اوسکے پاس قرآن شریف لائے اوسنے کہا مین اسکو نہین جانتا پھر ہمنے ایک سورت اوسپر پڑہی وہ روتا رہا یہانتک کہ ہمنے سورت کو پورا کیا پھر اوسنے کہا جسکا یہہ کلام ہے چاہیئے کہ اوسکی نافرمانی نہ کیجاوے پھر وہ مسلمان ہوگیا اور اوسکا اسلام بہت اچھا ہوا ہمنے اوسکو دین کے احکام سکہائے اور کہی سورتین قرآن شریف کی اوسکو پڑہائین جب رات ہوئی تو ہمنے عشا کی نماز پڑہی اور اپنے بچھونون پر گئے اوسنے کہا اے لوگو جس معبود کو تم نے مجھے بتایا جب رات آتی ہے تو وہ سوتا ہے ہمنے کہا اللہ کے بندے وہ نہین سوتا وہ تو سب سے بڑا ہے جیتا ہے سبکا تہامنے والا ہے اوسے نہین پکڑتی اونگھ اور نہ نیند اوسنے کہا تو پھر تم برے غلام ہو کہ تم تو سووٗ اور تمہارا میان نہ سوئے ہمکو اوسکے کلام سے تعجب ہوا ہمنے جب وہانسے جانے کا ارادہ کیا تو اوسنے کہا مجھے بہی اپنے ساتھ لو ہمنے اوسکو اپنے ساتھ لیا جب ہم عبادان مین پہونچے تو ہمنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ یہہ ابہی نیا مسلمان ہوا ہے کچھ روپیہ جمع کرکے اسکو دیوین پھر ہم نے کچھ روپیہ جمع کیا اور اوسکو دینے لگے اوسنے کہا یہہ کیا ہے ہمنے کہا یہہ روپیہ ہے تم اسکو خرچ کرنا اوسنے کہا لا الہ الا اللہ تمنے مجھے ایسا رستہ بتایا کہ تم اوسپر نہین چلتے دیکھو مین ایک جزیرے مین رہتا تہا اوسکے سوا بت کو پوجا کرتا تہا اور اوسکو نہین جانتا تہا جب تو اوسنے مجھے ضایع نہین کیا اور اب مین اوسے جانتا پہچانتا ہون اس حال مین وہ کیونکر مجھے ضایع کرے گا تین دن کے بعد کسی نے مجھسے کہا کہ وہ حالت نزع مین ہے مین اوسکے پاس گیا اوسنے پوچھا تیری کوئی حاجت ہے اوسنے کہا جو تمکو جزیرے تک لے آیا اوسنے میری سب حاجتین پوری

کردین عبدالواحد کہتے ہین نیند نے مجہپر غلبہ کیا مین اوسکے پاس سورہا خواب مین دیکہا کہ ایک سبز باغ ہے اوسمین ایک قبہ ہے قبے مین ایک تخت ہے اوسپر
ایک نہایت خوبصورت عورت بیٹہی ہے وہ کہہ رہی ہے تمہین اللہ کی قسم تم اوسکو جلدی سے میرے پاس لاؤ مین نہایت اوسکی مشتاق ہون پہر مین جاگ
اوٹہا دیکہا تو وہ مرچکا رحمہ اللہ مین نے نہلا کفنا کے بعد دفن کر دیا جب رات ہوئی تو مینے خواب مین دیکہا کہ وہی باغ ہے اوسمین وہی قبہ ہے قبہ مین وہی
تخت اوسپر وہی عورت بیٹہی ہوئی ہے اور یہہ اوسکے ایک جانب مین بیٹہا ہے اور یہہ آیت پڑہ رہا ہے والملائکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی اور فرشتے داخل ہوتے ہین اونپر ہر دروازے سے سلامتی ہے تمپر اس سببسے کہ تمنے صبر کیا بس اچہا ہے پچہلا گہر جاننا چاہئے
کہ محبت صادقہ کی کئی نشانیان ہین منجملہ اونکے ایک جہاد فی سبیل اللہ ہے چنانچہ بیان اسکا پہلے ہوچکا اب ایک قصہ اوسکے متعلق بیان کیا جاتا ہے ؛

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم ایک دن اپنی مجلس مین بیٹہے ہوئے تہے جہاد مین جانے کی تیاری کررہے تہے مین نے اپنے
دوستونکو کہدیا تہا کہ قرآن شریف کی دو آیتین پڑہنے کے لئے مستعد ہوجاوین ایک شخص نے ہماری مجلس مین سے یہہ آیت پڑہی ان اللہ اشتری
من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یعنی بیشک اللہ نے خرید لیا ایمان والون سے اونکی جانونکو اور اونکے مالونکو بدلے اسکے
کہ مقرر اونکے لئے جنت ہے ایک لڑکا پندرہ برس یا اسکے قریب کی عمر کا کہڑا ہوا اور اوسکا باپ مرگیا تہا بہت سا مال میراث مین اوسکو ملا تہا کہنے لگا
اے عبدالواحد بیشک اللہ تعالے نے مومنین سے اونکی جانون اور مالونکو خرید لیا بعوض اسکے کہ اونکے لئے جنت ہے مینے کہا ہان اسنے کہا
کہا تو مین تجہے گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا جان ومال بیچدیا بعوض اسکے کہ میرے لئے جنت ہو مینے اوس سے کہا تلوار کی باڑہ اسسے بہت بڑہکر ہے اور
تو لڑکا ہے مین ڈرتا ہون کہ تو صبر نکرسکے اسسے عاجز ہوجاوے اوسنے کہا اے عبدالواحد اللہ تعالے سے مین جنت کا معاملہ کرون پہر عاجز ہوجاؤن
مین اللہ تعالے کو گواہ کرتا ہون کہ بیشک مین نے اوس سے لین دین کیا یا جیسا کہا عبدالواحد کہتے ہین ہمکو اپنی جانین قاصر معلوم ہونے لگین ہمنے کہا لڑکا
کو عقل ہے اور ہمکو نہین پہر وہ اپنے سارے مال سے نکل کہڑا ہوا سب خیرات کردیا ایک گہوڑا اور ہتہیار اور زادراہ رہنے دیا جبکہ جانے کا دن آیا تو پہلے
پہل وہی ہمارے پاس آیا اور کہا السلام علیک یا عبدالواحد مینے کہا وعلیک السلام ربح البیع یعنی بیع مین نفع ہوا پہر ہم چلے اور وہ ہمارے ساتہ ہوا دنکو
روزہ رکہتا رات کو کہڑا رہتا ہماری اور ہمارے جانورونکی خدمت کرتا جب ہم سوجاتے تو پہرہ چوکی دیتا یہانتک کہ ہم دار روم تک پہونچے ہم وہان پہونچے
ہی تہے کہ اچانک وہ یہہ کہتا ہوا آیا واشوقاہ الی العیناء المرضیۃ میرے ہمراہیون نے کہا شاید اس لڑکے کو جنون ہوگیا اسکی عقل مین خلل آگیا مین نے
کہا اے میرے دوست عیناء مرضیہ کون ہے اوسنے کہا میری جہپک لگ گئی تہی خواب مین دیکہا کہ گویا ایک شخص میرے پاس آیا اوسنے کہا تو عیناء مرضیہ
کے پاس چل پہر وہ مجہے جلدی سے ایک باغ مین لیگیا اوسمین ایک نہر صاف پانی کی تہی اوسکے کنارے پر کئی عورتین زیور لباس پہنے ہوئے کہڑی تہین اونکا
زیور لباس ایسا عمدہ تہا کہ مجہ سے اوسکا بیان نہین ہوسکتا جب اونہون نے مجہے دیکہا تو خوش ہوئین اور کہنے لگین یہہ ہے عیناء مرضیہ کا خاوند مین نے
اونکو سلام کیا اور کہا کیا تم مین عیناء مرضیہ ہے اونہون نے کہا ہم تو اوسکی خدمتی لونڈیان ہین تو آگے جا پہر مین آگے بڑہا ناگاہ ایک نہر سے دار
دودہ کی ایک باغ مین دکہائی دی اوسمین ہر قسم کی آرایش تہی یہان بہی نہایت حسین عورتین تہین مین اونکا حسن وجمال دیکہہ کے مفتون ہوگیا
جب اونہون نے مجہکو دیکہا تو خوش ہوئین اور کہنے لگین واللہ یہہ ہے عیناء مرضیہ کا خاوند مین نے اونکو سلام کرکے پوچہا کیا تم مین عیناء مرضیہ
ہے اونہون نے مجہے سلام کیا اور کہا اے اللہ کے ولی ہم تو اوسکی خدمت کرنیوالی لونڈیان ہین تو آگے چل مین آگے چلا ناگاہ ایک نہر شراب کی
دکہائی دی اوسکے کنارے پر کئی عورتین خوبصورت کہڑی تہین انکے حسن وجمال نے مجہے اگلی عورتون کو بہلا دیا مینے سلام کیا اور پوچہا کیا تم مین
عیناء مرضیہ ہے اونہون نے کہا نہین ہم تو اوسکی خدمتی لونڈیان ہین تو آگے بڑہ پہر مین آگے بڑہا یہان ایک اور نہر صاف شہد کی دکہائی دی

اور کئی عورتین دیکھین انکے نور وجمال نے اگلا سب دیکھا ہوا بھلا دیا مین نے انکو سلام کیا اور پوچھا کیا تم مین عینا مرضیہ ہے اونھون نے کہا ہم تو اوسکی خدمتی لونڈیان ہین تو آگے چل مین آگے چلا سفید موتی کے خیمہ کے پاس پہونچا خیمے کے دروازے پر ایک عورت زیور لباس پہنے ہوئے کہڑی تہی یہہ عورت ایسی خوبصورت تہی کہ مجھہ سے اوسکی خوبی کا بیان نہین ہوسکتا جب اوسنے مجھے دیکھا تو بہت خوش ہوئی اور خیمے والی کو آواز دی اے عینا مرضیہ یہہ تیرا خاوند آیا پہر مین خیمے کے نزدیک ہوا اور اوسکے اندر گیا وہان دیکھا کہ وہ سونے کے تخت پر جو موتی یاقوت سے جڑا ہوا تہا بیٹھی ہوئی ہے مین اوسکو دیکھتے ہی مفتون ہوگیا وہ کہنے لگی مرحبا بک یا ولی الرحمن ہمارے یہان آنیکا تیرا وقت قریب آگیا ہے مینے چاہا کہ اوس سے معانقہ کرون وہ بولی ٹہیر جا ابہی اسکا وقت نہین آیا ہے کہ تو مجھہ سے گلے ملے اسلئے کہ تجھہ مین روح حیات ہے تو تو آج کی رات ہمارے یہان افطار کریگا ان شاء اللہ تعالے وہ شخص کہتا ہے کہ اے عبد الواحد مین پہر جاگ اوٹہا اب مین اوس سے صبر نہین کرسکتا عبد الواحد فرماتے ہین ہماری باتین پوری نہ ہونے پائی تہین کہ ایک ٹکڑا دشمن کے لشکر کا ظاہر ہوا جوان نے اوسپر حملہ کیا مینے شمار کیا تو اوسنے نو آدمی دشمن کے مار ڈالے اور دسوان وہ خود تہا اوسکو دیکھا تو اپنے خون مین آلودہ تہا اور مونہہ بہر کے ہنس رہا تہا یہانتک کہ دنیا سے انتقال کیا رضی اللہ عنہ

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ یہہ ایک دن بصرے کی گلیون مین جا رہے تہے ایک لونڈی بادشاہی بہی سواری پر سوا مع اپنے خدم حشم کے جا رہی تہی جب مالک نے اوسکو دیکھا تو پکارا اے لونڈی کیا تجھے تیرا مالک بیچتا ہے اوسنے کہا یا شیخ تینے کیا کہا انہون نے کہا کہ مینے یہہ کہا کیا تجھے تیرا مالک بیچتا ہے وہ بولی بالفرض اگر وہ بیچے تو تجھہ سا آدمی مجھے خرید لیگا انہون نے کہا ہان اور تجھہ سے بہتر اوسنے ہنسدیا اور اپنے خدام کو حکم دیا کہ اوسکے گہر تک انکو لیجاوین پہر انکو لیگئے اوسنے اپنے مالک کے پاس جاکے قصہ بیان کیا وہ ہنسا اور حکم دیا کہ انکو اوسکے پاس حاضر کرین یہہ وہان حاضر کئے گئے انکی ہیبت لونڈی کے مالک کے دل مین ڈالدی گئی اوس سے اور کچھہ نہ بنا صرف اتنا پوچھا کہ تمہاری کیا حاجت ہے انہون نے کہا تو اپنی لونڈی مجھے بیچ دے اوسنے کہا تم اسکی قیمت ادا کرسکتے ہو انہون نے کہا میرے نزدیک تو اوسکی قیمت کہجور کی دو گٹہلیان سُلی ہوئی ہے سب لوگ ہنس پڑے لونڈی کے مالک نے کہا تمہارے نزدیک اوسکی یہہ قیمت کیونکر ہوئی انہون نے کہا اسوجہ سے کہ اسمین عیب بہت ہین اوسنے پوچھا وہ کیا عیب ہین انہون نے کہا اگر یہہ عطر نہ ملے تو اسمین بدبو آنے لگے اور جو مسواک نکرے تو اوسکا مونہہ بدبودار ہوجاوے اور جو کنگہی نکرے تیل نہ ڈالے تو اسکے سر مین جوئین پڑجاوین بال بکہرجاوین گرد آلود ہوجاوین اور جو عمر بڑہے تو تہوڑے دن بعد بڑہیا ہوجاوے اسکو حیض آتا ہے موتتی ہگتی ہے اسکو رنج غم ہوتا ہے مکدر ہوتی ہے صرف اپنے نفس کے لئے تجھے دوست رکہتی ہے فقط اپنے عیش و آرام کیواسطے تجھے چاہتی ہے تیرا عہد وفا نہین کرتی تیری دوستی مین سچی نہین ہے جس کسی کو اپنے بعد تو اوسپر خلیفہ کردے وہ اوسکو تجھی سا دیکہیگی اور مجھے بدون اس قیمت کے جو تو اپنی لونڈی کی مانگتا ہے ایسی لونڈی ملتی ہے جسکی صفت یہہ ہے کہ وہ سلالہ کافور و مشک و زعفران و جوہر و نور سے پیدا کی گئی ہے اگر اوسکا تہوک کہاری پانی مین ڈالدین تو میٹہا ہوجاوے اوسکی بات کے ساتہہ مردہ پکارا جاوے تو جواب دے اگر ہو پنجا اوسکا سورج کے مقابلے مین کہلجاوے تو وہ سیاہ ہوجاوے اوسکو گہن لگ جاوے اور جو اندہیرے مین ظاہر ہو تو روشنی ہوجاوے اور جو اپنے زیور لباس کے ساتہہ دنیا کی طرف مونہہ کرے تو ساری دنیا خوشبودار ہوجاوے اوسکی زیب و زینت ہوجاوے مشک و زعفران یاقوت و مرجان کی ٹہنیون کے باغون مین اوسنے نشو و نما پایا نعیم کے خیمون مین رد کی گئی تسنیم کے پانی سے اوسکو غذا دی گئی خلاف عہد نہین کرتی اپنی دوستی کو نہین بگاڑتی سو ان دونون مین سے کونسی لونڈی زیادہ مستحق ہے کہ اوسکی قیمت دیجاوے لونڈی کے مالک نے کہا وہی ہے جسکی صفت تینے بیان کی مالک رحمہ اللہ نے فرمایا پہر اس لونڈی کی قیمت ہر وقت میسر آسکتی ہے کچھہ بڑی چیز نہین ہے لونڈی کے مالک نے کہا اللہ تمپر رحم کرے اسکی قیمت کیا ہے مالک نے کہا تہوڑا سا خرچ کرنا پڑے مطلب حاصل کرنے کے لئے یہہ ہے کہ تو رات کو گہڑی بہر فراغت حاصل

کرے پہر دو رکعت نماز اخلاص کے ساتھہ اپنے رب کیلئے پڑہے اور یہہ ہے کہ تو اپنا کہانا رکہے پہر بہوکے کو یاد کرے اپنی خواہش پر اللہ عز وجل کو اختیار
کرے اور یہہ ہے کہ رستے سے پتہر یا گندگی کو دور کرے اور یہہ ہے کہ اپنی زندگی تہوڑے رزق سے بسر کرے اور اپنا ہم و فکر دنیا سے کہ دہوکے
اور غفلت کا گہر ہے اوٹہالے پہر تو دنیا مین قناعت کی عزت کے ساتھہ زندگی بسر کریگا اور قیامت کو موقف کرامت مین پہونچیگا اور دار نعیم جنت
بجوار ملک کریم مین نزول کریگا ہمیشہ ہمیشہ وہان رہیگا لونڈی کے مالک نے اوس سے کہا کیا نہین سنا جو شیخ نے فرمایا لونڈی نے کہا ہان کہا سچ
کہا یا جہوٹ اوسنے کہا نہایت سچ کہا اور خیر خواہی کی کہا تو پہر تو اب لوجہ اللہ آزاد ہے اور اتنا اتنا مال و سامان تجہپر صدقہ ہے اور غلامون سے
کہا تم سب آزاد ہو اور اتنا اتنا سامان تمہارے لئے ہے اور یہہ گہر اور جو کچہہ اسمین ہے مع سارے مال کے فی سبیل اللہ ہے پہر اپنا ہاتہہ ایک موٹے
پردے کیطرف جو کسی دروازے پر پڑا ہوا تہا بڑہایا اوسکو کہینچا اور بدن سے سب لباس اوتار ڈالا پردے سے بدن چہپایا لونڈی بولی اے میرے مولی
تیرے بعد کسیطرحکا عیش نہین اوسنے بہی اپنا لباس پہینکا موٹا کپڑا پہنا میان کے ساتہہ چل نکلی مالک رحمہ اللہ نے اون دونون کو رخصت کیا اونکے
لئے دعا فرمائی اونہون نے انکے سوا اور راہ لی پہر دونون عبادت کرتے رہے یہانتک کہ اسی حال مین اونکا انتقال ہوگیا رحمہما اللہ تعالے ؛

حکایت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مین اور مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کا بصرے پر گزر ہوا ہم اوسمین گشت کر رہے تہے ایک محل تعمیر
ہورہا تہا ایک جوان خوبصورت بیٹہا تہا اوس سے زیادہ حسین مینے نہین دیکہا وہ محل بنانے کا حکم دے رہا تہا اور کہرہا تہا یہہ بناؤ یہہ کرو یہہ سے
مالک نے کہا کیا تو نہین دیکہتا اس جوان کو اور اسکی خوبصورتی کو اور اسکی حرص کو اس مکان کی تعمیر پر مجہے ان سب باتون نے اس امر کی طرف
محتاج کیا ہے کہ مین اللہ تعالے سے سوال کرون کہ وہ اسکو مخلص کر دے امید ہے کہ اسکو اہل جنت کے جوانون مین سے کرے اے جعفر تو اور مین
اوسکے پاس چلین جعفر کہتے ہین پہر ہم اوسکے پاس گئے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مالک کو اوسنے پہچانا نہتہا جب پہچانا تو اونکے لئے کہڑا ہوا
اور کہا آپکی کوئی حاجت ہے مالک نے کہا تو نے اس محل کی تعمیر مین کسقدر روپیہ خرچ کرنیکا ارادہ کیا ہے اوسنے کہا ایک لاکہہ درہم مالک نے کہا یہہ روپیہ
تو مجہے کیون نہین دیتا کہ مین اوسکو اوسکے حق مین صرف کرون اور تیرے لئے اللہ عز وجل پر ضامن ہوجاؤن کہ وہ جنت مین ایک محل تجہے عنایت
فرماوے کہ وہ مع اپنے ولدان و خدم و قبون کے اس محل سے بہتر ہو اوسمین سرخ یاقوت کا خیمہ جواہر سے جڑا ہوا ہو مٹی اوسکی زعفران اور گارا
اوسکا مشک ہو تیرے اس محل سے وسیع ہو کبہی خراب نہو کسی ہاتہہ نے اوسکو نہ چہوا ہو نہ کسی بنانیوالے نے اوسکو بنایا ہو بلکہ اللہ سبحانہ کے کن
کہنے سے طیار ہوا ہو جوان نے کہا آجکی رات مجہے مہلت دو کل سویرے میرے پاس آنا مالک نے کہا بہتر ہے جعفر کہتے ہین کہ مالک ساری رات جوان کے
حال مین فکر کرتے رہے جب سحر کا وقت ہوا تو بہت دعا کی پہر صبح ہوتے ہی ہم اوسکے پاس گئے اوسکو دیکہا کہ اپنے محل کے دروازہ پر بیٹہا ہے جب
مالک کو دیکہا تو بہت ہشاش بشاش ہوا پہر کہا کل جو آپنے کہا تہا اوس باب مین کیا فرماتے ہو انہون نے کہا تو کرتا ہے اوسنے کہا ہان پہر روپیون
کے توڑے منگائے دوات کاغذ طلب کیا ضمانت نامہ لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما ضمن مالک بن دینار لفلان بن فلان انی ضمنت
لک علی اللہ تعالی قصرا بدل قصرک بصفتہ کما وصفت والزیادۃ علی اللہ تعالے واشتریت لک بہذا المال قصرا فی الجنۃ افسح من
قصرک ھذا فی ظل ظلیل بقرب العزیز الجلیل یعنی یہہ وہ چیز ہے جسکا مالک بن دینار ضامن ہوا فلانے بیٹے فلان کے لئے کہ مین ضامن
ہوا اللہ تعالے پر ایک محل کا بدلے تیرے محل کے اوس صفت کے ساتہہ جو مینے بیان کی اور زیادتی اللہ تعالے پر ہے اور خریدا مین نے تیرے
لئے اس مال کے عوض مین ایک محل کو جنت مین کہ وہ تیرے اس محل سے وسیع ہے گہنے سایے مین عزیز جلیل کے قرب مین پہر اسکو لپیٹ کے جوان کے
حوالے کیا اور مال کو ہم اوٹہا لائے مالک نے اوسکو سب خرچ کر دیا شام تک بمقدار ایک قوت رات کے بہی نہ بچا اور اوس جوان پر چالیس دن نہ گزرنے

کہ مالک نے وقت فارغ ہونے صبح کی نماز کے ایک خط محراب مین رکہا ہوا پایا انہون نے اوسکو لیلیا اور کہولا تو اوسکی پشت پر بغیر سیاہی کے یہہ عبارت لکہی ہوئی تہی هذه براءة من الله العزيز الحكيم لمالك بن دينار وفينا الشاب القصر الذي ضمنت له وزيادة سبعين ضعفا یعنی یہہ چہٹی ہے اللہ غالب حکمت والے سے مالک بن دینار کے لئے کہ ہمنے جوان کو وہ محل دیدیا جسکی ضمانت تونے اوسکے لئے دی تہی اور ستر گنا اور زیادہ دیا جعفر کہتے ہین کہ مالک تعجب کرنے لگے اور خط کو لیلیا پہر ہم کہڑے ہوئے اور جوان کے گہر کیطرف چلے وہان دیکہا تو دروازہ کالا تہا کہرام مچا ہوا تہا ہمنے پوچہا جوان کا کیا حال ہے لوگون نے کہا کل اوسکا انتقال ہوگیا ہمنے نہلانے والے کو بلایا اوس سے کہا تونے کیا کیا تہا تونے اوسکو غسل دیا تہا اوسنے کہا ہان مالک نے کہا تو ہم سے بیان کر تونے کسطرح کیا تہا اوسنے بیان کیا کہ مرنے سے پہلے جوان نے مجہسے یہہ کہا تہا کہ جب مین مرجاؤن اور تو مجہے نہلاوے کفناوے تو اس خط کو میرے کفن اور بدن کے درمیان مین رکہدینا سو مینے اوس خط کو اسیطرح رکہدیا اور جوان کو مع اوسکے دفن کردیا مالک نے اپنے پاس کا خط نکالا غسال نے کہا یہہ بعینہ وہی خط ہے قسم ہے اوس ذات کی جسنے اوسکو قبض کیا بیشک مینے اپنے ہاتہہ سے اس خط کو درمیان اوسکے کفن اور بدن کے رکہدیا تہا جعفر کہتے ہین پہر بہت رونا پڑا ایک جوان اوٹہا اور کہنے لگا اے مالک تو مجہہ سے دو لاکہہ درم لے اور اسیطرح میرا ضامن ہوجا انہون نے کہا ہیہات جو ہوا سو ہوا اور جو فوت ہوا سو فوت ہوا اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے پہر مالک جب کبہی اوس جوان کو یاد کرتے تو روتے اور اوسکے لئے دعا کرتے رحمۃ اللہ تعالے علیہ اس سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک یہہ کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ اون لوگون مین سے تہے جنکے حق مین حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ بعض بندے اللہ تعالے کے ایسے ہین کہ دنیا مین اونکا یہہ حال ہے کہ بال پراگندہ گرد غبار مین آلودہ کسی کے پاس آوین تو اونکے آنے سے خوش نہو اور جو نہ آوین تو اونکی کوئی خبر نہ پوچہے نکاح کا پیغام بہیجین تو کوئی اونسے نکاح نکرے کسی کی سفارش کرین تو قبول نہو دروازے پر آوین تو دہکے دیکر نکالدئے جاوین اور اللہ تعالے کے نزدیک اونکا وہ رتبہ ہے کہ اگر اللہ تعالے پر قسم کہا بیٹہین تو ضرور ہی اونکی قسم کو سچی فرماوے دوسرے یہہ کہ اللہ تعالے نے مالک کی دعا کی برکت سے اوس جوان کو مخلص کردیا یہانتک کہ اللہ تعالے کی محبت مین اوسنے اپنا سارا مال دیدیا تیسرے یہہ کہ جسقدر روپیہ بڑے بڑے مکانون کی تعمیر مین صرف ہوتا ہے اگر یہہ موقع پر صرف ہو مساکین مستحقین کو صرف رضاے الٰہی کے لئے دیا جاوے تو اللہ تعالے جنت الخلد مین عمدہ عمدہ مکان مع حور وغلمان عنایت فرماوے کہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہین کبہی فنا نہون دنیا کے مکان گو کتنے ہی مضبوط ہون مگر جلد بگڑ جاتے ہین سواے اسکے انکے بنانے مین کچہہ اجر وثواب نہین اجر اوسی چیز مین ہوتا ہے جو حکم الٰہی کے موافق ہو اور خاص اوسی کی مرضی کے لئے کیجاوے دل کی خوشی ریا سمعہ اوس سے مقصود نہو حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ انسان کے لئے ہر سب چیز مین اجر ہے مگر اوس مال مین کچہہ اجر نہین جو مٹی پتہر مین صرف کیا جاتا ہے ؀

حکایت محمد بن سماک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ موسی بن محمد بن سلیمان ہاشمی ساری بنی امیہ سے عیش وآرام مین بڑہا ہوا تہا بڑا فارغ دل تہا اپنے نفس کی خواہشین پوری کرتا تہا کہانے پینے پہننے خوشبو لونڈی غلام سے ہر قسم کی لذت لیتا تہا سواے اپنے عیش ومزے کے کسیمین وہ تہا اور کوئی فکر اوسکو نتہی جوان خوبصورت تہا چہرہ اوسکا گول چاند کا سا چمکتا دمکتا تہا اللہ تعالے نے پوری پوری نعمت اوسکو عنایت فرمائی تہی تین لاکہہ تین ہزار اشرفی ہر سال اپنے عیش وآرام مین اوڑاتا تہا اوسکی ایک نہایت بلند سیرگاہ تہی کچہہ دروازے اوسکے شاہراہ کی طرف تہے اور چند دروازے باغون کیطرف پچہلے دنکو اونمین بیٹہکے لوگون کو دیکہتا تہا اوسمین ہاتہی دانت کا ایک قبہ بنایا تہا چاندی سے جڑا ہوا اوسپر سونے کا پانی پہرا ہوا تہا اس قبے مین ایک تخت تہا اوسپر ریشمی لباس پہنکے موتیونکا جڑا ہوا عمامہ باندہ کے بیٹہتا قبے مین اوسکے ساتہہ اوسکے ہمنشین مصاحب اور بہائی بند ہوتے تہے اور خدمتگار اوسکے سر پر کہڑے رہتے تہے قبے کے باہر اوسکے مقابلے مین ایک مجلس بنی ہوئی تہی اوسمین ڈومنیان گانے والیان بیٹہتی تہین یہہ اونکو دیکہتا تہا جب اسکا جی گانا سننے کو

چاہتا تو پردے کیطرف دیکھتا وہ گانے لگتین جب اونکا چپ رہنا چاہتا تو اپنے ہاتھہ سے پردے کیطرف اشارہ کرتا وہ چپ ہوجاتین اسکا یہہ حال یہانتک
رہتا کہ بہت رات گزرجاتی نشے مین چور ہوجاتا عقل جاتی رہتی پہر ہمنشین لوگ چلے جاتے اور یہہ اون عورتون مین سے جسکے ساتھہ چاہتا خلوت کرتا پہر جب
صبح ہوتی تو اسکے سامنے شطرنج چوپڑ کہیلی جاتی یہہ اوسکے دیکھنے مین مشغول ہوتا اسکے سامنے دُکھہ بیماری موت کا ذکر نہین کیا جاتا اور نہ ایسی چیز کا جسمین
غم ہو سوائے فرح وسرور اور اون لطائف وظرائف کے جنکے سننے سے ہنسی آوے طبیعت خوش ہو اور کسی بات کا ذکر نہوتا تھا ہر دن انواع واقسام کے عطر ملتا
تھا ہر موسم کے پہول سونگہتا تہا ستائیس برس اسی عیش وآرام مین اسکے گزر گئے ایک رات اپنے قبے مین بیٹھا ہوا تہا اور کچھہ رات گزر گئی تہی کہ ناگاہ ایک
آواز دردناک بغلات اوس آواز کہ جو اپنے گانیوالون سے سنا کرتا تہا سنی اس آواز نے اوسکے دل کو پکڑ لیا اسکے سننے مین اپنی حالت سے جسمین وہ تہا
مشغول ہوگیا گانے والون کیطرف اشارہ کیا کہ ٹہیر جاؤ اور قبے کے بعض جہروکونسے اپنا سر شاہراہ کیطرف نکالا اور جو آواز کہ دلمین اثر کر گئی تہی اوسکو سننے
لگا وہ آواز کبہی تو اسکے کان مین آتی اور کبہی نہ آتی اپنے غلامونکو آواز دی کہ جسکی یہہ آواز ہے اوسکو حاضر کرو اور یہہ شراب مین سرشار تہا غلام محل سے
نکلے ادہر اودہر پہرے ناگاہ انہون نے دیکھا کہ ایک جوان آدمی دُبلا باریک گردن زرد رنگ سوکہے ہونٹھہ پریشان بال پیٹ پیٹھہ سے لگا ہوا دو چادرین
اوڑہے ہوئے کہ انکے سوا اور کوئی کپڑا اوسکے پاس نتہا ننگے پاؤن مسجد مین کہڑا اللہ سبحانہ سے مناجات کر رہا ہے انہون نے اوسکو مسجد سے نکالا اور لیچلے اور
اوس سے کلام نہ کیا یہانتک کہ اوسکو موسی کے سامنے کہڑا کیا اسنے اوسکی طرف نظر کی کہا یہہ کون ہے غلامون نے عرض کیا یہہ وہی شخص ہے جسکی آواز حضور نے
سنی پوچھا تمنے اسکو کہان پایا اونہون نے کہا مسجد مین کہڑا ہوا کچھہ پڑہ رہا تہا اور کچھہ پڑہتا تہا موسی نے کہا اے جوان تو کیا پڑہتا تہا اوسنے کہا اللہ عز وجل کا
کلام موسی نے کہا وہ آواز مجھے سُنا جوان نے پڑہنا شروع کیا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان الابرار لفی نعیم علی الارائک ینظرون تعرف فی
وجوههم نضرة النعیم یسقون من رحیق مختوم ختامه مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون ومزاجه من تسنیم عینا یشرب بها المقربون
یعنی بیشک نیک لوگ ہین آرام مین تختون پر بیٹھے دیکھتے پہچانے تو اونکے موںہہ پر تازگی آرام کی اونکو پلائی جاتی ہے شراب مہر دہری جسکی مہر جمتی ہے
مشک پر اور اوسپر چاہیئے ڈہو کین ڈہوکنے والے اور اوسکی ملونی اوپر سے پڑے ایک چشمہ جسسے پیتے ہین نزدیک والے پہر اوس جوان نے موسی سے
خطاب کرکے کہا اے مغرور یہہ تیری مجلس اور تیرے جہروکے اور تیرے بچہونون کے خلاف ہین وہ تو عمدہ تخت ہین اونچے بلند بچہونے بچہائے گئے ہین اونکا
استر تافتہ ہے وہ تکے بیٹھے ہین سبز چاندنیون پر اور چہاپے کی خوش طرح اللہ تعالے کا ولی وہانسے جہانکیگا دو چشمون پر جو بہتے ہین دو باغون مین
جنمین ہر میوہ قسم قسم کا ہے جس سے نہ کچھہ ٹوٹ چکا نہ اوس سے کچھہ روک ٹوک ہے من مانتی گزران ہین اونچے باغ ہین جسمین نہ سنے تو بکنا اوسمین ہے
ایک چشمہ بہتا اوسمین تخت ہین اونچے پیچھے اور آبخورے دہرے اور قالیچے قطار پڑی اور مخمل کے نہالچے کہنڈ رہے سایون اور چشمون مین میوے
اور سایہ اوسکا ہمیشہ ہے یہہ انجام ہے اون لوگون کا جو ڈرے اور منکرون کا انجام آگ ہے اور کیسی آگ البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہین
ہمیشہ رہتے نہ ہلکی ہوتی ہے اونپر اور وہ اوسی مین پڑے ہین نا امید غلطی مین ہین اور رسوئی مین جسدن گہسٹے جاوینگے آگ مین اوندہے موںہہ
چکہو مزہ آگ کا آنچ کی بہاپ مین اور جلتے پانی مین اور چہاؤن مین دہوئین کی بتاویگا گنہگار کسیطرح چہڑوائی مین دے اوسدن کی مار سے اپنے
بیٹے اور ساتھہ والے اور بہائی اور اپنا گہرانا جسمین رہتا تہا اور جتنے زمین پر ہین سارے پہر آپکو بچاوے کوئی نہین وہ تپتی آگ ہے کہینچ لینے والی
کلیجا پکارتی ہے اوسکو جسنے پیٹھہ دی اور پہر گیا اور اکہٹا کیا اور سینتا سخت تکلیف مین اور سخت مار مین اور رب العالمین کے غصے مین اور نہین
ہین وہ اوس سے نکلنے والے جب موسی نے یہہ سنا تو اپنی مجلس سے اوٹھہ کہڑا ہوا جوان سے معانقہ کیا رویا چلایا اپنے مصاحبون سے کہا میرے پاس سے
چلے جاؤ اور آپ اپنے گہر کے صحن مین گیا ایک چٹائی پر جوان کے ساتھہ بیٹھہ گیا اپنی جوانی پر روتا اپنی جان پر آہ ونالہ کرتا رہا اور جوان صبح تک اوسکو وعظ ونصیحت کرتا رہا اسنے اللہ سے عہد

کرلیا کہ پہر کبہی آیندہ معصیت نکرے جب صبح ہوئی تو اپنی توبہ ظاہر کی مسجد مین رہنا عبادت کرنا اپنے نفس پر لازم کرلیا اور حکم دیا کہ سونا چاندی کپڑے سب بیچ دیے جاوین وہ سب فروخت کئے گئے اونکو خیرات کردیا اور جو وظیفہ ملتا تہا اوسکو موقوف کردیا جاگیر کی زمینون کو پہیر دیا اور اپنا سامان غلام لونڈیان سب فروخت کردیا جسنے آزادی چاہی اوسکو آزاد کردیا اور سب کچہہ خیرات کردیا صوف اور موٹے کپڑے پہن لئے جَو کہانے لگا رات بہر جاگتا دن بہر روزہ رکہتا زہد و عبادت کی یہانتک نوبت پہونچی کہ صلحار اور اخیار اسکی زیارت کے لئے آتے اور کہتے کہ ذرا اپنے نفس کو آرام دے اسلئے کہ مولیٰ کریم ہے تہوڑے عمل کی بہی قدردانی فرماتا ہے اوسپر بہت سا ثواب عنایت کرتا ہے وہ کہتا اے لوگو مین اپنے نفس کو خوب پہچانتا ہون بیشک میرا جرم بہت بڑا ہے مینے اپنے مولیٰ کی رات دن نافرمانی کی ہے اور بہت روتا پہر پیادہ برہنہ پا حج کے لئے گیا سوا ایک خیش[۱] اور چہاگل اور ایک تہیلی کے اوسکے پاس اور کچہہ نتہا یہانتک کہ اسیطرح مکے مین آیا اور حج ادا کیا مرنے تک وہین رہا رات کو حطیم مین جاتا اپنی جان پر روتا اور کہتا اے میرے سید کسقدر مینے اپنی خلوتون مین تیرا لحاظ نہ کیا اور کسقدر کہلم کہلا تیری نافرمانیان کین اے میرے سید نیکیان میری چلی گئین تبعات میرے رہگئے سو خرابی ہے میری جسدن مین تجہہ سے ملاقات کرون اور خرابی ہے میری پہر خرابی ہے میری اپنے نامۂ اعمال سے جسدن وہ کہولا جاویگا اور وہ میری فضیحتون اور گناہون سے بہرا ہوا ہوگا بلکہ خرابی نازل ہوگی مجہپر تیرے غصے اور تیری ڈانٹ سے کہ تونے تو مجہپر احسان کیا اور مینے تیری نعمت کے مقابلے مین نافرمانیان کین اور تو میرے فعلو نپر مطلع تہا اے میرے سید تیرے سوا کسکی طرف بہاگون اور کس سے پناہ چاہون اور سوا تیرے کسپر بہروسا کرون اے میرے سید مجہے یہہ لیاقت نہین کہ مین تجہہ سے جنت مانگون بلکہ تیرے جود تیرے کرم تیرے فضل سے یہہ چاہتا ہون کہ تو میری مغفرت کر اور مجہپر رحم فرما بیشک تو اہل تقوی اور اہل مغفرت ہے رحمہ اللہ تعالے ؀

فصل

بیشکر ہوچکا کہ بڑی محبت کی نشانیون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ہے ظاہرا باطنا اور اعلے درجہ کا اتباع زہد فی الدنیا ہے اسلئے چند حکایتین زہد کی اسجگہہ لکہی جاتی ہین ؀

حکایت خلیفہ ہارون رشید کا ایک بیٹا سولہ برس کی عمر کا تہا زاہد عابدونکے ساتہہ بہت رہتا تہا قبرستان مین جایا کرتا مُردونکو مخاطب کرکے کہتا تم ہم سے پہلے تہے اور تم دنیا کے مالک ہوئے مین دیکہتا ہون کہ دنیا نے تمکو نجات ندی آخر تم قبرون ہی کیطرف آگئے کاش مین یہہ جان لیتا کہ تمنے کیا کہا اور تم سے کیا کہا گیا اور بہت روتا اکثر ایک شعر پڑہا کرتا مضمون اوسکا یہہ ہے کہ جنازے مجہے ہر دن ڈراتے ہین اور رونے والیونکا رونا مجہے غمگین کرتا ہے ایک دن اسکا گزر اپنے باپ پر ہوا انکے آس پاس وزیر اکابر دولت اہل مملکت بیٹہے ہوئے تہے اور یہہ صوف کا جبہ پہنے ہوئے سر پر صوف کا عمامہ باندہے ہوئے تہا اون لوگون نے آپسمین ذکر کیا کہ اس لڑکے نے امیرالمؤمنین کو بادشاہون مین فضیحت کیا اگر خلیفہ اسپر کچہہ عتاب کرین تو شاید اسکی حالت بدلجاوے پہر کسی نے اسکا ذکر خلیفہ سے کیا خلیفہ نے کہا اے میرے بیٹے تونے اپنے اس حال سے مجہے فضیحت کیا اسنے اونکی طرف دیکہا اور کچہہ جواب ندیا پہر اسنے ایک پرندے کیطرف دیکہا اور وہ محل کے کسی کنگرے پر بیٹہا ہوا تہا اوس سے کہا اے پرندے تجہے قسم ہے اوسکے حق کی جسنے تجہے پیدا کیا کہ تو میرے ہاتہہ پر آجاوے وہ فوراً اسکی ہتیلی پر آگیا پہر اوس سے کہا کہ تو اپنی جگہہ چلاجا وہ چلاگیا پہر اسنے کہا تجہے قسم ہے اوسکی جسنے تجہے پیدا کیا کہ امیرالمؤمنین کی ہتیلی مین آجاوے وہ نہ اوترا لڑکے نے خلیفہ سے کہا تو نے ہی دنیا سے محبت کرکے مجہے فضیحت کیا اب مینے آپکی مفارقت کا ارادہ کرلیا پہر خلیفہ سے جدا ہوگیا سوا ایک قرآن شریف اور ایک انگوٹہی کے اپنے ساتہہ اور کچہہ نہ لیا بصرے کیطرف چلاگیا یہان معمارون کے ساتہہ کام کیا کرتا سوا ہفتے کے دن کے اور

دن کام نکرتا ایک درہم ایک دانق مزدوری لیتا ہر دن ایک دانق سے قوت بسری کرتا ابو عامر بصری کہتے ہین کہ میری دیوار مین ایک اور دیوار گر پڑی تہی مین دیوار بنانیوالے کی تلاش مین نکلا ناگاہ مینے دیکہا کہ ایک لڑکا نہایت خوبصورت کہ اوس سے زیادہ حسین مین نے نہین دیکہا اپنے آگے زنبیل رکہے ہوئے قرآن مین دیکہکر پڑہ رہا ہے مینے اوس سے کہا اے لڑکے تو کام کریگا اوسنے کہا کام کیونکر نکرونگا عمل کے لئے ہی تو پیدا کیا گیا ہون لیکن تو یہہ بتادے کہ تو مجہہ سے کونسا کام لیگا مینے کہا کہ گارے مٹی کا اوسنے کہا ایک درہم ایک دانق لونگا اور اپنی نماز بہی پڑہونگا مینے کہا تیرے لئے یہ شرط قبول ہے پہر مین اوسکو کام کیطرف لیگیا اور اوسکو چہوڑ دیا وہ کام کرتا رہا جب مغرب کا وقت آیا تو مین اوسکے پاس گیا معلوم ہوا کہ اوسنے دس آدمیون کا کام کیا مینے اوسکے لئے دو درہم تولے اوسنے کہا اے ابو عامر مین انکو کیا کرونگا اور اونکے قبول کرنے سے انکار کیا پہر مینے اوسکے لئے ایک درہم ایک دانق تول دیا صبح کو پہر مین اوسکی تلاش مین نکلا وہ مجہے نہ ملا مینے لوگون سے اوسکا حال دریافت کیا کسی نے کہا وہ سوائے ہفتے کے اور دن کام نہین کرتا اب وہ دوسرے ہفتے کو تجہے ملیگا مینے اپنا کام آیندہ ہفتے تک ڈال رکہا جب ہفتے کا دن آیا تو مین اوسکی تلاش مین نکلا پہر مینے اوسکو پہلی حالت پر پایا مینے اوسکو سلام کیا کام پیش کیا اوسنے وہی کہا جو پہلی بار کہا تہا پہر مین اوسکو اپنے کام پر لے آیا اوسنے کام کرنا شروع کیا اور مین اوس سے دور ایسی جگہہ کہڑا رہا کہ مین اوسے دیکہون اور وہ مجہے نہ دیکہے مینے اوسے دیکہا کہ اوسنے مٹھی بہر گارا دیوار پر رکہدیا پتہر خود بخود اوٹہکر جوڑتے جاتے مینے اپنے جی مین کہا کہ اسیطرح اولیاء اللہ کی اعانت کیجاتی ہے جب اوسے جانے کا ارادہ کیا تو مینے اوسکے لئے تین درہم تولے اوسنے سوا ایک درہم ایک دانق کے زیادہ لینے سے انکار کیا پہر مینے وہی اوسکو تول دیا تیسرے ہفتے کو پہر مین بازار گیا اوس سے ملاقات نہوئی لوگون سے اوسکا حال پوچہا معلوم ہوا کہ تین دن سے بیمار ہے ایک ویرانے مین پڑا ہوا ہے سکرات موت مین گرفتار ہے مینے ایک شخص کو کچہہ مزدوری دی تاکہ اوسکی جگہہ مجہے بتلا دے پہر ہم وہان گئے دیکہا کہ ایک ویرانہ جگہہ ہے جسکا دروازہ نہین اور وہ بیہوش پڑا ہے مینے اوسکو سلام کیا اوسکے سر کے نیچے آدہی اینٹ رکہی ہوئی تہی اور وہ نزع مین تہا مینے دوبارہ سلام کیا اوسنے مجہے پہچانا مینے اوسکا سر اوٹہاکے اپنی گود مین رکہا اوسنے مجہے منع کیا پہر اوسنے تین شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے اے میرے دوست عیش و آرام کے ساتہہ دہوکا نہ کہا اسلئے کہ عمر نبڑی جاتی ہے اور عیش و آرام مٹا جاتا ہے تجہے ایک بار بہی کسی قوم کا حال معلوم ہو جاوے تو جان رکہہ کہ تو اونسے پوچہا جاویگا قبرون کیطرف جب کوئی جنازہ تو اوٹہا لیجاوے تو جان رکہہ کہ تو بہی اسکے بعد اوٹہایا جاویگا پہر کہا اے ابو عامر جب میری روح بدن سے نکل جاوے تو تو مجہے نہلانا اور میرے جبہ مین جو یہہ ہے مجہے کفنا دینا مینے کہا اے میرے دوست نئے کپڑون مین تجہے کیون نہ کفناؤن کہا نئے کپڑے کیطرف زندہ زیادہ حاجتمند ہے مردے سے کپڑے تو بوسیدہ ہو جاتے ہین اور عمل باقی رہتا ہے اور میرا زنبیل اور عمامہ قبر کہودنے والے کو دیدینا اور یہہ قرآن اور انگوٹہی تو لے لینا اور ان دونون کو لیکے امیر المومنین ہارون رشید کے پاس جانا اور اپنے ہاتہہ سے اونکے ہاتہہ مین دیدینا اور اونسے کہنا اے امیر المومنین میرے پاس ایک مسافر لڑکے کی امانت ہے وہ آپ سے یہہ کہتا ہے کہ آپ اپنی اس غفلت پر ہرگز نہ مرنا یا کہا اس اپنے دہوکے پر پہر اوسکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ اب مجہے معلوم ہوا کہ یہہ خلیفہ کا لڑکا تہا مینے اوسکی وصیت کے موافق سب کام کیا اور قرآن شریف اور انگوٹہی لیکے بغداد کو گیا خلیفہ ہارون رشید کی محلسرا کا ارادہ کیا ایک بلند جگہہ پر ٹہیر گیا اتنے مین ایک بڑا لشکر نکلا جسمین تخمیناً ہزار سوار ہونگے پہر اسکے پیچہے دس لشکر اور آئے ہر لشکر مین ہزار سوار تہے دسوین لشکر مین امیر المومنین تہے مین چلایا کہ اے امیر المومنین تمہین قسم ہے قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ تم میرے لئے تہوڑی دیر ٹہیر جاؤ جب اونہون نے مجہے دیکہا تو مینے کہا یا امیر المومنین میرے پاس ایک مسافر لڑکے کی امانت ہے پہر مینے قرآن شریف اور انگوٹہی اونکو دیدیا اور مینے اونسے کہا اسیطرح مجہے اوسنے وصیت کی تہی خلیفہ نے سر جہکا لیا اور اونکے آنسو بہنے لگے اپنے بعض دربانون کو حکم دیا کہ یہہ شخص تیرے

بلس رہے یہانتک کہ مین تجہہ سے اوسکا حال پوچہون جب خلیفہ اور اونکے اصحاب لوٹ کر آئے تو حکم دیا کہ پردے اُٹہائے جاوین پہر دربان سے کہا
کہ اوس آدمی کو لاؤ اگرچہ وہ میرا غم تازہ کرتا ہے حاجب نے مجہہ سے کہا اے ابو عامر امیر المومنین غمگین ہین اگر تو اونسے دس باتین کیا چاہتا ہے تو پانچ ہی
کرنا مینے کہا بہتر ہے مین خلیفہ کے پاس گیا اونکی مجلس خالی تہی جب اونہون نے مجہے دیکہا تو فرمایا میرے قریب آ مین اونکے نزدیک گیا کہا تو میرے بیٹے
کو پہچانتا ہے مین نے کہا ہان کہا کیا کام کرتا تہا مینے کہا مٹی پتہر کا کہا تو نے اوس سے کام لیا مینے کہا ہان کہا تو نے اوس سے کام لیا اور اوسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ تہا مینے کہا مین اللہ تعالیٰ سے عذر کرتا ہون پہر آپ سے یا امیر المومنین مین اوسکو نہین جانتا تہا کہ وہ کون ہے
مگر اوسکے مرنے کے وقت مینے پہچانا کہ یہہ خلیفہ کا بیٹا ہے کہا اوسکو تو نے اپنے ہاتہہ سے نہلایا مینے کہا ہان کہا اپنا ہاتہہ لا پہر اوسکو پکڑا اور اپنے
سینے پر رکہا اور یہہ کہتے جاتے تہے کہ میرا باپ تجہپر قربان ہو تو نے پیارے مسافر کو کسطرح کفنایا پہر چند شعر اوسکے مرثیے کے پڑہے ابو عامر کہتے ہین
کہ خلیفہ نے تیاری کی اور بصرے کیطرف چلے مین اونکے ہمراہ تہا اوسکی قبر پر گئے قبر کو دیکہتے ہی اونکو غش آگیا جب ہوش مین آئے تو چند شعر اوس
مرثیے کے پڑہے جب رات ہوئی تو مینے اپنا وردادا کیا اور لیٹ رہا خواب مین دیکہا کہ ایک نور کا قبہ ہے اوسپر نور کا بادل ہے ناگاہ وہ بادل کہلگیا
دیکہا تو وہی لڑکا پکار رہا ہے اے ابو عامر اللہ میری طرف سے تجہے جزائے خیر دے مینے کہا اے میرے لڑکے تو کدہر گیا کہا ایسے رب کیطرف گیا
جو کریم ہے راضی خفا نہین اوسنے مجہے ایسی چیزین دین کہ اونکو کسی آنکہہ نے دیکہا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی بشر کے دلپر اونکا خطرہ گزرا اور اوسنے
اپنے نفس پر قسم کہائی کہ نہ نکلے گا دنیا سے کوئی بندہ جیسا مین نکلا مگر وہ اوسکی آؤ بہگت کریگا جیسے میری کی پہر مین جاگ اوٹہا اس حال مین کہ
مین اوس سے خوش تہا اور جو اوسنے مجہہ سے کہا اور جسکی اوسنے مجہے بشارت دی رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ حکایت سوا
اس طریق کے اور طریق سے بہی بیان کیگئی ہے راوی کہتا ہے کہ ہارون رشید سے کسی نے اس لڑکے کا حال پوچہا اونہون نے کہا کہ یہہ لڑکا
میرے خلیفہ ہونے سے پہلے پیدا ہوا تہا اسنے اچہی طرح سے پرورش پائی قرآن پڑہا علم سیکہا جب مین خلیفہ ہوا تو اوسنے مجہے چہوڑ دیا اوسکو میری
دنیا سے کچہہ نہ ملا یہہ انگوٹہی اوسکی ماں نے اوسے دیدی تہی اسکا یاقوت مال کثیر کی قیمت کا ہے مینے اوسکی ماں سے کہا تہا کہ یہہ انگوٹہی اسے دیدے وہ متقی
ہے یہہ لڑکا اپنی ماں سے احسان کیا کرتا تہا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ؎

حکایت عبد اللہ بن مہران رحمہ اللہ کہتے ہین ہارون رشید حج کے لئے چلے کوفے پہونچے یہان چند دن ٹہیرے پہر کوچ کیا لوگ باہر نکلے بہلول
مجنون رضی اللہ عنہ بہی لوگون مین نکلے ایک گہوڑے پر بیٹہہ گئے لڑکے اونکو ایذا دیتے تہے اونکی چہیڑ کرتے تہے اتنے مین ہارون رشید کی ہودج
آئی لڑکے انکے چہیڑنے سے رک گئے جب ہارون بہلول کے مقابلے مین آئے تو انہون نے چلا کے کہا یا امیر المومنین یا امیر المومنین خلیفہ نے اپنے
ہاتہہ سے پردہ کو لا اور کہا حاضر ہون اے بہلول حاضر ہون انہون نے کہا یا امیر المومنین ایمن بن نائل نے قدامہ بن عبد اللہ عامری سے ہمکو
حدیث کی قدامہ نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منیٰ مین اونٹ پر سوار دیکہا اور آپکے نیچے پرانا پالان تہا مارنا ہانکنا کچہہ نہ تہا نہ ہٹو بچو تہی
یا امیر المومنین اس سفر مین تواضع تیرے لئے بہتر ہے تکبر و تجبر سے ہارون رو دیا یہانتک کہ آنسو زمین پر گرے پہر کہا اے بہلول اور کہو انہون نے
کہا مینے مانا کہ ساری زمین کا تو مالک ہوگیا اور اللہ کے سارے بندے تیرے فرمانبردار ہوگئے سو پہر کیا ہوا کیا کل کو قبر کے پیٹ مین تو نہ جائیگا
اور ایک کے بعد دوسرا تجہپر مٹی نہ ڈالے گا ہارون رو دیا پہر کہا یا بہلول تمنے خوب کہا اسکے سوا اور بہی کچہہ ہے انہون نے کہا ہان یا امیر المومنین
جس آدمی کو اللہ نے مال و جمال دیا پہر اوسنے اپنے مال سے خرچ کیا اپنے جمال مین پرہیزگار رہا وہ اللہ تعالیٰ کے خالص دیوان مین ابرار سے
لکہا جاویگا ہارون نے کہا یا بہلول تمنے خوب کہا تمہین جائزہ یعنی صلہ ملیگا بہلول نے کہا جائزے کو اون لوگون پر پہیر دے جنسے تو نے اوسکو لیا ہے

مجہے اوسکی کچہہ حاجت نہین ہارون نے کہا یا بہلول اگر تمپر کچہہ قرض ہو توہم اوسکو ادا کردین انہون نے کہا یا امیرالمومنین دین دین سے ادا نہین کیا جاتا حق کو حقدار کیطرف پہیر دے اور اپنے نفس کا قرض اپنے نفس سے ادا کر ہارون نے کہا یا بہلول تمہارے لئے اتنا وظیفہ جاری کردین کہ تمہین کفایت کرے انہون نے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹہایا پہر کہا یا امیرالمومنین مین اور تو دونون اللہ تعالےٰ کے بندون سے ہین یہہ محال ہے کہ وہ تجہے تو یاد کرے اور مجہے بہول جاوے ہارون نے پردہ ڈالا اور چلدیا ؛

حکایت کہتے ہین سعدون مجنون رضی اللہ عنہ بصرے کی گلی کوچون مین گشت کرتے جس گہر پاونکا گزر ہوتا ٹہیر جاتے اور یہہ آیت پڑہتے یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیئ عظیم اے لوگو ڈرو اپنے رب سے بیشک زلزلہ قیامت کا بڑی چیز ہے اور روتے اور کہتے اے ابن آدم اگر مرنے گلنے اعضا جدا ہونے گوشت ریزہ ریزہ ہونے کے سوا اور کچہہ نہوتا تو بہی تجہے لایق تہا کہ تو زمانے کے حوادث پر روتا اور جب بہوک کی شدت ہوتی تو کہتے الٰہی تونے سچی قسم کہائی ہے کہ تو اپنی مخلوق کو ضائع نکریگا اور بیشک تو رزق کا ضامن ہے یہانتک کہ ادا کرے جسکا تو ضامن ہوا جیسا تونے قسمت کیا اور مجہے بیشک تیرے ساتہہ وثوق ہے لیکن دلون کا حال جو ہے وہ تجہے معلوم ہے یہہ صوف کا جبہ پہنے رہتے تہے اوسکی سیدہی آستین پر یہہ سطر لکہی ہوئی تہی اے سعید تونے اپنے مولیٰ کی نافرمانی کی غلام ایسا نہین کیا کرتے ہین اور بائین آستین پر دو سطرین لکہی ہوئی تہین ہلاک ہو وہ جسکا قوت ایک روٹی ہے سید لطیف اوسکو دیتا ہے پہر وہ نافرمانی کرتا ہے ایسے معبود کی جو جلال والا ہے اور اوسپر رحیم و رؤف ہے اور پیچہے دو سطرین لکہی تہین جو دن گزرتا ہے وہ میرا ایک ٹکڑا لیلیتا ہے اطیبان مجہہ سے گزرتے جاتے ہین اے نفس گناہون سے باز رہ اور توبہ کر گناہ بند ونپر فرض نہین ہین کہ اونکو ادا کیا جاوے اور آگے دو سطرین لکہی ہوئی تہین

ثم موت به تنادی الانام	انما هذه الحیوة متاع		نحن من طینة علیک السلام		ایها الشامخ الذی لا یرام ؛

اونکے عصا پر دو سطرین لکہی ہوئی تہین عمل کر اور تو اس دنیا مین خوف کی حالت پر ہے اور جان رکہہ کہ بیشک تو موت کے بعد اوٹہایا جاویگا اور جان رکہہ کہ جو عمل تونے آگے بہیجا ہے وہ بیشک تجہپر شمار کیا جاویگا اور جو تونے پیچہے چہوڑا وہ میراث مین جاویگا کسی نے انسے کہا کہ تم تو حکیم ہو مجنون نہین ہو انہون نے جواب دیا کہ مین اعضا کا مجنون ہون دل کا مجنون نہین ہون پہر پیٹہہ پہیر کر بہاگ گئے ؛

حکایت ہارون رشید جب حج کے لئے مکے کیطرف چلے تو اونکے لئے بیچ عراق سے حرم تک لبو ومرعزی کا فرش بچہایا گیا تہا انہون نے قسم کہائی تہی کہ پیادہ پا حج کو جاوین ایک دن میل سے تکیہ لگایا تہک گئے تہے ناگاہ سعدون مجنون یہہ کہتے ہوئے اونکے سامنے آئے مینے مانا کہ دنیا تجہہ سے موافق ہے کیا تجہے موت نہ آئیگی پہر تو دنیا کو کیا کریگا تجہے تو میل کا سایہ کافی ہے ہشیار ہو اے دنیا کے طالب تو اوسکو اپنے دشمن کے لئے چہوڑ دے زمانے نے جیسا تجہے ہنسایا ہے ویسا ہی وہ تجہے رلاویگا ؎

	زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر	چلا ہے او دل راحت طلب کیا شادمان ہوکر	

ہارون رشید نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑے یہانتک کہ تین نمازین اونسے فوت ہوگئین جب ہوش مین آئے تو اونکو ڈہونڈا اونکا اتا پتا نہ لگا یہہ افسوس کرتے رہگئے ؛

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے تین رات اللہ عزوجل سے اس بات کا سؤال کیا کہ میرا رفیق جنت مین مجہے دکہادے مجہسے کہا گیا کہ اے عبدالواحد تیرے رفیق جنت مین میمونہ سوداء ہے مینے عرض کیا وہ کہان ہے مجہہ سے کہا گیا کہ کوفے مین فلان قبیلے مین ہے مین کوفے کو گیا اوسکا پتا پوچہا لوگون نے کہا وہ دیوانی ہے بکریان چراتی ہے مین نے کہا مین اوسکو دیکہا چاہتا ہون لوگون نے کہا تو جبانہ کی طرف جا

مین وہان گیا مینے دیکہا کہ وہ کہڑی ہوئی نماز پڑہ رہی ہے اوسکے آگے ایک برچہی گڑی ہوئی ہے اوسپر صوف کا جبہ رکہا ہوا ہے جبہ پر یہہ لکہا ہوا ہے
لاتباع ولاتشتری یعنی نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے اور بکریان بہیڑیونکے ساتہ چر رہی ہین نہ تو بکریان اونسے ڈرتی ہین نہ وہ اونکو کہاتی ہین جب
اوسنے مجہے دیکہا تو نماز کو مختصر کیا پہر کہا اے ابن زید تو لوٹ جا یہان وعدہ نہین ہے وعدہ تو کل کو ہے مینے کہا اللہ تجہپر رحم کرے تجہے کسنے تبلایا کہ مین
ابن زید ہون کہا تو نہین جانتا کہ ارواح جنود مجندہ تہے جنکا وہان تعارف ہوگیا اونکے درمیان مین یہان الفت ہوئی اور جنکی پہچان وہان نہین
ہوئی وہ یہان مختلف رہے مینے کہا مجہے نصیحت کر کہا بڑا تعجب ہے ایسے واعظ سے کہ وہ خود نصیحت کیا جاے مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ جس بندے کو دنیا سے
کچہہ دیا جاوے پہر وہ اوسکے ساتہ اور چیز چاہے تو اللہ تعالے اوس سے اپنی خلوت کی محبت چہین لیتا ہے اور اوسکے بدلے مین قرب کے بعد دوری دیتا
ہے اور انس کے بعد وحشت دیتا ہے پہر واعظ کیطرف خطاب کر کے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ اے واعظ تو تو احتساب کے لئے کہڑا ہوا لوگون کو
گناہون سے منع کرتا ہے اور تو خود یقیناً بیمار ہے یہہ نہایت بری بات ہے اگر تو وعظ سے پہلے اپنے عیب کی اصلاح یا توبہ کر لیتا تو اے میرے دوست
جو کچہہ تو کہتا وہ دلون مین اچہی طرح سے جم جاتا تو تو گمراہی سے منع کرتا ہے اور تیرا یہہ حال ہے کہ تو ہی مین شک کرنے والے کے ہے مینے کہا مین ان
بہیڑیون کو بکریون کے ساتہ دیکہہ رہا ہون نہ تو بکریان اونسے بہڑکتی ہین نہ وہ اونکو کہاتی ہین یہہ کس وجہ سے ہے کہا دور ہو مینے اپنے اور اپنے سید کے
درمیان مین اصلاح کر لی ہے اوسنے بہیڑیون اور بکریون کے درمیان مین اصلاح کر دی ؛

حکایت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم حج کے لئے چلے جب مسجد حرام مین داخل ہوئے تو بیت اللہ کیطرف دیکہا اور روئے
یہانتک کہ آپکی آواز بلند ہوئی کسی نے کہا کہ آپکی طرف لوگ دیکہتے ہین اگر آپ کسیقدر آواز کو پست فرمائین تو بہتر ہے آپنے فرمایا مین کیون نہ روؤن
شاید اللہ تعالے رحمت سے میری طرف دیکہے تو اوسکے سبب سے کل کو اوسکے نزدیک اپنی مراد کو پہونچون پہر کعبے کا طواف کیا مقام کے پیچہے نماز پڑہی
سجدے سے اپنا سر اوٹہایا سجدے کی جگہہ اونکے آنسوؤن سے تر تہی اپنے بعض اصحاب سے فرمایا مین غمگین ہون میرا دل مشغول ہے عرض کیا گیا آپکو کیا غم ہے
آپکے دل کا شغل کیا ہے فرمایا جس شخص کے دل مین صاف خالص اللہ کا دین داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے ماسوا سے اوسکو مشغول کر دیتا ہے اور دنیا تو عنقریب
فنا ہونے والی ہے اوسکی حقیقت تو اسیقدر ہے کہ جیسے جہاز کہ اوسپر سوار ہو لیا یا کپڑا کہ اوسکو پہن ڈالا یا عورت کہ اوس سے صحبت کر لی یا لقمہ کہ اوسکو کہا لیا یا
جیسا فرمایا اور فرمایا کہ اہل تقوی انکی مؤنت دنیا والون سے بہت تہوڑی ہے اور انکی معونت بہت زیادہ ہے اگر تو بہول جاوے تو تجہے یاد کرین اور جو تو
اونکو یاد کرے تو تیری اعانت کرین حق اللہ کو خوب کہتے ہین امر اللہ کو خوب قایم کرتے ہین تو دنیا کو ایسی سمجہہ جیسے منزل کہ تو اوسمین اوترپڑا پہر وہانسے
کوچ کیا یا جیسے مال کہ خواب مین تونے اوسکو پایا پہر جاگہ اوٹہا اور تیرے پاس اوس سے کچہہ ہی نہین ایک شعر پڑہا مضمون اوسکا یہہ ہے کہ دنیا ایسی ہی جیسے
سوئے ہوئے کا خواب اور جو عیش ہمیشہ نہین ہے وہ خیر نہین ہے تو غور کر کہ جب کوئی لذت تونے کل حاصل کی اور اوسکو فانی کر دیا تو تو ایسا ہی ہوا جیسے
خواب دیکہنے والا کہ آنکہہ کہلی تو کچہہ نتہا اور فرمایا کہ غنی اور عزت مؤمن کے دلمین پہرتے رہتے ہین جب ایسے مکان مین پہونچتے ہین کہ جسمین توکل ہے تو اوسکو
اپنا وطن کر لیتے ہین امام یافعی کہتے ہین کہ اگر اوسمین توکل کو نہین پاتے تو وہانسے کوچ کر دیتی ہین حضرت امام نے جو یہہ فرمایا کہ جس شخص کے دل مین
صاف خالص اللہ کا دین داخل ہوتا ہے تو اوسکو ماسوا سے مشغول کر دیتا ہے سو اس قول مین محبت کیطرف اشارہ کیا اسلئے کہ صاف خالص اللہ کا دین
اس بات کا مستلزم ہے کہ محبت آلی حقیقۃ اوس دل مین ہوتی ہے جسمین وہ نازل ہوا سو اسوقت وہ دل محبوب کے ساتہ اوسکے ماسوا سے مشغول
ہو جاتا ہے نہ سنتا ہے نہ دیکہتا ہے مگر اللہ تعالے کے ساتہ عبد اللہ بن عطار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے جیسا علما کے علم کو محمد بن علی بن حسین کے نزدیک
حقیر پایا ایسا کسی کے نزدیک نہین پایا بعض اہل لغت نے کہا کہ محمد کا لقب باقر اسلئے ہوا کہ یہہ علم کو پہاڑتے تہے انکا علم بہت وسیع تہا عرب کہتے ہین بقرت الشیء

بقر اجبکہ تو کسی چیز کو کہولدے اوسکو وسیع کردے شیر کو باقر اسلیئے کہتے ہین کہ وہ اپنے شکار کا پیٹ پہاڑتا ہے محمد بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہین میرا ایک
بہائی میری آنکہ مین نہایت عظیم تہا اور جس چیز نے اوسکو میری آنکہ مین عظمت دی وہ یہی ہے کہ دنیا اوسکی آنکہ مین حقیر تہی ⁂

حکایت [۱۱] لیث بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین ۱۱۳ ہجری مین پیدل حج کے لیے گیا کے پہونچا جب عصر کی نماز پڑہ چکا تو جبل ابوقبیس پر چڑہا
وہان دیکہا کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا دعا کر رہا ہے یا رب یا رب کہتا ہے اسکو اتنا کہا کہ اوسکا دم ٹوٹ گیا پہر کہا یا رباہ یا رباہ یہانتک کہ اوسکا دم منقطع ہوا
پہر کہا یا اللہ یا اللہ یہانتک کہ دم ٹوٹا پہر کہا یا حی یا حی یہانتک کہ سانس منقطع ہوئی پہر کہا یا رحمن یا رحمن یہانتک کہ دم تمام ہوا پہر کہا یا رحیم یا رحیم یہانتک
کہ سانس پوری ہوئی پہر کہا یا ارحم الراحمین سات بار یہانتک کہ دم ختم ہوا پہر کہا آلہی مین انگور چاہتا ہون تو مجہے کہلادے اور بیشک میری دونون
چادرین پرانی ہوگئین لیث کہتے ہین واللہ اوسنے اپنی بات پوری نہ کی تہی کہ مینے ایک زنبیل انگور سے بہرا ہوا دیکہا اور اوسوقت روئے زمین مین
انگور نہ تہا اور دو چادرین رکہی ہوئی دیکہین اوس شخص نے انگور کہانے کا ارادہ کیا مینے کہا مین بہی تیرا شریک ہون اوسنے کہا کیون مینے کہا تو دعا کرتا
تہا اور مین آمین کہتا تہا مجہسے کہا آگے بڑہ اور کہا اسمین سے کچہہ ذخیرہ نہ کرنا مین آگے بڑہا اور اوسکے ساتہ مینے یہہ ایسی چیز کہائی کہ کبہی نہ کہائی تہی
انگور مین تخم نہ تہا مینے اسقدر کہایا کہ سیر ہوگیا اور زنبیل مین سے کچہہ کم نہوا پہر مجہسے کہا ان چادرون مین سے جو تجہے پسند ہو وہ لیلے مین نے کہا انکی
مجہے حاجت نہین ہے پہر مجہہ سے کہا کہ تو علیحدہ ہوجا کہ مین انکو پہن لون مین اوسکے پاس سے الگ ہوگیا اوسنے ایک کا تہمد باندہا دوسری کو اوڑہ لیا
اور پرانی چادرون کو اپنے ہاتہہ پر رکہا اور اوترا مین اوسکے پیچہے چلا یہانتک کہ جب وہ سعی مین پہونچا تو ایک شخص سے ملاقات ہوئی اوسنے کہا یا ابن رسول اللہ
تو مجہے کپڑا پہنادے اللہ تعالے تجہے جنت کے حلون سے حلہ پہناوے انہون نے دونون چادرین اوسکو دیدین مین اوس آدمی کے پاس گیا اوس سے
پوچہا یہہ کون ہین کہا یہہ جعفر بن محمد ہین پہر مینے اونکو تلاش کیا تاکہ کچہہ اون سے سنون مجہے نفع ہو مگر اونکو نہ پایا رضی اللہ عنہ امام سفیان ثوری رضی اللہ
عنہ کہتے ہین مینے جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تہے سلامت نادر ہوگئی یہانتک کہ اوسکی تلاش کرنے کی جگہہ چہپ گئی اگر کسی چیز مین ہے
تو گمنامی مین ہو اگر اسمین نہ ملے تو خلوت مین ہو اور یہہ مثل خمول کے نہین ہے اور خلوت مین نہ ملے تو سکوت مین ہو اور یہہ مثل خلوت کے نہین ہے اگر
سکوت مین نہ ملے تو سلف صالح کے کلام مین ہو سعادتمند وہی ہے جو اپنے نفس مین خلوت پاتا ہے روایت ہے کہ خلیفہ ابوجعفر منصور نے جعفر کو طلب
کیا انپر خفا ہوگیا تہا انکے قتل کی وعید کی تہی جب یہہ اوسکے پاس تشریف لیگئے تو انکو دہمکایا گہرکایا انسے کہا تجہے اہل عراق نے امام بنایا ہے تجہکو اپنے
مال کی زکوۃ بہیجتے ہین تو میری سلطنت مین الحاد کرتا ہے فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتا ہے اللہ مجہے قتل کرے اگر مین تجہے قتل نکرون انہون نے فرمایا
یا امیر المومنین سلیمان علیہ السلام کو نعمت دی گئی تہی اونہون نے شکر کیا ایوب علیہ السلام کو ابتلا ہوا تہا اونہون نے صبر کیا یوسف علیہ السلام پر ظلم
کیا گیا تہا اونہون نے معاف کیا منصور کا غصہ گیا شر جاتا رہا خیر خوشی آئی جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے خوش ہوا انکی تعریف کی جب یہہ اوسکے پاس
سے نکلے تو کسی نے انسے پوچہا کہ جب آپ اوسکے پاس گئے تہے تو آپنے کیا کہا تہا انہون نے فرمایا مینے یہہ دعا پڑہی تہی اللھم احرسنی بعینک التی
لا تنام واکنفنی بکنفک الذی لا یرام واغفرلی بالکما وارحمنی بقدرتک علی لا اھلک وانت رجائی اللھم انت اجل واکبر مما اخاف
واحذر اللھم بک ادفع فی نحرہ واعوذ بک من شرہ جعفر فرماتے ہین مجہے میرے باپنے میرے دادا سے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر اللہ کسی نعمت کے ساتہہ انعام کرے اوسے چاہئے کہ اوسکی حمد کرے اور جسکے رزق مین تاخیر ہو اوسے چاہئے کہ وہ
استغفار کرے اور جسکو کوئی کام پیش آوے تو چاہیئے کہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ⁂

حکایت [۱۴] بعض صالحین کہتے ہین کہ مکے مین ہمارے نزدیک ایک جوان آدمی رہتا تہا پرانے کپڑے پہنے رہتا ہمسے خلط ملط نہین رکہتا تہا

نہ ہمارے پاس بیٹھتا اوسکی محبت میرے دلمین آگئی ایک بار دو سو درہم وجہ حلال سے مجھے ملے مین اونکو اوٹھاکے اوسکے پاس لے گیا مصلے کے کنارے پر رکھدیئے مین نے اوس سے کہا کہ یہہ درہم مجھے وجہ حلال سے ملے ہین تو انکو اپنی کسی حاجت مین صرف کرنا اوسنے کن انکھیون سے میری طرف دیکھا پھر کہا کہ مینے تو اس جلسے کو اللہ تعالے کے ساتھ فارغ ہونے کے لئے بعوض ستر ہزار اشرفی سوا اور سامان و اسباب و متعلقات کے خریدا ہے تو یہہ چاہتا ہے کہ مجھے ان درہمونکے ساتھ اوس سے دہوکا دے اور کھڑا ہوگیا اور اونکو پھیلا دیا مین بیٹھکے اونکو اوٹھانے لگا مین نے اوسکی مثل عزت نہ دیکھی جبکہ وہ چلا گیا اور نہ اپنی کیسی ذلت دیکھی کہ مین اونکو اوٹھاتا تہا رضی اللہ عنہ *

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن مدینے منورہ کی مسجد مین بیٹھا ہوا وعظ کرتا تہا اتنے مین ایک جوان آدمی اچھے قیمتی کپڑے پہنے ہوئے آکر کھڑا ہوا اور اوسکے ہمراہ اوسکے اصحاب تہے مین نے وعظ کرنا شروع کیا اوسنے مجھ سے وعظ مین یہہ بات سنی کہ ضعیف سے تعجب ہے کہ وہ کیونکر قوی کی نافرمانی کرتا ہے اوسکا رنگ متغیر ہوگیا اور چلا گیا جب صبح ہوئی تو مین پھر اپنی مجلس مین بیٹھا ناگاہ وہی شخص آیا سلام کیا دو رکعت نماز پڑہی اور کہا یا سری مینے کل یہہ تجھ سے سنا کہ تو یہہ کہتا تہا تعجب ہے کمزور سے کہ وہ کیونکر زور آور کی نافرمانی کرتا ہے اسکے معنی کیا ہین مینے کہا مولی سے زیادہ کوئی قوی اور غلام سے بڑھکر کوئی ضعیف نہین ہے اور وہ اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے وہ اوٹھا اور چلا گیا پھر کل کو آیا اور اوسپر دو سفید کپڑے تہے اور کوئی اوسکے ہمراہ نہ تہا کہا اے سری اللہ تعالے کیطرف راہ کیونکر ہے مینے کہا اگر تو عبادت کرنا چاہتا ہے تو دنکو روزہ رکھہ اور رات کو نماز پڑہ اور اگر اللہ عز وجل کو چاہتا ہے تو اوسکے سوا ہر چیز کو چھوڑ دے تو اوسکی طرف پہونچ جاویگا اور مساجد و ویرانے و قبرستان کے سوا اور کہین نرہ وہ یہہ کہتا ہوا کھڑا ہوگیا کہ قسم ہے اللہ کی مین نہ چلونگا مگر وہ رستہ جو سب رستون سے سخت ہوگا پھر وہ نکلتا ہوا چلا گیا چند دن کے بعد بہت سے لڑکے میرے پاس آئے مجھ سے پوچھا احمد بن یزید کاتب کا کیا حال ہے مین نے کہا مین اوسکو نہین پہچانتا مگر ایک آدمی میرے پاس آیا تہا جسکی فلان فلان صفت ہے میرے اوسکے درمیان مین فلان فلان بات ہوئی اب مین اوسکے حال کو نہین جانتا وہ کہنے لگے تجھے قسم ہے اللہ کی تو کب اوسکے حال سے واقف ہوا تہا تو ہمین اوسکو بتا دے اور اوسکا گھر بتا دے مجھے سال پھر تک اوسکی کوئی خبر معلوم نہوئی ایک رات عشا کے بعد مین اپنے گھر مین بیٹھا ہوا تہا کہ ناگاہ کسی نے دروازہ ٹھونکا مینے اوسکو اندر آنے کی اجازت دی دیکھا تو وہی جوان تہا ایک ٹکڑا کمل کا کمر سے باندہے دوسرا کاندہے پر رکھے ہوئے تہا ہاتھہ مین زنبیل اوسمین کھجور کی گٹھلیان تہین اوسنے میری دونون آنکھون کے درمیان کا بوسہ لیا اور کہا یا سری اللہ تعالے تجھے آگ سے آزاد کرے جیسا تونے مجھے دنیا کی غلامی سے آزاد کیا مینے اپنے ایک دوست کیطرف دیکھا اوسکو اشارہ کیا کہ تو اسکے گھر والون کے پاس جا اونکو خبر کردے وہ شخص گیا ناگاہ اوسکی بی بی مع بچون غلامون کے آئی اوسنے اندر آکے بچے کو اوسکی گود مین ڈالدیا بچا زیور اور عمدہ لباس پہنے تہا بی بی نے اوس سے کہا اے میرے مالک تونے مجھے رانڈ کردیا اور تو زندہ ہے اور تونے اپنے بچے کو یتیم کردیا اور تو زندہ ہے سری فرماتے ہین کہ اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا اے سری یہہ وفا نہین ہے پھر اپنی بی بی بچے کیطرف متوجہ ہوا اور اوسنے کہا قسم ہے اللہ کی بیشک تم میرے دل کا پہل ہو اور میرے قلب کے دوست ہو اور یہہ لڑکا مجھے ساری مخلوق سے زیادہ عزیز ہے سوا اس بات کے کہ یہہ سری بیٹھے ہوئے ہین انہون نے مجھے یہہ خبر دی کہ جو کوئی اللہ تعالے کی خوشی چاہتا ہے وہ اوسکے سوا سب چیز و مکو قطع کرتا ہے پھر اوسنے لڑکے کا زیور اوتارا اور بی بی سے کہا کہ اسکو بھوکے کلیجون اور ننگے بدنون مین رکھہ اور اپنے کمل سے ایک ٹکڑا پھاڑا اوسمین لڑکے کو لپیٹ دیا بی بی بولی مین اپنے بچے کو اس حالت مین نہین دیکھہ سکتی اور بچے کو مع زیور و کپڑے کے میان سے چھین لیا اوسنے جب دیکھا کہ وہ بچے کے ساتھہ مشغول ہوگئی تو کھڑا ہوگیا اور کہا تمنے میری رات ضائع کردی میرے اور تمہارے درمیان مین اللہ ہے اور نکلتا ہوا چلا گیا گھر رونے سے

کو پہنچ گیا بی بی نے سری سے کہا اگر یہہ پہر آوے یا تم اسکی خبر سنو تو مجھے اطلاع کر دینا مینے کہا ان شاء اللہ تعالے کئی دن کے بعد میرے پاس ایک بڑہیا
آئی کہنے لگی اے سری شونیزیہ مین ایک جوان آدمی ہے وہ تجھے بلاتا ہے مین وہان گیا دیکھا تو وہی جوان تہا اوسکے سر کے نیچے ایک اینٹ رکہی
ہوئی تہی مینے اوسے سلام کیا اوسنے آنکہین کہولین اور کہا اے سری تو دیکہتا ہے کہ وہ میرے لئے گناہ بخشیگا مینے کہا ہان کہنے لگا مجہہ سے آدمی
کی بخشش کریگا مینے کہا ہان کہا مین تو ڈوبا ہوا ہون مینے کہا وہ ڈوبے ہوئے کو نجات دینے والا ہے کہا مجہپر مظالم ہین مینے کہا خبر مین وارد ہوا ہے
کہ قیامت کے دن تائب کو حاضر کرینگے اور اوسکے ساتھ اوسکے خصوم ہونگے اونسے کہا جاویگا کہ تم اسکو چہوڑ دو اللہ تعالے تمکو عوض دیگا کہا یا سری
میرے پاس کہلیان چتّے کی مزدوری کے چند درہم ہین جب مین مر جاؤن تو تو انسے ضرورت کی چیزین خرید کرنا اور مجھے کفنا دینا اور میرے گہر والونکو
خبر نکرنا تاکہ وہ میرے کفن کو حرام سے متغیر نکرین مین تہوڑی دیر اوسکے پاس بیٹہا اوسنے آنکہین کہولین اور کہا لمثل ھذا فلیعمل العاملون پہر اوسکا
انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ مینے درہم لئے حاجت کی چیزین خریدین اور اوسکی طرف چلا لوگونکو دیکہا کہ دوڑتے ہوئے چلے آتے ہین مینے کہا کیا خبر ہے کہنے
لگے ایک ولی کا اولیاء اللہ مین سے انتقال ہوگیا ہے ہم اوسپر نماز پڑہنا چاہتے ہین پہر مین آیا اوسکو نہلایا مینے اوسپر نماز پڑہی دفن کر دیا ایک مدت کے
بعد اوسکے گہر والے خبر پوچہنے کے لئے آئے مینے اونکو اوسکے مرنے کی خبر دی اوسکی بی بی روتی ہوئی آئی مینے اوسکے حال کی اوسے خبر دی اوس نے مجہہ سے
چاہا کہ مین اوسے اوسکی قبر بتادون مینے کہا مین اس سے ڈرتا ہون کہ تم اوسکا کفن بدل دوگی اوسنے کہا نہین واللہ ہم نہ بدلینگے پہر مینے اوسکو قبر
بتا دی وہ روئی اور دو گواہ کو بلایا وہ حاضر ہوئے اوسنے اپنی لونڈیون کو آزاد زمین کو وقف کر دیا اور سارے مال کو صدقہ کیا اور اوسکی قبر پر بیٹہی
رہی یہانتک کہ مر گئی رحمۃ اللہ علیہا؛

حکایت ۱۵ کہتے ہین کہ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ ابناء ملوک سے تہے یہہ اپنے اہل و مال جاہ و ریاست سے علحدہ ہوگئے اسکا سبب یہہ ہوا کہ ایک
دن شکار کے لئے گئے لومڑی یا خرگوش کو بہگایا اوسکی طلب مین تہے کہ ناگاہ غیب سے یہہ آواز آئی کیا تو اسلئے پیدا کیا گیا ہے یا تجہے اسکا حکم دیا گیا ہے
پہر ایک ہاتف نے انکے زین کے قربوس سے آواز دی اور کہا قسم ہے اللہ کی تو اسلئے پیدا نہین کیا گیا نہ تجہے اسکا حکم دیا گیا یہہ اپنی سواری سے اوتر پڑے
انکے والد کا ایک چرواہا تہا اوس سے ملاقات ہوئی اوسکا جبہ جو صوف کا تہا لیا اوسکو پہن لیا اور اپنا گہوڑا اور جو کچہہ ساتہہ تہا سب اوسکو دیدیا پہر جنگل مین
چلے گئے انکا حال جو ہوا سو ہوا رضی اللہ عنہ؛

حکایت ۱۶ بیان کرتے ہین کہ شیخ ابو الفوارس شاہ بن شجاع کرمانی رضی اللہ عنہ شکار کے لئے نکلے یہہ اون دنون مین کرمان کے بادشاہ تہے شکار کی
تلاش مین بہت دور نکل گئے یہانتک کہ ایک ویران جنگل مین جا پہونچے انہون نے دیکہا کہ ایک جوان آدمی درندے پر سوار ہے اور اوسکے گرد اور
درندے ہین اونہون نے جب انکی طرف دیکہا تو وہ انکی جانب دوڑے جوان نے اونکو روکا جب وہ جوان انکے قریب آیا تو انکو سلام کیا اور انسے کہا یا شاہ
اللہ سے یہہ کیا غفلت ہے اپنی دنیا کے ساتہہ اپنی آخرت سے مشغول ہوگئے اور اپنی لذت و ہوی کے ساتہہ اپنے مولی سے غفلت کی اللہ تعالے نے تو
دنیا تمہین اسلئے دی تہی کہ تم اوسکے ساتہہ اوسکی خدمت پر قوت حاصل کرو سو تمنے اوسکو اللہ سے مشغول ہونے کا ذریعہ ٹہیرایا وہ جوان انسے باتین کر رہا تہا
کہ اتنے مین ایک بوڑہیا پانی کا پیالہ ہاتہہ مین لئے ہوئے آئی اوسنے وہ پیالہ جوان کو دیا اوسنے پیا باقی شاہ کو دیا انہون نے پیا یہہ کہتے ہین اوس سے
زیادہ لذیذ ٹہنڈی شیرین کوئی چیز مینے کبہی نہین پی پہر وہ بوڑہیا چلی گئی جوان نے کہا یہہ دنیا ہے اللہ تعالے نے میری خدمت کے لئے اسکو مقرر
فرمایا ہے جب مجہے کسی چیز کی حاجت ہوتی ہے تو یہہ حاضر کرتی ہے جبکہ اوسکا خطرہ میرے دلمین گزرتا ہے کیا تجہے یہہ بات نہین پہونچی کہ اللہ تعالے نے
جب دنیا کو پیدا کیا تو اوس سے فرمایا اے دنیا جو میری خدمت کرے تو اوسکی خدمت کرنا اور جو تیری خدمت کرے تو اوس سے خدمت لینا شاہ نے جب یہہ قصہ

دیکھا تو توبہ کی اور جو کچھ انسے ہوا سو ہوا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے کسی نے انکے توبہ کرنے کا سبب پوچھا اونہون نے کہا مین سپاہی تہا شراب پینے مین منہمک رہتا تہا مین نے ایک عمدہ لونڈی خریدی وہ مجھے نہایت پسند تہی اوس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اوس سے مجھے بہت محبت ہو گئی جب وہ پاؤن چلنے لگی تو اوسکی محبت میرے دل مین اور بڑہ گئی اوسنے مجہہ سے مجھے اوس سے الفت ہو گئی جب مین شراب رکہتا تو وہ میرے پاس آتی اور شراب کو چہین کے میرے کپڑے پر ڈالدیتی جب وہ پوری دو برس کی ہوئی تو مر گئی مجھے بہت رنج ہوا جب شب برات آئی اور وہ جمعے کی رات تہی تو مین شراب کے نشے مین چور سو رہا عشا کی نماز بہی نہ پڑہی خواب مین دیکہا کہ گویا قبرون سے مردے نکلے خلق کا حشر ہوا اور مین بہی اونکے ساتہہ ہون مینے اپنے پیچہے ایک آہٹ سنی پہر کے دیکہا تو ایک نہایت بڑا اژدہا کالا کیخی آنکھون کا مونہہ کہولے ہوئے جلد جلد میری طرف آرہا ہے مین ڈرتا گہبراتا سہمتا ہوا اوسکے آگے سے بہاگا راہ مین ایک بوڑہا آدمی پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے خوشبودار دیکہا مینے اوسکو سلام علیک کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا تو مجھے پناہ دے میری فریاد رسی کر اوسنے کہا مین کمزور ہون اژدہا مجھسے بہت قوی ہے مجھے اوسپر قدرت نہین ہے لیکن تو جلد جلد چلا جا شاید اللہ تعالےٰ کسی شخص کو تیری نجات کا سبب کردے پہر مین سیدہا بہاگتا ہوا چلا گیا قیامت کی بلند جگہون مین سے کسی بلند جگہہ پر چڑہ گیا وہانسے مینے دوزخ کے طبقات کو جہانکا اوسکی دہشت ناک چیزون کو دیکہا قریب تہا کہ اژدہے کے ڈر کے مارے جو میری طلب مین آرہا تہا دوزخ مین گر پڑون اتنے مین کسی نے چلاکے مجہہ سے کہا کہ تو لوٹ جا تو دوزخیون مین سے نہین ہے مجھے اوسکی بات سے تسلی ہوئی اور مین لوٹا اژدہا بہی میری طلب مین لوٹا پہر کسی نے مجھے چلاکے آواز دی اسکے بعد مین اوسی بوڑہے آدمی کے پاس آیا مینے اوس سے کہا یا شیخ مین تجہہ سے سوال کیا تہا کہ تو مجھے اس اژدہے سے پناہ دے تو نے نہ دی اوسنے رو دیا اور کہا مین ضعیف ہون لیکن تو اس پہاڑ کیطرف جا اوسمین مسلمانون کی امانتین ہین اگر تیری بہی اوسمین کوئی امانت ہے تو وہ تیری مدد کریگی مین نے دیکہا تو وہ پہاڑ گول تہا اوسمین بہت سے طاق تہے اونپر پردے پڑے ہوئے تہے ہر طاق کے دو کواڑ سونے کے یاقوت و موتیون سے جڑے ہوئے تہے ہر ایک کواڑ پر ریشمین کپڑے کا پردہ تہا مین پہاڑ کو دیکہتے ہی اوسکی طرف بہاگا اور اژدہا میرے پیچہے تہا یہانتک کہ مین پہاڑ کے نزدیک پہونچا کسی فرشتے نے چلاکے کہا پردے اوٹہا دو کواڑ کہولدو جہانکو شاید تم مین اس مصیبت زدہ کی بہی کوئی امانت ہو کہ وہ اوسکو اوسکے دشمن سے بچالیوے پہر جہٹ پٹ پردے اوٹہائے گئے کواڑ کہولدئے گئے بچے چاند سے مونہہ والے جہانکنے لگے اور اژدہا میرے قریب آ پہونچا مین متحیر ہوا اتنے مین بعض بچے چلائے کہ تمہارا برا ہو تم سب جہانکو اژدہا تو اوسکے قریب آگیا ہے پہر وہ سب جٹ کے جٹ جہانکنے لگے ناگاہ میری لڑکی جو مر گئی تہی وہ بہی اونکے ساتہہ میری طرف جہانکنے لگی جب اوسنے مجھے دیکہا تو رو دیا اور کہنے لگی واللہ یہہ میرا باپ ہے پہر وہ نور کے پتلے مین تیر کی طرح کودی یہانتک کہ میرے آگے آکہڑی ہوئی پہر اوسنے اپنا بایان ہاتہہ میرے داہنے ہاتہہ کیطرف بڑہایا اور اوس سے لٹک گئی اور سیدہا ہاتہہ اژدہے کیطرف بڑہایا وہ بہاگ گیا پہر اوسنے مجھے بٹہایا اور وہ میری گود مین بیٹہہ گئی اور داہنا ہاتہہ میری ڈاڑہی پر مارا اور کہا اَبّا اَلَم یَأنِ لِلَّذِینَ اٰمَنُوا اَن تَخشَعَ قُلُوبُهُم لِذِکرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الحَقِّ مینے رو دیا اور کہا اے بیٹی تم لوگ قرآن کو پہچانتی ہو اوسنے کہا اَبّا ہم تو تم سے زیادہ جانتے ہین مینے کہا تو مجھے بتا کہ یہہ اژدہا جو مجھے ہلاک کرنا چاہتا تہا کون تہا کہا یہہ تیرا عمل بد تہا تو نے اوسکو قوی کر دیا تہا وہ زور آور ہو گیا اوسنے چاہا کہ تجھے آگ مین ڈبو دے مینے کہا یہہ بتا کہ وہ بوڑہا کون تہا جسپر راہ مین میرا گزر ہوا کہا اَبّا وہ تمہارا نیک عمل تہا تمنے اوسکو ضعیف کر دیا تہا وہ کمزور ہو گیا یہانتک کہ اوسکو تمہارے برے عمل کے مقابلے کی طاقت نرہی مینے کہا بیٹی تم اس پہاڑ مین کیا کرتی ہو کہا ہم مسلمانون کے بچے ہین قیامت تک کیلئے یہان بسائے گئے ہین ہم تمہارا انتظار کر رہے ہین کہ تم ہمارے پاس آؤگے ہماری شفاعت تمہارے حق مین قبول کیجاویگی پہر مین ڈرتا گہبراتا جاگ اوٹہا جب صبح ہوئی تو مین اپنی حالت سے علحدہ ہوا اور اللہ عز و جل سے توبہ کی یہہ سبب ہوا میری توبہ کا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ

کہتے ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ انسان کا عمل اوسکے ساتھ قبر مین دفن کیا جاتا ہے اگر عمل اچھا ہے تو عمل والے کی آؤ بھگت کیجاتی ہے اور
جو برا ہے تو اوسکو ہلاک کرتا ہے یعنی اگر عمل صالح ہے تو میت کا مونس ہوتا ہے اوسکو خوشخبری دیتا ہے قبر کو روشن کر دیتا ہے اوسکو فراخ کر دیتا ہے شدائد و
اہوال سے اوسکو بچاتا ہے اور جو عیاذاً باللہ برا ہے تو اوسکو ڈراتا گھبراتا ہے قبر کو تاریک کر دیتا ہے تنگ کرتا ہے عذاب کرتا ہے شدائد و اہوال و عذاب
کے حوالے کر دیتا ہے مینے بعض صالحین سے سنا کہ ملک یمن مین کسی شخص کو دفن کیا لوگ چلے آئے قبر مین سخت مار کوٹ کی آواز سنی گئی پہر قبر سے ایک
کالا کتا نکلا اوس سے شیخ صالح نے کہا تیرا برا ہو تو کون ہے اوسنے کہا مین مردے کا عمل ہون اونہون نے کہا یہ مار کوٹ تجہپر تہی یا میت پر اوسنے کہا
بلکہ مجہپر مینے میت کے پاس سورہ یٰس اور اوسکی مثل اور سورتونکو پایا وہ میرے اور اوسکے درمیان مین حائل ہوگئین اور مجہپر مار پڑی نکالا گیا امام
یافعی کہتے ہین چونکہ اوسکا عمل صالح عمل قبیح سے قوی تہا اسلئے وہ اوسپر غالب ہوگیا اللہ تعالے کے کرم و رحمت سے اوسکو نکالدیا اور جو عمل بد قوی
ہوتا تو عمل صالح پر غلبہ کرکے اوسکو گھبراتا عذاب کرتا نسأل اللہ الکریم لطفه و رحمته و عفوه و عافیته لنا و لاحبابنا و لاصحابنا و لکافة المسلمین
حکایت کہتے ہین کسی گنہگار کا انتقال ہوا جب اوسکے لیے قبر کہودی تو اوسمین ایک بڑا سانپ پایا پہر دوسری قبر کہودی اوسمین بہی وہی سانپ
دیکہا پہر اسیطرح ایک قبر کے بعد دوسری قبر کہودتے رہے یہانتک کہ قریب تیس قبر کے اوسکے لئے کہودین ہر ایک مین وہی سانپ پایا جب دیکہا کہ اللہ تعالے
سے کوئی بہاگنے والا بہاگ نہین سکتا نہ اوسپر کوئی غلبہ کرنے والا غالب ہو سکتا ہے تو اوس شخص کو مع اوس سانپکے دفن کر دیا یہ سانپ اوسکا عمل تہا
جیسا کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی حکایت مین گزرا نسأل اللہ سبحانه الکریم التوفیق و حسن الخاتمة فی عفو و عافیة فی الدین
والدنیا والآخرة انه المنان الکریم البر الرحیم ؛
حکایت خلف بن سالم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے علی بن مغیرہ سے کہا تم رات کو کہان رہتے ہو کہا ایسے گہر مین جسمین عزیز ذلیل دونون برابر ہین
مینے کہا یہ گہر کہان ہے کہا قبرستان مین مینے کہا کیا تمہین رات کے اندہیرے سے وحشت نہین ہوتی کہا مین قبر کی تاریکی اور اوسکی وحشت یاد کر لیتا ہون
تو رات کی اندہیری مجہپر آسان ہوجاتی ہے مینے کہا قبرستان مین کہبی کوئی چیز مکروہ دیکہنے ہونگے کہا ہان کبہی دیکہتا ہون لیکن آخرت کا ہول ایسی چیز ہے
کہ قبرستان کی دہشت سے مشغول کر دیتا ہے ؛
حکایت کندہ کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ لہو و لعب مین مشغول رہتا تہا عیش و لذت مین مصروف ایک دن شکار یا اور کسی کام کے
لئے سوار ہوا اپنے ساتہہ والون سے جدا رہگیا اوسنے دیکہا کہ ایک آدمی مردون کی ہڈیان اپنے سامنے جمع کئے ہوئے بیٹہا ہے اونکو لوٹ پوٹ رہا ہے
بادشاہ نے اوس سے کہا تیرا کیا قصہ ہے تجہے یہ کیا آفت پہونچی ہے جو مین دیکہہ رہا ہون تو بدحال ہو رہا ہے تیرا جسم سوکہ گیا ہے رنگ متغیر ہوگیا ہے
اس جنگل مین تنہا پڑا ہے اوسنے کہا تو نے یہ باتین جو ذکر کین وجہ اوسکی یہہ ہے کہ مین دور و دراز سفر کی تیاری مین ہون مجہپر دو موکل ہین وہ مجہے
کہدیڑتے ہین ایسی منزل کیطرف ہانکے لیے جاتے ہین جو نہایت تنگ ہے اوسکی تلی تاریک ہے وہان کا رہنا بہت مکروہ ہے پہر وہ مجہے بوسیدگی کی
مصاحبت ہلاکت کی مجاورت مین زمین کے طبقون کے نیچے سونپین گے اسکے بعد بہی اگر وہ مجہے اوس منزل مین باوجود اسکی تنگی اور وحشت کے
چھوڑ دین تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے میرا گوشت کہالین اور مین ریزہ ریزہ ہوجاؤن میری ہڈیان ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوین تو یہ کرلینے ملنے کا خاتمہ
ہو شقاوت کا انتہا ہو لیکن مصیبت تو یہہ ہے کہ اسکے بعد حشر کی چنگہاڑ کیطرف لیجایا جاؤنگا اہوال و مواقف جزا کی طرف پہیرا جاؤنگا پہر نہین معلوم
کہ دو گہرون مین سے کونسے گہر کیطرف لیجانے کا حکم ہوگا پہر جسکا یہہ انجام ہونا ہے وہ کونسے حال سے لذت لیوے بادشاہ نے جب یہہ باتین سنین
تو اپنے گہوڑے پر سے کود کے اوسکے آگے بیٹہہ گیا اور کہا اے شخص تیری باتون نے میرے عیش صافی کو مکدر کر دیا اور میرے دلپر قبضہ کر لیا تہا جی

بعض باتون کو مجہپر پہر دوہرا اور میرے لیئے اوسکی شرح کر اوسنے کہا کیا تو نہین دیکہتا ہے یہہ جو میرے آگے رکہے ہوئے ہین بادشاہ نے کہا ہان کہا یہ بادشاہون کی ہڈیان ہین دنیا نے اپنی زینت سے اونکو دہوکا دیا اپنے دہوکے سے اونکے دلونپر غالب ہوگئی ان بچہڑنے کی جگہون کی تیاری سے اونکو غافل کردیا یہانتک کہ اچانک اونکو موت آگئی آرزوئین پوری نہوئین نعمت کی رونق ستیاناس ہوگئی قریب ہے کہ یہہ ہڈیان اوٹہائی جاوینگی جسم بنجاوینگی پہر انکو اعمال کا بدلہ دیا جاویگا اسکے بعد یا تو دار نعیم وقرار کیطرف یا دار عذاب وبوار کیطرف جاوینگے پہر وہ شخص غائب ہوگیا بادشاہ کو نہین معلوم کدہر گیا اتنے مین بادشاہ کے ساتہہ والے آگئے بادشاہ کا رنگ متغیر تہا آنسوؤن کی جہڑ لگی ہوئی تہی جب رات آئی تو بادشاہی لباس اوتار کر دو چادرین پہن لین رات کے اندہیرے مین چلا گیا آخر ملاقات اوسکی یہی ہوئی رحمہ اللہ تعالے ؛

حکایت حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام اپنے لشکر مین چلے جاتے تہے پرندا ونکو سایہ کرتے تہے دواب ووحوش وانعام وجن وانس اور باقی حیوانات اونکے داہین بائین تہے بنی اسرائیل کے ایک عابد پر اونکا گزر ہوا اوسنے کہا واللہ اے ابن داؤد بیشک اللہ تعالے نے تجہے ملک عظیم عنایت کیا حضرت سلیمان نے اوسکا یہہ کہنا سن لیا فرمایا بیشک ایک تسبیح مومن کی نامۂ اعمال مین اوس سے بہتر ہے جو ابن داؤد کو دیا گیا اسلیئے کہ یہہ تو جاتا رہیگا اور تسبیح باقی رہیگی ؛

حکایت اگلی امتون کے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ نے ایک شہر نہایت خوش اسلوب بسایا اوسکے حسن وزینت مین بہت مبالغہ کیا پہر کہانا پکا لوگون کو بلایا کئی آدمیونکو اوسکے دروازون پر بٹہایا اسلیئے کہ جو شخص وہانسے نکلے اوس سے پوچہین کہ تونے کوئی عیب اسمین پایا غرضکہ جو کوئی کہانا کہا کے نکلتا اوس سے پوچہتے کہ تونے اسمین کوئی عیب پایا وہ کہتا نہین یہانتک کہ آخر کو چند آدمی چادرین اوڑہے ہوئے آئے اونسے بہی یہی پوچہا اونہون نے کہا اسمین دو عیب ہین دروازے والون نے اونکو روکا بادشاہ کو اسکی اطلاع کی بادشاہ نے کہا مین تو ایک عیب بہی پسند نہین کرتا دو عیب کیسے تم اونکو میرے پاس لاؤ وہ حاضر کیئے گئے اونسے پوچہا وہ عیب کیا ہین اونہون نے کہا یہہ شہر خراب ہو جاویگا اسکا مالک مر جاویگا بادشاہ نے کہا تم کوئی گہر ایسا جانتے ہو کہ وہ نہ خراب ہو نہ اوسکا مالک مرے اونہون نے کہا ہان پہر جنت اور اوسکی نعیم کا ذکر کیا بادشاہ کو اوسکا مشتاق کیا دوزخ اور اوسکے عذاب کا ذکر کیا اوس سے ڈرایا اللہ عزوجل کی عبادت کیطرف اوسکو بلایا بادشاہ نے اونکا کہا مانا اپنی سلطنت سے بہاگا اللہ سبحانہ وتعالے کی طرف رجوع ہوا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت [۲۳] اگلے زمانے مین یمن کے دو بادشاہ آپسمین لڑے ایک اونمین سے دوسرے پر غالب ہوا اوسکو مار ڈالا اوسکے اصحاب کو نکالدیا اسکے لیئے تخت تیار کیئے گئے دار السلطنت آراستہ کیا گیا لوگ اسکے استقبال کے لئے گئے تاکہ شہر مین داخل ہو یہہ گلی کوچون مین سے دار السلطنت کو چلا آتا تہا اتنے مین ایک آدمی دیوانہ سا اسکے لیئے ٹہیر گیا اور چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ اگر تو دور اندیش ہے تو زمانے سے نفع اوٹہالے اس لئے کہ تو اوسمین آمد و نا ہی ہے مین نے بہت بادشاہون کو دیکہا ہے کہ اونپر بہت سی مٹی پڑی ہوئی ہے اور کل کو وہ منبرون پر تہے اگر تجہکو دنیا مین بصیرت ہے تو تجہے اوس سے اسقدر کفایت کرتا ہے جسقدر مسافر کو زاد درکار ہوتا ہے جبکہ دنیا آدمی کا دین صحیح وسالم چہوڑ دے تو جو کچہہ دنیا کا مال ومتاع اوس سے فوت ہوگیا اوسکو کچہہ ضرر نہین پہونچا بادشاہ نے اوس شخص سے کہا تونے سچی بات کہی اور اپنے گہوڑے سے اوتر پڑا ساتہیون سے جدا ہوگیا ایک پہاڑ پر چڑہ گیا اپنے ہمراہیون کو قسم دی کہ اوسکے ساتہہ کوئی نہ آوے اونکی یہی آخر ملاقات اوس سے ہوئی کئی دن تک یمن کا ملک بے حاکم رہا یہانتک کہ ایک اور شخص سے بیعت سلطنت کی اوسکو بادشاہ بنایا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت [۲۴] بعض صالحین کہتے ہین کہ کسی گاؤن پر میرا گزر ہوا ایک بلند زمین پر تین قبرین برابر بنی ہوئی دیکہین اونپر چند شعر لکہے ہوئے تہے پہلی پر

یہہ لکہا تہا کہ جو شخص یہہ جانتا ہے کہ مخلوق کا معبود اوس سے ضرور پوچہیگا اور جو ظلم اوسنے بندگان خدا پر کیا ہے اوس سے اوسکا مواخذہ کریگا اور جو اوسنے بہلائی کی ہے اوسکا بدلا دیگا سوایسے شخص کا عیش کیونکر مزے دار ہو سکتا ہے دوسری قبر پر یہہ لکہا تہا کہ جو شخص یہہ یقین رکہتا ہے کہ موت یکایک جلدی سے اوسکو آجاویگی اور اوسکا بڑا ملک اور رونق و تازگی اوس سے چہین لیگی قبرین اوسکو بسائینگی جہان وہ ایک مدت دراز رہیگا بہلا ایسے شخص کا عیش کیونکر لذیذ ہو سکتا ہے تیسری قبر پر یہہ لکہا تہا کہ جو شخص قبر کیطرف جاویگا جہان اوسکی جوانی مٹ جاویگی جہٹ پٹ مونہہ کی رونق جاتی رہیگی اوسکا جسم اور جوڑ بوسیدہ ہو جاوینگے بہلا ایسے آدمی کا عیش کیونکر مزے دار ہو سکتا ہے ایک بوڑہا آدمی اوس گاؤن مین تہا مین اوسکے پاس بیٹہہ گیا اوس سے مینے کہا کہ تمہارے گاؤن مین ایک اچنبہے کی چیز دیکہی اوسنے کہا کیا دیکہا پہر مینے قبرونکا قصہ بیان کیا اوسنے کہا جو تونے اونکی قبرون پر دیکہا اوس سے اونکا قصہ زیادہ عجیب ہے مین نے کہا بیان کر اوسنے کہا یہہ تین بہائی تہے ایک امیر دوسرا تاجر تیسرا زاہد جب زاہد مرنے لگا تو اوسکے پاس دونون بہائی آئے اور کہا جتنا مال تو چاہے ہم سے لیلے اور خیرات کر اوسنے انکار کیا اور کہا مجہے تمہارے مال کی کچہہ حاجت نہین ہے لیکن مین تم سے ایک عہد کرتا ہون تم اوس عہد مین میری مخالفت نکرنا اونہون نے کہا عہد کر زاہد نے کہا جب مین مرجاؤن تو مجہے نہلانا کفنانا جہیز کا نہ پہنانا ایک بلند زمین پر مجہکو دفن کردینا اور میری قبر پر یہہ دو شعر لکہدینا ۵

وکیف یلذ العیش من هو عالم ۔ بان الاله الخلق لا بد سائله
فیاخذ منه ظلمه لعباده ۔ ویجزیه بالخیر الذی هو فاعله

پہر جب تم یہہ کر چکو تو ہر روز میری قبر پر آنا شاید تمہین نصیحت نصیب ہو اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا اوسنے عہد کیا تہا اسکا بہائی جو امیر تہا سوار ہوکر اپنے لشکر مین آتا قبر پر ٹہیرتا اور اترتا اور پہر کچہہ پڑہتا اور روتا جب تیسرا دن ہوا تو حسب عادت لشکر کے ساتہہ آیا اور اترا پڑہا اور رویا جیسا رویا کرتا تہا جب لوٹ کے جانے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے ایک سخت آواز سنی قریب تہا کہ اوسکے صدمے سے اسکا دل پہٹ جاوے پہر گہبراتا ڈرتا وہانسے اپنے گہر آیا رات کو اپنے بہائی کو خواب مین دیکہا پوچہا بہائی تیری قبر سے مینے آواز سنی یہہ کیا تہا کہا یہہ گرز کی آواز تہی مجہسے کہا گیا کہ تونے ایک مظلوم کو دیکہا اوسکی مدد نہ کی بہہ صبح کو خوفناک غمگین اوٹہا اپنے بہائی کو اور خاص لوگون کو بلایا اور کہا مین دیکہتا ہون کہ میرے بہائی نے جو قبر پر لکہنے کی وصیت کی اوس سے خاص مین ہی مراد ہون مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ اب مین تم مین کبہی نرہونگا پہر امارت کو چہوڑ کے عبادت کرنا اختیار کیا پہاڑون جنگلون مین رات کو رہا کرتا یہانتک کہ بعض چرواہون کے ساتہہ اوسکو موت آگئی اوسکے بہائی کو جب خبر ہوئی تو وہ اوسکے پاس آیا اور کہا بہائی تم وصیت کیون نہین کرتے اوسنے کہا مین کس چیز کی وصیت کرون میرے پاس کچہہ مال نہین ہے کہ مین وصیت کرون لیکن مین تجہہ سے یہہ عہد کرتا ہون کہ جب مرجاؤن تو مجہے میرے بہائی کے پہلو مین دفن کردینا اور میری قبر پر یہہ شعر لکہدینا

وکیف یلذ العیش من کان موقنا ۔ بان المنایا بغتة ستعاجله
فتسلبه ملکا عظیما و بهجة ۔ وتسکنه القبر الذی هو اهله

پہر میرے مرنے کے بعد تین دن میری زیارت کو آنا اللہ تعالے سے دعا کرنا شاید وہ مجہپر رحم فرماوے پہر مرگیا اوسکے بہائی نے اوسکے کہنے کے موافق سب کام کاج کیا جب تیسرا دن ہوا تو اوسکی قبر پر آیا اور رویا اوسکے لیے دعا کی جب لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے ایک بڑی آواز سنی قریب تہا کہ اسکی عقل جاتی رہے پہر وہانسے بیقرار رنجیدہ لوٹا جب رات ہوئی تو خواب مین دیکہا کہ اسکا بہائی آیا اور کہا بہائی تو ہماری زیارت کے لئے آیا اسنے کہا بہیہات بعد المزار فلا مزار واطمأنت بنا الدار پہر اوس سے پوچہا تم کسطرح ہو اوسنے کہا اچہی طرح توبہ کیا خوب ہر بہلائی کی جمع کرنے والی ہے اسنے کہا میرے بہائی کا کیا حال ہے کہا وہ تو ائمہ ابرار کے ساتہہ ہے اسنے کہا تم ہمین کیا حکم کرتے ہو کہا جو شخص آگے بہیجتا ہے وہ اوسکو پاتا ہے تو اپنی تونگری کو مفلسی سے پہلے غنیمت جان جب صبح ہوئی تو یہہ دنیا سے علحدہ ہوگیا اسکا دل دنیا سے بالکل اوکہڑ گیا اپنا مال زمین تقسیم کردیا اللہ عز وجل کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا اسکا ایک لڑکا نہایت حسین جمیل جوان تہا اوسنے تجارت کا کاروبار سنبہالا یہانتک کہ اسکے باپ کو موت آئی بیٹے نے کہا ابا تم کیون نہین وصیت کرتے اسنے کہا بیٹا تیرے باپ کا کچہہ مال نہین ہے کہ وہ اوسکے ساتہہ وصیت کرے لیکن مین تجہہ سے یہہ عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن تو تو مجہے اپنے چچاؤن کے پاس دفن کردینا اور

میری قبر پر یہہ دو شعر لکہدینا ؎

سریعا و یبلی جسمه و مفاصله		و یذهب ماء الوجه بعد بهائه		الی حدث یبلی الشباب منازله		و کیف یلذ العیش من کان صائرا

جب تو یہہ کر چکے تو تین دن تک میری خبر لینا اللہ تعالے سے دعا کرنا شاید مجہپر رحم فرماوے اوسکے لڑکے نے ایساہی کیا جب تیسرا دن آیا تو لڑکے نے قبر سے ایک ایسی آواز سنی کہ اوس سے اسکے بدن پر بال کہڑے ہوگئے رنگ متغیر ہوگیا پہر غمگین اپنے گہر لوٹ کے آیا یا کہاکہ اوسکو بخار چڑہ آیا جب رات ہوئی تو اوسکا باپ خواب مین آیا بیٹے سے کہا تو عنقریب ہمارے پاس آنیوالا ہے اور کام آخر ہے اور موت اس سے بہی زیادہ قریب ہے تو اپنے سفر کی تیاری کرلے کوچ کے لئے تیار ہوجا اور جس منزل سے تو کوچ کرنیوالا ہے وہان سے سامان اوٹہاکے اوس منزل مین لیجا جہان تو رہیگا اور جس چیز کے ساتہہ تمکو رنج تجہہ سے پہلے دہوکا کہایا تو اوسکے ساتہہ دہوکا نہ کہانا لمبی تر زنگی تمنائین آرزوئین کین آخرت کے کام مین تصور کیا پہر موت کے وقت بہت پشیمان ہوئے عمر ضائع کرنے پر نہایت افسوس کیا پہر موت کے وقت نہ ندامت نے اونکو نفع دیا نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو اوس برائی سے جو اونکو پہونچی اور اوس شدت سے جسنے اونکو گہرایا نجات دی پہر کہا بیٹا جلدی کر پہر جلدی کر لڑکے نے صبح کو کہا مین اس امر کو نہین گمان کرتا مگر اوسنے مجہے آگہیرا پہر اپنا قرض ادا کیا اور مال تقسیم کرتا دیتا خیرات کرتا رہا یہانتک کہ خواب دیکہنے کی صبح سے تیسرا دن آگیا اپنے بی بی بچون کو بلایا اونکو رخصت کیا اونکو سلام کیا پہر قبلے کیطرف موںہہ کیا کلمہ شہادت پڑہا پہر انتقال کیا رحمہ اللہ تعالے سو لوگ انکی قبر انکی زیارت کیا کرتے ہین ؛

حکایت ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنے کسی سفر مین کوفے کو گیا مینے یہان بعض رؤسا کا ایک محل دیکہا ناز و نعمت اوسپر چہا رہی تہی اوسکے دروازے پر بہت سے غلام لڑکے خدمتی تہے اوسکے بعض جہروکون مین ایک عورت دو شعر گا رہی تہی مضمون اونکا یہہ تہا کہ اے محل تجہہ مین غم نہ داخل ہو نہ زمانہ تیرے ساتہہ کہیلے تو ہر مہمان کے لیے بہت اچہا گہر ہے جبکہ مہمان کو کوئی گہر میسر نہ آوے جنید فرماتے ہین کہ ایک مدت کے بعد پہر میرا گزر ہوا دیکہا تو اوس محل کا دروازہ سیاہ تہا ذلت و خواری اوسپر برس رہی تہی مینے اوسکا حال پوچہا کسی نے کہا اسکا مالک مر گیا انجام اسکا یہہ ہوا جو تو دیکہہ رہا ہے مینے اوسکا دروازہ ٹہونکا جسکو کوئی نہ ٹہونکتا تہا ایک لونڈی آہستے سے بولی مینے کہا اس مکان کی رونق اسکے سورج چاند اسکے آنے جانے والے اسکی زیارت کرنے والے کیا ہوگئے اوسنے رو دیا پہر کہا اے شیخ وہ لوگ اسمین عاریۃً تہے تقدیر آلہی اونکو یہانسے نقل کرکے دار القرار کو لیگئی دنیا کی یہی عادت ہے کہ جو اسمین رہتا ہے اوسکو نکالدیتی ہے جو اس سے احسان کرتا ہے اوس سے برائی کرتی ہے مینے کہا اے لونڈی ایک برس ہوا میرا گزر یہان ہوا تہا ایک عورت کو مینے دو شعر گاتے سنا تہا وہ روئی اور کہا واللہ مین وہی ہون اب میرے سوا اس گہر کے لوگون مین سے کوئی باقی نہین رہا سو خرابی ہے اوسکی جسکو دنیا نے دہوکا دیا مینے کہا تجہے اس ویرانے مین کیونکر چین آتا ہے وہ بولی کہ تیری جفا کیا بڑہی ہوئی ہے یہہ کیا منزل احباب نہین ہے پہر اوسنے چند شعر محبت منزل دوست کے بیان مین پڑہے پہر مین اوسکو چہوڑکے چلدیا اوسکے شعر میرے دلمین اتر گئے میرے دل کا شور زیادہ ہوگیا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حضرت جنید کو اوسکی باتین اسلئے پسند آئین کہ اوسنے حب و محبوب و محب کی صفت بیان کی اور وہ اس وصف مین سچی تہی اور جو محبت اوسنے بیان کی اوسمین پکی تہی جب تو اوسنے منزل احباب کو نہ چہوڑا اوسکو پکڑے رہی باوجود اسکے کہ اوسکی حالت تباہ ہوگئی صورت بگڑ گئی تازے تازے رنج و غم موجود تہے مگر پہر بہی وہان سے نہ گئی کہتے ہین کہ ایک چور کا سیدہا ہاتہہ چوری مین کاٹا گیا پہر چوری کی تو بایان پاؤن کاٹا گیا پہر چورایا تو بایان ہاتہہ کاٹا گیا پہر چوری کی تو سیدہا پاؤن کاٹ ڈالا جیسا کہ اس باب مین حکم شرع شریف ہے پہر چوری کی تو تعزیر کے لیے ہوا مین اوسکو لٹکایا اسلئے کہ چارون عضو کاٹنے کے بعد سوا تعزیر کے اب کچہہ باقی نہ رہا بعض شیوخ صوفیہ کا اوسپر گزر ہوا اور وہ لٹکا ہوا تہا ہاتہہ پاؤن اوسکے کٹے ہوئے تہے شیخ نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین اس شخص کا غلام ہون اونہون نے کہا کسلئے شیخ نے کہا اسلئے کہ اسنے

اپنے محبوب کی طلب مین جو کچھ مصیبت پہونچی اوسپر صبر کیا اور جو کچھ ایذا و تکلیف اسکو ہوئی اوسنے محبوب سے باز نرکھا بعض عارفین نے ذم دنیا مین کیا خوب کہا ہے کہ اگر دنیا سونا فانی اور آخرت ٹھیکری باقی ہو تو بہی ٹھیکری باقی کی رغبت و طلب بہتر ہے سونے فانی سے سو یہہ کیونکر ہوسکتا ہے امر تو بالعکس ہے یعنی ٹھیکری فانی تو دنیا ہے رہی آخرت سو وہ سونا باقی ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین بلکہ آخرت سونے سے بہی اجل و افضل ہے اسلئے کہ جنت تو قیمتی جواہر اور نور سے پیدا کی گئی ہے اوسمین لذات و نعیم سرور و حور ہین بعض عارفین نے کہا دنیا کی طلب مین نفوس کی ذلت ہے اور آخرت کی طلب مین نفوس کی عزت سو اوس شخص سے تعجب ہے جو کہ فانی کی طلب مین ذلت کو اختیار کرتا ہے اور باقی کی طلب مین عزت کو چھوڑتا ہے ؛

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کسی مسئلے مین فتویٰ دیا ایک شخص نے اونسے کہا کہ فقہانے اس مسئلے مین آپکی مخالفت کی ہے حسن نے اوس سے فرمایا تیرا برا ہو کیا تو نے کبہی کوئی فقیہ دیکہا فقیہ تو وہی ہے جو دنیا مین زاہد ہو یعنی اوسمین بے رغبت ہو حضرت حسن نے فرمایا لوگ اس دنیا مین پانچ قسم کے ہین علما یہہ انبیا کے وارث ہین زہاد یہہ راہ بتانے والے ہین غازی یہہ اللہ کی تلوارین ہین تجار یہہ اللہ تعالےٰ کے امین ہین بادشاہ یہہ خلق کے چرواہے ہین سو جب عالم طمع کرے مال جمع کرے تو کسکا اقتدا کیا جاے اور جب زاہد راغب ہو تو رستہ کس سے پوچہا جاے راہ کون بتائے غازی جب ریا کا ہو اور ریا کار کے لئے کوئی عمل نہین ہے تو دشمنو نپر کون فتحیاب ہو تاجر جب خائن ہو تو کسے امین کیا جائے بادشاہ جب بہیڑیا بنجائے تو بکریونکی حفاظت کون کرے اونکو کون چراوے قسم ہے اللہ کی نہین ہلاک کیا لوگونکو مگر مداہن عالمون اور راغب زاہدون اور غازیون ریا کار اور خائن تاجرون اور ظالم بادشاہون نے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؛

حکایت بعض سلف کہتے ہین کہ ایک وقت عیسیٰ علیہ السلام بعض بلاد شام مین جا رہے تہے اتنے مین پانی بہت برسا گرج کڑک بہت ہوئی بجلی چمکی کوئی چیز پناہ کی ڈہونڈہنے لگے ایک خیمہ دور سے دکہائی دیا اوسکے پاس گئے دیکہا تو ایک عورت تہی وہانسے چلد ئے پہر پہاڑ مین ایک کہوہ ملی اوسکے اندر گئے وہان ایک درندہ تہا اونہون نے اپنا ہاتہہ اوسپر رکہا پہر کہا الٰہی تو نے ہر چیز کے لئے ایک ٹہکانا مقرر کیا میرے لئے کوئی ماوی و مسکن نہ بتایا اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا ماوی میرے نزدیک ہے میری مستقر رحمت مین ہین قیامت کے دن سو حورون سے تیرا بیاہ کرونگا جنکو مینے اپنے ہاتہہ سے پیدا کیا ہے تیرے ولیمے مین چار ہزار برس تک کہانا کہلاؤنگا اونکا ہر دن ایسا ہوگا جیسے عمر دنیا کی اور ایک منادی کو حکم دونگا وہ ندا کریگا کہان ہین دنیا مین زہد کرنے والے عیسیٰ بن مریم کے ولیمے مین حاضر ہون صلی اللہ علیہ وسلم ؛

حکایت روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ایک شخص ہوا اوسنے عرض کیا یا نبی اللہ مین آپکے ساتہہ رہونگا پہر یہہ دونون ایک نہر کے کنارے پر پہونچے بیٹہہ گئے صبح کا کہانا کہانے لگے انکے ساتہہ تین روٹیان تہین دونون نے دو روٹیان کہائین ایک بچی عیسیٰ علیہ السلام نہر کی طرف گئے پانی پیا پہر آئے تو روٹی کو نہ پایا اپنے ہمراہی سے کہا روٹی کسنے لی اوسنے کہا مجہے نہین معلوم پہر اپنے ہمراہی کے ساتہہ چلے ایک ہرنی کو دیکہا اوسکے دو بچے تہے حضرت عیسیٰ نے ایک بچے کو بلایا وہ آگیا اوسکو ذبح کیا اوسکا گوشت بہونا انہون نے اور انکے ہمراہی نے کہایا پہر اسکے بعد اوس سے کہا قم باذن اللہ عز وجل وہ کہڑا ہوگیا پہر اپنے ہمراہی سے کہا مین تجہے اوس ذات کی قسم دیتا ہون جسنے تجہے یہہ معجزہ دکہایا تو بتا روٹی کسنے لی اوسنے کہا مجہے نہین معلوم پہر چلے یہانتک کہ ایک جنگل مین پہونچے حضرت عیسیٰ نے مٹی اور ریت کو جمع کیا پہر اوس سے فرمایا اللہ عز وجل کے حکم سے تو سونا ہوجا وہ سونا ہوگیا آپنے اوسکے تین حصے کئے پہر فرمایا ایک حصہ میرا ایک تیرا ایک اوسکا جسنے روٹی لی انکے ہمراہی نے کہا مین وہی ہون جسنے روٹی لی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہہ سب تیرے ہی لئے ہے اور اوس سے مفارقت کی اوسی جنگل مین اس شخص کے پاس دو آدمی اور آئے اور سونا اسکے ساتہہ تہا اونہون نے ارادہ کیا کہ سونا اس سے لے لیوین اور اسکو قتل کر ڈالین اسنے کہا ہم اسکو آپسمین بانٹ لین اونہون نے

قبول کیا پہر اسنے کہا ایک آدمی گاؤن کو جاوے تاکہ وہان سے کچھہ کہانا خرید لاوے ایک شخص گیا کہانا خریدا اور اپنے جی مین کہا کہ مین کیون اس مال مین اونکو شریک کرون اس کہانے مین زہر ملا دون اور دونون کو مار ڈالون سارا مال مین ہی لے لون پہر اسنے کہانے مین زہر ملا دیا اور ان دونون آدمیون نے آپسمین یہہ صلاح کی کہ ہم کیون اوسکو تیسرا حصہ دین وہ جب لوٹ کے آوے تو اوسکو مار ڈالین اور ہم دونون مال کو نصفا نصف بانٹ لین جب وہ آدمی لوٹ کے آیا تو اونہون نے اوسکو قتل کیا پہر دونون نے کہانا کہایا یہہ بہی مر کے رہگئے مال جنگل مین پڑا رہگیا اوسکے پاس یہہ تینون مردہ پڑے رہگئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اونپر گذر ہوا اور اونکا یہہ حال تہا اپنے اصحاب سے فرمایا یہہ دنیا ہے تم اس سے بچو

حکایت مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ایک بوڑہیا کی صورت مین دنیا کشف کی گئی جسکے بال کہڑی کہڑے اور ہر قسم کی زینت سے آراستہ اپنے اوپر تہے پوچہا تو نے کتنے لوگون سے نکاح کیا اوسنے کہا مین اونکو شمار نہین کر سکتی آپنے فرمایا کیا سب تجہے چہوڑ کے مر گئے یا سب نے تجہے طلاق دی کہا نہین بلکہ سبکو مینے مار ڈالا آپنے فرمایا خرابی ہو تیرے باقی خاوندون کی وہ کیون نہین گزرے ہوؤن سے عبرت حاصل کرتے تو کسطرح سے ایک کو بعد دوسرے کے ہلاک کریگی وہ تجہہ سے پرہیز نہین کرتے ؀

حکایت فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجہے یہہ بات پہونچی کہ خواب مین ایک شخص کی روح کو عروج ہوا اوسنے دیکہا کہ ایک عورت بیچ راہ مین کہڑی ہوئی ہے ہر قسم کی زینت زیور لباس قیمتی سے آراستہ ہے جو اوسکے پاس سے گزرتا ہے اوسکو زخمی کر دیتی ہے جب پیٹہہ پہیرتی ہے تو نہایت خوبصورت دکہائی دیتی ہے جب مونہہ کرتی ہے تو نہایت بدصورت معلوم ہوتی ہے بڑہیا کیری آنکہون والی کہڑے بال والی چندہی مینے اوس سے کہا اعوذ باللہ منک اوسنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی اللہ تجہکو پناہ نہ دیگا مجہہ سے یہانتک کہ تو روپیہ سے بغض رکہے مینے کہا تو کون ہے وہ بولی مین دنیا ہون نعوذ باللہ منہا ؀

حکایت ابراہیم بن بشار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین سفر مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہما کے ساتہہ تہا ہمارے پاس کوئی چیز نہ تہی کہ جس سے روزہ افطار کرین نہ ہمکو کوئی حیلہ آتا تہا شیخ یعنی ابراہیم نے مجہے غمگین دیکہا مجہہ سے فرمایا اے ابن بشار اللہ تعالے نے فقرا و مساکین پر دنیا و آخرت مین کیا انعام کیا ہے کیسے نعیم و راحت عنایت فرمائی ہے اللہ تعالے قیامت کے دن نہ اونسے زکوۃ کا سوال کریگا نہ حج کا نہ صدقے کا پوچہے گا نہ صلہ رحم کا نہ مواسات کا وہ تو انہین مساکین یعنی اغنیا سے پوچہیگا حساب لیگا پہر فرمایا بیشک جو دنیا مین غنی ہین وہ آخرت مین فقیر ہونگے جو دنیا مین عزت دار ہین قیامت کے دن ذلیل و خوار تو غم نکہا رنجیدہ نہو اللہ تعالے کا رزق مضمون ہے ابہی آویگا واللہ ہم اغنیا کے ملوک ہین ہمنے دنیا و آخرت مین راحت کو جلد لے لیا ہم نہ غمگین ہوتے ہین نہ رنج کرتے ہین جبکہ ہمنے اللہ تعالے کی اطاعت کی تو کسی حال پر صبح کرین شام کرین کچہہ پروا نہین کرتے پہر وہ اپنی نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے مین اپنی نماز پڑہنے کے لئے کہڑا ہوا ہم کہڑی بہر ٹہیرے ہونگے کہ ناگاہ ایک آدمی آٹہہ روٹیان بہت سی کہجورین ہمارے پاس لایا اونکو ہمارے سامنے رکہدیا کہا کہاو رحمکم اللہ تعالے ابراہیم نے سلام پہیرا اور کہا کہا اے مغموم اے حزین اتنے مین ایک سائل کا گزر ہوا اوسنے کہا لوجہ اللہ تعالے مجہے کچہہ کہلاؤ ابراہیم نے تین روٹیان کچہہ کہجور اوسکو دیدین تین روٹیان اور کچہہ کہجور مجہے دین اور فرمایا مواسات مومنین کے اخلاق سے ہے

حکایت ابراہیم بن شیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم جمعے کے دن بعد نماز بیٹہتے تہے ناگاہ ایک آدمی ایک کپڑا اوڑہے ہوئے آیا ہمارے پاس بیٹہا کسی مسئلے کا ذکر کیا ہم فقہ مین کلام کرتے رہے یہانتک کہ ہم وہانسے چلے گئے دوسرے جمعے کو پہر وہی شخص آیا ہم نے اوس سے محبت کی باتین کین اوسکا مکان پوچہا اوسنے ہمکو اپنا مکان بتایا پہر ہمنے اوس سے اوسکی کنیت پوچہی اوسنے کہا ابو عبد اللہ ہمنے اوسکی مجلس مین رغبت کی اسیطرح ایک زمانے تک وہ ہمارے پاس آتا ہم اور وہ بات چیت کیا کرتے پہر وہ ہم سے جدا ہوگیا اسکے بعد ہم جمع ہوکے اوسکی طرف چلے اوسکے گاؤن مین پہونچے اوسکا حال پوچہا لوگون نے

کہا وہ تو ابو عبداللہ صیاد ہے شکار کو گیا ہے ابہی آتا ہے ہم اوسکے منتظر بیٹہے اتنے مین وہ بہی آگیا ایک کپڑے کا تہمد باندہے ہوئے کاندہے پر ایک اور
کپڑا رکہے ہوئے تہا اوسکے پاس کچہہ پرندے ذبح کئے ہوئے اور کچہہ زندہ تہے جب اوسنے ہمکو دیکہا تو تبسم کیا ہمنے کہا تو تو ہماری مجلس کو آباد رکہتا تہا تو کیون ہمارے
پاس سے غائب ہوگیا کہا اب مین تم سے سچی بات کہتا ہون وہ یہہ ہے کہ میرے پڑوس مین ایک شخص رہتا تہا جو کپڑا کہ مین اوسکو اوڑہکے تمہارے پاس آتا تہا
مینے اوس کپڑے کو اوس سے عاریت لیا تہا اور وہ سفر کو چلا گیا پہر کہا تمہین حاجت ہے کہ تم گہر مین چلو اللہ تعالے کے رزق سے کہا ہم اوسکے گہر مین داخل
ہوئے بیٹہے وہ اپنی بی بی کے پاس گیا ذبح کئے ہوئے پرندے اوسکے حوالے کئے زندہ پرندے آپنے لئے اونکو بازار مین بیچا اوسکی قیمت سے روٹی خریدکی
لایا یہان عورت نے پرندے پکاکے تیار کرلئے تہے روٹی طیور کا گوشت نمک ہمارے آگے رکہا ہمنے کہایا پہر وہان سے چلے جماعت نے آپسمین ذکر کیا کہ
اس شخص کے حال کو اسکے فقر کو کیا تم نہین دیکہتے باوجود اسکے فضل و صلاح کے اور تمکو اس بات پر قدرت ہے کہ تم اسکے لئے اسقدر جمع کردو جس سے اسکا حال
درست ہوجاوے سبنے اسپر اتفاق کیا کہ اوسکے واسطے جمع کرین ہم اس ارادے پر چلے کہ جو آپسمین وعدہ ہوا ہے وہ اوسکے پاس لیجاوین اور یہہ پانچہزار
درہم تہے جب مربد پر ہمارا گزر ہوا تو ناگاہ محمد بن سلیمان امیر بصرہ جہروکے مین بیٹہا تہا اوسنے اپنے غلام سے کہا کہ ابراہیم بن شبیب کو میرے پاس لے آ پہر مین
امیر کے پاس گیا اوسنے مجہہ سے قصہ پوچہا اور پوچہا کہ تم کہانسے آئے ہو مینے سچی بات اوس سے بیان کردی اوسنے کہا اوسکے احسان کیطرف مین تم سے
سبقت کرتا ہون پہر اوسنے دس ہزار درہم منگائے اپنے غلام زاش کے حوالے کئے اوسکو حکم دیا کہ وہ میرے ساتہہ ابو عبداللہ کے گہر تک لیجاوے مین خوش
ہوگیا جلدی سے کہڑا ہوا جب مین اونکے دروازے پر پہونچا تو مینے سلام کیا ابو عبداللہ نے سلام کا جواب دیا پہر وہ میری طرف نکلے جب اونہون نے زاش
کی گردن پر روپیون کا توڑا رکہا دیکہا تو اونکا چہرہ متغیر ہوگیا کہا تجہسے مجہسے کیا واسطہ تو چاہتا ہے کہ مجہے فتنے مین ڈالے مینے کہا اے ابو عبداللہ تم بیٹہو
تاکہ مین تمہین خبر دون کہ یہہ یہہ قصہ ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ امیر جبار ہے فاللہ اللہ فی نفسک یعنی تم اپنی جان مین اللہ سے ڈرو وہ اور زیادہ
مجہپر خفا ہوئے اور کہڑے ہوگئے دروازہ بند کردیا مین امیر کیطرف لوٹ کے گیا سوا سچ بولنے کے اور کوئی چارہ نتہا مینے اوس سے قصہ بیان کیا امیر نے کہا
واللہ وہ خارجی ہے غلام تلوار لا پہر اوس سے کہا کہ تو اس غلام کے ساتہہ اوس آدمی کے پاس جا اوسکی گردن مار اور اوسکا سر میرے پاس لا مینے کہا اصلح اللہ الامیر
تم اس آدمی کے قتل مین اللہ سے ڈرو واللہ بیشک ہمنے اوس آدمی کو دیکہا ہے وہ خوارج سے نہین ہے لیکن مین جاتا ہون اوسکو تمہارے پاس لئے آتا
ہون میرا مقصود اس بات سے اونکی طرف سے فدیہ دینا تہا امیر کو اس بات سے اطمینان ہوا مین وہانسے چلا ابو عبداللہ کے دروازے پر آیا مینے سلام کیا ناگاہ
اونکی بی بی روتی تہی کہنے لگی تمہارا اور ابو عبداللہ کا کیا حال ہے مینے کہا اونکا کیا حال ہے کہا وہ گہر مین داخل ہوئے اور جو اوپر تہا اوسکو اتار ڈالا وضو
کیا پہر نماز پڑہی مینے اونکو یہہ کہتے سنا کہ الہی تو مجہے اپنی طرف قبض کرلے اور مجہے فتنے مین نہ ڈال پہر لیٹ گئے اور یہی کلمہ کہتے تہے مین اونکے پاس گئی تو وہ
مرچکے تہے دیکہہ وہ یہہ مردہ پڑے ہوئے ہین مینے اوس سے کہا اے عورت ہمارا ایک بڑا قصہ ہے تو کوئی نئی بات نکرنا مین امیر کے پاس گیا اوسکو خبر کی اوسنے
کہا مین سوار ہوتا ہون مین اوسپر نماز پڑہونگا بصرے مین خبر مشہور ہوگئی امیر اور سارے بصرے والے اونکے جنازے پر حاضر ہوئے رضی اللہ عنہ ٭
حکایت بعض مشائخ کے پاس بہت دنیا تہی وہ اوسکو وجوہ خیر مین صرف کرتے تہے ایکدن اونکے بعض اصحاب نے کہا یا سیدی آپ تو ساری دنیا کو اپنے
پاس سے نکالدین اور مجرد ہوجائین یہہ بات آپکی شان کے بہت لایق ہے جو لوگ اللہ تعالے کے ساتہہ مشتغل اوسکے ماسوا سے معرض ہوتے ہین اونکی یہی
عادت ہوتی ہے شیخ نے فرمایا جسقدر تو میرے پاس دیکہتا ہے اس سبکو صرف کرڈال کوئی چیز نہ رکہہ اوسنے روپیہ پیسا سامان سب کچہہ نکالکے اوسی دن صرف
کردیا جب دوسرا دن ہوا تو پہر ہر طرف سے شیخ کیطرف دنیا متوجہ ہوئی پہلے سے بہی زیادہ شیخ کے پاس جمع ہوگیا شیخ نے اوس شخص سے فرمایا جبکہ اللہ تعالے
کسی چیز کو چاہتا ہے تو ہمکو قدرت نہین کہ ہم اوسکے ارادے سے نکل جاوین بعض صالحین نے فرمایا کہ جب دل مین آخرت کی حب ہوتی ہے تو دنیا آکے اوسے

مزاحمت کرتی ہے اور جب حُبّ دنیا دلمین آبستی ہے تو آخرت اوس سے مزاحمت کرتی ہے اسلیے کہ آخرت کریمہ ہے اور دنیا لئیمہ امام جلیل سیدنا ولی مقرب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک دنیا کمینہ ہے اور وہ ہر کمینے کی طرف زیادہ جھکتی ہے اور دنیا سے بڑھکر کمینہ وہ شخص ہے جو کہ اوسکو بغیر حق کے لیتا ہے اور جو طریقہ اوسکی طلب کا ہے اوس طریقے سے اوسکو طلب نہین کرتا اور بے جگہہ اوسکو رکھتا ہے اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی شریف نہ کوئی عالم نہ کوئی صاحب فضل مگر اوسمین ایک عیب ہوتا ہے ولکن من الناس من لاینبغی ان تذکر عیوبہ فمن کان فضلہ اکثر من نقصہ وھب نقصہ لفضلہ

حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ محمد بن واسع رضی اللہ عنہ نے ایک دن مجھہ سے کہا کہ تو میری موافقت کرتا ہے ایک آدمی کی زیارت مین اولیاء اللہ سے مین نے کہا ہان پھر وہ اپنے گھر مین گئے اور نکلے اونکے پاس ایک ٹکڑا روٹی کا تھا ہم بصرے سے نکلے اوس شخص کے گھر پہونچے اوسکا گھر آبادی سے دور تھا ہم اوسکے دروازے پر کھڑے ہوئے ہمنے سنا کہ اوسکی بیٹیان اوس سے لڑتی جھگڑتی تھین اپنے حال مین اور جس فقر و محتاجی مین کہ وہ مبتلا تھین اوسنے اپنی لڑکیون سے کہا بیشک جس ذات نے کہ تمکو پیدا کیا تمہارے مونہہ چیرے تمہارے لیے ڈاڑہین پیدا کین تمہارے پیٹ پیدا کیے وہ زیادہ مہربان ہے تمپر تمسے اپنی جانون کے لیے ہمنے اوس سے اذن مانگا اوسنے کہا کون ہے ہمنے کہا محمد اور سفیان وہ ہماری طرف نکل کے آیا ہم سے کہا تمہین کون چیز لائی محمد بن واسع نے کہا ایک ٹکڑا روٹی کا ان لڑکیون کے لیے لایا ہون اوسنے کہا لاؤ تب پھر لایا پھر ہم اندر گئے اوسکے پاس بیٹھے یہانتک کہ ہمنے ایک آدمی کا استیذان سنا اوسنے کہا کون ہے کہا مالک بن دینار وہ اونکی طرف گیا اوسنے کہا تجھے کون چیز لائی مالک نے کہا دو ... ہم ان لڑکیون کے لیے لایا ہون کہا محمد بن واسع نے تجھہ سے سبقت کی وہ اونکے واسطے اسقدر لیے آیا کہ آج اونکو کفایت کرے مالک نے کہا تم انکو لیاؤ کل تک اونکے واسطے رکھہ چھوڑو اوسنے کہا اے مالک کیا تو مجھے ڈراتا ہے واللہ تو اندر نہ آ سفیان کہتے ہین کہ محمد نے مجھہ سے کہا تو اس شخص کے مقام کو اور اسکے فقر کو جسمین یہہ مبتلا ہے دیکھتا ہے مینے کہا یہہ فضلا سے ہے کہا ہان مینے کہا زاہد سے کہا ہان مینے کہا عابد سے کہا ہان مین اوسکے لیے مقامات ذکر کرتا رہا محمد کہتے رہے ہان ہان یہانتک کہ کہا یہہ فقراء صابرین سے ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے ایک جوان آدمی دیکھا عبا پہنے ہوئے تھا راہ مین چلا جاتا تھا اوسنے مجھہ سے کہا مین ایک آدمی ہون ورع کا ارادہ کرتا ہون مین نہین کھاتا مگر وہ چیز جسکو لوگ پھینکدیتے ہین کبھی کسی چیز کا چھلکا پاتا ہون کہ چیونٹیان مجھہ سے پہلے اوسکی طرف آگئی ہین تو مین اونکو گرادیتا ہون اور اوس چھلکے کو کھاجاتا ہون اس بات مین مجھپر کوئی گناہ ہے مینے اپنے جی مین کہا کہ روے زمین پر کوئی شخص باقی نہین رہا کہ ایسا ورع کرتا ہو مینے دیکھا تو ناگاہ وہ شخص سفید چاندی کی زمین پر کھڑا ہوا ہے مجھہ سے کہا کہ غیبت حرام ہے اور میری نظر سے غائب ہوگیا اس حکایت کے معنی مین کہا گیا ہے کہ اوس شخص نے جبکہ اوس چیز کو ترک کیا جو کہ خلق کو اللہ سے روکتی ہے تو اللہ تعالےٰ نے نور اشراق کے ساتھہ اوسکا اکرام فرمایا یا انہا نور اشراق کے ساتھہ یہانتک کہ انکار کا خطرہ جو اوسکے دلمین گزرا تھا اوسنے اوسکو کہدیا پھر اللہ تعالےٰ نے بسبب شومی اعتراض کے اوسکو چھپادیا اسیطرح اولیاء اللہ مین عادۃ اللہ جاری ہے کہ جو لوگ اونکے رتبہ و منزلت کو نہین پہونچے ہین اونسے اونکو ستر فرماتا ہے شیخ ابو الخیر اقطع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نہین پہونچا کوئی کسی حالت شریفہ و مرتبۂ عالیہ کو مگر بملازمت موافقت و معاناۃ ادب و ادار فرائض و صحبت صالحین و خدمت فقراء صادقین کے رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

حکایت ایک صالح ایک فقیر کے گھر گئے اوسمین سامان اسباب کچھہ نہ پایا اونسے کہا کیا تمہارے یہان کچھہ سامان نہین ہے اونہون نے کہا ہے ہمارے دو گھر ہین ایک امن کا گھر دوسرا خوف کا سو جو ہمارا مال ہے ہم اوسکو امن کے گھر مین جمع رکھتے ہین یعنی دار آخرت کے لیے آگے سے بھیجتے ہین اونہون نے کہا کہ اس گھر کے لیے بھی تو سامان ضرور ہے کہا اس گھر کا مالک ہمکو یہان نہ چھوڑے گا کسی نے کہا دنیا عاریت ہے یا امانت اور یہہ بات ضروری ہے

کہ جسکی عاریت ہے وہ اپنی عاریت کو پہیر لیگا اور جسکی امانت ہے ● اپنی امانت کو لیگا ٥

وما المال والاھلون الا ودیعة ۔۔۔ ولابد یوماً ان ترد الودائع

حکایت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ ایک دن کہڑے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے اور اونکا گہوڑا آگے بندہا ہوا تہا اتنے مین چور آیا گہوڑا کہولا اور سوار ہوکے چلدیا اور یہہ اوسکی طرف دیکہہ رہے تہے انہون نے نماز نہ توڑی گہوڑا بیس ہزار درہم کی قیمت کا تہا انکے پاس انکے اصحاب آئے انکو ملامت کرنے لگے انسے کہا اے ربیع تمنے یہہ کیا تفریط کی کہ تم چور کیطرف دیکہا کئے وہ تمہارا گہوڑا لے گیا اور تم چپ رہے تمنے نماز کو کیون نہ قطع کیا کہ اوس سے گہوڑا لے لیتے پہر نماز پڑہنے لگتے انہون نے کہا اے لوگو مین ایسی چیز مین تہا کہ وہ اہم تہی یا کہا مجہے گہوڑے سے زیادہ محبوب تہی لاکہہ گہوڑونسے زیادہ پسند تہی مینے اوسکو فی سبیل اللہ کردیا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجہے پہونچا ہے کہ شیخ امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ کا عمامہ چور نے جہپٹ لیا اور بہاگا یہہ اوسکے پیچہے دوڑے اوس سے کہتے جاتے تہے کہ مینے تجہے اوسکا مالک کردیا تو کہہ مینے قبول کیا اور چور کو اسکی خبر نہین مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے مجہے یہہ بات پہونچی کہ قاضی عبدالرشید میرے ماموں زاد بہائی کے دادا اور راجہ علاقہ بہوپال کے قاضی تہے وہ نہایت سیدہے سادہے سیدہے بہولے آدمی تہے اسیلئے لوگ اونکو سیدہے قاضی کہتے تہے ایک بار وہ راہ مین جارہے تہے چور نے اونکی پگڑی اوتارلی اور بہاگا یہہ اوسکے پیچہے بہاگے اوس سے کہتے جاتے تہے کہ اسمین ایک روپیہ بندہا ہے اوسکو کہول لینا کہین ضائع نہو جاوے ؛

حکایت ابویزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اپنی فکر کو جمع کیا اپنے دل کو حاضر کیا اپنے نفس کو رب العالمین کے روبرو کہڑا کیا مجہہ سے ارشاد فرمایا اے ابویزید تو میرے پاس کیا چیز لیکے آیا مینے عرض کیا یارب زہد فی الدنیا فرمایا اے ابویزید دنیا کی قدر تو میرے نزدیک مچہر کی پر کی برابر ہے اسمین تونے کیا زہد کیا مینے عرض کیا الٰہی وسیدی مین اس حالت سے تجہہ سے مغفرت چاہتا ہون مین تیرے پاس توکل لایا فرمایا اے ابویزید جس چیز کا مین تیرے لئے ضامن ہوا مین کیا اوسمین ثقہ نہین ہون کہ تو نے مجہپر توکل کیا مینے عرض کیا الٰہی وسیدی مین ان دونون حالتون سے مغفرت چاہتا ہون جئتک بک یا کہا یا لافتقار الیک اسوقت ارشاد فرمایا ہمنے تجہے قبول کیا ؛

فصل کثرت عبادت وغیرہ کے بیان مین یہہ بہی ایک نشانی ہی حب صادق کی

حکایت بعض صالحین کہتے ہین میرے قریب ایک بڑہیا رہتی تہی اوسکو عبادت نے ضعیف و ناتوان کردیا تہا مینے اوس سے کہا کہ تو اپنے نفس کے ساتہہ نرمی کر اوسنے کہا اے شیخ تو کیا نہین جانتا کہ نفس کے ساتہہ نرمی کرنے نے ہی تو مجہے مولیٰ کے دروازے سے غائب کردیا اور جو شخص دنیا مین مشغول ہوکے اوس سے غائب ہوا اوسنے اپنے نفس کو بلاؤن اور محنتون کے روبرو کیا اور مین جبکہ عمل کرون محنت و مشقت اپنے اوپر گوارا کرون تو میرے عمل کی کیا قدر ہے اور جو عمل مین کوتاہی کرون تو پہر کیسے بنے پہر کہنے لگے کہ حسرت سباق اور فجعہ فراق کیا بری چیز ہے حسرت سباق تو یہہ ہے کہ جب لوگ اپنی قبرون سے اوٹہین گے اور ابرار انوار کی سواریون پر سوار ہونگے عز وجلال کے محلون کیطرف چلین گے محبون کی منازل اونکے لئے بلند کیجاوینگے مقربین کی سواریان اونکے آگے کیجاوینگی جو پیچہے رہجائیگا وہ جملہ محزونین مین باقی رہیگا تو اسوقت حسرت و تاسف کے مارے اوسکا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگا ندامت و افسوس کے مارے پگہلنے لگیگا اور فجعہ فراق یہہ ہے کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک زمین مین خلق کو جمع کریگا تو ایک فرشتے کو حکم دیگا وہ ندا کریگا اے گناہگارو چہٹ جاؤ بیشک متقی مراد کو پہونچے جیسا کہ قرآن شریف مین فرمایا ہے وامتازوا الیوم ایھا المجرمون سو اسوقت مرد اپنی بی بی سے جدا کیا جاویگا لڑکا اپنے ماں باپ سے علحدہ ہوگا دوست اپنے دوست سے جدا ہوگا ایک کو تعظیم سے جنات

نعیم کیطرف لیجاوینگے دوسرے کو بیڑیان طوق ڈالے ہوئے عذاب جحیم کیطرف ہنکالین گے اور وہ بہت دیر تک پہر پہر کے دیکھتے رخصت کرتے ہونگے جدائی کے رنج کے سبب سے اونکے آنسو نہرون کیطرح جاری ہونگے ؛

حکایت شعوانۃ رضی اللہ عنہا بوڑہی ہوگئین نماز وعبادت سے عاجز ہوگئین خواب مین ایک شخص آیا اوسنے یہہ دو شعر پڑہے ف

اذری دموعک اذ ما کنت شاجیۃ | ان النیاحۃ لاتشفی الحزینینا
جدی وقومی وصومی الدہر جاہدۃ | فانما الداب من فعل المطیعینا

انہون نے ترنم و بکا شروع کیا عبادت وعمل پہر کرنے لگین یہہ اس بیت کو بار بار پڑہتین اور روتین اور اونکے ساتہہ اور عورتین روتین ف

لقد امن المغرور دار مقامہ | ویوشک یوما ان یخاف لما آمن

فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ جب انکے پاس آئے تو انسے دعا چاہی انہون نے کہا اے فضیل کیا تیرے اور تیرے رب کے درمیان مین کوئی سریرہ[1] نہین ہے کہ اگر تو اوس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے قبول فرماوے فضیل رضی اللہ عنہ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑے ؛

حکایت بعض فقرا کہتے ہین میری ایک لونڈی تہی جب مین اوسے کسی کام کا حکم کرتا تو فوراً وہ اوسکو کر دیتی تہی ایک دن مینے اوس سے کہا تو کچہہ شعر پڑہیگی اوسنے کہا ہان یا سیدی مینے کہا پڑہ اوسنے یہہ شعر پڑہا ف

فلولاک یا لیلی ولولاک یا نعمی | ولولاک ما طبنا ولا طابت الدنیا

مینے کہا تو نے خوب پڑہا کہو اسکا صلہ تجہے کیا دون اسکے عوض تجہے آزاد کرکے کچہہ دنیا دیدون اوسنے کہا یا سیدی تم میرے مقصود ہو اور میرا آزاد کرنا مجہپر نعمت ہے سو مین نعمت کے ساتہہ منعم سے مشغول نہین ہوتی مینے کہا تو لوجہ اللہ تعالےٰ آزاد ہے اور جو کچہہ گہر مین ہے وہ سب تیری ملک ہے پہر مجہے اوسکے کلام نے بہر دیا مین اوسکو چہوڑ کے اوسیوقت سیاحت کے لئے چلا سال بہر مین اوس سے غائب رہا جب اوسکی بات میرے دلپر گزرتی تو وہ میرے دلمین لوہے کیطرح لگتی اس سفر مین بیحد وبیحساب باتین مینے معائنہ کین کہ مجہہ سے اونکا بیان نہین ہو سکتا پہر مین اپنے گہر لوٹ کے آیا مینے اوسکو اچہی حالت پر پایا سات دن تک برابر روزہ رکہتی مہینے مین چار دن کہانا کہاتی مینے اوس سے نکاح کیا سال بہر میرے پاس رہی میرے احوال کی مراقب رہتی میری خدمت مین لگی رہتی پہر دوسرے برس اوسکا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہا ؛

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہین جیزہ[2] مصر مین ایک عاشق عورت کو مینے دیکہا کہ وہ خلفار کے درمیان مین ایک جگہہ تیس برس سے زیادہ دونون پاؤن پر کہڑی رہی نہ رات کو بیٹہتی نہ دنکو نہ سردی مین نہ گرمی مین نہ کوئی ایسی چیز تہی کہ دہوپ اور پانی سے اوسکو بچاوے سانپ اور اژدہا اوسکے گرد رہتے اوسکا عجیب حال تہا رضی اللہ عنہا ؛

حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ پر خوف غالب تہا بہت مجاہدہ نہایت جہد کرتے جب انکے اصحاب نے انکا یہہ حال دیکہا تو کہا اے شیخ اگر آپ اس مجاہدے سے جسکو ہم دیکہتے ہین کچہہ کم کرین توان شاء اللہ تعالےٰ آپ اپنی مراد کو پہونچ جاوین سفیان نے جواب دیا کہ مین کیونکر بہت اجتہاد نکرون مجہے تو یہہ بات پہونچی ہے کہ اہل جنت اپنے منازل مین ہونگے کہ اونکے لئے ایک نور عظیم تجلی کریگا اوسکی روشنی اور خوبی چمک کے مارے آٹہون جنتین روشن ہوجاوینگی اونکو گمان ہوگا کہ یہہ رحمن سبحانہ وتعالےٰ کیطرف سے نور ہے وہ سجدے مین گر پڑینگے ایک منادی ندا کریگا کہ تم اپنے سر اوٹہاؤ یہہ وہ نہین ہے جسکا تمہین گمان ہے یہہ تو ایک حور کا نور ہے کہ اوسنے اپنے خاوند کے روبرو تبسم کیا ہے سو اوسکے تبسم سے یہہ نور ظاہر ہوا ہے اے میرے بہائیو جو شخص کہ حور حسان کی طلب مین مجاہدہ کرتا ہے اوسکو تو کوئی ملامت نہین کرتا سو جو شخص مولای رحمن کو طلب کرتا ہے اوسکو کیون ملامت کیجاتی ہے ؛

[1] یعنی ایسا عمل کہ خالص اللہ تعالےٰ کے لئے کیا ہو اوسمین ریا وسمعہ کا دخل نہو کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے خالص مخلص بندے کی دعا قبول فرماتا ہے ۱۲

[2] نام شہر ہے

فصل ترک ہوائے نفس کے بیان مین

حکایت سفیان بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے مین تہا سوق لیل مین مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی وہ روتے تہے مین اونکو راہ سے ایک طرف کو لے گیا مینے اونکو سلام کیا اونکے پاس نماز پڑہی اور اونسے پوچہا اے ابو اسحق یہہ کیا رونا ہے اونہون نے کہا خیر ہے پہر مینے دوبارہ سہ بارہ اونسے پوچہا جب مین اونسے پوچہتا رہا تو اونہون نے کہا اے سفیان اگر مین تجہے بتا دون تو توظاہر کردیگا یا چہپا دیگا مینے کہا یا اخی آپ جو چاہین کہین کہا میرا نفس تیس برس سے سکنجبین کو چاہتا تہا اور مین اوسکو بہت روکتا تہا شب گزشتہ کو مجہپر نیند غالب ہوئی ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت ہاتہہ مین سبز پیالہ لئے ہوئے آیا اوسمین سے بہاپ نکلتی تہی سکنجبین کی خوشبو آتی تہی مین نے اپنی ہمت کو اوسطرف سے سمیٹا وہ میرے قریب آیا اور کہا اے ابراہیم کہا مین نے کہا مین اوس چیز کو نہین کہاؤنگا جسکو اللہ عزوجل کے لئے چہوڑ دیا اوسنے کہا اگر اللہ تعالے تجہے کہلاوے تو بہی نہ کہائیگا واللہ مجہے سوا رونے کے اور کچہہ جواب نہ آیا پہر اوسنے مجہہ سے کہا کہا اللہ تجہپر رحم کرے مین نے کہا ہمکو حکم ہے کہ ہم اپنے برتن مین نہ ڈالین مگر اوس چیز کو جسے ہم جانتے ہین اوسنے کہا کہا اللہ تجہے عافیت مین رکہے یہہ تو مجہے رضوان نے دیا ہے اور مجہہ سے کہا اے خضر تو اس کہانے کو لیجا نفس ابراہیم بن ادہم کو کہلا ابراہیم شہوات سے اوسکو روکتا تہا اوسنے مدت دراز اسپر صبر کیا سو اللہ تعالے نے اوسپر رحم فرمایا پہر اوسنے کہا کہ اوسکو تو اللہ عزوجل کہلاتا ہے اے ابراہیم تو اوسکو منع کرتا ہے مینے فرشتون کو یہہ کہتے سنا کہ جو شخص کچہہ دیا جاوے اور وہ اوسے نہ لے تو وہ اوسکو طلب کریگا اور اوسے نہ دینگے مین نے کہا اگر یون ہی ہے تو مین تیرے روبرو ہون مینے اللہ کے عہد مین خلل نہین کیا ناگاہ ایک اور جوان نے اوسکو کچہہ دیا اور کہا اے خضر تو اسکو کہلا پہر وہ مجہے اپنے ہاتہہ سے کہلاتے رہے اتنے مین جاگ اوٹہا اور اوسکا مزہ میرے موہنہ مین ہے اور رنگ زعفران کا میرے ہونٹہون مین پہر مین زمزم پر گیا موہنہ دہویا سو نہ مزہ گیا نہ زعفران کا اثر دور ہوا سفیان کہتے ہین مینے اونسے کہا مجہے تو دکہاؤ مینے دیکہا تو اثر نہین گیا تہا مینے کہا یا من یطعم مناع الشہوات اذا صحح المنع لانفسہم یا من الزم قلوب اولیائہ التصحح یا من سقی قلوبہم من شراب محبتہ اتری سفیان عندک ذلک قال ثم اخذت ید ابراہیم ورفعتہا الی السماء وقلت اللہم بقدر ہذا الکف وقدر صاحبہا وحرمتہ عندک وبالجود الذی وجد لامنک یا اللہ جد علی عبدک الفقیر الی فضلک واحسانک برحمتک یا ارحم الراحمین وان لم یستحق ذلک منک یا رب العالمین ؎

حکایت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ حج کے لئے بیت اللہ شریف کو گئے طواف کررہے تہے کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت دیکہا یہہ شخص ایسا حسین تہا کہ اوسکے حسن وجمال نے لوگون کو متحیر کیا ابراہیم اوسکی طرف دیکہتے اور روتے تہے اونکے بعض اصحاب نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون ہمارے شیخ پر غفلت آگئی پہر اونسے کہا یا سیدی یہہ کیا دیکہنا ہے کہ اسمین رونا ملا ہوا ہے اونہون نے کہا یا اخی مینے اللہ تعالے سے ایک عہد کیا ہے کہ مین اوسکو توڑ نہین سکتا ورنہ مین اس جوان کے قریب جاتا اوسکو سلام کرتا وہ میرا بیٹا ہے میری آنکہہ کی ٹہنڈک ہے مین اوسکو چہوٹا سا چہوڑ کے اللہ تعالے کیطرف بہاگ نکلا تہا وہ اب بڑا ہوگیا ہے جیسا کہ تم دیکہتے ہو مین اللہ سبحانہ وتعالے سے شرماتا ہون کہ مین اوس چیز کیطرف رجوع کرون جس سے مین نکلا اور اوسکو اللہ تعالے کے لئے چہوڑا پہر اوس شخص سے کہا کہ تو جا اوسکو سلام کر شاید تیرے سلام سے مجہے تسلی ہو مین اپنے جگر کی آگ کو ٹہنڈا کرون وہ شخص کہتے ہین کہ مین اوسکے پاس گیا اوسسے کہا کہ اللہ تعالے تیرے باپ کے لئے تجہمین برکت دے اوسنے کہا اے میرے چچا میرے باپ کہان ہین وہ تو اللہ تعالے کیطرف بہاگ نکلے ہین کاش مین اونکو دیکہتا گو ایک ہی بار ہوتا اور اوسوقت میرا دم نکلجاتا ہیہات ہیہات اسقدر رویا

کہ رونے نے اوسکا حلق بند کر دیا اور کہا واللہ کاش مین اونکو دیکھ لیتا اور اسی جگہ مرجاتا پہر رونے لگا مین لوٹ کے ابراہیم کے پاس آیا وہ مقام ابراہیم مین سجدہ کر رہے تھے آنسو ؤن سے کنکریون کو تر کر دیا تھا اللہ عز وجل سے تضرع کرتے تھے اور روتے تھے مینے کہا تم اوسکے لیے دعا کرو کہا اللہ اپنے معاصی سے اوسکو روکے اور اوس چیز پر اوسکی اعانت کرے جو اوسکو راضی کرے ۔

حکایت شیخ ابو بکر دقاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین بیس برس کے مین رہا اور دودہ پینے کو میرا جی چاہتا تھا نفس نے مجہپر غلبہ کیا عسفان کیطرف گیا وہان ایک قبیلۂ عرب کے یہان مہمان ہوا میری آنکہہ ایک خوبصورت لڑکی پر پڑی اوسنے میرا دل لیلیا اوسنے کہا اے شیخ اگر تو سچا ہوتا تو دودہ کی خواہش تجہہ سے جاتی رہتی پہر مین مکے کو لوٹ کے آیا کعبے کا طواف کیا یوسف صدیق صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا مینے عرض کیا یا نبی اللہ اللہ تعالےٰ آپکی آنکہہ کو ٹہنڈا کرے کہ آپ زلیخا سے سلامت رہے اونہون نے فرمایا اے مبارک بلکہ اللہ تعالےٰ تیری آنکہہ کو ٹہنڈا کرے کہ تو عسفانیہ سے سلامت رہا پہر اونہون نے نرم آوازسے یہہ آیت شریف پڑہی ولمن خاف مقام ربہ جنّتان بعض صالحین نے کہا کہ نفس سے نفس کے ساتہہ خروج نہین ہو سکتا اللہ کے ساتہہ نفس سے خروج ہو سکتا ہے اور یہہ بہی کہا کہ اللہ تعالےٰ کے ساتہہ راحت چاہ اللہ سے راحت نہ چاہ اسلیے کہ جسنے اللہ کے ساتہہ راحت چاہی اوسنے نجات پائی اور جس نے اللہ سے راحت چاہی وہ ہلاک ہوا استراحت مع اللہ یہہ ہے کہ اوسکے ذکر کے ساتہہ قلب کو راحت دے اور استراحت عن اللہ مداومت غفلت ہے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی ترمذی حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر قلب کو تر اور نرم کرتا ہے جب وہ ذکر سے خالی ہوا تو اوسکو نفس کی حرارت شہوات کی آگ پہونچتی ہے پہر سخت ہو جاتا ہے سوکہہ جاتا ہے اعضا طاعت سے رک جاتے ہین جب تو اونکو دراز کرتا ہے تو ٹوٹ جاتے ہین جیسے درخت کہ جب وہ سوکہہ گیا تو سوائے کاٹنے کے وہ اور کسی کام کے لائق نہین رہتا آگ کا ایندہن ہو جاتا ہے اعاذنا اللہ الکریم منہا شیخ ابو عبد اللہ محمد بن فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اوس شخص سے تعجب ہے کہ وہ اودیہ ومفاوز کو قطع کرتا ہے اسلیے کہ اوسکے گہر اور اوسکے حرم تک پہونچے اسواسطے کہ اوسمین انبیاء اللہ کے آثار ہین یہہ اپنے نفس اپنے ہوا کو کیون نہین قطع کرتا کہ اپنے دل تک پہونچے اسلیے کہ اسمین اوسکے مولےٰ کے آثار ہین شیخ ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص غفلت کی حالت مین اللہ تعالےٰ کے ساتہہ مشغول ہوا اوسکو وقت مقت نے پالیا ہے یا جیسا کہا نعوذ باللہ الکریم من مقتہ وعذابہ الالیم امین بعض صالحین نے کہا ہجر نفس مواصلت حق ہے اور مواصلت نفس ہجر حق ہے بعض نے کہا ہجر نیران ہے اور وصل جنان ہے ؎

والہجر لو سکن الجنان تحولت	نعم الجنان علی العبید جحیما	والوصل لو سکن الجحیم تحولت	نقم الجحیم علی العباد نعیما

بعض نے کہا اللہ تعالےٰ نے ہر ایک بندے کو اپنی معرفت سے ایک مقدار عنایت فرمایا ہے اور جسقدر اوسکو معرفت بخشی اوسیقدر اوسکو بلا کا متحمل کیا تاکہ اوسکی معرفت حمل بلا پر اوسکے لئے معین ہو جاوے ۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مینے سمنون کو طواف مین جہولتے ہوئے دیکہا مینے اونکا ہاتہہ پکڑا اور کہا یا شیخ تجہے اوسکے سامنے کہڑے ہونیکی قسم ہے تو مجہے بتادے کہ تجہے کونسی بات نے اوس تک پہونچایا اونہون نے جبکہ اوسکے آگے کہڑے ہونے کا ذکر سنا تو بیہوش ہو کے گر پڑے جب افاقہ ہوا تو یہہ شعر پڑہے ؎

ومکتئب لج السقام بجسمہ	کذا قلبہ بین القلوب سقیم	یحق لہ لومات خوفا ولوعۃ	فموقفہ یوم الحساب عظیم

پہر کہا یا اخی مینے اپنے نفس کو پانچ خصلتون کے ساتہہ مضبوط پکڑا ہے پہلی خصلت یہہ ہے کہ جو چیز مجہہ مین زندہ تہی اوسکو مینے مار ڈالا وہ ہوای نفس ہے یعنی جی کی چاہ اور جو چیز مردہ تہی اوسکو مینے زندہ کیا وہ قلب ہے دوسری یہہ ہے کہ جو چیز مجہہ سے غائب تہی اوسکو مینے حاضر کیا وہ میرا

حصہ ہے دار آخرت سے اور جو چیز میرے پاس تہی اوسکو مینے غائب کیا وہ میرا حصہ ہے دنیا سے تیسری یہہ ہے کہ جو چیز میرے نزدیک فانی تہی اوسکو مینے باقی رکہا وہ تقویٰ ہے اور جو چیز میرے نزدیک باقی تہی اوسکو مینے فانی کیا وہ ہوی ہے چوتہی یہہ ہے کہ جس چیز سے تم وحشت کرتے ہو اوسکے ساتہہ مینے انس کیا اور جسکی طرف تم سکون کرتے ہو اوس سے مین بہاگا پہر کچہہ شعر پڑہتے چلے گئے ؛

حکایت شیخ ابو الربیع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین ہمارا ایک گروہ فقرا کا تہا اونمین کئی لوگ ایسے تہے کہ اونہون نے سیر و سیاحت بہت کچہہ کیا تہا اونکو بہت سے حال حاصل ہوگئے تہے مین اپنے نفس سے بحث کرتا تہا آخر کو بحث اسپر تمام ہوئی کہ مینے اپنے لئے کوئی عمل صالح نہ پایا مینے اپنے جی مین فکر کی کہ میرے لئے بہی کوئی حال ہے کہ مستقبل مین اوسکا منتظر رہون کہ وہ مجہپر وارد ہو سو مینے اپنے تئین اوس سے خالی پایا مینے کہا یہہ عجز ہے کہ جو چیز نہین ہے اوسکا انتظار کرون تو جو چیز مجہے اوسوقت لازم تہی مینے اوسکا کرنا شروع کیا مینے یہہ بات سمجہی کہ کوئی عمل صالح طواف سے افضل نہین ہے مین بہت طواف کیا کرتا تہا بعض آدمی مجہہ سے کہتے کہ توکب تک پتہر کے گد ہے کیطرح چکر مارا کریگا کیا اس سب کام مین تو اپنے دل کو پانیوالا ہے مینے کہا نہین مین قلب ہی کو نہین پہچانتا ہون کہ اوسکو پاؤنگا نہ مین اوسکی جگہہ پہچانتا ہون کہ اوسکو طلب کرون لیکن مینے اللہ تعالےٰ کا قول سنا ہے ولیطوفوا بالبیت العتیق سو مین ظاہر امر پر عمل کرتا ہون ؛

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جماعت صوفیہ آئی وہ لوگ مرقعات پہنے ہوئے تہے اونہون نے کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو اور اس لباس کو چہوڑو واسطے کہ تم اس سے پہچانے جاتے ہو سب لوگ چپ رہے مگر اونمین سے ایک جوان آدمی نے کہا واللہ ہم اوسکو ضرور پہنینگے پہر پہنینگے پہر پہنینگے یہانتک کہ سارا دین اللہ کے لئے ہو جاوے اونہون نے کہا تو نے خوب کہا تجہہ سے آدمی کو لایق ہے کہ تو اوسکو پہنے رضی اللہ عنہم ؛

فصل علو ہمت وصدق معاملہ کے بیان مین

حکایت ابو جعفر حداد استاذ حضرت جنید رضی اللہ عنہما فرماتے ہین مین مکے مین تہا میرے بال بڑہگئے میرے پاس کوئی چیز کاٹنے کی تہی مین ایک حجام کیطرف گیا مینے فراست سے اوسمین خیر معلوم کی تہی مین نے اوس سے کہا تو للہ تعالےٰ میرے بال مونڈتا ہے اوسنے کہا ہان اوسکے آگے ایک شخص ابنار دنیا سے بیٹہا ہوا تہا اوسنے اوسکو ہٹا دیا مجہے بٹہایا میرے بال مونڈے پہر اوسنے ایک کاغذ مجہے دیا اوسمین کچہہ درہم تہے اور کہا کہ تو اپنے کسی کام مین انکو صرف کرنا مینے اونکو لے لیا مینے عہد کیا کہ جو چیز پہلے پہل مجہے ملیگی وہ مین اوسکو دونگا پہر مین مسجد کے اندر گیا بعض اخوان میرے سامنے آئے مجہہ سے کہا کہ تیرے بعض اخوان نے بصرے سے ایک تہیلی بہیجی ہے اوسمین تین سو اشرفیان ہین اوسنے تیرے لئے اونکو فی سبیل اللہ کردیا ہے مینے تہیلی لیلی اور اوسکو اوٹہا کے حجام کے پاس لے گیا مینے اوس سے کہا یہہ تین سو اشرفیان ہین تو اپنے کسی کام مین انکو صرف کرنا اوس نے کہا اے شیخ کیا تجہے شرم نہین آتی کہ تو تو مجہہ سے کہے کہ للہ میرے بال مونڈ دے پہر مین اوسپر کچہہ لون تو چلا جا عافاک اللہ تعالےٰ رضی اللہ عنہما ؛

فصل عفت کے بیان مین

حکایت بادشاہ کرمان نے شیخ شاہ کرمانی رضی اللہ عنہ کے پاس اونکے بیٹی کا پیغام بہیجا شیخ نے تین دن کی مہلت چاہی پہر شیخ نے مسجدون مین پہرنا شروع کیا ایک جوان آدمی کو اچہی طرح سے نماز پڑہتے دیکہا جب وہ فارغ ہوا تو شیخ نے اوس سے کہا تیری بی بی ہے اوسنے کہا نہین انہون نے

کہا تو ایسی بی بی کیا چاہتا ہے کہ قرآن نماز پڑھتی ہو روزے رکھتی ہو جمیلہ نظیفہ عفیفہ ہو اوسنے کہا میرا کون نکاح کراتا ہے شاہ نے کہا مین تیرا نکاح کرائے دیتا ہون تو ایک درہم کی روٹی ایک درہم کا سالن ایک درہم کی خوشبو لیلے بس فراغت ہوئی پہر اوسکا نکاح کردیا جب وہ لڑکی جوان کے گہر مین گئی تو اوسنے ایک سوکہی روٹی ٹہلیا کے سر پر رکہی دیکہی خاوند سے پوچہا یہ کیا ہے اوسنے کہا یہ کل کی روٹی بچی ہوئی ہے مینے اسکو رکہہ چہوڑا ہے کہ اسپر روزہ افطار کرون جب اوسنے یہہ بات سنی تو وہ چلی جوان نے کہا مجہے معلوم ہوا کہ شاہ کی بیٹی میری محتاجی پر قناعت نکریگی نہ اوسے یہہ پسند ہوگا کہ مین اوسکا خاوند ہوون لڑکی نے کہا کہ شاہ کی بیٹی تیرے گہر سے تیری محتاجی کے سبب سے نہین نکلی بلکہ اسلیئے نکلی کہ تو ضعیف الیقین ہے مجہے تجہہ سے تعجب نہین تعجب تو مجہے اپنے باپ سے ہے کہ اونہون نے کیسا کہا کہ مینے تیرا نکاح جوان عفیف سے کردیا اونہون نے ایسے شخص کا وصف عفت کے ساتہہ کیون کیا جو کہ اللہ تعالے پر اعتماد نہین کرتا ہے مگر اس بات کے ساتہہ کہ ایک روٹی رکہہ چہوڑی جوان نے کہا مین اس سے عذر کرتا ہون اوسنے کہا تو جو عذر کرتا ہے سو تو خوب اپنے حال کو پہچانتا ہے رہی مین سو مین ایسے گہر مین نہین رہتی جسمین کہانا ہو یا تو مین نکلی جاتی ہون یا تو روٹی کو گہر سے نکال جوان نے روٹی کو خیرات کردیا رضی اللہ عنہما امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ شاہ کرمانی یہہ شیخ جلیل عارف باللہ شاہ بن شجاع کرمانی ہین انہون نے بعد ملک چہوڑنے طریق قوم مین داخل ہونے کے اپنی بیٹی کا نکاح کیا انکی حکایت اس سے پہلے بہی گزر چکی ہے مینے اس حکایت کو کتاب ارشاد مین اور طرح پر ذکر کیا ہے لیکن اختلاف دونون حکایتون کا قریب قریب ہے یہہ بی بی اس لائق ہین کہ انکے حق مین یہہ کہا جاوے ؎

ولو کان النساء کما ذکرنا — لفضلت النساء علی الرجال
فلا التانیث لاسم الشمس عیب — ولا التذکیر فخر للہلال

فصل عبدیت کے بیان مین

حکایت [۵۲] بعض صالحین کہتے ہین مینے ایک غلام خریدا مین نے پوچہا تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا آپ جو نام رکہین مینے کہا تو کیا کام کریگا کہا جو آپ حکم دین مینے کہا تو کیا کہائیگا کہا جو آپ کہلائین مینے کہا تیرے لئے کسی چیز مین کوئی ارادہ نہین ہے کہا غلام کے لئے اپنے مالک کے ساتہہ کونسا ارادہ ہوتا ہے وہ کہتے ہین اوسنے مجہے رلا دیا اور میرا حال اپنے مالک کے ساتہہ مجہے یاد دلایا مین نے اوس سے کہا بیشک تونے اپنے مالک کے ساتہہ مجہے ادب سکہایا پہر وہ یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

لو تم لی کونی لعبدک خادما — ما کنت اطلب فوق ذالک نعیما
فارحم بفضلک ذلتی وتحیری — فکذا عرفتک محسنا ورحیما

فصل خصال صالحین کے بیان مین

حکایت [۵۳] ایک شخص نے بطور امتحان کے بعض صالحین کو گہڑی بہر مین بہت بار اپنے گہر بلایا جب وہ دروازے تک پہونچتے تو بلانے والا اونکو پہیر دیتا اور اونسے کچہہ بہی خفگی ظاہر نہوئی اونکے حلم وصبر سے بلانے والے کو تعجب ہوا اونہون نے کہا تو یہہ نہ سمجہہ کہ مجہہ سے کوئی بڑی بات ہوئی یہہ تو کتون کی صفت ہے اسلیئے کہ کتے کو جب بلاتے ہین تو چلا آتا ہے اور جب ہنکالدیتے ہین تو چلا جاتا ہے حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کتے مین دس خصلتین ہین ہر مومن کو چاہیے کہ وہ اوسمین ہون پہلی یہہ ہے کہ وہ بہوکا رہتا ہے سو یہہ آداب صالحین سے ہے دوسری یہہ کہ اوسکے لئے کوئی مکان معروف نہین ہوتا یہہ علامت متوکلین سے ہے تیسری یہہ کہ وہ رات کو کم سوتا ہے یہہ صفات محبین سے ہے چوتہی یہہ کہ جب وہ مرجاتا ہے تو اوسکی کوئی میراث نہین ہوتی یہہ صفات زاہدین سے ہے پانچوین یہہ کہ وہ اپنے مالک کو نہین چہوڑتا گو وہ اوسپر جفا کرے اوسکو مارے یہہ علامت مریدین صادقین کی ہے

چہٹی یہہ ہے کہ وہ ادنی جگہہ کے ساتہہ راضی ہوتا ہے یہہ علامات متواضعین سے ہے ساتوین یہہ ہے کہ جب کوئی اوسکے مکان پر غالب ہوجاتا ہے تو وہ اوسکو چہوڑکے اور جگہہ چلاجاتا ہے یہہ راضین کی نشانیون سے ہے آٹھوین یہہ ہے کہ جب اوسکو مارین ہنکالین پہر اوسکے لیے ٹکڑا ڈالدین تو آجاتا ہے پہلی مار پر کینہ نہین کرتا یہہ علامات خاشعین سے ہے نوین یہہ کہ جب کہانا رکہا جاتا ہے تو وہ دور بیٹہا ہوا دیکہا کرتا ہے یہہ علامات ساکین سے ہے دسوین یہہ ہے کہ جب کسی مکان سے کوچ کرتا ہے تو اوسکی طرف التفات نہین کرتا یہہ علامات محزونین سے ہے ؛

حکایت[۵۴] بعض صالحین سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ بعض بلاد مین ہماری ایک جماعت تہی بعض ایام مین ہم شہر کے دروازے کیطرف گئے شہر سے ایک کتا ہمارے پیچہے ہوا ہم جب دروازے پر پہونچے تو ہمنے دیکہا کہ ایک جانور مرا ہوا پڑا ہے کتے نے جب اوسکی طرف دیکہا تو وہ شہر کی طرف لوٹ گیا گہڑی بہر کے بعد پہر آیا اور اوسکے ساتہہ قریب بیس کتے کے تہے وہ سب مردار کے پاس آئے اوسمین سے کہایا اور وہ کتا کہڑا ہوا دور سے دیکہتا رہا یہانتک کہ وہ کہانے سے فارغ ہوچکے اپنی حاجت پوری کرکے چلے گئے پہر وہ کتا آیا اور جو کتون کا جہوٹا بچا ہوا ہڈیان اور اونپر گوشت تہا اوسمین سے کہایا پہر چلا گیا ؛

فصل قناعت کے بیان مین

حکایت[۵۵] بعض صالحین نے دیکہا کہ کئی کتے ایک پہاڑ کے غار مین رہتے تہے ہفتے مین ایک دن وہان سے نکل کے شہر مین جاتے گہورون پر جو پڑا ہوتا اوسمین سے کہاتے پہر پہاڑ مین چلے آتے اونکی یہی عادت تہی یہہ صالح بہی ایک مدت تک اونکے ساتہہ رہے جسدن کتے شہر مین جاتے یہہ بہی اونکے ساتہہ جاتے گہورونپر اونکے ساتہہ جوانسے کہایا جاتا کہاتے پہر اونکے ساتہہ پہاڑ مین لوٹ آتے انکو کتون کے سبب ریاضت و آداب حاصل ہوئے بعض صالحین کہتے ہین کہ لوگ شکاری کتے لئے ہوئے نکلے گلی کوچون کے کتے اونپر ہونکے انہون نے کہا سبحان اللہ گویا یہہ کتے اون کتون سے باتین کرتے ہین گلی کے کتے شکاری کتون سے کہتے ہین اے ساکین تمنے بادشاہون کی نعمت مین رغبت کی سواونہون نے تمہین قید کیا اگر تم ہماری طرح گری پڑی چیز پر قناعت کرتے تو تم چہٹے ہوئے پہرتے شکاریون نے اونسے کہا کہ تمپر ہماری کیفیت مخفی ہے بادشاہون نے جبکہ ہم مین آداب خدمت دیکہا تو ہمکو خدمت کے لئے روکا ہمارے کہانے پینے کے خبرگیران ہوئے گلی والون نے کہا جب کوئی تم مین سے بوڑہا ہوجاتا ہے تو وہ چہوڑدیا جاتا ہے اور وہ ہمارے ساتہہ ہوجاتا ہے شکاریون نے کہا اسلئے کہ جو حق اوسپر واجب تہا اوسنے اوسمین قصور کیا اور جو کوئی حق واجب اداکرنے مین قصور کرتا ہے وہ ہنکالدیا جاتا ہے اللھم لا تطردنا عن بابك ولا تعاقبنا بسخطك وعذابك ؛

حکایت[۵۶] اویس قرنی رضی اللہ عنہ گہورون پر سے قوت ولباس حاصل کرتے تہے ایک دن کسی گہورے پر کتا انکو دیکہہ کے بہونکا اویس نے فرمایا تو اپنے آگے سے کہا مین اپنے آگے سے کہاؤن تو مجہپر نہ بہونک اسلئے کہ اگر مین پل صراط پر سے گزر گیا تو مین تجہسے بہتر ہون ورنہ تو مجہسے بہتر ہے اویس کے گہر والے اونکو دیوانہ کہا کرتے رشتے دار اونکو خفیف سمجہتے اونسے مسخرہ پن کرتے لڑکے اونکو چہیڑتے پتہر مارتے حدیث شریف مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ عز وجل دوست رکہتا ہے اپنے خلق سے اتقیا، اصفیا، اخفیا، ابرار کو جنکے بال پریشان مونہہ غبار آلود پیٹ دبلے ہین جب وہ امرا کے یہان آنے کی اجازت چاہین تو اونکے لئے اجازت نہ دیجاوے اگر مالدار عورتون سے نکاح کا پیغام کرین تو اونسے نکاح نکرین غائب ہون تو اونکو تلاش نکرین آجاوین تو اونکے آنے سے خوش نہون بیمار ہون تو اونکی عیادت نکرین مرجاوین تو اونکے جنازے مین حاضر نہون ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو

کوئی آدمی اونمین سے کیونکر ملے فرمایا وہ اویس قرنی ہے عرض کیا یا رسول اللہ اویس قرنی کون ہے فرمایا وہ اَشْہَلْ ہے یعنی اوسکی آنکھہ کی پتلی
مین سرخی ہے ذوصہوبت ہے یعنی اوسکے بال کالے سرخی مائل ہین اوسکے دونون کاندہون کے درمیان مین دوری ہے میانہ قد سخت گندم گون
ہے اپنی ٹہوڑی سینے سے لگائے ہوئے اپنی نگاہ سجدے کی جگہہ جمائے ہوئے ہے داہنا ہاتہہ بائین پر رکہے ہوئے اپنی جان پر روتا ہے دو چادر
والا ہے لوگون مین بے اعتبار ہے صوف کا تہمد باندہے صوف کی چادر اوڑہے ہوئے ہے زمین والون مین مجہول آسمان والون مین معروف
ہے اگر اللہ تعالے پر قسم کہا بیٹہے تو وہ ضرور اوسکی قسم کو سچا کردے خبردار بیشک اوسکے بائین کاندہے کے نیچے ایک سفید داغ ہے خبردار جب
قیامت کا دن ہوگا تو بندون سے کہا جاویگا کہ تم جنت مین داخل ہوا اور اویس سے کہا جاویگا تو ٹہیر جا شفاعت کر اللہ عز وجل مثل تمام
ربیعہ و مضر مین اوسکی شفاعت قبول کریگا اے عمرؓ اور اے علیؓ جب تم اوس سے ملو تو تم اوس سے درخواست کرنا کہ وہ تمہارے لئے استغفار
کرے اللہ تعالے تمہاری مغفرت فرماویگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عمر و علی رضی اللہ عنہما دس برس اویس کی تلاش مین رہے اونکی
ملاقات پر قدرت نہوئی پہر جس برس مین عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا جب وہ آخر ہونے کو ہوئی تو وہ جبل قبیس پر کہڑے ہوئے آواز بلند ندا
کی کہ اے اہل یمن تم مین اویس قرنی ہے ایک بوڑہا آدمی لنبی ڈاڑہی والا کہڑا ہوا اور کہا ہم نہین جانتے کہ اویس کون ہے لیکن میرا ایک بہتیجا
ہے اوسے اویس کہتے ہین اور وہ نہایت گمنام اور بغایت کم مال ہے ہم بہت خفیف جانتے ہین کہ اوسکو آپکی خدمت مین حاضر کرین وہ تو
ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہے ہم لوگون مین حقیر ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ارادہ ملاقات کو اوس سے چہپایا اور کہا یہہ تیرا بہتیجا کہان ہے کیا وہ
ہمارے حرم مین ہے اوسنے کہا ہان فرمایا وہ کہان ملیگا اوسنے کہا عرفات کے پیلو کے درختون مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عمر و علی
رضی اللہ عنہما سوار ہوکے جلدی جلدی عرفات کیطرف گئے ناگاہ اویس کہڑے ہوئے ایک درخت کیطرف نماز پڑہ رہے تہے اور اونٹ اونکے
آس پاس چرتے تہے انہون نے اپنے گدہونکو باندہ دیا پہر اویس کیطرف گئے انہون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اویس رضی اللہ عنہ نے
نماز کو ہلکا کیا پہر سلام کا جواب دیا ان دونون نے کہا کون آدمی ہے اویس نے کہا اونٹون کا چرواہا اور ایک قوم کا مزدور انہون نے کہا
ہم چرانے کا پوچہتے ہین نہ مزدوری کا تیرا کیا نام ہے اویس نے کہا عبداللہ انہون نے کہا ہم خوب جانتے ہین کہ آسمانون والے زمین والے
سبکے سب اللہ تعالے کے بندے ہین تیرا کیا نام ہے جسکو تیری مان نے رکہا اویس نے کہا تم دونون مجہہ سے کیا چاہتے ہو انہون نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اویس قرنی کا ہمکو حلیہ بتایا ہے سو ہمنے صہوبت و شہولت کو تو دیکہہ لیا اور ہمکو خبر دی ہے کہ تیرے
بائین کاندہے کے نیچے ایک سفید داغ ہے سو تو اوسکو ہمارے لئے کہول اگر وہ تجہہ مین ہے تو تو وہی ہے اویس نے کاندہا کہولا دیکہا تو وہ داغ تہا
یہہ دونون جلدی سے اونکا بوسہ لینے لگے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو بیشک اویس قرنی ہے تو ہمارے لئے استغفار کر اللہ تیری مغفرت کرے
اویس نے کہا کہ مین اپنی استغفار کے ساتہہ نہ اپنے نفس کو خاص کرتا ہون نہ اور کسیکو بنی آدم سے لیکن خشکی و دریا مین مومنین و مومنات مسلمین
و مسلمات سے وہ شخص ہے کہ وہ مستجاب الدعوت ہے انہون نے کہا تو ضروری ہمارے لئے استغفار کر اویس نے کہا کہ تم دونون کے لئے اللہ تعالے
نے میرا حال مشہور کردیا میرا امر تمکو بتلا دیا سو تم کون ہو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہہ تو امیر المؤمنین عمر بن خطاب ہین رضی اللہ عنہ اور مین علی
بن ابی طالب ہون یہہ سنتے ہی اویس سیدہے کہڑے ہوگئے اور کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی اے امیر المؤمنین تمپر سلام
اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتین ہون اور تمپر اے ابو طالب کے بیٹے اللہ تعالے تم دونون کو اس امت سے جزاے خیر دے انہون نے کہا تمکو بہی
اللہ تعالے تمہارے نفس سے جزاے خیر دے حضرت عمر نے کہا اللہ تمپر رحم کرے تم اسیجگہہ ٹہیرو یہانتک کہ مین مکے کو جاؤن اپنی عطا سے کچہہ

٥١ صہوبت سہیلی سرخی مائل یہ بالون کی صفت ہے اور شہولت آنکہہ کی پتلی کی سرخی کو کہتے ہین ۱۲

خرچ اور اپنے لباس سے کچھ فاضل کپڑا لے آؤن یہی جگہہ میرے اور تمہارے درمیان مین مقرر ہے اویس نے کہا یا امیر المؤمنین میرے اور تمہارے
درمیان مین کوئی وعدہ نہین ہے بین آچکنے بعد تمہین نہ دیکھون تمہین بتاؤ مین خرچ کو کیا کرونگا لباس کو کیا کرونگا تم کیا نہین دیکھتے ہو کہ مین صوف
کا تہد باندہے صوف کی چادر اوڑہے ہوئے ہون تم دیکھتے ہو کہ مین انکو کب پہاڑ ونگا کیا تم نہین دیکھتے کہ میری جوتیان گنٹھی ہوئی ہین دیکھتے
ہو کہ مین کب انکو پرانی کرونگا کیا تم نہین جانتے کہ چرائی کی مزدوری سے چار درہم مینے لئے ہین دیکھتے ہو مین کبتک انکو کہاؤنگا یا امیر المؤمنین میرے
اور تمہارے آگے ایک گہاٹی دشوار گزار ہے اوس سے گزر نہین کر جائیگا مگر جو پتلا دبلا ہلکا پہلکا ہے سو تم ہلکے ہوجاؤ اللہ تم پر رحم کرے جبکہ عمر
رضی اللہ عنہ نے یہہ بات سنی تو اپنا درہ زمین پر مارا اور بآواز بلند ندا کی خبردار کاش عمر کو اوسکی مان نہ جنتی کاش وہ ایسی بانجھ ہوتی
کہ اپنے حمل کا علاج نکرتی خبردار کون شخص ہے کہ اوسکو لیوے مع اوس چیز کے جو اوسمین ہے اور جو اوسکے لئے ہے یعنی خلافت پہر اویس نے
کہا یا امیر المؤمنین تم یہہ رستہ لو یہانتک کہ مین یہہ رستہ لون عمر رضی اللہ عنہ مکے کیطرف چلے اور اویس نے اپنے اونٹون کو ہنکالا اپنی
قوم کے پاس آئے اونٹونکو اونکے حوالے کیا چرانا چہوڑ دیا عبادت پر متوجہ ہوئے یہانتک کہ اللہ عز وجل سے ملاقات کی صحیح مسلم مین آیا ہے
کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ آئیگا تمہارے پاس اویس بن عامر
امداد اہل یمن کے ساتھہ جو کہ قبیلۂ مراد پہر قرن سے ہین اوسکو برص کی بیماری تہی وہ اوس سے اچہا ہو گیا مگر ایک درہم کی برابر سفیدی
باقی ہے اوسکی ایک مان ہے وہ اوسکے ساتھہ احسان کرتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو وہ ضرور اوسکو سچا کرے اگر تجہہ سے ہوسکے کہ وہ تیرے
لئے استغفار کرے تو کر پہر حدیث کو بیان کیا یہانتک کہ ذکر کیا اونکی ملاقات کا حضرت عمر کے ساتھہ اونہون نے اویس سے استغفار کے لئے کہا
اویس نے اونکے واسطے استغفار کی عمر رضی اللہ عنہ نے اویس سے فرمایا تمہارا ارادہ کہانکا ہے اویس نے کہا کوفے کا اونہون نے فرمایا کیا مین
تمہارے لئے عامل کوفہ کو نہ لکہدون اویس نے کہا مجھے بہت محبوب ہے کہ مین فقرا و محتاج لوگون مین رہون یہہ حدیث کا ٹکڑا ہے مسلم کی ایک اور
روایت مین عمر رضی اللہ عنہ سے وارد ہوا ہے کہ اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ بیشک بہتر
تابعین کا ایک مرد ہے کہ اوسکو اویس کہتے ہین اوسکی ایک مان ہے اوسکے بدن مین سفیدی تہی سو تم اوسکو حکم کرو کہ وہ تمہارے لئے استغفار
کرے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ آپنے جو یہہ ارشاد فرمایا کہ اویس خیر التابعین ہین سو اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ مطلقاً
خیر التابعین ہین اور یہی قول اس بات پر بہی دلیل ہے کہ کبہی نفع لازم نفع متعدی سے بہتر ہوتا ہے اور علماء باطن جو کہ عارف باللہ ہین
وہ افضل ہین علماء ظاہر سے جو کہ عارف باحکام اللہ سبحانہ ہین علقمہ بن مرثد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ زہد آٹھہ تابعین کیطرف
منتہے ہوا اونہین سے ایک اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہین اونکے گہر والون نے گمان کیا کہ وہ مجنون ہین اونکے لئے باب دراہم پر ایک گہر بنایا
وہ اوسمین رہتے برسین گزر جاتین کہ وہ اونکا مونہہ تک نہ دیکھتے انکا کہانا یہہ تہا کہ کہجور کی گٹہلیان اوٹہا لیتے جب شام ہوتی تو اپنی افطاری کے
لئے اونکو بیچدیتے جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہون نے حج کے موسم مین یہہ کہا کہ اے لوگو کہڑے ہوجاؤ وہ سب کہڑے
ہوگئے پہر کہا بیٹھہ جاؤ مگر جو لوگ یمن کے ہون وہ نہ بیٹھین لوگ بیٹھہ گئے پہر فرمایا بیٹھہ جاؤ مگر جو مراد کے قبیلے کا ہو وہ نہ بیٹھے وہ بیٹھہ گئے پہر فرمایا بیٹھہ جاؤ
مگر جو قرن کا ہو وہ نہ بیٹھے وہ بیٹھہ گئے مگر ایک شخص نہ بیٹھا یہی شخص اویس رضی اللہ عنہ کے چچا تھے عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کیا تم قرن کے
ہو اونہون نے کہا ہان فرمایا تم اویس کو پہچانتے ہو اونہون نے کہا یا امیر المؤمنین تم کیا اوسکا پوچھتے ہو واللہ ہم مین تو اوس سے بڑہ کر
کوئی احمق مجنون محتاج نہین ہے عمر رضی اللہ عنہ نے رو دیا پہر فرمایا یہہ تو تجہمین ہے اوسمین نہین ہے اسلئے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۲۱ امداد جمع مدد کی ہے مراد اعوان و انصار ہین

وآلہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تہے داخل ہونگے اوسکی شفاعت سے جنت مین مثل ربیعہ و مضر کے عمار بن یوسف ضبیؔ سے روایت کیا گیاہے اونہون نے کہا کہ ایک شخص نے اویس رضی اللہ عنہ سے پوچہا تمنے کسطرح صبح کی یا کسطرح شام کی اونہون نے کہا صبح کی مینے اس حال مین کہ مین اللہ تعالے کی حمد کرتا ہون اور شام کی مینے اس حال مین کہ مین اللہ تعالے کی حمد کرتا ہون اور تو ایسے شخص کا حال کیا پوچہتا ہے کہ جب وہ صبح کرتاہے تو اوسکو یہہ گمان ہے کہ شام نکریگا اور جب شام کرتاہے تو یہہ سمجہتا ہے کہ صبح نکریگا بیشک موت اور اوسکے ذکر نے کسی مومن کے لئے کوئی خوشی نہین چہوڑی اور بیشک اللہ تعالے کے حق نے مسلمان کے مال مین نہ چاندی کو چہوڑا نہ سونے کو اور بیشک امر بالمعروف نہی عن المنکر نے کسی مومن کے لئے کوئی دوست نہین چہوڑا وہ تو لوگون کو نیک بات کا حکم کرتا ہے اور وہ ہماری بے آبروئی کرتے ہین اور اونکو اس بات پر فاسقون مین سے اعوان مل جاتے ہین یہانتک کہ واللہ مقرر اونہون نے بڑی بڑی باتون کے ساتہہ مجہے متہم کیا قسم ہے اللہ کی مین اللہ کا حق قائم کرنے کو اونہین نہ چہوڑونگا پہر اویس نے رستہ لیا یعنی چلے گئے اور مجہے چہوڑ دیا ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا مجہے اویس کی حدیث پہونچی مین کوفے مین آیا سوائے اونکی تلاش کے اور کوئی ارادہ میرا نتہا یہانتک کہ دوپہر کے وقت فرات کے کنارہ پر بیٹہے ہوئے پایا وضو کر رہے تہے جو وصف اونکا بیان کیا گیا تہا اوس سے مینے اونکو پہچان لیا ناگاہ وہ ایک آدمی دبلے سخت گندم گون اشعث تہے اونکا سر منڈا ہوا تہا اونکی صورت ہیبت ناک تہی مینے اون کو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا اور میری طرف دیکہا مینے اپنا ہاتہہ اونکی طرف بڑہایا تاکہ مصافحہ کرون اونہون نے میرے مصافحے سے انکار کیا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اویس رضی اللہ عنہ نے مصافحہ نہ کیا اور اونکا حال ٹوٹا پہوٹا تہا لوگون سے وحشت کرتے اونسے جدا رہتے جہال اونکی نسبت جنون و اختلال کی طرف کرتے تقشف و ابتذال سے بسر کرتے اسکے سوا اونہین اور احوال بہی تہے ان سب باتون مین اظہر دلیل ہے فقراء صادقین کے لئے جو کہ اونکی چال پہ چلے اونکا طریقہ اختیار کیا اور جو لوگ اونپر انکار کرتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ یہہ خلاف سنت ہے اونکے انکار کرنے کی کچہہ پروا نہین وہ یہہ نہ سمجہے کہ بڑی سنت تو دنیا کو چہوڑنا مخلوق سے اعراض کرنا مولی پر متوجہ ہونا سوائے اللہ عزوجل کے سارے علائق کو ترک کرنا ہے ہرم بن حیان کہتے ہین مینے کہا اے اویس اللہ تمپر رحم کرے تمہاری مغفرت فرمائے تم کسطرح ہو پہر مجہے اونکی محبت آئی اونکا حال دیکہہ کے رقت ہوئی آنسوؤن نے میرا گلا گہونٹ دیا یہانتک کہ اونہون نے رو دیا اور مین بہی رویا ؎

اب یہہ حالت ہے کہ رو کر وہ ستمگر بولا	ہمکو توفیق کے احوال پہ رقت آئی ؎

پہر کہا وانت فحیاک اللہ یا ہرم بن حیان یا اخی تو کسطرح ہے بجہے تجہکو کسنے بتایا مینے کہا اللہ نے اویس نے فرمایا لا الہ الا اللہ سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا مینے کہا تمنے میرا نام میرے باپ کا نام کہانسے پہچانا مینے تو آج سے پہلے تمہین نہین دیکہا نہ تمنے مجہے دیکہا اونہون نے کہا نبانی العلیم الخبیر یعنی علیم خبیر نے مجہے آگاہ کر دیا جسوقت کہ میرے نفس نے تیرے نفس سے کلام کیا اوسوقت میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا بیشک مومنین بعض بعض کو پہچانتے ہین اور اللہ تعالے کی روح کے سبب سے آپسمین محبت رکہتے ہین گو اونکی ملاقات نہو گہر دور ہون منازل کا فرق ہو مینے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجہے حدیث کرو اللہ تمپر رحم کرے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین پایا نہ مجہے اونکی صحبت نصیب ہوئی میرے باپ مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسے قربان ہون لیکن مینے اون لوگون کو دیکہا ہے جنہون نے آپکی زیارت کی ہے مین دوست نہین رکہتا کہ اس دروازے کو اپنے نفس پر کہولون اسلئے کہ محدث ہون یا قاضی بنون یا مفتی ہون مجہے اپنے نفس مین لوگون سے شغل ہے مینے کہا اے اخی تم کچہہ آیتین اللہ تعالے کی کتاب سے مجہپر پڑہو کہ مین اونکو تم سے سنون اور مجہے کوئی وصیت کرو کہ مین اوسے یاد رکہون اسلئے کہ مین تمہین فی اللہ دوست رکہتا ہون اونہون نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم

فرمایا میرے ربنے اور راحق القول میرے رب کا قول ہے اور اصدق الحدیث میرے رب کی حدیث ہے پھر یہہ آیت پڑہی وما خلقنا السموات والارض
وما بینہما لاعبین ما خلقناہما الا بالحق الی قولہ العزیز الرحیم پھر ایک چیخ ماری مجھے گمان ہوا کہ اونکو غش آگیا پھر کہا اے ابن حیان تیرا باپ حیان
مرگیا اور قریب ہے کہ تو بہی مریگا پھر یا جنت کیطرف یا نار کیطرف اور تیرے باپ آدم مرگئے اور تیری ماں حوا مرگئین اے ابن حیان اور نوح نبی اللہ
مرگئے اور ابراہیم خلیل اللہ کا انتقال ہوا اور موسی نجی اللہ نے وفات پائی اور داؤد خلیفۃ اللہ الرحمن مرگئے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات
پائی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال کیا اور میرے بہائی میرے دوست
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اسیقدر کہا اللہ تمپر رحم کرے عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال نہین ہوا کہا ہان لوگون نے اونکے مرنے کی خبر دی اور میرے
رب تبارک وتعالے نے مجھے اون کی موت کی خبر دی اور میرے نفس نے مجھے نعی کی اور مین اور تو مردون مین ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
درود بہیجا اور ہلکی دعائین کین پھر کہا میری وصیت تجہکو کتاب اللہ ہے اور مرسلین اور صالح مؤمنین کے مرنے کی خبر ہے سو تو موت کی یاد کو لازم کرلے اور
جب تک تو زندہ رہے چاہیے کہ طرفۃ العین وہ تیرے دل سے جدا نہو اور جب تو اپنی قوم کی طرف لوٹ کے جاوے تو اونکو ڈرا اور ساری امت کے لئے
خیر خواہی کر اور خبردار جماعت سے علحدہ نہونا ورنہ تو اپنے دین سے علحدہ ہوجاویگا اور تجھے خبر بہی نہوگی تو پھر تو نار مین داخل ہوگا تو میرے لئے اور
اپنے نفس کے واسطے دعا کر پھر کہا الہی اس شخص نے یہہ زعم کیا کہ وہ مجھے تیری ذات مین دوست رکھتا ہے اور تیرے لئے اوسنے میری زیارت کی سو تو
مجھے اوسکا موتہہ جنت مین بتانا اور اوسکو تیرے گھر دار السلام مین داخل کرنا اور اوسکی دنیا مین حفاظت کرنا جب تک کہ وہ زندہ رہے اور دنیا سے
تھوڑے کے ساتھہ اوسکو راضی کر اور جو تونے اوسکو دیا ہے اپنی نعمتون سے سو اوسکو شاکرین مین سے کر اور میرے اوسکو جزاے خیر دے پھر کہا السلام
علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالے تجھپر رحم کرے مین تجھے آجکے بعد نہ دیکھون اسلئے کہ مین شہرت سے ناخوش ہون اور تنہائی مجھے بہت محبوب ہے
اسواسطے کہ مین کثیر الغم ہون جب تک کہ ان لوگون کے ساتھہ زندہ رہونگا سو تو میرا پتا نہ پوچھنا نہ مجھے تلاش کرنا اور جان رکھہ کہ مجھے تیرا خیال ہے
گو مین تجھے نہ دیکھون نہ تو مجھے دیکھے اور تو مجھے یاد رکھنا میرے لئے دعا کرنا مین بہی تیرے لئے دعا کرونگا تجھے یاد رکھونگا انشاء اللہ تعالے تو اسطرف
جا تا کہ مین اس جگہہ جاؤن مینے حرص کی کہ گھڑی بہر اونکے ساتھہ جاؤن اونہون نے نہ مانا پھر مینے اونسے مفارقت کی مینے رونا شروع کیا وہ بہی رونے لگے
مین اونکی طرف دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ بعض گلیون مین گھس گئے اسکے بعد پھر مینے اونکا حال پوچھا اونکو تلاش کیا کوئی ایسا نہ ملا کہ مجھے اونکی کچھہ خبر دیتا
کوئی جمعہ نہین گذرتا تہا مگر ایکبار یا دوبار مین خواب مین اونکو دیکھہ لیتا تہا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اویس رضی اللہ عنہ نے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہا جیسا کہ اونسے پہلے اور انبیاء مین کہا اسلئے کہ آپکا فضل معروف ہے اور
جو شخص کمال شرف وسؤدد کے ساتھہ معروف ہوتا ہے وہ اسکا محتاج نہین ہے کہ اوسکی مدح کیجاوے بزرگی بیان ہو دیکھو ہمارے اصحاب جبکہ امام
شافعی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہین تو کہتے ہین قال الشافعی اور جبکہ اونکے بعض اصحاب کا ذکر کرتے ہین تو اونکا فضل بیان کرتے ہین اور یون کہتے ہین
قال الامام اسمعیل السید الجلیل یا مثل اسکے اسیطرح جب کسی امیر کا ذکر کرتے ہین تو اوسکی فضیلت بتانے کے لئے کلمات مدح ذکر کرتے ہین اور سلطان کے
ساتھہ ایسا نہین کرتے اسلئے کہ شئے جب کہ کمال فضل یا شرف کے ساتھہ مشہور ہوتی ہے تو وہ مدح و تعریف کے محتاج نہین ہوتے کیونکہ جب وہ مدح کیجاوے
تو وہ مدح کثیر کی محتاج ہوتی ہے اور کبھی اوسکی مدح مین تقصیر واقع ہوجاتی ہے سوا سوجہ سے اوسکی شہرت قدر رہی اوسکے ذکر سے مغنی ہے اصمعی
رحمہ اللہ تعالے سے مروی ہے کہا اویس رضی اللہ عنہ شام کرتے تو کہتے یہہ رات لیلۃ الرکوع ہے پھر صبح تک رکوع کرتے اور کہتے کہ یہہ رات لیلۃ السجود
ہے پھر صبح تک سجدہ کرتے اور جب شام کرتے تو گھر مین جو کچھہ کہانا پینا بچا ہوا ہوتا اوسکو خیرات کردیتے پھر کہتے الہی جو کوئی بہوک سے مرے تو تو اوسکا مؤاخذہ

فائدہ خبر موت ۱۲

فائدہ شہود دلیل سیادت ۱۲

مجھہ سے نکرا اور جو کوئی ننگا مرے تو تو اوسکا مواخذہ مجھہ سے نکر نضر بن اسمعیل رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہا کہ اویس رضی اللہ عنہ گھورون پر سے روٹی کے ٹکڑے اوٹہا لیتے اونکو دہو ڈالتے اونمین سے کچھہ خیرات کر دیتے کچھہ کہا لیتے اور کہتے الٰہی مین تیری طرف بری ہوتا ہون ہر ایک کلیجے بہوکے سے عبد اللہ بن سلمہ رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہا کہ زمانۂ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مین آذربیجان کا ہمنے غزوہ کیا اور اویس رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھہ تہے جب ہم وہانسے پہرے تو وہ بیمار ہوگئے ہمنے اونکو اوٹھا لیا وہ ٹہیر نہین سکتے تہے پہر اونکا انتقال ہوگیا ہم منزل مین جاکے اوترے دیکھا تو ناگاہ قبر کھدی ہوئی تہی پانی بیٹا ہوا تہا کفن وحنوط تیار تہا ہمنے اونکو نہلایا کفنایا اونپر نماز پڑہی اور دفن کر دیا پہر وہان سے چلے ہم نے آپس مین کہا کہ اگر پہر آوین تو قبر کیونکر ملیگی ہمنے اونکی قبر کا نشان بنا دیا پہر ہم لوٹ کے قبر کیطرف آئے تو نہ قبر تہی نہ اوسکا نشان تہا عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہا صفین کے دن ایک منادی نے ندا کی کہ کیا لوگون مین اویس قرنی ہے پہر اونکو علی رضی اللہ عنہ کیطرف کے شہدا مین پایا رضی اللہ عنہم اجمعین واللہ اعلم ؁

فصل رضا بمقسوم کے بیان مین

حکایت ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ سے خواب مین کہا گیا کہ میمونۂ سوداء جنت مین تمہاری بی بی ہے جب صبح ہوئی تو انہون نے میمونہ کو تلاش کیا کسی نے اونکو بتا دیا دیکھا تو میمونہ بکریان چرا رہی تہین انہون نے کہا کہ مین اسکے پاس ہون اسکا عمل دیکھون انہون نے میمونہ کو دیکھا کہ وہ فرض پر اور کچھہ زیادہ نہین کرتی تہین جب شام ہوئی تو میمونہ اپنی بکری کی طرف گئین اوسکو دوہا پہر دودہ پیا اسکے بعد پہر دوہا اور انکو دودہ پلایا تیسرے دن انہون نے میمونہ سے کہا کہ تم مجہے اس بکری کے سوا اور کسی بکری کا دودہ کیون نہین پلاتی ہو میمونہ نے کہا اے اللہ کے بندے یہہ بکریان میری نہین ہین انہون نے کہا تو پہر اس بکری کا دودہ مجھہ کیون پلاتی ہو اونہون نے کہا کہ یہہ بکری دودہ پینے کے لئے مجھہ دیدی ہے سو اسکا دودہ مین پیتی ہون اور جسکو چاہتی ہون پلاتی ہون پہر ربیع نے اونسے کہا کہ جو مینے دیکھا اس سے زیادہ اور کوئی عمل تمہارا نہین ہے اونہون نے کہا نہین مگر یہان اتنی بات ہے کہ مین کسی حال پر صبح کرون شام کرون اوسکے سوا کبہی کسی چیز کی تمنا نہین کرتی اسلئے کہ جو کچھہ اللہ تعالے نے میرے لئے قسمت کیا ہے مین اوسکے ساتھہ راضی ہون ربیع نے کہا کیا تجہے یہہ معلوم ہے کہ مینے خواب مین دیکھا کہ تو جنت مین میری بی بی ہے میمونہ نے کہا ربیع بن خیثم تو ہی ہے انہون نے کہا ہان راوی سے کسی نے پوچھا کہ میمونہ نے یہہ بات کیونکر جانی راوی نے کہا کہ شاید انہون نے بہی خواب مین مثل ربیع کے دیکھا ہو امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ جو راوی نے کہا وہ صحیح ہے اسلئے کہ یہہ بہی ایک احتمال ہے لیکن یہہ بات کچھہ خواب ہی مین منحصر نہین ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ بیداری مین اونکو کشف ہوا ہو یہہ بات اونسے کہدی گئی ہو اور اونہون نے اوسکو سنا ہو یا مشاہدہ ہوا ہو تو دیکھہ لیا ہو حال سکر مین مجہے بعض نے خبر دی کہ بیداری مین اونسے کہا گیا کہ جنت مین تمہاری بی بی فلان عورت صالحات مشہورات سے ہے رضی اللہ عنہم ؁

فصل باوجود کثرت عبادت واعمال صالحہ کے اپنے تئین قصور وار سمجھنا اور اوسپر گریہ وبکا کرنا

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عشیۂ عرفہ کو مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسپر ولولہ غالب تہا اور وہ روتا بہت چیختا چلاتا تہا اور یہہ پڑہتا جاتا تہا ؎

سبحان من لو سجدنا بالعیون له	علی شبا الشوک والمحمی من الابر	لو اکشف الستر جهلا عذر معصیتی	وانت تلطف بی حلما و تسترنی

پھر وہ مجھہ سے چھپ گیا مینے اوسکا حال پوچھا مجھہ سے کہا گیا کہ یہہ ابو عبید خواص خاص لوگون مین سے ایک آدمی ہے ستر برس ہوئے کہ اس نے آسمان کیطرف مونہہ نہین اوٹھایا کسی نے اونسے اس باب مین کہا اونہون نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ محسن کیطرف گنہگار مونہہ اوٹھاوے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین واعجباہ من مطیع یتذلل ویستحی مع احسانہ ومن عاص یتدلل ولایستحی من عصیانہ اللھم لاتحرمنا النظر الی وجھک الکریم وانفعنا ببرکۃ اولیائک الصالحین واحشرنا معھم فی الدارین امین ؁

حکایت ایک شخص علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونسے کہا کہ ایک شخص خواب مین میرے پاس آیا اور مجھہ سے کہا کہ تو علاء بن زیاد کے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تو کبتک روئیگا تیری تو مغفرت کی گئی علاء نے یہہ بات سنکے رو دیا پھر کہا کہ اب تو مجھے یہہ لائق ہے کہ روئے جاؤن رونا نہ چھوڑون ؎

ومافی الارض اشقی من محب	وان وجد الھوی حلو المذاق	تراہ باکیا فی کل حین	مخافۃ فرقۃ اولاشتیاق
	فیبکی ان نأو اشوقا الیھم	ویبکی ان دنوا خوف الفراق	

حکایت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے آدم علیہ السلام کو خواب مین روتے دیکھا مینے عرض کیا آپ کیون روتے ہین کیا اللہ تعالے نے آپکے لئے مغفرت نہین فرمائی جنت کی طرف رجوع کرنے کا وعدہ نہین کیا اونہون نے ایک ورقہ لکھا ہوا مجھے دیا پھر مین خواب سے بیدار ہوا اوسکو مین نے اپنے ہاتھہ مین پایا اوسمین یہہ شعر لکھے ہوئے تھے ؎

اتحرقنی بانار نار من النوی	ونار النوی نار احر من النار	شغفت بجار لابدار سکنتھا	علی الجار ابکی لاعلی سکنۃ الدار
	ولولم یعدنی بالرجوع الی المنی	ھلکت ولکن نلت بالوعد اوطاری	

حکایت محمد بن السماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کوفے مین ایک شخص میرا جار تھا اوسکا ایک لڑکا تھا وہ دن بھر روزہ رکھتا رات کو کھڑا رہتا جب رات ہوتی تو روتا اور یہہ شعر پڑہتا ؎ . .

لما رایت اللیل اقبل خاشعا	بادرت نحوہ انسی بنحیبی	ابکی فتقلقنی الیہ صبابتی	فابیت مسرورا بقرب حبیبی

اور جب آخر رات ہوتی تو روتا اور یہہ شعر پڑہتا ؎

قدرت فی اللیل اذلاحت معاملہ	ماکان الشی بہ فیہ لمولانا	ضمنت فی القلب حبا قد کلفت بہ	واللہ یعلم ماامکنون احشایا

محمد بن السماک کہتے ہین کہ اوسکا باپ نہایت بوڑہا تھا ایک دن اوسنے مجھہ سے یہہ بات چاہی کہ مین اوسکے بیٹے سے کہون کہ وہ اپنے نفس کے ساتھہ نرمی کرے مین ایک دن اپنے گھر کے دروازے پہ بیٹھا ہوا تھا اور میرے پاس ایک جماعت میرے اصحاب سے تھی اتنے مین وہان سے اوس لڑکے کا گزر ہوا مینے اوسکو پکارا اے جوان ادہر آوہ آیا مینے اوسکو غور سے دیکھا تو بیشک وہ پرانی مشک کی طرح ہو گیا تھا اتنا ضعیف ہو گیا تھا کہ اگر ہوا چلے تو اوسکو گرادے اوسنے سلام کیا اور بیٹھ گیا مینے کہا اے میرے دوست مقرر اللہ تعالے نے تجھپر تیرے باپ کی طاعت فرض کی ہے جیسے کہ اوسنے اپنی طاعت تجھپر فرض کی ہے اور باپ کی معصیت سے تجھے منع فرمایا ہے جیسا کہ اپنی معصیت سے تجھکو منع کیا ہے تیرے باپ نے ہمکو ایک بات کا حکم کیا ہے تو ہمکو بات کرنے کی اجازت دیتا ہے اوسنے کہا اے چچا شاید تم یہہ چاہتے ہو کہ عمل مین کمی کرنیکا مجھے حکم کرو اور اللہ عزوجل کیطرف مبادرت ترک کرنیکا کہو مینے کہا نہین قسم ہے اللہ کی تو توان شاء اللہ تعالے بعد دن اسکے جس بات کو تو طلب کرتا ہے اوسکو پہونچ جاویگا اوسنے کہا ہیہات اے

بہچایینے تو قبیلے کے چند جوان آدمیون سے اس بات پر بیعت کی ہے یعنی اللہ عزوجل کیطرف سبقت کرون اونہون نے کوشش کی اجتہاد کیا اور وہ بلائے گئے اونہون نے دعوت قبول کی سوا میرے اور کوئی باقی نہین رہا میرا عمل ہر ایک دن مین دو بار اونپر پیش کیا جاتا ہے سو اگر وہ میرے عمل مین کوئی خلل یا کوئی تقصیر دیکھین گے تو وہ کیا کہین گے پہر کہا اے چچا مینے تو اس بات پر ایسے لوگون سے بیعت کی ہے جنہون نے رات کو اپنے لئے سواری بنایا پہر اوس سے جنگلون کی مسافت کو طے کیا اور اونچے اونچے پہاڑونکی چوٹیون پر چڑہ گئے اگر صبح کے وقت اونکو دیکھو تو بیداری کی جہریون کے ساتھہ رات نے اونکو ذبح کر ڈالا مشقت کے خنجرون سے اونکے اعضا جدا ہوگئے رات کے چلنے سے اونکے پیٹ دبلے پتلے ہوگئے نہ اونکو قرار ہو نہ وہ اشرار کے جوار مین رہین وہ بلائے گئے تو اونہون نے ملک جبار کی دعوت قبول کی ابن السماک کہتے ہین کہ واللہ وہ مجھے حیرت مین چہوڑ کے چلا گیا تین دن گزرے تہے کہ کہا گیا جوان مر گیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ نے جبکہ عرفات مین وقوف کیا تو کچہہ کلام نہ کیا چپ رہے یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا جب علمین سے تجاوز کیا تو اونکی آنکھین بہنے لگین اور یہہ شعر پڑہنے لگے ؎

اروح وقد ختمت علی فؤادی	بحبك ان يحل به سواكا	فلو انی استطعت غضضت طرفی	فلم انظر به حتی اراكا
وفی الاحباب مختص بوجد	واخر يدعی معه اشتراكا	اذا انسكبت دموع فی خدود	تبين من بكی ممن تباكا

فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور لوگ عرفات مین کہڑے ہوئے تہے تم کیا کہتے ہو اگر یہہ مہمان کسی کریم کے پاس جاوین اور ایک دانق اوس سے مانگین کیا وہ اونکو پہیر دیگا لوگون نے کہا نہین فضیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی مقرر مغفرت اللہ تعالے کے کرم کی مقابلے مین نہایت بے حقیقت ہے اللہ عزوجل پر ایک دانق سے اوس شخص کے کرم کے مقابلے مین فضیل رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی حج مین وقوف کیا کچہہ نہ بولے جب آفتاب غروب ہوگیا تو کہا واسوأتاہ وان عفوت ؛

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بعض ایام مین ایک جوان آدمی کو دیکہا دعا کے آثار اجابت کا نور اوسپر ظاہر تہا اوسکے آنسو مونہہ پر گر رہے تہے مینے اوسے پہچان لیا اس سے پہلے مین اوسکو جانتا پہچانتا تہا بصرے مین وہ بہت مالدار تہا مینے اوسکا حال دیکہہ کے رو دیا جب اوسنے مجھے دیکہا تو اوسنے بہی رو دیا ابتداءً اوسنے مجھے سلام کیا اور کہا اے مالک تجھے اللہ کی قسم تو مجھے اپنے اوقات خلوت مین یاد رکہنا اور اللہ تعالے سے میرے لئے توبہ و مغفرت کا سوال کرنا شاید وہ مجہپر رحم کرے میری مغفرت فرمائے پہر یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

وعرض بذكری حين تسمع زينب	وقل ايس تخلو ساعة منك بالله	عساها اذا ما مر ذكری بسمعها	تقول فلان عندكم كيف حاله

مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہر وہ چلا گیا اور اوسکے آنسو گرتے جاتے تہے جب حج کے مہینے آئے تو مین مکے کیطرف متوجہ ہوا مین مسجد الحرام مین تہا کہ ناگاہ مینے ایک حلقہ دیکہا کہ لوگ وہان جمع ہو رہے تہے اور ایک جوان تضرع وزاری کر رہا تہا اوسکے رونے کی کثرت نے لوگونکا طواف قطع کر دیا تہا مین بہی وہان جاکے کہڑا ہوا کہ لوگون کے ساتہہ اوسکی طرف دیکہون ناگاہ وہ وہی شخص تہا یعنی میرا دوست مین اوسکو دیکہہ کے خوش ہوا مینے اوسے سلام کیا اور کہا کہ اللہ تعالے کے لئے حمد ہے کہ اوسنے تیرے خوف کو امن سے بدل دیا اور جو تو تمنا کرتا تہا وہ تجھے دیدیا مالک کہتے ہین مینے اوس سے کہا تجھے قسم ہے اللہ کی کہ تو مجھے اپنے حال پر مطلع کر کیا ہوا اوسنے کہا نہین ہے مگر خیر اوسنے مجھے اپنے فضل سے بلایا مین نے اوسکی اجابت کی اور جو مینے اوس سے طلب کیا وہ مجھے دیا پہر کچہہ شعر پڑہے مالک کہتے ہین کہ پہر وہ طواف کرنے لگا اور مجھے چہوڑ کے چلا گیا اسکے بعد نہ مینے اوسے دیکہا نہ اوسکی کوئی خبر ملی ؛

حکایت حضرت یحیی اور حضرت عیسی علیہما السلام ایک غرض ہمراہ تہے ایک وقت حضرت عیسی علیہ السلام نے سجدہ کیا حضرت یحیی علیہ السلام اوسمین سو رہے

عیسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ اونکو بیدار کرین اللہ تعالےٰ نے اونکی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ روح یحییٰ کی میرے نزدیک میرے حضرت قدس مین ہے اور اوسکا جسم میرے روبرو میری زمین مین ہے بیشک مینے اوسکے ساتھ اپنے ملائکہ کرام پر فخر کیا ؎

قف علی الباب قلیلا ۔ وا جعل الذکر سبیلا ۔ والزم الباب غدوا ۔ وعشیا و اصیلا
ان تطعنی لم تجدنی ۔ للطیعین خذولا ۔ ان عندی للطیعین ۔ شرابا سلسبیلا
فاتعبوا الیوم قلیلا ۔ تنعموا دھرا طویلا

حکایت سری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن ہمراہ ایک جماعت اخوان کے کسی جنگل مین تھا میرا گزر ایک محل پر ہوا زمانے کے تغیر سے خراب و ویران ہوگیا تھا اوسکے ستون گرے ہوئے دیوارین ٹوٹی ہوئی تھین اوسکے آثار اور دروازے رہگئے تھے اوسکے دروازون پر کچھ لکھا ہوا تھا مین نے اوسپر سے مٹی کو جھاڑا پھر اوسمین تامل کیا ناگاہ اوسپر یہہ شعر لکھے ہوئے تھے ؎

ھو السبیل فمن یوم الی یوم ۔ کفرحۃ النائم المھجع فی النوم ۔ ان المنایا وان اصبحت فی شغل ۔ تدوم حولک یوما ایما حوم
لا تعجلن رویدا انما دول ۔ دنیا تنقل من قوم الی قوم

پھر مین اور میرے ہمراہی محل کے اندر گئے اوسکے وسط مین ایک قبہ سبز زمرد کا موتی یاقوت جواہر سے جڑا ہوا تھا طول مدت کی وجہ سے اوسپر گرد جمی ہوئی تھی یاقوت کے چار ستونون پر وہ معلق تھا مینے خوب غور کرکے دیکھا تو اوسپر یہہ نظم لکھی ہوئی تھی ؎

قف بالقبور وناد المستقر بھا ۔ من اعظم بلیت فیھا واجساد ۔ قوم تقطعت الاسباب بینھم ۔ بعد الوصال فصاروا تحتھا الحاد
واللہ لو بعثروا یوما ولو نشروا ۔ قالوا بان التقی من افضل الزاد

بادشاہ کی مجلس کو غور سے دیکھا تو اوسپر یہہ لکھا ہوا تھا ؎

لا تامن الموت فی طرف ولا نفس ۔ ولو تمنعت بالحجاب والحرس ۔ واعلم بان سھام الموت نافذۃ ۔ فی کل مدرع منا ومترس
ما بال دینک ترضی ان تدنسہ ۔ وثوبک الدھر مغسول من الدنس ۔ ترجو النجاۃ ولم تسلک مسالکھا ۔ ان السفینۃ لا تجری علی الیبس
کم قد وقفت کما وقفنا ۔ وکم قرأت کما قرأتنا

باب پنجم اس امر کے بیان مین کہ محب اپنے محبوب کے کلام سے لذت لیتے ہین محبوب کا کلام اونکے دلونکی غذا اور غایت مطلوب اونکا ہوتا ہے

ابن ماجہ نے اورع سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص تلاوت قرآن شریف باواز بلند کیا کرتا تھا وہ مدینے مین مرگیا لوگون نے اوسکا جنازہ اوٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اسکے ساتھ نرمی کرو اللہ تعالےٰ اوسکے ساتھ نرمی فرماوے اسلئے کہ وہ اللہ تعالےٰ اور اوسکے رسول سے دوستی رکھتا تھا اورع کہتے ہین آپ اوسکی قبر پر تشریف لیگئے فرمایا کشادہ کرو اوسکے لئے اللہ تعالےٰ اوسپر کشادگی فرماے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اوسپر غمگین ہے فرمایا ہان مقرر وہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تلاوت خدا اور رسولؐ کی محبت کا سبب ہے اور تلاوت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ مہربانی فرماتا ہے قبر مین کشادگی ہوتی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن شریف کو باواز بلند پڑہنا موجب لذت ہے ابو اسحٰق نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کیا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نہین سوال کیا جاویگا کوئی اپنے نفس سے مگر قرآن کا اگر وہ قرآن کو دوست رکھتا ہے تو بیشک وہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے حسن بن مالک نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جسکو یہہ خوش آوے کہ وہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست

رکھے تو اوسے چاہئے کہ مصحف مین پڑھے اس مرفوع سے موقوف زیادہ صحیح ہے عبد الرحمن بن یزید نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہون نے کہا جو شخص چاہتا ہے کہ اوسے علم ہو جاوے اس بات کا کہ وہ اللہ عز وجل کو چاہتا ہے تو اوسکو چاہئے کہ اپنے نفس کو قرآن پر پیش کرے سو جو کوئی قرآن کو چاہتا ہی وہی اللہ عز وجل کو چاہیگا اسلئے کہ قرآن اللہ تعالے ہی کا کلام ہے پس جسنے قرآن کو دوست رکھا وہی اللہ عز وجل کو دوست رکھیگا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عیینہ کو یہہ کہتے سنا کہ تم نہ پہونچوگے اس امر کی یعنی دین کی بلندی کو یہانتک کہ نہو کوئی چیز زیادہ محبوب تمکو اللہ عز وجل سے اور جسنے قرآن کو دوست رکھا اوسنے بیشک اللہ عز وجل کو دوست رکھا ابن ابی الحواری کہتے ہین مینے محمد بن حفص کو عروہ رقی سے یہہ ذکر کرتے سنا کہ اونہون نے کہا اللہ عز وجل کی حب قرآن کی حب ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حب اونکی سنت کے ساتھہ عمل کرنا ہے ابو سعید خراز رحمہ اللہ نے کہا جو شخص اللہ عز وجل کو دوست رکھیگا وہ اوسکے کلام کو دوست رکھیگا اور اوسکی تلاوت سے سیر نہوگا سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین حب اللہ کی نشانی حب قرآن ہے اسکو ابو طالب مکی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور یہہ بہی کہا کہ لوگون نے ہمکو بعض مریدین سے حدیث کی کہ اوسنے کہا مینے حلاوت مناجات کی شدت حرص ارادت مین پائی تو مینے قرارت قرآن پر مداومت کی رات دن پڑہا کرتا تہا پہر مجھے فتور لاحق ہوگیا تلاوت سے منقطع ہوگیا خواب مین ایک کہنے والے کو یہہ کہتے سنا کہ اگر تجھے میری محبت کا زعم ہے تو کیون میری کتاب کو چھوڑ دیا کیا تونے اوسمین میرے لطیف عتاب کا دھیان نہین کیا کہتے ہین پہر مین بیدار ہوگیا اور میرے دلمین قرآن کی محبت پلا دی گئی پہر مینے اپنی پہلی حالت پر رجوع کیا ۰

باب ششم اس بیان مین کہ محبان الٰہی کو اللہ تعالے سے انس ہوتا ہے اور دنیا و آخرت سے سوا اوسکی ذات کے اور کوئی مقصود اونکا نہین ہوتا

صحیحین و سنن و مسانید مین کئی طریق سے ثابت ہوا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احسان کا سوال کیا آپنے فرمایا احسان یہہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اسطرح سے کرے کہ گویا تو اوسکو دیکہہ رہا ہے اور جو تو اوسکو نہین دیکہتا ہے تو وہ تو تجھے ضرور ہی دیکہہ رہا ہے بعض عارفین سلف رحمہم اللہ نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کے لئے مشاہدہ کے طور پر عمل کرتا ہے سو عارف وہی ہے اور جو شخص اس بنا پر عمل کرتا ہے کہ اللہ تعالے اوسے مشاہدہ کر رہا ہے تو وہ مخلص ہے یہہ دو مقام ہین ایک ان دو مین سے اخلاص ہے وہ یہہ ہے کہ بندہ اس طور پر عمل کرے کہ اللہ تعالے اوسکو مشاہدہ کر رہا ہے اوسپر مطلع ہے اوس سے نزدیک ہے اسکا استحضار کرے یا دکرے پہر جب بندہ اپنے عمل مین ان باتون کا خیال کریگا اور اس مقام کی بنا پر عمل کریگا تو وہ مخلص ہے اللہ کے لئے اسواسطے کہ بندے کا یاد کرنا ان چیزونکو اپنے عمل مین غیر اللہ کی طرف التفات کرنے سے اوسکو روکیگا دوسرا مقام معرفت ہے یہہ محبت خاص کو مستلزم ہے اسکی صورت یہہ ہے کہ بندہ اسطرح عمل کرے کہ وہ اپنے دل سے مشاہدہ کر رہا ہے وہ یہہ ہے کہ اوسکا دل نور ایمان سے روشن ہو جاوے اور اوسکے دل کی آنکہہ عرفان مین نفوذ کرے یہانتک کہ اوسکے نزدیک غیب عیان کی مثل ہو جاوے یہہ وہی احسان کا مقام ہے جسکی طرف جبریل علیہ السلام کی حدیث مین اشارہ کیا گیا ہے اس مقام کے لوگ بقدر قوت نفوذ بصائر کے متفاوت ہوتے ہین یعنی جسقدر جسکی بصیرت کے نفوذ کی قوت بڑہی ہوئی ہے اوسیقدر وہ بڑہکر ہے جسکی جتنی کم ہے اوتنا ہی وہ کم رتبے مین ہے ایک جماعت علما نے مثل اعلے کو جو اس آیت مین مذکور ہے وله المثل الاعلى فى السموات والارض اسی مقام کے ساتھہ تفسیر کیا ہے اور اسی مثل کی یہہ آیت ہے الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح الآیہ سلف مین سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے کہ مثال اللہ کے نور کی مومن کے دل مین اسی باب سے ہے حدیث مشہور حارثہ رضی اللہ عنہ کی جبکہ انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ گویا مین دیکہہ رہا ہون اپنے رب کے عرش کیطرف کہ وہ ظاہر ہے اور گویا مین دیکہہ رہا ہون جنت والون کیطرف کہ وہ جنت مین ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہین اور دوزخ والون کیطرف کہ وہ اوسمین عوعو کر رہے ہین تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہچان گیا تو پس لازم پکڑ یعنی تجھے معرفت حاصل ہوگئی اب تو اسپر قائم رہ یہہ ایک

بندہ ہے کہ روشن کردیا اللہ نے ایمان کو اسکے دل مین یہہ حدیث مرسلاً روایت کی گئی ہے سند متصل بہی مروی ہے لیکن وجوہ ضعیفہ سے عروہ رضی اللہ عنہ
نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انکی بیٹی کو مانگا یعنی منگنی کا پیام دیا اور یہہ دونون طواف کررہے تہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اونکو کچہہ جواب ندیا پہر طواف کے بعد
عروہ سے ملاقات ہوئی تو عذر کیا کہا ہم طواف مین تہے اللہ تعالے کو اپنی آنکھون کے درمیان مین خیال کررہے تہے اسکو ابو نعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے
اسی سے معلوم ہوا کہ اگر طواف مین یا اور کسی عبادت مین ہو تو اللہ تعالے کو حاضر ناظر سمجہے گویا وہ ہمکو دیکہہ رہا ہے ہم سے نزدیک ہے ہمارے حال کی اوسکو
اطلاع ہے ایسی حالت مین اگر اور کوئی کچہہ بات کرے تو اوسکو جواب ندے اسلئے کہ غیر کیطرف متوجہ ہونا حضور کو کہو دیتا ہے عبادت کی روح نکل جاتی ہے جسم
بیجان رہجاتا ہے عارفین کے لئے ان دونون مقام یعنی اخلاص و معرفت سے مقام حیا پیدا ہوتا ہے یعنی اللہ عز وجل سے شرم پیدا ہوجاتی ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہز بن حکیم کی حدیث مین اس مقام کیطرف اشارہ فرمایا ہے وہ یہہ ہے کہ بہز کے دادا نے خلوت مین کشف عورت کرنے سے سوال کیا
آپنے فرمایا اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اوس سے حیا کیجاوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی حدیثون مین اس امر کی رغبت دلائی ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالے
کی معیت اور اوسکے قرب کا استحضار کرین اور بسبب اسی معیت و قرب کے اوس سے حیا کرین چنانچہ یہہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے وھو معکم
اینما کنتم یعنی اور اللہ تعالے تمہارے ساتھہ ہے جہان کہین تم ہو اور یہہ آیت وما تکون فی شان وما تتلو منه من قران ولا تعملون من عمل الا کنا
علیکم شھودا اذ تفیضون فیه وما یعزب عن ربک من مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین یعنی اور
نہین ہوتا تو کسی حال مین اور نہ پڑہتا ہے اسمین سے کچہہ قرآن اور نہ کرتے ہو تم لوگ کچہہ کام کہ ہم نہین ہوتے حاضر تمپر جب تم لگتے ہو اسمین اور غائب نہین رہتا تیرے
رب سے ایک ذرہ بہر زمین مین نہ آسمان مین نہ اس سے چہوٹا نہ اس سے بڑا جو نہین کہلی کتاب مین بزار نے عبداللہ بن معاویہ غاضری کی حدیث سے روایت کیا
ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آدمی کے نفس کا تزکیہ کیا ہے آپنے فرمایا یہہ جانے کہ بیشک اللہ اوسکے ساتھہ ہے جہان کہین وہ ہو طبرانی نے بروایت
عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا افضل ایمان یہہ ہے کہ تو جانے کہ بیشک اللہ تیرے ساتھہ ہے جہان کہین
تو ہو اور بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ تین شخص اللہ تعالے کے سایہ مین ہونگے جسدن کہ سوا اوسکے سایہ کے
اور کوئی سایہ نہوگا اونمین سے ایک وہ آدمی ہے کہ جدہر وہ متوجہ ہوتا ہے جانتا ہے کہ بیشک اللہ تعالے اوسکے ساتھہ ہے اسکی سند مین نظر ہے اور سعید بن
یزید ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجہے وصیت فرمائین آپنے فرمایا مین تجہے
یہہ وصیت کرتا ہون کہ تو اللہ سے حیا کرے جیسے تو کسی نیک آدمی سے اپنی قوم کے نیکون سے حیا کرتا ہے اور یہہ بہی ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت
کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالے سے حیا کر جیسے تو اپنے قبیلے کے نیک لوگون سے دو آدمی کی حیا کرتا ہے کہ وہ دونون تیرے ساتھہ
ہون تجہہ سے جدا نہون اسکی اسناد مین ضعف ہے اس حیا سے ہی اللہ تعالے کے ساتھہ انس اوسکی مناجات و ذکر کے لئے خلوت پیدا ہوتا ہے لوگون کے
ساتھہ میل جول کرنا اونکے ساتھہ مشغول ہونا ثقیل معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ یہہ باتین اللہ تعالے سے مشغول کردیتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور صحیح یہہ
بات ثابت ہوئی ہے کہ آپنے فرمایا بیشک ایک تمہارا جب نماز پڑہتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اوسکا رب درمیان اوسکے اور درمیان قبلے
کے ہوتا ہے اور فرمایا بیشک اللہ اوسکے مونہہ کیطرف ہے جب نماز پڑہتا ہے حارث اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کیا گیا ہے کہ بیشک اللہ کہڑا کرتا ہے اپنے مونہہ کو اپنے بندے کے مونہہ کے لئے اوسکی نماز مین جب تک کہ اودہر اودہر نہ دیکہے ابو ہریرہ اور ابو الدردا رضی اللہ
عنہما کی حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ساتھہ ہون جب وہ مجہے یاد کرے اور اوسکے
دونون ہونٹھہ ہلین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے مین اپنے بندے کے

گمان کے ساتھہ ہون جو وہ میرے ساتھہ رکھتا ہے اور مین اوسکے ساتھہ ہون جسجگہہ وہ مجھے یاد کرتا ہے سو جب وہ مجھے اپنے نفس مین یاد کرے مین اوسکو اپنے نفس مین یاد کرون اور جو وہ مجھے مجمع مین یاد کرے مین اوسکو مجمع مین یاد کرون کہ وہ اونسے بہتر ہین اور اگر وہ میرے طرف بالشت بھر نزدیک ہو تو مین اوسکی طرف ہاتھہ بھر نزدیک ہون اور اگر وہ میری طرف ہاتھہ بھر قریب ہو تو مین اوسکی طرف باع بھر قریب ہون اور جو وہ میری طرف چلتا ہوا آوے مین اوسکی طرف دوڑتا ہوا آؤن انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے کہ جب ایک تمہارا چاہے کہ اپنے ربسے باتین کرے تو اوسے چاہیئے کہ قرآن پڑھے اسکی اسناد مین ضعف ہے ثور بن یزید رحمہ اللہ نے کہا مینے توریت مین پڑہا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے گروہ حواریون کے اللہ سے باتین کرو بہت اور لوگون سے باتین کرو تھوڑی اونہون نے عرض کیا ہم کیونکر اللہ سے بہت باتین کرین فرمایا اوسکی مناجات کے ساتھہ خلوت کرو اوسکی دعا کے ساتھہ خلوت کرو اسکو ابونعیم نے روایت کیا توریت سب اگلی کتابون کے لئے اسم جنس ہے اور انجیل و قرآن کو بھی کہتے ہین ابونعیم نے باسناد خود رباح سے روایت کیا انہون نے کہا ہمارے یہان ایک آدمی تہا کہ ہر دن رات مین ہزار رکعت پڑہتا تہا یہانتک کہ اوسکے دونون پاؤن بیکار ہوگئے تو بیٹھہ کر ہزار رکعت پڑہنے لگا جب عصر کی نماز پڑہ چکتا تو گوٹ مارکے بیٹھتا قبلے کیطرف مونہہ کرتا اور کہتا مین تعجب کرتا ہون کہ مخلوق کو کیونکر تیرے غیر کے ساتھہ انس ہوا بلکہ مین تعجب کرتا ہون کہ اونکے دلون نے تیرے غیر کے ساتھہ کیونکر انس کیا آسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا گیا ہے انہون نے کہا مین محمد بن نضر حارثی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مینے اونکو دیکہا کہ گویا منقبض ہوتے ہین مینے کہا گویا تم مکروہ جانتے ہو کہ کوئی تمہارے پاس آوے کہا ہان مینے کہا کیا تمہین وحشت نہین ہوتی کہا مجھے کیون وحشت ہو مین تو اوسکا جلیس ہون جو مجھے یاد کرتا ہے بکر مزنی رحمہ اللہ نے کہا کون تیری مثل ہے اے آدم کے بیٹے تیرے درمیان اور محراب کے درمیان مین تخلیہ کیا گیا ہے اور جب تو رات کرتا ہے تو اللہ عز وجل پہ داخل ہوتا ہے تیرے درمیان اور اوسکے درمیان مین کوئی ترجمان نہین ہے اسکو عبد اللہ بن امام احمد رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے باسناد خود شمیط بن عجلان سے روایت کیا ہے انہون نے کہا بیشک اللہ تعالے نے دنیا کو وحشت کے ساتھہ داغ دیا ہے تاکہ فرمانبردارون کا انس اپنے ساتھہ ہو حبیب بن محمد رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ یہ اپنے گہر مین خلوت کرتے پہر کہتے تہے جسکی آنکہہ تیرے ساتھہ ٹھنڈی نہو تو ٹھنڈی نہو جیٹو اور جسکو تیرے ساتھہ انس نہو اوسکو انس نہو جیٹو زکریا بن عدی رحمہ اللہ سے روایت ہے انہون نے کہا مینے یمن مین ایک عابد کو سُنا کہ وہ کہتا تہا مومن کا سرور اور اوسکی لذت خلوت کے ساتھہ ہے اپنے سید کی مناجات کے لئے احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے ابو عبد الرحمن ازدی نے حدیث کی انہون نے کہا بیروت مین میرا گزر ایک شخص پر ہوا کہ وہ اپنے دونون پاؤن دریا مین لٹکائے ہوئے تکبیر کہتا تہا مین نے اوسسے کہا اے جوان تجھے کیا ہوا ہے کہ تو تنہا بیٹھا ہے اوسنے کہا تو اللہ سے ڈر اور نہ کہہ مگر سچ مجھے جب سے میری مان نے جنا ہے مین کبھی اکیلا نہ ہا بیشک میرے ساتھہ میرا رب عز وجل ہے جہان کہین مین ہون اور میرے ساتھہ دو فرشتے ہین کہ وہ میری حفاظت کرتے ہین اور ایک شیطان ہے کہ مجھے نہین چھوڑتا سو مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو اپنے رب کیطرف مین اوسکو اپنے دلمین اوس سے مانگتا ہون وہ اوس حاجت کو پوری کر دیتا ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اللہ تعالے کو اپنا مصاحب بنالے اور لوگون کو ایک طرف چھوڑ دے عبد الواحد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا غزوان کے مصاحب اونسے کہتے تہے تمکو اپنے بھائیون کی ہمنشینی سے کون چیز مانع ہے وہ روتے اور کہتے مینے اپنے دل کا آرام اوسکی مجالست مین پایا جسکے پاس میری حاجت ہے مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہون نے کہا مزہ نہین لیا مزہ لینے والون نے مثل خلوت کے واسطے مناجات اللہ عز وجل کے عبد العزیز بن سلیمان راسبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسے کسی نے کہا جن چیزون کے ساتھہ مزہ لیا جاتا ہے اونمین سے کیا باقی رہا کہا ایک تہ خانہ ہو [illegible] اوسمین اپنے رب کے ساتھہ تنہا رہون انکو رابعہ رضی اللہ عنہا سید العابدین کہتی تہین مسلم عابد رحمہ اللہ کہتے ہین اگر جماعت نہوتی یعنی نماز مجمع مین تو مین [illegible] اپنے دروازے سے کبہی نہین نکلتا اور مرتا [illegible] یہ لوگ اللہ کے مطیع ہین اونہون نے کوئی لذت نہین پائی کہ وہ بڑہکر ہو حلاوت مین اپنے مالک کی

مناجات کی خلوت سے اور یہہ نہین گمان کرتا کہ آخرت مین ثواب عظیم اونکے سینون مین بہت بڑا اور اونکے دلون مین زیادہ لذیذ ہو اللہ تعالے کیطرف
دیکھنے سے پہر اونکو غش آگیا شعیب بن حرب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین مالک بن مغول کے پاس گیا اور وہ اپنے گہر مین تنہا بیٹھے ہوئے تھے مینے کہا کیا تمہین وحشت
نہین ہوتی اونہون نے کہا اللہ کے ساتھہ کسیکو وحشت ہوتی ہے یحیی بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین نصر بن یحیی بن ابی کثیر نے کہا ہے اور یہہ حکیمون مین سے تہے کہ
بندے کے دلمین آخرت کا غم بیٹھہ جانے سے بہتر کوئی چیز نہین پائی کہ وہ نہایت درجے کی ہو زہد دنیا مین اور جسکے دل مین یہہ بیٹھہ جاتا ہے اوسکو اللہ تعالے تنہائی
کے ساتھہ انس دیتا ہے پہر اوسکو تنہائی سے انس ہو جاتا ہے اور مخلوق سے اوسکو وحشت ہوتی ہے پہلی چیز جو تنہائی کی محبت سے پیدا ہوتی ہے یہہ ہے کہ بندہ
اپنے سارے قول وفعل مین اخلاص وصدق ڈہونڈہنے لگتا ہے اپنے درمیان مین اور اپنے رب کے درمیان مین دوسرے اس سے لوگون کی پہچان مین بے رغبتی
اور اللہ تعالے کے ساتھہ انس پیدا ہوتا ہے تیسرے لوگون سے وحشت ہوتی ہے اونکی باتین بہاری معلوم ہوتی ہین اللہ تعالے کے کلام کے ساتھہ انس ہوتا
ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ سب درجون سے بڑا درجہ یہہ ہے کہ تو اپنے رب کیطرف منقطع ہو جاوے اور اپنے دل اور عقل اور
سارے اعضا سے اوسکی طرف انس کرے یہانتک کہ نہ امید رکھے تو مگر اپنے رب سے اور نہ ڈرے تو مگر اپنے گناہ سے اور اوسکی محبت تیرے دل مین یہانتک جم جاوے
کہ اوسپر کسی چیز کو نہ اختیار کرے پہر جب تو ایسا ہو گیا تو تجھے پروا نہین کہ جنگل مین ہو تو یا دریا مین نرم زمین مین ہو یا پہاڑ مین اور تیرا شوق اپنے حبیب کی ملاقات
کا ایسا ہو جیسا پیاسے کا شوق ٹہنڈے پانی کیطرف اور بہوکے کا شوق اچہے کہانے کیطرف اور ذکر اللہ تیرے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھا اور صاف عمدہ شیرین
پانی سے زیادہ مرغوب ہو جاوے پیاسے کے نزدیک گرم دن مین فضیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا خوشی ہے اوسکے لیے جسنے لوگون سے وحشت کی اور اللہ تعالے
اوسکا انیس ہو گیا ابو سلیمان رحمہ اللہ نے کہا کبہی انس نہ دے مجھے اللہ مگر اپنے ساتھہ ایک شخص نے معروف کرخی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے وصیت فرمائیے اونہون
نے فرمایا تو اللہ پر بہروسا کر یہانتک کہ وہ تیرا جلیس تیرا انیس تیرا موضع شکوی ہو جاوے اور موت کی یاد بہت کیا کر یہانتک کہ اوسکے سوا اور کوئی تیرا جلیس نہو اور
جان رکھہ کہ بیشک جو تجھپر نازل ہو اوسکی شفا چہپانا ہے اوسکا اور بیشک لوگ نہ تجھے نفع پہونچا سکتے نہ ضرر نہ تجھے دے سکتے ہین نہ تجھسے روک سکتے ہین سعید بن عثمان
رحمہ اللہ نے کہا مینے ذو النون رضی اللہ کو کہتے سنا کہ محب الہی کی نشانیون سے ہے چہوڑنا ہر چیز کا کہ اوس سے مشغول کردے یہانتک کہ شغل اکیلے اللہ تعالے
ہی کا ہو جاوے پہر کہا محبان الہی کی علامت سے ہے یہہ کہ اوسکے سوا کسی کے ساتھہ انس نہو نہ اوسکے ساتھہ وحشت ہو پہر کہا جب اللہ کی حب دل مین بستی ہے
تو اللہ کے ساتھہ انس ہوتا ہے اسلیے کہ اللہ تعالے عارفون کے سینون مین بہت بڑا ہے اس سے کہ وہ سوا اوسکے اور کسی سے محبت رکھین بعض عرفا سے نقل
کیا گیا ہے کہ وہ ایک مکان مین تنہا نماز پڑہ رہے تھے جب سلام پہیرا تو کسی نے کہا آپکے ساتھہ کوئی مونس نہین ہے کہا ہے کہا گیا وہ کہان ہے کہا میرے آگے اور میرے
پیچہے اور میرے ساتھہ ہے اور میرے داہنے اور بائین طرف ہے اور میرے اوپر ہے کہا گیا آپکے ساتھہ توشہ ہے کہا ہان اخلاص ہے کسی نے کہا آپکو تنہا وحشت
نہین ہوتی کہا بیشک اللہ کے انس نے مجھہ سے ہر وحشت کو قطع کر دیا یہانتک کہ اگر مین درندون کے درمیان مین ہون تو اونسے نہین ڈرتا بعض عارفین نے
فرمایا مجھے تعجب آتا ہے اوس شخص سے کہ اوسنے اللہ تعالے کیطرف راہ پہچانے وہ کیونکر اوسکے غیر کے ساتھہ زندگی کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وانیبوا
الی ربکم واسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون اور رجوع ہو اپنے رب کیطرف اور اوسکی حکم برداری کرو پہلے اس سے کہ آوے تمپر
عذاب پہر کوئی تمہاری مدد کو نہ آویگا اس باب مین اتنے آثار ہین کہ اگر اون سبکا استقصا کیا جاوے تو کتاب نہایت دراز ہو جاوے انس الہی سے ہے انس
اوسکے کلام اور اوسکے ذکر اور علم نافع کے ساتھہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے کیطرف سے مخلوق کو پہونچایا ابو نعیم نے باسناد خود ذو النون
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالے کے ساتھہ انس ایک نور روشن ہے اور لوگون کے ساتھہ غم واقع ہے کسی نے ذو النون رضی اللہ عنہ سے کہا
اللہ تعالے کے ساتھہ انس کیا ہے کہا علم اور قرآن ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کے کلام سے ہے کہ کفایت کرتا ہے کہ اللہ تعالے محب ہو اور قرآن مونس

اور موت واعظ تو اللہ تعالےٰ کو اپنا صاحب بنالے اور لوگون کو ایک طرف چھوڑ دے اور کہا جو شخص قرآن کے ساتھہ انس نکرے اللہ اوسکی وحشت کو اُنس نصیب نفرمادے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا گیاہے کہ علامت اللہ تعالےٰ کی حب کی حب اوسکے ذکر کی ہے اور علامت اللہ کی بغض کی اوسکے ذکر کا بغض ہے یہہ حدیث دو طریق غیر صحیح سے روایت کی گئی ہے فتح موصلی رضی اللہ عنہ کہتے تہے اللہ تعالےٰ سے محبت رکہنے والا اوسکی محبت کے ساتھہ دنیا کی کوئی لذت نہین پاتا اور اللہ عز وجل کے ذکر سے پلک مارنے کے برابر بہی غافل نہین ہوتا اسکو ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور باسناد خود ربیع بن انس سے یہہ بہی روایت کیا ہے کہ نشانی حب الٰہی کی اوسکے ذکر کی کثرت ہے اسلئے کہ تو ہرگز نہ دوست رکہیگا کسی چیز کو مگر اوسکا ذکر کثرت سے کریگا اور دین کی نشانی اللہ عز وجل کے لئے اخلاص ہے اور علم کی علامت اللہ عز وجل کی خشیت ہے اور شکر کی نشانی قضاے الٰہی کے ساتھہ رضا ہے اور اوسکی قدر کے لئے تسلیم ہے حضرت توفیق مدظلہ

شکر واجب ہے ترے تقدیر پر	جان لذت ہے قضا اہر تیر پر

معرفت الٰہی اور اوسکی محبت سے جو چیزین پیدا ہوتی ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ اللہ کے ساتھہ اکتفا ہو اور اوسی کے ساتھہ اوسکی مخلوق سے استغنا ہو اسی سے ہے قول احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ کا کہ جسنے اللہ عز وجل کو پہچانا اوسنے اوسکے ساتھہ کفایت کی اور جسنے اوسکو نہ پہچانا تو اوسنے اوسکے سوا اوسکی مخلوق کے ساتھہ کفایت کی پہر اوسکا غم دراز ہوا اوسکی شکایت بڑہ گئی اور جو شخص اللہ تعالےٰ کو دوست رکہتا ہے اوسکے دل مین پہر اتنی گنجائش نہین رہتی کہ اور کسی کو دوست رکہے اور جو ارادہ کرے تو نہین چھوڑا جاتا اور اسی سے ہے علی بن کاتب رحمہ اللہ کا قول کہ جب بندہ بالکل اللہ تعالےٰ کی طرف منقطع ہو جاتا ہے تو پہلا فائدہ جو اوسکو عنایت فرماتا ہے یہہ ہے کہ اپنے ماسواسے اوسکو مستغنی کر دیتا ہے اسی سے ہے بعض عارفین کا قول کہ جسنے دروازہ پکڑا وہ خادمون مین ثابت کیا گیا اور جو اللہ کے ساتھہ مستغنی ہوا وہ عدم سے امن مین ہوا بعض اسرائیلیات مین وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مجھے ڈہونڈ تو مجھے پائیگا سو جو تونے مجھے پایا تو تونے سب کچھہ پالیا اور جو مین تجھہ سے فوت ہو گیا تو سب چیز تجھہ سے فوت ہو گئی اور مین ہر چیز سے تیری طرف زیادہ محبوب ہون کسی نے کیا خوب کہا ہے

فضحت اہل المفلسین علی الکنز	لقد کنت اخشی الفقر حتی وجدتکم

یعنی مین محتاجی سے خوف کیا کرتا تہا یہانتک کہ مینے تمکو پایا سو اب مین ایسا ہو گیا کہ مفلسون کو خزانہ بتاتا پہرتا ہون جاننا چاہیے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کو جانتے پہچانتے ہین اور اوس سے دوستی رکہتے ہین یعنی عرفاے محبین انکی ہمتین آخرت کے ساتھہ اسلئے متعلق ہین کہ اللہ تعالےٰ کا دیدار ہوگا اوسکے مونہہ کیطرف دیکہین گے اوسکی دار کرامت مین اوس سے نزدیک ہونگے اس باب مین قول مسلم عابد کا گزرچکا اور عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اگر عابد لوگ یہہ بات جان لین کہ وہ اپنے رب کو قیامت کے دن نہ دیکہین گے تو بیشک مرجاوین اور ایک روایت مین یون ہے کہ متر اونکے نفس پگہل جاوین ابراہیم بن صائغ رحمہ اللہ نے کہا مجھے نہین خوش آتا کہ بدون دیدار کے میرے لئے آدہی جنت ہو پہر یہہ آیت پڑہی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کوئی نہین وہ اپنے رب سے اوسدن روکے جاوینگے اسکو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ابن مندہ نے باسناد خود عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہون نے کہا اگر مجھے اختیار دیا جاوے درمیان دخول جنت اور میرے رب عز وجل کیطرف نظر کرنے مین تو مین اللہ سبحانہ کیطرف دیکہنے ہی کو اختیار کرون غزوان رقاشی رحمہ اللہ نے آیت ولدینا مزید کے بیان مین کہا مجھے نہین خوش آتا کہ بدلے اپنے حصے کے مزید سے ساری دنیا ہو روایت کیا اسکو امام احمد رضی اللہ عنہ نے مراد مزید سے دیدار اللہ تعالےٰ کا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ تعالےٰ نے باسناد خود حبیب ابو محمد سے یہہ بہی روایت کیا ہے انہون نے کہا اگر مین ایسے بہتر مین ہون کہ مجھپر سوا اوسکے سایے کے اور کچھہ نہو اور مین اپنے رب عز وجل کا

پڑوسی ہوون تو مجھے تمہاری اس جنت سے وہ زیادہ محبوب ہے اس قول مین تنبیہ ہے اون عابدون کے لئے جنکی ہمت انواع نعیم جنت کے ساتہہ متعلق ہوئی
وہ نعیم جو کہ جنت مین مخلوقات کے ساتہہ متعلق ہے اور اونکی ہمت اسی پر مقصور ہوئی اسی لئے ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ دنیا اللہ تعالے کے نزدیک
مچھر کے بازو سے بھی زیادہ کم ہے سو مچھر کے بازو کی کیا قیمت ہے کہ اوسمین زہد کیا جاوے زہد تو جنت و حور عین اور ہر نعیم ہی مین ہے جسکو اللہ تعالے نے
پیدا کیا اور کریگا یہانتک کہ اللہ تعالے تیرے دلمین اپنے غیر کو نہ دیکھے اور کہتے تھے کہ معرفت والون کی دعا لوگون کی دعا کی غیر ہے اور اونکی ہمتین آخرت
سے سواے لوگون کی ہمتون کے ہین کسی نے انسے پوچھا کہ جن چیزون کے ساتہہ بندہ اللہ تعالے کیطرف تقرب چاہتا ہے انمین سے زیادہ تقرب کی کیا چیز
ہے کہتے ہین کہ انہون نے کہا مجہہ سے کیا اس بات سے پوچھا جاے افضل اوس چیز کا جسکے ساتہہ بندہ اللہ تعالے کیطرف تقرب چاہتا ہے یہہ ہے کہ وہ تیرے دل
پر مطلع ہو اور تو دنیا و آخرت سے اوسکے غیر کو نہ چاہتا ہو کہا اگر اہل معرفت کے لئے سوا اس آیت کے اور کوئی نہوتی تو اونکو یہی کفایت کرتی وجوہ یومئذ
ناضرة الی ربہا ناظرة یعنی کتنے مونہہ اوسدن تازے ہین اپنے رب کیطرف دیکھتے ف یقین ہے کہ آخرت مین اللہ کو دیکھنا ہے گمراہ لوگ منکر ہین جو اونکی
نصیب مین نہین اتنے اور کہا کیا چیز ہے کہ اہل معرفت نے اوسکو چاہا اور سبنے تو کچھہ نہین چاہا مگر وہ چیز جسکا سوال موسی علیہ السلام نے کیا ابن ابی الدنیا نے
باسناد خود مسمع بن عاصم سے ذکر کیا کہ ہمارے نزدیک عابدون نے ولایت مین اختلاف کیا اور اس باب مین بہت کچھہ کلام کیا اور اس بات پر متفق ہوئے کہ بنی
عدی مین کی عورت کے پاس جاوین جسکو امة الجلیل بنت عمر کہتے تھے یہہ عورت کثرت ریاضت سے نہایت منقطع تہی مخلوق کے ساتہہ اوسکو کچھہ تعلق نرہا تہا پہر یہہ
سب اوسکے پاس گئے اپنا اختلاف اور اپنی گفتگو اوسپر پیش کی اوسنے کہا ولی کی ساعات ساعات شغل ہین دنیا سے ولی مستحق کے لئے دنیا مین کوئی حاجت نہین پہر کلاب
بن جزی کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا جو شخص تجھے خبر دے یا تجہہ سے حدیث کرے کہ ولی اللہ کے لئے غیر اللہ کا قصد ہے تو تو اوسکی تصدیق نکر نا مسمع کہتے ہین کہ مین
اطراف گہر سے نہین سنتا تہا مگر چیخنا چلانا ابراہیم بن جنید نے محمد بن الحسین سے روایت کیا انہون نے کہا مجھے حدیث کی حکیم بن جعفر نے انہون نے کہا کہ ضیغم نے کلاب
سے کہا کہ بیشک اللہ تعالے کی حب نے اوسکے مریدون کے دلونکو غیر کی محبت کی لذت لینے سے مشغول کر دیا سو اللہ تعالے کے چاہنے والون کے لئے اوسکی محبت
کے ساتہہ ایسی لذت نہین رہی کہ وہ اوسکی محبت کے قریب ہو اور یہہ لوگ امید نہین رکہتے آخرت مین کرامت ثواب سے کہ وہ بڑہکر ہو اوسکے نزدیک اللہ سبحانہ
کے مونہہ کیطرف دیکھنے سے راوی کہتا ہے کہ کلاب نے جب یہہ بات سنی تو غش کہا کر گر پڑے اور نیز ابراہیم بن جنید باسناد خود عبد العزیز بن سلیمان عابد رحمہ اللہ
سے روایت کرتے ہین کہ یہہ اپنی باتو نمین کہا کرتے تھے کہ اے محب تجھے گمان ہے کہ تیری محبت اللہ تعالے کے لئے سچی پکی ہے ہوشیار ہو قسم ہے اللہ کی اگر تو ایسا ہی
ہوتا تو بیشک زمین باوجود اپنی وسعت کے تجہہ پر تنگ ہوجاتی یہانتک کہ تو اپنے حبیب کی رضا کیطرف پہونچتا اور اوسکے کبریا و عزت کے گہر مین اوسکے مونہہ کیطرف
دیکھتا راوی کہتا ہے کہ جب وہ یہہ بیان شروع کرتے تو مین اطراف مسجد سے لوگون کا چیخنا چلانا سنتا تہا حبیب فارسی نے یزید رقاشی سے کہا دنیا مین کس چیز سے
عابدون کی آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین اور آخرت مین کس چیز سے اونہون نے کہا جس چیز کے ساتہہ دنیا مین اونکی آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین سو مین نہین جانتا
کہ کوئی چیز زیادہ ٹھنڈی کرنے والی اونکی آنکھون کو ہو تہجد سے رات کی اندہیری مین اور جس سے آخرت مین اونکی آنکھین ٹھنڈی ہون سو مین نہین جانتا
کہ جنتون کے عیش و آرام اور اونکے سرور سے کوئی چیز اونکے نزدیک زیادہ لذیذ اور بہت ٹھنڈا کرنے والی اونکی آنکھون کو ہو دیکھنے سے طرف بڑائی والے
عظمت والے کے جبکہ وہ پردے اوٹھائے جاوین اور اللہ کریم اونکے لئے تجلی فرماوے اسوقت حبیب نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر پڑے علی بن موفق
رحمہ اللہ بہت کہا کرتے تھے الٰہی اگر تو یہہ جانتا ہے کہ مین تیری عبادت تیری آگ سے ڈر کر کرتا ہون تو تو مجھے اوسکے ساتہہ عذاب کیجیو اور جو تو یہہ جانتا ہے
کہ مین تیری عبادت تیری جنت کے شوق کے لئے کرتا ہون تو تو مجھے اوس سے محروم رکہیو اور جو تو یہہ جانتا ہے کہ مین تجھے اس لئے پوجتا ہون کہ مجھے تجہہ سے محبت
ہے اور مین تیری وجہ کریم کا مشتاق ہون تو تو اوسکا دیدار میرے لئے مباح کر دیجیو اور میرے ساتہہ جو تو چاہے کر رقیہ موصلیہ رحمہا اللہ کہا کرتی تہین

مین بیشک اپنے رب کو بہت دوست رکھتے ہون اگر وہ میرے لئے دوزخ کے جانے کا حکم کرے تو مقرر مین اوسکی محبت کے ہوتے ہوئے آگ کی گرمی کو نپاؤنگی اور جو میرے واسطے جنت کیطرف جانے کا حکم فرماوے تو مین باوجود اوسکی محبت کے ہرگز جنت کی کچھہ لذت نپاؤنگی اسلئے کہ اوسکی حب مجھپر غالب ہے اور کہتی تہین اے میرے معبود اے میرے سید اے میرے مولی اگر تو مجھے اپنے سارے عذابکے ساتھہ عذاب کرے تو جو تیرا قرب مجھہ سے فوت ہوگیا وہ میرے نزدیک عذاب سے بڑہکر ہے اور جو تو مجھہ سب نعیم جنت کے ساتھہ عیش و آرام عنایت فرمادے تو تیری محبت کی لذت جو میرے دلمین ہے وہ نہایت بڑی ہے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے کلام سے ہے نہین اچھی ہوئی دنیا مگر اوسکے ذکر سے اور نہین اچھی ہوئی آخرت مگر اوسکے عفو سے اور نہین اچھی ہوئین جنتین مگر اوسکے دیدار سے احمد بن ابی الحواری نے کہا مجھے حدیث کی محمد بن یحیی موصلی نے یہہ کہتے ہین مینے نافع کو سنا اور یہہ جزیرہ کے عابدون مین سے تہے کہتے تہے کاش میرا رب میرے عمل کا ثواب پہیکر تا کہ مین اوسکی طرف ایک نظر دیکھہ لیتا پہر وہ کہتا اے نافع تو مٹی ہوجا ۔

حکایت بعض عارفین کہتے ہین مین نے اپنے کشف مین چالیس حورونکو دیکھا کہ چاندی سونے جواہر کے کپڑے پہنے ہوئے ہوا مین دوڑ رہی ہین ایک نظر مینے اونکی طرف دیکھا اس سبب سے چالیس دن تک عقاب مین گرفتار رہا اسکے بعد پہر انہی حورونکو کشف مین دیکھا یہہ اونسے حسن و جمال مین بڑہی ہوئی تہین مجھہ سے کہا گیا کہ تو انکی طرف دیکھہ مین سجدے مین گرپڑا اور آنکھین بند کرلین اور کہنے لگا الہی مین تیرے ساتھہ تیرے ماسوے سے پناہ مانگتا ہون مجھے اسکی کچھہ حاجت نہین ہے اور زاری کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالے نے میری طرف سے اونکو پہیر دیا اس سے معلوم ہوا کہ مصاحبان الہی کو ادنی توجہ غیر کیطرف کرنے سے عقاب ہوتا ہے تقرب کی وجہ سے ذرا سی بے اعتدالی پر مواخذہ کیا جاتا ہی کسی نے سچ کہا ہی **ع** نزدیکان را بیش بود حیرانی ۔

حکایت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جامع مسجد کوفے مین تین دن تک رہا نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا چوتہے دن بہوک نے مجھے ضعیف کردیا مسجد کے دروازے پر مین بیٹھا ہوا تہا کہ ایک دیوانہ آدمی آیا اوسکے ہاتہہ مین بڑا پتہر تہا اوسکی گردن مین بھاری طوق تہا لڑکے اوسکے پیچھے تہے اوسنے مسجد پر ہنا شروع کیا جب وہ میرے مقابلے مین آیا تو مجھے غور سے دیکھنے لگا مین اپنے جی مین ڈرا مینے کہا اے میرے معبود اے میرے مالک تو نے مجھے بھوکا رکہا اور مجھپر ایسے آدمی کو مسلط کیا کہ وہ مجھے مار ڈالے اوس شخص نے میری طرف التفات کیا اور یہہ شعر پڑہا **ع**

	فیا لیت شعری ہل لصبرک اٰخر		محل نبات الصبر فیک عزیزۃ	

فضیل کہتے ہین میرا خوف میری گھبراہٹ جاتی رہی مین نے کہا الہی اگر رضا نہوتی تو مین صبر نہ کرسکتا اوسنے کہا رضا کا مستقر کہان ہے مین نے کہا جہان ہو وہ عارفین کا مستقر ہے اوسنے کہا تو نے خوب کہا بیشک عرفا کے دل ایسے ہی ہوتے ہین کہ ہموم اونکی آبادی اور غموم اونکے وطن ہین اونہون نے اللہ تعالے کو پہچانا تو اوس کے ساتھہ انس کیا اوسکی طرف رحلت کی اونکی عقلین درست ہین اونکے دل چمکتے ہوئے نورون مین ڈوبے ہوئے ہین اونکی روحین ملکوت اعلے مین لٹکے ہوئے ہین پہر وہ چلا گیا قسم ہے اللہ کی اوسکی باتون سے مجھے ایسا وجد آیا کہ دس دن تک مین نے نہ کہایا نہ پیا خوشی ہے اوسکے لئے جسنے خلق سے وحشت کی اور حق کے ساتھہ انس کیا کسی نے خوب کہا ہے کہ مینے تنہائی کے ساتھہ انس کیا اور اپنے گہر کو لازم پکڑا اسو میرے لئے عمدہ انس ہوا اور صاف سرور حاصل ہوا مجھے زمانے نے مؤدب کردیا اب مجھے اسکی پروا نہی کہ لوگ مجھے چھوڑ دین نہ وہ میری ملاقات کرین نہ مین اون سے ملون مین جب تک زندہ رہونگا کسی سے نہ پوچھونگا کہ لشکر گیا یا امیر سوار ہوا ایک اور شخص نے کہا ہے کہ سب لذتون سے مجھے اسیقدر کفایت کرتی ہے کہ نہ کسی وزیر کا مجھے خوف ہو نہ کسی امیر کا مجھپر دباؤ ہو ۔

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے جبل لبنان کے ایک غار مین ایک آدمی دیکھا اوسکا سر اور ڈاڑہی دونون سفید تہے بال بکہرے گرد آلود تہے نہایت دبلا تہا وہ نماز پڑہ رہا تہا جب وہ نماز پڑہ چکا تو مین نے سلام کیا اوس نے جواب دیا پہر نماز پڑہنے لگا رکوع سجدے کرتا رہا یہانتک کہ اوس نے عصر کی نماز پڑہی پہر ایک پتہر سے تکیہ لگاکے تسبیح کرنا شروع کیا مجھہ سے بات نہ کی مین نے کہا اللہ تجھپر رحم کرے تو میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کر اوس نے کہا

اسئلك اللّٰه بقربه مین نے کہا اور دعا کرو کہا اے میرے بیٹے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کے ساتھہ انس عنایت فرمایا اوسکو چار خصلتین عطا کین عزت بدون قبیلے کے علم بغیر طلب کے غنی بدون مال کے انس بغیر جماعت کے پہر ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا تین دن کے بعد ہشیار ہوا پہر کہڑا ہوا وضو کیا مجھہ سے پوچھا کتنی نمازین فوت ہوئین مینے اوسکو بتادین پہر کہنے لگا ؎

ان ذکر الحبیب ہیج شوقی		ثم حب الحبیب اذہل عقلی

مین نے رب العالمین سے انس کیا مخلوق کی ملاقات سے وحشت کی تو میرے پاس سے سلامتی کے ساتھہ چلا جا مینے کہا اللہ تعالیٰ تمپر رحم کرے مین تو تین دن تک یادلی کی امید سے آپکے پاس ٹہیرا آپسے نصیحت چاہتا ہون آو مینے رو دیا اونہون نے کہا اپنے مولیٰ کو دوست رکہہ اوسکی حب کا بدل مت چاہ اللہ کے محب عباد کے تاج زہاد کے علم مین اللہ کے برگزیدہ اور اوسکے دوست اوسکے بندے اوسکے اولیا ہین پہر ایک چیخ ماری اور انتقال کیا تہوڑی دیر ہوئی تہی کہ ایکگروہ عباد کا پہاڑ سے اوترا اونہون نے اوسکی تجہیز تکفین کی یہانتک کہ دفن کردیا مین نے پوچھا شیخ کا کیا نام ہے اونہون نے کہا شیبان مصاب ہے رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

حکایت ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کوفے کی جامع مسجد کو شب جمعہ مین گیا چاندنی رات تہی دیکہا کہ ایک جوان آدمی مسجد کے صحن مین سجدہ کر رہا ہے اور زار زار رو رہا ہے مین نے کہا بیشک یہہ کوئی ولی ہے مین اوسکے قریب گیا تاکہ سنون وہ کیا کہتا ہے مینے سنا کہ وہ یہہ کہتا تہا یا ذا الجلال تیرے ہی اوپر میرا اعتماد ہے تو جسکی مراد ہوا اوسکے لئے خوشی ہے جو کوئی رات کو ڈرتا لرزتا ذوالجلال سے اپنی بلا کا شکوہ کرے اوس کے لئے خوشی ہے اوسکو اپنے مولیٰ کی محبت سے بڑہکر نہ کوئی علت ہے نہ کوئی بیماری جب رات کو تاریکی مین تنہا عاجزی کرتا ہے گڑگڑاتا ہے تو اللہ سبحانہ اوسکو جواب دیتا ہے پہر لبیک فرماتا ہے وہ بار بار لبیک یا ذالجلال معتمدی کہتا تہا اور روتا تہا مین بہی اوسکے رونے کے سبب روتا تہا پہر ایک بات ذکر کی مراد اوس سے یہہ ہے کہ اوسنے نور دیکہا اور ایک قائل کو یہہ کہتے سنا ؎

لبیک عبدی فانت فی کنفی		وکل ما قلت قد سمعناہ		صوتک تشتاقہ ملائکتی		وذنبک الآن قد غفرناہ

امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ رویت وسماع حالت نوم مین واقع ہوا ہو یا حالت حال وغیبت مین واللہ اعلم ضحاک کہتے ہین مینے اوسکو سلام کیا اونے جواب دیا پہر مین نے اوس سے کہا اللہ تعالیٰ تیری اس رات مین برکت دے اور تجہہ مین برکت دے اللہ تجہپر رحم فرمادے تو کون ہے کہا مین راشد بن سلیمان ہون مین اوسکا حال سنا کرتا تہا اس سبب سے مین نے اوسکو پہچان لیا مین اوسکی ملاقات کی آرزو رکہتا تہا مجہے اسپر قدرت نہوتی تہی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکی ملاقات سہل کردی مینے کہا اجازت ہو تو مین تمہارے ساتھہ ہون کہا ہیہات جو شخص مناجات رب العالمین سے لذت لیتا ہے وہ مخلوق سے انس نہین کرتا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی اگر کوئی ایک مشائخ اصحاب نیات صحیحہ سے ہمارے اہل عصر سے ملاقات کرے تو کہے کہ یہہ لوگ یوم حساب کا یقین نہین رکہتے پہر وہ میری آنکہہ سے غائب ہوگیا مین نہین جانتا کہ وہ آسمان پر چڑہ گیا یا زمین مین گہس گیا مجہے اوسکی جدائی کا رنج ہوا مین نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مرنے سے پہلے میری اوسکی ملاقات ہوجاوے ایک برس مین حج کے لئے بیت اللہ کو گیا مینے دیکہا کہ وہ کعبے کے سایے مین بیٹہا ہے اور ایک جماعت سورۂ انعام اوسپر پڑہ رہی ہے جب اوسنے میری طرف دیکہا تو مسکرایا اور کہا یہہ لطف علما ہے وہ تواضع اولیا تہی پہر میرے لئے کہڑا ہوا مجہہ سے معانقہ کیا مصافحہ کیا اور کہا کیا تو نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تہی کہ موت سے پہلے ہماری ملاقات ہو مینے کہا ہان کہا الحمد للہ رب العالمین علی ذلک مین نے کہا اللہ تجہپر رحم کرے تو مجہے بتا کہ تو نے اوس رات کو کیا دیکہا تہا اور کیا سنا تہا اوسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مجہے گمان ہوا کہ اوسکے دلکا پردہ پہٹ گیا وہ غش کہا کے گر پڑا اور جو لوگ اوسپر قرآن پڑہ رہے تہے وہ بہاگ گئے جب اوسے ہوش آیا تو مجہہ سے کہا یا اخی کیا غائب ہوتی ہے تجہہ سے وہ ہیبت الٰہی جو کہ اوسکے اہل محبت کے دلون مین ہے اوس اجابت کی تفسیر سے مین نے پوچھا یہہ لوگ کون تہے جو تمہارے گرد بیٹہے ہوئے تہے کہا یہہ جماعت جن تہی ہم پر اونکی قدیم صحبت کی حرمت ہے یہہ لوگ مجہپر قرآن پڑہتے

ہین ہر برس میرے ساتھ حج کرتے ہین پہر اوسنے مجھے رخصت کیا اور کہا یا اخی اللہ تعالی میری تیری ملاقات جنت مین کرے جہان نہ کوئی جدائی ہے نہ کوئی تکلیف ہے نہ کسی طرح کا غم ہے نہ کوئی رنج پہر میری آنکھہ سے غائب ہوگیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جنید رضی اللہ عنہ کے ساتھہ تہا اونہون نے ایک گوئیے کو یہہ شعر گاتے سُنا ؎

منازل کنت تہواہا و تالفہا	ایام انت علی الایام منصور

یعنی جن منازل کو تو چاہتا تہا اون سے الفت رکہتا تہا وہ وہ دن تہے کہ زمانے پر تجھے نصرت حاصل تہی زمانہ تیرے موافق تہا جنید روئے اور کہنے لگے الفت و موانست کیا اچھی چیز ہے مخالفت و وحشت کے مقامات کیا وحشت ناک ہین مین ہمیشہ اپنے پہلے زمانے ارادت کو اور محنت و کوشش کو یاد کیا کرتا ہون ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے اپنی سیر و سیاحت مین ایک بدوانی کم عمر کو دیکہا مینے اوس سے پوچہا کہان اوترتے ہو کہا جنگل مین مین نے کہا تمہین وحشت نہین ہوتی کہا اے بطال جس شخص کو اللہ کے ساتھہ انس ہے کیا اوسکو باوجود معیت اللہ کے وحشت ہوگی مینے کہا تم کہان سے کہاتے ہو کہا اللہ ہی خوب جانتا ہے وہ کہان سے اپنے بندونکو رزق دیتا ہے وہ تو اوسکے منکرونکو رزق دیتا ہے سو جو لوگ اوسکی توحید کرتے ہین اونکو کیونکر رزق نہ دیگا پہر کہا جو دل اوسکی معرفت سے زندہ ہین اوسکی وحدانیت مین فنا ہین اوسکی محبت مین متلاشی ہوگئے ہین اونکی غذا انس باللہ اور مشاہدہ ہے یہہ لوگ ربانی روحانی ہین رات دن تسبیح کرتے ہین سست نہین ہوتے ؛

حکایت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا یا ابا سعید یہان ایک آدمی ہے کہ ہمنے اوسکو کبھی نہین دیکہا مگر وہ تنہا ستون کے پیچھے بیٹہا رہتا ہے حسن اوسکے پاس گئے اوس سے کہا اللہ کے بندے مین تجھے دیکہتا ہون کہ تجھے عزلت محبوب ہے لوگون کی مجالست سے تجھے کون چیز مانع ہے کہا ایک امر ہے کہ اوسنے مجھے لوگون سے مشغول کر دیا ہے کہا تجھے اس سے کیا مانع ہے کہ تو اس شخص کے پاس جسے حسن بصری کہتے ہین جاوے اوسکے پاس بیٹہے کہا ایک ایسی بات ہے کہ اوسنے مجھے لوگون سے اور حسن بصری سے مشغول کر دیا ہے حسن نے کہا وہ کیا شغل ہے اللہ تعالی تجہپر رحم کرے کہا مینے نعمت و گناہ مین صبح کی ہے سو مینے اپنے نفس کو اس بات مین مشغول کیا کہ وہ نعمت کا شکر اور گناہ سے استغفار کرے حسن نے فرمایا اللہ کے بندے تو حسن سے زیادہ سمجھدار ہے تو اپنے حال کو لازم پکڑے رہ ؛

حکایت ذو النون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شیبان مصاب سے میری ملاقات ہوئی مینے اون سے کہا تم میرے لئے دعا کرو اونہون نے کہا اللہ اپنے قرب کے ساتھہ تجھے انس دے پہر ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے دو دن کے بعد ہوش آیا جب ہوشیار ہوئے تو ایک شعر پڑہا مضمون اوسکا یہہ ہے کہ دوست کا ذکر میرے شوق کو ہیجان مین لے آیا پہر حبیب نے میری عقل کہو دی اور یہہ شعر بہی پڑہے جنکا مضمون یہہ ہے کہ تو دیکہے محبین کو کہ اپنے گہرون مین پچہڑے ہوئے پڑے ہین اصحاب کہف کیطرح اونہین نہین معلوم کہ کتنا ٹہیرے واللہ اگر عشاق قسم کہا بیٹہین کہ فرقت کے دن جب سے قتل کیے گئے ہین تو وہ حانث نہون ؛

حکایت ذو النون رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کیطرف وحی بہیجی کہ اے موسی تو ایسا ہوجا جیسا تنہا پرندہ کہ وہ درختون کے سرون سے کہاتا ہے صاف پانی پیتا ہے یا کہا نہرون سے پانی پیتا ہے جب رات آتی ہے تو میرے ساتھہ انس میرے نا فرمانون سے وحشت چاہنے کے لئے کسی جگہ مین بسیرا لیتا ہی اے موسی مینے اپنے نفس پر یہہ قسم کہائی ہے کہ کسی مدعی کا کوئی کام پورا نکرون جو میرے غیر سے آرزو کرے اوسکی آرزو کو قطع کردون جو میرے سوا اور کسی پر تکیہ کرے اوسکی پیٹہہ توڑ دون جو میرے غیر کے ساتھہ انس کرے اوسکی وحشت کو دراز کر دون جو میرے سوا کسی دوست کو دوست رکہے اوس سے اعراض کرون اے موسی بیشک میرے لئے ایسے بندے ہین کہ اگر وہ مجھہ سے مناجات کرین تو مین اونکی طرف کان لگاؤن اور جو مجھے پکارین تو اونپر متوجہ ہون جو وہ میری طرف متوجہ ہون تو اونکو اپنی طرف قریب کرون جو وہ مجھہ سے قریب ہون تو مین اونکو اپنی طرف قریب کرون جو وہ مجھہ سے تقرب

چاہین تو اون سے مواصلت کرون اور اونکی کفایت کرون جو وہ مجھہ سے موالاۃ کرین تو مین اونسے موالاۃ کرون جو وہ مجھہ سے مصافاۃ کرین تو مین اونسے مصافاۃ کرون جو وہ میرے لئے عمل کرین تو مین اونکو جزا دون سو مین اونکے امر کا مدبر اونکے دلون کا خبر گیران اونکے احوال کا متولی ہون مین نے اونکے دلون کی کسی چیز مین راحت نہین رکہی مگر اپنے ذکر مین سو یہہ ایسے لوگ ہین کہ انکی بیماری شفا ہے انکے دلون پر روشنی ہی نہین انس کرتے مگر میرے ساتہہ اپنے دلون کے کجاوے نہین اوتارتے مگر میرے پاس انکو چین نہین آتا ٹہکانے مین مگر میری طرف یا رب العالمین ہمکو اونکے ساتہہ ملادے آمین ۞

حکایت ایک شخص فضیل رضی اللہ عنہ کے پاس آیا یہہ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اوسنے انکو سلام کیا پہر انکے پاس بیٹھہ گیا فضیل نے اوس سے کہا تو کیون آیا اوسنے کہا یا ابا علی آپکے ساتہہ انس کرنے کے لئے فضیل نے کہا واللہ یہہ نہین ہے مگر وحشت یا تو تو میرے پاس سے اوٹھہ جا یا مین تیرے پاس سے اوٹھہ جاؤن پہر وہ آدمی اوٹھہ گیا حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا اگر تو توبہ کے آئینے مین خوب نظر جماکے دیکھے تو معصیت کی برائی تیرے لئے ظاہر ہوجاویگی اور کہا کہ لوگون سے اپنی پہچان کم کرو اور جنسے پہچان نہین ہے اونسے پہچان نہ پیدا کرو اور جنکو پہچانتے ہو اون سے انجان ہوجاؤ لوگون سے ایسے بہاگو جیسے درندے لوگ سے بہاگتی ہو اور جمعہ جماعت سے پیچہے نہ ہو بعض نے کہا تم تو جنسے پہچان نہین ہے اونسے تعرف کرتے ہو اور ہم پہچان والون سے انجان بنتے ہین بعض نے تین شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ مینے لوگون کا امتحان کیا کہ تکلیف کے وقت کوئی بہروسے کا دوست ملے سو مینے دنیا مین تنگی و فراخی کے وقت خوب غور کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میری مصیبت کے وقت شماتت اور خوشی کے وقت حسد کرتے ہین امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ابراہیم بن ادہم وغیرہ سے جو ذکر کیا گیا یہہ ایک مذہب ہے سلف رضی اللہ عنہم کے دو مذہب ہے بعض کے نزدیک ناجائز ہے کہ دوست بنائے جاوین لوگون سے پہچان کیجاوے اسلئے کہ یہہ اقرب ہے طرف سلامتی کے آفات سے اور بعید ہے مخالطت کے حقوق کے تحمل سے اور اسمین عبادات کے شغل کے لئے نہایت فراغت ہے اور بعض لوگ اسکو جائز رکھتے ہین اسلئے کہ جو احادیث اخوان متقین کی صحبت کی ترغیب مین وارد ہوئی ہین جنکی دوستی آخرت مین باقی رہیگی اون حدیثون کا ظاہر یہی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين اللهم اجعلنا منهم احمد ابن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نجات کا طریقہ کیا ہے کہا بہسات ہمارے اور اوسکے درمیان مین گہاٹیان ہین اونکا طے کرنا بغیر جلدی چلنے معاملہ درست کرنے علائق شاغلہ کے دور کرنے کے ممکن نہین

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین ایک برس حج کو گیا اوس برس گرمی اور لو بہت تہی جب ہم وسط زمین حجاز مین پہونچے تو ایک دن قافلے سے مین جدا رہگیا تہوڑی دیر سو رہا جب بیدار ہوا تو مجہے اور کچہہ معلوم نہین مگر مین جنگل مین تنہا تہا مجہے اپنے آگے ایک شخص دکہائی دیا مین جلدی سے اوسکی طرف گیا اور جا ملا یا ناگاہ وہ ایک لڑکا بے داڑہی مونچہہ کا تہا اوسکے رخسارون پر خط نہین آیا تہا اوسکا چہرہ ماہ منیر یا مہر درخشان کیطرح چمکتا تہا ناز و نعمت کے آثار اوسپر ظاہر تہے مینے کہا یا غلام السلام علیک اوسنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا ابراہیم مجہے اوس سے نہایت تعجب ہوا اور اوسکے حال مین شک پیدا ہوا پہر مجہہ سے رہا نہ گیا مینے کہا اے سبحان اللہ تونے مجہے کہانسے پہچانا تونے تو اس سے پہلے مجہے دیکہا نہ تہا اوسنے مجہسے کہا اے ابراہیم مین نہین بہولا جب سے پہچانا اور قطع نہین کیا جب سے وصل کیا مینے کہا اس جنگل مین کس چیز نے تجہے ٹہیرایا اس برس تو نہایت سخت گرمی ہے اوسنے جواب دیا اے ابراہیم اوسکے سوا کسی کے ساتہہ مینے انس نہین کیا نہ اوسکے سوا کسی کو رفیق بنایا مین بالکل اوسکی طرف منقطع ہون اوسکے لئے عبودیت کا مقر ہون مینے پوچہا کہانا پینا کہانسے ہے کہا محبوب میرے لئے اوسکا ضامن ہے مین نے کہا واللہ مین تجہپر ڈرتا ہون اوس سبب سے جسکا مینے ذکر کیا یعنی گرمی کی شدت سے پہر اوسنے مجہے جواب دیا اور اوسکے آنسو تازے موتیون کیطرح گالون پر گرتے جاتے تہے اور یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

موخ الیموفنی بالبرا قطعه — الی المحب وقد قدمت ایمانا
فلو جوع تذکر الله یشبعنی — و لا اکون بحمد الله عطشانا
الحب اقلقنی والشوق ازعجنی — و لا یخاف محب الله انسانا
وان ضعفت فوجد منه یحملنی — من الحجاز الی اقصی خراسانا

فہل لصغری تکون الیوم تحقرنی		دع عنک عذلک لی قد کان ما کانا

مین نے کہا اے غلام مین تجھے اللہ تعالے کی قسم دیتا ہون کہ تو مجھے اپنی عمر کی حقیقت بتا دے اوسنے کہا بیشک تونے مجھے ایسی قسم دی کہ وہ سب قسمون سے میرے نزدیک بڑی ہے میری عمر بارہ برس کی ہے پہر کہا اے ابراہیم تجھے کونسی بات نے مضطر کیا کہ تو مجھہ سے میری عمر پوچہتا ہے مین نے تجھے اوسکی حقیقت بتادی پہر مینے کہا کہ جو مین نے تجھہ سے سنا اوسنے مجھے دہشت مین ڈالدیا اوسنے کہا حمد ہے اللہ کے لئے اسپر کہ اوسنے ہمکو اپنی نعمتین عنایت فرمائین اور اپنے بہت سے مؤمنین بندو پر ہمکو فضیلت دی مجھے اوسکی حسن صورت رونق طلعت حلاوت گفتگو سے تعجب ہوا مینے کہا سبحان اللہ الخالق المصور پہر اوسنے تہوڑی دیر اپنا سر زمین کیطرف جہکایا پہر آسمان کیطرف اوٹہایا کن انکھیون سے میری طرف دیکہنے لگا اور یہہ شعر پڑہنا شروع کیا ؎

وہی اذا کان الجحیم جزائی	ما ذا یحل ببہجتی وبہائی	یبلی العذاب محاسنی وبثینہا	ویطول منی فی الجحیم بکائی
ویقول لی الجبار جل جلاله	یا عبد سوء انت من اعدائی	بارزتنی وعصیت امری جاہلا	انسیت عہدی ثم یوم لقائی
وتری وجوہ الطائعین کانہا	بدر بدا فی لیلة الظلماء	کشف الحجاب تعاینوہ فادہشوا	ونسوا نعیمہم وکل رخاء
	وکساہم حلل المہابة والرضا	وحبا الوجوہ بنضرة وبہاء	

پہر کہا اے ابراہیم جان رکھہ کہ بیشک منقطع وہ ہے جسکو حبیب نے قطع کیا ہو اور موصل وہ ہے جسنے طاعت سے حصہ لیا ہو لیکن تو تو حاجیون کے قافلے سے منقطع ہے مین نے کہا ہان مین وہی ہون اور مین اللہ کے ساتھہ تجھسے سوال کرتا ہون کہ تو میرے لئے دعا کر کہ مین اپنے ہمراہیون سے ملجاؤن جو کہ آگے چلے گئے ہین مین نے اوسکی طرف دیکہا کہ اوسنے اپنی آنکہہ سے آسمان کیطرف دیکہا اور کچہہ کلمے کہے اونکے ساتھہ اپنے ہونٹ ہلائے اسوقت مجھے نیند آگئی بیہوشی مجھپر طاری ہوگئی تبھے افاقہ ہوا اگر اوسوقت کہ مین وسط قافلے مین تہا اور میرا اونٹ والا مجھسے کہرہا تہا کہ اے ابراہیم خبردار سواری سے نگر پڑنا مجھے نہین معلوم کہ وہ غلام آسمان کی طرف چڑہ گیا یا زمین مین اوتر گیا پہر جب ہم مکے مین پہونچے اور مین حرم مین گیا تو ناگاہ وہی غلام کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا رورہا تہا اور یہہ کہتا تہا ؎

تعلقت بالاستار والبیت زرته	وانت بما فی القلب والسر اعلم	اتیت الیہ ماشیا غیر راکب	لانی علی صغری محب متیم
ہویتک طفلا حیث لا اعرف الہوی	فلا تعذلونی اننی متعلم	وان کان قد حانت الہی منیتی	لعلی بوصل منک احظی واغنم

پہر اوسنے اپنی جان کو گرو دیا سجدے مین گر پڑا اور مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا مین اوسکے پاس آیا اوسکو ہلایا ناگاہ وہ مرچکا تہا رضی اللہ عنہ مجھے اوسپر نہایت تاسف ہوا مین اپنی سواری کیطرف گیا کپڑا لیا کچہہ لوگ ہمراہ لئے تاکہ اوسکو دفن کرون پہر مین اوسکے پاس آیا اوسکو نہ پایا مین نے حجاج سے پوچھا کوئی ایسا نہ ملا کہ وہ کہتا کہ مینے اوسکو زندہ مردہ دیکہا ہے مین سمجہہ گیا کہ وہ خلق کی آنکھون سے ستور ہے اور میرے سوا کسی نے اوسکو نہ دیکہا پہر مین اپنے مکان پر آیا تہوڑی دیر سو رہا مینے اوسے خواب مین دیکہا کہ وہ ایک بڑے لشکر مین ہے اور وہ اوس لشکر کے اگلے لوگون مین ہے اور پر نور تہا اور ایسے حلّے تہے کہ مجھہ سے اچھی طرح اونکا وصف نہین ہوسکتا مین نے کہا کیا تو میرا دوست نہین ہے کہا ہان مینے کہا کیا تو نہین مرا اوسنے کہا یہہ ہوا ہے مینے کہا کہ واللہ مینے تجھے تلاش کیا کہ تجھے کفناؤن تجھپر نماز پڑہون سو مینے تجھے نہ پایا اوسنے کہا اے ابراہیم جان رکھہ کہ بیشک جسنے مجھے میرے شہر سے نکالا اپنی محبت کا مجھے شوق دیا میرے گہر سے مجھے مسافر کیا اوسی نے مجھے کفن دیا مجھے کسی کا محتاج نہین کیا مینے کہا اسکے بعد تیرے معبود نے تیرے ساتھہ کیا کیا اوسنے کہا مجھے اپنے روبرو کہڑا کیا اور مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ تیرا کیا مقصد ہے مینے عرض کیا آلہی وسیدی تو ہی میرا مقصد و مطلب ہے ارشاد فرمایا تو ہی میرا بندہ سچا ہیگا اور تیرے لئے میرے نزدیک یہہ ہے کہ مین تجھہ سے حجاب نکرون تو کیا چاہتا ہے مینے عرض کیا مین یہہ چاہتا ہون کہ جس قرن مین مین ہون تو اونمین میری شفاعت قبول فرما ارشاد ہوا کہ مین نے تیری شفاعت اوس قرن مین قبول کی پہر اوسنے مجھہ سے مصافحہ کیا بعد مصافحہ کے مین جاگ اوٹھا اور صبح کو حج کے فرائض و نسک جو مجھپر تہے اونکو ادا کیا

میرے دل کو غلام کے ذکر اور اوسکے تاسف سے قرار نہین آتا تھا پھر مین قافلہ حجاج مین چلا قافلے مین جسکو مین دیکھتا تھا وہ مجھسے یہی کہتا کہ اے ابراہیم تو نے اپنے
ہاتھ کی خوشبو سے لوگون کو گھیر لیا اسی خبر کی وجہ سے بعض محدثین نے کہا کہ ہمیشہ ابراہیم کے ہاتھ سے خوشبو نکلا کی یہانتک کہ اونکا انتقال ہو گیا رحمۃ اللہ علیہ ؀

حکایت[۱۱] بعض صالحین کہتے ہین کہ مین ایکبار حج کے لئے گیا چاندنی رات تھی مین سو رہا تھا مینے ایک ضعیف آدمی کی آواز سنی کہ وہ مجھ سے کہتا ہے آے
ابو اسحق مین صبح سے تیرا منتظر ہون مین اوسکے قریب گیا ناگاہ وہ ایک جوان آدمی دبلا پتلا تھا گویا مرنے کے قریب تھا اوسکے آس پاس بہت سے پھول تھے اونمین سے
بعض کو مین پہچانتا ہون اور بعض کو نہین پہچانتا مین نے کہا تو کہان کا ہے اوسنے اپنے وطن کا نام بتایا اور کہا کہ مین عزت و ثروت مین تھا میرے نفس نے
عزلت چاہی سو مین دشت و بیابان کیطرف نکل آیا اور اب مین قریب الموت ہون مین نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی تھی کہ وہ کسی ولی کو اپنے اولیا رسے میرے
لئے مقرر فرماوے مین امید رکھتا ہون کہ تو وہی ہے مین نے کہا کیا تیرے ماں باپ ہین اوسنے کہا ہان اور بھائی بہنین بھی ہین مین نے کہا کیا تو اون کا
مشتاق ہے یا تو نے اونکو یاد کیا ہے کہا نہین مگر آج مینے چاہا کہ اونکی خوشبو سونگھون سو سباع و بہائم نے مجھے گھیر لیا اور میرے ساتھ رونے لگے اور یہ پھول
میرے پاس اوٹھا لائے اتنے مین ایک بڑا سانپ آیا اور اوسکے مونھ مین بہت سا نرگس تھا اوسنے کہا تو اپنا شر اس سے چھوڑ دے اللہ تعالےٰ اپنے اولیا راور
اہل طاعت پر مطلع ہے مجھے غش آ گیا پھر مجھے ہوش نہ آیا یہانتک کہ اوسکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ پھر مجھے نیند آ گئی اسکے بعد مین بیدار ہوا تو رستہ پر تھا جب مین
حج ادا کر چکا تو جس شہر کا اوسنے ذکر کیا تھا وہان گیا ایک عورت ہاتھ مین چھاگل پانی کی لئے ہوئے میرے سامنے آئی مینے اوس عورت سے زیادہ مشابہ اوس جوان کے
ساتھ کسی کو نہ دیکھا جب اوسنے مجھے دیکھا تو کہنے لگی اے ابو اسحق تو نے جوان کو کسطرح دیکھا مین تو تین دن سے تیرے انتظار مین ہون پھر مینے اوس سے قصہ بیان
کیا یہانتک کہ مینے کہا کہ اوس جوان نے کہا مینے چاہا کہ مین اونکی خوشبو سونگھون وہ عورت چلائی اور کہا آہ خوشبو پہونچ گئی اور اوسکی روح پرواز کر گئی پھر اوسکی
ہم عمر عورتین مرقع پہنے ہوئے کمر بند باندھے ہوئے نکلین اونہون نے اوسکی تجہیز تکفین وغیرہ کا بندوبست کیا رحمۃ اللہ علیہا ؀

حکایت[۱۲] بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نزدیک شیخ ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کے تھا ایک شخص اونکے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ مین اُنس کی ایک بساط پر تھا
مجھپر بسط کا ایک دروازہ کھولدیا گیا مجھ سے ایک زلت ہو گئی اسلئے مین اپنے مرتبے سے روکدیا گیا سو مین آپ سے پوچھتا ہون کہ جس حال پر مین تھا اوسطرف راہ کیونکر
ہے ابو محمد نے رو دیا اور کہا کل اس خلت کے قہر مین ہے لیکن مین کئی شعر پڑھتا ہون تو اونمین اپنا جواب پالیگا ؎

قف بالدیار فھذہ آثارھم	وابک الاحبة حسرة وتشوقا	کم قد وقفت بربعھا مستخبرا	عن اھلھا متحیرا او مشفقا
	فاجابنی داعی الھوی فی رسمھا	فارقت من تھوی وعز الملتقی	

حکایت[۱۳] واسطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جنگل مین جا رہا تھا ناگاہ میری نظر پڑی کہ ایک بدوی تنہا بیٹھا ہوا ہے مین اوسکے قریب گیا اوسکو سلام کیا
اوسنے سلام کا جواب دیا پھر مینے چاہا کہ اوس سے بات کرون اوسنے کہا کہ تو ذکر اللہ مین مشغول ہو اسلئے کہ اوسکا ذکر قلوب کی شفا ہے پھر کہا کہ ابن آدم اوسکے ذکر
و خدمت سے کیون سست ہوتا ہے موت تو اوسکے پیچھے لگی ہے اور اللہ تعالےٰ اوسکی طرف دیکھ رہا ہے پھر اوسنے رو دیا مین بھی اوسکے ساتھ رو دیا مین نے اوس سے
کہا کہ مین کیون تجھے تنہا دیکھتا ہون اوسنے کہا مین تنہا نہین ہون اللہ میرے ساتھ ہے مین اکیلا نہین ہون وہ میرا انیس ہے پھر کھڑا ہوا اور جلدی جلدی میرے
پاس سے چلا گیا اور کہا یا سیدی تیری اکثر خلق تجھ سے تیرے غیر کے ساتھ مشغول ہے اور تو جمیع مافات سے عوض ہے یا صاحب کل غریب و یا مونس کل وحید و یا موئی
کل فرید وہ چلا جاتا تھا اور مین اوسکے پیچھے جاتا تھا پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا پھر جا اوسکی طرف جو کہ تیرے لئے مجھ سے بہتر ہے اور تو مجھے مشغول نکر اوس سے
جو کہ میرے لئے تجھ سے بہتر ہے پھر وہ میری نظر سے غائب ہو گیا رضی اللہ عنہا ؀

حکایت[۱۴] عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک راہب پر میرا گزر ہوا مین نے اوس سے پوچھا کہ تو اس جگہ کتنی مدت سے ہے اوس نے کہا چوبیس

برس سے مین نے کہا تیرا انیس کون ہے اوسنے کہا فرد صمد مین نے کہا مخلوق سے تیرا انیس کون ہے کہا وحشی جانور مینے کہا تیرا کہانا کیا ہے کہا ذکر اللہ مین نے کہا ماکولات سے کہا ان درختون کے پہلے اور زمین کی روئیدگی مین نے کہا کیا تو کسی طرف مشتاق نہین ہوتا ہے اوسنے کہا ہان طرف حبیب قلوب عارفین کے مین نے کہا مخلوق سے کہا جسکا شوق اللہ سبحانہ کیطرف ہو وہ کیونکر غیر کیطرف مشتاق ہوگا مین نے کہا تو کسلیے خلق سے علحدہ ہوگیا کہا اسواسطے کہ وہ عقول کے چور اور قطاع الطریق ہین یعنی طریق ہدایت کے رہزن ہین مینے کہا طریق ہدایت کو بندہ کب پہچانتا ہے کہا جبکہ وہ اپنے رب کی طرف بہاگے اوسکے سوا ہر چیز سے اور اوسکے ذکر کے ساتھہ مشغول ہو اوسکے ماسواسے ٭

حکایت بعض علما فرماتے ہین کہ مینے امام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ کو جنگل مین دیکہا اونپر مرقع تہا ہاتھہ مین چہاگل اور برچہی تہی اس حال سے پہلے بغداد مین ایک سو اصحاب عمائم اولاد امرا انکی مجلس مین حاضر ہوتے تہے اور یہہ تین سو آدمیون کو درس دیتے تہے علما وفضلا وطلبہ سبہی انکی مجلس مین حاضر ہوتے مینے عرض کیا یا امام کیا تدریس علم کی بغداد مین اس سے بہتر نہین ہے اونہون نے کن انکہیون سے میری طرف دیکہا اور فرمایا لما بزغ بدر السعادۃ فی فلک الارادۃ وجنحت شموس الاصول الی مغارب الوصول ؎

نزلت هوی لیلی وسعدی بمعزل ۔ وعدت الی المصحوب اول منزل
ونادت بی الاشواق مهلا فهذه ۔ منازل من تهوی رویدک فانزل

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین یعنی قال لسان حال الاشواق وصلت الی منازل الاحباب فدع عنک تعب السیر والمشاق مین نے ان کے مناقب کتاب ارشاد مین لکہے ہین بہت سے اولیا نے انکے لئے ولایت عظمی بمقام عالی اسنے درجہ صدیقیت وشرف معالی کی شہادت دی ہے پس ہر حاسد مشوم ومعاند محروم کی ذم انکے حق مین قابل التفات نہین ہے اور جو شخص انکے محاسن سے اندہا ہے وہ غیر موفق ہے عنقریب دیکہہ لیگا جبکہ پردہ کہل جاویگا جہوٹ سچ معلوم ہو جاویگا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ابو عامر واعظ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بیٹہا ہوا تہا کہ ناگاہ ایک حبشی غلام رقعہ لئے ہوئے میرے پاس آیا مینے رقعے کو پڑہا اوسمین یہہ لکہا ہوا تہا اسعدک اللہ یا اخی بمسامرۃ الفکرۃ ونعمک بمؤانسۃ العبرۃ وافردک بحب الخلوۃ وایقظک من الغفلۃ اے ابو عامر مین ایک بہائی ہون تمہارے بہائیون سے مجہے تمہارے آنے کی خبر پہونچی مین اس سے خوش ہوا تمہاری ملاقات تمہاری مجالست تمہاری باتین سننے کا مشتاق ہوا مجہے اسقدر شوق ہے کہ اگر وہ میرے اوپر ہوتا تو وہ مجہپر سایہ کرتا اور جو میرے نیچے ہوتا تو مجہے اوٹہا لیتا مین تمہین اوس ذات کی قسم دیتا ہون جسنے تمہین بلاغت عنایت فرمائی کہ تم ضرور اپنی زیارت سے مجہے مشرف کرو والسلام ابو عامر کہتے ہین کہ مین قاصد کے ساتھہ کہڑا ہوا وہ مجہے قبا کیطرف لیگیا ایک ویران شدہ مکان مین مجہے اوتارا اور کہا تو یہان ٹہیر تاکہ مین تیرے لئے اجازت مانگون مین ٹہیر گیا پہر وہ میری طرف نکل کے آیا اور کہا داخل ہو مین اندر گیا ناگاہ ایک گہر تنہا ویرانے مین تہا کہجور کی ٹہنیون کا دروازہ تہا اور ایک آدمی بوڑہا قبلے کیطرف مونہہ کئے ہوئے بیٹہا ہوا تہا اگر تو اوسے دیکہے تو گمان کرے کہ وہ وَلَہ سے مکروب اور خشیت سے محزون ہے اوسکے چہرہ پر حزن کے آثار ظاہر تہے روتے روتے آنکہین جاتی رہی تہین اوسکی آنکہونکے پردے مریض تہے مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا ناگاہ وہ اندہا اپاہج دکہیا تہا اوسنے کہا اے ابو عامر اللہ تعالے تیرے دلکو گناہون کے میل کچیل سے دہووے میرا دل تیری طرف تیرے وعظ ونصیحت سننے کیطرف مشتاق رہا کرتا تہا میرے ایک زخم ہے کہ وہ ناسور ہو گیا ہے واعظون کو اوسکے علاج نے تہکا دیا ہے طبیبون کو اوسکی شفا نے عاجز کردیا مجہے خبر پہونچی ہے کہ تیرے مرہم زخمون اور دردون کو نفع دیتے ہین سو اللہ تعالے تجہپر رحم کرے تو تریاق رکہنے مین جلدی کر گو تلخ ہی کیون نہو اسلئے کہ مین اون لوگون مین سے ہون جو کہ بامید شفا دوا کی ایذا پر صبر کرتے ہین ابو عامر کہتے ہین کہ مین نے ایسی صورت دیکہی کہ اوسنے متحیر کردیا ایسا کلام سنا کہ مجہے گہبرا دیا مین دیر تک فکر کرتا رہا پہر مجہے ایسی باتین آگئین کہ مشکل مضمون آسانی سمجہہ مین آجاوے سے والون کو اوسکا مطلب حاصل ہو جاوے مین نے کہا اے شیخ تو اپنے دل کی نگاہ کو ملکوت سما مین

ڈال اپنی معرفت کے کان کو سکان ارجاؤ مین جولان دے اپنی حقیقت ایمان کو جنت الماوی کیطرف نقل کر سو جو اللہ تعالے نے اپنے اولیا کے لئے اوسمین تیار رکھا ہے
تو اوسکو دیکھ لیگا پھر تو نار لظی کو جھانک تو جو کچھ اللہ تعالے نے اشقیا کے لئے اوسمین تیار رکھا ہی تو اوسے دیکھے گا ان دونون گھرون مین بہت تفاوت ہے یہہ
دونون گروہ موت مین برابر نہین مین شیخ رویا چیخا چلایا سمٹ گیا دوہرا ہو گیا اسقدر رویا کہ زمین کو سیراب کر دیا اور کہا اے ابو عامر واللہ تیری درا
میری بیماری پر لگ گئی مین امید رکھتا ہون کہ تیرے پاس میری شفا ہے تو اور زیادہ کر اللہ تجھپر رحم فرماوے مینے کہا اے شیخ بیشک اللہ تعالے تیرے چھپے کو
جانتا ہے تیرے دل کی حقیقت پر مطلع ہے خلوت مین تجھے اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے جہان کہین تو ہو جبکہ تو اوسکی خلق سے پردہ کرتا ہے اور اوسکے روبرو
کھلم کھلا پیش آتا ہے شیخ جسطرح پہلے چیخا تھا اب بھی اوسیطرح چیخا پھر کہا کون ہے میرے نقر کے لئے کون ہے میرے فاقے کے لئے کون ہے میرے گناہ کے لئے کون
ہے میرے خطیئہ کے لئے تو ہی ہے میرے لئے اے میرے مولی اور تیری ہی طرف ہے میرا پھر جانا اور ٹھکانا پھر کے گر پڑا رحمہ اللہ تعالے اسکے بعد ایک لڑکی صدیز
کا کرتا پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہوئے نکل کے میری طرف آئی سجدے کے مارے اوسکی پیشانی اور ناک جاتی رہی تھی اوسکے پاؤن کھڑے رہتے رہتے ورم
کر آئے تھے رنگ اوسکا زرد ہو گیا تھا اوسنے مجھہ سے کہا واللہ تونے خوب کیا یا حادی قلوب العارفین ومثیر اشجان غلیل المحزونین لا نسی اللہ الخ
ھذا المقام رب العالمین یہہ شیخ میرے والد تھے بیس برس سے بیماری مین مبتلا تھے نماز پڑہتے پڑہتے اپاہج ہو گئے کھڑے ہونے کی طاقت نرہی یہانتک روتے
کہ نابینا ہو گئے اللہ تعالے سے یہہ تمنا کیا کرتے اور کہتے کہ مین مجلس ابو عامر مین حاضر ہوتا اپنی فکر مردہ کو زندہ کرتا نیند کی اونگ کو دور کرتا اگر مین دوبارہ
اوسکا وعظ سنتا تو وہ مجھے قتل کرتا سو اللہ تعالے تجھے جزاے خیر دے اور جو کچھ کہ اوسنے اپنی حکمت سے تجھے عنایت فرمایا ہے اوسکے ساتھ تجھے متمتع کرے پھر وہ
اپنے باپ پر جھک پڑی اوسکی آنکھون کے درمیان کا بوسہ لینے لگی روتی اور یہہ کہتی جاتی تھی اے میرے باپ اے میرے باپ اے وہ شخص جسکو گناہ پر رونے
نے اندھا کر دیا اے میرے باپ اے میرے باپ اے وہ شخص جسکو اپنے رب کی وعید کے ذکر نے قتل کر دیا اے میرے باپ اے میرے باپ اے گریہ و سوز کے دوست
اے میرے باپ اے میرے باپ اے زاری و دعا کے ہمنشین اے میرے باپ اے میرے باپ اے واعظون خطیبون کے پچھاڑے ہوئے اے میرے باپ اے
میرے باپ اے وعاظ وحکمار کے مارے ہوئے ابو عامر کہتے ہین مینے اوسے جواب دیا اور کہا اے حیران رونے والے نوحہ کرنے والے بیشک تیرے باپ نے انتقال
کیا اور وہ دار جزا مین پہونچ گیا جو اوسنے کیا اوسکا معائنہ کر لیا اور وہ ایسے رب کی کتاب مین ضبط کیا گیا ہے جو کہ نہ بہکتا ہے نہ بہولتا ہے سو اگر وہ محسن
ہے تو اوسکے لئے قرب ہے اور جو گناہ گار ہے تو وہ برائی والون کے گھر مین وارد ہو گا یہہ لڑکی بھی اپنے باپ کیطرح چلائی اور اوسکے بدن سے پسینا ٹپکنے لگا پھر گر گئی
رحمہا اللہ تعالے مینے دونون پر نماز پڑہی پھر اونکو دفن کر دیا مینے دریافت کیا کہ یہہ کون تھے کسی نے کہا کہ یہہ دونون حسین بن علی بن ابی طالب علیہما السلام کی
اولاد سے تھے مین ہمیشہ گھبراتا رہا اس وجہ سے کہ مین نے اونپر جنایت کی یہانتک کہ مین نے اونکو خواب مین دیکھا اونپر سبز حلے تھے مینے اونکو مرحبا و اہلا و سہلا کہا اور
یہہ عرض کیا کہ مینے جو تم دونون کو وعظ و نصیحت کی مین اس سے ڈرتا رہا اب تم مجھے بتاؤ کہ اللہ تعالے نے تمہارے ساتھ کیا کیا شیخ نے یہہ شعر پڑہے ؎

انت شریکی فی الذی نلته	مستاہلا ذاک ابا عامر	وکل من ایقظ ذا غفلة	فنصف ما یعطاہ للآمر
من رد عبدا مذنبا کان لمن	قد راقب رب العزة القاہر	و اجتمعا فی دار عدن وفی	جوار رب سید غافر

اے ابو عامر مین ایسے رب کریم پروار دہوا جو کہ راضی ہے خفا نہین سو اوسنے مجھے جنتون مین بسایا خوبصورت حورون سے میرا نکاح کر دیا اے ابو عامر تو ہر وقت کثرت
سے استغفار کیا کر اور رات کو سحر کے وقت اور اس بات پر حرص کر تو رب عزیز غفار کے جوار مین رہیگا ؛

باب ہفتم محبان الہی کی بیداری اور اونکی مناجات کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقناھم ینفقون الگ رہتی ہین اونکی کروٹین اپنے سونے کیجگہہ
سے پکارتے ہین اپنے رب کو ڈرسے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھہ خرچ کرتے ہین **ف** اللہ سے لالچ برا نہین نہ اوس سے ڈرا ور اسواسطے بندگی کرتے ہین تو
قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھہ قبول نہین انتہٰے نہایت عمدہ اور شریف لالچ محبت والون
کا لالچ ہے اپنے مولی کے دیدار اور اوسکے قرب وجوار مین آبو نعیم نے باسناد خود حسین بن زیاد سے روایت کیا یہہ کہتے ہین فضیل بن عیاض رحمہ اللہ
نے میرا ہاتھہ پکڑا اور کہا اے حسین اللہ تعالے ہر رات سماء دنیا کیطرف نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے وہ جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعوی کرتا ہے جب
رات کی اندھیری آتی ہے تو مجھہ سے سو رہتا ہے کیا نہین دوست رکھتا ہر دوست تنہائی کو اپنے دوست کے ساتھہ ہشیار ہو مین یہہ ہون اپنے دوستون
پر مطلع ہون جب اونکو رات آگھیرتی ہے تو مین اونکی آنکھون کے درمیان مین اپنے نفس کی مثال بناتا ہون پھر وہ مجھہ سے بالمشاہدہ خطاب کرتے ہین اور
میرے حضور مین مجھہ سے بات چیت کرتے ہین کل کو میری جنتون مین اپنے دوستون کی آنکھین ٹھنڈی کرونگا یہہ قول ایک اور وجہ سے بھی روایت کیا گیا
ہے اوسمین یہہ ہے کہ مین اونکی بینائیان اونکے دلون مین کر دیتا ہون اور اونکی آنکھون کے درمیان مین اپنے نفس کی مثال بناتا ہون آبو نعیم نے باسناد
خود احمد بن ابی الحواری سے روایت کیا احمد نے کہا مین ابو سلیمان رحمہ اللہ کے پاس گیا اونکو روتے دیکھا مین نے کہا تمہین کیا چیز رولاتی ہے اونھون نے
کہا خرابی ہو تیری اے احمد جب رات آتی ہے اور ہر دوست اپنے دوست کے ساتھہ خلوت کرتا ہے تو اہل محبت اپنے پاؤن کو بچھاتے ہین اور اونکے گالون پر
آنسو بہتے ہین اور جلیل جل جلالہ اونکو جھانکتا ہے اور فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنی آنکھہ کی کہ جو لوگ میرے کلام سے لذت لیتے ہین اور میری مناجات سے راحت
چاہتے ہین اور مین اونپر اونکی خلوتون مین مطلع ہون تو مین اونکا ٹھنکنا سنتا ہون اور اونکا رونا اور اونکا ہنین دیکھتا ہون اے جبریل تو اونمین ندا کردے
کہ یہہ کیا ہے جو مین تم مین دیکھہ رہا ہون کیا تمہین کسی مخبر نے یہہ خبر دی ہے کہ حبیب اپنے احباب کو آگ کے ساتھہ عذاب کریگا یہہ بات کیونکر اچھی ہو سکتی ہے کہ مین
ایسے لوگون کو عذاب کرون کہ جب رات اونکو گھیرتی ہے تو وہ میری خوشامد کرتے ہین سو مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ جب وہ قیامت مین مجھپر وارد ہونگے تو مین اونکے
لئے اپنا مونہہ کھولدونگا اور میرے ریاض قدس اونکو عنایت کرونگا یہہ قصہ اور طرح پر احمد بن ابی سلیمان سے روایت کیا گیا ہے اوسکے اول مین یہہ زیادہ ہی
کہ بیشک اللہ تعالے ہر رات سماء دنیا کیطرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوی کرتا ہے جب اوسکو رات آگھیرتی ہے تو مجھہ سے سو رہتا ہی
حبیب اپنے حبیب سے کیونکر سوتا ہے اور مین اونپر مطلع ہون جب وہ اوٹھتے ہین تو مین اونکے ابصار اونکے دلون مین کر دیتا ہون پھر وہ مجھہ سے بالمخاطبہ باتین کرتے ہین
باقی قصہ مثل اول کے مختصر طور پر ذکر کیا آبو نعیم نے باسناد خود ذوالنون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اونھون نے کہا کاش تو دیکھتا کسی ایک کو محبان الٓہی مین سے
اس حال مین کہ وہ اپنی نماز اور قرارت کیطرف کھڑا ہوا ہو پھر جب وہ اپنی نماز گاہ مین ٹھیرا اور اپنے مالک کا کلام شروع کیا تو اوسکے دلپر خطرہ گزرا کہ یہہ مقام وہ مقام
ہے جسمین رب العالمین کے لیے لوگ کھڑے ہونگے سو اوسکا دل اپنی جگہہ سے سرک گیا اور اوسکی عقل جاتی رہی ان لوگون کے دل ملکوت سموات مین لٹکے ہوئے ہین
اور انکے بدن خالق کے روبرو عاریت ہین انکے ہموم ہمیشہ فکر کے ساتھہ ہین آور ابو نعیم نے بسند خود ذوالنون رضی اللہ عنہ سے انکے وصف مین یہہ بھی
روایت کیا ہے کہ یہہ لوگ کلام رحمٰن سے لذت لیتے ہین اور اوسکے کلام کے ساتھہ اپنی جانون پر روتے ہین مثل رونے کبوتر کے اس حال مین کہ خوش ہین اپنی
خلوتون مین کوئی عضو اونکا سست نہین ہوتا اور نہ کوئی قدم اونکا تاریکیون کے پردون کے نیچے راحت چاہتا ہے آبو اسحق سلولی کہتے ہین سعید بن
علقمہ کی ماں نے مجھہ سے بیان کیا اور یہہ قبیلہ بنی طی کی تھین کہا ہمارے درمیان مین اور داؤد طائی کے درمیان مین ایک چھوٹی دیوار تھی سو مین اکثر رات
اونکا رونا سنتے تھے اونکا رونا نہین رکتا تھا اور مینے آدھی رات مین اکثر اونکو یہہ کہتے سنا الٓہی تیرے غم نے مجھپر سارے غم بیکار کر دئے اور میرے اور
جاگنے کے درمیان مین دوستی کر دی اور تیرے دیدار کے شوق نے سب خواہشین اور لذتین مجھہ سے دور کر دین سو مین اے کریم تیرے قیدخانے مین مطلوب

ہوں کہتے ہین اور اکثر سحر کے وقت کچھ قرآن کے ساتھ ترنم کرتے تھے مین یہہ گمان کرتی ہون کہ دنیا کی ساری نعیم اوس گھڑی اونکے ترنم مین جمع کی گئی تھی کہتے ہین یہہ اپنے گھر مین تنہا رہتی اور چراغ نہین روشن کرتی تہی ربیع نے کہا مین اور محمد بن منکدر اور ثابت بنانی ابلہ مین ریحانہ مجنونہ کے پاس رات کو رہی وہ رات کو اوٹھین اور یہہ کہتی تہین ؎

قام المحب الی المؤمل قومة ۔۔۔ کاد الفؤاد من السرور یطیر

یعنی کھڑا ہوا محب اوسکی طرف جسکی وہ آرزو رکھتا ہے لگتا ہے کہ دل خوشی کے مارے اوڑ جاوے پہر جب آدہی رات ہوئی تو مینے اونکو کہتے سُنا ؎

لا تستأنسن بمن توحشك نظرته ۔۔۔ فتمنعن من التذكار فی الظلم
واجهد وكد وكن فی الليل ذا شجن ۔۔۔ يسقيك كأس وداد العز والكرم

یعنی انس نکر ایسے شخص کے ساتھہ کہ اوسکا دیکھنا تجھے وحشت مین ڈالے اسلئے کہ تو اندہیرون مین ذکر کرنے سے روکا جائیگا اور تو کوشش و محنت کر اور رات مین غمگین رہا کر وہ تجھے عزت و کرم کی دوستی کا پیالہ پلائیگا پھر زور سے کہتین واخزناہ واسلباہ مینے اونسے کہا یہہ غم و حزن کا پکارنا کس سبب سے ہے اونہون نے کہا ؎

ذهب الظلام بأنسه وبألفه ۔۔۔ ليت الظلام بأنسه يتجدد

یعنی یہہ غم مجھے اسوجہ سے ہے کہ اندہیری اوسکی انس و الفت کو لیگئی کاش یہہ تاریکی اوسکے انس کی نئی ہو جاتی اسکو حافظ ابو الفرج نے باسناد خود ربیع سے روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے مطرف بن ابی بکر ہذلی سے نقل کیا یہہ کہتے ہین کہ قبیلہ عبد القیس مین ایک بوڑہیا عابدہ تہی جب رات آتی تو کمر باندہتی اور کہتی کہ محب اپنے حبیب کی خدمت سے ملول نہین ہوتا ہے حسن بن علی کے طریق سے روایت کیا گیا ہے یہہ یحیی بن سلام سے روایت کرتے ہین یحیی نے کہا کہ یحیی بن معاذ رازی سے کسی نے کہا کہ ایک نیک آدمی سے جسنے اوزاعی و سفیان کو پایا یہہ بات روایت کی گئی ہے کہ کسی شخص سے یہہ پوچھا کہ غائب پر فراست کب واقع ہوتی ہے اسنے کہا جبکہ محبوب الہی کا محب اور مبغوض الہی کا مبغض ہو تو اوسکی فراست غائب پر واقع ہوتی ہے یحیی نے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ جس چیز کے ساتھہ اللہ کے سوا محبت رکھے وہ اسراف و ہموم و غموم و افسوس ہے اور کوئی محبوب ہو اوسکا عوض ہو سکتا ہے سوا رحمن کے کہ اوسکا کوئی بدل نہین محب کی کئی نشانیان ہین جب وہ محبت والے سے ظاہر ہوتی ہین تو وہ پہچانا جاتا ہے محبت والے کا دل غمگین رہتا ہے اور وہ ہمیشہ مغموم مریض ہوتا ہے غم اوسکا اللہ ہی مین ہوتا ہے نہ اوسکے غیر مین عقل اوسکی جاتی رہتی ہے اللہ کے ساتھہ اوسکو عشق ہوتا ہے بال سر کے پریشان بیٹ پیٹھ سے لگا ہوا چہرے کا رنگ زرد آنکھہ بہتی ہوئی جسکی محبت پلے درجے کا شرف ہے اوسکی محبت کا ہمیشہ ذکر کرتا رہتا ہے پھر جب وہ محبت مین بغایت مشغول ہوتا ہے اور شوق اوسپر غالب ہو جاتا ہے تو اپنی نماز گاہ مین لگا ہوا اپنا احوال کہولتا ہے اور اوسکے آگے اللہ مولی اوسکا کھڑا رہتا ہے یہہ اوسکے سامنے کھڑا ہو قرآن شریف کی آیتین پڑہتا ہے کبہی رکوع مین کبہی سجدے مین روتا ہے آنسو زمین پر ٹپکتے ہین ابو محمد عبد اللہ بن عروہ رحمہ اللہ نے کہا بعض نے چند شعر محبین کی صفت مین میرے سامنے پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ ایک قوم اپنی دنیا کے ساتھہ مشغول ہوئی اور ایک قوم نے اپنے مولی کے لئے خلوت اختیار کیا سو اوسنے اپنی رضا کے دروازے پر اونکو لگا رکہا اور ساری خلق سے اونکو بے پروا کر دیا پس وہ سوا اوسکی محبت اور طاعت کے زندگی بہر اور کچھہ نہین جانتے رات مین اپنے پاؤن کی صف باندہتے ہین اور اللہ مہیمن کی آنکھہ اونکی نگہبانی کرتی ہے کبھی وہ سجدے کی حالت مین اوس سے مناجات کرتے ہین اور کبھی اپنی خطاؤن پر روتے ہین جب اپنے گزشتہ گناہون مین فکر کرتے ہین تو یہہ فکر اونکے دلونکو پگھلاتی اور اونکو رولاتی ہے اور جو خوف ہوتا ہے تو اوسکے ساتھہ پناہ پکڑتے ہین اور اوسی سے اپنا شکوہ بیان کرتے ہین باوجود محنت و مشقت کے روزہ رکہتے ہین بابرکت ہے وہ ذات جسنے اونکو قوت دی یہہ وہی لوگ ہین جنہون نے شاہنشاہ سے سچے دلون سے معاملہ کیا سو اوسنے اونسے دوستی کی یہہ وہی لوگ ہین کہ اپنی نیت کے سبب پسند کئے گئے انہون نے اللہ تعالے کی رضا چاہی

اوسنے اونکو اپنی رضا عنایت فرمائی اور اونکو اپنی جنتون مین بسایا اور اعلے درجے کے منازل مین اونکو جگہہ دی پھر اپنی مراد کو پہونچے سو خوشی ہی اونکے لیے پھر خوشی ہے اونکے لیے ❊

حکایت شیخ عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین میری پنڈلی مین ایک بیماری ہوئی سو مین نماز کے لیے تبکلف اوسپر کھڑا ہوتا تھا ایک رات مین اوسپر کھڑا ہوا درد کی مجھے نہایت ایذا پہونچی مین بیٹھہ گیا پھر اپنا تہمد لپیٹا محراب مین اوسپر سر رکھہ کے سو رہا مین سوتا تھا کہ ایک جوان عورت نہایت حسین جمیل اور عورتون کے درمیان مین آئی یہہ سب عورتین سنوری ہوئی تھین پھر وہ میرے سر پہ کھڑی ہوئی اور وہ عورتین اوسکے پیچھے کھڑی رہین بعض عورتون سے اوسنے کہا کہ اسکو اوٹھاؤ اور جگاؤ مت نہین وہ میری طرف آئین مجھے اوٹھایا مین اونکی طرف خواب مین دیکھہ رہا تھا پھر اور عورتون سے جو اوسکے ساتھہ تھین یہہ کہا کہ اسکے لیے فرش بچھاؤ بچھونا کرو تکیے لگاؤ یہہ کہتے ہین کہ اونہون نے میرے نیچے سات توشکین بچھائین مینے اونکا مثل دنیا مین کبھی نہین دیکھا اور میرے سر کے نیچے خوبصورت سبز تکیے رکھے پھر جن عورتون نے مجھے اوٹھایا تھا اونسے کہا کہ آہستہ آہستہ اسکو بچھونے پر رکھو ہلاؤ مت نہین اونہون نے مجھے بچھونون پر رکھدیا اور مین اونکی طرف اور جو میرے لیے حکم کر رہی تھی دیکھہ رہا تھا پھر کہا اسکے آس پاس ریحان رکھدو چنبیلی کے پہول لاتے گئے اونسے بچھونا سجایا گیا پھر وہ میری طرف کھڑی ہوئی بیماری کی جگہہ اوسنے اپنا ہاتھہ رکھا اور اوس جگہہ کو مسح کیا پھر کہنے لگی قم شفاک اللہ الی صلوتک غیر مضر و یعنی کھڑا ہو اللہ تجھے شفا دے اپنی نماز کیطرف اس حال مین کہ تجھے کوئی ایذا نہ پہونچے پھر مین جاگ اوٹھا قسم ہے اللہ کی میرا یہہ حال ہوا گویا ایک رسی تھی کہ مجھسے کھولدی گئی پھر اوس رات سے ابتک وہ بیماری مجھے نہین ہوئی اور نہ اوسکی بات کی لذت میرے دل سے گئی ❊

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکرات مین اپنی معمولی نماز سے سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک جوان عورت سبز ریشمین کپڑے پہنے ہوئے آئی نہایت حسین تھی اوس سے زیادہ خوبصورت مینے کبھی نہین دیکھا اوسکے دونون پاؤن مین دو جوتیان تھین یہہ تسبیح کرتی تھین اور اونکی دونون پائین تقدیس کرتی تھین اور وہ عورت کہتی تھی اے ابن زید میری طلب مین کوشش کر اسلیے کہ مین تیری طلب مین ہون پھر کہنے لگی مجھے کون خریدتا ہے میرا خاوند کون بنتا ہے کہ اوسکو اپنے نفع مین کسیطرح کا نقصان نہو مینے کہا تیری کیا قیمت ہے اوسنے کہا اللہ تعالے کی محبت پھر اوسکی طاعت اور طول فکر جو رنج کے ساتھہ ملا ہوا ہو مینے پوچھا تو کسکی ملک ہے اوسنے کہا مین ایسے مالک کی ہون کہ جو اوسکے پاس قیمت لے آوے وہ اوسکو نہین پھیرتا راوی کہتا ہے کہ عبد الواحد جاگ اوٹھے اور قسم کھائی کہ رات کو نہ سووینگے یہہ سلف صالح کے اوس گروہ مین سے ہین جنہون نے چالیس برس تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہی ❊

حکایت شیخ ابو بکر ضریر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے پڑوس مین ایکجوان خوبصورت رہتا تھا دن کو روزہ رکھتا افطار نہین کرتا رات کو کھڑا رہتا تھا سوتا نہین ایک دن وہ میرے پاس آیا مجھ سے کہا اے اوستاد مین رات کو اپنے ورد سے سو گیا خواب مین دیکھا کہ گویا محراب پھٹ گئی اور کئی عورتین نہایت خوبصورت اوسمین سے نکلین انسے زیادہ خوبصورت عورتین مینے کبھی نہین دیکھی تہین اونمین ایک عورت بدصورت بڑے ہونٹھہ والی تھی اوس سے بڑھکر بدصورت عورت مینے کبھی نہین دیکھی تھی مینے اونسے پوچھا تم کسکے لیے ہو اور یہہ بدصورت عورت کسکے واسطے ہے اونہون نے کہا ہم تیری وہ راتین ہین جو گزر گئین اور یہہ بدصورت وہ رات ہے جسمین تو سو رہا اگر اس رات مین تو مرجاتا تو یہی بدشکل عورت تیرا حصہ ہوتی پھر وہ عورت بدصورت کہنے لگی تو اپنے مولی سے سوال کر اور مجھے اپنی پہلی حالت پر پھیردے تونے ہی مجھے اپنے ہمسرون مین بدشکل کر دیا اب تو زندگی بھر راتون کو نہ سونا اور جو سوئیگا تو وہ ہمیشہ میری مثل ہونگی جس شخص نے تاریکیون مین ہم سے سرور حاصل کیا ہم اوسکے لیے سرور ہین اوسکے واسطے اونچے اونچے محل ہین وہ اون مین بسے گا تیرے لیے اللہ تعالے نے بھلائی چاہی جب تو ہمکو تیرے پاس بھیجکر تجھے نصیحت کر دی گئی سو تو خوش ہوجا کہ مولی کو تیرا خیال ہے ایک عورت نے خوبصورت عورتون مین سے اوسکو جواب دیا اور کہا تجھے بھلائی کی بشارت ہو تو اپنے مقصد کو پہونچ گیا جنۃ الخلد مین ہمیشہ ہمیشہ رہیگا ہم تیری وہ راتین ہین جنمین تو جاگتا اور آہستہ آہستہ خوش آوازی سے قرآن پڑہتا تھا

ہم وہ خوبصورت عورتین ہین کہ اندہیریون مین آہ و نالہ کرکے ہم سے منگنی کرتا تہا خوش ہوجا جوتو ملک بر جواد سے امید رکہتا تہا وہ تجھے حاصل ہوگیا قیامت کو تو اوسے دیکھیگا وہ کہلم کہلا تجلی فرمائیگا تجھے اوسکے قریب لیجاوینگے تو تحیات سے حظ اوٹہائیگا پہر اوس جوان نے ایک چیخ ماری اور گرکر مرگیا رحمہ اللہ تعالے ؛

حکایت ایک عارف باللہ رحمہ اللہ فرماتے ہین ایک رات مین اپنے ورد سے سو رہا خواب مین ایک خوبصورت عورت کو دیکھا کہ اوس سے زیادہ حسین اور اوس سے بڑہکر خوشبودار عورت مینے کبھی نہین دیکھی تہی ایک رقعہ اوسکے ہاتھ مین تہا وہ مجھے دیا اور کہا جو اسمین لکھا ہے اوسکو پڑہ لے مین نے اوسکو پڑہا اوسمین یہہ لکھا ہوا تہا کہ تونے ذرا سی نیند کے ساتھ ایسے عمدہ عیش سے لذت لی جو کہ جنت کے بالاخانون مین ولدان کے ساتھ ہوگا خوبصورت عورتون کے ساتھ باغون مین رہیگا ہمیشہ ہمیشہ عیش و آرام کریگا وہان موت نہین اب تو اپنے خواب سے بیدار ہو اسلئے کہ قرآن کا تہجد مین پڑہنا نیند سے بہتر ہے کہتے ہین کہ مین جاگ اوٹہا اور رعب مجھپر طاری تہا واللہ جب کبھی مین اوسکو یاد کرتا ہون تو میری نیند اوڑ جاتی ہے ؏

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم		حرام کرد براے تو خواب شیرین را	

حکایت شیخ مطہر سعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالے کے شوق مین ساٹھہ برس روئے ایک بار خواب مین دیکھا کہ گویا وہ ایک نہر کے کنارے پر کہڑے ہین مشک خالص کے ساتھ وہ بہ رہی ہے اوسکے دونون جانب موتیون کے درخت سونے کی ٹہنیان ہین اور کچھ عورتین سنوری ہوئی ایک آواز سے کہہ رہی ہین پاک ہے وہ ذات جسکی ہر زبان سے تسبیح کیجاتی ہے پاک ہے وہ پاک ہے وہ ذات جو ہر مکان مین موجود ہے یعنی اوسکا علم پاک ہے وہ ذات جو سب زمانون مین ہمیشہ سے پاک ہے وہ انہون نے اونسے پوچہا تم کون ہو اونہون نے کہا ہم رحمٰن پاک کی خلق سے ایک خلق ہین انہون نے کہا تم یہان کیا کرتی ہو اونہون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رب اور لوگون کے معبود نے ایسے لوگون کے لئے ہمکو پیدا کیا ہے جو کہ رات کو اپنے پاؤن پر کہڑے رہتے ہین پروردگار عالم معبود عالم سے مناجات کرتے ہین سو اونکے سارے غم چلے جاتے ہین اور لوگ سوتے ہوتے ہین ؛

حکایت شیخ سری سقطی رضی اللہ عنہ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اونکو روتے پایا پوچہا آپ کیون روتے ہین کہا رات کو میرے پاس لڑکی آئی کہا ابّا آج کی رات گرمی ہے یہہ کوزہ آپکے لئے یہان لٹکائے جاتی ہون تاکہ ٹہنڈا ہوجاوے مینے کہا بہتر ہے فرماتے ہین پہر مجھپر نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا خواب مین دیکھا کہ ایک عورت نہایت حسین آسمان سے اوتری مینے پوچہا تو کسکے لئے ہے اوسنے کہا مین اوسکے لئے ہون جو کوزونکا ٹہنڈا کیا ہوا پانی نہین پیتا پہر مین جاگ اوٹہا اور اوس کوزے کو لیکے زمین پر دے مارا حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے بچشم خود اوسکے ٹکرے ٹوٹے ہوئے دیکھے کسی نے اونکو اوٹہایا نہ تہا یہانتک کہ اونپر مٹی چڑہ گئی تہی ؛

حکایت شیخ ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک رات اپنے ورد سے سو رہا خواب مین دیکہا کہ ایک حور کہہ رہی ہے اے ابو سلیمان تو سوتا ہے اور مین تیرے لئے پانسو برس سے خیمون مین پالی جاتی ہون یا جیسا کہ کہا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کو پسند نہین کہ اوسکے دوست دنیا کی لذتین اور اوسکی لذیذ چیزون سے مزہ اوٹہائین تاکہ پورا پورا ثواب آخرت کا اونکو نصیب ہو ہمیشہ ہمیشہ کا آرام وہین حاصل ہو دنیا چند روزہ ہے اسکی لذت بہت جلد مٹ جاتی ہے ایسے ہی یہان کا رنج و غم بہی جلدی سے گزر جاتا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بہی نماز روزہ تہجد جہاد وغیرہ کرتے تہے مگر دنیا کو بے حقیقت سمجھتے تہے اسکی لذتون کیطرف کچھہ توجہ نتہی اسکے عیش و آرام سے بچتے تہے اسکے لئے نہایت اہتمام رکہتے تہے ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مین چاہون تو میرے لئے بہی پتلی پتلی روٹیان پکائی جاوین مگر اللہ تعالے یہہ فرماتا ہے اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا اس سے معلوم ہوا کہ دنیاے فانی کی لذائذ کی تمتع لینے سے عالم باقی کے اجر و ثواب مین کمی ہو جاتی ہے ؛

حکایت ایک عابد نے چالیس برس اللہ عزوجل کی عبادت کی ایک رات اونکو ناز نے آگہیرا کہنے لگے آہی . تونے میرے لئے جنت مین مہیا کیا ہے وہ مجھے

دکہادے اور جنتی حورونکو میرے واسطے تیار کیا ہے اونکو مجھے بتادے بات پوری نکرنے پاے تھے کہ محراب پھٹ گئی اوسمین سے ایک حور نکلی اگر وہ دنیا کیطرف نکلتی تو ساری دنیا والون کو مفتون کردیتی انہون نے اوس سے کہا تو انس ہے یا جن وہ کہنے لگی تونے اپنے مولی سے شکوہ کیا اوسکو تیرا شکوہ معلوم ہوا اور جو تو اوس سے امید رکہتا تہا وہ تجھے عنایت فرمایا پنج دہلا دور کیا تیرے انس کے لئے اوسنے مجھے تیرے پاس بہیجا اگر تو میری باتین سننا چاہتا ہے تو مین تجھہ سے رات بہر باتین کرونگی انہون نے کہا تو کسکے لئے ہے اوسنے کہا مین تیرے واسطے ہون انہون نے کہا میرے لئے تیری مثل اور کتنی حورین ہین اوسنے کہا ایک سو اور ہر حور کے سو خادم اور ہر خادم کے لئے سو وصیفہ اور ہر وصیفہ کیواسطے سو قہرمانہ یہہ سنکے خوش ہوگئے اور خوشی کے مارے کہنے لگے اے حور ایسا کوئی ہے کہ مجھہ سے زیادہ اوسکو عطا ملی ہو وہ بولی اے مسکین یہہ عطا تو نہایت کم رتبے والون کی ہے جو کہ استغفر اللہ العظیم کہا کرتے ہین اور اللہ تعالے انکی مغفرت فرماتا ہے پہر سویرے دن چڑہے وقت اللہ تعالے سے مغفرت چاہتے ہین وہ اونکو بخشدیتا ہے پہر کہنے لگی اللہ تعالے کے لئے خاص منتخب لوگ ہین کہ پہلے ہی سے اپنی محبت کیواسطے اونکو پسند فرمالیا ہے اپنی خلق کی پیدایش سے پہلے اونکو چن لیا ہے سو وہ حکمت وبیان کے ودائع ہین اس سے معلوم ہوا کہ استغفار پڑہنے سے حورین ملتی ہین اسکے سوا قرآن شریف مین تین فائدے استغفار کے بیان فرمائے ہین ایک مینہ کا برسنا دوسرا مال کا بڑہنا تیسرا اولاد کثرت سے پیدا ہونا حدیث شریف مین بہی استغفار کی بہت فضیلت ذکر فرمائی ہے ایک یہہ ہے کہ جب آدمی سے بمقتضاے بشریت گناہ ہوجاتا ہے پہر وہ استغفار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ اپنی وسعت رحمت سے اوسکے گناہ سے درگذر فرماتا ہے کتاب حوالکو بہ اس باب مین بے مثل وبے مثال ہے ❊

حکایت عمرہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کی بی بی اپنے خاوند کو رات کو جگاتین اور کہتین اے شخص رات چلی گئی اور تیرا رستہ دور ودراز ہے اور ہمارا توشہ تہوڑا ہے صالحین کے قافلے ہمارے آگے چلے گئے اور ہم باقی ہین بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ عشا کی نماز پڑہ چکتی تو کپڑے پہنتی خوشبو ملتی بخور کرتی پہر میرے پاس آتی اور کہتی کیا تجھے حاجت ہے اگر مین کہتا ہان تو میرے ساتھہ رہتی اور جو مین کہتا نہین تو اپنے کپڑے اوتار رکہے اور لباس پہنکے صبح تک کہڑی ہوکے نماز پڑہا کرتی ❊

حکایت بعض ملوک کی ایک لونڈی تہی اوسکا نام جوہرہ تہا وہ آزاد کردی گئی تہی ایک دن اوسکا گذر ابو عبد اللہ ترابی رضی اللہ عنہ پر ہوا یہہ ایک کوٹہری مین عبادت کیا کرتی تہی اوسنے انکے ساتہہ نکاح کرلیا اور انکے ساتہہ عبادت کرنے لگی اسنے خواب مین دیکہا کہ خیمے لگے ہوئے ہین پوچہا یہہ خیمے کسکے لئے لگائے گئے ہین کسی نے کہا یہہ اونکے لئے ہین جو قرآن کو تہجد مین پڑہتے ہین اس خواب کے بعد اوسنے سونا چہوڑدیا اپنے خاوند کو جگاتی اور کہتی اے ابو عبد اللہ قافلہ چلا گیا ❊

حکایت عسقلان کے عابدون مین سے کوئی عابد ایک رات چہت پر کہڑا ہوا تہجد پڑہنا چاہتا تہا اتنے مین یکایک دریا سے ایک ہاتف نے آواز دی کہ اے گروہ عابدون کے مین نے عبادت کے تین حصے کئے ایک قیام لیل دوسرا دن کا روزہ تیسرا دعا وتسبیح واستغفار اور یہہ بہتر تقسیم ہے سو تم مین سے بڑا حصہ لو وہ عابد یہہ آواز سنتے ہی مونہہ کے بل گر پڑا ❊ روایت ہے کہ ابلیس نعوذ باللہ منہ یحیی بن زکریا علیہ السلام کے لئے صورت بنکے آیا انہون نے اپنا مونہہ اوسکی طرف سے پہیر لیا اللہ تعالے نے یحیی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ تم اس سے سوال کرو یہہ سچ کہیگا انہون نے اوس سے کئی مسئلے پوچہے اونمین سے ایک یہہ ہے کہ انہون نے اوس سے پوچہا کہ کبہی تیرا داؤ میرے اوپر چلا کہا ہان ایک رات کہانے سے تمہارا پیٹ بہر گیا تہا اور تم اپنے ورد سے سوگئے تہے حضرت یحیی نے فرمایا مین اب کبہی پیٹ بہر کے نہ کہاؤنگا ابلیس نے کہا مین کبہی اب کسی سے خیر خواہی کی بات نہ کہونگا بعض صلحانے دو شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ چند لقمے ایسے ہوتے ہین کہ گہڑی بہر کے کہالینے سے مدت دراز کے کہانے سے منع کرتے ہین اور کئی طالب ایسے ہوتے ہین کہ کسی چیز کے لئے سعی وکوشش کرتے ہین اور اوسمین اونکا ہلاک ہونا ہے اگر وہ سمجہین ❊

حکایت[۱۲] حضرت یحیٰی علیہ السلام نے ایک بار جَو کی روٹی پیٹ بھر کے کہائی اوس رات اپنے ورد سے سو رہے اللہ تعالےٰ نے اونکو وحی بہیجی کہ ای یحیٰی کیا تو نے کوئی گہر پایا کہ وہ تیرے لئے میرے گہر سے بہتر ہے یا کوئی پڑوس کہ وہ میرے پڑوس سے تیرے لئے بہتر ہے قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کہ اگر تو فردوس مین ایکبار جہانکے تو تیرا جسم گہل جاوے اور فردوس کے اشتیاق سے تیری جان نکل جاوے اور اگر جہنم مین ایک بار جہانکے تو آنسو رونے کے بعد تو پیپ روے اور ٹاٹ پہننے کے کوہا پینے لوگون نے دو شعر اس جگہہ پڑہے ہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ تہوڑے کے ساتہہ قناعت کر غنی کے ساتہہ زندگانی کریگا اسلئے کہ جو شخص زیادہ طلب کرتا ہے وہ فقیر ہے جَو کی روٹی پانی کے ساتہہ اور ٹاٹ جو نجات طلب کرتا ہے اوسکے لئے بہت ہے ؛

حکایت[۱۳] رابعۂ عدویہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کہتی ہین کہ رابعہ ساری رات نماز پڑہتین جب صبح صادق طلوع ہوتی تو تہوڑی دیر اپنی نماز گاہ مین سو رہتین یہانتک کہ صبح روشن ہوجاتی جب وہ گہبرا کے اس نیند سے بیدار ہوتین تو مین اون کو یہہ کہتے سنتی کہ اے نفس تو کبتک سوئیگا اور کہانتک نہ اوٹہیگا قریب ہے کہ تو ایسی نیند سوویگا کہ سوائے نفخۂ یوم النشور کے اوس سے نہ اوٹہیگا خادمہ کہتی ہین کہ مرتے دم تک اونکی یہی حالت رہی جب اونکے مرنے کا وقت آیا تو اونہون نے مجھکو بلایا اور کہا تو میرے مرنے کی کسی کو خبر نکرنا اور میرا جبہ جو یہہ ہے اسمین مجھے کفنا دینا یہہ جبہ بالون کا تہا جب لوگ سو جاتے تو یہی جبہ مین نماز پڑہتین پہر مینے اونکو اوس جبے مین اور صوف کی اوڑہنی مین جسکو وہ پہنا کرتی تہین کفنا دیا مین نے اونکو خواب مین دیکہا کہ اونپر سبز استبرق کا حلہ ہے سبز سندس کی اوڑہنی ہے یہہ دونون چیزین ایسی خوبصورت تہین کہ اون سے بہتر مینے کبہی نہین دیکہین مین نے کہا اے رابعہ وہ جبہ اور وہ اوڑہنی کیا ہوئی جسمین مینے تمکو کفنایا تہا کہا وہ تو مجہہ سے اوتار لئے گئے اوسکی عوض مین مجھے یہہ دیا گیا جو تو دیکہہ رہی ہے اور میرے کفن تہ کئے گئے اونپر مہر لگائی گئی علیین مین رکہی گئی تاکہ قیامت کے دن اوسکا ثواب مجھے ملے مینے کہا تم اسی لئے دنیا مین عمل کرتی تہین کہا یہہ کیا ہے اوسکے مقابلے مین جو اللہ تعالےٰ نے کرامتین اپنے اولیا کے لئے مہیا فرمائی ہین اور مینے اونکو دیکہا ہے تم مجھے ایسی بات بتلاؤ جس سے مین اللہ تعالےٰ کا تقرب حاصل کرون کہا ذکر اللہ کی کثرت لازم کر لے قریب ہے کہ اسکے ساتہہ تیری قبر مین تو رشک کیجاویگی ؛

حکایت[۱۴] سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بعض اصحاب کہتے ہین کہ مینے تیس برس تک اونکی خدمت کی مینے نہین دیکہا کہ اونہون نے رات دن مین اپنے پہلو کو بچہونے پر رکہا ہو صبح کی نماز عشا کے وضو سے پڑہا کرتے تہے لوگون سے بہاگ کے ایک جزیرے مین جو عبادان و بصرے کے درمیان مین تہا جا بسے تہے وجہہ بہاگنے کی یہہ ہوئی کہ ایک آدمی کسی سال حج کو گیا جب وہ وہان سے لوٹ کے آیا تو اوسنے اپنے بہائی سے کہا کہ مین نے سہل بن عبد اللہ کو عرفات مین دیکہا اوسنے کہا یوم ترویہ یعنی آٹہوین تاریخ ذی الحجہ کو اونکے رباط مین جو باب بشر حافی مین ہے ہم اونکے پاس تہے اوس شخص نے طلاق کی قسم کہائی کہ اوسنے اونکو موقف مین دیکہا ہے اوسکے بہائی نے کہا چل اوٹہہ ہم اونکے پاس چلین اون سے پوچہین پہر وہ دونون اوٹہکر اونکے پاس گئے سارا ماجرا اون سے بیان کیا اور حکم یہین پوچہا سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمکو اس بات کی کیا حاجت ہے تم تو اللہ تعالےٰ کے ساتہہ مشغول ہو اور حاجی سے کہا تو اپنی بی بی کو رہنے دے اور اس بات کو کسی سے نہ کہنا ؛

حکایت[۱۵] استاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بشر حافی رضی اللہ عنہ کا گزر بعض لوگون پر ہوا اونہون نے کہا یہہ شخص رات بہر نہین سوتا ہے اور افطار نہین کرتا ہے مگر تین دن مین ایک بار بشر روئے اور کہا واللہ مجھے نہین یاد کہ مین ساری رات جاگا ہون اور نہین روزہ رکہا کسی دن مگر اوسکی رات کو افطار کر لیا لیکن اللہ سبحانہ وتعالےٰ اپنے لطف وکرم سے جو بندہ کرتا ہے اوس سے زیادہ دلون مین القا کر دیتا ہے ؛

حکایت[۱۶] ابو عبد اللہ بن شجاع صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین مین زمانۂ سیاحت مین مصر پہونچا وہان میرا جی عورتون کو چاہا مینے اپنے بعض دوستون سے اسکا ذکر کیا اوسنے کہا یہان ایک صوفی عورت ہے اوسکی ایک بیٹی خوبصورت ہے قریب بلوغ ہوگئی ہے مین نے اوسکو پیغام بہیجا اوس سے نکاح کیا جب مین اوسکے

پاس گیا تو اوسکو قبلے کیطرف مونہہ کیے ہوئے نماز پڑہتے پایا مجھے شرم آئی کہ یہہ لڑکی ہو کے ایسی عمر مین نماز پڑہ رہی ہے اور مین نہ پڑہ ہون مینے بھی قبلے کیطرف مونہہ کیا جسقدر مقدر تہا اوسقدر نماز پڑہی یہانتک کہ مجہپر نیند کا غلبہ ہوا مین اپنی نمازگاہ مین سو رہا وہ اپنی نماز کی جگہہ سو رہی جب دوسرا دن ہوا تو بھی ایسا ہی ہوا جب اسپر ایکمدت دراز گزری تو مینے کہا اے عورت میری تیری یکجائی کا کیا فائدہ ہے وہ بولی کہ مین تو اپنے مالک کی خدمت مین ہون اور جسکا حق ہے مین اوسسے اوسکے منع نہین کرسکتی مجھے اوسکی باتسے حیا آئی اور اس بات کو ایک مہینے کے قریب زمانہ گزر گیا پہر مجھے سفر درپیش ہوا مینے کہا اے عورت اوس نے تہا بیاہ مین نے کہا کہ مینے سفر کا ارادہ کرلیا اوسنے کہا جاہر کروہ سے سلامتی و عافیت تیرے ساتہہ رہے اور اللہ تعالے تجھے تیری ہر محبوب چیز عنایت کرے مین دالنہہ ہوا جب دروازے کے پاس پہونچا تو کہڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا سیدی درمیان ہماری دنیا مین عہد تہا وہ پورا ہونے پایا امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالے جنت مین پورا ہوجاوے پہر کہا مین تجھے اللہ تعالے کو سونپتی ہون جو خیر ستودع ہے مین اوسکو رخصت کرکے چلدیا دو برس کے بعد مینے اوسکا حال دریافت کیا مجھے کہا گیا کہ تو جس عبادت و اجتہاد پہ اوسکو چہوڑ گیا تہا وہ اب اوس سے افضل ہے رضی اللہ عنہا ❁

باب ہشتم اس امر کے بیان مین کہ محبان الٰہی اوسکی ملاقات کے مشتاق ہوتے ہین

جاننا چاہئے کہ لقاے الٰہی کا شوق ایک عالی درجہ ہے اللہ تعالے کی قوت محبت سے پیدا ہوتا ہے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درجے کا سوال اللہ تعالے سے فرماتے تہے جیسا کہ امام احمد و ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور حاکم نے حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ دعا کرتے تہے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احیني ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفني اذا علمت الوفاۃ خیرا لی اني اسألک خشیتک في الغیب والشھادۃ وکلمۃ الحق في الغضب والرضا والقصد في الفقر والغنا واسألک نعیما لا ینفد وقرۃ عین لا تنقطع واسألک الرضاء بعد القضاء وبرد العیش بعد الموت واسألک لذۃ النظر الی وجھک والشوق الی لقائک من غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھتدین یعنی الٰہی اپنے علم غیب اور اپنی قدرت کے ساتہہ خلق پر زندہ رکہہ مجھے جبتک کہ جینا میرے لئے بہتر ہو اور وفات دے مجھے جبکہ تو مرنا میرے واسطے بہتر جانے مین تجہہ سے سوال کرتا ہون تیرے خوف کا غیبت و حضور مین اور حق بات کہنے کا غصے اور خوشی مین اور بیچ کی چال چلنے کا محتاجی اور تونگری مین اور سوال کرتا ہون مین تجہہ سے عیش کا کہ تمام نہوجاوے اور آنکہہ کی ٹھنڈک کا کہ منقطع نہو اور مانگتا ہون مین تجہہ سے رضا کو بعد قضا کے اور عیش کی ٹھنڈک کو بعد موت کے اور چاہتا ہون تجہہ سے لذت دیکھنے کی تیرے مونہہ کیطرف اور شوق تیری ملاقات کا کہ کسی مصیبت ضرر دینے والی اور فتنے بہٹکانے والے کیوجہ سے نہو اے اللہ ایمان کی زینت سے ہمکو سنوار دے اور کر ہمکو ہدایت کرنے والی راہ پائی ہوئی اور امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو ایک دعا تعلیم فرمائی اور حکم دیا کہ تعاہد کرین اسکے ساتہہ اپنے اہل کا ہر دن اور اس دعا مین یہہ لفظ ہین اللھم اني اسألک الرضا بالقدر وبرد العیش بعد الموت ولذۃ النظر الی وجھک وشوقا الی لقائک من غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ واللہ اعلم یعنی اے اللہ مین سوال کرتا ہون تجہہ سے رضا کا قدر کے ساتہہ اور ٹھنڈک عیش کی موت کے بعد اور دیکھنے کی لذت کا تیرے مونہہ کیطرف اور تیری ملاقات کے شوق کا کہ بدون کسی آفت ضرر پہونچانے والی اور کسی فتنے بہٹکانے والے کے ہو اور یہہ لفظ کہ من غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ ہے اسلیے فرمایا کہ اللہ تعالے کی ملاقات کی محبت یہہ بعینہ موت کی محبت ہے اور یہہ اکثر یا تو دنیا کی ایذا و تکلیف سے ہوتی ہے اور ایسے وقت مین موت کی تمنا کرنا شرعا منع ہے بہت حدیثون مین اس سے نہی وارد ہوئی ہے یا فتنۂ مضلہ کیوجہ سے موت کی تمنا کی جاتی ہے یعنی دین مین جب کسی فتنے کا خوف ہوتا ہے تو انسان اوسسے بچنے کے لئے موت کی آرزو کرتا ہے یہہ تمنا ایسی حالت مین محمود ہے شرعا منع نہین اور دعاء مذکور مین جسکا

سؤال کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق ہے جو کہ ان دونون باتون سے علٰحدہ ہے بلکہ یہہ شوق محض محبت سے پیدا ہوتا ہے نہ اسمین دنیا کی تکلیف کا لحاظ ہے نہ دین کے فتنے کا خوف دیکھو اللہ تعالیٰ نے یہود کے حق مین ارشاد فرمایا قل ان کانت لکم الدار الاٰخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین تو کہہ اگر تمکو ملنا ہے گہر آخرت کا اللہ کے ہان الگ سوا اور لوگون کے تو تم موت کی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو یعنی کہتے تھے کہ جنت مین ہمارے سواے کوئی نہ جاویگا اور سبکو عذاب نہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر یقیناً بہشتی ہو تو مرنے سے کیون ڈرتے ہو اسلئے کہ جو کوئی اچھی حالت پر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا اسباب درست کرلیتا ہے وہ بیشک لقاے الٰہی کی تمنا کرتا ہے اوسکو ملاقات کی محبت ہوتی ہے اسکو وہی ناخوش کہیگا جسکو اپنے کام مین شک شبہہ ہوگا اسیلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین یعنی اور یہہ آرزو کبھی نکرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے ہین ہاتھ اونکے اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگارونکو پہر فرمایا ولتجدنہم احرص الناس علی حیوۃ ج ومن الذین اشرکوا ج یود احدہم لو یعمر الف سنۃ وما ہو بمزحزحہ من العذاب ان یعمر واللہ بصیر بما یعملون یعنی اور تو دیکھے اونکو سب لوگون سے زیادہ حرص جینے کی اور شریک پکڑنے والون سے بہی ایک ایک چاہتا ہے کہ عمر پاوے ہزار برس اور کچھ اوسکو سرکا نہ دیگا عذاب سے اتنا جینا اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہین اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین یہود کی مذمت اس بات پر فرمائی کہ وہ دنیا کی زندگی مین حرص کرتے ہین امام احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپنے فرمایا ہرگز موت کی تمنا نکریگا مگر وہ جسکو اپنے عمل پر وثوق ہوگا اور بہت سے سلف صالح لقاے الٰہی کے شوق سے موت کی تمنا کرتے تھے ابو الدردا رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے مین موت کو دوست رکہتا ہون میرے رب کے اشتیاق کی وجہ سے اور فقر کو چاہتا ہون اپنے رب کی تواضع کے لئے اور بیماری کو دوست رکہتا ہون تاکہ میرا گناہ مٹایا جاوے محمد بن زیاد رحمہ اللہ نے کہا چند نیک لوگ یا کہا علماء وعباد جمع ہوئے اور موت کا ذکر کیا بعض نے کہا اگر میرے پاس کوئی آنیوالا یا ملک الموت آوے پہر کہے جو کوئی تم مین کا اس ستون کیطرف دوڑے اور اوسپر اپنا ہاتھ رکھے وہ مرجاویگا تو مین امید رکہتا ہون کہ تم مین سے کوئی اوسکی طرف مجھ سے سبقت نہ کریگا اللہ عز وجل کی ملاقات کے شوق کے سبب عبد اللہ بن زکریا نے کہا اگر مجھے اختیار دیا جاوے اس امر مین کہ طاعت الٰہی مین مجھے سو برس کی عمر دیجاوے یا مین آج یا اس گھڑی قبض کیا جاؤن تو بیشک مین یہہ اختیار کرون کہ آج یا اس گھڑی قبض کیا جاؤن اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول اور صالح بندون کے شوق سے ابو عبد الرب زاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اگر یہہ کہا جاوے کہ جو کوئی اس ستون کو چھوئے گا وہ مرجاویگا تو مجھے خوش آتا ہے کہ مین اللہ و رسول کے شوق سے اوسکی طرف اوٹھ کہڑا ہون ابو عتبہ خولانی رحمہ اللہ تعالیٰ تے کہا تمہارے بہائیون کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات شہد سے زیادہ محبوب تہی سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے کہا کوفے مین ہمدان کا ایک عابد تہا وہ کہا کرتا تہا کیرے نفس کو میرے نفس کے لئے موت خوش نہین آتی مگر جبکہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو یاد کرتا ہے تو مین اپنے نفس کو اسوقت دیکھتا ہون کہ اوسے موت خوش آتی ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات مین برکت و سرور کی امید رکہتا ہے سفیان نے کہا کہ لوگ اوس سے نقل کرتے ہین کہ وہ یہہ بہی کہا کرتا تہا کہ جب مین اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر ہونیکو یاد کرتا ہون تو مین موت کیطرف اس سے زیادہ مشتاق ہوتا ہون کہ پیاسا جسکی پیاس نہایت درجے کی ہو گرم دن مین جسکی گرمی بڑہی ہوئی ہو ٹھنڈے پانی کیطرف جو بغایت ٹھنڈا ہو مشتاق ہوتا ہے رباح قیسی کہتے ہین کہ مین ابو بن ضرار کے پاس آیا اونہون نے مجھ سے کہا اے رباح کیا رات دن تیری دراز ہوگئی مینے کہا کس سبب سے کہا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے شوق سے مینے سکوت کیا اور رابعہ کے پاس گیا اونسے یہہ ذکر کیا پہر مینے اونکے کپڑے کی وری سے کرتا پہاڑنے کی آواز سنی اور وہ یہہ کہتی تہین لیکن مین ہان یعنی میرے دن رات لقاے الٰہی کے شوق مین دراز ہوگئی

کبہی کوئی غم نہ جنت مین ہے گزاری رات		تو روز حشر کو کاٹے کا کسطرح زاہد		تو کوئی کہیل تماشا ہوئی ہماری رات		چلا ہے روز قیامت برابری کرنے

عبید اللہ بن محمد تیمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک عابدہ عورت کو یہہ کہتے سنا قسم ہے اللہ کی بیشک مین بیٹھنے سے ملول ہوگئی یہانتک کہ اگر موت کو بکتے ہوئے پاؤن تو

اللہ تعالے کے شوق اور اوسکی ملاقات کی محبت سے اوسکو خرید لون مین نے اوس سے کہا کہ تو کر تجھے اپنے عمل پر وثوق ہے اوسنے کہا نہین لیکن مین اوس سے محبت
رکھتی ہون مجھے اوسکے ساتھہ حسن ظن ہے کیا تجھے یہہ گمان ہے کہ وہ مجھے عذاب کریگا اور مین اوس سے محبت رکھتی ہون اوسکو چاہتی ہون آبو عبد اللہ ساجی
رحمہ اللہ اپنی مناجات مین کہتے تھے بیشک تو خوب جانتا ہے اس بات کو اگر تو مجھے اختیار دیدے ان دو باتون مین ایک یہہ کہ دنیا جب سے پیدا کی گئی ہے
میرے لئے ہو اور مین دنیا مین حلال عیش و آرام کرون اور قیامت مین اوس سے نہ پوچھا جاؤن دوسرے یہہ کہ اسی گھڑی میری جان نکل جاوے تو مین
اسی کو اختیار کرون کہ ابھی میری جان نکل جاوے پھر کہتے کیا تو دوست نہین رکھتا کہ جسکی تو فرمان برداری کرتا ہے اوس سے ملاقات کرے ایک شخص
تیس برس فتح بن شخرف کے ساتھہ رہا وہ کہتا ہے مینے اونکو نہین دیکھا کہ اونہون نے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا ہو مگر ایک بار سر اوٹھایا اور آنکھون کو
کھولا اور آسمان کیطرف دیکھا پھر کہا میرا شوق تیری طرف دراز ہوا سو جلدی سے مجھے اپنے پاس بلا لے فتح موصلی رحمہ اللہ نے عید الضحیٰ کے دن کہا
بیشک نزدیکی چاہنے والون نے اپنی قربانیون کے ساتھہ تقرب حاصل کیا اور مین اپنے طول حزن کے ساتھہ تیری طرف تقرب کرتا ہون اے محبوب اور تو مجھے
دنیا کی گلیون مین کیون مہجور چھوڑتا ہے پھر اونکو غش آگیا اور لوگ اونکو اوٹھا لیگئے تین دن کے بعد دفن کردئے گئے رحمہ اللہ تعالے یہہ حال اون
لوگون کا ہے جنپر شوق ورجا غالب ہوا جسپر خوف غالب ہوتا ہے وہ اسکے خلاف ہے وہ موت کی آرزو نہین کرتا بلکہ اوسکو نہایت بری سمجھتا ہے یہانتک کہ
اوسکے ذکر سے دل اوسکا لگتا ہے کہ پھٹ جاوے آبو سلیمان دارانی رحمہ اللہ اون لوگون سے جھگڑے جو کہ اللہ تعالے کی ملاقات کے شوق کے لئے موت
کی تمنا کرتے ہین انہون نے اس باب مین اونکی مخالفت کی اور کہا اگر مین جان لون کہ بات یہی ہے جیسا یہہ کہتے ہین تو دوست رکھتا ہون کہ میری جان
اسی گھڑی نکل جاوے لیکن عبادت کے انقطاع اور برزخ مین رہنے کی وجہ سے یہہ کیونکر ہو سکتا ہے ہم تو اوس سے بعث کے بعد ملاقات کرینگے آحمد ابن ابی الحواری
نے کہا اللہ تعالے تو دنیا مین لائق تر ہے کہ ہم اوسکی ملاقات کرین یعنی ذکر کے ساتھہ اس سے معلوم ہوا کہ ابو سلیمان اور انکے صاحب احمد کہتے ہین کہ جو طاعت
کی حلاوت اور معاملے کی لذت اور دلون کی روشنی اور تقرب اونکا علام الغیوب سے عارفین محبین کو دنیا مین حاصل ہوتا ہے یہہ اوس سے اکمل ہے جو قبل بعث
برزخ مین اونکو حاصل ہوگا اسلئے کہ اللہ تعالے کا آنکھون سے دیکھنا بدون قیامت کے ممکن نہین ہے یہہ دیدار تو قیامت کے دن ہی ہوگا حدیث شریف مین
آیا ہے کہ قیامت کا دن پہلا دن ہے کہ جسمین آنکھہ اللہ عزوجل کیطرف دیکھیگی اور اکثر لوگ انکے مخالف ہین وہ کہتے ہین محبین کے لئے برزخ مین اللہ تعالے سے
کبھی قرب و اتصال حاصل ہوتا ہے اور ارواح کو اوسکی رویت نصیب ہوتی ہے سو یہہ اوس سے اکمل ہے جو کہ دنیا مین عمل کے سبب سے اونکو نصیب ہوا جیسا
کہ عیش و آرام برزخ کا مخلوقات جنت کے ساتھہ دنیا کی نعیم سے اکمل ہے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جان رکھو کہ تم اپنے رب کو ہرگز نہ دیکھوگے یہانتک کہ تم
مرجاؤ اسکا مفہوم اسپر دلالت کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ کا دیدار مرنے کے بعد حاصل ہوگا اس باب مین قدیماً و حدیثاً اسقدر خواب نقل کئے گئے ہین کہ اونکا ذکر کرنا
طول ہے کل عارفون نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ جو عارفین محبین کو بعث کے بعد حاصل ہوگا وہ اوس سے اکمل ہے جو اونکے دلون کو دنیا مین حاصل ہوتا ہے
اسلئے کہ دنیا مین جو دلون کو حاصل ہوتا ہے غایت درجہ اسکا یہہ ہے کہ انوار ایمان کی تجلی دلمین یہانتک ہوتی ہے کہ غیب مثل شہادت کے ہوجاتا ہے اور جو لوگ
یہہ کہتے ہین کہ روحین اور دل بالمشاہدہ ظاہر ظہور اللہ تعالے کو دنیا مین دیکھتے ہین سو یہہ لوگ غلطی پر ہین اسلئے کہ یہہ کسی کے لئے ثابت نہین ہوا مگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے لئے معراج کی رات مین جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسکو ذکر فرمایا ہے بعض نے ایک کتاب تفضیل العبادات علی نعیم الجنات نام تالیف کی اسمین یہہ
اشارہ کیا کہ عبادتین رب کا حق ہے اور نعیم نفس کا حظ ہے گویا یہہ گمان کیا کہ جنت مین سوائے برتنے مخلوقات جنت کے اور کوئی نعیم اوسمین نہین ہے سو یہہ بڑی
غلطی ہے اسلئے کہ اعلے نعیم جنت وہ ہے جو اللہ سبحانہ کی معرفت اور اوسکا مشاہدہ اوسمین حاصل ہوگا اسواسطے کہ علم یقین وہان عین یقین ہوجائیگا اور ایسی
بڑی معرفت حاصل ہوگی جو اس سے پہلے موجود نہ تہی بلکہ کسی بشر کے دلپر بہی کبھی اوسکا خطرہ نہین گزرا اور ایسی ہی جنت والون کی توحید اور اونکا دوام ذکر

اونکی سب لذتون سے زیادہ کامل ہے اور اسی لیے اونکو تسبیح کا الہام کیا جاویگا جیسا کہ سانس لینے کا الہام ہوگا ابن عیینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لا الہ الا اللہ
اہل جنت کے لیے ایسا ہے جیسا ٹھنڈا پانی دنیا والون کے لیے اور ایسا ہی اونکا گنگنانا قرآن شریف کے ساتھ اور اوسکا سننا اور ان سب سے بڑھکر قرآن
شریف کا سننا اللہ تعالیٰ سے سو یہہ کہان اور اہل دنیا کا پڑھنا اور سننا اونکا ذکر کہان ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * ما للتراب ورب الارباب
اور اسکے سوا اور عبادتین سو جنمین بدن پر مشقت ہے وہ اہل جنت سے ساقط ہین ایسے ہی وہ عبادت جسمین ایکطرح کی ذلت وخضوع ہے جیسے سجدہ وغیرہ
اور جو عبادتین کہ دنیا مین اونکے سبب سے اہل معرفت کو نعیم حاصل تھے وہ اونکے لیے جنت مین کئی درجے زیادہ حاصل ہونگی اور بدن تکلیف دنیا کی مشقت
سے راحت مین ہوگا وہان اونکے لیے دل اور بدن کی راحت بالکل وجوہ جمع ہوجاویگی مثلاً نماز کہ دنیا مین عارف لوگ اس سے لذت لیا کرتے تھے اونکو نہایت
مزہ حاصل ہوتا تھا اسلیے کہ نماز مین اللہ تعالیٰ کی مناجات ہوتی ہے آثار قرب کے ظاہر ہوتے ہین کتاب عزیز کی تلاوت ہے اونپر حالتین وارد ہوتی ہین
اور اسکی مثل اور دلکی نعیم نصیب ہوتی ہے اور کبھی ایسے مستغرق ہوجاتے ہین کہ بدن کی تکلیف کا شعور تک باقی نہین رہتا سو اسقدر کہ جسکے سبب سے دنیا مین انکو
لذت حاصل ہوتی تھی جنت مین بلا شک یہہ زیادہ ہوگا خصوصاً نماز کے وقتون مین اسلیے کہ زیادہ کامل انمین سے وہ ہوگا جو کہ اللہ عز وجل کے مونہہ کی طرف
دن بھر مین دو بار دیکھیگا صبح وشام صبح وعصر کی نماز کے وقت مین جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث مین مرفوعاً اور موقوفاً وارد ہوا ہے اور اسی طرف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جریر بجلی مین اشارہ فرمایا ہے یعنی بعد ذکر رویت الٰہی کے ان دونون نمازون پر محافظت کرنے کی ترغیب فرمائی
ہے پس جو نعیم کہ اہل جنت کے لیے ان وقتونمین رویت ومخاطبت کے ساتھ حاصل ہوگی وہ زیادہ کامل ہے اوس سے جو اونکو دنیا مین حاصل ہوتی ہے ایسے
ہی جمعے کی نماز کہ اہل جنت اسوقت یوم المزید مین جمع ہونگی اور اللہ سبحانہ اونکے لیے تجلی فرمائیگا اونسے بات چیت کریگا اور ایسے ہی دونون عید دن مین
سو یہہ زیادہ کامل ہے اوس سے جو اونکو دنیا مین اپنی خلوتون مین آثار قرب اور حلاوت مناجات کی حاصل ہوتی تھی باوجود بدن کی راحت اور راز کی
نعیم کے پس اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ نعیم جنت کی دنیا کی نعیم سے مطلقاً اکمل ہے اور برابر ہے اسمین بدن کی لذت کھانے پینے جماع کے ساتھ اور قلوب
وارواح کی لذت معارف علوم قرب واتصال انس ومشاہدے کے ساتھ اور اس سے یہہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ من جاء بالحسنة فله خير منها اپنے ظاہر
پر ہے تاویل وتکلف کی کچھہ ضرورت نہین اسلیے کہ بہت سے مفسرون نے اس آیت کی تفسیر مین حسنہ کی تفسیر کلمہ توحید کے ساتھہ کی ہے اور جزا کی تفسیر جنت کے ساتھ
پھر اسمین اشکال بیان کیا ہے کہ اس صورت مین جنت کی تفضیل توحید پر لازم آتی ہے سو تقریر مذکور سے یہہ اشکال جاتا رہا اور یہہ بات کھل گئی کہ جو توحید جنت
مین ہوگی وہ دنیا کی توحید سے اکمل ہے ایسے ہی محبت ومعرفت وشوق کا حال ہے بعض حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ یوم المزید مین جنت والے جمعے کے دن سے
زیادہ کسی چیز کیطرف مشتاق نہونگے اور جس غلطی کیطرف اشارہ کیا مشابہ اوسکے یہہ قول ہے جو کہ لوگ کہتے ہین کہ عرفا دنیا مین اللہ عز وجل کیطرف مشتاق
نہین ہوتے اسلیے کہ وہ تو اپنے دلون سے اوسکو حاضر مشاہدہ کرتے ہین اور اونکے دلون مین اوسکے انوار رہتے ہین اونکے دلون کے لیے اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا
ہے سو اسکے ساتھ اونکو انس ہوتا ہے اور وہ اطمینان پکڑتے ہین یہہ بات اگرچہ بعض سلف متقدمین سے نقل کیگئی ہے لیکن یہہ بھی غلط ہے شاید یہہ بات اوس
شخص سے صادر ہوئی کہ اوس نے جس چیز کا مشاہدہ کیا اوسکو اوسمین حالت استغراق کی پیدا ہوگئی اوسنے گمان کیا کہ اسکی ورا اور کوئی مطلب نہین ہے یہہ
بات ایسی ہے جیسے بعض نے کہا کہ مجھپر کئی وقت اسطرح کے گزرتے ہین کہ مین کہتا ہون کہ جس حال مین مین ہون اگر اہل جنت ایسے حال مین ہین تو بیشک وہ نہایت
عمدہ عیش مین ہین اور یہہ بات معلوم ہے کہ یہہ شخص جس عیش ولذت مین ہے جنت والے کئی درجے زیادہ اس سے مزے مین ہین لیکن اسکو جو مزہ حاصل ہوا اسنے
اوسکو بڑا سمجھا اور گمان کیا کہ اسکے ورا اور کوئی چیز نہین ہے عند التحقیق یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو تجلی انوار ایمان کی دنیا مین دلون کو حاصل ہوتی ہے ہی لاتی
کرتی ہے اوسکی عظمت پر جو کہ جنت مین حاصل ہوگی اور ان دونون مین کسی طرح کی نسبت نہین اسیوجہ سے اسکے ماورا کیطرف شوق بڑھتا جاتا ہے دیکھو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اسکے کہ آپ مشاہدے اور معرفت مین ساری خلق سے زیادہ کامل تھے اپنے رب کی اوسکی ملاقات کے شوق کا سوال فرماتے تھے اور وصال کے باب مین ارشاد فرماتے تھے کہ مین تمسا نہین ہون مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے اس قول مین اس امر کیطرف اشارہ فرمایا کہ آپکے قلب کے لیے آثار قرب وانس کے ظاہر ہوتے ہین کہ آپکو قوت دیتے ہین اور بمنزلہ غذا کے ہوجاتے ہین اسوجہ سے کہانے پینے کی کچھہ پروا نہین رہتی جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

لها احادیث من ذکراك تشغلها   عن الطعام وتلهیها عن الزاد

ائمۂ عارفین ہمیشہ سے شوق کا اثبات کرتے آئے ہین اور اپنے نفوس سے اوسکی خبر دیتے رہے ہین جیسا کہ عبد الواحد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا اے میرے بہائیو تم کیون نہین روتے اللہ عزوجل کے شوق کے لیے خبردار بیشک جو کوئی اپنے مالک کے شوق مین رویا وہ اوسکو اپنے دیدار فائض الانوار سے محروم نفرمائیگا صالح مری رحمہ اللہ نے کہا مجھے کعب رضی اللہ عنہ سے یہہ بات پہونچی کہ وہ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ عزوجل کے اشتیاق مین رویا اللہ تبارک وتعالے اپنا دیدار اوسکے لیے مباح فرماویگا ابو عبیدہ خواص رحمہ اللہ بازارون مین چلتے اور اپنے سینے پر ہاتھہ مارتے اور کہتے واشوقاہ الی من یرانی ولا اراہ یعنی جو مجھے دیکھتا ہے اور مین اوسے نہین دیکھتا مین اوسکی طرف مشتاق ہون کہتے ہین ایک عورت عابدہ ہمیشہ چلاتی اور کہتی کیا یہہ بات تعجب کی نہین ہے کہ مین تم مین زندہ رہون اور میرے دل مین میرے رب کا ایسا شوق ہو جیسے آگ کے شعلے کہ کبہی نہ بجہے یہانتک کہ مین اپنے طبیب کیطرف جاؤن جسکے ہاتھہ مین میری بیماری کی صحت وشفا ہے ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن جب اللہ تعالے کے ساتھہ ایمان لاتا ہے اور اوسکا ایمان مضبوط ہوجاتا ہے تو اللہ تعالے سے ڈرنے لگتا ہے پہر جب اوسنے اللہ تعالے سے خوف کیا تو اس خوف سے ہیبت اللہ تعالے کی پیدا ہوجاتی ہے اور جب ہیبت جم جاتی ہے تو اوسکی طاعت کو دوام ہوتا ہے پہر جب فرمانبردار ہوگیا تو طاعت سے رجا پیدا ہوتی ہے اور جب رجا کا درجہ جم گیا تو رجا سے محبت پیدا ہوتی ہے جب اوسکے دل مین محبت کے معانی مضبوط ہوجاتے ہین تو اسکے بعد شوق کا درجہ جمتا ہے پہر جب مشتاق ہوا تو یہہ شوق اوسکو انس باللہ کیطرف پہونچا دیتا ہے اور جب اللہ تعالے کے ساتھہ انس ہوا تو اللہ تعالے کیطرف مطمئن ہوجاتا ہے جب اللہ تعالے کیطرف مطمئن ہوگیا تو اوسکی رات مزے مین کٹتی ہے اور اوسکا دن لذت مین گزرتا ہے اوسکا چہپا آرام مین اور کہلا چین مین ہوتا ہے ؎

اب اوسکے ساتھہ گزرتی ہے بحظ توفیق   مزے مزے کے ہین ایام پیاری پیاری رات

لیکن اسمین شک نہین کہ شوق اضطراب وبیچینی کا مقتضی ہے مگر اللہ سبحانہ اپنے بعض مشتاقون کو ایسا انس اور طمانینت عنایت فرماتا ہے کہ جسکی وجہ سے اونکی بیقراری کو سکون ہوجاتا ہے جیسا کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہین کہ مینے ایک دن کہا الٰہی اگر تو نے اپنے محبین مین سے کسی کو ایسی چیز عنایت فرمائی ہو کہ اوس سے اونکے دلون کو تیری ملاقات سے پہلے سکون نصیب ہوا ہو تو یہہ مجھے بہی عنایت فرما اسلیے کہ بیقراری نے مجھے نہایت ستایا ہے کہتے ہین مینے اللہ تعالے کو خواب مین دیکہا مجھے اپنے سامنے ٹہرایا اور مجھہ سے ارشاد فرمایا اے ابراہیم کیا تجھے مجھہ سے شرم نہین آتی کہ تو مجھہ سے سوال کرتا ہے کہ مین تجھے ایسی چیز دون کہ جس سے تیرے دلکو میری ملاقات سے پہلے سکون ہوگیا قرار پکڑتا ہے مشتاق کا دل اپنے غیر حبیب کیطرف بلکہ کیا آرام پاتا ہے محب سوا اوسکے جسکی طرف مشتاق ہے کہتے ہین مین نے عرض کیا یارب مین تو تیری محبت مین حیران ہوگیا سو مین نہین جانتا کہ کیا کہون ابو نعیم نے باسناد خود عبد العزیز بن محمد سے روایت کیا یہہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا کہ کوئی کہنے والا یہہ کہرہا ہی کون حاضر ہوتا ہی مین اوسکے پاس گیا اوسنے مجھہ سے کہا کیا تو نہین دیکہتا ہے اس شخص کو کہ کہڑا ہوا لوگون کو وعظ کررہا ہے اور اعلے مراتب انبیا سے اونکو خبر دے رہا ہے تو اوسکے لیے شاید تو اوس سے ملے اوسکی بات سنی اوسکے فارغ ہونے سے پہلے پہر مین اوس شخص کے پاس گیا دیکہا کہ لوگ اوسکے گرد ہین اور وہ کہہ رہا ہے ؎

ما نال عبد من الرحمن منزلة   اعلی من الشوق ان الشوق محمود

یعنی نہین پایا کسی بندے نے کوئی مرتبہ رحمن سے کہ وہ شوق سے اعلے ہو بیشک شوق عمدہ چیز ہے پہر اوسنے سلام کیا اور منبر سے اوترپڑا میرے قریب ایک آدمی تہا

مین نے اوس سے پوچھا یہہ کون ہے اوسنے کہا کیا تو اسکو نہین پہچانتا مینے کہا نہین کہا یہہ داؤد طائی ہین مجھے خواب مین اوس سے تعجب ہوا اوس شخص نے کہا کیا
تو تعجب کرتا ہے اوس سے جو تونے دیکھا قسم ہے اللہ کی بیشک جو قربت و نزدیکی کہ داؤد کے لیے اللہ کے ہان ہے وہ اس سے اکثر ہے اور اکثر ہے ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مینے راہ مین دیکھا کہ ایک جوان آدمی دبلا پتلا بتلی پنڈلیون والا رو رہا ہے اور کہتا ہے واشوقاہ لمن یرانی ولا اراہ
یعنی مین اوسکا مشتاق ہون جو مجھے دیکھتا ہے اور مین اوسکو نہین دیکھتا مینے کہا وہ کون ہے اوسنے دو شعر پڑہے مضمون انکا یہہ ہے کہ میرا ایسا دوست ہے
کہ کیفیت اوسکی بیان نہین ہوسکتی نہ اوسکا کوئی مشابہ ہے اور میرا ایسا مقام ہے کہ نہ کوئی گہر ہے نہ کوئی خیمہ مین عشق کے گہر سے آیا ہون اوسکی مثال نہین بیان کرسکتا
ایسے شخص کے پاس سے کہ مجھے طاقت نہین کہ مین اپنے مونہہ سے اوسکی شرح کرون پہر دیر تک غشی رہی مینے اوسکو ہلایا تو وہ مرچکا تہا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین رات کو وادی کنعان سے چلا ناگاہ ایک شخص یہہ آیت پڑہتا ہوا میری طرف چلا آرہا ہے وبدا لہم
من اللہ مالم یکونوا یحتسبون جب وہ میرے قریب آیا تو معلوم ہوا کہ عورت ہے اوپر صوف کا جبہ صوف کا برقع تہا ہاتہہ مین برچھی و ڈولچی تہی اوسنے کہا تو کون
ہے مجھہ سے خوف نکرنا مین نے کہا غریب آدمی ہون وہ بولی کیا تو اللہ تعالے کے ساتہہ غربت پاتا ہے وہ تو غرباکا مونس ضعفا کا معین ہے مین نے رو دیا اوس نے
کہا تو کیون روتا ہے مین نے کہا دکہہ کی دوا ملگئی اوسنے کہا اگر تو اپنے قول مین صادق ہے تو پہر کیون روتا ہے مینے کہا اللہ تجہپر رحم کرے کیا صادق نہین روتا
کہا نہین مینے کہا کیون کہا اسلیئے کہ رونا تو دلکی راحت ہے اور ایک جاے پناہ ہے کہ دل اوسکی طرف پناہ پکڑتا ہے جو کچہہ دل نے پوشیدہ رکہا ہے وہ زیادہ حقدار
ہے چہپانے سے رہا رونا سو یہہ اولیا کے نزدیک ضعف ہے مین اوسکی بات سے متعجب ہوا اوسنے کہا تجھے کیا ہوا مینے کہا مین تیری بات سے متعجب ہوگیا اوس نے
کہا کیا اوس دکہہ کو بہول گیا جسکا تونے ذکر کیا مینے کہا اللہ تجہپر رحم کرے اگر تیری راے ہو تو مجھے کچہہ فائدہ پہونچا شاید اللہ تعالے اوس سے مجھے نفع دے کہا جو بات
فائدے کی حکیم نے تجھے بتا دی تو اوسکے ساتہہ طلب زیادتی سے غنی نہین ہوا مینے کہا اللہ تجہپر رحم کرے مین تو مستغنی نہین ہون کہ اولیا سے زیادہ نہ چاہون اوس نے
کہا سچ کہا تونے اے مسکین تو اپنے مولی کو دوست رکہہ اوسکی طرف مشتاق ہو اسلیئے کہ اوسکے واسطے ایک دن ہے جسمین وہ اپنے نورانی جمال کے ساتہہ تجلی فرماویگا اپنی
کرامت اپنے اولیا و اصفیا و اہل مودت کے واسطے ظاہر کریگا پہر اپنے صفات کے کمال جمال کی تجلی کے وقت شراب جمال سلسبیل وصال سے ایک ایسا پیالہ اونکو پلاویگا
کہ اوسکے بعد پہر کبہی پیاسی نہونگی پہر اوسکو وجد آگیا چلاکے کہنے لگی اے میرے دلکے دوست کبتک تو مجھے ایسے گہر مین ڈالے رکہیگا جہان مین کوئی سچا دوست نہین پاتی
پہر وہ مجھے چہوڑکے وادی مین اوترگئی اور یہہ کہتی جاتی تہی الیک لا الی النار الیک لا الی النار یہانتکہ اوسکی آواز مجہسے منقطع ہوگئی رضی اللہ عنہا ٭

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بیت المقدس کے کسی جنگل مین بیٹھا ہوا تہا ناگہان ایک آواز سنی کہ کوئی شخص یہہ مناجات کر رہا ہے
اے بے گنتی نعمتون والے اور اے جود و بقا والے تو میرے دل کی آنکہہ کو نفع دے کہ وہ تیرے جبروت مین جولان کرے اور اے لطیف تو اپنے جود و لطف کے ساتہہ
میری ہمت کو متصل کردے اور اے رؤف تو اپنے جلال بہار کے ساتہہ متحیرون کی راہون سے مجھے پناہ دے اور دونون حالون مین تو مجھے اپنا خادم و طالب کرلے اور
اے میرے دلکے روشن کرنے والے اور میری طلب کی غایت تو قصد مین میرا رفیق ہوجا مینے اوس آواز کو تلاش کیا تو وہ ایک عورت تہی جیسے جلی ہوئی لکڑی صوف
کا کرتا پہنے بالون کی اوڑہنی اوڑہے ہوئے تہی اوسکو محنت و مشقت نے دبلا رنج نے فنا حسرت نے پگہلا دیا وجد نے قتل کر ڈالا تہا مینے کہا السلام علیک اوسنے کہا اے ذوالنون
وعلیک السلام مینے کہا لا الہ الا اللہ تونے میرا نام کیونکر پہچانا تونے تو اس سے پہلے مجھے نہین دیکہا تہا کہا حبیب نے میرے لئے اپنا ستر کہولدیا پردہ نابینائی میرے دل سے
دور کردیا تیرا نام مجھے بتلا دیا مینے کہا تو پہر اپنی مناجات کر اوسنے کہا اے نور و بہار کے صاحب مین تجہہ سے یہہ چاہتی ہون کہ جو مین پاتی ہون اوسکی بلائی میری طرف
سے پہیر دے مجھے زندگی سے وحشت ہوگئی پہر مرکر گر پڑی مین متحیر و متفکر رہگیا اتنے مین ایک بڑہیا دیوانی سی آئی اسنے اوسکی طرف دیکہا یہہ کہا حمد ہے اوس اللہ کو
جسنے اوسکا اکرام کیا مینے پوچہا یہہ عورت کون تہی کہا مین تو زہرا و لہانہ ہون اور یہہ میری بیٹی تہی بیس برس سے لوگون کا یہہ گمان تہا کہ یہہ دیوانی ہے اسکو

رب عز وجل کے شوق نے قتل کیا رضی اللہ عنہا ؀

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے جنگل مین ایک نوجوان آدمی دیکھا اوسکا بدن گورا مثل چاندی کے تھا اوسکے جسم پر عشق و محبت کا اثر تھا حج کرنے کا ارادہ تھا مین اوسکے ہمراہ ہوا مینے اوسکو وصیت کی بعد مسافت کا ذکر کیا وہ یہ شعر پڑہنے لگا ؎

بعید علی الکسلان اوذی ملالۃ | فاما علی المشتاق غیر بعید

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مین نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ کعبے کے پردے سے لگی ہوئی یہ شعر پڑہ رہی تھی ؎

یا حبیب القلوب ما لی سواکا | فارحم الیوم زائرا قد اتاکا | عیل صبری و زاد فیک اشتیاقی | وابی القلب ان یحب سواکا

انت سؤلی و بغیتی و مرادی | لیت شعری متی یکون لقاکا | لیس قصدی من الجنان نعیما | غیر انی اریدها لاراکا

حکایت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے مکے کی راہ مین ایک اپاہج آدمی کو دیکھا کہ وہ سُرین کے بل چلتا تھا مینے اوس سے پوچھا تو کہان سے آیا اوسنے کہا سمرقند سے مین نے کہا راہ مین کتنی مدت گزری اوس نے دس برس سے زیادہ بیان کیا مینے اپنی آنکھ اوسکی طرف اوٹھائی متعجب ہو کر دیکھنے لگا اوسنے کہا اے شقیق تو کیون میری طرف دیکھتا ہے مینے کہا مین تعجب کرتا ہون تیرے ضعف مہجت اور بُعد سفر سے اوسنے کہا اے شقیق سفر کی دوری کو تو شوق قریب کر دیتا ہے اور میرے ضعف مہجت کو میرا مولی اوٹھاتا ہے اے شقیق تو کیا تعجب کرتا ہے بندہ ضعیف سے کہ اوسکو مولاے لطیف اوٹھاتا ہے پھر یہ شعر پڑہنے لگا ؎

ازورکم والھوی صعب مسالکہ | والشوق یحمل من لا مال یسعدہ | لیس المحب الذی یخشی مہالکہ | کلا ولا شدۃ الاسفار تقعدہ

حکایت عبداللہ بن فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نزدیک سری سقطی رضی اللہ عنہ کے حاضر تھا اور اونکی جان نکل رہی تھی اونہون نے میری طرف دیکھا تو مین روتا تھا اونہون نے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد تو کیون روتا ہے مین نے کہا مین آپکا حال دیکھ کے روتا ہون فرمایا تو نہ رو اسلئے کہ مینے اپنا حساب اللہ عز وجل کے ساتھ کر رکھا ہے بیس برس تک تو مینے اوسکو ڈہونڈا یہانتک کہ مینے اوسکو پایا جب اوسکو پایا تو اوسنے مجھ سے خدمت چاہی سو بیس برس مینے اوسکی خدمت کی پھر اوسنے مجھے رُلایا تو بیس برس اوسپر رویا پھر اوسنے مجھے مشتاق کیا تو بیس برس تک اوسکی طرف مشتاق رہا پھر اوسنے مجھے فنا کیا تو بیس برس اوسکے ساتھ فانی رہا اور اب مین آرزو رکھتا ہون کہ اوسکو دیکھون فابقی لہ ویہ و معہ اے ابو محمد اب تو تجھے چاہیئے کہ تو مجھے مبارکباد دیوے بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین سری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مینے اونکو دیکھا کہ وہ ایک کپڑے سے اپنا گھر جھاڑ رہی تھی اور یہ دو شعر پڑہتی جاتی تھی ؎

و ما رمت الدخول علیہ حتی | حللت محلۃ العبد الذلیل | واغمضت الجفون علی قذاھا | وصنت النفس عن قال و قیل

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے ایک کالے آدمی کو دیکھا کہ وہ کعبے کے گرد طواف کرتا تھا اور کہتا جاتا تھا انت انت یعنی تو ہی تو ہے اور اسپر اور کچھ زیادہ نہین کرتا تھا مینے اوس سے کہا اے اللہ کے بندے اس سے تیری کیا مراد ہے اوسنے یہ شعر پڑہے ؎

بین المحبین سر لیس یفشیہ | خط و لا قلم عنہ فیحکیہ | نار یقابلھا انس یمازجہ | نور یخبرہ عن بعض ما فیہ

شوقی الیہ و لا ابغی بہ بدلا | ھذی سرائر کتمان تناجیہ

باب ہفتم اس بیان مین کہ محبان الٰہی تلخی تقدیر کے ساتھ راضی رہتے ہین اور جو بلا خالق مختار کیطرف سے پہونچتی ہے اوس سے لذت لیتے ہین مزہ اوٹھاتے ہین حرف شکایت زبان پر نہین

لاتے بلکہ اونکے دلپر شکوے کا خطرہ تک نہین گزرتا جاننا چاہیے کہ پہلے یہہ بات گزر چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی دعا مین دیہہ فرمایا کرتے تھے
کہ آلہی مین تجہہ سے رضا کا سوال کرتا ہون بعد قضا کے اور ٹہنڈک عیش کی چاہتا ہون بعد موت کے اور تیرے مونہہ کیطرف دیکہنے کی لذت اور شوق تیری
ملاقات کا مانگتا ہون ترمذی نے بروایت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا کہ بیشک اللہ تعالے جب کسی قوم کو دوست رکہتا
ہے تو اوسکو بلا مین گرفتار کرتا ہے سو جو شخص راضی ہوا اوسکے لئے رضا ہے اور جو خفا ہوا اوسکے واسطے خفگی ہے جعفر بن برقان یزید بن اصم سے یہہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین حضرت عمر فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے
دیکہا اور وہ دنبے کی کہال سے کمر باندہے ہوئے تھے آپنے فرمایا اس شخص کیطرف دیکہو اللہ تعالے نے اسکے دل کو روشن کردیا بیشک مینے اسکو ماں باپکے
درمیان مین دیکہا ہے کہ وہ اوسکو بہت اچہی طرح سے کہلاتے پلاتے تھے اللہ و رسول کی محبت نے اوسکو اس چیز کیطرف بلایا جسکو تم دیکہہ رہے ہو اس حدیث
کو اسمعیلی نے سند عمر رضی اللہ عنہ مین روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے حلیہ مین ایک اور طریق سے مرسلاً بہی روایت کی گئی ہے حسین بن علی جعفی نے اور مین
ضعف ہے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپنے فرمایا نہین ہے کوئی بندہ کہ اللہ
اور اوسکے رسول کو دوست رکہے مگر محتاجی اوسکی طرف سیدہی بہے سیل کے بہاؤ پہاڑ کی چوٹی سے زیادہ تیز دوڑتی ہے اور رفق زیادہ جلد دوڑتا ہے
اوس شخص کیطرف جو کہ اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکہتا ہے سیدہے سیل کے بہاؤ سے اور جو شخص اللہ تعالے اور اوسکے رسول کو دوست رکہے
اوسے چاہیئے کہ بلا کے لئے زرہ طیار کر رکہے یعنی صبر اس حدیث کے معنی کئی وجوہ سے روایت کئے گئے ہین لیکن اکثر مین سوائے حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے اور ذکر نہین ہے موسیٰ بن وردان کہتے ہین جبکہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا اور موت نے آگہیرا انہون نے کہنا شروع کیا کہ تو اپنی رسی
سے گلا گہونٹ دے قسم ہے تیری عزت کی مین بیشک تجہے چاہتا ہون شہر بن حوشب عبد الرحمن بن غنم سے یہہ حارث بن عمیرہ کی حدیث سے روایت کرتے
ہین کہ معاذ رضی اللہ عنہ کو ایسی نزع کی حالت ہوئی کہ کسیکو نہ ہوئی تہی جب انکو سکرات موت سے افاقہ ہوتا تو اپنی آنکہہ کہولتے پہر کہتے اپنی رسی سے
گلا گہونٹ دے قسم ہے تیری عزت کی تو بیشک جانتا ہے کہ مقرر میرا دل تجہہ سے محبت رکہتا ہے صالح بن حسان نے کہا جبکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت آئی
تو انہون نے کہا یہہ آخر گہڑی ہے دنیا سے آلہی تو بیشک جانتا ہے کہ مقرر مین تیری ملاقات کو دوست رکہتا ہون ابو علی رازی کہتے ہین کہ مین تیس برس
فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کی صحبت مین رہا مینے اونکو نہ ہنستے دیکہا نہ تبسم کرتے مگر جسدن اونکا بیٹا علی مرا مینے اون سے اس باب مین عرض کیا اونہون
نے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے ایک امر کو دوست رکہا سو مینے دوست رکہا جسکو اللہ نے دوست رکہا دو یہ کہتے ہین مینے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ
سے سنا وہ فرماتے تہے کہ درجہ رضا کا اللہ تعالے سے درجہ مقربین کا ہے نہین ہے درمیان اونکے اور درمیان اللہ کے مگر روح و ریحان کہتے ہین یہہ
بہی مینے اونکو کہتے سنا کہ سب سے زیادہ حقدار رضا کے ساتہہ اللہ سے عارف باللہ ہین ابو عبد اللہ باجی نے کہا ایک آدمی نے فضیل بن عیاض رضی اللہ
عنہ سے پوچہا کہ آدمی غایت محبت آلہی کو کب پہونچتا ہے آپنے اوس سے کہا جبکہ اوسکا دینا اور نہ دینا تیرے نزدیک دونون برابر ہوجاوین تو بیشک تو
اوسکی محبت کی غایت کو پہونچگیا حافظ ابو القاسم دمشقی نے اپنی تاریخ مین باسناد خود ابو شعیب سے ذکر کیا ہے یہہ کہتے ہین مین نے ابراہیم
بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مکے تک ہمراہ جانے کا سوال کیا اونہون نے مجہہ سے کہا کہ اس شرط پر کہ نہ دیکہے تو مگر اللہ کے لئے اور اللہ کے ساتہہ
مین نے اس بات کی اپنے نفس پر اون سے شرط کی پہر مین اونکے ساتہہ چلا ایک وقت ہم طواف مین تہے کہ ناگاہ ہمکو ایک لڑکا ملا کہ اوس نے
اپنے حسن و جمال سے لوگون کو مفتون کیا ابراہیم نے اوسکی طرف نظر جمائی جب وہ دیر تک اوسکو دیکہتے رہے مین نے عرض کیا
اے ابو اسحق کیا آپ نے مجہہ سے شرط نہین لی کہ ہم نہ دیکہین مگر اللہ تعالے کے لئے اور اللہ تعالے کے ساتہہ اونہون نے کہا

ہان مین نے کہا آپکو مین دیکہہ رہا ہون کہ آپ اس لڑکے کیطرف نظر جمائے ہوئے ہو اونہون نے کہا یہہ میرا بیٹا ہے اور یہہ لوگ میرے غلام اور میرے خادم
ہین جو اوسکے ساتہہ ہین اگر کوئی چیز نہوتی تو مین اوسکا بوسہ لیتا لیکن تو جا اور میری طرف سے اوسکو سلام کہہ یہہ کہتے ہین کہ مین اوسکے پاس گیا اور اوسکے
والد کا سلام کہا وہ اپنے والد کے پاس آیا اونکو سلام کیا انہون نے اوسکو مع خادمون کے پہیر دیا اور کہا تو لوٹ جا انتظار کر اوس چیز کا جو تجہہ سے ارادہ
کی جاوے پہر کہنے لگے مین نے ساری خلق کو تیری محبت مین چہوڑ دیا اور اپنے عیال کو یتیم کر دیا تاکہ تجہے دیکہون سو تو محبت مین اگر میرے جوڑ جوڑ ٹکڑے
کر دے تو ہرگز میرا دل تیرے غیر کیطرف نہ جہکے گا ابن ابی الدنیا نے باسناد خود عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا یہہ کہتے ہین کہ مین ناحیہ قریہ
کیطرف نکلا ناگاہ ایک کالا جذامی آدمی ملا جذام کے سبب ہر عضو اوسکا جدا ہو گیا تہا اندہا اور اپاہج ہو گیا تہا لڑکے اوسکو پتہر مارتے تہے یہانتک کہ اوسکے مونہہ
کو خون آلود کر دیا تہا مین نے اوسے دیکہا کہ وہ اپنے ہونٹہہ ہلاتا تہا مین اوسکے قریب گیا تاکہ سنون کہ وہ کیا کہتا ہے وہ یہہ کہہ رہا تہا اے میرے سید بیشک
تو خوب جانتا ہے کہ اگر تو میرا گوشت مقراضون سے کترے اور ہڈیان میری آرون سے چیرے تو یہہ نہ بڑہا ویگا تیرے لئے مگر محبت کو سو جو تو چاہے میرے ساتہہ
کر اوزاعی رحمہ اللہ سے مروی ہے یہہ کہتے ہین مجہے بعض حکمار نے حدیث کی کہ مین نے ایک آدمی کو دیکہا کہ اوسکے دونون ہاتہہ پاؤن جاتے رہے تہے اور
وہ یہہ کہتا تہا الٰہی مین تیری ایسی حمد کرتا ہون کہ تیری خلق کی تعریفون کی برابر ہو مثل تیری بڑائی کے ساری خلق پر اسلئے کہ تو نے فضیلت مین مجہے اپنی بہت
سی مخلوق پر بڑہا دیا ہے اوس سے کہا کہ تو کونسی نعمت پر اوسکی حمد کرتا ہے اوسنے کہا کیا تو نہین دیکہتا کہ اوسنے میرے ساتہہ کیا کیا مین نے کہا ہان اوس نے
کہا قسم ہے اللہ کی اگر اللہ تعالےٰ آسمان سے آگ مجہپر برسا دے کہ وہ مجہے جلا دے اور پہاڑونکو حکم دے کہ وہ مجہے ہلاک کر دین اور دریاؤن کو حکم کرے کہ
وہ مجہے ڈبو دین اور زمین کو حکم دے کہ مجہے دہسا دے تو مین نہ زیادہ کرونگا اوسکے لئے مگر محبت کو اور نہ زیادہ کرونگا مگر شکر کو بکر بن خنیس رحمہ اللہ کہتے ہین
میرا گزر ایک مجذوم پر ہوا وہ یہہ کہتا تہا قسم ہے تیری عزت و جلال کی اگر تو مجہے بلا کے ساتہہ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تو مین نہ زیادہ کرونگا تیرے لئے مگر حب
کو ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ بسند خود خلف بزار سے روایت کرتے ہین کہ اونکے پاس ایک مجذوم کو کہ جسکے ہاتہہ پاؤن جاتے رہے تہے اندہا ہو گیا
تہا لائے انہون نے اوسکو جذامیون کے ساتہہ رکہا اور اوس سے غافل ہو گئے پہر اوسے یاد کیا اور کہا اے فلانے مین تجہہ سے غافل ہو گیا اوسنے کہا میرا
حبیب اور وہ جس سے مین محبت رکہتا ہون اوسکی محبت نے میری آنتون وغیرہ کو گہیر لیا سو مین جس حال مین ہون اوسکی محبت کے ہوتے ہوئے مجہے کوئی
ایذا و تکلیف معلوم نہین ہوتی اور وہ مجہہ سے غافل نہین ہے پہر مین نے اوس سے کہا کہ بیشک مین تجہے بہول گیا اوسنے کہا بیشک میرے لئے وہ شخص ہے
کہ مجہہ یاد کرتا ہے اور کیونکر دوست اپنے دوست کو نہ یاد کرے وہ تو عقل کہوے ہوئے اوسکے پیش نظر ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے باسناد خود بنان حمال رحمہ اللہ
سے ذکر کیا بنان نے کہا محبت مین پکا نہین ہوتا یہانتک کہ محبت مین بلا کے ساتہہ مزہ لیوے جیسے اغیار نعمتون کے اسباب کے ساتہہ مزہ لیتے ہین عبدالصمد
زاہد رحمہ اللہ کہتے تہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی تعذیب مین اونکے لئے ایک شیرینی پیدا کرتا ہے یعنی وہ ایذا و فقر پر صبر کرتے ہین ایک عارف عورت نے کہا نعمتین
نہین ہین مگر انس اللہ تعالےٰ کے ساتہہ اور موافقت اوسکی تدبیر کے لئے ایک آدمی نے فضیل رضی اللہ عنہ سے محتاجی کا شکوہ کیا انہون نے کہا کہ دوسرے
کو مدبر کرے غیر اللہ کو چاہتا ہے رابعہ رحمہا اللہ نے کہا جب اولیار کے لئے اللہ کسی چیز کا حکم کرتا ہے وہ اوس سے ناخوش نہین ہوتی یحییٰ بن معاذ رضی اللہ
عنہ نے کہا جو تو اپنے رب سے محبت رکہے پہر وہ تجہے بہوکا مارے اور ننگا کرے تو تجہپر واجب ہے کہ تو اوسکی برداشت کرے اور خلق سے اوسکو چہپاوے اسلئے کہ
دوست تو اپنے دوست کی ایذا کی برداشت ہی کرتا ہے یہہ کیونکر ہو تیرا تو یہہ حال ہے کہ جو اوسنے تیرے ساتہہ نہین کیا تو اوسمین اوسکا شکوہ کرتا ہے فتح
موصلی رحمہ اللہ سردی کی راتون مین اپنے بال بچون کو جمع کرتے اور اونپر اپنا کملی ڈالتے پہر کہتے الٰہی تو نے مجہے محتاج کیا اور میرے گہر والون کو فقیر کیا اور
مجہے بہوکا مارا اور میرے عیال کو بہوکا مارا اور تو نے مجہے ننگا کیا اور میرے بال بچونکو ننگا کیا کونسے وسیلے کے ساتہہ تیری طرف توسل کرون یہہ تو تو اپنے اولیا

اور اپنے دوستون کے ساتھ کرتا ہے پہر کیا مین اونمین سے ہون تاکہ خوش ہوجاؤن ایک رات اپنے گہروالون کے پاس آئے اور انکا روزہ تہا اونکے پاس نہ کہانا ملا اور نہ تیل کہ چراغ روشن کرین بیٹہہ گئے خوشی کے مارے روتے تہے اور کہتے تہے آلہی مجھسا بغیر کہانے اور چراغ کے چہوڑا جاوے مجہہ سے کونسا احسان ہوا یعنی جسکے سبب سے یہہ مرتبہ نصیب ہوا پہر صبح تک روتے رہے رحمہ اللہ تعالے اسیکی مثل فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے بہی نقل کیا گیا ہے سلف مین سے کسی کا لڑکا جہاد مین شہید ہوگیا لوگ اوسکی تعزیت کے لئے انکے پاس آئے یہہ روئے اور کہا مین اوسکے مرنے پر نہین روتا ہون مین تو فقط اس بات پر روتا ہون کہ جب اوسکو تلوارون نے لیا تو اوسکی رضا اللہ سے کیونکر تہی محبان آلہی جن چیزونکو پسند کرتے ہین مزے دار جانتے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے کہ ذلت کو شرف پر گمنامی کو نام پر اختیار کرتے ہین مخلد بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہین نہین دوست رکہتا اللہ تعالے کو کوئی بندہ پہر وہ یہہ دوست رکہے کہ لوگ اوسکے مکان کو پہچانین احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین جو شخص محبت سے اللہ تعالے کی عبادت کرتا ہے وہ نہین چاہتا کہ اوسکی خدمت کو سوائے اوسکے محبوب کے اور کوئی دیکہے ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین جو مطیع ہے وہ مستانس ہے اور جو عاصی ہے وہ مستوحش ہے اور جو محب ہے وہ ذلیل ہے اور جو ڈرتا ہے وہ بہاگتا پہرتا ہے اور جو امید رکہتا ہے وہ طالب ہے بشر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے اپنی دعا مین آلہی بیشک تو جانتا ہے کہ ذلت مجہے بہت محبوب ہے عزت سے اور فقر مجہے زیادہ محبوب ہے غنا سے اور مین تیری محبت پر کسی چیز کو اختیار نہین کرتا ایک آدمی نے انکی یہہ بات سن لی وہ رونے لگا انہون نے کہا تو خوب جانتا ہے کہ مجہے اگر معلوم ہوتا کہ یہہ شخص یہان ہے تو مین کلام نکرتا یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے کسی نے پوچہا محبین کو کیا ہوا ہے کہ محبت مین ذلت کے ساتہہ مزے اوٹہاتے ہین وہ کہنے لگے کہ محبت مین ذلت عزت ہے اور محب کی ذلت اپنے حبیب کے لئے فخر ہے جعفر بن سلیمان مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آلہی مین تجہے کہان ڈہونڈون اللہ تعالے نے اونکو وحی بہیجی کہ اے موسیٰ تو مجہے اون لوگون کے پاس تلاش کریگا جنکے دل ٹوٹے ہوئے ہین مین ہر دن رات مین اون سے ایک باع قریب ہوتا ہون اگر یہہ نہو تو وہ منہدم ہوجاوین جعفر نے کہا مینے مالک سے کہا کہ اونکے دل کیونکر ٹوٹے ہوئے ہین مالک نے کہا مین نے اوس شخص سے پوچہا جسنے کتاب پڑہی تہی اوس نے کہا مین نے اوس شخص سے سوال کیا جس نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ جنکے دل ٹوٹے ہوئے ہین انسے کیا مراد ہے عبد اللہ نے کہا وہ لوگ کہ جنکے دل اللہ عز وجل کی محبت کے ساتہہ ٹوٹے ہوئے ہین اوسکے غیر کی محبت سے اسکو ابراہیم بن جنید رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے ؎

شہر دلچسپ ہمارا دل ہے	عرش وہ ہے یہہ تری منزل ہے

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کہیتی کاٹنے کی مزدوری کرتے باغون کی حفاظت کیا کرتے تہے ایک دن ایک سپاہی آیا کچہہ میوہ انسے مانگا انہون نے دینے سے انکار کیا سپاہی نے کوڑا پہیر کے انکے سر کو مارا انہون نے اپنا سر اوسکے لئے جہکا دیا اور کہا اس سر کو مار اسنے بہت مدت اللہ عز وجل کی نافرمانی کی ہے سپاہی نے جب انکو پہچانا تو انسے عذر کیا انہون نے فرمایا جو سر کہ عذر کا محتاج تہا مین اوسکو بلخ مین چہوڑ آیا انہون نے طواف کرتے مین ایک شخص سے کہا کہ جان رکہہ تو ہرگز صالحین کے درجے کو نہ پہونچیگا یہانتک کہ چہہ گہاٹیون کو طے کرلے پہلی یہہ ہے کہ نعمت کا دروازہ بند کرے اور سختی کا دروازہ کہولے دوسری یہہ کہ عزت کا دروازہ بند کرے اور ذلت کا کہولے تیسری یہہ کہ راحت کا دروازہ بند کرے اور تکلیف کا کہولے چوتہی یہہ کہ نیند کا دروازہ بند کرے اور جاگنے کا دروازہ کہولے پانچوین یہہ کہ غنا کا دروازہ بند کرے اور فقر کا دروازہ کہولے چہٹی یہہ کہ امل کا دروازہ بند کرے اور استعداد موت کا دروازہ کہولے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اللہ تعالے کے کئی دانشمند بندے ایسے ہین جنہون نے دنیا کو طلاق دی اور فتنون سے ڈرے جب اونہون نے دنیا مین غور سے دیکہا اور سمجہا کہ یہہ کسی زندے کے لئے وطن نہین ہے تو اونہون نے دنیا کو دریا سمجہا اور اعمال صالحہ کی کشتیان اوسمین چلائین ؎

حکایت روایت ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ جو شخص دنیا والون سے زیادہ عابد ہو مجہے بتا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام

اونکو ایک آدمی کے پاس لیگئے جذام نے اوسکے ہاتھ پاؤن قطع کردئے تھے اور وہ یہہ کہتا تھا الٰہی جب تک تونے چاہا مجھے اونسے متمتع رکھا اور جب چاہا
اونکو مجھ سے چھین لیا اور میرے لئے اپنی ذات مین آرزو کو باقی رکھا یا بَرّ یا وَصُول یونس علیہ السلام نے فرمایا یا جبرئیل مینے تو تم سے یہہ سوال کیا
تھا کہ تم مجھے بہت روزہ رکھنے والا بہت نماز پڑہنے والا بتاؤ جبرئیل علیہ السلام نے کہا بلا سے پہلے یہہ ایسا ہی تھا اب مجھے حکم ہوا کہ مین اسکی آنکھین
چھین لون انہون نے اونکی طرف اشارہ کیا وہ بہ گئین اس شخص نے کہا جب تک تونے چاہا انسے مجھے متمتع رکھا جب چاہا اونکو مجھ سے چھین لیا اور میرے
لئے اپنی ذات مین امید کو باقی رکھا یا باریا وصول جبرئیل علیہ السلام نے کہا آ دعا کر اور ہم بھی تیرے ساتھ دعا کرین تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ پاؤن
آنکھون کو پھیر دے اور جو عبادت تو کیا کرتا تھا وہ پھر کرنے لگے اوسنے کہا مین اسکو دوست نہین رکھتا جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کیون کہا جبکہ اوسکی
محبت اسمین ہے تو مجھے اوسکی محبت زیادہ محبوب ہے یونس علیہ السلام نے فرمایا مین نے کسیکو اس سے بڑہکر عابد نہین دیکھا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے کہا یہہ ایک طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیطرف کسی چیز کے ساتھ وصول نہین ہوتا کہ وہ اس سے افضل ہو ؛

حکایت ابو الحسن سراج رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین حج کے لئے بیت اللہ شریف کو گیا مین کعبہ کا طواف کررہا تھا کہ ناگاہ ایک خوبصورت عورت کو دیکھا
مین نے کہا واللہ آجتک مین نے مثل اس عورت کے تر و تازہ خوبصورت کبھی کسیکو نہین دیکھا اور یہہ صرف اسلئے ہے کہ اسکو ہم و حزن کم ہے اوس عورت
نے میری بات سن لی مجھ سے کہنے لگی اے شخص تونے یہہ کسطرح کہا واللہ مین تو غمون سے جکڑی ہوئی ہون میرا دل رنج و غم سے زخمی ہے مین ایسی رنجیدہ
ہون کہ میری مصیبت مین کوئی میرا شریک نہین ہے مینے کہا یہہ بات کسطرح ہے اوسنے کہا کہ میرے خاوندنے قربانی کی بکرے کو ذبح کیا اور میرے دو چھوٹے
لڑکے کھیل رہے تھے اور ایک چھوٹا بچہ میری چھاتی سے دودہ پی رہا تھا مین کھڑی ہوئی تاکہ اونکے لئے کہانا پکاؤن اتنے مین میرے بڑے بیٹے نے چھوٹے
سے کہا مین تجھے دکھاؤن کہ اباّ نے بکری کے ساتھ کیا کیا اوسنے کہا ہان پھر اوسنے اپنے بھائی کو لٹا کے ذبح کرڈالا اور پہاڑ کیطرف بھاگتا ہوا چلا گیا
اوسکو بھیڑیے نے کھا لیا اوسکا باپ اوسکی تلاش مین چلا اوسے پیاس کی شدت ہوئی وہ مرگیا مین بچے کو رکھ کے دروازے کیطرف گئی کہ دیکھون اونکے
باپ نے کیا کیا اتنے مین چھوٹا بچہ ہانڈی کیطرف چلا گیا وہ آگ پر رکھی ہوئی تھی اوسنے اپنا ہاتھ ہانڈی مین رکھدیا اور اپنی جان پر اوسکو گرالیا اور
وہ جوش کہا رہی تھی اوسکا گوشت ہڈی سے جدا ہوگیا یہہ خبر میری لڑکی کو پہونچی وہ اپنے خاوند کے گھر تھی اوسنے یہہ خبر سنکے اپنی جان کو زمین پر دے مارا
اور مرگئی زمانے نے مجھے اون سب کے درمیان سے تن تنہا کردیا مینے کہا تو اتنی اتنی بڑی مصیبتون پر کسطرح صبر کرتی ہے اوسنے کہا جو کوئی کہ صبر و
جزع مین تمیز کرتا ہے لابد اوسکو ان دونون کے درمیان مین ایک رستہ متفاوت ملجاتا ہے سو جو صبر کہ ظاہر کی درستی کے ساتھ ہے اوسکا انجام
اچھا ہوتا ہے رہی گھبراہٹ سو جو گھبراتا ہے اوسکو عوض نہین ملتا پھر چند شعر مدح صبر مین پڑہتی ہوئی میری طرف سے اعراض کرکے چلی گئی رضی اللہ عنہا آمین ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مکے مین تھا مین نے ایک فقیر کو طواف کرتے دیکھا اوسنے اپنی جیب سے ایک رقعہ نکالا اور اوسکو دیکھا جب
دوسرا تیسرا دن ہوا تو ہر روز اوسنے ایسا ہی کیا پھر کسی دن اوسنے طواف کیا اور رقعے کو دیکھا تھوڑی دور مطاف سے علحدہ ہوکے گر پڑا اور مرگیا
مینے رقعے کو اوسکی جیب سے نکالا اوسمین یہہ لکھا ہوا تھا واصبر لحکم ربک فانک باعیننا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض سلف کہتے ہین کہ لقمان رضی اللہ عنہ ایک شخص کے غلام حبشی تھے وہ بیچنے کے لئے اونکو بازار مین لایا جب کوئی آدمی انکے خریدنے
کو آتا تو یہہ اوس سے کہتے کہ تو مجھے کیا کریگا جب وہ کہتا کہ مین تجھ سے فلان فلان کام لونگا تو یہہ اوس سے کہتے کہ میری تجھ سے یہہ حاجت ہے کہ تو مجھے نہ خریدے
یہانتک کہ ایک شخص آیا لقمان نے اوس سے کہا تو مجھے کیا کریگا اوسنے کہا مین تجھے دربان بناؤن گا اپنے دروازے پر تجھے رکھونگا انہون نے کہا تو مجھے
خریدلے پھر وہ انکو خرید کے اپنے گھر لے آیا اوسکے تین بیٹیان تھین گاؤن مین زنا کراتی تھین اوس نے اپنی زمین کی طرف جانے کا قصد کیا لقمان سے کہا

کہا کہ مینے انکا کہانا پینا حاجت کا سامان گہر مین رکہہ دیا ہے جب مین چلا جاؤن تو تو دروازہ بند کرکے اوسکے ورے بیٹہہ جانا اوسکو نہ کہولنا جبتک کہ مین آجاؤن جب انکا مالک چلا گیا تو انہون نے اوسکے حکم کی بجاآوری کی لڑکیون نے انسے کہا کہ دروازہ کہول انہون نے انکار کیا لڑکیون نے انکو زخمی کیا اور لوٹ گئین انہون نے خون دہو ڈالا اور بیٹہہ گئے جب انکا مالک آیا تو انہون نے اوس سے خبر نہ کی پہر اوس نے جانے کا ارادہ کیا اور انسے کہہ گیا کہ مینے ضرورت کا سامان رکہدیا ہے تو انکے لیئے دروازہ نہ کہولنا جب وہ چلا گیا تو لڑکیان لقمان کے پاس آئین اور کہا دروازہ کہولدے انہون نے نہ کہولا وہ دوبارہ انکو زخمی کرکے لوٹ گئین یہہ بیٹہے رہے جب انکا مالک آیا تو اوس سے انہون نے کچہہ نہ کہا اونمین سے بڑی لڑکی نے کہا کہ اس حبشی غلام کو کیا ہوا ہے کہ یہہ اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتہہ مجہہ سے اولی ہے واللہ مین تو ضرور توبہ کرونگی پہر اوسنے توبہ کرلی چہوٹی لڑکی نے کہا کہ اس حبشی غلام اور بڑی بہن کو کیا ہوا کہ یہہ دونون اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتہہ مجہسے اولی ہین واللہ مین تو ضرور توبہ کرونگی پہر اوس نے بہی توبہ کرلی منجہلی لڑکی نے کہا کہ اس حبشی غلام اور دونون بہنون کو کیا ہوا ہے کہ یہہ سب اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتہہ مجہہ سے اولی ہین واللہ مین تو ضرور توبہ کرونگی پہر اوسنے بہی توبہ کر ڈالی گاؤن کے بدکار لوگون نے کہا کہ اس حبشی غلام کو اور فلان شخص کی لڑکیون کو کیا ہوا ہے کہ یہہ سب اللہ عزوجل کی طاعت کے ساتہہ ہم سے اولے ہین واللہ ہمتو ضرور بہی توبہ کرینگے پہر سبنے توبہ کر ڈالی اللہ سبحانہ وتعالے کی طرف رجوع ہوکے وہان کے عبّاد بنگئے رحمہم اللہ تعالے ٭

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک شخص میرا دوست تہا اللہ تعالے نے اوسکو جذام مین مبتلا کیا یہانتک کہ اوسکی آنکہین جاتی رہین ہاتہہ پاؤن گر گئے مین اوسکو اوٹہا کے جذامیون مین لے آیا اور اوسکا خبرگیران رہتا تہا کئی دن مین اوس سے غافل ہوگیا پہر وہ مجہے یاد آیا مین اوسکے پاس گیا اوس سے کہا کہ بیشک مین تجہہ سے غافل ہوگیا اوسنے کہا میرے لئے وہ ہے جو مجہسے غافل نہین ہوتا مین نے کہا واللہ تجہے مینے یاد نہین کیا اوسنے کہا میرے لئے وہ ہی جو مجہے یاد رکہتا ہے پہر کہا دور ہو میرے پاس سے تو نے مجہے ذکر اللہ سے مشغول کردیا اسکے بعد تہوڑے دن نہ ٹہیرا کہ اوسکا انتقال ہوگیا مینے کفن نکالا اوسمین کچہہ طول تہا مینے جو زیادہ تہا اوسکو قطع کردیا پہر اوسکو کفنا کے دفن کردیا مینے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص کہڑا ہے اوس سے بڑہکر نہ کوئی مونہہ خوبصورت دیکہا نہ کوئی صورت اوس سے زیادہ حسین دیکہی اوسنے کہا کہ تو نے اپنے کفن کے ساتہہ ہم سے بخل کیا تو اپنا کفن لیلے ہمنے تجہے پہیر دیا ہمکو تو سندس واستبرق مین کفن دیا گیا پہر مین خواب سے بیدار ہوگیا ناگاہ وہ کفن میرے سرہانے رکہا ہوا تہا رضی اللہ عنہ آمین ٭

حکایت ابوالحسین نوری رضی اللہ عنہ ایکرات گہر سے نکلے انہون نے دیکہا کہ ایک چوکیدار درب کے پیچہے ایکمرد وعورت کو پکڑے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے کہ مین ضرور تم دونون کو کوتوال کے پاس لیجاؤنگا شیخ ابوالحسین اونکے پاس گئے چوکیدار سے کہا تو ان دونون کو چہوڑ دے انکا ستر کر اوسنے نہ مانا انہون نے کچہہ دینے کو کہا تو بہی اوسنے نہ مانا انہون نے اپنی آستین سے رومال نکالا اوسمین کچہہ درہم تہے اور اپنی چادر کو اوتارا یہہ سب اوسکو دیدیا اور کہا تو انکو چہوڑ دے یہہ سب لیلے اور مین تیرے ہمراہ چلتا ہون تو مجہے حاکم کے سپرد کردینا جسطرح تو چاہے چوکیدار نے کہا مین اس شرط پر لیتا ہون کہ جو مین تمہاری نسبت کہون تم اوس سے انکار نہ کرنا انہون نے منظور کیا پہر اوسنے لیا اور ان دونکو چہوڑ دیا شیخ کی گردن مین کپڑا ڈالکے اونکو کہینچتا ہوا لے چلا یہانتکہ حاکم کے پاس آ کہڑا ہوا اور کہا مینے اس شخص کو ایک عورت کے ساتہہ درب کے پیچہے پایا کوتوال نے شیخ سے پوچہا تم کیا کہتے ہو انہون نے کہا ہان مین اور یہہ تہے اور ایک عورت ہمارے ساتہہ تہی کوتوال نے کہا تمہاری صورت اوس شخص کی نہین ہے جو یہہ کام کرے پہر چوکیدار سے کہا سچ کہہ ورنہ تجہے سزا دونگا اوسنے سارا قصہ بیان کردیا کوتوال نے اور چوکیدار نے توبہ کی اور شیخ ابوالحسین چلے گئے رضی اللہ عنہ ٭ آمین

حکایت شیخ یوسف بن حمدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بصرے کی راہ سے مکہ کی طرف چلا میرے ہمراہ فقرا کی ایک جماعت تہی اونمین ایک

جوان آدمی تھا اوسکی حسن صحبت مراعاۃ حال اشتغال ذکر اللہ عزوجل دوام مناجات پر مین رشک کرتا تھا جب ہم مدینہ منورہ مین پہونچے تو وہ سخت بیمار ہو گیا ہمسے علحدہ رہنے لگا مین ایک جماعت اصحاب کے ہمراہ اوسکی خبر دریافت کرنے کے لئے گیا جب ہمنے اوسکو اور اوسکی ایذا کو دیکھا تو جماعت مین سے کسی نے کہا اگر ہم کوئی طبیب بلاوین کہ وہ اوسکو دیکھے اوسکی بیماری بیان کرے تو شاید اوسکے پاس اسکی دوا ہو جوان نے یہہ بات سن لی سکرا کر کہا اے میرے مشائخ اور اے میرے دوستو موافقت کے بعد مخالفت کیا بری بات ہے اللہ تعالے جس شخص کے لئے کسی حال کا ارادہ کرے اور وہ اوسکے سوا اور حال کو چاہے کیا اسنے اللہ عزوجل کے ارادے مین مخالفت نہین کی شیخ یوسف کہتے ہین کہ ہم اوسکی بات سے خجل ہوئے پھر اوسنے ہماری طرف دیکھا اور کہا لو عرفتم داء القتیل من ذی سلوان لطلبتم لداء القتیل دواء ان الامراض والاسقام فیھا تطھیر وتکفیر وتذکیر و داء القتیل مشاھدۃ النفس وموافقۃ الھوی پھر یہہ شعر پڑہنے لگا **شعر**

بید اللہ دوائی	و یعلم اللہ دائی	انما اظلم نفسی	باتباعی لھوائی	کلما داویت دائی	غلب الداء دوائی

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین ابتداء ارادت مین بعض مشائخ کی صحبت مین رہا کرتا تھا وہ مجھے خدمت کا حکم فرمایا کرتے مجھے اونکے حکم مین مزہ آتا تھا لذت معلوم ہوتی تھی ایک دن اونہون نے مجھے قصاب کیطرف بھیجا تاکہ فقرا کے لئے گوشت اوٹھا لاؤن مین اوسکے پاس گیا بقدر ضرورت اوس سے گوشت خریدا اور اوسکو اوٹھا لیا پینے پھر کے دیکھا تو ایک شخص لدے ہوئے جانور کو ہانکے لئے جاتا تھا اوس نے مجھے ٹکا مارا قصاب کی دوکان مین ایک میخ تھی مین اوسپر گر پڑا میری پسلی مین چوٹ لگی دوکان والے نے مجھے اوٹھایا مجھے اوس سے نہایت ایذا پہونچی ہمتو زخم کے باندہنے مین مشغول تھے کہ ناگاہ جانور والا آکھڑا ہوا اور اوسکے ساتھ تین آدمی عوام لوگون مین سے تھے اوسنے کہا میری ہمیانی گر گئی اوسمین دس اشرفیان تھین اور وہ میرے سر مین تھی قصاب کو اور مجھے اور ہمارے سوا اور دو آدمیون کو شہر کے حاکم پاس لے گیا اور کہا ان لوگون نے میری ہمیانی لے لی حاکم نے ہم مین سے ہر ایک کو خوب مارا اور ہمین مجھپر بھی مار پڑی اور وہ مار میرے زخم پر پڑتی تھی اون عوام لوگون مین سے ایک شخص نے اوس برتن کیطرف دیکھا جسمین گوشت تھا اوسمین ہمیانی ملگئی لوگون نے کہا یہی چور ہے حاکم شہر نے کہا ہم اس کا ہاتھ کاٹین گے پھر تیل منگایا گیا اوسکو جوش دیا گیا ساری خلق جمع ہو کے مجھے مارنے پیٹنے گالیان دینے لگی اور مین جلاد آدمیون کے روبرو تھا ایک منادی نے ندا کی کہ چور کو حاضر کرو تیل خوب پک گیا اور مین اپنے امر کو اوسکے ہاتھ مین سونپے ہوئے تھا کہ جسکے ہاتھ مین ہر چیز کی سلطنت ہے اون آدمیون سے ایک نے ایسا تپیڑ مارا کہ مین بیہوش ہو گیا اور مین اس بلا پر صابر اور اس امر مین اللہ تعالے کی طرف رجوع کرنیوالا تھا اوس شخص نے مجھ سے کہا اے اچکے اے چور پھر مجھے کھینچا یہانتک کہ مین مونہہ کے بل گر پڑا سو مین سجدہ کرتا ہوا گرا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میری طرف دیکھ رہے ہین اور تبسم فرماتے ہین مین سیدھا کھڑا نہ ہونے پایا تھا کہ مین جس ایذا مین تھا وہ مجھ سے دور ہو گئی پھر اوسیوقت ایک منادی نے ندا کی کہ جسکو تمنے پکڑا ہے وہ شیخ کا خادم ہے لوگون نے میری طرف دیکھا اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر جن آدمیون کے ساتھ مین تھا وہ میرے پاؤن پر گرے اور حاکم شہر بھی دوڑتا ہوا آیا میرے پاؤن کا بوسہ لیا اور کہا یا سیدی اللہ عظیم کے ساتھ مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ تو ہمارے لئے بخشدے پھر ہمیانی والا آیا زاری کی رویا دہا یا اور کہا یا سیدی تو مجھ سے راضی ہوجا مین نے اون سے کہا اللہ تعالے میری اور تمہاری مغفرت کرے یہہ ایک سابقہ تھا کہ اوسنے سریرہ کا منہ کو ظاہر کر دیا پھر یہہ بات ظاہر ہوئی کہ دس اشرفیان اور جانور کا بوجھ جسکو وہ آدمی ہانکے لئے جاتا تھا جسکی اشرفیان گر گئین یہہ سب کسی شخص نے شیخ کے پاس بھیجا تھا حسن اتفاق سے ایک یہہ بات ہے کہ جسوقت مین بلا مین گرفتار تھا اوسوقت شیخ اور جماعت فقرا استغفار مین مشغول تھے کسی قضیہ کی وجہ سے جو کہ درمیان فقرا کے واقع ہوا تھا اور جماعت مین سے ایک شخص بھی نہین نکلا تھا یہانتک کہ مین دروازہ پر کھڑا ہوا اور میرے ساتھ گوشت اور ہمیانی تھی مین نے یہہ سب شیخ کو سونپ دیا اور اون سے

قصه بیان کیا شیخ نے فرمایا من صبر تحمل ذیکل پہر کہا لئے میرے بیٹے مین فقراکے ساتہ تیری اس حالت کا منتظر تہا اسلئے که اسکا علم مقدم ہوچکا تہا
پہر مجہسے فرمایا که اے محمد یہ تیری حالت طریق مین تیرے کمال کا سبب ہوگئی اب توجہان چاہے سفر کر رضی اللہ عنہ آمین ۵

حکایت محمد مقدسی رحمۃ اللہ تعالےٰ کہتے ہین که شام مین ایک گہر تہا اوسمین دیوانے مجنون رہا کرتے تہے مین ایک دن وہان گیا مینے دیکہا که
ایک جوان آدمی کی گردن مین طوق پڑا ہوا ہے پاؤن مین بیڑیان بنجیر سے جکڑی ہوئی ہین جب اوسکی نظر مجہپر پڑی تو کہا اے محمد تو دیکہتا ہے که میرے
ساتہ کیا کیا گیا پہر کہا مینے تجہے اوسکی طرف اپنا قاصد کیا اوس سے یون کہنا که اگر تو آسمانون کا طوق میری گردن مین اور زمینون کی بیڑیان میرے
پاؤن مین ڈالدے تو بہی مین طرفۃ العین تیرے غیر کیطرف التفات نکرون پہر یہ شعر پڑہنے لگا ٥

علی بعدک لا یصبر من عادته القرب	ولا یقوی علی قطعک من تیمه الحب	وحبک فی قلبی وفی کبدی اذا	لم تراک العین فقد ابصرک القلب

فصل بیان مین آیات فضیلت صبر وصابرین کے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین اے مسلمانو قوت پکڑو ثابت رہنے سے اور نماز سے
بیشک اللہ ساتہ ہے ثابت رہنے والون کے ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین
اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون اور البتہ ہم آزماوینگے
تمکو کچہ ایک ڈر سے اور بہوک سے اور نقصان سے مالون کے اور جانون کے اور میوون کے اور خوشی سنا ثابت رہنے والون کو که جب اونکو پہونچے کچہہ
مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین اور ہمکو اوسیکی طرف پہر جانا ہے ایسے لوگ اونہین پر شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر والصابرین
فی الباساء والضراء وحین الباس اور ٹہیرنے والے سختی مین اور تکلیف مین اور وقت لڑائی کے اولئک الذین صدقوا واولئک ہم المتقون
وہی لوگ ہین جو سچے ہوئے اور وہی بچاؤ مین آئے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین بہت جگہہ جماعت تہوڑی
غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتہ ہے ٹہیرنے والون کے الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین
بالاسحار وہ محنت اوٹہانے والے اور سچے اور بندگی مین لگے رہتے اور خرچ کرتے اور گناہ بخشواتے پچہلی رات کو واللہ یحب الصابرین اور اللہ
چاہتا ہے ثابت رہنے والون کو یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے
مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہونچو ف ثابت رہو یعنی دین پر اور مقابلے مین یعنی دشمنان دین اور لگے رہو یعنی
کافرون کے سامنے وان تصبروا خیر لکم اور صبر کرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا
حتی اتاہم نصرنا یعنی اور جہٹلایا ہے بہت رسولون کو تجہسے پہلے پہر صبر کرتے رہے جہٹلانے پر اور ایذا پر جب تک پہونچی اونکو مدد ہماری استعینوا
باللہ واصبروا مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور پورا ہوا نیکی کا وعدہ تیرے رب کا
بنی اسرائیل پر اسپر که وہ ٹہیرے رہے واللہ مع الصابرین اور اللہ ساتہ ہے ثابت رہنے والون کے واتبع ما یوحی الیک واصبر حتی یحکم اللہ
واللہ خیر الحاکمین اور چل اوسی حکم پر جو حکم پہونچے تیری طرف اور ثابت رہ جب تک فیصلہ کرے اللہ اور وہ ہے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے و
لئن اذقناہ نعماء بعد ضراء مستہ لیقولن ذہب السیأت عنی انہ لفرح فخور الا الذین صبروا وعملوا الصالحات اولئک لہم
مغفرۃ واجر کبیر اور اگر ہم چکہاوین اوسکو آرام بعد تکلیف کے جو پہونچے اوسکو تو کہنے لگے گئین برائیان مجہسے تو وہ خوشیان کرے بڑائیان

کرتا اگر جو لوگ ثابت ہین اور کرتے نیکیان اونکو بخشش ہے اور ثواب بڑا فاصبر ان العاقبة للمتقین سو تو ٹہیرا رہ البتہ آخر بہلا ہے ڈر والون کا واصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین اور ٹہیرا رہ البتہ اللہ ضائع نہین کرتا ثواب نیکی والون کا فصبر جمیل اب صبر ہی بن آوے انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور ثابت رہے تو اللہ نہین کہوتا حق نیکی والون کا والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوٰة وانفقوا مما رزقناھم سرا وعلانیة ویدرؤن بالحسنة السیئة اولئک لہم عقبی الدار جنات عدن یدخلونہا ومن صلح من اٰبائہم وازواجہم وذریاتہم والملائکة یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور وہ جو ثابت رہے چاہتے توجہ اپنے رب کی اور کہڑی رکہی نماز اور خرچ کیا ہمارے دئے مین سے چہپے اور کہلے کرتے ہین برائی کے مقابل بہلائی اون لوگون کو ہے پچہلا گہر باغ ہین رہنے کے داخل ہونگے اونمین اور وہ جو نیک ہوئے اون کے باپ دادون مین اور جوروؤن مین اور اولاد مین اور فرشتے آتے ہین اون پاس ہر دروازے سے کہتے ہین سلامتی تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے سو خوب ملا پچہلا گہر ولنجزین الذین صبروا اجرہم باحسن ما کانوا یعملون اور ہم بدلے دینگے ٹہیرنے والون کا حق بہتر کامون پر جو کرتے تہے ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم پہر یون ہے کہ تیرا رب اون لوگون پر کہ وطن چہوڑا ہے بعد اسکے کہ بچلائے گئے پہر لڑتے رہے اور ٹہیرے رہے تیرا رب ان باتون کے بعد بخشنے والا مہربان ہے وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اوسقدر جتنی تمکو تکلیف پہونچے اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر والون کو اور تو صبر کر اور تجہہ سے صبر ہو سکے اللہ ہی کی مدد سے اور نہ غم کہا اون پہ اور مت خفا رہ اونکے فریب سے اولئک یجزون الغرفة بما صبروا ویلقون فیہا تحیة وسلاما اونکو بدلا ملیگا کوٹہون کے جہروکے اسپر کہ ٹہیری رہے اور لینے آوینگے اونکو وہان دعا اور سلام کہتے ف یعنی فرشتے آگے آگے لے جاوینگے ۔

فصل بیان مین توکل کے

توکل یہ ہے کہ اپنے سارے امور اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے سپرد کرے اسطرح سے کہ ذرہ برابر بہی بندے کا تصرف نہو شعب ایمان سے ایک یہ ہے کہ اللہ عز وجل پر توکل کرے اور یہ واجب ہے اسلئے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک مین کئی جگہہ توکل کا امر فرمایا ہے پہلی آیت فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین یعنی پہر جب ٹہیرا چکا تو بہروسا کر اللہ پہ اللہ چاہتا ہے توکل والون کو اس سے معلوم ہوا کہ توکل اللہ عز وجل کو محبوب ہے اسیلئے اوسکا امر فرمایا دوسری وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اور اللہ پر بہروسا چاہیے مسلمانون کو تیسری فاعرض عنہم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا سو تو تغافل کر اونسے اور بہروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ پر بہروسا کرنے سے سارے کام دین دنیا کے بنجاتے ہین چوتہی انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم اٰیاتہ زادتہم ایمانا وعلی ربہم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰة ومما رزقناھم ینفقون اولئک ھم المؤمنون حقا لہم درجات عند ربہم ومغفرة ورزق کریم ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین دل اونکے اور جب پڑہیے اوسکے کلام زیادہ آوے اونکو ایمان اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین جو کہڑی رکہتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچہہ خرچ کرتے ہین وہی ہین سچے ایمان والے اونکو درجے ہین اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی آبرو کی اس سے ثابت ہوا کہ بدون توکل کے پورا پورا ایمان نصیب نہین ہوتا اسلئے کہ مومنین کے پہلے صیغہ حصر ارشاد فرمایا

یعنی سچے پکے ایمان والے وہی ہین جو ان صفتون کے ساتھہ موصوف ہون پانچوین وتوکل علی اللہ اور بہروسا کر اللہ پر ان اللہ ھو السمیع العلیم بیشک
وہی ہے سنتا جانتا چھٹی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا و ھو مولانا و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون تو کہہ ہمکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو لکھدیا اللہ
نے ہمکو وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ پر چاہیے بہروسا کرین مسلمان ساتوین فاعبدہ و توکل علیہ سو اوسکی بندگی کر اور اوسپر بہروسا رکھہ آٹھوین
ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون حکم کسی کا نہین سوا اللہ کے اوسی پر مجھے بہروسا ہے اور اوسی پر بہروسا چاہیے بہروسا کرنے
والونکو نوین وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون وما لنا ان لا نتوکل علی اللہ وقد ھدانا سبلنا ولنصبرن علی ما اذیتمونا وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون
اور اللہ پر بہروسا چاہیے ایمان والون کو اور ہمکو کیا ہوا کہ بہروسا نکرین اللہ پر اور وہ سوجہا چکا ہمکو ہماری راہین اور ہم صبر کرینگے ایذا پر جو ہمکو
دیتے ہو اور اللہ پر بہروسا چاہیے بہروسے والون کو دسوین وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین اور بہروسا کر
اوس زبردست رحم والے پر جو دیکھتا ہے تجھکو جب تو اوٹھتا ہے اور تیرا پھرنا نمازیون مین انہ ھو السمیع العلیم وہ جو ہے وہی ہے سنتا جانتا ف
یعنی جب تو تہجد کو اوٹھتا ہے اور یارونکی خبر لیتا ہے کہ یاد مین ہین یا غافل گیارہوین ان ربک یقضی بینہم بحکمہ وھو العزیز العلیم فتوکل
علی اللہ انک علی الحق المبین تیرا رب اونمین فیصلہ کرے اپنی حکومت سے اور وہی ہے زبردست سب جانتا سو تو بہروسا کر اللہ پر بیشک تو ہی
صحیح کھلی راہ پر بارہوین وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا اور بہروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا تیرہوین ولا تطع الکافرین
والمنافقین ودع اذاھم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا اور کہا نہ مان منکرون اور دغا بازون کا اور چھوڑ دے اونکو ستانا اور بہروسا
کر اللہ پر اور اللہ بس ہے کام بنانیوالا چودہوین انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین امنوا ولیس بضارھم شیئا الا باذن اللہ وعلی اللہ
فلیتوکل المؤمنون یہہ جو ہے کانا پہوسی سو شیطان کا کام ہے کہ دلگیر کرے ایمان والون کو اور وہ انکا کچہہ نہ بگاڑیگا بے حکم اللہ کے اور اللہ پر
چاہیے بہروسا کرین ایمان والے پندرہوین اللہ لا الہ الا ھو وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اللہ اوس بن کسی کی بندگی نہین اور اللہ پر چاہیے
بہروسا کرین ایمان والے ان آیتون کے سوا چند جگہہ انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام اور مؤمنین سے بطور خبر و حکایت کے توکل کو ذکر فرمایا ہے
پہلی آیت ومن یتوکل علی اللہ فان اللہ عزیز حکیم اور جو کوئی بہروسا کرے اللہ پر تو اللہ ہے زبردست حکمت والا دوسری فان تولوا فقل حسبی اللہ
لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پھر اگر وہ پھر جاوین تو تو کہہ بس ہے مجھے اللہ کسی کی بندگی نہین سوا اوسکے اوسی پر مینے
بہروسا کیا اور وہی ہے صاحب بڑے تخت کا تیسری انی توکلت علی اللہ ربی وربکم مینے بہروسا کیا اللہ پر جو رب ہے میرا اور تمہارا چوتھی وما
توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب اور بن آتا ہے اللہ سے اوسی پر مینے بہروسا کیا اور اوسی کیطرف رجوع ہون پانچوین الذین صبروا
وعلی ربہم یتوکلون جو ثابت رہے اور اپنے رب پر بہروسا کیا چھٹی انہ لیس لہ سلطان علی الذین امنوا وعلی ربہم یتوکلون اوسکا زور نہین چلتا
اونپر جو یقین لاتے ہین اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین ساتوین نعم اجر العاملین الذین صبروا وعلی ربہم یتوکلون یعنی خوب نیگ ملا کام
کرنے والون کو جو ٹہیرے رہے اور اپنے رب پر بہروسا کیا آٹھوین قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون تو کہہ مجھکو بس ہے اللہ اوسی پر بہروسا کرتے
ہین بہروسا رکہنے والے نوین ذلکم اللہ ربی علیہ توکلت والیہ انیب وہ اللہ ہے رب میرا اوسی پر مجھے بہروسا اور اوسیکی طرف میری رجوع
دسوین وما عند اللہ خیر وابقی للذین امنوا وعلی ربہم یتوکلون اور جو اللہ کے ہان ہے بہتر ہے اور رہنے والا واسطے ایمان والون
کے اور جو اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین گیارہوین ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر اے رب ہمارے ہمنے تجھپر بہروسا کیا اور تیری
طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف پھر آنا بارہوین ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ اور جو کوئی بہروسا کرے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے تیرہوین

قل ھو الرحمن امنا بہ وعلیہ توکلنا فستعلمون من ھو فی ضلال مبین تو کہہ وہی رحمن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اوسی پر بہروسا کیا سو اب جان لوگے کون پڑا ہے صریح بہکاوے مین صحیحین مین بذیل حدیث طویل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ ستر ہزار جو بغیر حساب کے جنت مین داخل ہونگے کون ہین آپ نے فرمایا وہ وہ لوگ ہین جو داغ نہین لگاتے اور منتر نہین جہاڑتے اور شگون نہین مانتے اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین عکاشہ بن محصن اسدی کہڑے ہوئے کہا مین اونہین سے ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو اونہین ست ہے ایک اور آدمی کہڑا ہوا اور کہا مین اونہین سے ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اوسکے ساتہہ عکاشہ تجہسے سبقت کر گیا اسکے سوا اور بہت حدیثین نضیلت توکل مین وارد ہوئی ہین رہا اسباب کیطرف توجہ کرنا سو یہہ کچہہ توکل کو منافی نہین ہے دیکہو صحیحین مین بروایت زبیر رضی اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک تم مین کا اپنی رسی لیوے پہر لکڑی کا بہارا اپنی پیٹہہ پر لادے اوسکو فروخت کرے اوس سے غنا حاصل کرے یہہ اوسکے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگون سے سوال کرے پہر وہ اوسے دین یا نہ دین صحیح بخاری مین بروایت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ کبہی کسی نے کوئی کہانا نہین کہایا کہ اس سے بہتر ہو کہ وہ اپنے ہاتہون کے کام سے کہاوے کہا اور تہے داؤد علیہ السلام کہ نہین کہاتے مگر اپنے ہاتہون کے عمل سے اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتہہ سے محنت مزدوری حلال پیشہ جیسے تجارت کتابت وغیرہ کرکے روزی حلال حاصل کرنا کچہہ منافی توکل کو نہین ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین صحابہ رضی اللہ عنہم تجارت وغیرہ کیا کرتے تہے اونہین سے کوئی کہیتی کرتا کوئی حمالی کوئی کچہہ اور کرتا تہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسیکو بہی منع نہ فرمایا بلکہ احادیث صحیحہ مین کسب حلال حاصل کرنے کی نضیلت وارد ہوئی ہے اگر تکسب وتسبب ممنوع ہوتا تو ضرور اونکو منع کردیا جاتا اب چند حکایتین محبین متوکلین کی ذکر کیجاتی ہین ؀

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین حج کے لئے بیت اللہ شریف کو چلا راہ مین دیکہا کہ ایک جوان آدمی جا رہا تہا اوسکے پاس نہ پانی تہا نہ زاد وراحلہ مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا اے شخص تو کہانسے آیا اوسنے کہا اوسکے نزدیکسے مین نے کہا کدہر جاتا ہے کہا اوسکی طرف مین نے پوچہا زاد کہان ہے کہا اوسپر مینے کہا رستہ تو بدون پانی اور زاد کے قطع نہین ہوسکتا کیا تیرے پاس کچہہ ہے اوسنے کہا ہان مینے نکلتے وقت پانچ حرفون کا توشہ اپنے ساتہہ لیلیا ہے مینے کہا وہ پانچ حرف کیا ہین اوسنے کہا اللہ تعالے کا قول کہیعص کہا کاف تو کافی کا ہا ہادی کی یا مؤوی کی عین عالم کا صاد صادق کی سو یہہ سب کچہہ وہی ہے بہلا جو شخص کافی ہادی مؤوی عالم صادق کے ہمراہ ہو وہ کیون ضایع ہونے ڈرنے لگا اوسے کیا حاجت کہ پانی اور زاد لادے پہرے مالک کہتے ہین جب مینے اوسکی بات سنی تو مینے اپنا کرتا اوتارا تاکہ اوسے پہناؤن اوسنے قبول نہ کیا اور کہا اے شیخ ننگا رہنا دنیا کے کرتے سے بہتر ہے اوسکے حلال کا حساب اور حرام پر عقاب ہوگا جب رات ہوتی تو وہ اپنا مونہہ آسمان کیطرف اوٹہاتا اور کہتا یامن تسرہ الطاعات ولا تضرہ المعاصی ھب لی ما یسرک واغفرلی مالا یضرک جبکہ لوگون نے احرام باندہا تلبیہ کہا تو مین نے اوس سے کہا تو تلبیہ کیون نہین کہتا اوسنے کہا اے شیخ مین اس سے ڈرتا ہون کہ مین تو لبیک کہون اور وہ یون کہے کہ لا لبیک ولا سعدیک مین نہین سنتا نہ تیری بات نہین تیری طرف دیکہتا پہر وہ چلا گیا اسکے بعد مینے اوسکو نہ دیکہا مگر منی مین اور وہ یہہ شعر پڑہتا تہا ؎

ان الحبیب الذی یرضیہ سفک دمی	دمی حلال لہ فی الحل والحرم	واللہ لو علمت روحی بمن علقت	قامت علی راسہا فضلا عن القدم
یا لائمی لاتلمنی فی ھواہ فلو	عاینت منہ الذی عاینت لم تلم	یطوف بالبیت قوم ولو بجارحۃ	باللہ طافوا فاغناھم عن الحرم

ضحی الحبیب بنفسی یوم عیدهم | والناس ضحوا بمثل الشاة والنعم
للناس حج ولی حج الی سکنی | تهدی الاضاحی واهدی مهجتی ودمی

پہر کہا الٰہی لوگون نے تو قربانی کی تیرا تقرب حاصل کیا اور میرے پاس سوا اپنی جان کے اور کچہہ نہین ہے کہ مین اوس سے تیرا قرب حاصل کرون سو مین اپنی جان کو تیرے پاس ہدیہ لایا ہون تو اوسے قبول فرما پہر ایک چیخ ماری اور مر گیا رحمہ اللہ تعالےٰ ناگہان کوئی قائل کہہ رہا ہے کہ یہہ اللہ کا حبیب ہے یہہ اللہ کا قتیل ہے اللہ تعالےٰ کی تلوار سے مارا گیا ہے مینے اوسکی تجہیز تکفین کرکے اوسکو دفن کر دیا مین اوس رات اوسکے حال مین فکر کرتا کرتا سو رہا مینے اوسے خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتہہ کیا کیا اوسنے کہا میرے ساتہہ ایسا کیا جیسا کہ شہدا احد کے ساتہہ کیا اور اوس سے کچہہ زیادہ کیا مینے پوچہا تیرے ساتہہ زیادہ کیون کیا کہا اسلیئے کہ وہ تو سیوف کفار سے مارے گئے اور مین محبت جبار سے مارا گیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ابو عبد الرحمن بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بغداد مین پہونچا حج کو جاتا تہا میرے سر مین نخوتِ صوفیت بہری ہوئی تہی یعنی مدت ارادت اور شدت مجاہدہ کی اور ترک ماسوی اللہ تعالےٰ کا یہہ کہتے ہین کہ چالیس دن تک مینے کہانا نہ کہایا نہ پانی پیا نہ جنید رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور وہان سے نکلا اور مین اپنی طہارت پر تہا مینے جنگل مین دیکہا کہ ایک ہرن کنوین کے سر پہ کہڑا ہوا پانی پی رہا ہے مین بہی پیاسا تہا جب مین کنوین کے قریب گیا تو ہرن بہاگا اور پانی کنوین کی تہ مین چلا گیا مین وہان سے چلا آیا مینے کہا یا سیدی تیرے نزدیک اس ہرن کی برابر بہی میری قدر نہین ہے مینے سنا کہ کوئی قائل میرے پیچہے سے یہہ کہہ رہا ہے کہ ہمنے تجہے آزمایا سو تونے صبر نہ کیا اب تو لوٹ جا اور پانی لیلے ہرن کے پاس تو نہ چہاگل تہی نہ رسّی اور تو دونون لیکر آیا تہا پہر مین لوٹ کے کنوین پر آیا دیکہا تو بہرا ہوا تہا مینے اپنی چہاگل کو بہر لیا مین اوسی پانی سے مدینے تک پیتا طہارت کرتا رہا وہ تمام نہین ہوتا تہا جب مین حج سے پہر کے بغداد مین آیا تو جامع مسجد مین گیا جنید رضی اللہ عنہ نے مجہپر نظر پڑتے ہی فرمایا اگر تو گہڑی بہر صبر کرتا تو پانی تیرے دونون پاؤن کے نیچے سے اوبلنے لگتا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ فتح موصلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جنگل مین دیکہا کہ ایک نابالغ لڑکا جا رہا ہے اور ہونٹ ہلاتا جاتا ہے مینے اوسی سلام کیا اوسنے جواب دیا مینے کہا لڑکے تو کدہر جاتا ہے کہا بیت اللہ کو مینے کہا ہونٹ کس چیز کے ساتہہ ہلاتا ہے کہا قرآن پڑہتا ہون مینے کہا ابہی تو تو مرفوع القلم ہے قلم تکلیف تجہپر جاری نہین ہوا ہے اوسنے کہا مینے دیکہا ہے کہ جو مجہہ سے عمر مین چہوٹا ہے موت اوسکو بہی پکڑ لیتی ہے مینے کہا تیرا قدم چہوٹا اور تیرا رستہ دور ہے اوسنے کہا کہ مجہپر تو قدم اوٹہانا ہے اور پہونچا دینا اللہ تعالےٰ پر ہے مینے کہا زاد و راحلہ کہان ہے کہا میرا زاد میرا یقین ہے اور میری سواری میرے پاؤن ہین مینے کہا کہ مین تو تجہہ سے روٹی پانی کا پوچہتا ہون اوسنے کہا چچا تمہین بتاؤ کہ اگر کوئی مخلوق تمہین اپنے گہر بلاوے تو کیا تمہین یہہ لائق ہی کہ تم اپنے ساتہہ توشہ لادکے لیجاؤ مینے کہا نہین کہا تو پہر میرے مالک نے بندونکو اپنے گہر بلایا ہے سو ضعف یقین نے اونکو اسپر مجبور کیا کہ اپنا کہانا پینا لادکے لے چلے اور مجہے یہہ بات بری معلوم ہوئی مینے اوسکا پاس ادب کیا کیا تم یہہ جانتے ہو کہ وہ مجہے ضائع کرے گا مینے کہا حاشا و کلا پہر وہ میری نظر سے غائب ہو گیا اسکے بعد مینے اوسے نہ دیکہا مگر مکے مین جب اوس نے مجہے دیکہا تو کہا اے شیخ ابہی تک تو اوسی ضعف یقین پر ہے پہر یہہ شعر پڑہنے لگا ؎

ما لک العالمین ضامن رزقی | فلماذا اکلف الخلق رزقی
صاحب الفضل والذی فی یدیہ | ورفیقی فی عسرتی حسن صدقی
قد قضی لی بما علی وما لی | ما لی فی قضائہ قبل خلقی
فلما لا یوم عجزی رزقی | فلذا الا بحر رزقی حذقی

حکایت شیخ ابو یعقوب بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک بار ایسا ہوا کہ مین دس دن تک حرم شریف مین بہوکا رہا مجہے ضعف معلوم ہوا نفس نے مجہے اسطرف کہینچا کہ شہر مین جاؤن شاید کوئی ایسی چیز ملجاوے جس سے بہوک کو تسکین ہو پہر مین نکلا ایک شلجم متغیر پڑا ہوا ملا مینے اوسکو اوٹہا لیا

دل مین اوس سے وحشت معلوم ہوئی گویا کوئی قائل مجھسے کہتا ہے کہ تو دس دن تک تو بھوکا رہا اور انجام تیرا یہہ ہوا کہ ایک شلجم متغیر پڑا ہوا تیرا حصہ
ٹہیرا مینے اوسے پھینکدیا اور مسجد مین چلا آیا مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور میرے سامنے بیٹھہ گیا اوسنے ایک جزودان نکالا اور کہا یہہ تیرے
لئے ہے اس تھیلی مین پانسو اشرفیان ہین مینے کہا کہ تونے مجھے کیون خاص کیا اوسنے کہا ہم دس دن سے دریا مین تھے جہاز ڈوبنے کے قریب ہو گیا
تھا ہر آدمی نے ہم مین سے یہہ نذر کی کہ اگر اللہ تعالے ہمکو نجات دیگا تو وہ کچھہ خیرات کریگا اور مینے یہہ نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالے مجھے نجات دیگا تو جس
شخص پر یہان کے مجاورون سے پہلے پہل میری نظر پڑیگی مین اوسکو ان پانسو اشرفی کا صدقہ دونگا سو پہلے تجھسے میری ملاقات ہوئی مینے کہا اسکو کھول
اوسنے کھولا تو ناگاہ اوسمین کعک سمید مصری اور لوز مقشر اور سکر کعاب تھی مینے مٹھی بھر اسمین سے مٹھی بھر اوسمین سے لیلیا اور اوس سے کہا کہ باقی
تو اپنے لڑکون کے واسطے لیجا یہہ میری طرف سے اونکے لئے ہدیہ ہے اور مین اونکو قبول کر چکا پھر مینے اپنے جی مین کہا کہ اے نفس تیرا رزق تو دس دن سے
تیری طرف چلا آتا تھا اور تو اوسے شہر مین تلاش کرتا تھا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بنان حمال رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے کی راہ مین تھا مصر سے آتا تھا میرے پاس کچھہ زاد بھی تھا ایک عورت میرے پاس آئی
اور کہا اے بنان تو حمال ہے اپنی پیٹھہ پر بوجھہ لادے پھرتا ہے تو یہہ وہم کرتا ہے کہ وہ تجھے رزق نہ دیگا بنان کہتے ہین مینے اپنا زاد پھینکدیا پھر
تین دن مجھپر گزرے کہ مینے کچھہ نہ کھایا مینے ایک خلخال راہ مین پڑی ہوئی پائی مینے اپنے جی مین کہا کہ اسکو اوٹھالون یہانتک کہ اوسکا مالک آجاوے
سو وہ مجھے کچھہ دیگا ناگاہ وہی عورت آئی مجھہ سے کہنے لگی تو تاجر ہے یون کہتا ہے کہ اسکا مالک آویگا تو مین اوس سے کچھہ لونگا پھر اوسنے کچھہ درہم
میری طرف پھینکے اور کہا تو انکو خرچ کر مصر کے قریب تک وہ درہم مجھے کافی ہوئے ؎

کم من قوي قوي في تقلبه	مهذب الرأي عنه الرزق منحرف
وکم ضعيف ضعيف في تقلبه	کأنه من خليج البحر يغترف
هذا دليل علی ان الاله له	في الخلق سر خفي ليس ينکشف

حکایت ایک عابد حرم شریف کے عابدون سے تھا ہر رات ایک شخص دو قرص روٹی کے اوسکے پاس لایا کرتا تھا یہہ عابد اونسے روزہ افطار
کرلیتا سوائے اللہ عزوجل کے اسکو اور کوئی شغل نتھا ایک دن اسکے نفس نے کہا کہ تونے اپنی قوت مین اس مخلوق پر بھروسا کیا اور رازق مخلوق کو
بھول گیا یہہ کیا غفلت کی بات ہے جب وہ شخص حسب عادت دو قرص روٹی کے اسکے پاس لایا تو اسنے اونکو پھیر دیا وہ چلا گیا یہہ عابد تین دن تک بھوکا
رہا کچھہ قوت اسکو نملا اسنے اپنے رب سبحانہ وتعالے سے اسکا شکوہ کیا اوس رات خواب مین دیکھا کہ یہہ اللہ تعالے کے روبرو کھڑا ہوا ہے اس سے ارشاد
فرمایا اے میرے بندے تونے کیون پھیر دیا جو مینے اپنے بندے کے ساتھہ تیرے پاس بھیجا اسنے عرض کیا یا رب مینے اسلئے پھیر دیا کہ میرے دل مین یہہ بات
آئی کہ اسمین تیرے غیر کیطرف سکون ہوتا ہے فرمایا اے میرے بندے اوس شخص کو تیرے پاس کسنے بھیجا اسنے عرض کیا یا رب تونے ہی اوسکو بھیجا فرمایا تو
پھر تو اب کس سے لیگا اسنے کہا تجھہ سے فرمایا تو لے اور اب ایسا نکرنا اسکے بعد اسنے دیکھا کہ جو شخص اسکو خیرات دیا کرتا تھا وہ بھی اللہ سبحانہ وتعالے کے
روبرو کھڑا ہوا ہے اوس سے ارشاد فرمایا اے میرے بندے تونے کیون میرے بندے سے اوسکا قوت روکا اوسنے عرض کیا یا رب تو خوب اس
بات کو جانتا ہے فرمایا اے میرے بندے تو کسکے لئے دیتا تھا اوسنے کہا یا رب تیرے لئے فرمایا تو فقیر کی عادت کے موافق اوسکا قوت جاری رکھہ اور تو
اپنی عادت پر رہ تیرا ثواب جنت ہے رضی اللہ عنہما امام یافعی رحمہ اللہ نے بعض قصائد مین فرمایا ہے ؎

فکل جميل او جمال فجوده	وصنعته عن حکمة ذات اتقان
فلا نعمة الا ومن عنده اتت	اليك وان جاءتك من عند انسان

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مینے مکے کی راہ مین ایک جوان آدمی کو دیکھا کہ وہ اکڑتا ہوا چلتا تھا گویا وہ اپنے گھر کے صحن مین ہے مینے اوس سے

کہا اے جوان یہہ کون چال ہے اوسنے کہا یہہ جوانون کی چال خدام رحمٰن کی رفتار ہے اور یہہ شعر پڑہے ؎

اتیہ بک افتخارا غیرانی ۔ اذوب من المهابة عند ذکرک

ولو انی قدرت ملت شوقا ۔ واجلالا لاجل عظیم قدرک

مینے اوس سے پوچہا زاد راحلہ کہان ہے اوسنے میری طرف بری طرح دیکہا اوسے میری بات بری معلوم ہوئی کہا تو مجھے بتا کہ بندہ ضعیف مولائے کریم کا قاصد ہو پہر وہ اوسکے گہر کیطرف کہانا پینا لادکے لیجاوے اگر وہ ایسا کرے تو وہ کریم اپنے خدام کو حکم دے کہ وہ اوسکو اوسکے دروازے سے ہنکا لدین جبکہ مولائے جلیل القدرت نے مجھے اپنی طرف بلایا تو اوسنے مجھے حسن توکل عنایت فرمایا پہر وہ غائب ہوگیا اسکے بعد مینے اوسے نہین دیکہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی آئے بشر کو سلام کیا اونہون نے پوچہا تم کون ہو کہا ہم شام کے ہین تمہین سلام کرنے کے لئے آئے ہمارا حج کا ارادہ ہے بشر حافی نے فرمایا اللہ تعالےٰ تمہاری قدر دانی فرمائے اونہون نے کہا تم ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم تمہارے ہمراہ حج کرین انہون نے انکار اونہون نے اصرار کیا بشر نے فرمایا جبکہ تمہارا یہی قصد ہے تو مین تین شرط پر تمہارے ہمراہ چلتا ہون ایک یہہ کہ ہم اپنے ساتھ کچھہ نرکہین دوسری یہہ کہ کسی سے کچھہ نہ مانگین تیسرے یہہ کہ اگر کوئی ہمکو دے تو اوسے قبول نکرین اونہون نے کہا یہہ شرط کہ ہم کچہہ اپنے ساتھ نرکہین نکسی سے کچہہ مانگین ہمکو منظور ہے یہی یہہ شرط کہ جو کوئی ہمکو دے ہم اوسے قبول نکرین سو یہہ بات ہم سے نہین ہوسکے گی بشر نے فرمایا کہ یا تم اپنے گہرون سے حاجیون کی توشون پر بہروسا کرکے نکلے ہو اللہ تعالےٰ پر متوکل نہین ہو تم مجھے اور میرے حال کو چہوڑ دو اور اپنے کام کو جاؤ پہر کہا کہ فقرا مین تین قسم کے فقیر بہت اچہے ہوتے ہین ایک وہ فقیر کہ کسی سے کچہہ نہ مانگے اور جو کوئی اوسے دے اوسکو قبول نکرے سو یہہ روحانیون سے یا کہا روحانیون کے ساتھ ہے دوسرا وہ فقیر کہ سوال نہین کرتا اور جو اوسے دیا جاتا ہے اوسکو لیلیتا ہے اسکے لئے حضرت قدس مین خوان رکہے جاوینگے تیسرا وہ فقیر کہ سوال کرتا ہے اور جو کوئی اوسے دیتا ہے اوسمین سے بقدر کفایت قبول کرتا ہے سو اسکا کفارہ اوسکا صدق ہے ؛

حکایت شیخ ابو حمزہ خراسانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک سال مین حج کے لیے چلا راہ مین جا رہا تہا کہ ناگاہ ایک کنوین مین گر پڑا پہر نفس مجھسے جہگڑنے لگا کہ فریاد کرون مینے کہا واللہ مین فریاد نکرونگا یہہ خطرہ تمام نہونے پایا تہا کہ کنوین کے سرپرسے دو آدمیون کا گزر ہوا ایکنے دوسرے سے کہا آؤ جی اس کنوین کا سر بند کردین تاکہ کوئی اسمین نہ گر پڑے اونہون نے بانس اور بوریا لاکے اوسکا سر بند کرکے اوسے بے نشان کردیا اب مینے ارادہ کیا کہ چیخون چلاؤن مینے اپنے جی مین کہا واللہ مین نہ چلاؤنگا مین تو اوسے پکارون جو ان دونون سے زیادہ قریب ہے اور سکوت کیا گہڑی بہر گزری ہوگی کہ کوئی چیز آئی کنوین کا سر کہولا اپنا پاؤن اوسمین لٹکایا گویا وہ اپنی آواز مین مجہسے کہتا ہے کہ تو مجہسے لٹک جا مجھے یہہ بات اوس سے معلوم ہوگئی پہر مین اوس سے لٹک گیا اوسنے مجھے نکال لیا دیکہا تو وہ درندہ تہا پہر وہ چلا گیا ایک ہاتف نے یہہ آواز دی یا ابا حمزۃ الیس ہذا احسن نجیناک من التلف بالتلف رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ بعض فقہاء مصنفین نے فقرا پر انکار کیا ہے اونمین سے ابو الفرج ابن الجوزی رحمہ اللہ ہین انہون نے بعض حکایات فقرا کے انکار مین مبالغہ کیا منجملہ اون حکایات کے حکایت مذکور ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حکایت کا انکار کیا اور کہا کہ یہہ جو ابو حمزہ نے کیا جائز نہین ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ انکا انکار صحیح نہین ہے اسلئے کہ ابو حمزہ سے جو یہہ فعل صادر ہوا یہہ کچہہ مستبعد نہین ہے اللہ تعالےٰ نے اونکو یقین کامل قلب شاہد حال عالی حیا زاجر عطا کی تہی اوسنے اونکو اس سے روکا کہ اپنے مولیٰ کے سوا کسی کیطرف التفات کرین یا اوسکے ساتھ اور کسیکو دیکہین جیسا کہ شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حق کے ساتھ خلق سے کسیکو نہین دیکہتے اگر بالفرض کچہہ دیکہا بہی تو ایسا دیکہا جیسے ہوا مین غبار کو دیکہا اگر ڈہونڈو تو کچہہ نہ پاؤ امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ جو شخص فقرا پر انکار کرتا ہے اگر اوسکو کچہہ بہی حاصل ہوتا

اوسمین سے جو اونکو حاصل ہے تو وہ ہرگز اونپر انکار نکرے تعجب تو ابن جوزی رحمہ اللہ سے ہے کہ وہ ایسی بات کا انکار کرین باوجود اسکے کہ وہ صوفیۂ
کرام کے معتقد ہین اپنے کلام کو اونکے کلام وحکایات وکرامات سے مطرز ومزین کرتے ہین اور اس قسم کے قصے کا ایسے شخص پر کسطرح انکار کرتے ہین جو کہ
ماسوا رحق سے فانی ہوگیا ہے صاحب قلب مشاہد ہے ملک وملکوت مین نہین دیکہتا مگر اوسکو جو کہ اوسکے نفس سے بہی زیادہ قریب ہے کاشف الفرآلہ واحد
ہے سب سے بڑہکر تعجب یہہ ہے کہ جس بات کا انکار کیا ہے اوسکا شاہد شرع شریف مین موجود ہے وہ یہہ ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام والصلوۃ جبکہ آگ
مین ڈالے گئے تو اللہ تعالےٰ کے حکم سے جبریل علیہ السلام اونکے لئے ہوا مین ظاہر ہوئے اون سے کہا کیا تمہین کوئی حاجت ہے حضرت خلیل نے فرمایا تمسے
تو مجہے کوئی حاجت نہین ہے جبریل علیہ السلام نے کہا تو پہر تم اپنے رب سے سوال کرو اونہون نے فرمایا حسبی من سؤالی علمہ بحالی یعنی مجہے سوال
کی ضرورت نہین وہ میرے حال کو جانتا ہے مجہے یہی کافی ہے اور کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل سو یہہ بات جو حضرت خلیل سے صادر ہوئی یہہ کیا ہے
صرف اونکا کمال یقین اور مقام رفیع تمکین ہے اسکے سوا ایک اور بات یہہ ہے کہ علمار رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے کہ لوگ توکل مین تین قسم پر ہین ایک
تو وہ لوگ ہین جنہون نے اپنے نفوس کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کردیا نہ اونکے لئے کوئی نفع کہینچین نہ اونسے کوئی ضرر دفع کرین ہر ضرورت وغیرہ مین اونکا
یہی حال ہے نہ دشمن سے بچاؤ کرین نہ درندے سے حفظ رکہین نہ اپنے نفوس کے لئے کوئی سبب حاصل کرین یہانتک کہ بعض کا یہہ حال تہا کہ کانٹے دار
درخت کے پاس سے گزر کیا اور اونکا کپڑا اولجہہ گیا تو اوسکے چہڑانے مین کوئی تدبیر نہ کی یہانتک کہ ہوا چلی اوسنے کپڑے کو چہوڑا دیا قطب مقامات
یقین حجۃ اللہ علی العارفین ابو محمد سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلا مقام توکل مین یہہ ہے کہ بندہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے روبرو ایسا
ہوجاوے جیسے مردہ آگے نہلانے والے کے وہ جسطرح چاہے اوسکو لوٹے پوٹے اوسکو نہ کسیطرح کی حرکت ہو نہ تدبیر دوسری قسم وہ لوگ ہین کہ ضرورات
مین جلب نفع اور دفع ضرر کی تدبیر کرتے ہین نہ بدون ضرورت کے یہہ طریقہ جمہور انبیار و اولیار کا ہے اسی قبیل سے وہ بات ہے جسکے ساتہہ
منکر نے حجت پکڑی ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کافر دشمنون سے احتراز فرماتے تہے جیسا کہ ہجرت مین کیا غار ثور مین جاکے چہپے سو یہہ طریقہ جمہور
انبیار علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے جیسا کہ ہم ذکر کرچکے اسمین منکر کے لئے کوئی حجت نہین ہے اسلئے کہ بعض اولیار نہ اپنا بچاؤ کرتے نہ اپنے نفوس کے لئے کسی
چیز مین کبہی کوئی تدبیر فرماتے جیسا کہ گزر چکا اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ اونپر ایسے احوال غالب ہوجاتے ہین کہ اختیار اونسے سلب ہوجاتا ہے اوسوقت
اونسے کچہہ باتین صادر ہوجاتی ہین سو ایسی حالت مین اونکا قیاس اونکے غیر پر نہین ہوسکتا ہے اور ہم یہہ نہین کہتے کہ جو اولیار ضروریات مین
تسبب وتدبیر نہین کرتے وہ افضل ہین اونسے جو تسبب وتدبیر کرتے ہین بلکہ کبہی امر بالعکس ہی ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز مین احتراز
نہین فرماتے تہے بلکہ بیشک ایسا ہوا ہے کہ بعض خوفناک مقامون مین خود تن تنہا مقابلہ فرمایا ہے جیسے حنین وغیرہ کے دنون مین کیا ایسا ہی آپکے
اصحاب رضی اللہ عنہم نے کیا ہے ایسے امور بہت سی حدیثون مین وارد ہوئے ہین جنکے ذکر مین طول ہے رہے بعض اولیار کے احوال کی قوت اور
جو کچہہ یقین وکرامات کہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے اونکو عنایت فرمایا سو اس سب کی آمد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے فیض فضل سے ہے اور آپ
ہی کیطرف یہہ سب منسوب ہے آپ تو راہ بتانے والے ہدایت فرمانے والے تہے آپ ایسا صاف سہل رستہ چلتے جسپر عام خاص سب چل سکین اگر قافلون کا مقدم
یعنی پیش رو ایسا سخت مشکل دشوار گزار رستہ چلے کہ اوسپر آپ ہی چل سکے اور بہت لوگ نہ چل سکین تو وہ لوگون کے ساتہہ رؤف ورحیم نہوگا لیکن
آپ تو اپنی امت کے ساتہہ رؤف ورحیم ہین جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کی مدح مین ارشاد فرمایا ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف
رحیم جزاہ اللہ عنا افضل الجزاء کبہی ایسا ہوتا ہے کہ قافلے سے بعض قوی لوگ بوجہ کسی مصلحت کے دشوار گزار رستے مین چلتے ہین اور اونکو
مقدم منع نہین کرتا تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ بضرورت وبغیر ضرورت کے کل اسباب مین داخل ہوئے لیکن اتنی بات ہے کہ باوجود اسکے سبب پر اعتماد

کرتے ہین نہ سبب پر رضی اللہ عنہ؛

حکایت ایک دن شبلی رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب پر نکلے اور وہ چالیس آدمی تھے اونسے فرمایا اے لوگو بیشک اللہ تعالے اپنے بندون کے رزق کا کفیل ہے اوسنے ارشاد فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ سو تم اللہ تعالے پر توکل کرو اوسیکی طرف متوجہ ہو اوسکے غیر کیطرف توجہ نکرو پہر اونکو چہوڑکے چلے گئے یہہ لوگ تین دن تک ٹہیرے رہے انپر کچہہ فتوح نہوئی جب چوتہا دن ہوا تو شیخ اونکے پاس آئے اور کہا اے لوگو بیشک اللہ تبارک وتعالے نے بندون کے لئے سبب کو مباح فرمایا ہے اور یہ ارشاد کیا ھو الذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناکبہا وکلوا من رزقہ سو تم دیکہو تم مین سے جسکی نیت سب سے زیادہ سچی ہو اوسے چاہئے کہ وہ نکلے امید ہے کہ وہ کچہہ قوت تمہارے پاس لے آویگا اونہون نے اس کام کے لئے ایک فقیر کو پسند کیا وہ نکلا بغداد کے دونون جانب مین پہرا کچہہ قوت اوسے نہ ملا بہوک نے اوسکو ستایا چلنے سے عاجز ہوگیا ایک نصرانی طبیب کی دکان کے پاس بیٹہہ گیا اوسکے پاس بہت مخلوق جمع تہی وہ اونکو دوا بتا رہا تہا اوسنے اس فقیر کیطرف دیکہا اور کہا تجہے کیا ہے تیری بیماری کیا ہے اسکو نصرانی سے بہوک کا شکوہ کرنا برا معلوم ہوا اسنے کچہہ نہ کہا طبیب نے اپنا ہاتہہ اسکی طرف بڑہایا اسکی نبض دیکہی کہا جو بیماری تجہے ہے مین اسے پہچانتا ہون اسکی دوا بہی جانتا ہون پہر اوسنے اپنے غلام کیطرف التفات کیا اور کہا تو بازار جا ایک رطل روٹی اور ایک رطل بہونا گوشت ایک رطل مٹہائی لے آ غلام بازار گیا یہہ سب خرید کرکے لے آیا نصرانی نے اوسکو لیکے فقیر کے حوالہ کیا اور کہا تیرے نزدیک تیرے مرض کی یہہ دوا ہے فقیر نے اوس سے کہا اگر تو اپنی حکمت مین سچا ہے تو یہہ بیماری چالیس آدمیون کو ہے نصرانی نے غلام سے کہا تو پہر جلدی سے بازار جا اور جو تو لایا ہے چالیس رطل ایسا ہی اور لے آ غلام جلدی سے گیا اور یہہ سب لے آیا نصرانی نے فقیر کو دیدیا اور ایک حمال کو حکم دیا کہ اوٹہاکے اسکے ساتہہ مکان تک پہونچا دے اور فقیر سے کہا تو اسکو چالیس فقیرون کے پاس لے جا جنکا تو نے ذکر کیا فقیر اور حمال اوسکے ساتہہ چلا یہانتک کہ اپنے اصحاب تک پہونچا اور نصرانی بہی دور دور اسکے پیچہے چلا آیا تاکہ اسکے سچ کا امتحان کرے جب یہہ فقیر گہر کے اندر داخل ہوا جسمین اسکے اصحاب تہے تو نصرانی دروازے کے باہر طاق کے پیچہے ٹہیر گیا اسنے کہانا رکہدیا لوگون نے حضرت شبلی کو پکارا کہانا اونکے سامنے رکہا شیخ نے کہانے سے ہاتہہ اوٹہایا اور فرمایا اے فقیر واس کہانے مین ایک عجب تر ہے پہر اوس فقیر پر متوجہ ہوئے جو کہانا لایا تہا اوس سے فرمایا تو مجہے اس کہانے کا قصہ بتا اوسنے پورا قصہ بیان کیا شیخ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم کیا اس بات سے راضی ہو کہ جس نصرانی نے تمہین یہہ کہانا دیا تم اوسکا کہانا کہاؤ اور اوسکی مکافات نکرو اونہون نے عرض کیا یا سیدنا اسکی مکافات کیا ہے فرمایا تم اوسکے کہانا کہانے سے پہلے اوسکے لئے دعا کرو اونہون نے دعا کی اور نصرانی باہر سے سن رہا تہا جب نصرانی نے دیکہا کہ یہہ لوگ باوجود حاجت کے کہانے سے رکے اور جو شیخ نے اونسے فرمایا وہ بہی سن لیا تو وہ اندر چلا آیا اپنا زنار توڑ ڈالا اور کہا اے شیخ تم اپنا ہاتہہ بڑہاؤ مین مسلمان ہوتا ہون اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر وہ مسلمان ہوگیا اور اوسکا اسلام بہت اچہا ہوا منجملہ اصحاب شبلی رضی اللہ عنہ کے ایکشخص وہ بہی ہوگیا؛

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ جبکہ سفر کا ارادہ کرتے تو کسیکو اطلاع نہ کرتے نہ اوسکا ذکر فرماتے صرف اپنی چہاگل لیکے چلدیتے تہے حامد اسود کہتے ہین کہ ہم اونکے ساتہہ مسجد مین بیٹہے ہوئے تہے کہ ناگاہ اونہون نے چہاگل لی اور چلے مین اونکے پیچہے ہولیا جب ہم قادسیہ مین پہونچے تو مجہہ سے فرمایا اے حامد تو کدہر جاتا ہے مینے کہا یا سیدی مین تو آپکے نکلنے کی وجہ سے نکلا ہون اونہون نے کہا مین تو مکے کا ارادہ رکہتا ہون انشاء اللہ تعالے مینے کہا میرا بہی مکے کا ارادہ ہے انشاء اللہ تعالے تین دن کے بعد ایک جوان آدمی ہمارے ساتہہ ہوا ایک دن ایک رات ہمارے ساتہہ چلا اور ایک سجدہ بہی اللہ عزوجل کے لئے نہ کیا مینے ابراہیم کو اطلاع کی کہ یہہ جوان نماز نہین پڑہتا ہے وہ بیٹہہ گئے اور اوس سے کہا اے جوان تجہے کیا ہوا ہے کہ تو نماز نہین پڑہتا نماز تو حج سے بہی زیادہ تجہپر واجب تر ہے اوسنے کہا اے شیخ مجہپر نماز ہی نہین ہے اونہون نے کہا کیا تو مسلمان نہین ہے اوس نے

کہا نہین اونہون نے کہا تو پہر توکون چیز ہے کہا نصرانی لیکن نصرانیت مین مجھے توکل کیطرف اشارہ ہے میرے نفس نے دعوی کیا کہ اوس نے
حال توکل کو پکا کر لیا سو مینے اوسکے دعوی کی تصدیق نہین کی یہانتک کہ مینے اوسکو اس جنگل کیطرف نکالا جسمین سواے معبود کے کوئی موجود نہین ہے
مین اپنے ساکن کو اوبہارتا اپنی خاطر کا امتحان کرتا ہون ابراہیم کہڑے ہوکے چلے اور کہا تو اسکو چہوڑ دے تیرے ہمراہ رہے پہر وہ ہمارے ساتھ چلتا رہا
یہانتک کہ ہم بطن مر مین پہونچے ابراہیم ٹہیر گئے اپنے کپڑے اوتارے اونکو پانی سے پاک کیا پہر بیٹہے اوس سے کہا تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا عبد المسیح ابراہیم
نے فرمایا اے عبد المسیح یہہ دہلیز مکہ یعنی حرم ہے اللہ تعالے نے تجہ سے آدمیون پر اوسمین داخل ہونے کو حرام کیا ہے اور ارشاد فرمایا انما المشرکون
نجس فلا یقربوا المسجد الحرام یعنی مشرک ناپاک ہین مسجد حرام کے قریب نہ جاوین اور تونے جو اپنے نفس کی کشف حقیقت چاہی تہی سو وہ تجہے ظاہر ہوگئی
اب تو مکے مین داخل ہونے سے ڈر اسلئے کہ اگر ہم تجہے وہان دیکہین گے تو تجہپر انکار کرینگے حامد کہتے ہین کہ ہم اوسے چہوڑ کے مکے مین داخل ہوئے اور عرفات
کیطرف چلے ہم وہان بیٹہے ہوئے تہے کہ ناگاہ وہی جوان دو کپڑون مین احرام باندہے ہوئے آیا لوگون کے مونہہ تاکتا پہرتا تہا یہانتک کہ ہمپر آکر کہڑا ہوا ابراہیم
پر اوندہا ہوکے اونکے سر کا بوسہ لینے لگا ابراہیم نے کہا اے عبد المسیح کیا خبر ہے کہا ہیہات مین تو آج اوسکا بندہ ہون جسکے مسیح بندے ہین ابراہیم نے
فرمایا تو مجہہ سے اپنا قصہ تو بیان کر اوسنے کہا جب تمنے مجہے چہوڑ کے سفر کیا تو مین اپنی جگہہ بیٹہہ گیا یہانتک کہ حاجیون کا قافلہ آیا مین کہڑا ہوا مینے مسلمانون
کی صورت بنالی گویا مین محرم ہون پہر جبکہ میری آنکہہ کعبے پر پڑی تو سواے دین اسلام کے ہر دین مجہہ سے جاتا رہا سو مین مسلمان ہوگیا غسل کیا احرام
باندہا اور مین یہہ ہون سارے دن تمہین تلاش کرتا پہرا ابراہیم نے میری طرف دیکہا اور کہا اے حامد صدق کی برکت نصرانیت مین تو دیکہہ کسطرح
سے اوسکو اسلام کیطرف ہدایت کی پہر وہ ہمارے ساتہہ رہا یہانتک کہ فقرا مین اوسکا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ تعالے علیہ ؛

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین اور ایک میرا دوست ہم کسی پہاڑ مین عبادت کرتے تہے میرا دوست تو زمین کی روئیدگی کہایا
کرتا تہا رہا مین سو میرے پاس ایک ہرنی ہر روز آتی اپنے دونون پاؤن پہیلا دیتی مین اوسکا دودہ پی لیا کرتا پہر وہ چلی جاتی ہم اسی حالت مین
ایک مدت تک رہے میرا دوست مجہہ سے دور تہا وہ ایک دن میرے پاس آیا مجہہ سے کہا کہ ہمارے قریب ایک جماعت بدوکی اوتری ہے آؤ وہان چلین
شاید کچہہ دودہ یا کچہہ اور اونسے ہمکو حاصل ہوگا مین نے انکار کیا وہ مجہسے اصرار کرتا رہا یہانتک کہ مینے اوسکی موافقت کی پہر ہم اونکے پاس گئے اونہون
نے اپنے کہانے سے ہمکو کہلایا ہم وہان سے پہرے ہر ایک اپنی اپنی جگہہ چلا گیا مینے ہرنی کا انتظار کیا اوس وقت مین جسمین وہ میرے پاس آیا کرتی تہی وہ
نہ آئی اسکے بعد پہر مین نے اوسکا انتظار کیا تو بہی نہ آئی اوسنے میرے پاس آنا چہوڑ دیا مین سمجہہ گیا کہ یہہ میرے گناہ کی شومی کے سبب سے ہے جسکو مین نے
کیا بعما اسکے کہ مجہے اوسکے دودہ کے ساتہہ غنا حاصل تہی امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ واللہ اعلم ظاہر یہہ بات ہے کہ جس گناہ کا ذکر کیا وہ
تین چیزین ہین ایک تو توکل سے اوسکا نکلنا جسمین وہ داخل ہوا تہا دوسرے اوسکی طمع اور عدم قناعت اوس رزق کے ساتہہ جسکے سبب سے وہ مستغنی
تہا تیسرے اوسکا کہانا طعام خبیث کو جو کہ پاک نہ تہا اوسکے سبب سے رزق طیب حلال محض سے محروم ہوا ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مصر سے بعض قری کیطرف چلا راہ مین سو رہا پہر بیدار ہوا آنکہین کہولین ناگاہ
ایک قنبرہ اندہا درخت سے گر پڑا پہر زمین شق ہوگئی اوسمین سے دو تشتریان نکلین اونمین سے ایک سونے کی دوسری چاندی کی تہی ایک مین تلی
دوسری مین گلاب کہایا پانی تہا اوسنے اسمین سے کہایا اوسمین سے پیا مینے کہا وہ مجہے کافی ہے اور دروازہ پکڑ لیا یہانتک کہ اوسنے مجہے قبول فرمایا ؛

حکایت کہتے ہین ایک آدمی اہل خیر سے کہیتی کٹنے کے زمانے مین طلب رزق کے لئے نکلا پانی برسنے لگا وہ ایک غار مین جا چہپا اسنے وہان ایک
اندہا عقاب دیکہا یہہ فکر کر رہا تہا کہ یہہ عقاب کہان سے کہاتا ہوگا ناگاہ ایک کبوتر پانی کے بچاؤ سے غار کے اندر چلا آیا اور عقاب پر گر پڑا اوسنے پکڑ کے کہالیا

یہہ شخص لوٹ کے اپنے گہر چلا آیا اور اللہ عز وجل پر توکل کیا ✤

حکایت[۱۵] ایک کُردی رہزنون لٹیرون سے تہا وہ کہتاہے کہ مین اور ایک جماعت میرے ہمراہیون کی ہم بیٹہے ہوئے تہے رہزنی کے لئے نکلے تہے ہم ایک جگہہ پہونچے وہان کہجور کے تین درخت تہے ایک درخت مین پہل نتہا ناگاہ ایک چڑیا پہل والے درخت سے ایک کہجور اوٹہا کے اوس درخت کی چوٹی پر لیجاتی تہی جسمین پہل نہ تہا دس بار اوسنے ایسا ہی کیا اور مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا میرے دل مین خطرہ گزرا کہ کہڑا ہون اور دیکہون پہر مین اوس درخت پر چڑہ گیا دیکہا تو اوسکی چوٹی مین ایک اندہا سانپ تہا وہ مونہہ کہولے ہوئے تہا چڑیا کہجور کو اوسکے مونہہ مین رکہتی تہی مینے رو دیا اور کہا سیدی یہہ سانپ جسکے مارڈالنے کا تیری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے جبکہ تونے اوسے اندہا کیا تو اوسکے لئے ایک چڑیا کو مقرر فرمایا کہ وہ اوسکی قُوت کا بند وبست کرے اور مین تیرا بندہ ہون اقرار کرتا ہون کہ بیشک تو معبود واحد ہے تونے مجہے رہزنی اور راہ خوفناک کرنے کے لئے مقرر فرمایا میرے دل مین یہہ بات واقع ہوئی کہ اے فلان میرا دروازہ توبہ کے لئے کہلا ہوا ہے پہر مینے اپنی تلوار کو توڑ ڈالا اور سر پر مٹی ڈالی اور چلایا الاقالہ الاقالہ ناگاہ ایک ہاتف کہہ رہا ہے اقلناک قد اقلناک پہر مین اپنے رفیقون کے پاس آیا اونہون نے کہا تجہے کیا ہوا تونے تو ہمین گہبرا دیا مینے کہا کہ مین تو مہجور تہا اور اب مجہسے صلح کی گئی اور سارا قصہ اونسے بیان کیا اونہون نے کہا کہ ہم سب صلح کرتے ہین پہر ہمنے کپڑے ہتہیار پہینکدئے احرام باندہا مکے کا قصد کیا تین روز تک ہم جنگل مین چلتے رہے پہر ہم ایک گاؤن مین پہونچے ناگاہ ایک اندہی بڑہیا پر سے ہمارا گزر ہوا اوسنے ہمسے پوچہا کہ تم مین فلان کُردی ہے ہمنے کہا ہان اوسنے کپڑے نکالے اور کہا میرا بیٹا مرگیا اور یہہ کپڑے چہوڑ گیا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین رات برابر خواب مین دیکہا آپ مجہسے فرماتے ہین کہ تو یہہ کپڑے فلان کُردی کو دینا مینے اون کپڑون کو لیلیا مینے اور میرے ہمراہیون نے اونکو پہن لیا پہر ہم چلے یہانتک کہ مکے مین پہونچے ✤

حکایت[۱۶] بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تہے اونکے پاس لوگ آئے عرض کیا اے ابو اسحٰق شیر ہمارے رستے پر کہڑا ہے ابراہیم شیر کے پاس تشریف لائے اوس سے کہا اے ابو الحارث اگر تجہے ہمارے حق مین کچہہ حکم کیا گیا ہے تو جو تجہے حکم ہے تو اوسکو بجا لا اور اگر تجہے کچہہ حکم نہین ہے تو تو ہمارے رستے سے ہٹ جا شیر آواز کرتا ہوا چلا گیا پہر ابراہیم نے فرمایا کیا مشکل ہے ایک تمہارے پر کہ صبح وشام اس دعا کو پڑہ لیا کرے اللھم احرسنی بعینک التی لا تنام واحفظنا برکنک الذی لا یرام وارحمنا بقدرتک علینا فلا نھلک وانت ثقتنا ورجاؤنا

ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین ایک بار جنگل مین تہا دوپہر کے وقت چلا ناگاہ ایک بڑا درندہ مجہے ملا میری طرف آیا مین ایک درخت کے نیچے اوترا ہوا تہا مینے تسلیم اختیار کی حکم آلہی کا منقاد ہوا جب وہ میرے قریب آیا تو وہ لنگ کرتا تہا اوسنے آواز کیا میرے آگے بیٹہہ گیا اور اپنا ہاتہہ میری گود مین رکہا مینے دیکہا تو اوسکا ہاتہہ پہولا ہوا تہا اوسمین پیپ وخون بہرا ہوا تہا مینے ایک لکڑی لی جسجگہہ پیپ خون تہا اوسکو چیر دیا اور اوسکے ہاتہہ پر ایک کپڑا باندہ دیا وہ چلا گیا گہڑی بہر کے بعد پہر وہ آیا اور اوسکے ساتہہ مین دو بچے تہے وہ میری طرف دو روٹیان اوٹہا لائے ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے کی راہ مین تہارات کے وقت ایک ویرانے مین پہونچا ناگاہ وہان ایک بڑا درندہ تہا مین ڈرگیا ایک ہاتف نے آواز دی کہ ثابت رہ تیرے گرد ستر ہزار فرشتے ہین تیری حفاظت کر رہے ہین ✤

حکایت[۱۷] ایک عابد کسی مسجد مین معتکف تہے اونکے لئے کہین سے کچہہ مقرر نتہا امام مسجد نے اونسے کہا اگر تم کسب کرتے تو تمہارے لئے بہتر تہا اونہون نے کچہہ جواب نہ دیا امام نے تین بار اس بات کی تکرار کی چوتہی بار مین اونہون نے کہا کہ مسجد کے جوار مین ایک یہودی ہے وہ ہر روز دو روٹیون کا میرے لئے ضامن ہوا ہے امام نے کہا اگر وہ اپنی ضمانت مین سچا ہے تو تیرا مسجد مین بیٹہنا بہتر ہے عابد نے کہا اگر تو امام نہو تا کہ اللہ تعالے اور اوسکے بندون کے

درمیان مین باوجود اس نقص توحید کے کہڑا ہوتا ہے تو تیرے لئے بہتر ہوتا تو ایک یہودی کی ضمانت کو اللہ عزوجل کی ضمانت پر فضیلت دیتا ہے اسی باب مین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے ؎

اتطلب رزق اللہ من عند غیرہ	وتصبح من خوف العواقب آمنا
وترضی بعراف وان کان مشرکا	ضمینا ولا ترضی بربک ضامنا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ نے جبکہ عدم مین خلق کو ظاہر کیا تو اونکے لئے سارے پیشے ظاہر کردیئے ہر آدمی نے اپنے اپنے پیشے کو پسند کرلیا پہر جب اونکو عالم وجود مین پیدا کیا تو ہر ایک کی زبان پر وہی پیشہ جاری کیا جو اوسنے اپنے لئے پسند کرلیا تہا ایک گروہ منفرد رہا اوسنے کچھہ پسند نہ کیا اوس سے فرمایا تو بہی پسند کرلے اوسنے عرض کیا کہ جو ہمنے دیکہا اوسمین سے ہمین کچھہ پسند نہ آیا کہ ہم اوسے اختیار کرین اللہ تعالےٰ نے اونکے لئے مقامات عبادت ظاہر فرملئے اونہون نے عرض کیا یا مولانا ہمنے تیری خدمت کو اختیار کیا فرمایا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ مین اونکو ضرور تمہارا مسخر کرونگا اور سب اونکو تمہارا خدام بناؤنگا اور قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کہ مین ضرور تمہاری شفاعت اونکے حق مین قبول کرونگا جنہون نے تمہین پہچانا تمہاری خدمت کی ؛

حکایت کہتے ہین کہ ایک جماعت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اون سے کہا کہ ہم اپنا رزق طلب کرتے ہین اونہون نے فرمایا اگر تم جانتے ہو کہ وہ کہان ہے تو اوسکو طلب کرو اونہون نے کہا ہم اسکا سوال اللہ تعالےٰ سے کرتے ہین فرمایا اگر جانتے ہو کہ وہ تمہین بہول جاتا ہے تو اوسے یاد دلاؤ اونہون نے کہا ہم اپنے گہرون مین داخل ہون اور توکل کرین فرمایا اللہ تبارک وتعالےٰ کے ساتھہ تجربہ کرنا شک ہے اونہون نے کہا تو پہر کیا حیلہ ہے فرمایا ترک حیلہ ؛

حکایت بعض مریدین طلب رزق مین نکلے سعی کی یہانتک کہ تہک گئے ایک ویرانہ پایا وہان آرام لینے کے لئے بیٹھہ گئے وہ اوسکی دیوارون کو دیکہہ رہے تہے کہ کسی دیوار مین ایک تختی سبز پتہر کی نظر آئی اوسپر بخط سفید یہہ شعر لکھے ہوئے تہے ؎

لما رأيتک جالسا مستقبلا	ایقنت انک للهموم قرین	ما لا یکون فلا یکون بحیلة	ابدا وما هو کائن سیکون
سیکون ما هو کائن فی وقته	واخو الجهالة متعب محزون	فلعل ما تخشاه لیس بکائن	ولعل ما ترجوه سوف یکون
یسعی الحریص فلا ینال بحرصه	حتّٰی ویحظی عاجز ومهین	فارفض لها وتعرّ من اثوابها	ان کان عندک للقضاء یقین
هوّن علیک وکن بربک واثقا	فاخو التوکل شانه التهوین	طرح الاذی عن نفسه فی رزقه	لما تیقن انه مضمون

اونہون نے ان شعرونکو پڑھا اور لوٹ کے اپنے گہر چلے آئے اسکے بعد پہر رزق مین اہتمام نہ کیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت کہتے ہین کہ ابو یزید رضی اللہ عنہ نے کسی مسجد مین ایک امام کے پیچھے نماز پڑہی جب اوسنے سلام پہیرا تو انسے کہا اے ابو یزید تم کہانسے کہاتے ہو انہون نے کہا تو صبر کر یہانتک کہ جو نماز مینے تیرے پیچھے پڑہی اوسکا اعادہ کرلون اس وجہ سے کہ تونے رازق مخلوقین مین شک کیا جو شخص مالک رزاق تبارک وتعالےٰ کو نہ پہچانتا ہو اوسکے پیچھے نماز جائز نہین ہے ؛

حکایت اصمعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ مین ایک دن جامع مسجد بصرے سے چلا آتا تہا مین بصرے کی کسی گلی کوچے مین جارہا تہا کہ ایک بدو تندخو برہنہ پا اونٹ پر سوار تلوار لٹکائے ہاتہہ مین کمان لئے ہوئے ملا وہ میرے قریب آیا مجھے سلام کیا مجھہ سے پوچھا تو کون قبیلے کا ہے مینے کہا بنی اصمع کا کہا اصمعی تو ہی ہے مینے کہا ہان کہا تو کہان سے آتا ہے مینے کہا ایسی جگہہ سے جسمین رحمٰن کا کلام پڑھا جاتا ہے کہا رحمٰن کا کلام ایسا ہے کہ اوسکو آدمی پڑہتے ہین مینے کہا ہان کہا تو اوسمین سے کچھہ مجھہ پڑہہ دے مینے کہا تو اپنے اونٹ پر سے اوتر وہ اوتر پڑا مینے سورۂ ذاریات پڑہنا شروع کیا یہانتک کہ مین اس آیت شریف پر پہونچا وفی السماء رزقکم وما توعدون اوسنے کہا اے اصمعی یہہ کلام اللہ عزوجل کا ہے مینے کہا ہان قسم ہے اوسکی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھہ بہیجا بیشک اوسیکا کلام ہے جسکو اوسنے اپنے نبی محمد صلعم

پر نازل فرمایا اوسنے کہا تو یہہ کافی ہے پہر وہ اپنے اونٹ کی طرف کہڑا ہوا اوسکو نحر کیا اوسکے چمڑے پر گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا مجہہ سے کہا تو اسکی تقسیم مین میری مدد کر جو لوگ آتے جاتے تہے ہمنے اونکو تقسیم کر دیا پہر اوسنے اپنی تلوار اور کمان کو توڑ ڈالا ریت مین اونکو دبا دیا اور جنگل کیطرف چلا گیا اور یہہ پڑہتا جاتا تہا وفی السماء رزقکم وما توعدون مین اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا اوس سے کہا کہ تو کیون نہ متنبہ ہوا جسکے لئے یہہ متنبہ ہوا جب مین رشید کے ہمراہ حج کو آیا تو مکہ مشرفہ مین داخل ہوا مین کعبے کا طواف کر رہا تہا کہ کسی شخص نے باریک آواز سے آواز دی مینے پہر دیکہا تو وہی اعرابی تہا دبلا زرد رنگ ہو گیا تہا مجہے سلام کیا میرا ہاتہہ پکڑا مقام ابراہیم کے پیچہے مجہے بٹہا دیا مجہہ سے کہا تو رحمٰن کا کلام مجہپر پڑہ مینے سورہ ذاریات پڑہنا شروع کیا جب مین وفی السماء رزقکم وما توعدون پر پہونچا تو وہ چلایا اور کہا بیشک جو ہم سے ہمارے ربنے وعدہ کیا ہمنے اوسکو سچا پایا پہر کہا اسکے سوا اور بہی ہے مینے کہا ہان اللہ عز وجل فرماتا ہے فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون اوسنے ایک چیخ ماری اور کہا سبحان اللہ کسنے جلیل کو خفا کیا یہا تک کہ اوسنے قسم کہائی کیا اوسکو سچا نہ جانا کہ قسم کیطرف اوسے مجبور کیا تین بار اسی کلمے کو کہا اسی مین اوسکی جان نکل گئی رحمۃ اللہ علیہ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک بار مجہے تنگی پہونچی سخت خوف ہوا مین حیران و پریشان بدون زاد و راحلہ کے مکے کی طرف چلا تین دن تک برابر چلتا رہا جب چوتہا دن ہوا تو مجہے پیاس و گرمی کی شدت ہوئی جان کے ہلاک ہونے کا خوف ہوا جنگل مین کوئی درخت بہی نہ ملا کہ اوسکے سایے مین بیٹہتا مینے اپنا کام اللہ تعالے کو سونپا اور قبلے کیطرف متوجہ ہو کر بیٹہہ گیا نیند نے مجہپر غلبہ کیا مین سو رہا اور مین بیٹہا ہوا تہا خواب مین دیکہا کہ ایک شخص نے میری طرف ہاتہہ بڑہایا اور مجہہ سے کہا تو اپنا ہاتہہ مجہے دے مینے اوسکی طرف ہاتہہ بڑہایا اوسنے مجہہ سے مصافحہ کیا اور کہا تو خوش ہو جا تو سلامت رہیگا بیت اللہ مین پہونچیگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا مینے کہا اللہ تجہپر رحم کرے تو کون ہے کہا مین خضر ہون مینے کہا تم میرے لیئے دعا کرو اونہون نے کہا کہہ یا لطیفا بخلقہ یا خبیرا بخلقہ الطف بی یا لطیف یا علیم یا خبیر تین بار پہر مینے اس دعا کو پڑہا اونہون نے فرمایا یہہ ایسا تحفہ ہے کہ ہمیشہ تجہے اس سے غنا ہوگی جب تجہے کوئی تنگی پہونچے یا کوئی حادثہ تجہپر نازل ہو تو تو اس دعا کو پڑہ لیا کر تجہے کفایت و شفا ہوگی پہر وہ غائب ہو گئے اور مین سن رہا ہون کہ کوئی شخص مجہے پکارتا ہے یا شیخ یا شیخ مین جاگ اوٹہا ناگاہ ایک آدمی اپنی سواری پر سوار کہڑا ہوا ہے اوسنے مجہہ سے کہا تو نے کسی جوان آدمی کو دیکہا ہے جسکی ایسی ایسی صفت ہے مینے اوس سے کہا کہ مینے کسی کو نہین دیکہا اوسنے کہا کہ سات دن ہوئے کہ ایک جوان ہمارے گہر والون مین سے نکل گیا ہے ہم سے کسی نے کہا کہ وہ حج کو گیا ہے پہر اوسنے مجہہ سے پوچہا کہ تو کدہر جاتا ہے مینے کہا جدہر اللہ چاہے اوسنے اپنی سواری کو بٹہایا اوپر سے اوترا تہیلی کیطرف ہاتہہ بڑہایا اوسمین سے دو قرص سپید روٹی کے نکالے اونکے درمیان مین حلوا رکہا ہوا تہا چہاگل پانی کی بہری ہوئی نکالی اور کہا پی مینے پانی پیا اور ایک قرص کہایا پہر اوسنے مجہہ سے کہا سوار ہو جا مین سوار ہو گیا وہ میرے آگے بیٹہا ہم دو رات ایک دن چلے پہر قافلے سے ملگئے اون سے جوان کا حال پوچہا اوسے خبر ملگئی کہ وہ قافلے مین ہے پہر وہ مجہے چہوڑ کے چلا گیا گہڑی بہر کے بعد اوس جوان کو ہمراہ لئے ہوئے پہر پاس آیا کہا اے بیٹا اللہ تعالے نے اس شخص کی ملاقات کے سببسے تیری ملاقات مجہپر آسان کر دی مینے اون دونون کو رخصت کیا وہ چلدیا پہر وہی آدمی ایک کاغذ لئے ہوئے مجہے ملا اوسنے کاغذ مجہے دیا اور میرا ہاتہہ چوما اور چلا گیا مینے پانچ دینار سکہ دار اوسمین پائے اوسکے کرایہ تک مینے سواری کرایہ کر لی باقی کو کہانے پینے مین خرچ کیا اوس سال مینے حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا خلیل علیہ السلام کیطرف بہی گیا جب کبہی کوئی مجہے تنگی یا کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو مین اونہین کلمون کو پڑہ لیتا ہون جنکی تعلیم خضر علیہ السلام نے مجہے فرمائی ہے اور مین اونکے فضل و منت کا مقر ہون اور اللہ تعالے کا اوسکی نعمت پر شکر ادا کرتا ہون ؁

حکایت بعض شیوخ کہتے ہین کہ مین اور دس آدمی اور جبل لکام مین داخل ہوئے کئی دن تک اوسمین چلتے رہے پہر ایک وادی کیطرف اترے وہان

ایک چھوٹا تالاب میٹھے پانی کا تھا اوسکے کنارے پر ایک مسجد سفید پتھر کی بنی ہوئی تھی مسجد کے نیچے ایک پتھر تھا اوسمین سے ایک پانی کا چشمہ بہکے تالاب کیطرف
بہا تا تھا ہم مسجد مین بیٹھے جب ظہر کا وقت آیا تو ایک شخص آیا اوسنے اذان کہی پہر مسجد کے اندر آیا ہمکو سلام کیا دو رکعت نماز پڑہی پہر تکبیر کہی ایک شیخ آئے اور
اونکے ہمراہ تیس آدمی تہے وہ محراب کیطرف بڑہے ہمکو نماز پڑہائی پہر سب چلے گئے ہمسے کچھہ بات نہین کی جب عصر کا وقت آیا تو ہمنے نماز پڑہی اونکو نہ دیکھا جب
مغرب کا وقت آیا تو وہی شخص آیا اذان دی تکبیر کہی شیخ آگے بڑہے ہمکو نماز پڑہائی پھر وہ کہڑے ہوئے سرخ شفق ڈوبنے تک نماز پڑہتے رہے پہر اذان دی
تکبیر کہی شیخ نے ہمکو عشا کی نماز پڑہائی پھر وہ چلے گئے اور ہم سے کلام نہ کیا نہ ہمنے اون سے کلام کیا گھڑی بہر کے بعد اونمین سے ایک آدمی آیا اوسکے پاس
کوئی چیز تہی اوسنے اوسکو مسجد کے کونے مین رکہدیا پہر ہمسے کہا آؤ اللہ تمپر رحم کرے ہم اوسکی طرف اوٹھے ناگاہ وہ ایک سفید رومال تھا ہمنے اوسکی مثل نہین
دیکھا اوسکے نیچے ایک سرپوش تھا سبز زمرد کا سرپوش کو ہمنے کہولا تو ایک خوان یاقوت سرخ کا تھا اوسپر ثرید کی مثل کوئی کہانا تھا ہمنے اوسمین سے کہایا ہم
کہاتے جاتے تہے اور اوسمین سے کچھہ کم نہوتا تھا جب سحر کا وقت آیا تو وہی شخص آیا اوسنے خوان اوٹھالیا پہر اذان دی اقامت کہی شیخ آگے بڑہے ہمکو نماز
پڑہائی اور محراب مین بیٹھہ گئے قرآن شریف کا ختم کیا اللہ تعالے کی حمد وثنا کی بہت اچھی دعا مانگی پہر کہا بیشک اللہ تعالے نے اپنی خلق پر دو فرض ایک آیت
مین فرض فرمائے ہین اور خلق اوس سے غافل ہے مینے کہا اللہ تعالے آپ پر رحم کرے وہ کون آیت ہے شیخ نے مجھہ سے کہا جبرک اللہ تو آگے بڑہ مجھے جماعت سے
مقدم بٹہایا مجھسے کہا ہان اے میرے بیٹے جبرک اللہ جلیل جل جلالہ نے فرمایا ان الشیطان لکم عدو یعنی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے اوسکی عداوت ہمارے
لئے بیان فرمائی پہر فرمایا فاتخذوہ عدوا سو تم اوسکو دشمن ٹہیراؤ اوسنے ہمکو یہ حکم دیا کہ ہم اوسے اپنا دشمن سمجھین مینے پوچھا ہم اوسے دشمن کسطرح ٹہیرائین
اوس سے کسطرح بچاؤ کرین شیخ نے کہا تو جان رکہہ اللہ تجہپر رحم کرے کہ اللہ جل جلالہ نے ہر مومن کے لئے سات قلعے مقرر فرمائے ہین مینے پوچھا وہ کون قلعے ہین
کہا پہلا قلعہ تو سونے کا ہے اور وہ اللہ تعالے کی معرفت ہے اوسکے گرد ایک قلعہ چاندی کا ہے وہ ایمان باللہ ہے اوسکے گرد ایک قلعہ لوہے کا ہے وہ اللہ
تعالی پر توکل کرنا ہے اوسکے گرد ایک قلعہ پتھر کا ہے وہ شکر اور اللہ تعالے سے راضی ہونا ہے اوسکے گرد ایک قلعہ ٹھیکری کا ہے وہ امر ونہی ہے اور ان
دونون کے ساتھہ قیام کرنا ہے اسکے گرد ایک قلعہ زمرد کا ہے وہ صدق واخلاص ہے جمیع احوال مین اوسکے گرد ایک قلعہ تازے موتیون کا ہے وہ ادب
نفس ہے سو مومن ان قلعون کے اندر ہے اور ابلیس انکے ورے بہونکا کرتا ہے جسطرح کتا بہونکتا ہے اور مومن اوسکی کچھہ پروا نہین کرتا اسلئے کہ اوسنے
تو ان قلعون سے اپنا بچاؤ کرلیا مومن کو چاہئے کہ اپنے احوال مین ادب نفس کو نہ چھوڑے جو کام کرے اوسمین سستی سے ادب نفس کو ترک نکرے اسلئے کہ
جسنے ادب نفس کو چھوڑا اوسکے ساتھہ سستی کی تو اوسکو اوپر سے خذلان آتا ہے اوسکی مدد نہین ہوتی پہر جبکہ اوسنے ادب نفس چھوڑدیا تو ابلیس ایک قلعہ
کے بعد دوسرا قلعہ اوس سے لیتا رہتا ہے اوسمین طمع کرنے لگتا ہے یہانتک کہ اوس سے ساتون قلعے چھین لیتا ہے اور کفر کیطرف اوسے پہیر دیتا ہے پہر وہ ہمیشہ
ہمیشہ کو جہنم مین رہتا ہے نعوذ باللہ من جمیع ذلک ونسأل اللہ حسن التوفیق وحسن الادب مینے شیخ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت کرین فرمایا ہان جبرک اللہ
تو اپنے خالق کی رضا مین اوسقدر کوشش کر جسقدر تو اپنے نفس کی رضا مین کوشش کرتا ہے اور دنیا مین اوتنا کام کاج کر جتنا تجھے اوسمین ٹہیرنا ہے اور
اپنے ربکے لئے اوسقدر عمل کر جسقدر تجھے اوسکی حاجت ہے اور ابلیس لعنہ اللہ کی اوتنی اطاعت کر جتنی وہ تجھے نصیحت کرے اور یہ اوسکا دہوکا ہے اور
معاصی کا اوسقدر مرتکب ہو جسقدر نار پر ٹہیرنے کی تجھے طاقت ہو اور جس بات مین تجھے ثواب کی امید نہو اوس سے اپنی زبان کو روک جیسا کہ تو اپنے نفس کو اون
اسباب وسامان سے بچاتا ہے جسمین تجھے نفع کی امید نہین ہوتی اور چار چیزون کو چار کے لئے چھوڑ دے پہر تو پروا نکر جب چاہے مر جا شہوات کو چھوڑ جنت
تک اور نیند کو قبر تک راحت کو پل صراط تک فخر کو میزان تک پہر شیخ کہڑے ہوئے اور چلے گئے اور ہم اوس دن ٹہیرے رہے جب رات آئی تو وہی شخص آیا اوسکے
ساتھہ وہی خوان تھا اوسپر ویسا ہی کہانا تھا ہمنے کہانا کہایا تین روز تک اونکے پاس رہے جب چوتھا دن ہوا تو شیخ نے ہمکو رخصت کیا اور آخر بات ہم سے

یہ کہی کہ اے جوانو اس مکان کو چہپانا اللہ تعالے دنیا و آخرت مین تمہاری ستر پوشی کرے پہر ہم اونکے پاس سے چلے ہمارا گزر ایک وادی پر ہوا اوسکے ایک جانب مین میوہ دار درخت تہے اونمین ہر قسم کا میوہ تہا ہمنے دور سے نہر کے کنارے پر ایک کرکی کو دیکہا کہ کہڑا ہوا ہے ہم اوسکے نزدیک گئے تو وہ اندہا تہا ہم اوسکے حال سے تعجب کرتے رہے کہ ناگاہ ایک کالی مکہی شہد کی آئی اوسکے پیچہے بہت سی مکہیان تہین جب وہ مکہی کرکی کی طرف پہونچی تو زمین پر چلنے لگی کرکی نے اپنی چونچ کہولدی مکہی نے اوسمین شہد رکہدیا پہر اور مکہیان ایک کے بعد ایک آتی جاتی تہین اور اوسکے مونہہ مین شہد ڈالتی تہین یہانتک کہ اونمین کچہہ بہی باقی نرہا کرکی کا مونہہ شہد سے بہر گیا اوسنے اپنی چونچ کو بند کرلیا اوسمین سے کچہہ شہد زمین پر گر پڑا ہمنے اوسکو لیکے کہالیا اور ہم وہانسے چلے آئے رضی اللہ عنہم آمین آمام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شیخ مذکور رضی اللہ عنہ نے یہہ ذکر کیا کہ شیطان نعوذ باللہ منہ حصون مذکورہ کو لیتا رہتا ہے یہانتک کہ بندے کو کفر کیطرف پہیر لیجاتا ہے پہر وہ ہمیشہ ہمیشہ کو آگ مین رہتا ہے نعوذ باللہ منہ سو یہہ نہایت عمدہ تحقیق ہے لیکن شیطان کبہی بعض قلعون پر غالب ہوجاتا ہے بعض پر نہین ہوتا تو وہ بندے کو فسق کیطرف لیجاتا ہے نہ کفر کیطرف پہر وہ مستحق جہنم کا ہوجاتا ہے گو ہمیشہ کو اوسمین نرہے اور کبہی ایسا کرتا ہے کہ بندے کو فسق کیطرف نہین لیجاتا مگر اضعف الایمان کیطرف پہونچا دیتا ہے تو وہ دوزخ کا مستحق نہین ہوتا لیکن جو لوگ کامل ایمان والے ہین اونکے درجے کو نہین پہونچتا اور یہہ سب تفاوت بسبب تفاوت حصون مذکورہ کے ہے اسلئے کہ معرفت و ایمان کے قلعون کو لینا شل لینے باقی قلعون کے نہین ہے اور باقی قلعے وہ بہی آپسمین متفاوت ہین اسواسطے کہ صدق و اخلاص کے قلعے کو لینا شل لینے امر و نہی کے قلعے کے نہین ہے ایسا ہی اور قلعون کا حال ہے اس باب مین طول طویل کلام ہے لیکن جبکہ بندے کے لئے ایمان کامل توکل کامل کا قلعہ باقی رہتا ہے تو شیطان کو اوسپر قدرت نہین ہوتی دیکہو اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک شیطان کا دباؤ اون لوگون پر نہین ہے جو کہ ایمان لائے اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین یہہ وہی لوگ ہین جو کہ عبودیت کاملہ کے ساتہہ متصف ہین اسلئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ بیشک میرے بندون پر تیرا کچہہ دباؤ نہین ہے اور وہی ہین سچے ایمان والے اسواسطے کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ مومن وہی ہین کہ جب اللہ کا ذکر ہو تو اونکے دل ڈر جاوین اور جب پڑہے اوسکے کلام زیادہ آوے اونکو ایمان اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین پہر اونکے آخر صفت ہین یہہ فرمایا کہ وہی ہین سچے ایمان والے کبہی ایک قلعہ کا لے لینا ہی کفر کیطرف پہونچا دیتا ہے ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین گرا دیتا ہے جیسے ایمان کا قلعہ لیکن شیطان کو اوسکے لینے پر قدرت نہین ہوتی یہانتک کہ اور قلعے جو اوسکے گرد ہین اونکو نہ لیوے اگر وہ موجود ہون نسأل اللہ الکریم التوفیق والہدای والسلامۃ من الزیغ والردی ؞

حکایت شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جنگل مین تہا مجہے بہوک بہت لگی میرے نفس نے چاہا کہ مین اللہ تعالے سے کہانا مانگون مینے کہا کہ یہہ کام متوکلین اہل ہمت کا نہین ہے پہر اوسنے مجہہ سے یہہ بات چاہی کہ مین اللہ سبحانہ سے صبر کا سوال کرون جب مینے اسکا قصد کیا تو مینے ایک ہاتف کو یہہ شعر پڑہتے سنا **بیت**

ویزعم انہ منا قریب		وانا لا نضیع من اتانا		فہمّ ابو سعید سؤل صبر		کانا لا نراہ ولا یرانا

کہتے ہین کہ دل کا دیکہنا مشاہدہ کہ ایقان سے ہوتا ہے کو آنکہون سے غائب ہو ؞

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک عرب کے آدمی کا مجہہ سے وصف بیان کیا گیا لوگون نے اوسکے لطائف شان و حسن کلام کا اشارات اہل معرفت مین ذکر کیا مین اوسکی طرف گیا یہانتک کہ اوسکے مکان پر پہونچا چالیس دن تک صبح کے وقت اوسکے پاس ٹہیرا رہا لیکن اتنا وقت مجہہ نہ ملا کہ اوسکے علم سے فیضیاب ہون اسلئے کہ وہ اپنے رب کے ساتہہ بہت مشغول رہتا تہا ایک دن اوسنے میری طرف دیکہا اور کہا تو کہان کا ہے مینے اوسکو اپنا وطن بتادیا اوسنے کہا تو کیون میرے پاس آیا مینے کہا اسلئے کہ تمہارے علم سے کوئی ایسی بات حاصل کرون کہ وہ مجہے میرے رب کیطرف راہ بتادے اوس نے کہا تو

اللہ سے ڈر اور یاد مین سے مدد مانگ اور راہ سیر پر بہروسا کر اسلئے کہ وہ ولی حمید ہے پہر وہ چپ ہو رہا مینے کہا اللہ تمپر رحم کرے کچہہ اور زیادہ مجہے بتاؤ مین مسافر آدمی ہون دور شہر سے تمہارے پاس آیا ہون مین چاہتا ہون کہ تم سے کئی باتین پوچہون جو کہ میرے دل مین کہٹک رہی ہین اوسنے کہا تو متعلم ہے یا عالم یا مناظر مین نے کہا مین متعلم محتاج ہون اوسنے کہا تو متعلین کے درجے مین کہڑا رہ اور ادب سوال کا نگاہ رکہہ اسلئے کہ اگر تو اس سے تجاوز کریگا اور حرمت کو چہوڑ دیگا تو یہہ بات نفع معلم کو بگاڑ دیگی اسلئے کہ جو لوگ علما سے دانشمند اور عارفین سے منتخب ہین وہ صدق و وفا کا رستہ چلے ہین قرب وصفا کے قدم پر کہڑے رہے ہین حزن و بلا کے وادیون کو طے کیا ہے پہر وہ دارین کی خیر اور لذت کو لیگئے مین نے کہا اللہ تعالے تمپر رحم کرے جو تمنے بیان کیا بندہ اسکو کب پہونچتا ہے کہا جبکہ وہ اسباب و انساب سے خارج ہو جاوے ہر تعلق سے اپنے دلکو قطع کر دے مینے کہا بندے کا یہہ حال کب ہوتا ہے کہا جبکہ وہ سارے حول و قوت سے نکل جاوے نہ اوسکے لئے کوئی چیز ہو جسکا وہ مالک ہو نہ اوسکے لئے کوئی حال ہو جسکو وہ پہچانے رضی اللہ عنہا ❊

حکایت شیخ ابو جعفر فرغانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نزدیک بعض اخوان صوفیہ کرام کے دینور مین تہا اونکے پاس کچہہ لوگ اکراد کے آئے تاکہ وہ اون لوگون کے لئے کچہہ سامان خریدین پہر اونہون نے کہا کہ اگر تمہین یہہ معلوم ہو جاوے کہ ہم یہہ سامان کس کے لئے خریدتے ہین تو تم اوسکے خریدنے مین جلدی کرو اونہون نے کہا کہ تم مجہہ سے قصہ بیان کرو اون لوگون نے کہا بہتر ہے پہر اونہون نے اپنے سردار کیطرف اشارہ کیا جسکے ہمراہ وہ تہے کہا یہہ شخص قبیلے کا سردار ہے اسکی ایک بی بی تہی اوسنے کئی بیٹیان جنین اسنے اپنی بی بی سے کہا اور وہ حاملہ تہی کہ اگر ابکی بار تونے بیٹی جنی تو تجہے طلاق ہے اور حکم دیا تو ہمنے سردی کے موسم کا سفر کیا مراغہ اور اوسکے اطراف کیطرف جانے کا قصد کیا ہم ایک دن جا رہے تہے کہ اسکی بی بی کو درد زہ ہوا اوسنے پانی لیا کو یا اوس سے طہارت کریگی اوسکے لڑکی پیدا ہو گئی اوسنے لڑکی کو ایک کپڑے مین لپیٹ کے پہاڑ کے غار مین ڈالدیا اور چلی آئی ظاہر کیا کہ وہ حمل صرف ہوا تہی وہ نکل گئی پہر ہم چہہ مہینے تک اوس جگہہ سے غائب رہے جب پہرے تو اوسی جگہہ اوترے عورت نے پانی لیا اور اوس غار کیطرف گئی جسمین لڑکی کو چہوڑ آئی تہی جب وہ اوسکے قریب پہونچی تو ناگاہ ایک ہرنی لڑکی کے پاس کہڑی ہوئی تہی اوسکو دودہ پلا رہی تہی جبکہ ہرنی نے عورت کو دیکہا تو متوحش ہوئی اور چلی گئی اسنے لڑکی کو لے لیا وہ رونے چلانے لگی اسنے اوسے رکہدیا اور کنارے ہو گئی ہرنی پہر لوٹ کے آئی اور اوسکو دودہ پلاتی رہی اور وہ چپ تہی چیختی چلاتی نہ تہی عورت اپنے لوگون کے پاس آئی اور قصہ بیان کیا اوسکے خاوند نے بہی سن لیا پہر سب لوگ غار کیطرف گئے دیکہا تو ہرنی لڑکی کو دودہ پلا رہی تہی جب ہرنی کو انکی آہٹ معلوم ہوئی تو وہ علحدہ ہو گئی اور لڑکی رونے لگی عورتون نے اوسکو لیلیا اوسے پچکارتی ہین یہانتک کہ وہ چپ ہوئی انسے ہل گئی پہر اوسکو لیکے قبیلے کیطرف آگئے اور ہرنی دور سے دیکہتی رہی یہانتک کہ ہمنے کوچ کر دیا یہہ سامان جسکا ہم خریدنا چاہتے ہین اوسی لڑکی کا جہیز ہے اوسکے باپنے ایک نیک آدمی سے نکاح کر دیا ہے سبحان اللہ اللطیف الخبیر المنان القدیر ❊

باب دہم اس بیان مین کہ محبین عارفین اللہ سبحانہ سے ڈرتے رہتے ہین اور انکا خوف سب خوفون سے بڑہا ہوا ہوتا ہے

فرمایا اللہ عز وجل نے فجار کے حق مین کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ثم انہم لصالوا الجحیم ثم یقال ہذا الذی کنتم بہ تکذبون کوئی نہین بر زنگ پکڑ گیا انکے دلون پر وہ جو کچہہ کماتے تہے کوئی نہین وہ اپنے رب سے اوسدن روکے جاوینگے پہر مقرر وہ پیٹہنے والے ہین دوزخ مین پہر کہیگا یہہ ہے جسکو تم جہوٹ جانتے تہے اللہ سبحانہ نے فجار کا حال بیان فرمایا کہ اونکی کمائی زنگ پکڑ گئی اونکے دلون پر اور ران وہی ہے جو کہ گناہون کی ظلمت دلپر چہا جاتی ہے اسوجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے اعمال صالحہ کیطرف متوجہ نہین ہوتا بہلائی برائی کا تمیز اوٹہہ جاتا ہے پہر اونکی جزا اسپر تین قسم کی بیان فرمائی ایک تو رب سے حجاب دوسرے جہنم مین داخل ہونا تیسرے جہڑکی یعنی بدون دیدار آلہی کے

جہنم مین داخل کئے جاوینگے پہر اونسے کہین گے یہہ وہی ہے جسکی تم تکذیب کیا کرتے تہے سو سب سے بڑا عذاب اہل نار کا یہی ہے کہ اللہ عز وجل کے دیدار
فائض الانوار سے روکے جاوین چونکہ اونکے دل دنیا مین سخت وتاریک تہے نور ایمان اور حقائق عرفان سے کوئی چیز بہی اونکے دلون مین نہین پہونچی
تہی اسلئے آخرت مین اونکی جزا یہی ہے کہ رحمن کے دیدار سے روکے گئے بعض عرفانے فرمایا جو شخص اللہ سبحانہ کو دنیا مین پہچانیگا وہ بہی بقدر اوسکی
معرفت حاصل کرنے کے اوسکو پہچانیگا اور جسقدر دنیا مین اوسکی معرفت حاصل کی تہی اوسیقدر آخرت مین اوسکے لئے تجلی فرماویگا سو دنیا مین تو
اوسکو دل کی آنکہہ سے دیکہا اور آخرت مین سرکی آنکہہ سے دیکہیگا جسنے اوسکو دنیا مین دل سے نہ دیکہا وہ اوسکو آخرت مین اپنی آنکہہ سے نہ دیکہیگا سو
جو لوگ عارف باللہ ہین اونکو یہی ڈر لگا رہتا ہے کہ دنیا مین کہین چشم بصیرت سے حجاب نہو جاوے اور آخرت مین آنکہون کے دیکہنے سے نہ چہپ جاوے
اوزاعی رحمہ اللہ نے اپنے بہائی کو یہہ لکہا امابعد تو ہر طرف سے گہیرا گیا ہے تو یقین کرلے کہ تجہے ہر دن رات مین لئے جاتے ہین سو تو اللہ سے اور اوسکے
آگے کہڑے ہونے سے ڈر اور اس سے ڈر کہ یہی تیرا آخر وقت ہو والسلام عتبہ غلام رحمہ اللہ رات کو روتے اور کہتے اللہ تعالے کی روبکاری کے یاد کرنے
نے دوستون کے جوڑ کاٹ ڈالے اور کہتے اے میرے مولی تو جائز رکہتا ہے کہ اپنے دوستون کو عذاب کرے اور تو جی کریم ہے ایک رات دریا کے کنارے
پر کہڑے ہوئے ان کلمون کو بار بار کہتے رہے اور کوئی کلمہ اپنر زیادہ نہین کیا اور صبح تک روپا کئے وہ کلمے یہہ ہین اگر تو مجہے عذاب کرے سو مین بیشک تیرا
محب ہون اور جو تو رحم فرماوے تو مین تیرا محب ہون ٥

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا — سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

کہمس رحمہ اللہ رات کو کہتے تہے کیا تو روا رکہیگا کہ مجہے عذاب کرے اور تو میری آنکہہ کی ٹہنڈک ہے لے میرے دل کے دوست ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ
روتے اور کہتے اگر وہ مجہہ سے میرے گناہون کے ساتہ مطالبہ کریگا تو مین بیشک اوسکے عفو کے ساتہ مطالبہ کرونگا اور جو میرے بخل کے ساتہ مطالبہ کریگا
تو مین بیشک اوسکے جود کے ساتہ مطالبہ کرونگا اور جو مجہے آگ مین داخل کریگا تو مین بیشک دوزخیون کو خبر دونگا کہ مین اوسکو دوست رکہتا تہا محبان
آلہی مین سے ایک شخص نزدیک ایک گروہ کے تہا کہ وہ خوف سے رو رہے تہے اسنے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ سب لوگ تیری آگ کے ڈر سے
تجہے پوجتے ہین اور نجات کو بڑا افضل جانتے ہین یا اسلئے کہ جنتون مین بسائے جاوین اور کوئی چین اونکے چمنون مین سے اور سلسبیل اونکو دیا جاوے
میری جنتون مین کوئی غرض نہین اسلئے کہ مین اپنی محبت کا عوض نہین چاہتا کسی نے اوس شخص سے کہا اگر وہ تجہکو ہنکالدے تو تو کیا کرے اوسنے کہا اگر مجہے
حُب کیوجہ سے وصل نصیب نہو تو مین اپنا گہر دوزخ مین بناؤنگا پہر دوزخ والون کو صبح شام اپنی ندا سے پریشان کرونگا لے گروہ مشرکون کے اوس شخص
پر نوحہ کرو جو دعوی کرتا تہا کہ جلیل سے محبت رکہتا تہا وہ اپنے دعوی مین سچا نہ تہا سو اوسکی جزا عذاب طویل ہے اور رقیہ موصلیہ کا قول پہلے گزر چکا کہ
اے میرے معبود اور اے میرے سید اور اے میرے مولی اگر تو مجہے اپنے سارے عذاب کے ساتہ عذاب کرے تو جو تیرا قرب کہ مجہے فوت ہوگیا وہ میرے نزدیک
عذاب سے بڑہکر ہے ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آگ کا ڈر خوف فراق کے مقابلے مین ایسا ہے جیسا ایک قطرہ دریاے مواج مین شبلی
رحمہ اللہ اپنے گہر مین جوش مین آتے اور کہتے جسکی عادت قرب ہے وہ تیرے بُعد پر صبر نہین کرسکتا اور جسکو محبت نے عاشق کردیا وہ تیرے حجاب پر
قوی نہین ہوسکتا سو اگر آنکہہ تجہے نہین دیکہہ سکتی تو دل تو تجہے دیکہتا ہے عارفین جن باتون سے ڈرتے ہین اونمین سے رضاے آلہی کا فوت ہونا ہے گو اونسے
عفو کیا جاے یا ترک عقوبت ہو سو جو نعیم جنت کہ اعراض و بُعد کے ساتہ ہو اس سے اونکے نزدیک رضاے آلہی بہت زیادہ محبوب ہے دیکہو اللہ سبحانہ نے
قرآن پاک مین ارشاد فرمایا و مساکن طیبة فی جنات عدن و رضوان من اللہ اکبر یعنی اللہ سبحانہ کی ذرا سی رضا نعیم جنت سے بہت بڑی
ہے صحیح حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالے اہل جنت سے فرماویگا کیا مین تمکو اس سے افضل نہ دون وہ

کہین گے اس سے افضل اور کیا ہے ارشاد ہوگا کہ مین اپنی رضا تمپر نازل کرتا ہون سو اسکے بعد کبھی تمپر خفا نہونگا مطرف رحمہ اللہ کہتے تہے الٰہی تو ہمسے
راضی ہوجا اگر تو ہم سے راضی نہین ہے تو ہم سے عفو کر کسی آدمی کو خواب مین دیکہا اوس سے حال پوچہا اوسنے کہا میری مغفرت فرمائی اور مجہہ سے اعراض
کیا اور اوس گروہ اہل علم سے جنہون نے اپنے علم کے ساتہہ عمل نہ کیا سو تمہین عارفین ایسے حال سے ڈرتے ہین اور شروع ہی سے رضا ہی کا سوال
کرتے ہین فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہین جسنے اللہ تعالےٰ سے اوسکی رضامندی کا سوال کیا سو مقرر اوسنے بڑی چیز کا سوال کیا اور کہتے ہین
اگر مین جبریل و اسرافیل سے شدت اجتہاد کی خبر دیا جاؤن تو مجھے کچہہ تعجب نہو اور جسکے یہہ طالب ہین اوسکے مقابلے مین یہہ نہایت کم ہے تم جانتے ہو یہہ
کیا طلب کرتے ہین اور کس چیز کو چاہتے ہین اپنے رب کی رضا چاہتے ہین جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ نے کہا کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین
دوست رکہتا ہون کہ جب اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ساری خلق کو جمع فرماویگا تو مجہہ سے فرماوے اے مالک مین کہون لبیک یعنی حاضر ہون پہر
مجھے اذن دے کہ مین اوسکے روبرو سجدہ کرون اور مین جان لون کہ بیشک وہ مجہہ سے راضی ہو گیا پہر مجہسے ارشاد فرماوے کہ اے مالک تو آج مٹی
ہوجا ابو عبید سری یا ابو عبد اللہ تستری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھے رنج و غم صرف اسکا ہے کہ وہ مجھے اون لوگون مین سے کرے جنسے اوسنے عفو کیا کسی نے
کہا کیا عفو پر خلق کی نجات نہوگی انہون نے کہا ہان لیکن اس سے بڑہکر کونسی چیز قبیح ہوگی کہ مجہسا بوڑہا کل کو اللہ عز وجل کے روبرو ٹہیرایا جاوے
پہر اوس سے کہین کہ تو بڑا بوڑہا تہا چل جا اب مینے تجہسے عفو کیا مین تو یہہ آرزو کرتا ہون کہ جن لوگون نے فی اللہ مجہہ سے دوستی رکہی اون سبکو میرے لئے بخشدے جن چیزون سے کہ
عرفا کا قلق زیادہ ہوتا ہے اونمین سے حیا ہے اللہ عز وجل سے جسوقت کہ اوسکے سامنے وقوف ہوگا بعض نے کہا مجہپر کوئی چیز نہین گزری کہ وہ زیادہ سخت ہو حیا جو اللہ
عز وجل سے ہوگی حسن رضی اللہ عنہ نے کہا اگر ہم نہ روین مگر صرف اوس مقام کی حیا سے تو ہمکو لائق ہے کہ ہم روین پہر لنبا رونا روین فضیل رضی اللہ عنہ نے کہا کیا بری بات ہے کہ وہ تجہہ سے
عفو کرے احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن حاتم ابو جعفر سے سنا وہ کہتے تہے کہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مین اختیار دیا جاؤن اس بات مین کہ زندہ
کیا جاؤن پہر جنت مین داخل ہون اور اسمین کہ زندہ نہ کیا جاؤن تو مین اسی کو اختیار کرون کہ زندہ نہ کیا جاؤن احمد کہتے ہین مینے محمد سے پوچہا کہ یہہ حیا کی وجہ سے ہے
اونہون نے کہا ہان احمد نے کہا مینے مضا بن عیسےٰ کو کہتے سنا کہ بعض تابعین کہتے تہے اگر مجھے جنت سے نار کیطرف حکم کیا جاوے تو یہہ زیادہ وقیع ہے
اس سے کہ اوسکے آگے ٹہیرایا جاؤن پہر مجہہ سے سوال کرے پہر مجھے جنت کی طرف حکم کیا جاوے مینے یہہ بات ابو سلیمان سے بیان کی اونہون نے
کہا بلکہ ہم موقف مین ٹہیرائے جاوین پہر ہماری آنکہین اوسکے ساتہہ ٹہنڈی ہون ابو یزید وغیرہ اسی طرف گئے ہین اور حذیفہ مرعشی نے فضیل کا
قول اختیار کیا ہے اسلئے کہ حذیفہ نے کہا اگر مجہپر ایک فرشتہ آسمان سے اوترے وہ مجھے یہہ خبر دے کہ مین دوزخ کو نہ دیکھون گا یعنی مین جنت کی
طرف جاؤنگا مگر اتنی بات ہے کہ مین اپنے رب کے آگے ٹہیرونگا پہر جنت کی طرف جاؤنگا تو مین یہہ کہون کہ نہ مین جنت جاتا اور نہ اوس موقف مین
ٹہیرتا یہی بات احمد بن ابی الحواری سے بہی روایت کی گئی ہے نقل کیا گیا ہے کہ جب اسود بن یزید کے مرنے کا وقت آیا اونہون نے رو دیا کسی نے
کہا یہہ کیا گہبراہٹ ہے اونہون نے کہا مین کیونکر نہ گہبراؤن مجہہ سے زیادہ اسکا کون مستحق ہے قسم ہے اللہ کی اگر اللہ عز وجل سے میری مغفرت
ہوگئی تو جو کچہہ کہ مینے کیا ہے اوسکی حیا مجھے غم مین ڈالیگی ایک آدمی ہے کہ اوسکے درمیان مین اور ایک اور آدمی کے درمیان چہوٹا سا گناہ ہے
پہر اوس سے معاف کر دے وہ اوس سے ہمیشہ شرمندہ رہیگا ابن ابی الدنیا کہتے ہین کہ حسین بن عبد العزیز نے مجہہ سے بیان کیا کہ ہمارے یہان
ایک بوڑہا آدمی تہا وہ کئی برے کامون پر قائم تہا پہر اوسنے اونکو چہوڑ دیا جب اوسکے مرنے کا وقت آیا تو اوسے بیہوشی ہوگئی پہر ہوش مین آیا کہنے لگا مینے دیکہا
کہ گویا مین مرگیا اور ایک آنیوالا میرے پاس آیا پہر وہ مجھے اللہ عز وجل کیطرف لیگیا یہانتک کہ اوسنے مجھے پردے کے درے ٹہیرا دیا گویا اوسنے
چاہا کہ حضور مین مجھے لیجاوے مجھے حیا و خوف نے گہیر لیا اور وہ شخص گویا کہتا ہے کہ دو ہی امر ہین یا تو اللہ عز وجل کے حضور مین حاضر ہونا یا دوزخ

مین داخل ہونا سو مینے گویا دخول نار کو قبول کیا حیا کے سبب جو مجھپر طاری تھی پہر وہ لیچلا پہر اوسنے مجھکو چڑہایا اوس سے کہا گیا کہ تو اسکو جنت کی طرف لیجا ابو حامد خلقانی سے روایت کیا گیا ہے کہ انہون نے امام احمد رضی اللہ عنہ کے روبرو یہہ شعر پڑہے ؏

اذا ما قال لی ربی		اما استحییت تعصینی	وتخفی الذنب من خلقی	وبالعصیان تاتینی
		اقول لہ نعم یا رب	ارجی ان توفقنی	

یعنی جب مجھہ سے میرا رب فرماویگا کیا تجھے شرم نہ آئی کہ میری نافرمانی کرتا تھا اور میری خلق سے تو گناہ چھپاتا تھا اور میری نافرمانی کیا کرتا تھا تو مین اوس سے عرض کرونگا کہ ہان اے رب مین امید رکھتا ہون کہ تو مجھے توفیق عنایت فرماوے حضرت امام نے دوبارہ پڑہنے کا اوسکو حکم دیا اوس شخص نے اونکو مکرر پڑہا پہر اپنے گہر تشریف لیگئے ان شعرونکو بار بار پڑہتے تھے اور روتے تھے بعض نے یہہ شعر پڑہے ؏

یا حسرة العاصین عند معادہم		ھذا وان قدموا علی الجنات	لو لم یکن الا الحیاء من الذی	ستر القبیح لاعظم الحسرات

حکایت بہلول رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن بصرے کے کسی شارع عام مین تہا مینے دیکھا کہ لڑکے جائفل اور بادام کے ساتھہ کھیل رہے تھے اور ایک لڑکا اونکی طرف دیکھتا تھا اور روتا تھا مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ لڑکا حسرت کرتا ہے اوس چیز پر جو لڑکون کے ہاتھہ مین ہے اور اسکے پاس نہین ہے اگر ہوتی تو یہہ بھی اونکے ساتھہ کھیلتا مینے اوس سے کہا میرے بیٹے تو کیون روتا ہے جوز لو زتیرے لئے خرید لاؤن کہ اونکے ساتھہ تو بھی کھیلے اوسنے میری طرف نگاہ اوٹھائی اور کہا اے کم عقل کھیل کے لئے ہم پیدا نہین کئے گئے ہین مینے کہا بیٹا پہر کسواسطے پیدا کئے گئے ہین اوسنے کہا علم و عبادت کے لئے مینے کہا اللہ تعالے تجھہ مین برکت دے تجھے یہہ بات کہان سے معلوم ہوئی اوسنے کہا اس آیت سے افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون یعنی کیا پس تمنے گمان کیا کہ ہمنے تمکو عبث ہی پیدا کیا اور تم ہماری طرف رجوع نہ کئے جاؤگے مینے کہا بیٹا تو تو مجھے دانشمند معلوم ہوتا ہے تو مجھے نصیحت کر اور مختصر کر اوسنے چار شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ دنیا نے اپنا دامن چڑہا کے جانے کی تیاری کی دنیا کسی زندے کے لئے رہنے والی نہین ہے نہ کوئی زندہ اوسپر باقی رہنے والا ہے موت اور حوادث آدمی کی جان کیطرف ایسے دوڑتے ہین جیسے گہوڑدوڑ کے دو گہوڑے سواسے مغرور دنیا کے ساتھہ ٹہیر اور اوس سے اپنے نفس کے لئے توشہ لے بہلول کہتے ہین کہ پہر اوسنے اپنی دونون آنکھون سے آسمان کیطرف دیکھا اور اپنی دونون ہتیلیون سے اوسکی طرف اشارہ کیا اور آنسو دونون گالون پر بہتے تھے اور کہنا شروع کیا اے وہ ذات جسکی طرف زاری ہے اے وہ ذات جسپر بہروسا ہے اے وہ ذات کہ جب کوئی امید وار اوس سے امید رکھے تو اوسکی امید خطا نجاوے جب وہ اپنی بات پوری کر چکا تو بیہوش ہو کر گر پڑا مینے اوسکا سر اپنی گود مین اوٹھا لیا اپنی آستین سے اوسکے مونہہ کی خاک کو جہاڑا جب وہ ہوش مین آیا تو مینے کہا بیٹا تجھے کیا ہوا تھا تو تو ابھی چھوٹا بچا ہے تجھپر کوئی گناہ نہین لکھا گیا کہا بہلول تو میرے پاس سے دور ہو مینے اپنی مان کو دیکھا ہے کہ جب وہ بڑی بڑی لکڑیون سے آگ جلانا چاہتی ہے تو بغیر چھوٹی چھوٹی لکڑیون کے آگ نہین جلتی مین اس سے ڈرتا ہون کہ مین جہنم کی چھوٹی لکڑیون سے ہو جاؤن مینے کہا بیٹا تو تو مجھے حکیم معلوم ہوتا ہے تو مجھے وعظ کر اور مختصر کر اوسنے چند شعر پڑہے مضمون اونکا یہہ ہے کہ مین تو غفلت مین رہا اور موت کا حادی میرے پیچھے حدی کرتا آتا ہے سو اگر مین آج نہ گیا تو کل تو ضرور ہی جاؤنگا مین اپنے بدن کو نرم نرم لباس سے آرام دیتا ہون اور میرے جسم کو بوسیدہ لباس سے چارہ نہین گویا مین اب دیکھہ رہا ہون کہ میرا جسم قبر مین ہے اوپر اوسکے دیوار اور نیچے اوسکے لحد ہے ساری خوبی اور خوبصورتی میری مٹ گئی ہڈی پر نہ گوشت باقی رہا نہ چمڑا عمر کو دیکھتا ہون تو وہ جلدی اور مین اپنے مقصد کو نہ پہونچا اور اب میرے پاس نہ توشہ ہے اور سفر نہایت دور دراز مینے کھلم کھلا اللہ تعالے کی نافرمانیان کین اور طرح طرح کی نئی نئی باتین نکالین اور اب اونکا کچھہ علاج نہین ہو سکتا لوگون کے

ڈرسے پردہ کیا حیا کی اور اس سے نہ ڈرا کہ کل کو اوسکے سامنے سب کچھہ کھل پڑیگا ہان اوس سے ڈرا تو لیکن اوسکے علم پر بہروسا کیا اور یہہ سمجھا کہ اوسکے سوا اور کوئی عفو کرنیوالا نہین ہے سوا اوسکے لئے حد ہے موت اور بوسیدہ ہونے کے سوا اگر کوئی چیز نہوتی اور نہ رب کا کوئی وعدہ وعید ہوتا تو بہی یہی موت اور رلنا ملنا ہمارے لئے کافی تہا کہ ہم لہو ولعب مین مشغول نہوتے لیکن کیا کرین ہماری عقل سے ہدایت زائل ہوگئی امید ہے کہ گناہون کا بخشنے والا میرے گناہ کو بخشدے اسلئے کہ غلام جب گناہ کرتا ہے تو مالک اوسکی مغفرت ہی فرماتا ہے مین تو برا بندہ ہون مین نے اپنے مالک کے عہد مین خیانت کی برا غلام ایسا ہی ہوتا ہے کہ اوسکو عہد کا پاس نہین ہوتا سو کیسے بنے گی جب تو میرے بدن کو آگ سے جلاویگا کیسی آگ جسکی طاقت سخت پتہر بہی نہین رکہتا مین موت کے وقت تنہا اور بوسیدہ ہونے مین تنہا اور اکیلاہی اوٹہایا جاؤنگا سوائے اکیلے پر رحم فرما بہلول کہتے ہین جب وہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو مین بیہوش ہو کر گر پڑا اور وہ لڑکا چلا گیا جب مجھے ہوش آیا تو مینے لڑکے کی طرف دیکہا اوسکو اونکے ساتہہ نہ پایا مینے اونسے پوچہا یہہ کون لڑکا ہے اونہون نے کہا تو اسے نہین پہچانتا مینے کہا نہین اونہون نے کہا یہہ حسین بن علی بن ابیطالب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اولاد سے ہے مینے تعجب کیا اس سے کہ یہہ ثمر سوا اس شجر کے اور کہان سے ہو سکتا ہے ٭

حکایت ہشام بن عبد الملک خلیفہ ہونے سے پہلے حج کے لئے آیا اسنے بہت چاہا کہ حجر اسود کا بوسہ لیوے مگر نہ لے سکا اتنے مین امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف لائے انکے لئے لوگ ٹہیر گئے الگ ہو گئے انہون نے حجر اسود کا بوسہ لیا کسی نے ہشام سے کہا یہہ کون ہین اوسنے کہا مین نہین پہچانتا فرزدق شاعر نے کہا لیکن مین انکو پہچانتا ہون اور چند شعر حضرت امام کی مدح مین پڑہے مضمون انکا یہہ ہے کہ یہہ اونکے بیٹے ہین جو کہ ساری خلق سے بہتر ہین یہہ تقی نقی پاک مشہور ہین یہہ وہ شخص ہین جنکے پاؤن کو مکے کا سنگستان پہچانتا ہے انکو بیت اللہ اور حل وحرم سب جانتے ہین یہہ ایسے شخص ہین کہ سوائے تشہد کے انہون نے لا کبہی نہین کہا اگر تشہد نہوتا تو ان کا لا نعم ہوجاتا قریش جب انکو دیکہتے ہین تو اونکا شاعر یہی کہتا ہے کہ انہین کے مکارم کیطرف کرم منتہی ہوتا ہے اگر متقیون کی گنتی کیجاوے تو یہہ اون سبکے امام ہون یا اگر کہا جاوے کہ زمین والون کا بہتر وبرتر کون ہے تو کہا جاوے کہ یہی ہین اگر تو انکو نہین پہچانتا ہے تو یہہ فاطمہ کے بیٹے ہین انہین کے نانا کے ساتہہ سب انبیاء اللہ ختم کئے گئے ہین تیری یہہ بات کہ یہہ کون ہین انکا کچھہ ضرر نہین کرتی اسلئے کہ جنکو تو نہین پہچانتا اونکو سب عرب وعجم جانتے پہچانتے ہین یہہ حیا کے مارے چشم پوشی کرتے ہین اور اپنے مہابت کی وجہ سے اغضا فرماتے ہین یہہ بات نہین کرتے مگر اوس وقت کہ جب تبسم کرتے ہین روایت کیا گیا ہے کہ حضرت امام ہر رات دن مین ہزار رکعت پڑہا کرتے تہے رات کی نماز سفر حضر مین نہین چہوڑتے تہے جب وضو کرتے تو آپ کا رنگ زرد ہوجاتا جب نماز پڑہنے کہڑے ہوتے تو بدن کانپ جاتا تہا کسی نے عرض کیا کہ آپکو یہہ کیا ہوجاتا ہے فرمایا تم نہین جانتے ہو کہ کسکے سامنے کہڑا ہوتا ہون جب ہوا چلتی تو غش کہا کر پڑتے ایک بار جس گہر مین آپ تہے آگ لگی اور آپ سجدے مین تہے لوگون نے کہنا شروع کیا یا ابن رسول اللہ آگ آگ آپنے اپنا سر نہ اوٹہایا یہانتک کہ آگ بجھہ گئی جب آپنے سر اوٹہایا تو کسی شخص نے اس باب مین عرض کیا فرمایا مجھے اس آگ سے آخرت کی آگ نے مشغول کر دیا آپ یہہ دعا اکثر کیا کرتے تہے الٰہی مین تیرے ساتہہ پناہ چاہتا ہون اس سے کہ تو میرے ظاہر کو آنکہون کی روشنی مین اچہا کر دکہاوے اور میرے باطن کو برا کر دے اور یہہ بہی اکثر فرمایا کرتے تہے کہ ایک قوم نے ڈرسے اللہ عز وجل کی عبادت کی سو یہہ غلامون کی عبادت ہے دوسرون نے رغبت کے لئے عبادت کی پس یہہ تجار کی عبادت ہے ایک قوم نے شکر کے لئے عبادت کی یہہ عبادت آزاد لوگون کی ہے آپکو یہہ بات پسند نہ تہی کہ کوئی شخص وضو مین آپکی اعانت کرے اپنے وضو کے لئے آپ خود پانی بہرتے تہے اور سونیکے قبل اوسکو ڈہانک دیتے تہے جب رات کو بیدار ہوتے تو پہلے مسواک کرتے پہر وضو کرتے نماز پڑہنا شروع فرماتے دن کا ورد اگر قضا ہوجاتا تو رات کو اوسکی قضا کرتے جب چلتے تو آپکا ہاتہہ ران سے تجاوز نہین

کرتا تھا اپنے ہاتھ کو اوپر اور وہ پر ہلاتے تھے فرماتے تھے مجھے تعجب ہے اوس متکبر فخور سے جو کہ کل نطفہ تھا اور کل کو مردار ہوگا اور نہایت تعجب اوس
شخص سے آتا ہے کہ وہ اللہ تعالے مین شک کرتا ہے اور اوسکی خلق کو دیکھ رہا ہے اور بڑا تعجب اوس سے ہے کہ جو پہلی پیدایش کا انکار کرتا ہے
اور وہ اگلی پیدایش دیکھ رہا ہے مین نہایت تعجب کرتا ہون اوس شخص سے جسنے فانی گھر کے لئے عمل کیا اور باقی گھر کو چھوڑا کئی لوگ مدینے والون
مین سے اپنی گزران کرتے تھے اور یہہ نہین جانتے تھے کہ اونکو معاش کہانسے ملتی ہے جب حضرت امام کا انتقال ہوا تو جو کچھہ اونکو رات مین ملتا تھا
وہ موقوف ہوگیا حضرت امام کی عادت تھی کہ پوشیدہ دیتے تھے جاہل لوگ یہہ خیال کرتے تھے کہ وہ بخیل ہین جب اونکا انتقال ہوا تو معلوم ہوا
کہ سو گھر والون کو نفقہ دیتے تھے آپکے صاحبزادے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے میرے باپنے وصیت کی کہ پانچ آدمیون کا مصاحب
نہونا نہ اونسے بات چیت کرنا نہ راہ مین اونکو اپنا رفیق بنانا فاسق کے ساتھہ نہونا اسلئے کہ وہ ایک لقمے بلکہ اس سے کم کے عوض مین تجھے بیچ دیگا مینے
عرض کیا ابا ایک لقمے سے کم مین کسطرح بیچیگا فرمایا وہ اوسمین طمع کریگا پھر اوسے نہ پاویگا اور بخیل کا مصاحب نہونا اسواسطے کہ وہ اوس حالت مین کہ
تو اوسکی طرف نہایت محتاج ہوگا تجھے چھوڑ دیگا جھوٹے کے ساتھہ نہونا اسلئے کہ وہ مثل سراب کے ہے قریب کو تجھہ سے بعید اور بعید کو قریب کریگا احمق
کے ہمراہ نرہنا اسلئے کہ وہ تجھے نفع پہونچانا چاہیگا اور ضرر پہونچا دیگا مثل مشہور ہے کہ دشمن عاقل احمق دوست سے بہتر ہے قاطع رحم کے ساتھہ
نرہنا اسلئے کہ کتاب اللہ مین تین جگہہ مینے اوسکو پایا ہے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی شان مین کلمات
بے ادبی کے کہے آپ پر افترا کیا آپنے فرمایا اگر مین ایسا ہی ہون جیسا تونے کہا تو مین اللہ تعالے سے استغفار کرتا ہون اور جو مین ایسا نہین ہون
جیسا تونے کہا تو اللہ تعالے تیری مغفرت فرماوے وہ آدمی عذر معذرت کرتا ہوا آپکی طرف کھڑا ہوا آپکے سر مبارک کا بوسہ لیا اور کہا مین آپ پر سے
قربان ہون آپ ایسے نہین ہین جیسا مینے کہا آپ میرے لئے دعاے مغفرت فرمائین آپنے فرمایا اللہ تعالے تیری مغفرت فرماوے پھر اوسنے کہا اللہ تعالے
خوب جانتا ہے جسجگہہ اپنے رسالتون کو رکھتا ہے کسی شخص نے خوب کہا ہے کہ لوگ تین قسم ہین ایک تو اعلے دوسرا ادنی تیسرا برابر کا سو جو مجھہ سے مرتبے
مین بڑا ہے مین اوسکا حق پہچانتا ہون اوسمین حق کی پیروی کرتا ہون اور حق کا اتباع ضروری ہے اور جو مجھہ سے مرتبے مین کم ہے تو مین اوسکی
بات سے اپنی آبرو کو بچاتا ہون اگرچہ اس باب مین مجھے کوئی ملامت کرے اور جو میرے برابر کا ہے اگر اوس سے کوئی بھول چوک ہوجاوے تو مین
اوس سے درگذر کرتا ہون اسلئے کہ شریف کی یہی شان ہے کہ وہ درگذر کرے اب مین اپنے نفس پر لازم کئے لیتا ہون کہ ہر گنہگار سے تجاوز ہی کرونگا
گو اوسکے جرائم بھی کثرت سے ہون ایک بار حضرت امام کے یہان مہمان آئے تھے آپکا خادم اونکے لئے بھنا ہوا گوشت دوڑتا ہوا لئے آتا تھا وہ گوشت
آپکے چھوٹے بیٹے پر اوسکے ہاتھہ سے گر پڑا اوسکے سر مین چوٹ لگ گئی لڑکے کا انتقال ہوگیا حضرت امام نے غلام سے فرمایا کہ تو آزاد ہے اسلئے کہ تونے اوسکے
قتل کا ارادہ نہین کیا تھا اور اپنے بیٹے کی تجہیز تکفین کرنا شروع کیا محمد بن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم بیمار تھے حضرت امام اونکے پاس تشریف لیگئے محمد رونے
لگے آپنے فرمایا کیا حال ہے محمد نے عرض کیا کہ مجھپر قرض ہے آپنے پوچھا کتنا ہے اونہون نے کہا پندرہ ہزار اشرفی آپنے فرمایا وہ مجھپر ہے ایک دن آپ
مسجد سے نکلے ایک شخص ملا اوسنے آپکو برا کہا آپکے غلام اوسکی طرف دوڑ پڑے آپنے فرمایا اس سے نہ بولو پھر اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارا
حال جو تجھہ سے پوشیدہ ہے وہ بہت ہے کیا تیری کوئی حاجت ہے کہ ہم تیری مدد کرین وہ شخص شرما گیا آپنے اپنی چادر جو اوڑھے ہوئے تھے اوسپر
ڈالدی اور ہزار درہم دینے کا اوسکے لئے حکم فرمایا وہ شخص اس قصے کے بعد کہتا تھا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک آپ اولاد رسول ہین امام یافعی
رحمہ اللہ کہتے ہین کسی مغرور کو وہم نہو کہ یہہ لوگ دنیادار تھے اوس سے مال خرچ کرتے تھے یہہ تو اہل سخا صاحب فتوت و فضل صاحب مروت وجود و
مکارم نبوت تھے انکے پاس دنیا آتی تھی جلد اوسکو اپنے پاس سے نکالدیتے تھے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے انصار کے ایک قبیلے سے پوچھا کہ اے بنی سلمہ تمہارا سردار کون ہے تو اونہون نے عرض کیا کہ حر بن قیس مع کسیقدر بخل کے ہے آپنے فرمایا بخل سے بڑھکر اور کونسی بیماری ہے بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے حسان رضی اللہ عنہ نے آپکا قول سنکر اوسکو چند شعرون مین نظم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے شعر سے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ بیشک بعض شعر حکمت ہین ایک روایت مین لکھا دوسرے مین لکھتے وارد ہوا ہے ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نفس کی سخاوت اوس چیز سے جو لوگون کے ہاتھون مین ہے یہہ افضل ہے اوس سخاوت نفس سے جو خرچ کرنے کے ساتھ ہو ؀

حکایت محمد بن حامد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین امام احمد بن خضرویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اونکی جان کنی کا وقت تھا پچانوے برس کی عمر کو پہونچ گئے تھے اونکے اصحاب مین سے کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا اونکی آنکھین بھر آئین اور کہا اے بیٹے جس دروازے کو مین پچانوے برس سے ٹھونکتا تھا وہ میرے لئے اس گھڑی کھولا جاتا ہے مین نہین جانتا کہ سعادت کے ساتھہ کھولا جاویگا یا شقاوت کے ساتھ اور جواب کا وقت اب آ پہونچا ہے اونپر سات سو اشرفیان قرض تھین سب قرضخواہ موجود تھے انہون نے اونکی طرف دیکھا اور کہا الٰہی بیشک تو نے گروکو ارباب اموال کے لئے وثیقہ کیا ہے اور تو اونپر اونکا وثیقہ لیتا ہے اور تو نے فرمایا ہے کہ تم مجھے پکارو مین تمہارے لئے قبول کرونگا سو تو میرا قرض ادا کردے اور میرے خصوم کو مجھ سے راضی کردے تو ہر چیز پر قادر ہے ایک شخص نے دروازہ ٹھونکا اور کہا احمد کے قرضخواہ کہان ہین وہ نکلے اوس شخص نے اونکا قرض ادا کردیا پھر اونکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہ ؀

حکایت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہین بعض ایام مین مینے ایک جوان آدمی کو صلوٰۃ خائفین پڑھتے دیکھا مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ جوان شاید کوئی ولی ہے اولیاء اللہ مین سے پھر مین ٹھیرا رہا یہانتک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہوا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام دیا مینے اوس سے کہا کیا تو نہین جانتا کہ جہنم مین ایک وادی ہے جسکو لظی کہتے ہین نزاعۃ للشوی تدعوا من ادبر وتولی وجمع فاوعی یعنی تپتی آگ کھینچ لینے والے کلیجا پکارتی ہے اوسکو جسنے پیٹھہ دی اور پھر گیا اور اکٹھا کیا اور سینتا جوان نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر پڑا جب ہوش مین آیا تو کہا اور پڑھ مینے پڑھا یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ علیہا ملائکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والون کو اوس آگ سے جسکی چپٹیان ہین آدمی اور پتھر اوس پر مقرر ہین فرشتے تندخو زبردست بے حکمی نہین کرتے اللہ کی جو بات اونکو فرمائی اور وہی کرتے ہین جو اونکو حکم ہو **ف** ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والون کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دیکر ڈرا کر پیار سے مار سے تو بھی اگر نہ آوین تو اونکی کم بختی ہے بے گناہ انتہی جوان نے جب یہہ آیت شریف سنی تو مر کے گر پڑا مینے اوسکے کپڑے اوتارے دیکھا تو اوسکے سینے پر لکھا ہوا تھا فھو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیۃ یعنی سو وہ ہے گزران مین من مانتے اونچے باغ مین جسکے میوے جھک رہے ہین جب تیسری رات ہوئی تو مینے اوسکو خواب مین دیکھا کہ تخت پر بیٹھا ہوا سر پر تاج رکھے ہوئے ہے مینے اوس سے پوچھا اللہ تعالے نے تیرے ساتھہ کیا کیا اوسنے کہا مجھے بخشدیا اور مثل اہل بدر کے مجھے ثواب عنایت کیا اور کچھہ زیادہ دیا مینے کہا زیادہ کیون دیا کہا اسلئے کہ وہ سیف کفار سے قتل کئے گئے اور مین ملک جبار کے کلام سے مارا گیا رحمہ اللہ تعالے ؀

حکایت کہتے ہین سالم حداد رضی اللہ عنہ ابدالون مین سے تھے اکثر فتح موصلی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جایا کرتے تھے یہہ جب اذان سنتے تو انکا رنگ بدل جاتا زرد ہوجاتا بے چین ہوجاتے پھر دوڑتے دکان کو کھلی ہوئی چھوڑ دیتے ؀

حکایت بعض اصحاب فتح موصلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہین ایک دن فتح موصلی کے پاس گیا اونکو روتے پایا اور اونکے آنسوؤن مین زردی ملی ہوئی تہی مینے کہا یا سیدی مین آپکو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا آپ خون روتے ہو فرمایا واللہ اگر تو مجھے اللہ کی قسم نہ دیتا تو مین تجھے نہ بتاتا مین آنسو رویا اور خون رویا مینے عرض کیا آپ آنسو کس بات پر روئے کہا اس بات پر کہ مین اللہ عز وجل سے متخلف رہا پہر مینے پوچھا کہ خون کس پر روئے فرمایا آنسوؤن پر کہ مجھسے قبول نہون جب اونکا انتقال ہوا تو مینے اونکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالے نے آپکے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا اے فتح یہہ سب رونا تو کس پر رویا مینے کہا یارب مین اسپر رویا کہ مین تیرے حق سے متخلف رہا فرمایا خون کیون رویا مینے عرض کیا یارب آنسوؤن پر رویا کہ قبول نہون ارشاد کیا اے فتح تونے اس سببسے کیا ارادہ کیا مین قسم کہاتا ہون اپنے عزت وجلال کی بیشک چڑہے ہے میری طرف تیرے دونون محافظ چالیس برس سے تیرا نامۂ اعمال لیکر اور اوسمین ایک گناہ بہی نہتا ✽

حکایت کہتے ہین بنی اسرائیل مین ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت تہا اوس زمانے مین اوس سے بڑہکر اور کوئی خوبصورت نہین دیکہا گیا یہہ شخص زنبیل بناکے بیچتا تہا ایک دن اپنی زنبیل لئے ہوئے گشت کر رہا تہا کہ اتنے مین ایک عورت ملوک بنی اسرائیل مین سے کسی بادشاہ کے گہر سے نکلی اوس عورت نے جب اسکو دیکہا تو جلدی سے لوٹ گئی بادشاہ کی بیٹی سے کہا کہ ایک جوان دروازے پر زنبیل بیچ رہا ہے مین نے اوس سے بڑہکر خوبصورت کبہی نہین دیکہا بادشاہ کی بیٹی نے کہا اوسکو اندر لے آ یہہ عورت باہر آئی جوان سے کہا تو اندر چل ہم تجہسے خریدینگے وہ اندر آیا اسنے دروازہ بند کر دیا پہر دوسرے دروازے کے اندر آیا اوسکو بہی بند کر دیا یہانتک کہ تین دروازے بند کئے پہر بادشاہ کی بیٹی اپنا مونہہ اور چہاتی کہولے ہوئے اسکے سامنے آئی جوان نے کہا تمکو جو خریدنا ہے خرید لو اوسنے کہا ہمنے تجھکو اسلئے نہین بلایا ہے ہمنے تو تجھے فلان فلان بات کے لئے بلایا ہے یعنی جوان کو اوسکے نفس سے پہسلانے لگی جوان نے کہا تو اللہ سے ڈر لڑکی نے کہا اگر تو میرا کہا نہ مانے گا تو بادشاہ کو خبر کردونگی کہ یہہ مجھے اپنے نفس سے پہسلانے آیا تہا جوان نے اوسکو نصیحت کی اوس نے ایک نہ سنی جب جوان نے دیکہا کہ اب کسیطرح جان نہین چہوٹتی تو کہا میرے لئے وضو کو پانی رکہوا دو کہ بولی کیا تو مجہہ سے بہانے کرتا ہے لونڈی جا اسکے لئے محل کے اوپر پانی رکہہ وہ ایسی جگہہ ہے کہ وہان سے نہ بہاگ سکیگا اوس محل کی بلندی مین سے چالیس گز تہی جب محل کی بلندی پر گیا تو اسنے کہا الٰہی مین تیری معصیت کیطرف بلایا گیا ہون مین یہہ پسند کرتا ہون کہ اپنی جان کو اس بلندی سے گرا دون اور مرتکب معصیت کا نہ ہون پہر کہا بسم اللہ اور اپنی جان کو گرا دیا اللہ تعالے نے ایک فرشتہ اوسکی طرف نازل فرمایا فرشتے نے اوسکے دونون بازو کو پکڑ لیا سو یہہ اپنے دونون پاؤن پر کہڑا ہوا گرا جب زمین پر پہونچا تو کہا الٰہی اگر تو چاہے تو مجھے ایسا رزق دے سکتا ہے کہ اوسکے سببسے مجھے زنبیل بیچنے کی حاجت نرہے اللہ تعالے نے ایک تہیلی اشرفیون کی اوسکی طرف بہیجی اسنے اوسمین سے اسقدر لیا کہ اپنا کپڑا بہر لیا جب کپڑے مین رکہہ چکا تو کہا الٰہی اگر یہہ ایسا رزق ہے کہ تونے مجھے دنیا مین دیا ہے تو اسمین میرے لئے برکت دے اور جو یہہ اوس اجر سے کم کرے جو تونے میرے لئے آخرت مین اپنے نزدیک رکہا ہے تو مجھے اسکی کچہہ حاجت نہین ندا آئی کہ یہہ جو ہمنے تجھے دیا یہہ پچیسوان حصہ ہے تیرے صبر کے اجر سے جو تونے اپنی جان کے گرانے پر کیا اسنے کہا الٰہی مجھے ایسی چیز کی کچہہ حاجت نہین جو اوس اجر سے کم کرے جو میرے لئے آخرت مین تیرے نزدیک ہے وہ سونا اوسکے پاس سے اوٹہا لیا گیا اور شیطان ملعون سے کہا گیا کہ تونے کیون نہین اسکو گمراہ کیا یعنی ارتکاب فاحشہ کے ساتہہ اوسنے عرض کیا مین کیونکر قادر ہوتا کہ ایسے شخص کو بہکاؤن جسنے اپنی جان کو اللہ عز وجل کے لئے خرچ کردیا رضی اللہ عنہ

حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محراب مین ایک بڑہیا کو مینے دیکہا بالون کا کرتہ پہنے ہوئے تہی اوسکی آنکہین جاتی رہی تہین نماز پڑہتی تہی اور روتی تہی مینے اپنی نماز کو چہوڑ دیا کہڑا ہو کے اوسکو دیکہنے لگا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو اوسنے اپنا مونہہ آسمان کیطرف اوٹہایا اور ان شعرونکو پڑہنا شروع کیا ؎

انت سؤلی وعصمتی وحیاتی ۔ انت ذخری وعمدتی فی مماتی
یا علیما بما اکن واخفی ۔ ربما فی بواطن الخطرات
لیس لی مالک سواک فارجو ۔ لدفع العظائم الموبقات

مینے اوسے سلام کیا اور اوس سے پوچھا کہ تیری آنکھین جانے کا کیا باعث ہوا اوسنے کہا کثرت مخالفت ومعصیت پر رونے سے میری آنکھین جاتی رہین اور جو کچھہ مجھہ سے اوسکے ذکر وخدمت مین تقصیر ہوئی اگر وہ مجھہ سے عفو کریگا تو آخرت مین انسے بہتر مجھے عوض دیگا اور جو اوسنے عفو نہ کیا تو مجھے ایسی آنکھہ کی حاجت نہین جو آگ مین جلے صالح کہتے ہین مجھے اوسپر رحم آیا مینے بھی رو دیا پھر اوسنے کہا اے صالح تجھپر آسان ہے کہ تو میرے مولیٰ کی کتاب سے مجھپر کچھہ پڑھے قسم ہے اوسکی عزت کی مین اوسکی طرف بہت مشتاق ہون مینے یہہ آیت پڑھی وما قدروا الله حق قدره کہنے لگی اے صالح اوسکی خدمت کون کرسکتا ہے جیسا کہ اوسکی خدمت کا حق ہے پھر ایک ایسی چیخ ماری کہ جو اوسکو سنے اوسکا دل پھٹ جاوے اور مونہہ کے بل گر پڑے ناگاہ اوسنے دنیا سے انتقال کیا بعد اسکے مین نے اوسکو خواب مین دیکھا اور نہایت خوش حال پایا مینے اوسکی کیفیت پوچھی کہ وہان کیسی گزری ع

یہان تو رنج مین گزری کبھی قلق مین کٹی ۔ مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹھیری

اوسنے کہا جب میری روح قبض کی گئی تو الله تعالے نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا اهلا بمن قتلها الاسف علی تقصیرها فی خدمتی پھر وہ یہہ شعر پڑھتی ہوئی چلی گئی ع

جاد لی بالذی اؤمل منه ۔ وحبانی بکل ما ارتجیه
فی نعیم ولذة وسرور ۔ ابدا عنده اخلد فیه

حکایت حسن رضی الله عنه فرماتے ہین زمانہ بنی اسرائیل مین ایک زانیہ عورت تھی تیسرا حصہ حسن کا اوسکو دیا گیا تھا بدون سو اشرفی کے کسی سے صحبت نہین کرتی تھی ایک عابد نے اوسکو دیکھا وہ اوسکو پسند آگئی اپنے ہاتھہ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا سو اشرفیان جمع کین پھر اوسکے پاس آیا اور کہا تو مجھے پسند آگئی تھی مینے اپنے ہاتھہ سے محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ مینے تیرے لئے سو اشرفیان جمع کین عورت نے کہا اندر آ یہہ اندر گیا اس عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ اپنے تخت پر بیٹھی پھر اس سے کہا آ یہہ جب صحبت کرنے کے لئے بیٹھا اسنے الله تعالے کے روبرو کھڑے رہنے کو یاد کیا اسکو لرزہ آگیا اوس عورت سے کہا تو مجھے چھوڑ دے کہ مین نکل جاؤن اور یہہ اشرفیان تیری ملک ہین عورت نے کہا تجھے کیا ہوا تو تو یہہ کہتا تھا کہ مین تجھے پسند آگئی پھر جب تجھے مجھپر قدرت ہوئی تو تونے یہہ کیا عابد نے کہا یہہ مینے اسلئے کیا کہ مین الله تعالے اور اوسکے روبرو کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجھے مبغوض کردیا سو اب تو سب لوگون سے مجھے زیادہ مبغوض ہے عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا میرا کوئی خاوند نہین ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ مین نکل جاؤن اوس نے کہا مین تجھے نہ چھوڑونگی مگر یہہ کہ تو اقرار کرلے کہ تو میرے ساتھہ نکاح کریگا عابد نے کہا امید ہے کہ یہہ ہوجاویگا زاہد نے مونہہ پر مقنع ڈالا پھر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اوسکے بعد ہی اس عورت نے اپنے افعال پر پشیمان ہوکے کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر مین آئی اوسکا نام مکان دریافت کیا کسی نے اوسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عرف ملکہ تھا کسی نے زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی ہے جب اوسکو دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا ملکہ کے ہاتھہ مین گر پڑا اوسنے کہا یہہ تو مجھہ سے فوت ہوا اسکا کوئی رشتہ دار بھی ہے لوگون نے کہا اسکا ایک بھائی فقیر ہے اوسنے کہا مین اسکی حب کے لئے اوس سے نکاح کرونگی پھر اوسنے اوسکے بھائی سے نکاح کرلیا الله تعالے نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے عنایت فرمائے سب کے سب صالح ہوئے ؞

حکایت رجا بن عمرو نخعی رحمه الله کہتے ہین کہ کوفے مین ایک جوان خوبصورت تھا عبادت مین بہت اجتہاد کرتا تھا زاہدون مین ممتاز تھا نخع کے لوگون کے پڑوس مین اوترا اونمین کی ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا اوسپر عاشق ہوگیا عقل جاتی رہی جیسا اسکا حال تھا ویسا ہی لڑکی کا حال بھی ہوگیا اسنے اوسکے باپکے پاس پیغام بھیجا باپ نے کہا کہ یہہ اپنے چچا زاد بھائی سے نامزد ہوچکی ہے یہہ سنکے جو ایذا و تکلیف عشق کی سہ رہے تھے وہ اور بڑھہ گئی لڑکی نے اسکو کہلا بھیجا کہ مجھے خبر پہونچی ہے

کہ تجھے میرے ساتھ محبت شدید ہے سو میری بلا بھی بہت زیادہ ہو گئی اگر تو چاہے تو مین تیری زیارت کرون اور جو تو چاہے تو مین سہل طریقہ بتاؤن کہ تو میرے گھر آجاوے اسنے قاصد سے کہا کہ ان دونون باتون سے ایک بھی نہین ہو سکتی بیشک مین ڈرتا ہون اگر مین اپنے رب کی نافرمانی کرون بڑے دن کے عذاب سے مین اوس آگ سے ڈرتا ہون جسکا شعلہ نہ بجھے نہ اوسکی لپٹ ٹھنڈی ہو جب قاصد لڑکی کے پاس گیا اور اسکا پیغام پہونچایا تو کہنے لگی کہ باوجود اس شدت محبت کے مین گمان کرتی ہون کہ وہ زاہد ہے اللہ تعالے سے ڈرتا ہے قسم ہے اللہ کی مین نہین پاتی کسیکو کہ وہ زیادہ اس بات کا مستحق ہو سب اللہ کے بندے اس امر مین شریک ہین پھر دنیا سے علیحدہ ہو گئی اور سکے علائق کو پس پشت ڈالدیا ٹاٹ پہن لیا عبادت کرنا شروع کیا مگر باوجود اس سب کے جوان کی محبت کے مارے پگھلی جاتی تہی اور سکے رنج سے سوکھی جاتی تہی یہانتک کہ مرگئی جوان اوسکی قبر پر آیا کرتا تہا ایکبار خواب مین دیکھا کہ نہایت حسین صورت ہے اوس سے پوچھا کیا حال ہے کیسی گزری اوسنے یہ شعر پڑہا ؎

جا یقود الی خیر و احسان		نعم المحبۃ یا حبی محبتنا	

یعنی اے میرے دوست ہماری محبت کیا اچھی محبت ہے کہ خیر و احسان کی طرف کھینچتی ہے اسکے بعد جوان نے پوچھا تو کدہر گئی اوسنے کہا ؎

فی جنۃ الخلد ملک لیس بالفانی		الی نعیم و عیش لا زوال لہ	

یعنی مین ایسے عیش و آرام کیطرف گئی جسکو زوال نہین جنت الخلد مین ایسا ملک ہے جسکو فنا نہین جوان نے کہا تو وہان مجھے یاد رکہنا مین تجھے بہان بہولتا نہین ہون اوسنے کہا واللہ مین تجھے نہین بہولتی ہون اپنے اور تیرے رب وہولی سے سوال کیا ہے تو اس بات پر اجتہاد و عبادت کے ساتھ میری مدد کرنا پھر پیٹھ پھیر کر چلی جوان نے کہا اب مین تجھے کب دیکھونگا اوسنے کہا تو عنقریب ہمارے پاس آنیوالا ہے اس خواب کے بعد سات رات زندہ رہا پھر مرگیا رحمہما اللہ تعالے ؀

حکایت کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے زنا کیا نہر مین نہانے کے لئے گہسا پانی نے آواز دی اے فلانے کیا تو نہین شرماتا کیا تو نے اس گناہ سے توبہ نہین کی کیا تو نے نہین کہا کہ اس گناہ کو پھر نکرونگا وہ ڈرتا ہوا پانی سے نکل آیا اور یہہ کہتا تہا کہ بقیۃ العمر اللہ تعالی کی نافرمانی کبھی نہین کرونگا پھر ایک پہاڑ پر گیا وہان بارہ آدمی اللہ عزوجل کی عبادت کرتے تہے اونکے پاس رہا کیا یہانتک کہ اوس جگہہ قحط ہوا وہ لوگ گہاس کی تلاش مین نیچے اوترے اوس نہر پر اونکا گزر ہوا اس شخص نے کہا مین تمہارے ساتھ نہ جاؤنگا اونہون نے کہا کیون اسنے کہا اسلئے کہ اوس جگہہ وہ شخص ہے جو میرے گناہ پر مطلع ہے مجھے اوس سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے دیکھے پھر اونہون نے اوسکو چھوڑ دیا اور خود چلے نہر نے اونکو پکارا کہ اے عابدو تمہارے ساتھی نے کیا کیا انہون نے کہا وہ کہتا ہے کہ یہان وہ شخص ہے جو اوسکے گناہ پر مطلع ہوا ہے اوسے حیا آتی ہے کہ وہ اوسکو دیکھے نہر نے کہا سبحان اللہ العظیم ایک تم مین کا اپنے لڑکے یا کسی قرابت والے پر خفا ہوتا ہے جب وہ توبہ کرتا ہے اور وہ کام کرنے لگتا ہے جسکو وہ دوست رکہتا ہے تو اوسکو چاہنے لگتا ہے تمہارا ساتھی توبہ کرچکا اور جس بات کو مین دوست رکھتا ہون اوسکی طرف اوسنے رجوع کیا سو مین اوسکو دوست رکھتا ہون تم اوسکے پاس جاؤ اور اوس کو خبر کردو اور میرے کنارے پر اللہ تعالے کی عبادت کرو یہہ گئے اور اسکو خبر کی وہ انکے ساتھ آیا یہہ سب ایک زمانے تک اللہ تعالے کی عبادت کرتے رہے پھر جس شخص نے زنا کیا تہا اوسکا انتقال ہوگیا نہر نے پکارا اے عابدو زاہدو اسکو میرے پانی سے نہلاؤ میرے کنارے پر دفن کرو یہانتک کہ قیامت کے دن میرے قریب سے اوٹھایا جاویگا اونہون نے ایسا ہی کیا اور کہا کہ آجکی رات اسکی قبر پر رہین صبح کو چلے جاوینگے پھر وہ رات کو وہین رہے جب سحر کا وقت ہوا تو انکو اونگھ آگئی صبح تک سوتے رہے جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ اللہ تعالے نے اوسکی قبر پہ بارہ سرو کے درختون کو اوگا دیا پہلا سرو جو اللہ تعالے نے روے زمین پر اوگایا وہ یہی ہے انہون نے کہا کہ جو سرو کو اللہ تعالے نے اوگایا یہہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالے کو ہماری عبادت اسجگہہ محبوب ہے پھر وہ اوسکی قبر کے پاس عبادت الٰہی کرتے رہے جب کوئی مرتا تو اوسکو اوسکے پاس دفن کردیتے تہے یہانتک کہ سب کے سب مرگئے کعب احبار فرماتے ہین کہ بنی اسرائیل اونکی قبرونکا حج کیا کرتے تہے ؀

حکایت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ دو آدمی بنی اسرائیل مین سے ایک مسجد کیطرف گئے ایک تو مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد کے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھسا آدمی اللہ تعالےٰ کے گھر مین جاوے پہنے تو اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی ہے اتنے خوف کے سبب سے وہ صدیق لکھا گیا ایک اور آدمی سے بنی اسرائیل مین کوئی گناہ ہوگیا اوسکو اوس گناہ کا رنج ہوا اندر سے باہر باہر سے اندر آنے جانے لگا اور یہہ کہتا جاتا تھا کہ کس چیز کے ساتھ مین اپنے رب کو راضی کرون کونسی بات سے مین اپنے رب کو خوش کرون وہ اس ڈر کی وجہ سے صدیق لکھا گیا ⁂

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین شام کے قافلہ مین تھا بدو نکلے قافلے کو لوٹ لیا اوسکا سامان اپنے امیر پر پیش کرنے لگے ایک تھیلی نکلی اوسمین شکر اور بادام تھے سب بدوؤن نے اوسمین سے کھایا اونکے امیر نے نہ کھایا مینے کہا تو کیون نہین کھاتا اوسنے کہا مین روزہ دار ہون مینے کہا تو رہزنی کرتا ہے لوگون کا مال لیتا ہے جان کو قتل کرتا ہے اور تو روزہ دار ہے اوسنے کہا یا شیخ مین صلح کے لئے ایک جگہہ چھوڑتا ہون ایک زمانے کے بعد مینے اوسکو دیکھا کہ احرام باندھے ہوئے ہے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے عبادت نے اوسکو دبلا کر ڈالا یہانتک کہ پرانی مشک کی شکل ہو گیا مینے اوس سے کہا تو وہی آدمی ہے کہا ہان اوس روزے نے میرے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان مین صلح کروی رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ گو آدمی کتنے ہی گناہون مین مبتلا ہو اور باوجود اسکے اوس سے کوئی نیک کام ہوتا ہو تو اللہ سبحانہ کے کرم و فضل سے بسبب برکت عمل نیک کے توبہ نصیب ہو جاتی ہے معاملہ درست ہو جاتا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرنا توبہ کا باعث ہو جاتا ہے گو ذرا سا ہی خوف کیون نہو آدمی یہہ خیال نکرے کہ ہم سے تو گناہ ہوتے ہین اب نیک کام کرنا کیا فائدہ دیگا یہہ شیطان کا دہوکا ہے نیک کام جو بنے کئے جائے اللہ سبحانہ اس برکت سے اعمال بد سے بچائیگا توفیق توبہ عنایت کریگا نیک کام برے کامون کو مٹا دینگے ان الحسنات یذھبن السیئات سے یہی مراد ہے اللھم وفقنا ⁂

حکایت ایک جوان آدمی بعض وعاظ علماء سلف کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا جب وہ واعظ کو یا ستار کہتے سنتا تو اسطرح ہل جاتا جیسے کھجور کا پتا ہلتا ہے کسی نے اوس سے اسکا سبب پوچھا اوسنے کہا مین عورتونکا لباس پہن کے نکلتا جسجگہہ ولیمہ یا شادی ہوتی عورتونکا مجمع ہوتا مین وہان جایا کرتا تھا ایک دن کسی بادشاہ کی بیٹی کی شادی تھی مین بھی وہان گیا بادشاہ کی بیٹی کا ہار چوری گیا لوگ چلائے دروازہ بند کرو عورتون کا جھاڑا لو پھر اونہون نے ایک ایک عورت کا جھاڑا لیا یہانتک کہ سوا میرے اور ایک عورت کے اور کوئی باقی نرہا مینے اللہ عزوجل سے دعا کی اپنی نیت اور توبہ کو خالص کیا اور یہہ کہا کہ اگر اس فضیحت سے نجات پائی تو پھر ایسا کام کبھی نکرونگا لوگون نے وہ ہار اوس عورت کے پاس پایا جو باقی رہگئی تھی اونہون نے کہا دوسری عورت یعنی مجھکو چھوڑ دو پہر اونہون نے مجھے چھوڑ دیا اور میرا حال مستور رہا اوس دن سے جب مین ستار کا نام سنتا ہون تو مین اوس ستر کو یاد کرتا ہون جو اوسنے مجھپر کیا اور مین حرکت کرنے لگتا ہون جیسا کہ تم نے دیکھا اللھم یا ستار العیوب و یا غفار الذنوب و یا مقلب القلوب و یا کاشف الکروب استر عیوبنا واغفر ذنوبنا و اصلح قلوبنا واکشف کروبنا و ہمومنا و غمومنا وارزقنا حسن الخاتمۃ یا کریم برحمتک یا ارحم الراحمین ⁂

حکایت ابو عامر واعظ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے دیکھا کہ ایک لونڈی کم قیمت کو پکارے جاتی ہے مینے اوسکی طرف دیکھا تو اوسکا پیٹ پیٹھہ سے لگا ہوا تھا سر کے بال پچکے ہوئے تھے رنگ زرد ہوگیا تھا مینے اوسکے حال پر رحم کیا اوسکو خرید لیا مینے اوس سے کہا مین اور تو بازار چلین رمضان کی ضروری چیزین خرید لاوین اوسنے کہا حمد ہے اوس اللہ کے لئے جسنے سارے مہینون کو میرے واسطے ایک مہینا کیا اور میرے لئے کوئی شغل دنیا کا نرکھا وہ دن بہر روزہ رکھتی ساری رات نماز پڑہتی جب عید قریب آئی تو مینے کہا جب صبح ہو تو مین اور تو سویرے سے بازار کو چلین گے تاکہ عید کا سامان لے آوین اوسنے کہا اے میرے مولیٰ تجھے کیا بڑا شغل دنیا کے ساتھ پہرہ اندر چلی گئی نماز مین مشغول ہوئی ایک آیت کے بعد دوسری آیت پڑہتی رہی یہانتک کہ اس آیت تک پہونچی و یسقیٰ من ماء صدید الخ اسکو بار بار پڑہتی رہی یہانتک کہ ایک چیخ ماری اوسی مین دنیا سے انتقال کیا رضی اللہ عنہا ⁂

حکایت[۱۶] بغداد مین ایک آدمی ایک عورت سے چمٹ گیا اوس سے متعرض ہوا عورت نے انکار کیا جو کوئی اوسکے چھوڑانیکو آتا تو چھری سے اوسکو چونکا لگاتا آدمی زبردست تہا لوگ اوسکے گرد کہڑے تہے اور عورت اوسکے قبضے مین چیختی چلاتی تہی اتنے مین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ کا ادہر سے گزر ہوا یہہ اوسکے پاس گئے اور اپنے بازو کو اوسکے بازو سے رگڑ دیا وہ زمین پر گر پڑا عورت بہاگ گئی بشر چلے گئے لوگ اوس آدمی کے قریب گئے دیکہا تو بہت پسینا اوس سے ٹپک رہا تہا اونہون نے اوسکا حال پوچہا اوسنے کہا مین اور کچہہ نہین جانتا لیکن ایک شیخ نے میرا بازو رگڑ کر اور کہا کہ بیشک اللہ تعالے تیری طرف اور تیرے عمل کیطرف دیکہہ رہا ہے سو مین اوسکی بات سے بیہوش ہوگیا اور مجہے اوس سے سخت ہیبت ہوئی مجہے نہین معلوم یہہ کون آدمی تہا کسی نے کہا یہہ بشر بن حارث تہے کہا ہائے خرابی آج کے بعد وہ میری طرف کیونکر دیکہیگا اور اوسی دن سے اوسکو تپ آگئی ساتوین دن مرگیا رحمہ اللہ تعالے ﴿

حکایت[۱۷] شبلی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تہے اے علام الغیوب کاش مین جان لیتا کہ میرا نام تیرے نزدیک کیا ہے اے غفار الذنوب تو میرے ساتھہ کیا کرنے والا ہے اے مقلب القلوب کون سے عمل پر تو میرا خاتمہ کریگا پہر چند شعر پڑہتے مضمون اونکا یہہ ہے کاش مین جان لیتا کہ جو میرے چہپے کو جانتا ہے اوسکے نزدیک میرا ذکر کسطرح ہے اچہا ہے یا برا خیر کے ساتھہ ہے یا شر کے کاش مجہے معلوم ہوتا کہ جسدن مین حاضر کیا جاؤنگا میرا حشر ہوگا اوسدن میرا کیا حال ہوگا میری موت کیونکر ہوگی یقین کے ساتھہ یا کفر کے کیا میری بات مانی جاویگی یا میرا شرح صدر ہوگا کاش مجہے علم ہوتا کہ مین کدہر جاؤنگا نعیم کیطرف یا آگ کیطرف تم میری مدح میرے وصف کو چہوڑ دو مین ہی خوب اپنی قدر کو جانتا ہون ﴿

حکایت[۱۸] بعض صالحین کہتے ہین کہ تیہ بنی اسرائیل مین ایک آدمی کو مینے دیکہا کہ عبادت نے اوسکو دبلا کر دیا تہا یہانتک کہ پرانی مشک کیطرح ہوگیا مین نے کہا کس چیز نے تجہے اس حالت کو پہونچایا اوس نے اس سوال سے متعجب ہوکر میری طرف دیکہا اور کہا کہ گناہونکے بوجہہ اور خوف ملک جبار کی یاد نے تجہ نے

اسی باب مین کہا ہے ﴿

لما ذكرت عذاب النار ازعجني	ذالك التذكر عن اهلي واوطاني	وصرت في الفقراء عريان منفردا	لما ترانى على وجدي واحزاني
وقد اتيل لمثلي بعد جرأته	فما عصى الله عبد مثل عصياني	نادوا علي وقولوا في مجالسكم	هذا المسيئ وهذا المجرم الجاني
	فما رعويت ولا قصرت من املي	ولا غسلت بماء الدمع اجفاني	

حکایت[۱۹] احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رابعہ کے احوال مختلف تہے یعنی انکی بی بی رابعہ شامیہ کے کہا کبہی تو اونپر حب غالب ہوتی کبہی انس غلبہ کرتا کبہی خوف غالب ہوجاتا مینے اوسکو سنا کہ وہ حالت حب مین یہہ کہتے ﴿

حبيب ليس يعدله حبيب	وما لسواه في قلبي نصيب	حبيب غاب عن بصري وشخصي	ولكن عن فؤادي ما يغيب

اور حالت انس مین یہہ کہتی ﴿

ولقد جعلتك في الفؤاد محدثي	واجت جسمي من اراد جلوسي	فالجسم مني للجليس موانس	وحبيب قلبي في الفؤاد انيسي

اور خوف کی حالت مین یہہ کہتی ﴿

وزادي قليل ما اراه مبلغي	اللزاد ابكي ام لطول مسافتي	اتحرقني بالنار يا غاية المنى	فاين رجائي فيك اين مخافتي

ایک بار رات بہر کہڑی رہی اسپر مینے اوس سے کہا کہ تیرے سوا مینے کسی کو نہین دیکہا کہ وہ رات بہر کہڑا رہتا ہو اوسنے کہا سبحان اللہ تجہسا آدمی ایسی بات کہے مین تو جب کہڑی ہوتی ہون کہ مجہے ندا کیجاتی ہے ایک بار اوسکی نماز پڑہنے کا وقت تہا اور مین کہانیکو بیٹہا وہ مجہے وعظ نصیحت کرنے لگی مینے کہا تو مجہکو چہوڑ

کہ مین کہانا تو اچہی طرح سے کہالون اوسنے کہا مین اور تو اون لوگون مین سے نہین ہین کہ جنپر آخرت کے ذکر کے وقت کہانا منغص ہوجاوے اور مجہ سے کہا کہ مین تیرے ساتہہ ایسی محبت نہین رکہتی جیسے بیبیان اپنے خاوندون سے رکہتی ہین بن تو تجہے ایسا چاہتی ہون جیسے بہائی ایک دوسرے کو چاہتے ہین وہ جب ہانڈی پکاتی تو مجہ سے کہتی یا سیدی اسکو کہا یہ نہین پکی ہے مگر تسبیح کے ساتہہ ایک بار اوسنے مجہ سے کہا کہ تو جا نکاح کر پہر مینے تین نکاح کئے وہ مجہے گوشت کہلاتی اور کہتی کہ تو اپنی قوت تیری بی بی کے پاس لیجا ایک بار یہہ کہا کہ مین بہت بار جنّون کو جاتے آتے دیکہتی ہون اور کئی بار مینے حور عین کو دیکہا رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین ظاہر واللہ اعلم یہہ ہے کہ یہہ دیکہنا بیداری مین تہا اسلئے کہ خواب مین دیکہنا تو غیر اولیا رکے لئے بہی ہوتا ہے

فائدہ یہہ رابعہ ابن ابی الحواری کی بی بی شامیہ ہین یہہ رابعہ عدویہ بصریہ نہین ہین جنکا ذکر اور حکایتون مین گزر چکا ہے بعض اہل علم یون فرماتے ہین کہ یہہ شامیہ رابعہ بیاے مثناۃ تحتانیہ ہین اور بعض انکو بار موحدہ بہی کہتے ہین رضی اللہ عنہا آمین ؕ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ بصرے مین ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی لوگ اوسے مشکی کہتے تہے اسلئے کہ اوس سے مشک کی خوشبو آتی تہی یہہ خوشبو اوسمین اسقدر رہتی کہ جب وہ مسجد جامع مین آتا تو خوشبو کی تیزی سے لوگ پہچان لیتے تہے کہ وہ آیا اسیطرح جب وہ بازارون مین گزرکرتا تو لوگ جان لیتے تہے مین اوسکی ملاقات کو گیا رات اوسی کے پاس رہا مینے اوس سے کہا یا اخی تمہین تو خوشبو کی قیمت کے لئے بہت سے مال کی حاجت ہوتی ہوگی اوسنے کہا کہ مینے تو کبہی خوشبو نہین خریدی نہ کبہی خوشبو ملی مین تجہہ سے اپنا قصہ بیان کرتا ہون شاید کہ میرے مرنے کے بعد جب تو مجہے یاد کرے تو تو مجہپر رحم کرے میری پیدائش بغداد مین ہوئی میرے والد مالدار تہے وہ میری تعلیم کیا کرتے تہے جسطرح لوگ اپنی اولاد کی تعلیم کرتے ہین مین نہایت خوبصورت حیا دار تہا کسی نے میرے والد سے کہا کہ تم اگر اپنے بیٹے کو بازار مین بٹہادو تو اوسکو نشاط ہوگا اوسکی طبیعت خوش ہوگی وہ مجہے ایک بزاز کی دُکان پر بٹہا گئے مین اوسکے پاس صبح شام بٹہا کرتا تہا ایک دن اوسکے پاس ایک بڑہیا آئی بزاز سے قیمتی اسباب طلب کیا جو اوسنے طلب کیا وہ اوسنے نکالدیا بڑہیا نے کہا کہ تو میرے ساتہہ کسی آدمی کو کردے تاکہ جسکی ہمین حاجت ہوگی ہم اوسکو لیلوینگے اور اوسکی قیمت اوس آدمی کو دیدینگے باقی کو پہیر دینگے بزاز نے مجہ سے کہا کہ تو اپنا جی بہلا اور اس بڑہیا کے ساتہہ چلا جا مینے کہا بہتر مین اوسکے ساتہہ چلا یہانتک کہ وہ مجہے ایک بڑے محل کے اندر لیگئی اوسمین ایک قبہ تہا اوسکے دروازے پر نوکر چاکر دربان وغیرہ تہے جب وہ گہر کے صحن تک پہونچی تو ناگاہ ایک بڑا مکان دیکہا اوسمین ایک قبہ تہا اوسپر ایک پردہ پڑا ہوا تہا اوسنے مجہ سے کہا کہ تو قبے کے اندر جا وہان بیٹہ مین اندر گیا دیکہا تو ایک عورت تخت پر بیٹہی ہوئی تہی اور تخت پر منقش فرش بچہے ہوئے تہے اور یہہ سب کچہہ سنہری تہا اوس سے بڑہکر خوبصورت وعمدہ مینے کبہی نہین دیکہا اور وہ عورت ہر قسم کے زیور سے آراستہ تہی وہ تخت سے اوتری اوسنے اپنا ہاتہہ میرے سینہ پر مارا اور مجہے اپنی طرف کہینچا مینے اوس سے کہا اللہ اللہ کہنے لگی تجہپر کچہہ خوف نہین ہے جو تو چاہے وہ تیرے لئے میرے نزدیک ہے مینے کہا مجہے پاخانے کی حاجت ہے اوسنے لونڈیون کو آواز دی وہ جلدی سے حاضر ہوئین اونسے کہا تم اپنے مالک کو بیت الخلا کیطرف لیجاؤ جب مین پاخانے کے اندر گیا تو مینے اوسمین اپنے لئے کوئی راہ نہ پائی کہ اوس سے نکل بہاگون مینے پاجامہ کہولکے اپنی ہتیلی مین نگد با پہر اوسکو اپنے مونہہ اور ہاتہون سے ملدیا اور دو آنکہون کو اولٹ لیا اتنے مین ایک لونڈی ہاتہہ مین پانی اور رومال لئے ہوئے اندر آئی مین نے دیوانے کیطرح اوسکے سامنے چیخ ماری وہ مجنون کہتی ہوئی بہاگ گئی پہر لونڈیان فرش لئے ہوئے آئین مجہے اوسمین لپیٹا پہر اوٹہاکے ایک باغ مین پہینک آئین جب مجہے یقین ہوا کہ وہ چلی گئین تو مین کہڑا ہوا اپنے کپڑونکو اور مونہہ کو اور سارے بدن کو دہویا پہر گہر کو چلا آیا یہہ قصہ کسی سے بیان نہین کیا اوس رات کو مینے خواب مین دیکہا کہ ایک آدمی آیا اوسنے مجہ سے کہا کہان ہین یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم تجہہ سے کیا تو مجہے پہچانتا ہے مینے کہا نہین کہا مین جبرئیل ہون پہر اونہون نے اپنا ہاتہہ میرے مونہہ اور بدن پر ملدیا اوس وقت سے میرے بدن مین مشک کی خوشبو ہوگئی میرے کپڑونمین مہکنے لگی سو یہہ خوشبو جبرئیل علیہ السلام کے ہاتہہ کی ہے

حکایت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس شخص نے اللہ تعالےٰ کو طریق محبت سے بدون خوف کے پہچانا تو وہ بسط و ادلال مین ہلاک

ہوا اور جسنے طریق خوف سے بغیر محبت کے اوسکو پہچانا تو وہ بعد و استیحاش کے ساتھ اوس سے منقطع ہوا اور جسنے طریق محبت و خوف دونون سے اوسکو
پہچانا تو اللہ نے اوسکو دوست رکہا اور اوسکی آو بہگت فرمائی اور اوسکو قرب دیا سمجہ عنایت فرمائی تمکین دی تعلیم کی امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ فضیل
رضی اللہ عنہ کے قول کی صحت کے لئے وہ بات شہادت دیتی ہے جو کہ مشائخ کبار محبین عارفین سے منقول ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ عز وجل سے ڈرتے رہتے
ہین رضی اللہ عنہم ؛

باب یازدہم بیان مین شرف اہل محبت کے اور اس امر کے بیان مین کہ اونکی لئے اللہ تعالے کے نزدیک نہایت درجے ہین

صحیحین مین بروایت انس رضی اللہ عنہ وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا قیامت کب ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا تو نے اوسکے لئے
کیا تیاری کر رکہی ہے اوسنے عرض کیا مینے اوسکے لئے کچہ بہت نماز روزہ صدقہ تیار نہین کر رکہا ہے لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکہتا ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس تو اوسکے ساتہہ ہے جسکو تو دوست رکہتا ہے بخاری کی ایک روایت مین یہہ ہے کہ ہم نے کہا اور ہم ایسے ہی ہین
آپنے فرمایا ہان انس کہتے ہین اوس دن ہم اس بات سے نہایت خوش ہوئے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ انس نے کہا کہ اسلام کے بعد ہم اس قول سے
کہ فانت مع من احببت سے بڑہکر خوش کبہی نہین ہوئے انس کہتے ہین سو مین اللہ عز وجل اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکہتا ہون
اور ابو بکر اور عمر کو اور مین امید رکہتا ہون کہ مین اونکے ساتہہ ہونگا اگرچہ مینے اونکے سے اعمال نہین کئے بعض عارفین نے کہا کہ محبین کو شرف کے لئے یہی معیت کافی ہے
شروع کتاب مین یہہ بات گزرچکی کہ محبت واجبہ اللہ تعالے اوسکی طاعت کے امتثال اور اوسکی معصیت کے اجتناب کو مستلزم ہے اور ایسے ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اونکے اصحاب اور تابعین کی محبت ہے سو ان لوگون کی محبت صحیح انکے اصل عمل مین شریک ہونے کی مقتضی ہے گو انکی نہایت عمل
کے پہونچنے سے عاجز ہو جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی لئے سائل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مینے اوسکے لئے کچہہ بڑا نماز روزہ صدقہ
تیار نہین کیا ہے سو یہہ بات اسپر دلالت کرتی ہے کہ اوس شخص نے ان چیزون سے وہی ادا کیا جو اوسپر واجب تہا اس سے زیادہ اور کچہہ نہین کیا عبید بن
عمیر نے کہا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ایک شخص نمازیون کو دوست رکہتا ہے اور وہ
خود نہین پڑہتا مگر تہوڑی اور روزہ دارون کو دوست رکہتا ہے اور آپ تہوڑے ہی روزے رکہتا ہے اور ذکر کرنیوالون کو دوست رکہتا ہے اور خود ذکر
نہین کرتا مگر تہوڑا اور صدقہ دینے والون کو دوست رکہتا ہے اور آپ نہین دیتا مگر تہوڑا اور مجاہدین کو دوست رکہتا ہے اور خود نہین جہاد کرتا مگر تہوڑا اور
وہ ان چیزون مین اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکہتا ہے آپ نے فرمایا وہ قیامت کے دن اونکے ساتہہ ہوگا جنکو وہ دوست رکہتا تہا ابو سالم جوشانی
نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پرنور مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مین سخی آدمی کو دیکہتا ہون اور مین جود کو دوست رکہتا
ہون اور مجہہ مین بخل ہے اور مین اچہی خلق والے کو دیکہتا ہون اور حسن خلق کو دوست رکہتا ہون اور میرا خلق اچہا نہین ہے اور مین بہادر آدمی کو دیکہتا
ہون اور بہادری سے محبت رکہتا ہون اور مجہہ مین جبن ہے آپنے ارشاد فرمایا تو اونہین کے ساتہہ ہے جنکو تو چاہتا ہے حسن بن آدم رحمہ اللہ نے کہا تو دہوکا
نہ کہائیو اوس شخص کے قول سے جو کہتا ہے کہ آدمی اوسکے ساتہہ ہوگا جسکو وہ دوست رکہتا تہا اسلئے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکہتا ہے وہ اونکے آثار کی پیروی
کرتا ہے تو ابرار سے ہرگز نہ ملیگا یہانتک کہ اونکے آثار کی پیروی کرے اونکی چال اختیار کرے اونکے طریقے کا اقتدا کرے اور تو صبح و شام کرے اس حال مین
کہ تو اونکے طریقے پر ہو تجہے حرص ہو اس بات کی کہ تو اونہین سے ہو جاوے پہر اونکی راہ چلے اونکا طریقہ اختیار کرے گو عمل مین قاصر ہو اسلئے کہ اصل امر یہی ہے
کہ تو استقامت پر ہو تو نہین دیکہتا کہ یہود و نصاری اور اہل اہوا متفرقہ اپنے نبیون سے محبت رکہتے ہین اور وہ اونکے ساتہہ نہین ہین اسلئے کہ انہون نے

قول وعمل مین اونکی مخالفت کی اونکی چال نہ چلے اور رستہ اختیار کیا سوا اونکا مورد نا ہتیا نعوذ باللہ من ذالک مسند بزار مین ہے کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا مین ایسے لوگونکو پہچانتا ہون کہ نہ نبی ہین نہ شہید انبیا اور شہدا قیامت کے دن اون سے رشک
کرینگے بسبب اونکے درجے کے نزدیک اللہ کے دوست رکھتے ہین وہ اللہ کو اور محبوب کرتے ہین اوسکو طرف اوسکی خلق کے حکم کرتے ہین اونکو اللہ کی طاعت کا
جب وہ اللہ کی طاعت کرتے ہین تو اللہ اونکو دوست رکھتا ہے ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ نے مثل اسکے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہین عثمان بن مظعون جب قبر مین رکھے گئے تو اونکی عورت نے کہا اے ابو السائب تجھے جنت مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کہان سے اسکا علم ہوا اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو کھڑا رہتا تھا آپنے فرمایا تجھے کافی تھا اگر تو کہتی کہ وہ
اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا تھا عتبہ غلام رحمہ اللہ کہتے ہین جو شخص اللہ کو پہچانتا ہے وہ اوسکو چاہتا ہے اور جو اللہ کو چاہتا ہے وہ اوس کی
فرمانبرداری کرتا ہے اور جو اللہ کی طاعت کرتا ہے اللہ اوسکی آؤ بھگت فرماتا ہے اور اللہ جسکا اکرام فرماتا ہے اوسکو اپنے پڑوس مین بساتا ہے اور اوسکو
اپنے پڑوس مین بساتا ہے فطوبا ہ وطوباہ وطوباہ یعنی جو شخص اللہ تعالے کے جوار مین بسایا جاوے اوسکی لئے خوشوقتی ہے یہ کلمے کہا یا کہتے رہے
یہانتک کہ بیہوش ہوکر گر پڑے فرقد سبخی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بعض کتب مین پڑہا کہ اللہ کے لئے دوستی رکھنے والا امیر ہے اور امیرون پر امارت دیا گیا ہے
یعنی امیر الامرا ہے اوسکا گروہ قیامت کے دن سب گروہون سے اول ہوگا اور اوسکی مجلس اوس جگہہ سب مجلسون سے زیادہ قریب ہوگی ان دونون قولون
کو ابراہیم بن جنید رحمہا اللہ نے روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے باسناد خود عبد اللہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارمیا علیہ السلام
نے کہا الٰہی تجھے اپنے بندون سے کون زیادہ محبوب ہین فرمایا وہ لوگ جو اونسے زیادہ ذکر بہت کرتے ہین وہ لوگ کہ میری یاد کے ساتھ مخلوق کی یاد
سے مشغول ہین وہ لوگ جنکو بندون کے وسوسے عارض نہین ہوتے اور اپنے جیون مین باقی رہنے کی بات نہین کرتے وہ لوگ کہ جب دنیا کا عیش اونکے سامنے
آتا ہے تو اوسکو کم جانتے ہین اور جب اون سے کہینچ لیا جاتا ہے تو اس سے خوش ہوتے ہین سو یہہ وہی لوگ ہین جنکے لئے مینے اپنی محبت مباح کردی اور جو
اونہون نے اپنے جی مین انتہا سمجہا اوس سے زیادہ مینے اونکو دیا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کہتے ہین حدیث کی ہمکو رباح نے انکو عبد اللہ بن سلیمان نے انکو
موسیٰ بن ابی الصباح نے اس آیت کی تفسیر مین ان اللہ لذو فضل علی الناس موسیٰ نے کہا جب دن قیامت کا ہوگا تو اولیاء اللہ حاضر کئے جاوینگے اور تین
صنف ہوکر اللہ عز وجل کے روبرو کہڑے ہونگے پہر ایک شخص پہلی صنف سے حاضر کیا جاویگا اللہ تعالے فرماویگا میرے بندے تونے کسلئے عمل کیا وہ عرض کریگا
یارب تونے جنت کو پیدا کیا اور اوسکے درختون کو اور پہلون کو اور نہرون کو اور حورونکو اور اوسکے عیش و آرام کو اور جو تونے اپنے اہل طاعت کے لئے
اوس سے تیار کیا ہے سو مین رات کو بیدار رہا اور دنکو پیاسا رہا اوسکے شوق مین اللہ تعالے فرماویگا میرے بندے تونے جنت ہی کے لئے عمل کیا یہہ جنت
ہے سو تو اوسمین داخل ہوا اور یہہ تجھپر میرے فضل سے ہے کہ مین تجھکو دوزخ سے آزاد کرتا ہون پہر یہہ شخص مع اپنے ساتھیون کے جنت مین داخل ہوگا
پہر دوسری صنف سے ایک شخص حاضر کیا جاویگا ارشاد ہوگا میرے بندے تونے کسلئے عمل کیا وہ عرض کریگا یارب تونے دوزخ کو پیدا کیا اور اوسکی
زنجیرون کو اور طوقون کو اور دہکتی آگ کو اور گرم لپیٹ کو اور گرم پانی کو اور جو تونے اپنے دشمنون اور اہل معصیت کے لئے تیار کیا ہے سو مین رات کو جاگا
اور دن کو پیاسا رہا اسکے ڈرسے اللہ تعالے فرماویگا میرے بندے تونے دوزخ ہی کے ڈرسے عمل کیا سو مینے تجھے آگ سے آزاد کیا اور یہہ تجھپر میرے فضل سے
ہے کہ مین تجھے اپنی جنت مین داخل کرتا ہون پہر وہ اور جو اوسکے ساتھ ہونگے جنت مین داخل ہونگے پہر تیسری صنف سے ایک آدمی حاضر کیا جاویگا فرماویگا
میرے بندے تونے کسلئے عمل کیا وہ عرض کریگا اے رب تیری حب کے لئے اور تیرے شوق کے واسطے قسم ہے تیری عزت کی بیشک مین رات کو جاگا اور دن
کو پیاسا رہا تیرے شوق مین اور تیری حب کے لئے اللہ تبارک وتعالے فرماویگا میرے بندے تونے میری ہی حب کے لئے اور میرے ہی شوق مین عمل کیا پہر

رب تبارک وتعالی اونکے لئے تجلی فرماویگا اور ارشاد کریگا خبردار مین یہہ ہون دیکھو میری طرف پھر فرماویگا یہہ تجہپر میرے فضل سے ہے کہ مین تجھے آگ سے
آزاد کرتا ہون اور اپنی جنت کو تیرے لئے مباح کرتا ہون اور اپنے فرشتون کی تجھے زیارت کراتا ہون اور مین خود تجہپر سلام کرتا ہون پھر وہ اوسکے ساتھ
جنت مین داخل ہونگے اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین روایت کیا ہے ابن ابی الدنیا نے کتاب الجوع مین اسحق بن نوح بن عبداللہ شامی کے طریق سے
روایت کیا ہے اسحق نے نوح سے نوح نے عبداللہ سے روایت کیا عبداللہ کہتے ہین عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا آخر زمانے مین ایسی قومین ہونگی
کہ اونکے نفس دنیا کی لذتون اور اوسکی خواہشون سے خالی ہونگے لگتا ہے کہ قیامت کے دن اونکے نور انبیا کے نور کے ساتھ لاحق ہوجاوینگے جب اوس موقف کے
لوگ اور گروہ عظیم اونکے نور کیطرف دیکھین گے تو قریب ہے کہ اونکی بینائیان بسبب اوس نور کے جو اونکے چہرون پر ہوگا جاتے رہین کسی نے کہا یہہ لوگ اس
مرتبے کو کس سبب سے پہونچے عبداللہ بن سلام نے فرمایا اسلئے کہ انہون نے اللہ کی محبت کے لئے اور اوسکے اتباع سنت کیواسطے اپنی جانون کو بھوکا رکھا تاکہ اللہ قیامت
کے دن بھوک سے اونکو بچا دے جو کہ بڑی بھوک کا دن ہے اور انہون نے اپنی جانون کو پیاسا رکھا تاکہ بڑی پیاس کے دن اوسکے فضل سے سیرابی کی
حلاوت کو پہونچین اور اپنی آنکھون کو بہایا اس امید سے کہ قیامت کے اندہیرے مین کل کو اونکے لئے روشنی عنایت فرماوے اور اپنے بدنون کو کھانا پینا
چھوڑنے سے پاک کیا اوسکے دیدار کے شوق مین یہہ لوگ امن والے ہین اوسدن مین کہ حی قیوم کے لئے مونہہ ذلیل ہونگے اسحق بن نوح کے طریق سے
روایت کیا گیا ہے یہہ سکا سکے ایک آدمی سے روایت کرتے ہین وہ عبداللہ بن ضمرہ سے وہ کعب رضی اللہ عنہ سے کعب نے کہا مجھے بیشک ایک قوم کی صفت
معلوم ہے جو بمنزلہ رہبانیت کے اس امت مین ہوگی دل اونکے نور ہین اور مونہہ اونکے نور ہین اونکی زبانین نور حکمت کے ساتھ بولتے ہین فرشتے اونکا اہتمام
اور اونکے اتصال سے جو اللہ عزوجل کی محبت کے ساتھ ہے تعجب کرتے ہین احمد بن فتح سے مروی ہے انہون نے کہا مینے بشر بن حارث کو اپنے خواب مین دیکھا
مینے اون سے پوچھا معروف کرخی کا کیا حال ہے اونہون نے اپنا سر ہلایا پھر کہا ہیہات ہمارے اور اونکے درمیان مین تو پردے حائل ہوگئے بیشک معروف
نے اللہ کو نہین پوجا اوسکی جنت کے شوق سے اور نہ اوسکی آگ کے ڈر سے اوسنے تو خاص اوسکے شوق ہی سے اوسکی عبادت کی سو اللہ نے اوسکو رفیع اعلی
کیطرف اوٹھا لیا حافظ ابونعیم کہتے ہین مجھے محلبی سے حدیث کیگئی کہ ایک انصاری نے کہا مینے معروف کرخی کو خواب مین دیکھا گویا وہ عرش کے نیچے ہین اور اللہ
تعالے فرماتا ہے اے میرے فرشتو یہہ کون ہے فرشتے عرض کرتے ہین تو خوب جانتا ہے یہہ معروف کرخی ہے تیری حب کے نشے مین چور ہے وہ ہوش مین
نہین آتا مگر تیری ملاقات سے اس باب مین ایک حدیث مرفوع طویل حسن المتن ہے مگر وہ صحیح نہین ہے اسلئے اوسکا ذکر نہین کیا گیا ابراہیم بن بشار کہتے ہین مینے
ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے دوزخیون کا برا ہو کاش وہ رحمن کی زیارت کرنیوالون کیطرف دیکھتے کہ وہ نجایب پر سوار کئے گئے ہین وہ
اونکو اللہ تعالے کیطرف لئے جاتے ہین اور جمع کئے گئے ہین اس حال مین کہ وہ مہمان ہین اونکے لئے منبر کھڑے کئے گئے کرسیان رکھی گئی ہین رب جلیل جل جلالہ اپنی
وجہ کریم سے اونپر متوجہ ہے تاکہ اونکو خوش کرے اور وہ اون سے فرماتا ہے میرے بندو میری طرف آؤ میرے مطیع اولیا میری طرف آؤ میرے مشتاق احباب
میری طرف آؤ میرے برگزیدہ اصفیا میری طرف آؤ لو مین یہہ ہون مجھے پہچان لو جو تم مین سے مشتاق تھا یا محب یا خوشامد کرنیوالا اوسے چاہئے کہ میری وجہ
کریم کیطرف دیکھنے کے ساتھ تمتع حاصل کرے مجھے قسم ہے اپنی عزت اور اپنے جلال کی مین ضرور تمکو اپنے دار کے ساتھ خوش کرونگا اور بیشک اپنی نزدیکی کے
ساتھ تمہین سرور بخشونگا اور پھر آئندہ اپنی کرامت کے بالاخانون سے تمکو عنایت کرونگا کہ تم اونکو اور تختون پر تکیے لگاؤگے پھر تم بادشاہ ہوجاؤگے ہمیشہ
ہمیشہ دار مقامہ مین رہوگے وہان سے نہ جاؤگے اور امن مین ہوگے پھر نہ ڈرینگے اور تندرست رہوگے پھر بیمار نہوگے فراغ عیش مین آرام وچین کروگے
تمکو موت نہ آئیگی بڑی آنکھ والی خوبصورت حورون سے معانقہ کروگے پھر تم ملول نہوگے کھاؤ پیو رچتا پچتا بسبب اوسکے جو تم عمل کرتے تھے اور خوب عیش
آرام کرو اوسکے بدلے مین کہ تمنے بدنون کو دبلا کردیا اور جسمون کو ضعیف کردیا روزے رکھتے رہے رات کو بیدار رہے اور لوگ سوتے تھے ابراہیم کہتے ہین

کہ یہہ بہی اونکو کہتے سُنا کہ اوسکی جنت نہین ملتی مگر اوسکی طاعت سے اور اوسکی ولایت نصیب نہین ہوتی مگر اوسکی محبت سے اور اوسکی رضا حاصل نہین ہوتی مگر اوسکی معصیت چہوڑنے سے قسم ہے اللہ کی مقرر مغفرت اوابین کے لئے تیار رکہی ہے اور رحمت توابین کے واسطے اور جنت ڈرنے والون کے لئے اور اپنا دیدار مشتاقون کے لئے اور حور فرمان بردارون کے واسطے مہیّا رکہی ہے ؛

باب دوازدہم اہل محبت کے کلام اور اونکی تحقیق کے بیان مین جس سے اونکی چال چلنے پر دل قوی ہوجاتے ہین

علی بن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر الودود مین روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ودود کے معنی حبیب ہین اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین تخریج کیا ہے ابو جعفر رازی ربیع بن انس سے یہہ ابی العالیہ یا اور کسی سے یہہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قصۂ طویل معراج ذکر سدرۃ المنتہی مین روایت کرتے ہین کہ ابوہریرہ نے فرمایا کہ ڈہانکا اوسکو یعنی سدرۃ المنتہی کو نور خالق نے اور ڈہانکا اوسکو فرشتون نے اللہ جل ثناؤہ کی حب سے مثل کوّون کے جبکہ درخت پر گرتے ہین جوزجانی کہتے ہین ہمکو ابو صالح نے حدیث کی کہ معویہ نے اونکو یزید بن میسرہ سے حدیث کی یزید نے ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ کہتی تہین جب اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو زمین کیطرف اوتارا تو اونسے فرمایا اے آدم تو مجہے دوست رکہہ اور مجہے میری خلق کیطرف محبوب کراوے تجہسے نہ ہوسکیگا مگر میرے ساتہہ لیکن جب مین تجہے اس امر پر حریص دیکہونگا تو اوسپر تیری اعانت کرونگا پہر جب تو یہہ کرے تو اوسکے ساتہہ لذت لے اور آنکہہ کی ٹہنڈک اور اطمینان حاصل کر خلید عصری نے کہا اے میرے بہائیو تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ اپنے حبیب کی ملاقات دوست نہین رکہتا خبردار ہو اپنے ربکو دوست رکہو اور اوسکی طرف چلو چلنا تعظیم کا اسکو امام احمد رحمہ اللہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے ایک روایت ابو نعیم مین یہہ ہے کہ دوست رکہو اللہ کو اور چلو اوسکی طرف اچہا چلنا یعنی نہ جرمانے والا نہ جہکانے والا ابن ابی حاتم نے ابن لہیعہ کے طریق سے روایت کیا یہہ کہتے ہین عبد الحمید بن عبد اللہ بن ابراہیم قرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے مرنے کا وقت آیا تو اونہون نے اپنے بیٹے عبد اللہ سے فرمایا کہ مین تجہے وصیت کرنیوالا ہون اللہ کی حب اور اوسکی طاعت کی حب کے ساتہہ اور اللہ سے ڈرنے اور اوسکی معصیت کے ڈرنے کے ساتہہ اور بیشک جب تو ایسا ہوجاویگا تو تو موت کو بُرا نہ جانیگا جسوقت کہ وہ آویگی احمد بن ابی الحواری نے کہا حدیث کی مجہے ابو صالح خراسانی نے انہون نے کہا حدیث کی مجہے اسحق بن نجیح نے اسمعیل کندی سے انہون نے کہا ایک آدمی بصرے سے طاؤس کے پاس آیا تاکہ اونسے سنے اوس نے طاؤس کو بیمار پایا وہ اونکے سر کے پاس بیٹہہ کے رونے لگا طاؤس نے کہا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا مین نہین روتا کسی قرابت کیوجہ سے کہ میرے اور تمہارے درمیان مین ہو اور نہ دنیا کے سبب سے کہ مین تم سے اوسکا طالب ہون لیکن روتا ہون اوس علم پر جسکو تم سے طلب کرنے کے لئے آیا ہون کہ وہ مجہہ سے فوت ہوجاویگا طاؤس نے کہا مین تجہے تین باتون کی وصیت کرتا ہون اگر تو اونکو یاد کرلیگا تو تجہے اولین و آخرین کا علم اور ماکان اور مایکون کا علم معلوم ہوجاویگا اللہ سے ڈر یہانتک کہ کوئی چیز اوس سے بڑہکر خوفناک تیرے نزدیک نہو اور امید رکہہ اللہ سے یہانتک کہ کوئی چیز اوس سے ارجی تیرے نزدیک نہو اور دوست رکہہ اللہ کو یہانتک کہ کوئی چیز اوس سے زیادہ تجہے محبوب نہو جب تو یہہ کریگا تو تجہی علم اولین و آخرین اور علم ماکان و مایکون کا معلوم ہوجاویگا اوس آدمی نے کہا جب تک زندہ رہونگا تیرے بعد کسی سے کوئی چیز نہ پوچہونگا ابراہیم بن اشعث کہتے ہین مین نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے سنا وہ کہتے تہے کہ تین آدمیون پر عیسٰی علیہ السلام کا گزر ہوا انکے جسم دُبلے ہوگئے تہے رنگ متغیر ہوگئے تہے حضرت عیسٰی نے فرمایا کس چیز نے تمہین اس حالت کو پہونچایا جو مین دیکہہ رہا ہون اونہون نے کہا آگ کے ڈر نے فرمایا تم مخلوق سے ڈرے اللہ پر حق ہے کہ ڈرنیوالیکو امن دے پہر اور تین آدمیون پر گزرے تو اونکا اور زیادہ رنگ متغیر اور بدن دُبلا تہا فرمایا کس چیز نے تمہارا یہہ حال کیا جو مین دیکہتا ہون اونہون نے کہا جنت کے شوق نے فرمایا تم مخلوق کے مشتاق ہوئے اللہ پر حق ہے کہ جو تمنے امید کی ہے

وہ تمہین دیگا پہراور تین آدمیون پرگذر ہوا وہ اور بہی زیادہ دُبلے تہے اور رنگ نہایت متغیر تہا اونکے چہرون پر نور کے آیینے تہے فرمایا کس چیز نے تمہاری
یہہ حالت کی جو مین دیکہتا ہون اونہون نے کہا اللہ کی حب نے فرمایا تم مقربون ہو تم مقربون ہو تم مقربون ہو ابراہیم بن جنید رحمہما اللہ نے بسند خود کعب
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو وحی کی کہ جیسا ابراہیم علیہ السلام نے مجہے دوست رکہا ایسا کسی نے مجہے دوست نہین
رکہا ابوحازم قیساری سے روایت ہے کہ انجیل مین لکہا ہوا ہے اے عیسی سچ ہے اور مین سچ ہی کہتا ہون بیشک مین اپنے بندے کو زیادہ محبوب
ہون اوسکے نفس سے جو درمیان اوسکے دونون پہلوکے ہے ابن عیینہ ایک آدمی سے وہ یحیی بن ابی کثیر یمانی سے روایت کرتا ہے کہ یحیی نے کہا
ہمنے خوب فکر کی اللہ عز وجل کی حب اور اوسکی طلب مرضاۃ سے کوئی چیز افضل نہین پائی کہ لذت لینے والے اوس سے لذت لین حکیم بن حزام طواف
کرتے تہے اور کہتے جاتے تہے لا الہ الا اللہ نعم الرب ولعم الالہ احبہ واخشاہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے اچہا رب ہے اور اچہا
معبود ہے مین اوسے چاہتا ہون اور اوس سے ڈرتا ہون اسکو سعید بن عامر نے محمد بن لیث کے بعض اصحاب سے روایت کیا بکر مزنی رحمہ اللہ کہتے ہین ابو بکر
رضی اللہ عنہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچہہ روزے نماز سے فائق نہین ہوئے لیکن ایک چیز کے سبب سے کہ وہ اونکے دلمین جمی ہوئی تہی ابراہیم نے
کہا مجہے ابن علیہ سے یہہ بات پہونچی کہ اونہون نے اس حدیث کے بعد کہا کہ جو چیز اونکے دلمین تہی وہ اللہ عز وجل کی حب اور اوسکی خلق کی خیر خواہی تہی
ابن ابی الدنیا نے کہا حدیث کی مجہے ہارون بن سفیان نے اونکو عبد اللہ ابن صالح نے یہہ کہتے ہین مجہے خبر دی بعض اہل بصرہ نے کہ جب سوار بصرے
مین قاضی ہوئے تو اونکو اونکے ایک بہائی نے خط لکہا وہ اونکے ساتہہ طالب علم کیا کرتا تہا آپ کسی سرحد مین رہتا تہا مضمون خط یہہ ہے اما بعد مین تجہے
اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہون جسنے تقوی کو دنیا کی ہر چیز فوت ہونے والی سے عوض ٹہیرایا اور دنیا کی کسی چیز کو تقوی کا بدل نہین کیا اسلئے کہ
تقوی ہر عاقل بصیرت والے کا عقدہ ہے وہ اوسی کیطرف آرام لیتا ہے اور اوسی کے ساتہہ دوڑتا ہے اس دنیا کے عاجل اور آخرت کے آجل مین کوئی
شخص فتحیاب نہوا اوس چیز کے ساتہہ جسکے ساتہہ اولیاء اللہ فتحمند ہوئے جنہون نے حب الٰہی کا پیالہ پیا سو اوسمین اونکی آنکہون کی ٹھنڈک ہوئی اور یہہ
اسلئے کہ اونہون نے اپنے نفس سے جسم ادب مین کام لیا اور مثل ریاضت اصحاب صادقین کے اوسکی ریاضت کی فضول شہوات سے اوسکو طلاق دیا قوت
بہچین کرنیوالا اوسکے لئے لازم کیا بہوک پیاس کو تہوڑی مدت کے لئے اوسکا شعار کیا یہانتک کہ فرمان بردار ہوگیا اور رہ گیا دنیا کی فانی فضول چیزون سے
اونکے لئے بے رغبت ہوگیا پہر جب دنیا کی محبت اونکے دلون سے کوچ کرگئی اور خواہشین اوس سے دور ہوگئین آرزوئین منقطع ہوگئین اور آخرت انکی
نصب العین ہوگئی اور منتہاے امید اونکا بہی آخرت ٹہیری تو اللہ تعالے نے اونکے دلون مین حکمت کا نور پیدا کردیا عصمت کے ہار اونکے گلون مین ڈالدئے
اور اونکو معالم دین کیطرف بلانے والا ٹہیرا دیا وہ اوسکی پریشانی کو جمع کرتے ہین اوسکے رخنون کو درست کرتے ہین نہین ٹہیرے مگر تہوڑا یہانتک کہ آیا اونکو
سچا وعدہ اللہ کیطرف سے جسکے ساتہہ اوسکے جاننے والے اوسکے لئے عمل کرنیوالے خاص ہین نہ اور لوگ انکے سوا سو جب تجہے خوش لگے کہ تو ابرار اتقیا کی
صفت سُنے تو ان لوگون کی صفت سن اور اونکی پاک عادتون کی پیروی کر اور بچیو لے سوار بنیات طریق سے یعنی گلی کوچون مین نہ چلنا شاہراہ اختیار کرنا
والسلام ابونعیم نے باسناد خود ربیع بن برہ سے انہون نے حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر یا ایتہا النفس المطمئنۃ مین روایت کیا حسن نے کہا یہ نفس مومنہ
ہے کہ وہ اللہ کیطرف مطمئن ہوا اور اللہ اوسکی طرف مطمئن ہوا اور اوسنے اللہ کی ملاقات کو دوست رکہا اور اللہ نے اوسکی ملاقات کو دوست رکہا وہ اللہ
سے راضی ہوا اللہ اوس سے راضی ہوا سو اوسکی روح قبض کرنے کا حکم دیا پہر اوسکی مغفرت کی اور جنت مین داخل کیا اور اوسکو اپنے نیک بندون سے ٹہیرایا
ابن ابی الدنیا نے باسناد خود سمع بن عاصم سے انہون نے نعیم بن صبیح سعدی سے روایت کیا انہون نے کہا کہ نیک لوگون کی ہمتین جنت رحمن کے ساتہہ
متصل ہین اور اونکے دل نور ابصار کے ساتہہ دیکہتے ہین موضع عزت کیطرف آخرت سے سمع بن عاصم کہتے ہین بیٹے بحرین کے ایک عابد کو آدہی رات کے تہت

یہ کہتے سُنا کہ اے میری آنکھہ کی ٹھنڈک اور میرے دل کے سرور کس چیز نے تیری آنکھہ سے مجھے گرا دیا یا مانح العظیم پھر چنیا یار دیا پھر چلایا خوشی ہو اون دلون کو جنکو تیری خشیت نے بہر دیا اور اونپر تیری محبت غالب ہو گئی سو تیری محبت سواے تیری مناجات کے ہر لذت سے اونکو روکتی ہے اور کشش و کوشش تیری خدمت مین اور تیری خشیت تیری خفگی کے ڈرسے ہر معصیت کی راہ کو قطع کرتی ہے پھر رویا اور کہا اے میرے بہائیو آخرت کی خیر فوت ہونے پر رو و اسلیئے کہ نہ پھر آنا ہے نہ کوئی حیلہ ہے اور ابن ابی الدنیا نے باسناد خود ایوب بن حوط سے انہون نے قتادہ سے روایت کیا کہ حفرۂ عتیب مین ایک شیخ تہا اوسکو سوار بن محمد لتے تہے یہ شخص خوف کی زیادتی کے سبب سے قرآن نہین سُن سکتا تہا یہ کہا کرتے تہے کہ سید اعمال تقویٰ ہے پھر خرچ کرنا پھر شکر پہر اسکے بعد رضا پہر اسکے بعد تعظیم پہر تعظیم کے بعد حب و اجلال اللہ کے لئے اس قول کے معنی یہہ ہین کہ حب کا مستحب درجہ جسکا ذکر اول کتاب مین گزرا وہ شکر رضا تعظیم بذل کے درجے سے متاخر ہے رہا حب کا واجب درجہ سو وہ تقویٰ مین داخل ہے جیسا کہ اوسکا بیان پہلے ہو چکا اسیلئے سلف رحمہم اللہ خوف کے درجے کو شوق پر مقدم کرتے ہین جیسا کہ ابن ابی الدنیا نے باسناد خود داقد عابد مولیٰ ام بنین سے روایت کیا ہے یہہ کہتے ہین مجھہ سے ایک عابد نے کہا کہ مینے خوف سے بڑہکر کوئی چیز نہین دیکہی کہ دلونکو جلا دیوے یعنی اونکو صاف پاک روشن کر دیوے مینے کہا پھر شوق اوسنے کہا کبہی شوق ہوتا ہے اور رین کا زنگ بہی لگا ہوتا ہے کہا رین یعنی گناہ پہ گناہ اور ایسا ہی حال علماء ربانیین کا تہا جیسے حسن سفیان احمد وغیرہم رضی اللہ عنہم اپر خوف اور اوسکے لوازم ظاہر تہے اور اسی مین بہت گفتگو کرتے تہے محبت مین بقلت کلام کرتے تہے اور اوسکے آثار بہی اونپر کم ظاہر ہوتے تہے یہانتک کہ طوائف علماء نے اون لوگون سے ڈرایا ہے جو کہ بدون خوف کے شوق و محبت کا بہت کچھہ دعویٰ کرتے ہین اسلیئے کہ ان لوگون سے شطح و دعاوی بلکہ اباحت و حلول وغیرہ مفاسد ظاہر ہوئے واللہ سبحانہ اعلم اسیلئے ابو عبد اللہ بن جلا جو کبار عارفین سے تہے جب کوئی انسے محبت کا سوال کرتا تو کہتے کہ مجھہ سے اور محبت مین کلام کرنے سے کیا علاقہ مین تو یہی چاہتا ہون کہ توبہ سیکہون کہتے ہین پہلے پہل جسنے محبت و شوق مین کلام ظاہر کیا اور بہت اور صفار ذکر کو جمع کیا اور مجمع عام مین اسکا وعظ کہا وہ ابو حمزہ صوفی ہین یہہ اعیان عرفا سے تہے امام احمد رحمہ اللہ سے بہت ملاقات کرتے تہے امام احمد انسے سوال کرتے اور کہتے اے صوفی تو کیا کہتا ہے اور عباد بصرہ بعد طبقۂ حسن اور انکے اصحاب کے جیسے عبد الواحد بن زید اور انکے اصحاب جیسے عتبہ و ضیغم وغیرہما ان لوگون سے بہی باوجود شدت خوف کے محبت کا ظہور بہت ہوا اور ایسے ہی رابعہ فضیل داؤد طائی وغیرہم سے ابراہیم بن جنید رحمہما اللہ نے کہا مجھے عبد الرحیم بن یحییٰ رملی نے حدیث کی انکو عثمان بن عمارہ نے انہون نے کہا عتبہ نے کہا جس شخص کے دل مین اللہ کی حب جم جاتی ہے اوسکو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی عبد الرحیم کہتے ہین یعنی جسکے دل مین اللہ کی حب چھا جاتی ہے وہ اوسکو مشغول کر دیتی ہے یہانتک کہ وہ گرمی کو سردی سے نہین پہچانتا اور نہ میٹھے کو کھٹے سے اور نہ گرم کو سرد سے عبد الواحد بن زید کہتے ہین کہ عتبہ جمعے کے دن مسجد مین آتے اور لوگ سایے کی جگہہ لیلیتے تو یہہ کنگرون پر کہڑے ہوتے اور بہت لنبا سجدہ کرتے عبد الواحد کہتے ہین مین نہین گمان کرتا کہ اونکو گرمی معلوم ہوتی ہو عتبہ نے کسی کہنے والے کو یہہ کہتے سنا کہ پاک ہے آسمان کا جبار بیشک محب مشقت مین ہے عتبہ نے کہا قسم ہے اللہ کی تو نے سچ کہا پھر بیہوش ہو گئے ضیغم نے ایک دن اپنے میان سے کہا قسم ہے اللہ کی اللہ کی حب نے اوسکے غیر کی حب کے اشتغال سے مجھے روکدیا پھر غش کہا کر گر پڑی کلاب بن جزی عابد رحمہ اللہ سجدے مین کہتے تہے قسم ہے تیری عزت کی مقرر میرے دل مین تیری محبت سے ایسی چیز مختلط ہو گئی کہ جو مین اپنے جی مین اوس سے پاتا ہون میری زبان اوسکے بیان سے عاجز ہے شعوانۂ عابدہ رحمہا اللہ اور اونکے خاوند مکے مین آئے یہہ دونون طواف کیا کرتے نماز پڑہا کرتے تہے جب تہک جاتے تو انکے خاوند بیٹھہ جاتے اور یہہ اونکے پیچہے بیٹھہ جاتین وہ بیٹھے ہوئے یہہ کہتے کہ مین تیری محبت سے پیاسا ہون یعنی سیراب نہین ہوا اور یہہ زبان فارسی مین کہتین اے میرے سید کیا ہر بیماری کی دوا پہاڑ ون مین اوگی اور محبین کی دوا ذمین نہین اوگی بصرے مین ایک عابد کے پاس لوگ آئے اور وہ حالت نزع مین تہے اور یہہ کہتے تہے کہ مین اپنے رب کی حب سے پیاسا ہون سیراب نہین ہوا اور رہوگا ہون اپنے رب کی حب سے سیر نہین ہوا معافی بن عمران رحمہ اللہ

کہتے ہین کہ مینے فتح موصلی سے کسی چیز مین کلام کیا اونہون نے کہا اللہ کی محبت نے اوسکے اولیاکے دلونمین محبت غیراللہ کے لئے کوئی جگہہ نہین چھوڑی ابو معمر رحمہ اللہ نے کہا رابعہ نے ایک دن رباح قیسی کیطرف دیکھا اور وہ اپنے گہر کے کسی چھوٹے بچے کا بوسہ لے رہے تہے رابعہ نے کہا اے رباح کیا تو اوسکو دوست رکہتا ہے اونہون نے کہا ہان رابعہ نے کہا مجھے یہہ گمان نتہا کہ تیرے دلمین کوئی جگہہ محبت ماسوی کے لئے فارغ ہے رباح غش کہاکر گرپڑے پہر ہوش مین آئے مونہہ سے پسینا پونچہتے جاتے تہے اور کہتے تہے یہہ ایک رحمت ہے کہ اللہ تعالے نے بچون کے لئے اپنے بندون کے دل مین اوسکو رکہا ہے حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ایک آدمی کو رقہ مین دیکھا کہ دو لڑکے اوسکے سامنے کہیلتے اور آپسمین لڑتے تہے یہہ اونکے ساتہہ مشغول تہا اونکو ڈانٹتا تہا اور منع کرتا تہا مینے اوس سے کہا مجھے یہہ گمان ہے کہ تو اونکو چاہتا ہے اوسنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی مین اونکو چاہتا نہین لیکن اونپر رحم کرتا ہون مجھے اللہ عزوجل سے بڑہکر کوئی دوست نہین پہر ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ اور اونکے اصحاب جیسے احمد بن ابی الحواری اور قاسم جوعی کے زمانے مین بہت ہوا یہہ لوگ شام مین تہے قاسم جوعی کہتے اولیا محبت کے ساتہہ بہوک سے سیر ہوگئے طعام و شراب شہوات و لذات دنیا کا مزہ کہودیا اسلئے کہ اونہون نے ایسی لذت سے مزہ لیا کہ اوس سے بڑہکر کوئی لذت نہین اس لذت نے اونکو ساری لذتون سے قطع کردیا عراق مین سری اور انکے اصحاب جیسے جنید اور انکے اصحاب کے زمانے مین اور مصر مین ذوالنون اور انکے اقران کے عہد مین بہی محبت مین بہت کلام ہوا اور بعض لوگ جو ذکر مذکور محبت کا کیا کرتے تہے اونکو کبہی وسوسہ اور کسی قسم کا تغیر عقل بہی عارض ہوگیا جیسے سعدون و سمنون رحمہما اللہ تعالے سمنون بہت شدید المحبت تہے کبہی انکو ایک قسم کا وسوسہ بہی ہوگیا کہتے ہین کہ انہون نے ایک دن محبت مین کلام کیا تو مسجد کی قندیلین آپسمین لڑکر ٹوٹ گئین ایک دن اور انہون نے محبت کا ذکر کیا ایک پرندہ آیا اپنی چونچہ زمین پر مار مار کر مر گیا ایسے ہی شبلی رحمہ اللہ کو بہی ایک طرح کا تغیر کبہی ہوگیا بعض کا انہین لوگون مین سے یہہ قول ہے کہ اے میرے حبیب اگر مین تیرے ساتہہ مجنون نہون تو پہر کیکے ساتہہ انہین لوگون مین سے بعض کو مجنون کہتے تہے جیسے سعدون وغیرہ اور انکو عقلا مجانین بہی کہتے تہے انکے اقوال و افعال غالباً محفوظ تہے انسے کلام حسن بہت کچہہ صادر ہوا ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ صاحب استنشاق نسیم الانس کہتے ہین کہ متاخرین نے ان لوگون کی شان مین یہہ گمان کیا کہ انکا حال یہی غایت کمال ہے اور سب عقلا علما ربانی اللہ اور عمال للہ انکے درجے سے قاصر ہین سو یہہ گمان انکا غلط اور نہایت خطا و قبیح ہے پہر انہین متاخرین نے ان لوگون کے طبقے مین ایسے لوگون کو داخل کیا کہ وہ اونکے زمرے سے نتہے یعنی اونکے طبقے مین ایسے لوگون کو داخل کیا کہ نہ جنکے پاس کوئی حکمت نہ احوال صحیحہ سے کوئی حال اونپر ظاہر ہوا اور جو اونسے ظاہر ہوا وہ یہی اعمال قبیحہ اقوال شنیعہ شریعت کی مخالفت لیکن متاخرین نے اونکے ساتہہ حسن ظن کیا اسلئے کہ بعض وقت بعض سے اخبار بالغیب ظاہر ہوا سو یہہ کچہہ ایسی بڑی بات نہین اس سے زیادہ رہبان کہان سے ظہور اخبار بالغیب ہوا اسی وجہ سے یہہ اعتقاد پیدا ہوا کہ اولیا کے لئے ایک طریقہ خلاف طریقۂ انبیا علیہم السلام کے ہے اور وہ حقیقت کے ساتہہ واقف ہین شریعت کے پابند نہین اسکے سوا اور انواع و اقسام کی گمراہی اور بدعات تطبیع پیدا ہوگئے جنکے دل مین نفاق چہپا ہوا تہا جیسے انواع حلولیت و اباحت انکو جو انکے نفوس مین تہا اوسکے اظہار کا رستہ ملا اسوجہ سے بڑی بلا پہیل گئی نفاق نے سر اوٹہایا اگر ان باتون کو ائمہ طریقت عارفین باللہ جیسے جنید رضی اللہ عنہ اور جو لوگ انسے پہلے تہے سنتے تو وہ ضرور ان بڑی بڑی بُری باتون کے مٹانے مین خوب ہی جہاد فی سبیل اللہ کرتے زمین ایسے لوگون سے جو کہ اللہ کے لئے حجت قائم کرین ہرگز خالی نہین رہتی اور بیشک اللہ اوسکی مدد کرتا ہے جو کہ اللہ اور اوسکے رسولون کی بالغیب مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوی عزیز ہے ایک حدیث مین آیا ہے ان اکثر اهل الجنة البله یعنی اکثر اہل جنت دنیا کے امور سے غافل ہین بہولے ہین ایسی باتون کیطرف اونکو توجہ نہین اس حدیث کے دو طریق ضعیف ہین ایک حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مسند ہے دوسرا مرسل ہے مراسیل عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے اسکو احمد بن ابی الحواری نے اپنی اسناد سے عمر تک مرسلاً روایت کیا ہے پہر اسکی تفسیر بیان کی کہ وہ لوگ شر سے غافل ہین اور اعلا علیین عقل والون کے لئے ہے اسمین یہہ اشارہ کیا کہ عقلا کا درجہ اکمل و اعلا ہے

ان لوگون کے درجے سے اور یہہ بیان کیاکہ مراد یہہ ہے کہ وہ لوگ برائی سے بیخبر ہین اپنے سینے کی صفائی سے اوسکو نہین جانتے پہچانتے وہ صرف خیر ہی کو جانتے ہین
ایسے ہی اسکی تفسیر مین اوزاعی سے روایت کیا گیا ہے اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند مین کہاکہ ہمکو بقیہ بن ولید نے حدیث کی اونکو اوزاعی نے ابو یزید غوثی سے
انہون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر امتی دخولا الجنۃ البلہ یعنی اکثر امت میری جنت کے داخل ہونے مین بلہ ہین ابو یزید کہتے ہین
مینے اوزاعی سے پوچھا کہ بلہ کون ہین اونہون نے کہا وہ لوگ ہین کہ بھلائی کو جانتے اور برائی کو نہین جانتے ہین یہہ بھی مرسل ہے ابن وہب کے بھتیجے نے
اپنے چچا عبد اللہ بن وہب سے روایت کیاکہ اونہون نے امام مالک رحمہ اللہ سے اس حدیث کی تفسیر پوچھی اونہون نے فرمایا بلہ جیسے عبد اللہ بن عمر کہ
اللہ کے معاصی مین ابلہ اور جس سے اللہ خوش ہو اوسمین دانشمند جو چیز اللہ تعالے کو خوش کرے اوسکی طرف جلدی کرتے تھے اور اللہ تعالے کے محارم
سے سستی کرتے تھے اللہ تعالے کے حکم کی بجا آوری مین ملامت کرنے والے کی ملامت کا کچھہ خیال نہین کرتے تھے اسکو حسن بن حبیب دمشقی نے عبد اللہ بن عبد الحمید
سے انہون نے ابن وہب کے بھتیجے سے روایت کیا **فائدہ** امام احمد رضی اللہ عنہ نے کتاب الزہد مین باسناد خود عطار بن یسار سے روایت کیاکہ موسی
علیہ السلام نے کہا یا رب تیرے اہل کون لوگ ہین کہ وہ تیرے اہل ہین جنکو تو اپنے عرش کے سایے مین سایہ دیگا فرمایا وہ ہین جنکے ہاتھہ بری ہین اونکے
دل پاک ہین میرے جلال کے سبب سے آپسمین دوستی رکھتے ہین جب مین یاد کیا جاتا ہون تو وہ میرے ساتھہ یاد کئے جاتے ہین اور جب وہ یاد کیے جاتے
ہین تو اونکی یاد کے ساتھہ مین یاد کیا جاتا ہون وہ پورا وضو کرتے ہین تکلیف مین اور میرے ذکر کیطرف رجوع ہوتے ہین جیسے نسور اپنے گھونسلون کیطرف
رجوع ہوتے ہین اور میرے محارم کے لیے غصہ کرتے ہین جبکہ وہ حلال کیے جاوین جیساکہ چیتا غصہ کرتا ہے جبکہ اوسکو مارین یا جبکہ وہ لڑے ابراہیم بن
جنید رحمہما اللہ نے کتاب المحبہ مین احمد بن مخلد خراسانی سے روایت کیا انہون نے کہا فرمایا اللہ عز وجل نے خبردار ہو دراز ہوا ابرار کا شوق میری ملاقات
کیطرف اور مین اونسے بڑھکر اونکا مشتاق ہون اور نہین ہے مشتاقون کا شوق مگر میرے شوق کی زیادتی سے جو اونکی طرف ہے خبردار ہو جو کوئی مجھے ڈھونڈیگا
وہ مجھے پائیگا اور جو میرے غیر کو ڈھونڈے گا وہ مجھے نہ پاویگا اور وہ کون ہے کہ میری طرف متوجہ ہوا اور مین اوسکی طرف متوجہ نہوا اور وہ کون ہے کہ اوسنے
مجھپر بھروسا کیا اور مینے اوسکی کفایت نکی اور وہ کون ہے کہ اوسنے مجھے پکارا اور مینے اوسکو جواب نہ دیا اور وہ کون ہے کہ اوسنے مجھسے سوال کیا اور
مینے اوسکو نہ دیا احمد بن ابی الحواری نے کہا ہمکو عمرو بن سلمہ سراج نے حدیث کی ابو جعفر سراج سے اونہون نے ابو جعفر مصری سے کہا فرمایا اللہ جل جلالہ نے
اے گروہ میری طرف متوجہ ہونے والو میری حب کے ساتھہ نہین ضرر پہونچایا تمکو اوس چیز نے کہ دنیا مین تم سے فوت ہو گئی جبکہ مین تمہارے لئے حصہ ہوا نہین
ضرر پہونچایا تمکو جسنے تم سے عداوت کی جبکہ مین تمہارے لئے صلح ہوا یحیی بن معاذ رازی رحمہ اللہ کہتے ہین اگر ساری مخلوق دنیا پر رونے کی آواز سنائی دے اون لوگون
سے عالم غیب مین سن لے تو اونکے دل غم کے مارے گر پڑین اور اگر عقول ایمان کی آنکھون سے جنت کی سیر دیکھہ لین تو شوق کے مارے اونکے نفوس پگھل جاوین
اور اگر دل اپنے خالق کی ہیبت کی کنہ کو دریافت کرلین تو اونکے جوڑ جدا ہو جاوین حیرانی کے مارے اور اوسکی طرف دہشت کے مارے روحین اوڑ جاوین اپنے
بدنون سے سو پاک ہے وہ ذات جسنے مخلوق کو ان چیزون کی کنہ سے غافل کر دیا اور ان خبرون کے حقائق سے وصف کے ساتھہ اونکو مشغول کر دیا سری
سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک قبرستان کیطرف گیا ناگاہ وہان بہلول تھے مینے کہا تم یہان کیا کرتے ہو کہا مین ایسے لوگون کے پاس بیٹھا ہون کہ
وہ مجھے ایذا نہین دیتے غائب ہوتا ہون تو غیبت نہین کرتے مینے کہا کیا تم بھوکے نہین ہوتے ہو وہ یہہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ بھوکا رہ بھوک تقوی کی
نشانی ہے جو بہت بھوکا رہیگا وہ ایک دن سیر ہو جاویگا ایک شخص عقلاء مجانین مین سے تہا وہ قبرستان کیطرف سے آتا تہا کسی نے اوس سے پوچھا کہان سے
آتے ہو کہا اس قافلے کے پاس سے جو اوترا ہوا ہے اون سے کہا تم نے اونسے کیا کہا اور اونہون نے تم سے کیا کہا کہا مینے اون سے کہا کب کوچ کروگے
اونہون نے کہا جب تم آجاؤ گے ایک اور آدمی سے کسی نے پوچھا کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا اوسنے ایک عجیب غریب بات کہی اور یہہ شعر پڑہے ہ

یقولون زرنا واقض واجب حقنا | وقد اسقطت حالی حقوقهم عنی | اذا هم رأوا حالی ولم یأنفوا لها | ولم یأنفوا منها انفت لهم منی

اور بعض لوگون نے یہ شعر پڑہا ہے

یقولون مجنون ولو علموا بما | اقاسیه من فرط الجوی بسطوا العذرا

بعض سلفا سے کسی نے پوچہا کہ یہ مجانین حکمت اور معرفت کی باتین کیونکر کرتے ہین اونہون نے کہا یہ لوگ صاحب فضل وعقل تہے جب اللہ تعالے نے ان سے عقل لیلی تو انپر اپنا فضل باقی رکہا ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جبل لکام مین تہا زہاد وعباد کی تلاش کرتا تہا مینے دیکہا کہ ایک آدمی پتہر پر مرقع پہنے ہوئے سر نیچا کئے ہوئے بیٹہا ہے مینے کہا شیخ تم یہان کیا کرتے ہو کہا دیکہتا ہون اور نگاہ رکہتا ہون مینے کہا مین تو تمہارے سامنے سوا پتہرون کے اور کچہہ نہین دیکہتا تم کیا دیکہتے کیا نگاہ رکہتے ہو اوسکا رنگ متغیر ہو گیا پہر غصے سے میری طرف دیکہا اور کہا مین اپنے دل کے خطرات کو دیکہتا ہون اور اپنے رب کے اوامر کو نگاہ رکہتا ہون قسم ہے اوسکے حق کی جسنے تجہے مجہپر ظاہر کر دیا کہ تو میرے پاس سے چلا جا مینے کہا تم مجہہ سے کوئی ایسی بات کہو جس سے مجہے نفع ہو تاکہ مین تمہارے پاس سے چلا جاؤن اوسنے کہا جسنے دروازہ پکڑا وہ خدام مین ثبت کیا جاتا ہے اور جسنے گناہونکو بہت یاد کیا تو اسکے بعد اوسکو بہت ندامت حاصل ہوتی ہے اور جو شخص اللہ تبارک وتعالے کے ساتہہ مستغنی ہوا وہ محتاجی سے امن مین ہو جاتا ہے پہر وہ مجہے چہوڑکے چلا گیا ؛

حکایت سعد بن ابی عروبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حجاج بن یوسف حج کے لئے چلا مکے مدینے کے درمیان مین کسی پانی پر اوترا صبح کا کہانا منگایا اپنے دربان سے کہا کہ یہان کسی آدمی کو تلاش کر کہ میرے ساتہہ کہانا کہاوے اور مین اوس سے کچہہ پوچہونگا دربان نے پہاڑ کیطرف دیکہا ناگاہ ایک بدو [illegible] مین سو رہا تہا اسنے اوسکو اپنے پاؤن سے ٹہکرایا اور کہا کہ امیر کے پاس حاضر ہو وہ آیا حجاج نے کہا ہاتہہ دہو میرے ساتہہ کہانا کہا اوسنے کہا تجہہ سے بہتر میری دعوت کر چکا ہے اور مین اوسکو قبول کر چکا ہون حجاج نے کہا وہ کون ہے بدو نے کہا اللہ تبارک وتعالے اوسنے میری دعوت روزہ کیطرف کی مین نے روزہ رکہہ لیا کہا ایسی سخت گرمی مین کہا ہان مینے ایسے دن کے لئے روزہ رکہا ہے جسکی گرمی آجکی گرمی سے بہی نہایت سخت ہے حجاج نے کہا افطار کر لے کل روزہ رکہہ لینا بدو نے کہا اگر تو کل تک زندہ رہنے کا ضامن ہو سکتا ہے تو مین ابہی افطار کئے لیتا ہون حجاج نے کہا یہ میرے بس کی بات نہین ہے اوسنے کہا تو پہر تو کیون مجہہ سے عاجل کا سوال کرتا ہے بدلے آجل کے جسپر تجہے قدرت نہین ہے حجاج نے کہا یہ کہانا نہایت عمدہ ہے بدو نے کہا اس کہانے کو نہ تو نے نہ طباخ نے عمدہ کیا ہے لیکن عافیت نے عمدہ کیا ہے یعنی صحت وعافیت ایسی عمدہ چیز ہے کہ ہر کہانا لذیذ معلوم ہوتا ہے بیماری مین کیسا ہی لطیف وعمدہ کہانا ہو اوسکی لذت نہین معلوم ہوتی نہ اوسکے کہانے کو طبیعت چاہتی ہے ؛

حکایت حجاج بن یوسف حج کے لئے گیا ایک شخص کو سنا کہ وہ چلا کے کعبے کے گرد لبیک پکار رہا ہے حجاج نے کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ اوسکو حاضر کیا کہا تو کن لوگون مین سے ہے اوسنے کہا مسلمین سے حجاج نے کہا مین اسلام کا تجہہ سے نہین پوچہتا اوسنے کہا تو پہر کس سے پوچہتا ہے اوسنے کہا مین تیرا وطن پوچہتا ہون اوسنے کہا مین اہل یمن سے ہون حجاج نے کہا تو محمد بن یوسف میرے بہائی کو کس حال پر چہوڑ آیا ہے اوسنے کہا ترکتہ عظیما جسیما لباسا رکابا خراجا ولاجا حجاج نے کہا مین اس سے نہین پوچہتا اوسنے کہا تو پہر کس چیز سے پوچہتا ہے حجاج نے کہا مین تو اوسکے چال چلن کا حال پوچہتا ہون اوسنے کہا ترکتہ ظلوما غشوما مطیعا للمخلوق عاصیا للخالق حجاج نے کہا تجہے کون چیز اس بات کے کہنے پر باعث ہوئی اور تو خوب جانتا ہے جو اوسکا رشتہ مجہسے ہے اوس شخص نے کہا کیا تو اوسکے رشتے کو تجہسے زیادہ عزیز جانتا ہے میرے تعلق سے جو اللہ تبارک وتعالے کے ساتہہ ہے اور مین اوسکے گہر کا مہمان اوسکے نبی کا مصدق ہون یا یون کہا کہ اوسکے گہر کی زیارت کرنیوالا اوسکے قرض کا ادا کرنیوالا اوسکے دین کی پیروی کرنے والا ہون حجاج نے سکوت کیا

کچھ جواب نہ بنا اور وہ شخص بدون اذن کے چلا گیا کعبے کے پردے سے لٹکا اور کہا اللھم بک اعوذ و بک الوذ اللھم فرجک القریب و معروفک القدیم وعادتک الحسنۃ رضی اللہ عنہ ؛

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی کہ ایک عورت جب رات کو اوٹھتی تو یون کہتی الٰہی بیشک ابلیس ایک بندہ ہی تیرے بندون سے اوسکی چوٹی تیرے ہاتھہ مین ہی وہ مجھے اوس جگہہ سے دیکھتا ہی کہ مین اوسکو نہین دیکھتی اور تو اوسے اوس جگہہ سے دیکھتا ہی کہ وہ تجھے نہین دیکھتا الٰہی تو اوسکے سارے کام پر قدرت رکھتا ہی اور وہ تیرے کام سے کسی چیز پر مقدرت نہین رکھتا الٰہی اگر وہ میرے ساتھہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو تو اوسکو روکر دیجیو اور جو مجھے مکر کرے تو تو اوس سے مکر کیجیو مین تیرے ساتھہ اوسکی شر سے پناہ مانگتی ہون اور دفع کرتی ہون تیرے ساتھہ اوسکی چھاتی مین پھر رویا کرتی یہانتک کہ اوسکی ایک آنکھہ جاتی رہی کسی نے اوس سے کہا خدا سے ڈر دوسری آنکھہ نہ جاتی رہے اوسنے کہا اگر میری آنکھہ اہل جنت کی آنکھون سے ہے تو عنقریب اللہ تبارک و تعالےٰ اوسکے عوض مین اوس سے زیادہ خوبصورت دیگا اور جو وہ دوزخیون کی آنکھون سے ہے تو اللہ تعالےٰ اوسکو مجھہ سے دور کرے رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ابو العباس بن مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بصرے مین تھا مینے دیکھا کہ ایک شکاری بعض سواحل پر مچھلی کا شکار کر رہا ہے اور اوسکے پہلو مین اوسکی چھوٹی لڑکی بیٹھی ہوئی ہے وہ جب کسی مچھلی کو شکار کرتا اور اوسکو اپنی تھیلی مین ڈالدیتا تو اوسکی لڑکی مچھلی کو پانی مین چھوڑ دیتی اوسنے پھر کے دیکھا تو کچھہ نہ پایا اوسنے اپنی بیٹی سے کہا تو نے مچھلیون کے ساتھہ کیا کیا وہ بولی ابا کیا مین نے تجھہ سے نہین سنا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آپنے فرمایا نہین گرتی کوئی مچھلی کسی جال مین مگر جبکہ وہ اللہ تبارک و تعالےٰ کے ذکر سے غافل ہوتی ہے باپ نے رو دیا اور جال کو پھینکدیا امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ مراد لڑکی کی یہہ ہے کہ جو شخص ذکر اللہ سے غافل ہو ہم اوسکو اوسکے نقص اور بے برکتی کی وجہ سے نہین چاہتے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مدینے مین رات کو گشت کیا کرتے تھے ایک وقت چلے یہانتک کہ تھک گئے کسی دیوار سے ٹک گئے ناگاہ ایک عورت اپنی چھوٹی بیٹی سے کہہ رہی تھی اوٹھہ اس دودہ مین پانی ملادے اوس نے کہا اماں کیا تجھے معلوم نہین کہ امیر المؤمنین نے کیا حکم دیا ہے اوسنے کہا کیا ہے لڑکی نے کہا اونہون نے اپنی منادی کو حکم دیا ہے سو اوسنے یہہ پکارا ہے کہ دودہ مین پانی نہ ملایا جاوے مان نے کہا تو تو ملادے اسلئے کہ تو ایسی جگہہ مین ہے کہ تجھے نہ عمر دیکھتے ہین نہ اونکا منادی لڑکی بولی واللہ مین وہ نہین ہون کہ ظاہر مین تو اونکی اطاعت کرون اور تنہائی مین اونکی نافرمانی کرون رضی اللہ عنہما امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اس لڑکی کا حال بہت پسند آیا آپنے کسی لڑکے سے اوسکا نکاح کردیا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اسی لڑکی کی اولاد سے ہین ؛

حکایت شیخ حاتم اصم رضی اللہ عنہ کے دروازے پر سے بعض امرا کا گزر ہوا اوسنے پانی مانگا جب پی چکا تو کچھہ مال گھر والون کیطرف پھینکدیا اوسکے ہمراہیون نے بھی اوسکی موافقت کی سب گھر کے لوگ خوش ہوئے سو شیخ کی چھوٹی بیٹی کے کہ وہ رونے لگی کسی نے اوس سے کہا تو کیون روتی ہے اوس نے کہا ایک مخلوق نے ہماری طرف ایک نظر دیکھا تو ہم غنی ہوگئے اگر خالق سبحانہ و تعالےٰ ہماری طرف دیکھے تو پھر کیا کچھہ ہو ؛

حکایت شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے اپنے باپ سے کچھہ کھانے کی چیز مانگی اونہون نے کہا اپنے رب سے مانگ وہ بولی واللہ مجھے اوس سے نہایت شرم آتی ہے کہ مین اوس سے کوئی چیز کھانے کے لئے مانگون رضی اللہ عنہا ؛

حکایت بشر حافی رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ لہو مین گھر مین تھے اونکے ہمنشین اونکے پاس تھے شراب و کباب لہو و لعب عیش و طرب مین مشغول تھے اتنے مین ایک مرد صالح کا وہان سے گزر ہوا اونہون نے دروازہ ٹھونکا گھر مین سے ایک لونڈی نکلی انہون نے اوس سے پوچھا کہ اس گھر کا مالک آزاد ہے

یا غلام لونڈی نے کہا آزاد ہے انہون نے اوسسے کہا تو سچ کہتی ہے اگر غلام ہوتا تو عبودیت کے آداب کا برتاؤ کرتا لہو و طرب کو چھوڑ دیتا بشر نے یہ بات چیت سنلی ننگے پاؤن ننگے سر دروازے کیطرف دوڑے آئے اور وہ شخص چلے گئے تھے بشر نے لونڈی سے کہا تیرا برا ہو تجھہ سے کون باتین کرتا تھا اوسنے جو باتین مرد صالح نے کی تہین انسے بیان کین بشر اونکے پیچھے گئے یہانتک کہ اون سے جا ملے بشر نے اونسے کہا سیدی آپ وہی ہین جو دروازے پر ٹہیرے تھے لونڈی سے باتین کی تہین اونہون نے کہا ہان بشر نے کہا آپ اپنے کلام کو دوبارہ کہیئے اونہون نے جو کہا تھا پھر کہدیا بشر نے اپنے دونون گالون کو زمین پر رگڑا اور کہا بل عبد عبد پھر سیدے ننگے پاؤن ننگے سر چلے گئے یہانتک کہ حافی مشہور ہوئے کسی نے انسے کہا کہ آپ جوتیان پاؤن مین کیون نہین ڈالتے فرمایا کہ مین اسلیئے نہین ڈالتا کہ مجھہ سے میرے مولی نے اسی حال مین مصالحہ کیا ہے کہ مین برہنہ پا تہا سو مین مرتے دم تک اس حال کو نچھوڑونگا کہتے ہین ایک دن انکی کسی چھوٹی بیٹی نے انسے کہا کہ اگر تم دو دانق کی دو جوتیان خرید لیتے تو حافی کا لقب تمسے دور ہوجاتا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت فضیل بن عیاض اور محمد بن سماک ایک جگہہ بیٹھے تھے فضیل نے فرمایا عالم دین کا طبیب ہے اور مال دین کی بیماری ہے جب طبیب خود ہی بیماری کو اپنے نفس کیطرف کھینچے تو وہ کیونکر اپنے غیر کا علاج کریگا رضی اللہ تعالے عنہما ؛

حکایت عمر بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین قبرستان مین ایک راہب پر میرا گزر ہوا اوسکی سیدہی ہتیلی مین سفید کنکریان تھین اور بائین مین سیاہ مینے کہا اے راہب تو یہان کیا کرتا ہے اوسنے کہا جب مین اپنے دل کو گم کرتا ہون تو قبرستان مین چلا آتا ہون جو لوگ یہان ہین اونسے عبرت کرتا ہون مینے کہا یہہ کنکریان تیری ہتیلی مین کیا ہین اوسنے کہا جب مین کوئی نیکی کرتا ہون تو سفید مین سے ایک کالی مین ڈالدیتا ہون اور جب کوئی گناہ کرتا ہون تو کالی سے ایک سفید مین ڈالدیتا ہون جب رات ہوجاتی ہے تو دیکھتا ہون اگر نیکیان گناہون پر بڑہ گئین تو افطار کرتا ہون اپنا ورد وظیفہ پڑہنے کو کھڑا ہوتا ہون اور جو گناہ نیکیون پر بڑہ جاتے ہین تو اوس رات نہ کہانا کہاتا ہون نہ پانی پیتا ہون یہہ میرا حال ہے والسلام علیک ؛

حکایت شقیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہمنے پانچ چیزونکو ڈہونڈا تو اونکو پانچ چیزون مین پایا قوت کی برکت کو تلاش کیا تو اوسکو صلوٰۃ ضحی مین پایا قبر کی روشنی کو ڈہونڈا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا جواب منکر نکیر کو تلاش کیا تو اوسکو قرات قرآن مین پایا عبور پل صراط کو ڈہونڈا تو اوسکو روزے اور صدقے مین پایا عرش کا سایہ تلاش کیا تو اوسکو خلوت مین پایا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک راہب کے صومعہ پر میرا گزر ہوا مینے اپنے ہمراہیون سے کہا ٹہیر جاؤ پھر مینے اوس سے بات چیت کی مینے کہا یا راہب اوسنے اپنے صومعہ کا پردہ کہولدیا مینے کہا علم الیقین کیا ہے اوسنے کہا اے عبدالواحد اگر تو چاہتا ہے کہ علم الیقین کو جانے تو اپنی اور دنیا کی خواہشون کے درمیان مین ایک دیوار لوہے کی بنا یہہ کہکے پردہ ڈالدیا ؛

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین چین کے راہبون مین سے ایک راہب کے صومعے پر میرا گزر ہوا مین نے اوسکو آواز دی یا راہب اوسنے جواب نہ دیا پھر دوبارہ پکارا جواب نہ دیا پھر تیسری بار پکارا ایکی بار اوسنے مجھے جہانکا اور کہا اے شخص مین راہب نہین ہون راہب تو وہی ہے جو اللہ عز وجل سے اوسکے آسمان مین ڈرے اوسکے کبریا مین اوسکی عظمت کرے اوسکی بلا پر صبر کرے اوسکی قضا کے ساتھہ راضی ہو اوسکی نعمتون پر اوسکی حمد کرے شکر کرے اوسکی عظمت کے لئے تواضع کرے اوسکی عزت کے لئے ذلیل ہو اوسکی قدرت کا منقاد ہو اوسکی ہیبت کے لئے خضوع کرے اوسکے حساب و عقاب مین فکر کرے سوچے پھر دن بھر روزہ رکہے ساری رات کہڑا رہے نماز پڑہے نار کا ذکر جبار کی پوچھہ پاچھہ اوسکو سونے نہ دے راہب یہی ہے اور مین تو ایک دیوانہ کتا ہون اپنے نفس کو اس صومعے مین لوگون سے روک رکہا ہے تاکہ اپنی زبان سے اونکو زخمی نکرون مینے کہا اے راہب کس چیز نے مخلوق کو اللہ عز وجل سے قطع کیا بعد اسکے کہ اونہون نے اوسکو پہچانا اوسنے کہا اے میرے بھائی نہین قطع کیا مخلوق کو اللہ عز وجل سے مگر دنیا کی حب

اور اوسکی زینت نے اسلئے کہ وہ ذنوب و معاصی کی جگہہ ہے عاقل وہ ہے جسنے دنیا کو اپنے دل سے پھینکدیا اللہ تعالے کیطرف اپنے گناہ سے رجوع ہوا
توبہ کی اور اوس چیز کیطرف متوجہ ہوا جو اوسکو رب سے قریب کردے ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جبل لبنان مین ایک عابدہ عورت سے میری ملاقات ہوئی کثرت عبادت سے پرانی مشک
کی شل ہو گئی تھی گویا وہ قبرستان والون سے خبر دے رہی ہے صاحب اجتہاد و عبادت تھی عبادت مین اوسکی مثل کبھی کسیکو مینے نہین دیکھا مین نے
اوس سے پوچھا تیرا وطن کہان ہے وہ بولی میرے لئے کوئی وطن نہین ہے مگر نار یا عفو کیے عزیز غفار مینے کہا اللہ تعالے تجھپر رحم کرے کیا کوئی وصیت
یا کوئی فائدہ ہے اوسنے کہا اللہ تعالے کی کتاب کو ایک مائدہ ٹھیرا اور اوسکے وعدو وعید کا ہمنشین ہو عزائم حمیدہ کے ساتھہ کوشش کر جھوٹی آرزو
جسکے ساتھہ نکمے تعلق رکھتے ہین نہ اونکو اوسمین کوئی تحقیق ہوتی ہے نہ یہہ جانتے ہین کہ اونکا انجام کسطرح ہوگا تو اس آرزو کو چھوڑ دے قسم ہے اللہ
کی اس منزل مین نہین اوترتے مگر ریاضت کرنیوالے اور سبقت نہین لیجاتے مگر اس چننے والے سوائے میرے بھائی اپنے نفس کے لئے جسقدر لینا ممکن
ہو لیلے اسلئے کہ مطلوب سوا تیرے اور کوئی نہین ہے اور تو عقل والون مین سے ہوجا مینے کہا تو میرے واسطے کوئی دعا کر اوسنے اللہ تعالے کی ایسی
تحمید کین کہ اونکا مثل مینے کبھی نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود پڑھا کہ اوسکا مثل مینے کبھی نہین سنا اور ایک عمدہ دعا کی ؛

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بعض سواحل شام مین ایک عورت کو دیکھا مینے پوچھا تو کہانسے آئی اوسنے کہا ایسے لوگون کے
پاس سے جنکی کروٹین بسترونسے جدا ہوتی ہین مینے کہا کہان کا ارادہ ہے اوسنے کہا ایسے آدمیون کے پاس جنکو اللہ کے ذکر سے نہ تجارت مشغول کرتی ہے
نہ بیع پھر مینے کہا اونکا وصف بیان کر اوسنے چند شعر اونکی صفت مین پڑھے ؛

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت دریا کے کنارے پر جا رہا تھا کہ ناگاہ ایک عورت ننگے سر مونہہ کھولے ہوئے بدن
اوڑھنی سے ڈھکے ہوئے ملی مینے کہا تو اوڑھنی سے اپنا مونہہ چھپالے اوسنے کہا اس مونہہ پر ذلت چڑھی ہوئی ہے اوسکے ساتھہ اوڑھنی کیا کروگی پھر کہا دور ہو
میرے پاس سے اے نکمے مینے تو گذری رات کو محبت کا پیالہ پیا سو رات بھر سرور رہی اور آج صبح سے اپنے مولی کی محبت مین مخمور ہون مینے کہا تو مجھے وصیت
کر کہا سکوت اختیار کر گھر مین رہا کر قوت کے ساتھہ راضی ہو یہانتک کہ تجھے موت آجاوے ؛

حکایت بعض سلف کہتے ہین کہ مینے کسی پہاڑ مین ایک جوان آدمی کو دیکھا آثار قلق کے اوسپر ظاہر تھے آنسو بہ رہے تھے مینے کہا تو کون ہے کہا
غلام اپنے مولے سے بھاگا ہوا مینے کہا تو لوٹ جا اور عذر کر کہا عذر کے لئے اقامت حجت چاہئے مقصر کیونکر عذر کرے مینے کہا تو ایسے شخص کے پاس جا جو
تیرے لئے سفارش کرے کہا سارے شفاعت کرنیوالے اوس سے ڈرتے ہین مینے کہا وہ کون ہے کہا وہ ایسا مولے ہے جسنے لڑکپن مین میری پرورش
کی جب مین بڑا ہوا تو مینے اوسکی نافرمانی کی سو مجھے اوسکے احسان اور اپنے عمل بد سے حیا آتی ہے پھر ایک چیخ ماری اور گر کے مرگیا ایک بڑھیا نکلی کہا
حیران آفت رسیدہ کے قتل پر کس نے اعانت کی اللہ اوسپر رحم کرے مین نے کہا مین تیرے پاس رہون اسکی تجہیز تکفین مین تیری مدد کرون اوسنے
کہا اسکو تو اسکے قاتل کے روبرو پڑا ہوا چھوڑ دے شاید وہ اسکو بلا معین دیکھکے اسپر رحم فرماوے اپنے کرم وجود سے اسکو قبول کرے ؛

حکایت سلیمان بن عبدالملک رحمہ اللہ نے ابو حازم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم موت کو کیون مکروہ جانتے ہین اونہون نے کہا اسلئے کہ
تمنے دنیا کو آباد آخرت کو ویران کیا سو تم آبادی سے ویرانی مین جانے کو مکروہ جانتے ہو سلیمان نے کہا تمنے سچ کہا کاش مین جان لیتا کہ کل کو اللہ
کے نزدیک ہمارے لئے کیا ہے ابو حازم نے فرمایا تو اپنے عمل کو اللہ عزوجل کی کتاب پر عرض کر سلیمان نے کہا مین اسکو اللہ تعالے کی کتاب سے کہان
پاؤن ابو حازم نے کہا اس قول سے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم یعنی بیشک نیک عیش و آرام مین ہین اور بدکار دوزخ مین سلیمان نے

کہا اللہ کی رحمت کہان ہے ابو حازم نے کہا محسنین سے قریب ہے سلیمان نے کہا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اللہ تعالے پر عرض کیونکر ہوگی ابو حازم نے کہا
محسن تو اسطرح آویگا جیسا مسافر خوش خوش اپنے گھر آتا ہے اور گنہگار اسطرح سے آویگا جیسا غلام بہاگا ہوا اپنے مولی کے سامنے پشیمان ڈرتا ہوا
آتا ہے سلیمان نے رو دیا کسی نے ابو حازم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نماز کسطرح پڑہتے ہو اونہون نے کہا جب نماز کا وقت قریب آتا ہے تو مین پورا
وضو کرتا ہون جتنے اوسکے فرض وسنت ہین اونکو کامل طور پر ادا کرتا ہون پہر قبلے کیطرف مونہہ کرتا ہون اور بیت الحرام کی مثال دونون بہنوون
کے درمیان مین بناتا ہون جنت کو دہنی طرف دوزخ کو بائین طرف پل صراط کو دونون پاؤن کے نیچے سمجہتا ہون اور اللہ تعالے کو اپنے اوپر
مطلع جانتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ یہہ وہ نماز ہے کہ اسکے بعد پہر نہ پڑہونگا تعظیم سے تکبیر کہتا ہون تفکر سے پڑہتا ہون ذلت کے ساتھہ
رکوع تواضع کے ساتھہ سجدہ کرتا ہون تمام ہونے پر سلام پہیرتا ہون اور خوف پر کہڑا ہوتا ہون پہر مین نہین جانتا کہ یہہ نماز قبول ہوگی یا میرے
مونہہ پر ماری جاویگی سائل نے پوچھا کہ تم یہہ نماز کتنی مدت سے پڑہتے ہو کہا چالیس برس سے سائل نے کہا مین دوست رکہتا ہون کاش مین ساری
عمر مین اس نماز سے ایک نماز پڑہتا کہ فائزین مین سے ہوجاتا ۞

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین کسی شہر مین گیا ایک مسجد مین اوترا جب ہم عشا کی نماز پڑہ چکے تو لوگون کے چلے جانے
کے بعد مسجد کا امام آیا مجھہ سے کہا کہڑا ہو نکل جا تاکہ دروازہ بند کرون مینے کہا مین مسافر آدمی ہون رات کو یہین رہونگا اوسنے کہا مسافر قندیلین لوٹ
چرالیجاتے ہین ہم کسیکو مسجد مین رات کو نہین رہنے دیتے ہین مینے اوس سے کہا مین ابراہیم بن ادہم ہون اوسنے کہا تو نے بہت باتین کین اور میرے دونون
پاؤن پکڑ کے مونہہ کے بل نیچے گھسیٹا اور حمام کے چولہے کے دروازے پر ڈالکے چلا گیا وہ رات سردی کی تہی مین کہڑا ہوا مینے دیکہا کہ ایک شخص حمام کے
چولہے مین آگ جلا رہا ہے مینے اپنے جی مین کہا کہ اسکے پاس رات بسر کرونگا پہر مین اوتر کے اوسکے پاس آیا وہ خفیف سے دو کپڑے پہنے ہوئے تہا مینے
اوسکو سلام کیا اوسنے جواب نہ دیا بلکہ اشارہ کیا کہ بیٹہہ جا مین بیٹہہ گیا اور وہ ڈرتا تہا کبہی داہنی طرف دیکہتا کبہی بائین طرف مجھے اوس سے ڈر لگا پہر جب وہ
آگ جلانے سے فارغ ہوا تو اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مینے کہا تعجب ہے تو نے مجھے سلام کیون نہ کیا جبکہ مین نے
تجھے سلام کیا تہا اوسنے کہا مین ایک قوم کا مزدور ہون مین ڈرا کہ سلام کرون اور سلام کے ساتھہ مشغول ہون گناہگار ہون خائن بنون مینے اوس سے کہا
تو داہنے بائین دیکہتا تہا کیا تو ڈرتا تہا اوسنے کہا ہان مینے کہا کس چیز سے کہا موت سے مجھے نہین معلوم کہ وہ کدہر سے آتی ہے میرے داہنے جانب سے یا بائین
طرف سے مین نے پوچہا ہر روز کتنی مزدوری کرتا ہے کہا ایک درہم ودانق مینے کہا پہر اسکو کیا کرتا ہے کہا ایک دانق مین تو مین اور میرے گہر والے گذر کرتے
ہین اور ایک درہم میرے بہائی کی اولاد پر صرف کرتا ہون مینے کہا کیا حقیقی بہائی ہے اوس نے کہا نہین بلکہ فی اللہ مین اوسکو دوست رکہتا تہا اور اوسکا انتقال
ہوگیا مین اوسکے اہل واولاد کی خبر گیری کرتا ہون مینے اوس سے کہا کیا تو نے کسی حاجت مین اللہ عزوجل سے دعا کی ہے اور اللہ تعالے نے اوسکو قبول فرمائی
ہے اوسنے کہا میری ایک حاجت ہے بیس برس سے اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہون اور وہ ابتک پوری نہین ہوئی مینے کہا وہ کیا ہے کہا مجھے یہہ بات پہونچی ہے
کہ عرب مین ایک شخص زاہدون مین ممتاز عابدون پہ فائق ہے اوسکو ابراہیم بن ادہم کہتے ہین مینے اللہ عزوجل سے اوسکی ملاقات کی دعا کی ہے کہ مین اوسکو
دیکہہ لون اور اوسکے روبرو مر جاؤن مینے کہا تو خوش ہوجا اللہ عزوجل نے تیری حاجت کو روا کردیا اور تیری دعا قبول فرمائی اوسنے میرے لئے پسند کیا
کہ مین تیرے پاس آؤن مگر مونہہ کے بل گھسٹتا ہوا پہر وہ اپنی جگہہ سے اوٹہا مجھہ سے معانقہ کیا مینے اوسکو یہہ کہتے سنا کہ الٰہی بیشک تو نے میری حاجت پوری
کردی میری دعا قبول فرمائی الٰہی تو مجھے اپنی طرف قبض کرلے اللہ تعالے نے اوسکی دوسری دعا بہی فی الحال قبول فرمائی اور مرکے گر پڑا رضی اللہ عنہما ۞

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک رات مجھے نیند نہ آئی اپنا ورد پڑہنے کے لئے کہڑا ہوا مگر جو حلاوت مین پایا کرتا تہا اوسکو نہ پایا

مینے چاہا سو رہون پہر نہ سویا بیٹھہ گیا پہر بیٹھہ بہی نہ سکا تو مینے دروازہ کہولا باہر نکلا ناگاہ ایک آدمی دیکھا کہ عبا مین لپٹا ہوا راہ پر پڑا ہوا ہے جب اوس نے میری آہٹ پائی تو اپنا سر اوٹہایا اور کہا اے ابو القاسم اسوقت تو میرے پاس آیا مینے کہا یا سیدی بغیر وعدے کے کہا ہان مینے محرک قلوب سے سوال کیا تہا کہ تیرے قلب کو میری طرف حرکت دے مینے کہا اوسنے کردیا تیری حاجت کیا ہے کہا یہہ کب ہوتا ہے کہ جو نفس کی بیماری ہے وہ اوسکی دوا ہوجاوے مینے کہا جب نفس اپنی ہوا کی مخالفت کرتا ہے تو اوسکی بیماری اوسکی دوا ہوجاتی ہے وہ اپنے نفس پر متوجہ ہوا اور اوس سے کہا سن مینے سات بار تجہے یہی جواب دیا تہا سو تونے نہ مانا مگر یہہ کہ اوسکو جنید سے سنی سو تونے سن لیا پہر وہ شخص چلا گیا مینے اوسکو نہ پہچانا نہ اوسکے حال پر مجہے وقوف ہوا شیخ خیر نساج رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنے گہر مین بیٹہا ہوا تہا میرے دلمین یہہ خطرہ گزرا کہ جنید دروازے پر ہین مینے اسکو اپنے دل سے دور کیا پہر دوبارہ آیا تیسری بار پہر یہی خطرہ گزرا مین باہر نکلا ناگاہ جنید کہڑے تہے اونہون نے فرمایا پہلے خطرے کے ساتہہ کیون نہ نکلا ؛

حکایت روایت کیا گیا ہے کہ کرز جرجانی رضی اللہ عنہ عبادت مین اجتہاد کرتے تہے کسی نے اس باب مین اوسنے کہا اونہون نے فرمایا قیامت کے دن کا مقدار تمکو کسقدر پہونچا ہے لوگون نے کہا پچاس ہزار برس کہا دنیا کی عمر تمکو کسقدر پہونچی ہے اونہون نے کہا سات ہزار برس کہا تو پہر کیا عاجز ہوتا ہے کوئی شخص اس سے کہ سات دن عمل کیے یہانتک کہ اوسدن امن مین رہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ بہ نسبت عمر دنیا کے ہے جو مذکور ہوئی اور بہ نسبت عمر ایک شخص کے جبکہ وہ مثلاً سو برس کی عمر دیا جاوے تو اس صورت مین اوسکی ساری عمر بہ نسبت دن قیامت کے خمس عشر ہوگی ؛

حکایت بعض سلف سے مروی ہے کہ ایک قوم نے ایک عورت خوبصورت حسین سے کہا کہ تو ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کے روبرو جا شاید وہ مفتون ہوجاوے اور اوسکے لیے ہزار درہم مقرر کیے اگر یہہ کام کردیوے اوسنے اپنے مقدور کے موافق بہت عمدہ لباس و زیور پہنا خوشبو ملی پہر بن ٹہن کے اونکے سامنے آئی جبکہ وہ مسجد سے نکلے اونہون نے اوسکی طرف دیکہا اونکو اوسکے حال نے گہبرادیا اور وہ مونہہ کہولے ہوئے بے پردہ اونکی طرف متوجہ ہوئی ربیع نے اوس سے کہا تیرا کیا حال ہوا اگر تجہے تپ آجاوے پہر جو تیرا رنگ روپ کہ مین دیکہہ رہا ہون اوسکو بگاڑ دے بلکہ تیرا کیا حال ہو اگر ملک الموت تجہپر نازل ہو اور تیرے دل کی رگ کو قطع کردیوے بلکہ تیرا کیسا حال ہوا اگر منکر نکیر تجہسے سوال کرین اوس عورت نے ایک چیخ ماری اور غش کہا کر گر پڑی راوی کہتا ہے کہ واللہ پہر اوسکو ہوش آیا اور اپنے رب کی عبادت اسقدر کی کہ جسدن اوسکا انتقال ہوا ایسی ہوگئی تہی جیسے کہجور کا تنا جلا ہوا ؛

حکایت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو چرواہون نے پہاڑ کی چوٹی پر یہہ کہا کہ یہہ کون نیک خلیفہ لوگون پر قائم ہوا کسی نے اونسے کہا تمکو اسکی خبر کس نے دی اونہون نے کہا کہ جبکوئی نیک خلیفہ قائم ہوتا ہے تو بہیڑیے اور شیر ہماری بکریون سے رک جاتے ہین اونکو نہین کہاتے عمری رضی اللہ عنہ نے ہارون رشید رحمہ اللہ سے کہا یہہ سعی کررہے تہے صفا پر چڑہ گئے تہے اے ہارون انہون نے کہا لبیک یا عم عمری نے کہا اپنی نگاہ زمین کیطرف ڈال ہارون نے کہا ڈالی کہا لوگون کو دیکہہ کتنے ہین ہارون نے کہا انکو کون گن سکتا ہے کہا انکی مثل لوگ کو نمین کتنے ہین ہارون نے کہا ایک خلق ہے کہ سوا اللہ تعالی کے کوئی اونکو شمار نہین کرسکتا عمری نے کہا تو جان لے کہ ہر آدمی انہین سے خاص اپنے نفس سے پوچہا جائیگا اور تو تنہا ان سب سے پوچہا جاویگا دیکہہ تو کیونکر بنے گی ہارون نے رو دیا پہر عمری نے کہا ایک اور بات کہتا ہون ہارون نے کہا کہو چچا کہا قسم ہے اللہ کی بیشک جب کوئی آدمی اپنے مال مین اسراف کرتا ہے تو مستحق ہوجاتا ہے کہ اوسکا ہاتہہ روکین اوسکا تصرف مال مین بند کرین اوس شخص کا حال کیسا ہوگا جو مسلمانون کے مال مین اسراف کرتا ہے اوسکو خلاف شرع کامون مین بیموقع خرچ کرتا ہے پہر عمری چلا گیا اور ہارون روتے رہگئے یہہ بہی عمری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مخلوق کے خوف سے چہوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالے کی ہیبت اوس سے چہین لیجاتی ہے پہر وہ اگر اپنی اولاد یا بعض غلامون کو کسی بات کا حکم دے تو وہ بہی اوسکا کہا نہین مانتے اور یہہ بہی کہا ہے کہ تیرا اعراض کرنا اللہ تعالے سے تیرے نفس کی غفلت سے ہے اسطرح کہ تو اللہ تعالے کی مبغوض چیز کو دیکہے اور

اوس سے تجاوز کرے نہ امر کرے نہ نہی اوسکے ڈر سے جو نہ تیرے ضرر کا مالک ہے نہ نفع کا ؛

حکایت [٢٥] حاتم اصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جو شخص ہمارے مذہب مین داخل ہووے اوسے چاہیئے کہ چار خصلتین اپنے نفس پر لازم کرلے موت سفید موت یعنی بھوک اور کالی موت یعنی مخلوق کی ایذا پر برداشت اور سرخ موت یعنی عمل و مخالفت ہوی اور سبز موت یعنی ٹکڑے پر ٹکڑا جوڑ کے پہننا عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہہ کہتے ہین مینے ایک راہب کو دیکھا کالا کرتا بالون کا پہنے ہوئے تھا مینے کہا کالا پہننے پر تمہین کون چیز باعث ہوئی ہے کہا یہہ لباس محزون لوگون کا ہے اور مین ان سب سے بڑا محزون ہون مینے پوچھا تم کس چیز سے محزون ہو کہا مجھے اپنے نفس مین مصیبت پہونچی ہے مینے اوسکو گناہون کے معرکے مین قتل کیا ہے سو مین اوسپر غمگین ہون پھر اوس نے رو دیا مینے کہا اسوقت تم کیون روئے کہا مینے اون دن کو یاد کیا جو میری عمر سے گزر گیا اور اوسمین نیک عمل نہوا سو میرا رونا اسلیے ہے کہ توشہ کم ہے سفر دور و دراز ہے اور ایک گھاٹی ہے کہ مجھے اوسپر چڑھنا ضرور ہے پھر مجھے نہین معلوم کہ کدہر اوترونگا جنت کیطرف یا نار کیطرف ؛

حکایت [٢٦] عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے مرتے وقت کسی نے اون سے کہا کہ آپنے اپنی اولاد کو محتاج چھوڑا اونکے لیے کچھہ نہین ہے فرمایا میری اولاد ایک ہے دو آدمیون مین سے یا تو وہ آدمی جو اللہ تعالے سے ڈرتا ہے سو اللہ تعالے اوسکے لیے عنقریب کوئی مخرج کردیگا اور وہ صالحین کا متولی ہے یا وہ آدمی جو گناہون پر اوندا ہو رہا ہے سو مین اللہ عز و جل کے معاصی پر اوسکو قوت نہین دیتا خلیفہ ہونے سے پہلے جب انکے پاس ہزار درہم کی قیمت کا حلہ لایا جاتا تو فرماتے یہہ کیا خوبصورت ہے اگر اسمین سختی نہوتی اور خلافت کی حالت مین جب چار یا چھہ درہم کی قیمت کا حلہ لایا جاتا تو فرماتے یہہ کیا اچھا ہے اگر اسمین نرمی نہوتی کسی نے اس باب مین عرض کیا فرمایا میرا نفس تواق ذواق ہے جب کسی چیز کیطرف مشتاق ہوتا ہے اور اوسکا مزہ لیتا ہے تو اوس سے مافوق کیطرف مشتاق ہوتا ہے سو یہانتک حرص کرتا رہا مزہ لیتا رہا کہ خلافت کا مزہ لیا اب اس سے مافوق کا مشتاق ہوا تو اس سے بڑھکر کوئی چیز نہ پائی مگر وہ جو دار آخرت مین اللہ تعالے کے پاس ہے سو اوسکا مشتاق ہوا اور اوس تک وصول ممکن نہین ہے مگر ترک دنیا کے ساتھہ

رضی اللہ عنہ ؛

حکایت [٢٧] حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپنے اپنی عمر کس چیز مین فنا کی فرمایا چار چیز و نمین مینے یقین کیا کہ مین طرفۃ العین اللہ تعالے کی نظر سے خالی نہین ہون سو مینے اس سے حیا کی کہ مین اوسکی نافرمانی کرون اور یہہ جانا کہ بیشک میرے لیے رزق ہے وہ مجھہ سے متجاوز نہوگا اور وہ میرے لیے اوسکا ضامن ہے سو مینے اوسپر بھروسا کیا اوسکی طلب سے بیٹھہ رہا اور یہہ جان لیا کہ بیشک مجھپر ایک قرض ہے کہ میرے سوا اور کوئی اوسکو ادا نکریگا تو مین اوسکے ادا کرنے مین مشغول ہوا اور یہہ جانا کہ مقرر میرے لیے ایک اجل ہے کہ وہ مجھہ سے مبادرت کرتی ہے سو مینے اوس سے مبادرت کی اور دار آخرت کے لیے مستعد ہو گیا سو مین اوس چیز کے ساتھہ مشغول ہون جسکی مین ملاقات کرونگا اللہ کے کرم اوسکے ثواب اوسکے عقاب سے ؛

حکایت [٢٨] ابراہیم بن اشعث رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ایکرات فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کو سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے سنا وہ روتے تھے اور بار بار اس آیت شریف کو پڑھتے تھے ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم اور البتہ تمکو جانچین گے تاکہ معلوم کرین جو تم مین لڑائی والے ہین اور ٹھیرنیوالے اور تحقیق کرین تمہاری خبرین اور کہنا شروع کیا ونبلوا اخبارنا یعنی تو ہماری خبرونکو تحقیق کریگا اور بار بار اسی لفظ کو کہتے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ اگر تو ہماری خبرونکو تحقیق کریگا تو ہمکو فضیحت کریگا ہمارے پردے کھولیگا اس کلام کو دوبار کہا اور یہہ کہا اگر تو ہماری خبرونکو تحقیق کریگا تو ہمکو ہلاک کریگا اور ہمکو عذاب کریگا اور یہہ بھی مینے اونکو کہتے سنا کہ اے فضیل تو نے لوگون کے لیے زینت کی اونکے لیے بناوٹ کی اونکے واسطے بناؤ کیا یہانتک ریا کرتا رہا کہ اونہون نے تجھے پہچان لیا اور کہنے لگے کہ صالح آدمی ہے سو تیرے حوائج پورے کیے تیرے لیے مجالس مین گنجائش کی تیری تعظیم کی تجھے بزرگ سمجھے بخلاف تیرے فخر کے تو ٹوٹے مین رہا کیا برا حال ہے تیرا

اگر یہہ تیرا کام ہے یہہ تیری شان ہے اور مینے اونکو یہہ کہتے سنا کہ اگر تجہہ سے ہوسکے کہ کوئی تجہے نہ پہچانے تو کر تیرا کیا ضرر ہے کہ لوگ تجہے نہ پہچانین اور تیرا کیسا نقصان ہے کہ لوگون کے نزدیک تیری ثنا نہ کیجاوے تیرا کیا بگاڑ ہے کہ تو اونکے نزدیک مذموم ہو جبکہ تو اللہ تعالے کے نزدیک محمود ہے تو نہین جانتا کہ کل کو تو کس چیز کی ملاقات کرنیوالا ہے ٹوٹا ہوگا یا خوشی ہوگی کیا تو اپنے کامونکو یاد نہین کرتا کیا تو اپنی آرزوون کو کم نہین کرتا کیا تو اپنے اشغال و انتقال کو نہین چہوڑتا تجہے نہین معلوم کہ تیرا کیا حال ہوگا بخ بخ لک ان قیل بخوت و اہ اہ ان قیل شقوت اللھم تب علینا وسامحنا بلطفک یا عظیم ادخل عظیم جرمنا فی عظیم عفوک و کرمک یا ارحم الراحمین ؛

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لوگ اللہ عز وجل کی محبت مین دو قسم ہین ایک خاص دوسرے عام عوام اللہ تعالے کی کثرت نعمت اور دوام احسان کے سببسے اوسکو دوست رکہتے ہین مگر انکی محبت کم زیادہ ہوتی ہے اور خواص اسلئے کہ اونہون نے اوسکی صفات و اسماء حسنیٰ کو پہچانا وہ اونکے نزدیک مستحق محبت کا ہوا اسلئے کہ وہ اوسکا اہل ہے گو انسے ساری نعمتون کو زائل کردے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بازار کو گیا میرے ہمراہ ایک حبشی لونڈی تہی مین اوسکو بازار مین ایک جگہہ بٹہا گیا اور اوس سے کہدیا کہ تو یہین بیٹہی رہنا یہانتک کہ مین لوٹکر آؤن پہر مین چلا گیا لوٹکر اوس جگہہ آیا تو اوسکو وہان نہ پایا مین گہر کیطرف چلا اور مجہے اوسپر نہایت غصہ تہا جب مین گہر پہونچا تو وہ آئی اور مجہہ سے کہا اے میرے مولی تو مجہپر جلدی نکرنا اسلئے کہ تو مجہے ایسے لوگون کے درمیان مین بٹہا گیا تہا جو ذکر اللہ نہین کرتے مین ڈری کہ کہین یہہ زمین مین دہس نہ جائین اور مین بہی اونکے ساتہہ ہون مینے کہا خسف اس امت سے موقوف کیا گیا ہے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے اوسنے کہا گو خسف مکان اوٹہا یا گیا مگر خسف قلوب تو نہین اوٹہایا گیا یا من خسف بمعرفتہ قلبہ وھو فی غفلۃ من بلائہ و کربہ بادر الی حمیتک و دوائک قبل موتک و فنائک رضی اللہ عنہا ؛

حکایت ابو الحسین دیلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجہہ سے لوگون نے بیان کیا کہ انطاکیہ مین ایک سیاہ آدمی ہے وہ قلوب پر کلام کرتا ہے مین نے اوسکی ملاقات کا ارادہ کیا جب مینے اوسکو دیکہا تو اوسکے پاس کوئی چیز مباحات سے دیکہی کہ وہ اوسکا بیچنا چاہتا تہا مینے کہا تو یہہ چیز کتنے کو بیچتا ہے اوسنے میری طرف دیکہا پہر کہا بیٹہہ یہانتک کہ مین اسکو بیچون اور اوسکی قیمت سے تجہے کچہہ دون کیونکہ تو دو دن سے بہوکا ہے اور مین فی الحقیقت دو دن سے بہوکا تہا مینے تغافل کیا گویا اوسکی بات کو سُناہی نہین اور مین اوسکے پاس سے چلا گیا دوسرے آدمی سے کسی چیز کی قیمت کرنے لگا پہر لوٹ کے اوسکے پاس آیا مینے کہا تو یہہ چیز کتنے کو بیچتا ہے اوسنے پہر میری طرف دیکہا اور کہا بیٹہہ جا تو دو دن سے بہوکا ہے یہانتک کہ جب مین بیچ چکون گا تو تجہے اسکی قیمت مین سے کچہہ دونگا ایکبار میرے دل مین اوسکی ہیبت آگئی جب وہ بیچ چکا تو اوسمین سے مجہے کچہہ دیا اور چلدیا مین بہی اوسکے پیچہے چلا اس امید سے کہ جو کچہہ یہہ کہیگا مین اوس سے فائدہ حاصل کرونگا اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا جب کوئی حاجت تجہے پیش آوے تو اوسکو اللہ ہی سے کہنا مگر یہہ کہ اوسمین تیرے نفس کے لئے کوئی حظ ہو تو اوسکو نہ کہنا ورنہ تو اللہ سے حجاب کیا جاویگا اور جو شخص یہہ جانتا ہے کہ بیشک اللہ تعالے اوسکو کافی ہے تو اوسکو مخلوق کے اعراض کرنے سے وحشت نہین ہوتی اور نہ مخلوق کی توجہ کرنے سے اوسکو انس ہوتا ہے اوسکو بہروسا ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالے نے اوسکے لئے قسمت کیا ہے وہ اوس سے فوت نہوگا گو لوگ اوس سے اعراض کرین اور جو اوسکے واسطے قسمت نہین کیا ہے وہ اوسکو نہ پہونچیگا گو لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جبل لکام مین جارہا تہا میرا گزر ایک وادی پر ہوا وہان درخت بہت تہے سبزہ بہت اگا ہوا تہا مین کہڑا ہوا سبزے کی طراوت و تازگی اور اوسکے حسن و خوبی سے تعجب کررہا تہا کہ ایک ایسی آواز سنی کہ اوسنے مجہے رلادیا آنسوؤن کی جہڑی لگادی حزن کا ہیجان کردیا مین اوس آواز کیطرف گیا یہانتک کہ اوسنے مجہے ایک غار کے دروازے پر کہڑا کردیا یہہ غار اوس وادی کے کنارے مین تہے وہان

پہونچ کے معلوم ہوا کہ یہہ آواز غار کے اندر سے نکلتی ہے مینے اوسمین جہانکا ناگاہ ایک آدمی اہل تعبد واجتہاد سے اوسمین بیٹھا ہوا ہے مینے اوسکو یہہ بات کہتے سُنا پاک ہے وہ ذات جسنے اپنے روبرو مشتاقون کے دلون کو طاعت کے باغون مین سیر کرایا پاک ہے وہ ذات جسنے اصحاب بصائر کی عقلون مین فہم کو پہونچایا سو وہ اعتماد نہین کرتین مگر اوسپر پاک ہے وہ ذات جسنے نفوس اہل محبت کو مودت کے حوضون پر وارد کیا سو نہین جہکتے مگر اوسکی طرف پہر وہ چپ ہوگیا مینے کہا السلام علیک اے غمون کے دوست اور رنجون کے مصاحب اوسنے کہا وعلیک السلام تجہے کس بات نے ایسے آدمی کیطرف پہونچایا جسکو سؤال کے خوف نے مخلوق سے تنہا کیا اور وہ اپنے نفس کے محاسبے مین مشغول تکلف کی باتون سے غافل ہے مینے کہا تصفح واعتبار مین رغبت کرنے نے اور قلوب مقربین وابرار سے التماس ہوا ہے جسنے مجہے تیری طرف پہونچایا اوسنے کہا اے جوان بیشک اللہ تعالے کے لئے ایسے بندے ہین کہ اونکے دلون مین شغف کی چقماق نے نار رہق کو نکالا ہے سو اونکی روحین شدت اشتیاق کیوجہ سے ریاض ملکوت مین چرتی ہین اور جو کچہہ کہ جبروت کے پردون مین اونکے لئے ذخیرہ کیا گیا ہے اوسکی طرف دیکہتے ہین مینے کہا تم اون لوگون کا وصف مجہہ سے بیان کرو اوسنے کہا وہ ایسے لوگ ہین کہ وہ اوسکی کہف رحمت کیطرف جاگیر ہوئے اور اونہون نے اوسکی شراب محبت کے پیالے پیئے پہر کہا اے میرے سید تو مجہے اونکے ساتہہ ملادے اور اونکے اعمال کی مجہے توفیق دے مینے کہا تم مجہے کوئی وصیت نہین کرتے اوسنے کہا تو اللہ تعالے کو دوست رکہہ اسلئے کہ تو اوسکی ملاقات کا مشتاق ہو اوسکے لئے ایک ایسا دن ہے کہ وہ اوسمین اپنے اولیا کیواسطے تجلی فرماویگا پہر چند شعر پڑہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین آدہی رات کے وقت جبل لبنان پر جا رہا تہا بلوط کے پتون کا ایک چہپر دیکہا ناگاہ ایک جوان آدمی نے اوسمین سے سر نکالا اوسکا چہرہ چاند سے زیادہ خوبصورت تہا اور یہہ کلمات کہے شهد لك قلبي في النوازل بنهاية الصفات الكوامل وحيرت القلوب في كنه ذاتك وسكرتها براح محبتك وكيف لا يتشهد لك قلبي بذلك ولا يحس قلبي ان يالف غيرك هيهات هيهات لقد خاب لديك المقصودون عنك پہر اوسنے چہپر مین سر گہسا لیا اوسکا کلام مجہہ سے فوت ہوگیا طلوع فجر تک مین اوسی جگہہ ٹہیرا رہا پہر اوسنے سر نکالا چاند کیطرف دیکہا اور یہہ کلمات کہے اشرقت بنورك السموات والارض وانارت بنورك الظلمات وحجبت جلالك عن العيون ووصلت به معارف القلوب پہر کہا بالتجائي اليك في حزني لتنظر الى نظرة من نادية فاجاب پہر مین اوسکی طرف دوڑا اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا اللہ تعالے تجہپر رحم کرے مین تجہہ سے ایک مسئلہ پوچہتا ہون اوسنے کہا نہین مینے کہا کیون اوسنے کہا اسلئے کہ تیرا خوف میرے دل سے نہین نکلا ہے مینے کہا اے میرے دوست تجہے کس چیز نے مجہہ سے ڈرایا اوسنے کہا بطألتك في يوم شغلك وتركك الزاد ليوم معادك ووقوفك على الظنون يا ذا النون مین غش کہا کے گر پڑا مجہے ہوش نہ آیا مگر جب آفتاب کی گرمی لگی پہر مینے سر اوٹہایا تو نہ جوان تہا نہ چہپر مین کہڑا ہوا اور چلدیا اور میرے دل مین اوسکی حسرت تہی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے ذوالنون رضی اللہ عنہ کے پیچہے عصر کی نماز پڑہی اونہون نے کہا اللہ پہر کہوے گئے جسم بیجان کیطرح رہگئے اللہ تعالے کے اجلال کیوجہ سے پہر کہا اکبر مجہے گمان ہوا کہ اونکی تکبیر کی ہیبت سے میرا دل منقطع ہوگیا ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ساحل شام پر بعض متعبدین کو مینے سنا کہ وہ یہہ فرماتے تہے ان للہ تبارك وتعالے اعبادا عرفوه بيقين من معرفته فشمروا قصدا اليه احتملوا فيه المصائب لما يرجون عنده من الرغائب صحبوا الدنيا بالاشجان وتنعموا فيها بطول الاحزان فما نظروا اليها بعين راغب وما تزودوا منها الا كزاد الراكب خافوا البيات فاسرعوا ورجوا النجاة فازمعوا وبذلوا مهج نفوسهم في مرضاة سيدهم ونصبوا الآخرة نصب اعينهم واصغوا اليها بآذان قلوبهم فلو رايتهم رايت قوما ذبلا شفاههم خمصا بطونهم حزينة قلوبهم ناحلة اجسادهم باكية اعينهم

لم یصحبوا التعلیل والتسویف وقنعوا من الدنیا بقوت طفیف لبسوا من اللباس اطمارا بالیة وسکنوا من البلاد قفرا خالیة ھربوا من الاوطان واستبدلوا الوحدة من الاخدان فلو رایتھم لرایت قوما قد ذبحھم اللیل بسکاکین السھر وفصل اعضاءھم بخناجر التعب خمص البطون لطول السری شعث الرؤس لفقد الکری قد وصلوا الکلال بالکلال وتاھبوا للنقلة والارتحال رضی اللہ عنھم ؛

حکایت[۲۵] ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بیت المقدس کے پہاڑون مین تہا ناگاہ ایک شخص دیکہا خوف کا تہمد باندہے رجا کی چادر اوڑہے ہوئے تہا مین اوسکی طرف بڑہا اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا مینے کہا اللہ تمپر رحم کرے تم کہان سے آئے کہا حظیرة الانس سے مینے کہا کدہر جاتے ہو کہا راحت نفس کیطرف پہر کچہہ شعر پڑہتا ہوا چلا گیا ؛

حکایت[۲۶] امام ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ابتدا مین مجہے تردد ہوا کہ دشت و بیابان مین جاکے اللہ تعالے کیطرف منقطع ہوجاؤن یا آبادی شہر مین رہون علماء واخیار کی صحبت اختیار کرون مین اس تردد مین تہا کہ کسی نے مجہہ سے بیان کیا کہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر ایک ولی رہتے ہین مینے اونکی ملاقات کا قصد کیا شام کے بعد مین وہان پہونچا مینے کہا اس رات صبح تک اونکے پاس نجاؤن غار کے دروازے پر رات رہا مینے اونکو سنا کہ وہ غار کے اندر یہہ کہرہے تہے الٰہی بیشک تیرے بندون سے ایسے لوگ ہین کہ اونہون نے تجہہ سے سوال کیا کہ تو اونکے لیے اپنی مخلوق کو مسخر کردے سو تونے اونکے واسطے مخلوق کو مسخر کردیا وہ اس بات کے ساتہہ تجہہ سے راضی ہوگئے اور مین تجہہ سے یہہ سوال کرتا ہون کہ تو اپنی خلق کو مجہپر ٹیڑھا کردے تاکہ یارب العالمین سوا تیرے میرے لئے کوئی ملجا نہو مینے اپنے نفس سے کہا کہ سن تو یہہ شیخ کونسے دریا سے پانی بہرتا ہے جب صبح ہوئی تو مین اونکی خدمت مین حاضر ہوا مینے سلام کیا اونکا رعب مجہپر چہا گیا مینے عرض کیا یا سیدی آپکا کیا حال ہے اونہون نے کہا مین اللہ تعالے سے رضا و تسلیم کی سردی کا شکوہ کرتا ہون جیسا کہ تو تدبیر و اختیار کی گرمی کا شکوہ کرتا ہے مینے عرض کیا یا سیدی تدبیر و اختیار کی گرمی کو تو مین پہچانتا ہون اور مین ابہی تک اوسی مین ہون رضا و تسلیم کی سردی کیا چیز ہے اور آپ کیون اسکا شکوہ کرتے ہین فرمایا مین اس سے ڈرتا ہون کہ کہین ان دونون کی حلاوت اوسے مجہے مشغول نکردے مینے عرض کیا یا سیدی مینے آپکو سنا کہ آپ یون کہتے تہے پہر مینے اوسکا ذکر کیا اونہون نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے بیٹے تو ہرگز یہہ نہ کہنا کہ میرے لئے تسخیر کردے یون کہنا کہ الٰہی تو میرے لئے ہوجا تو دیکہتا ہے کہ وہ جسکے لئے ہوجاوے تو وہ کسی دوسری چیز کا محتاج ہوگا تو پہر یہہ کیا جنابت ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے بعض مشائخ جلیل جامع علم و صلاح سے یہہ سنا کہ جب کوئی شخص اونسے دعا کی درخواست کرتا تو یہہ فرماتے کان اللہ لک یعنی اللہ تعالے تیرے لئے ہوجاوے قسم ہے اللہ کی اگرچہ اس کلمے کے لفظ تہوڑے ہین مگر اسکی قدر بہت بڑی ہے اسلیے کہ باوجود اختصار کے ہر مطلوب کا جامع ہے کیونکہ جب اللہ تعالے اسکے لئے ہوگیا تو وہ محبوبات اوسکو عنایت فرماویگا اور مرہوبات سے اوسکی کفایت کریگا لیکن اتنی بات ہے کہ جو شخص اللہ تعالے کے لیے ہوجاتا ہی تو اوسکے لئی اللہ تعالےٰ ہوجاتا ہی جیسا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالے اوسکو اختیار کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالےٰ سے راضی ہوتا ہے تو اللہ تعالے بہی اوس سے راضی ہوتا ہے اسی طرح باقی صفات محمودہ کہ جنکے اتصاف پر قدرت نہین رکہتے مگر وہ لوگ جنکو اللہ تعالےٰ نے اپنے حضرت قدس کے لئے برگزیدہ فرمایا ہے اور کدورات نفس سے اونکو پاک و صاف کردیا ہے ونحن نستغفر اللہ من اقوال بلا افعال ونسألہ التوبة والتوفیق وصلاح الحال وحسن الخاتمة فی المآل انہ المنان الجواد المفضال آمین یارب العالمین ؛

حکایت[۲۷] بعض صالحین کہتے ہین کہ مین اور شیخ ابونصر خرائطی رحمہ اللہ کسی رات ایک جگہہ تہے ہمنے کچہہ مذاکرہ علمی کیا خرائطی نے کہا کہ جو شخص اللہ تعالے کا ذکر کرتا ہے اوسکو اول ذکر مین یہہ فائدہ ہے کہ وہ یہہ بات جان لیتا ہے کہ بیشک اللہ تعالے نے اوسکا ذکر فرمایا اسلیے کہ اسنے اللہ تعالے کے ذکر کرنے کے سبب سے اوسکا ذکر کیا مین نے اس بات مین اونکی مخالفت کی خرائطی نے کہا اگر خضر علیہ السلام یہان ہوتے تو اس بات کی صحت پر گواہی دیتے جب

اونہون نے یہہ لفظ کہا تو ہمنے دیکہا کہ ناگاہ ایک شخص آسمان زمین کے درمیان مین چلا آتا ہے یہانتک کہ وہ ہماری طرف آیا ہمکو سلام کیا اور کہا سچ کہا الذاکر اللہ تعالےٰ بفضل ذکر اللہ سبحانہ لہ ذکرہٗ ہم سمجہہ گئے کہ وہ خضر علیہ السلام تہے ؛

ذکر لفظ سلام بر خضر علیہ السلام

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ اس بات مین اختلاف ہے کہ خضر پر اسی طرح اون لوگون پر جنکی نبوت مین اختلاف ہے لفظ سلام ذکر کرنا چاہیے یا نہین بعض علما فرماتے ہین کہ اونپر لفظ سلام کہنا جائز ہے اور بعض کہتے ہین جائز نہین ہے بلکہ سلام خاص ہے ساتہہ انبیار و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سہیے وہ لوگ جو انکے سوا ہین سوا اونپر صرف رضی اللہ عنہ کے ساتہہ اقتصار کرنا چاہیے قائل اول کی گویا غرض یہہ ہے کہ جنکی نبوت مین اختلاف ہے گو وہ درجہٗ انبیار علیہم السلام سے نازل ہین لیکن اپنے غیر سے تو بڑہے ہوئے ہین سوا اونکے لیئے درجہ مین بین ثابت ہے پس اونکے واسطے دعا بہی ایسی چاہیے جو کہ بین بین ہو یعنی انبیار و ملائکہ کے لیئے لفظ صلوٰۃ ذکر کیا جاوے اور صحابہؓ و سائر اولیار و علمار کے واسطے رضی اللہ عنہ اور جو لوگ انکے درمیان مین ہین اونکے واسطے لفظ سلام کہا جاوے یہہ قول انشار اللہ تعالےٰ لا باس بہ ہے بلکہ یہہ بہتر ہے گو اکثر کا قول اسکے خلاف کیون نہو مذہب امام شافعی رضی اللہ عنہ مین اس مسئلے مین اختلاف ہے جو شخص مذہب سے واقف ہے وہ اوسکو خوب جانتا ہے واللہ سبحانہ وتعالےٰ اعلم ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے ایک عورت کو بطریق توکل سیاحت کرتے دیکہا بالون کا کرتہ پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہوئی تہی مینے اوس سے کہا اللہ تجہپر رحم کرے سیاحت عورتون کے لیئے درست نہین ہے اوسنے کہا دور ہو میرے پاس سے اے مغرور کیا تونے اللہ تعالےٰ کی کتاب نہین پڑہی مینے کہا ہان پڑہی ہے اوسنے کہا پڑہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا اب مین سمجہہ گیا کہ یہہ تو علم سے بہری ہوئی ہے مینے کہا تو نے اللہ تعالےٰ کو کس چیز سے پہچانا اوسنے کہا مینے اللہ کو اللہ سے پہچانا اور جو اللہ تعالےٰ کے سوا ہے اوسکو اللہ کے نور سے پہچانا مینے کہا اللہ تعالےٰ کا اسم اعظم کیا ہے اوسنے کہا ہو اللہ کا اسم اعظم ہے رضی اللہ عنہا آمین ؛

حکایت بعض عارفین نے فرمایا مساکین اہل غفلت کثرت اعمال مین مشغول ہوتے ہین اوسکو بڑا جانتے ہین اوسکے ساتہہ فخر کرتے ہین رہے اہل معرفت سو وہ اگر اہل سموات وارض کا عمل ازل سے ابد تک کرین تو بہی بمقابلہ اللہ تعالےٰ کی عظمت کے اونکی نظر مین زیادہ حقیر ہو ایک رائی کے دانہ سے جو کہ آسمان و زمین کے درمیان مین پڑا ہو ؛

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک وقت اپنے کسی سیاحت مین تہا کہ ناگاہ مجہے ایک شیخ ملا اوسکے چہرہ پر عارفین کی علامت تہی مینے اوس سے کہا اللہ تعالےٰ تجہپر رحم فرماوے اللہ تعالےٰ کیطرف راہ کسطرح ہے اوسنے کہا اگر تو اللہ تعالےٰ کو پہچانتا تو اوسکی طرف راہ بہی پہچانتا پہر کہا تو خلاف و اختلاف کو چہوڑ دے مینے کہا اللہ تعالےٰ تجہپر رحم کرے کیا علما کا خلاف اللہ تعالےٰ کیطرف سے رحمت نہین ہے اوس نے کہا ہے کہ تجرید توحید مین مینے پوچہا تجرید توحید کیا چیز ہے اوس نے کہا فقدان رؤیۃ با سواہ لوجدانہ مینے کہا کیا عارف مسرور ہوتا ہے اوسنے کہا کیا عارف محزون ہوتا ہے مینے کہا کیا یہہ نہین ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو پہچانتا ہے اوسکا غم طویل ہوتا ہے اوسنے کہا بلکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو پہچانتا ہے اوسکا غم زائل ہوجاتا ہے مینے کہا کیا عارفین کے دلون کو دنیا متغیر کردیتی ہے اوسنے کہا کیا عقبیٰ اونکے دلونکو متغیر کردیتی ہے یہانتک کہ دنیا اونکو متغیر کرے مینے کہا کیا یہہ بات نہین ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو پہچانتا ہے وہ وحشی ہوجاتا ہے اوسنے کہا اللہ کی پناہ کہ عارف وحشی ہو لیکن وہ تو مہاجر متجرد ہوتا ہے مینے کہا کیا عارف سوا اللہ تعالےٰ کے اور کسی چیز پر تاسف بہی کرتا ہے اوسنے کہا کیا عارف اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی چیز کو پہچانتا ہے کہ اوسپر افسوس کرے مین نے کہا کیا عارف

اپنے رب کیطرف مشتاق ہوتا ہے اوس نے کہا کیا عارف طرفۃ العین اوس سے غائب ہوتا ہے کہ اوسکی طرف مشتاق ہو مینے کہا اسم اللہ اعظم کیا ہے اوسنے کہا وہ یہہ ہے کہ تو کہے اللہ اور تو اوس سے ڈرے مین نے کہا کہ مین تو بہت رقت اوسکو کہتا ہون اور میرے دل مین ہیبت نہین آتی اوسنے کہا اسلئے نہین آتی کہ تو اللہ کہتا ہے اس حیثیت سے کہ تو ہے نہ اس حیثیت سے کہ وہ ہے مینے کہا تو مجھے وعظ کر اوسنے کہا تجھے یہی وعظ کافی ہے کہ تو یقین کرلے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے پہر مین اوسکے پاس سے کہڑا ہو گیا مینے کہا تم مجھے کیا حکم دیتے ہو کہا وہ تیری سب حالتون مین تجہپر مطلع ہے تو اوسکو نہ بہول رضی اللہ عنہما آمین ؎

حکایت شیخ ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم شیخ ابو احمد اندلسی کے پاس گئے ہم ایک جماعت مریدون کی تہے ہمنے اونکی زیارت کا قصد کیا تہا ہمنے دیکہا کہ اونکے گرد ایک خلق عظیم بیٹہی ہوئی تہی اور نقبا یعنی قوم کے سردار تہے ہر نقیب کے ہاتہہ کے نیچے بہت لوگ تہے شیخ نے ہماری طرف دیکہا پہر فرمایا کہ جب لڑکا معلم کے پاس آتا ہے اور اوسکی تختی دہلی دہلائی صاف ہوتی ہے تو معلم اوسکے لئے لکہدیتا ہے اور جبکہ وہ آوے اور اوسکی تختی بہری ہوئی ہو تو وہ اوسکے واسطے کہان لکہے تو وہ اوس سے کہتا ہے کہ لوٹ جاوے پہر شیخ نے دوبارہ ہماری طرف دیکہا اور فرمایا جو شخص کہ مختلف پانی پیتا ہے تو اوسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہے اور جو ایک ہی پانی پر اقتصار کرتا ہے اوسکا مزاج تغیر سے صحیح سالم رہتا ہے ابو العباس کہتے ہین کہ مینے شیخ ابو حامد کے اصحاب سے چار سو جوان آدمیون کو دیکہا کہ وہ سب ایک گہر مین تہے پندرہ پندرہ برس کی عمر سب کی تہی یا اسکے قریب اور ان سبکو کشف حاصل تہا ایک دن شیخ نے اپنا خادم میرے پاس بہیجا مین اوسکے ہمراہ چلا مینے دیکہا کہ شیخ کی خدمت مین ایک جماعت بیٹہی ہوئی ہے اور وہ کچہہ فرمارہے ہین جب مین بیٹہا تو مین لے لیا گیا یعنی مین اپنے نفس سے اور اس عالم سے غائب ہو گیا اور عالم ملکوت سے کوئی چیز میرے لئے کشف کیگئی شیخ کو مینے دیکہا کہ وہ میرے سر پہ کہڑے ہوئے ہین اور ایک بسولا اونکے پاس ہے اور وہ مجھے ہدم کر رہے ہین مین مشاہدہ کررہا ہون کہ میرے اعضا جدا ہو کے زمین پر گر رہے ہین یہانتک کہ میرے ٹخنے تک پہونچے مجہہ مین کوئی چیز ایسی نہین بچی کہ اوسمین ہدم نہ پہونچا ہو پہر اونہون نے میرے ٹخنے سے نئی بنا بنانا شروع کیا یہانتک کہ دماغ تک پہونچے پہر مجہہ سے فرمایا کہ تو اب مستغنی ہو گیا اپنے شہر کو چلا جا پہر جب مین شیخ کے سامنے سے گزرا تو عالم علوی اسطرح سے میرے لئے منکشف ہو گیا کہ اوسمین سے کوئی چیز مجہہ سے پوشیدہ نرہی رضی اللہ عنہما ؎

حکایت ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین اپنی سیاحت مین شیخ ابو العباس مرسی رضی اللہ عنہ پر وارد ہوا یہہ نہایت جلیل القدر آدمی تہے جب مین اونکے پاس بیٹہا تو ایک سائل نے اونسے سؤال کیا اور کہا یا سیدی کون افضل ہے عقل یا روح مینے مشاہدہ کیا کہ شیخ کی روح کو سیر کرایا گیا اور میری روح بہی اونکے ساتہہ سیر کرائی گئی یہانتک کہ ہم سمار دنیا پر پہونچے مین وہان کے فرشتے اور نور دیکہنے مین مشغول ہوا اور شیخ میرے پاس سے غائب ہو گئے مینے ٹہیرنے کی جگہہ تلاش کی کہ وہان ٹہیرون سو مینے اوسکو نہ پایا پہر مین اوتر پڑا اور لوٹ گیا شیخ کو دیکہا تو وہ اپنی غیبت مین مستغرق تہے ایک لحظے کے بعد حاضر ہو گئے سائل سے فرمایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمراہ جبریل علیہ السلام کے سیر کرایا گیا تو جبریل علیہ السلام آپکے ہمراہ اپنی حد تک پہونچے اور ٹہیر گئے اور کہا یا محمد ہم مین سے کوئی نہین ہے مگر اوسکے لئے ایک مقام معلوم ہے جب سے مین پیدا کیا گیا ہون اس جگہہ سے مین نے تجاوز نہین کیا ﴿

	فروغ تجلی بسوزد پرم		اگر یکسر موے برتر پرم	

پہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقام کیطرف آگے بڑہے جو کہ اوسکے ساتہہ متصل تہا سو جبریل علیہ السلام روح تہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس وقت عقل تہے اونہون نے علم کو اوسکے معدن سے لیا نہ تقلید سے لیا نہ معقول سے اسیطرح جو لوگ کہ اس طائفے کے شیوخ ارباب معارف و علوم لدنیہ ہین اونکی بہی یہی عادت ہے رضی اللہ عنہم ؎

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس شخص نے غایات کو مبادی مین طلب کیا وہ راہ سے بہک گیا اور یہہ بھی فرمایا کہ لازم کر ادب کو اور اپنی حد کو عبودیت سے اور کسی چیز کے ساتھہ تعرض نکر اگر وہ اوسکا ارادہ تیرے لئے کریگا تو تجھے اوس تک پہونچا دیگا اور یہہ بھی فرمایا کہ رعایت کے ساتھہ تھوڑا عمل بھی منجح ہے رضی اللہ عنہ آمین ٭

حکایت عبد اللہ بن احنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مصر سے نکلا رو ذباری رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے جاتا تہا مجھے عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ نے دیکھا مجھہ سے کہا کہ مین تجھے راہ بتادون بیٹے کہا ہان کہا تو صور کو جا وہان ایک بوڑہا اور ایک جوان آدمی حالت مراقبہ مین جمع ہین اگر تو اونکی طرف ایک نظر دیکھہ لیگا تو یہہ دیکھہ لینا بقیہ عمر تجھے کفایت کریگا پہر مین اونکے پاس گیا اور مین بھوکا پیاسا تہا اور میرے بدن پر کوئی ایسی چیز بھی نتہی جس سے دہوپ کا بچاؤ ہو مینے اونکو دیکھا تو وہ قبلے کیطرف مونہہ کئے ہوئے بیٹھے تے مینے اونکو سلام کیا اونسے بات کی اونہون نے مجھسے کچھہ بات نہ کی مینے کہا کہ مین تمھین اللہ تعالے کی قسم دیتا ہون کہ تم مجھہ سے بات کرو بوڑہے آدمی نے سر اوٹھایا اور کہا اے ابن احنف کس بات نے تیرے شغل کو کم کردیا کہ تو فارغ ہوکے ہماری طرف آیا پہر اوسنے سر جھکا لیا مین اونکے روبرو ٹھیرا رہا یہانتک کہ ہمنے ظہر عصر کی نماز پڑہی اور بھوک پیاس سب جاتی رہی مینے جوان سے کہا کہ تو مجھے کوئی نصیحت کر جس سے مجھے نفع ہو اوسنے کہا ہم تو مصیبت والے ہین ہمارے لئے زبان وعظ نہین ہے پہر مین تین دن تین رات اونکے نزدیک ٹھیرا رہا اس مدت مین نہ ہمنے کہانا کہایا نہ پانی پیا جب تیسرے دن کی شام ہوئی تو مینے اپنے جی مین کہا کہ مین ضرور انسے کسی وصیت کا سوال کرون جس سے بقیہ عمر مجھے نفع ہو جوان نے سر اوٹھایا اور کہا کہ تو ایسے شخص کی صحبت اختیار کر کہ وہ اپنی نظر سے اللہ تعالے کو تجھے یاد دلاوے اور نہ بان فعل سے تجھے وعظ کرے نہ زبان قول سے پہر مینے التفات کیا تو اونکو نہ دیکھا رضی اللہ عنہما زبان حال نے یہہ شعر پڑہا ٥

شدوا المطایا قبیل الصبح وارتحلوا	وخلفونی علی الاطلال ابکیہا

باب تیرہوان کرامات اولیا رضی اللہ عنہم کے بیان مین

—اسمین چند فصلین ہین—

فصل اون باتون مین فضائل اولیاء اللہ کے جو قرآن شریف مین وارد ہوئے ہین

قرآن مجید مین بہت جگہہ انکی فضیلت بیان فرمائی ہے مگر اختصار کے لئے دس آیتین بیان لکھی جاتی ہین پہلی فرمایا اللہ تعالے نے للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربًا فی الارض یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا یعنی دینا ہے اون مفلسون کو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پہر نہین سکتے ملک مین سمجھے اونکو بیخبر محظوظ اونکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہے اونکو اونکے چہرے سے نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر دوسری آیت فرمایا اللہ تعالے نے من اھل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون ایات اللہ اناء اللیل وھم یسجدون یؤمنون باللہ والیوم الآخر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین یعنی اہل کتاب مین ایک فرقہ ہے سیدہی راہ پر پڑہتے ہین آیتین اللہ کی راتون کے وقت اور وہ سجدے کرتے ہین یقین لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے ہین پسند بات کا اور منع کرتے ہین ناپسند سے اور دوڑتے ہین نیک کامون پر وہ لوگ نیکبختون مین ہین تیسری آیت فرمایا اللہ تعالے نے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما

یعنی اور جو لوگ حکم مین چلتے ہین اللہ کے اور رسول کے سو اونکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور شہید اور نیکبخت اور خوب ہے اونکی رفاقت یہہ فضل ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ بس ہے خبر رکہنے والا **ف** نبی وہ لوگ ہین جنکو اللہ کی طرف سے وحی آوے یعنی فرشتہ ظاہر ہین پیغام کہہ جاوے اور صدیق وہ کہ جو وحی مین آئے اونکا جی آپ ہی اوسپر گواہی دے اور شہید وہ جنکو پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اوسپر جان دیتے ہین اور نیکبخت وہ جنکی طبیعت نیکی ہی پر پیدا ہوئی ہے تو جو لوگ ایسے نہین لیکن حکم برداری مین لگے جاتے ہین اللہ انکو بہی اونکے ساتھ گنے گا چوتہی آیت اللہ عزوجل نے فرمایا یحبھم و یحبونہ یعنی وہ اونکو چاہتا ہے اور وہ اوسکو چاہتے ہین پانچوین الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم یعنی سن رکہو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اونپر نہ وہ غم کہاوین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اونکو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی چہٹی آیت فرمایا اللہ تعالے نے ان عبادی لیس لک علیھم سلطان یعنی وہ جو میرے بندے ہین اونپر نہین تیری حکومت ساتوین آیت فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا یعنی اور تہام رکہہ آپکو اونکے ساتھ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہین اوسکے مونہہ کے اور نہ دوڑین تیری آنکہین اونکو چہوڑ کر تلاش مین رونق دنیا کے زندگی کی اور نہ کہا مان اوسکا جسکا دل غافل کیا ہمنے اپنی یاد سے آٹہوین آیت فرمایا اللہ تعالے نے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین یعنی اور جنہون نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سوجہا دینگے اونکو اپنی راہین اور بیشک اللہ ساتھ ہے نیکی والون کے **ف** اپنی راہین یعنی راہ قرب کی اور رضا کی جو بہشت ہے نوین آیت اللہ جل شانہ نے ارشاد کیا من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ یعنی ایمان والون مین کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکہایا جسپر قول کیا تہا اللہ سے دسوین آیت فرمایا اللہ پاک نے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون نزلا من غفور رحیم یعنی تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پہر اسی پر ٹہیرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تہا ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہے جو چاہے جی تمہارا اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے ۞

فصل بیان مین فضائل اولیاء رضی اللہ عنہم کی جو حدیث مین وارد ہوئے ہین ۞

پہلی حدیث صحیح بخاری مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک فرمایا اللہ تبارک وتعالے نے کہ جس شخص نے دشمنی کی میرے ولی سے پس مقرر خبر دی مینے اوسکو لڑائی کی اور نہین قریب ہوا میری طرف میرا بندہ ساتھ کسی چیز کے کہ مجہے زیادہ محبوب ہو اوس چیز سے کہ فرض کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ نزدیک ہوتا رہتا ہے میری طرف نوافل کے ساتھ یہانتک کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون پس جب مینے اوسکو دوست رکہا تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور اوسکی آنکہہ جس سے وہ دیکہتا ہے اور اوسکا ہاتہہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجہہ سے سوال کرے تو مین اوسکو دون اور اگر وہ مجہہ سے پناہ چاہے تو مین مقرر اوسکو پناہ دون دوسری حدیث صحیح مسلم مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللہِ لَاَبَرَّہٗ تیسری حدیث صحیحین مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ ایک آدمی آیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا آدمی افضل ہے فرمایا وہ مؤمن کہ اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی راہ مین کہا پھر کون فرمایا پھر وہ آدمی کہ کسی شعب مین شعاب سے عزلت کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے ایک روایت مین یہہ ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگونکو اپنی شر سے بچاتا ہے چوتھی حدیث صحیح بخاری مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کاندہا پکڑا اور فرمایا رہ دنیا مین گویا تو مسافر ہے یا راستہ گزرنے والا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے جب تو شام کرلے تو صبح کا انتظار نکر اور جب تو صبح کرلے تو شام کا انتظار نکر اور لے اپنی صحت سے اپنے مرض کے لئے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے پانچوین حدیث ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل ہونگے فقرا جنت مین پانسو برس پہلے اغنیا سے ترمذی نے کہا یہہ حسن صحیح ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے بعض فقرا واجدین کو سنا کہ وہ گاتا تہا روتا تہا اور اپنے گانے مین یہہ کہتا تہا قال لنا حبیبنا الیوم لهم غد النا یعنی ہم سے ہمارے حبیب نے کہا کہ آج وہ اونکے واسطے ہے کل کو ہمارے لئے ہوگا چھٹی حدیث صحیحین مین حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین جنت کے دروازے پر کہڑا ہوا تو عام لوگ جو اوسمین داخل ہوئے مساکین تھے اور مالدار لوگ روکے گئے تھے سوا اس بات کے کہ دوزخ والون کو دوزخ کی طرف حکم ہوچکا تہا اور دوزخ کے دروازے پر کہڑا ہوا تو عام لوگ جو اوسمین داخل ہوئے عورتین تہین ساتوین حدیث صحیحین مین سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک شخص کا گزر ہوا آپنے ایک شخص سے جو آپکے پاس بیٹھا ہوا تہا فرمایا کہ تیری راے اس شخص کے حق مین کیا ہے اوسنے کہا یہہ ایک آدمی ہے اشراف سے واللہ یہہ اسکے لائق ہے کہ اگر پیغام بہیجے تو اسکا نکاح کردین اگر یہہ سفارش کرے تو قبول کرین آپنے سکوت فرمایا پھر دوسرا آدمی گزرا آپنے اوس شخص سے فرمایا کہ اس شخص کے حق مین تیری کیا راے ہے اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ ایک آدمی ہے فقرا مسلمین سے یہہ اسکے لائق ہے کہ اگر نکاح کا پیغام کرے تو اس سے نکاح نکرین اگر سفارش کرے تو قبول نکرین اگر یہہ کچھ کہے تو اسکی بات کو نہ سنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ بہتر ہے زمین بھر اوسکی مثل سے آٹھوین حدیث صحیحین مین ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین ہے مثل ہمنشین نیک اور ہمنشین بد کی مگر جیسے مشک کا حامل اور بھٹی کا پہونکنے والا سو مشک کا اوٹہانیوالا یا تو تجھے دیگا یا تو اوس سے خریدیگا یا تو اوس سے خوشبو پائیگا اور بھٹی پہونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اوس سے بدبو پائیگا نوین حدیث ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا معاذ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے فرمایا اللہ عزوجل نے جو لوگ میرے جلال مین آپسمین دوستی رکہتے ہین اونکے لئے نور کے منبر ہین انبیاء وشہدا اونسے غبطہ کرینگے ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور مؤطای امام مالک رضی اللہ عنہ مین اونکی اسناد صحیح سے یون آیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے واجب ہوئی میری محبت اون لوگون کے لئے جو آپسمین دوستی رکہتے ہین میری ذات مین اور آپسمین بیٹھنے والے میری ذات مین اور ایک دوسرے کے لئے زیارت کرتے ہین میری ذات کی دسوین حدیث صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ہین کہ سایہ دیگا اللہ اونکو اپنے سایہ کے نیچے جسدن کہ سوا اوسکے سایے کے اور سایہ نہوگا امام عادل اور وہ جوان جسنے اللہ تعالےٰ کی عبادت مین نشو ونما پایا اور وہ آدمی جسکا دل مسجد مین لگا ہوا ہے اور دو آدمی جنہون نے آپسمین محبت کی اللہ عزوجل کی ذات مین اوسی پر جمع ہوئے اور اوسی پر جدا ہوئے اور وہ آدمی جسکو منصب وجمال والی عورت نے بلایا تو اوسنے کہا کہ مین بیشک اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہون اور وہ آدمی جسنے صدقہ دیا اور اوسکو چھپایا یہانتک کہ اوسکا بایان ہاتھ نہین جانتا ہے کہ اوسکے دہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا پھر اوسکی دونون آنکھین بہ نکلین امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ یہہ دس حدیثین سب کی سب صحیح ہین اب اور چند حدیثین ذکر کیجاتی ہین جنکو ایک جماعت نے ائمہ سے باسانید خود اپنی کتابونمین

ذکر کیا ہے پہلی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ابدال چالیس آدمی ہین
بائیس شام مین اٹھارہ عراق مین جب ان مین سے ایک مرجاتا ہے تو اللہ اوسکی جگہہ دوسرے کو بدل دیتا ہے پھر جب امر آجاویگا تو سب قبض کئے جاوینگے
دوسری حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تبارک وتعالے کے لئے زمین مین
تین سو آدمی ہین اونکے دل آدم علیہ السلام کے دل پر ہین اور اوسکے لئے چالیس آدمی ہین جنکے دل موسیٰ علیہ السلام کے دل پر ہین اور اوسکے واسطے
سات آدمی ہین جنکے دل ابراہیم علیہ السلام کے دلپر ہین اور اوسکے لئے پانچ آدمی ہین جنکے دل جبرئیل علیہ السلام کے دلپر ہین اور اوسکے لئے تین
آدمی ہین جنکے دل میکائیل علیہ السلام کے دل پر ہین اور اوسکے لئے ایک آدمی ہے جسکا دل اسرافیل علیہ السلام کے دلپر ہے جب یہہ ایک مرجاتا ہے
تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ تین آدمیون مین سے اور جب تین مین سے مرجاتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ پانچ مین سے اور جب پانچ
مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ سات مین سے اور جب سات مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ چالیس مین سے اور جب
چالیس مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ تین سو مین سے اور جب تین سو مین سے مرتا ہے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ عام
لوگون مین سے دفع کرتا ہے اللہ انکے سبب سے بلا کو اس امت سے اور بعض نے عزرائیل علیہ السلام کا ذکر کیا اور موسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہین کیا
انکی جگہہ ابراہیم علیہ السلام کو ٹہیرایا اور انکی جگہہ جبرئیل علیہ السلام کو اور اونکی جگہہ میکائیل علیہ السلام کو اور انکی جگہہ اسرافیل علیہ السلام کو اور انکی
جگہہ عزرائیل علیہ السلام کو **فائدہ** ایک شخص جسکا ذکر اس حدیث مین ہے وہ قطب ہے اور وہی غوث ہے اوسکا مرتبہ اولیا سے ایسا ہے جیسے نقطہ
دائرہ سے جو کہ دائرے کا مرکز ہے اس شخص کے سبب سے صلاح عالم واقع ہوتی ہے **فائدہ** بعض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے قلب شریف کو بجہت قلوب انبیاء وملائکہ واولیاء مین ذکر نہین فرمایا اسلئے کہ اللہ تعالے نے عالم خلق وامر مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے قلب مبارک سے کوئی قلب اعز والطف واشرف نہین پیدا کیا پس انبیاء وملائکہ واولیاء صلوات اللہ علیہم کے قلوب بہ نسبت آپکے قلب شریف
کے ایسے ہین جیسے سارے تارے بہ نسبت کمال آفتاب کے شیخ عارف ابو الحسن نوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حق سبحانہ نے قلوب کا مشاہدہ کیا تو
کوئی قلب زیادہ مشتاق اپنی طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے نہ پایا سو دیدار وبات چیت کی جلدی کے لئے معراج کے ساتھ آپکا
اکرام فرمایا شیخ عارف بحر معارف ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام کی روحین میدان معرفت مین دوڑین تو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح شریف سارے انبیاء کی ارواح سے ریاض وصال کیطرف آگے بڑہ گئی تیسری حدیث حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ بدلاء شام مین نجباء مصر مین عصائب عراق مین نقباء خراسان مین اوتاد باقی زمین مین ہین اور خضر
علیہ السلام قوم کے سردار ہین خضر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا تین سو آدمی اولیا ستر نجباء چالیس اوتاد دس نقباء سات
عرفاء تین مختار ہین اور ایک اونمین غوث ہے رضی اللہ عنہم اجمعین چوتھی حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے فرمایا
بیشک اللہ کے لئے کئی بندے ہین کہ اونکو ابدال کہتے ہین یہہ لوگ جس مرتبے کو پہونچے کچھ کثرت صوم وصلوٰۃ تخشع وحسن حلیہ کے سبب سے نہین پہونچے
لیکن صدق ورع اور حسن نیت وسلامت صدور اور سب مسلمانو نپر رحم کرنے کی وجہ سے پہونچے اللہ تعالے نے جان بوجھہ کے انکو برگزیدہ فرمایا
اور اپنی ذات کے لئے انکو چن لیا یہہ چالیس آدمی ہین ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر نہین مرتا اونمین سے کوئی آدمی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ
پیدا کرتا ہے اس شخص کو جو اوسکا خلیفہ ہو **فائدہ** یہہ لوگ کسی چیز کو گالی نہین دیتے نہ اوسپر لعنت کرتے نہ اپنے ماتحت کو ایذا دیتے نہ اوسکو
حقیر سمجھتے ہین اور جو اون سے فوق ہے اوسپر حسد نہین کرتے اطیب الناس خبرا والینهم عریکۃ واسخاهم نفسا لاتدرکهم الخیل المجراۃ

ولا لریاح العواصف فیما بینھم وبین ربھم انما تصعد قلوبھم فی السقوف العلی ارتیاحا الی اللہ تعالے فی استباق الخیرات اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون پانچوین حدیث برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ کے لیے خواص لوگ ہین جنتون سے بلند مقام مین اونکو بسائیگا یہہ سب لوگون سے زیادہ دانشمند تھے براء کہتے ہین ہم نے عرض کیا یارسول اللہ پس کیونکر سب لوگون سے بڑھ کر عقلمند ہوئے فرمایا اونکا ارادہ مسابقت کا تھا اپنے رب عزوجل کیطرف اور مساعیت کا طرف اوس چیز کے جو اللہ کو خوش کرے دنیا مین اور اوسکے فضول مین بے رغبتی کی اور اوسکی ریاست وعیش مین سو وہ اونپر سہل ہوگئی تھوڑا صبر کیا اور مدت دراز راحت پائی چھٹی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فقرا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین قاصد بھیجا اوسنے عرض کیا یارسول اللہ مین فقرا کا قاصد ہون آپنے فرمایا تجھے مرحبا ہے اور اونکو جنکے پاس سے تو آیا تو ایسی قوم کے نزدیک سے آیا ہے جنکو مین دوست رکتا ہون اوسنے کہا یارسول اللہ فقرا آپ سے عرض کرتے ہین کہ مالدار لوگ ساری خیر لیگیے بعض نے یون روایت کیا کہ جنت لیگئے وہ حج کرتے ہین اور ہمکو اوسپر قدرت نہین اور وہ صدقہ دیتے ہین ہم نہین دیسکتے اور وہ بردہ آزاد کرتے ہین ہمکو اسکی قدرت نہین اور جب وہ بیمار ہوتے ہین تو وہ اپنا بچا ہوا مال بھیجتے ہین تاکہ اونکے لئے ذخیرہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو میری طرف سے فقرا کو یہہ پیغام پہونچا کہ اونمین سے جس شخص نے صبر کیا اور اجر طلب کیا تو اوسکے لئے تین خصلتین ہین کہ اغنیا کے لئے اونمین سے کچھ نہین ہے پہلی خصلت یہہ ہے کہ بیشک جنت مین یاقوت سرخ کے جھرکے ہین کہ جنت والے اونکی طرف اسطرح سے دیکھینگے جیسے دنیا والے آسمان مین ستارون کیطرف دیکھتے ہین اونمین نہ داخل ہوگا مگر نبی یا فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر اور دوسری خصلت یہہ ہے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین آدھے دن پہلے اغنیا سے یہہ آدھا دن برابر پانسو برس کے ہوگا تیسری خصلت یہہ ہے کہ جب فقیر اخلاص سے کہتا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور غنی کہتا ہے مثل اسکے تو اسکی فضیلت اور زیادتی ثواب مین غنی فقیر کے برابر نہوگا اگرچہ غنی باوجود کہنے ان کلمون کے دس ہزار درہم خیرات کرے اور ایسے ہی سارے نیک کام مین پھر قاصد لوٹ کے اونکے پاس گیا اونکو اس بات کی خبر دی وہ بولے ہم راضی ہوئے یارب ہم راضی ہوئے ساتوین حدیث حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا کہ آپنے فرمایا فقرا سے بہت پہچان کرو اور اونکے نزدیک احسان رکھو بیشک اونکے لئے ایک دولت ہے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ اونکی دولت کیا ہے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اونسے کہا جاویگا کہ اوس شخص کو دیکھو جسنے تمہین روٹی کا ٹکڑا کھلایا یا تمہین کپڑا پہنایا یا ایک گھونٹ پانی کا دنیا مین تمہین پلایا سو تم اوسکا ہاتھ پکڑو پھر اوسکو جنت کیطرف پہونچاؤ آٹھوین حدیث حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بندہ فقیر قیامت کے دن حاضر کیا جاویگا اللہ عزوجل اوس سے عذر فرماویگا جیسے ایک آدمی دوسرے سے دنیا مین عذر کرتا ہے اللہ عزوجل فرماویگا قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ نہین سمیٹا مینے دنیا کو تجھسے اسلئے کہ تو مجھپر ذلیل تھا ولیکن اسواسطے کہ تیار کر رکھا مینے تیرے لئے کرامت وفضیلت کو ولیکن اے میرے بندے تو ان صفون کیطرف جا اور اوس شخص کو دیکھہ جسنے تجھے کھلایا یا پہنایا اور اس سے میری ذات کا ارادہ کیا سو تو اوسکا ہاتھ پکڑ وہ تیرے لئے ہے اور لوگ اوسدن مونہہ تک پسینے مین غرق ہونگے یہہ صفونکو چیرتا پھاڑتا جاویگا اور اوس شخص کیطرف دیکھیگا جسنے دنیا مین اوسکے ساتھہ یہہ کام کیا پھر اوسکا ہاتھہ پکڑیگا اور جنت مین اوسکو داخل کریگا اسی کی مثل ائمہ نے باسانید خود انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسمین یہہ کہا ہے کہ تو اوس شخص کی طرف دیکھہ جسنے تجھے کھلایا یا پلایا یا پہنایا پھر باقی حدیث کو ذکر کیا نوین حدیث ائمہ نے روایت کیا کہ اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسی میرے بندون مین سے وہ شخص ہے کہ اگر وہ مجھہ سے ساری جنت مانگے تو مین بیشک اوسکو دیدون اور اگر وہ مجھسے کوڑی کا علاقہ

دنیا سے مانگے تو مین اوسکو نہ دون اور یہہ اسلیئے نہین ہے کہ وہ میرے نزدیک ذلیل ہو ولیکن مین چاہتا ہون کہ اپنی کرامت کو آخرت مین اوسکے لیئے ذخیرہ کرون اور مین دنیا سے اوسکو اسطرح بچاتا ہون جسطرح چرواہا اپنی بکریون کو بھیڑیئے کی چراگاہون سے بچاتا ہو دسوین حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہر چیز کے لیئے ایک کنجی ہے اور جنت کی کنجی مساکین و فقرا صادقین صابرین کی حب ہے یہہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہمنشین ہونگے گیارہوین حدیث نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا الٰہی تو مجھے مسکین زندہ رکھہ اور مسکین مار اور مساکین کے زمرے مین میرا حشر کر امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مساکین کے لیئے یہی شرف کافی ہے اگر آپ یون فرماتے کہ مساکین کا میرے زمرے مین حشر کر تو اونکے شرف کے واسطے کفایت کرتا تھا چہ جائے کہ آپنے یون فرمایا کہ میرا حشر مساکین کے زمرے مین کر اس شرف سے بڑھکر اور کون شرف ہوگا بارہوین حدیث مشہور مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیشک نور جب قلب مین واقع ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے اور کشادہ ہو جاتا ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکے لیئے کوئی نشانی ہے آپنے فرمایا ہان دار غرور سے جدائی دار خلود کیطرف رجوع اور موت کے نزول سے پہلے اوسکے لیئے تیاری کرنا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین اس بنا پر یہہ نور رندکور نہوگا مگر اوس دل کے لیئے جو دنیا مین بے رغبت ہے تیرہوین حدیث حسن جسکو ترمذی وغیرہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے شداد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ عقلمند وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور مابعد موت کے لیئے عمل کیا اور عاجز وہ ہے جسنے اپنے ہوائے نفس کی پیروی کی اور اللہ پر امانی کی تمنا کی چودہوین حدیث زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی غنی ان نے اپنے عرض مال سے لاکھہ روپیہ نکالا پھر اوسکو خیرات کیا اور فقیر آدمی نے ایک درہم دو درہمون سے نکالا کہ اونکے سوا اور کچھہ اوسکی ملک مین نہین ہے تو ایک درہم والا افضل ہے لاکھہ درہم والے سے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین اس حدیث کی تائید کرتا ہے یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ ایک درہم لاکھہ درہم پر سبقت کر گیا الی آخر الحدیث جسکو امام ابو عبد الرحمٰن نسائی نے اپنی سنن مین روایت کیا اور یہہ آیت بھی فقیر کے صدقے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے والذین لا یجدون الا جہدہم اور یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا افضل الصدقۃ جہد المقل ان حدیثون کے سوا اور بہت سی حدیثین فضائل فقرا وغیرہم مین وارد ہوئی ہین جو کہ حصر سے خارج ہین مگر بیان اسی قدر پر انتصار کیا گیا ؎

فصل بیان مین فضائل اولیا اللہ و مساکین و فقرا کے جو کہ سلف صالحین اور ائمہ عاملین کے آثار مین وارد ہوئی ہین رضی اللہ عنہم اجمعین

جاننا چاہیئے کہ یہہ آثار بکثرت ہین مگر اسجگہہ چند آثار اختصار کے لیئے بحذف سند لکھے جاتے ہین ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ کہتے ہین جس شخص کا گزر بازار مین ہوا اور کوئی چیز دیکھی جسکو اسکا جی چاہتا ہے اور اوسکے لینے پر قادر نہین ہے پھر اسنے صبر کیا اور اجر چاہا تو یہہ اوسکے لیئے ہزار دینار سے بہتر ہے جو سبکے سب اللہ تعالےٰ کی راہ مین خرچ کرے ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ فرماتے ہین فقیر کا تنفس کسی خواہش کے لیئے جسپر اوسکو قدرت نہین ہے غنی کی ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے امام ورعین علم زاہدین سر عارفین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقیر کی عبادت ایسی ہے جیسے جوہر کا ہار خوبصورت عورت کی گردن پر اور غنی کی عبادت ایسی ہے جیسے سبز درخت مزبلے پر ہو بعض نے کہا صوف خشن اور مرقعات اور سیاہ کپڑا فقرا کا لباس جب اسکو زہاد پہنتے ہین تو اونپر زیبا ہوتا ہے اور جب انکے سوا اور کوئی پہنتا ہے تو اوسپر بدزیب معلوم ہوتا ہے ابن وہب رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کے قبیلے مین آگ لگی قبیلے کے جوان لوگ کہنے لگے ابو یحیی مالک بن دینار کا گہر ابو یحیی مالک بن دینار کا گہر ابو یحیی مالک بن دینار کا گہر مالک بوریے کا تہمد باندہے ہاتہہ مین وضو کا برتن لئے ہوئے نکلے اور یہہ کہتے جاتے تہے نجا المخففون نجا المخففون یا یہہ کہا فاز المخففون نحن واللہم یا کہا منا د منکم یوم القیامۃ اور یہہ بہی کہا اے گروہ اغنیا کے تم رنج مین مرو عیش تو آخرت ہی کا عیش ہے یا کہا دار آخرت مین اور یہہ بہی کہا کہ ایک درہم فقیر کا بہت پاک ہے اللہ کے نزدیک غنی کے دینار سے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مال والے کہاتے ہین اور ہم بہی کہاتے ہین روپیتے ہین ہم بہی پیتے ہین وہ پہنتے ہین ہم بہی پہنتے ہین اونکے لئے فاضل مال ہے وہ اوسکی طرف دیکھتے ہین ہم بہی اونکے ساتہہ اوسکو دیکھتے ہین اور اوسکا حساب لیا جاویگا اور ہم اوس سے بری ہین اور یہہ بہی کہا کہ ہمارے غنی بہائیون نے انصاف نہین کیا کہ ہمکو اللہ تعالے کی ذات مین دوست کہتے ہین اور دنیا مین ہم سے جدا ہوتے ہین اور بیشک عنقریب ایک دن ایسا آویگا کہ اوس دن اونکو خوش آویگا کہ وہ ہم جیسے ہون اور ہمکو خوش نہ آویگا کہ ہم اونکی مثل ہون سورۂ طٰہٰ مین اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ورزق ربک خیر وابقی یعنی اور نہ پسار اپنی آنکہین اوس چیز پر جو برتنے کو دی ہمنے اون بہانت بہانت لوگون کو رونق دنیا کی جیتے اونکے جانچنے کو اور تیرے رب کے دی روزی بہتر ہے اور دیر رہنے والی ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہہ ایک دن بیٹہے ہوئے تہے انکی بی بی آئین اور کہنے لگین کیا تو ان لوگون مین بیٹہتا ہے قسم ہے اللہ کی کہ گہر مین نہ کوئی چیز کہانے کی ہے نہ پینے کی انہون نے کہا اے عورت بیشک ہمارے آگے ایک گہاٹی دشوار گزار ہے کہ نہ نبہات پاویگا اوس سے مگر ہر ہلکا پہلکا وہ خوش ہو کر چلی گئین بعض شیوخ اکابر سے روایت ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ آپ اللہ سے میرے لئے دعا کرین مفلسی نے مجہے گہر والون نے ستایا ہے شیخ رضی اللہ عنہ نے اوس سے فرمایا کہ جب تجہہ سے تیرے گہر والے کہین کہ ہمارے پاس آٹا نہین ہے اور روٹی نہین ہے تو تو خود اللہ سے دعا کر اسلئے کہ اوسوقت تیری دعا زیادہ لایق قبول کے ہے میری دعا سے تیرے لئے بعض اکابر سے روایت ہے کہ اون سے اونکی اولاد نے کہا کہ ہمارے پاس رات کا کہانا نہین ہے اونہون نے فرمایا کہ ہم کہلے ہین اللہ پیاس سے کہ وہ ہمکو بہوکا رکہے وہ تو اپنے احباب کو بہوکا رکہتا ہے یا کہا اپنے اولیا کو بعض اکابر سے مروی ہے کہ جب فقر آتا تو فرماتے مرحبا بشعار الصالحین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے انسے پوچہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقر سے پناہ مانگتے تہے حالانکہ جو اسمین ثواب ہے اوسکی خبر دی ہے حضرت امام نے فرمایا کہ اس سے مراد تو فقر قلب ہے نہ ہاتہہ کا فقر جیسے غنی قلب کی غنا ہے نہ غنا ہاتہہ کی ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پانسو درہم لیکے اونکے پاس آیا اونکو اونکے سامنے رکہدیا اور کہا کہ آپ انکو لوگون پر تقسیم فرماوین شیخ نے فرمایا تیرے ملک مین انکے سوا اور بہی ہین کہا ہان میرے پاس بہت دینار ہین فرمایا تو انکا بڑہنا دوست رکہتا ہے کہا ہان فرمایا تو انکو لیلے تو ہم سے زیادہ اونکا حاجتمند ہے اور اونکو قبول نہ کیا طراز معلم طیب الثنا جمیل الشیم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی دس ہزار درہم لیکے آیا آپنے قبول کرنے سے انکار کیا اور فرمایا تو چاہتا ہے کہ بعوض دس ہزار درہم کے دیوان فقرا سے میرا نام محو کردے مین یہہ نکرونگا کسی نے کیا خوب کہا ہے

اذا کانت العلیاء فی جانب الفقر	ولست بمیال الی جانب الغنی

امام جلیل سید حفیل عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچہا کہ آدمی کون ہین فرمایا علما عرض کیا گیا بادشاہ کون ہین فرمایا زہاد عرض کیا گیا سفلے کون ہین فرمایا جو دین کے عوض مین کہاوے یعنی جو دین کے پیرایے مین دنیا کماوے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے رعایت ہے فرمایا اہنا ئے دنیا نے دنیا مین راحت کو طلب کیا سو چوک گئے اگر یہہ جانلین کہ ملک وہی ہے جسمین ہم ہین تو بیشک وہ تلوار کے ساتہہ اوسپر ہم سے لڑین ذو النون مصری رضی اللہ عنہ سے رعایت ہے فرمایا زہاد آخرت کے بادشاہ ہین اور وہ فقرا عارفین باللہ ہین شیخ کبیر ابو مدین شہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ملک و دین

ایک تو ملک بلاد دوسرا ملک قلوب عباد اور ملوک حقیقت مین زہاد ہین علمار حمہم اللہ کی ایک جماعت نے کہا ایک اونمین سے امام شافعی رضی اللہ عنہ ہین جب کوئی
آدمی وصیت کر جاوے کہ میرا مال اوسکو دینا جو سب سے بڑہکر عقلمند ہو تو یہہ مال اونکو دیا جاویگا جو دنیا مین بے رغبت ہین شیخ کبیر عارف خبیر ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا فوائد وثمرات فقر سے ہے گرسنگی و برہنگی کی تکلیف پانا اور ان دونون سے مزہ لینا اور انکا زیادہ چاہنا اور اونمین رغبت کرنا قطب اخوان کبیر الشان
ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالے کے لئے ایسے بندے ہین کہ اگر جنت مین اپنے دیدار فائض الانوار سے اونکو روکے تو وہ جنت سے اسطرح
فریاد کرین جسطرح دوزخ والے دوزخ سے فریاد کرتے ہین شیخ کبیر عارف باللہ خبیر ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عارف باللہ کے لئے انوار علم
روشن ہوتے ہین وہ اونسے عجائب غیب کو دیکہتا ہے شیخ کبیر عارف شہیر ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالے یہہ ارادہ فرماتا ہے کہ کسی بندے
کو اپنے بندون مین سے دوست رکہے تو اپنے ذکر کا دروازہ اوسپر کہولدیتا ہے پہر جب وہ ذکر سے لذت لیتا ہے تو اوسپر قرب کا دروازہ کہولدیتا ہے
پہر اوسکو مجالس انس کیطرف لیجاتا ہے پہر اوسکو توحید کی کرسی پر بٹہاتا ہے پہر اوس سے حجاب دور کردیتا ہے اور دار فردانیت مین اوسکو داخل کرتا ہے اور
اوسکے لئے جلال وعظمت کا پردہ کہولدیتا ہے پہر جب اوسکی نظر جلال وعظمت پر پڑجاتی ہے تو بلا ہو رہجاتا ہے اسوقت بندہ اپاہج فانی ہوجاتا ہے اللہ سبحانہ
وتعالے کے حفظ مین واقع ہوتا ہے اپنے دواعی نفس سے بری ہوجاتا ہے ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا تو دوست رکہتا ہے کہ تو
ولی اللہ ہوجاوے اوس نے عرض کیا ہان فرمایا تو دنیا وآخرت کی کسی چیز مین رغبت نکر اپنے نفس کو اللہ تعالے کے لئے فارغ کردے اور بالکل اوسکی طرف
متوجہ ہوجا تاکہ وہ تیری طرف متوجہ ہو اور تجہہ سے دوستی رکہے شیخ ابو نصر سراج رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ادب مین لوگون کے تین طبقے ہین ایک تو
اہل دنیا سو اکثر ادب انکا فصاحت بلاغت حفظ علوم اور اسمار ملوک واشعار عرب مین ہوتا ہے دوسرے اہل دین سو اکثر ادب انکا ریاضت نفس تادیب
جوارح حفظ حدود ترک شہوات مین ہوتا ہے تیسرے اہل خصوصیت سو اکثر ادب انکا قلوب کی طہارت اسرار کی مراعات عہود کی وفا روقت کے حفظ مین
ہوتا ہے خطرون کیطرف کم التفات کرتے ہین مواقف طلب اوقات حضور مقامات قرب مین حسن ادب کے ساتہہ برتاؤ کرتے ہین شیخ کبیر امام سالکین حجۃ اللہ
علی العارفین قطب مقامات کثیر الکرامات ابو محمد سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تمام اعمال بر زاہدین کے صحائف مین ہین امام یافعی رحمہ اللہ
کہتے ہین یہہ قول عارف صدیق کا نہایت تصدیق مین ہے اسکا مختصر بیان یہہ ہے کہ بعض اہل دنیا کچہہ مال اپنا بعض اعمال بر مین نکالتے ہین اور مال
کی کثرت اور اوسکی وسعت کو دوست رکہتے ہین اور اسکے سبب سے فتنے کے معترض ہوتے ہین اور انواع طاعت سے اونکو مشغول کردیتا ہے رہے زہاد سو
وہ بالفعل اور بالنیت دنیا کی بغض کے لئے اور عبادات کی فراغت حاصل کرنے کو خاص اللہ تعالے کے لئے سب سے نکل گئے عبادات قلبیہ وبدنیہ ومالیہ کے
جامع ہوئے اور اللہ سبحانہ وتعالے اونکے قلوب پر مطلع ہوا سوا ونمین اپنے سوا کسی کی محبت کو نہ پایا پہر اپنے قرب سے اونکا اکرام فرمایا اور اپنے فضل وخیر
سے اونکو ایسی چیزین عنایت فرمائین جنکو عقول نہین سمجہتین اللہم لا تحرمنا خیرک لشرنا وھب لنا من فضلک العظیم واجعل بک شغلنا بجاہ نبیک
محمد الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتکریم انک الملک المنان ذو الفضل العظیم یہہ جو کچہہ کہ لکہا گیا اونکے دریائے فضائل سے ایک قطرہ اور اونکے
وادی فواضل سے ایک ذرہ ہے اسی پر قصر کیا گیا ورنہ استقصا کے لئے ایک دفتر درکار ہے بعض احادیث جو لکہی گئے اگر اونمین کچہہ ضعف ہے تو احادیث
صحیحہ جو مذکور ہوئین وہی کافی ہین جیسے یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ھذا خیر من ملء الارض مثل ھذا یہہ صحیحین مین مروی ہے اور
یہہ قول رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یہہ بہی صحیحین مین ہے اور یہہ قول قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلھا
المساکین واصحاب الجد محبوسون اسکو مسلم نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے اور یہہ قول یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام اسکو ترمذی
نے اپنے جامع مین روایت کیا ہے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اسکے سوا اور حدیثین صحیح جنکا ذکر اوپر ہوچکا اور اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

حال اور زہد و ترک دنیا کا برتاؤ جو احادیث صحیحہ مین مشہور و معروف ہے اور ایسے ہی انبیاء و اولیاء و سلف صالحین کا حال ان حضرات کی فضیلت کے لئے کافی و وافی ہے امام کبیر عارف باللہ خبیر محقق ورع شہیر ابو عبد اللہ حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ نے اون علماء کا ذکر کیا جو دنیا کیطرف مائل ہین اسکے بعد فرمایا کہ یہہ لوگ کہتے ہین کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال تہا یہہ مغرور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذکر کے ساتہہ حجت پکڑتے ہین تاکہ لوگ انکو مال جمع کرنے پر معذور سمجہین حالانکہ شیطان نے انکو خبطی بنادیا اور انکو خبر نہین خرابی ہو تیری اے مفتون تو جو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مال کے ساتہہ حجت پکڑتا ہے سو یہہ شیطان کا کید ہے وہ تیری زبان پر بول رہا ہے تاکہ تو ہلاک ہو اسلئے کہ جب تونے یہہ زعم کیا کہ اخیار صحابہ رضی اللہ عنہم نے تکاثر و شرف و زینت کے واسطے مال کا ارادہ کیا تو تونے بزرگان دین کی غیبت کی اور امر عظیم کیطرف اونکی نسبت کی اور جب تونے یہہ گمان کیا کہ مال حلال کا جمع کرنا اعلی و افضل ہے اوسکے ترک سے تو تونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اور پیغمبرون علیہم السلام کو عیب لگایا اور اونکو جہل کیطرف منسوب کیا اسلئے کہ اونہون نے مال جمع نہین کیا جیسا تونے جمع کیا اور جب تونے یہہ زعم کیا کہ مال حلال کا جمع کرنا اوسکے ترک سے اعلی ہے تو مقرر تونے یہہ زعم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی خیر خواہی نہین کی اسلئے کہ آپنے تو اونکو مال جمع کرنے سے منع فرمایا ہے قسم ہے آسمان کے رب کی تو جھوٹ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے خیر خواہ تہے اونپر مشفق تہے اونکے ساتہہ رؤف رحیم تہے خرابی ہو تیری اے مفتون یہہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ باوجود اونکے فضل و تقوی اور صنائع معروفہ اور اللہ تعالی کی راہ مین مال خرچ کرنے اور صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت جنت کی میدان قیامت اور اوسکے اہوال مین ٹہرائے جائینگے اس سببسے کہ مال حلال تعفف اور نیک کامون مین خرچ کرنے کے لئے کمایا اور اوسکے خرچ کرنے مین افراط تفریط نہین کی اور اللہ سبحانہ کی راہ مین دیا فقراء مہاجرین کے ہمراہ جنت کیطرف دوڑنے سے روکے گئے اونکے پیچہے پیچہے گہٹنون کے بل جاوینگے سو تیرا گمان ہمارے ہمجنس لوگون کے ساتہہ کیا ہے جو کہ دنیا کے فتنون مین غرقاب ہو رہے ہین پس نہایت تعجب ہے ہر ایک مفتون سے جو تخالیط شبہات و حرام مین لوٹ رہا ہے لوگون کے میل کچیل پر جان دیئے ڈالتا ہے شہوات و زینت و مباہات مین لوٹ پوٹ ہو رہا ہے دنیا کے فتنون مین پڑا ہوا ہے پہر باوجود اس سبکے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتہہ حجت پکڑنے کو تیار ہوتا ہے پہر محاسبی رضی اللہ عنہ نے ایک کلام طویل عمدہ بیان کیا اوسمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر فرمایا اوسکے بعد یہہ کہا کہ صحابہ مسکنت کے سبب خوف فقر سے امن مین تہے اپنے رزق مین اللہ تعالی کے ساتہہ وثوق تہا مقادیر اللہ عزوجل کے ساتہہ مسرور بلا مین راضی تہے فراخی مین شکر تنگی مین صبر خوشی مین حمد کرتے تہے اللہ تعالی کے لئے متواضع اپنے نفوس پر موثر علو و تکاثر سے پرہیزگار تہے جب دنیا اونپر متوجہ ہوتی تو غمگین ہوتے فقر آتا تو کہتے مرحبا بشعار الصالحین تجہے اللہ کی قسم کیا تو ایسا ہی ہے واللہ بیشک تجہے اونکے ساتہہ کچہہ مشابہت نہین تیرا حال اونکے احوال کی ضد ہے تو غنی کے وقت سرچڑہتا ہے فراخی کے وقت اتراتا ہے خوشی کے وقت خوش ہوتا ہے اور شکر نعمت کے وقت غفلت کرتا ہے تکلیف کے وقت ناامید ہوتا ہے بلا کے وقت ناخوش ہوتا ہے قضا سے راضی نہین ہوتا فقر کو مبغوض جانتا ہے مسکنت سے نفرت کرتا ہے مال کو دنیا کے تنعم و زہرت و شہوات و لذات کے لئے جمع کرتا ہے اونکا یہہ حال تہا کہ جو اللہ تعالی نے اونکے لئے حلال کیا تہا وہ اوسمین نہایت بے رغبت تہے تو اتنا اوس چیز مین بے رغبت نہین ہے جسکو اللہ تعالی نے تجہپر حرام کیا ہے وہ چہوٹے گناہ کو اسقدر بڑا جانتے تہے کہ تو اوسقدر بڑے گناہ کو عظیم نہین سمجہتا کاش تیرا طیب و احل مال اونکے مال مشتبہہ کی مثل ہو جاوے کاش تو اپنے سیئات سے ایسا ڈرتا جیسے وہ اپنے حسنات کے قبول نہ ہونے سے ڈرتے تہے کاش تیرا صوم اونکے افطار کی مثل تیرا جاگنا اونکی نیند کی برابر تیرے حسنات اونکے ایکحسنہ کی مثل ہون خرابی ہو تیری تجہے تو یہہ چاہئے کہ تو بلغہ یعنی کفاف کے ساتہہ راضی ہو مال والون سے عبرت حاصل کرے جبکہ وہ سوال کے لئے کہڑے کئے جاوینگے اور تو پہلی جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمرے مین سبقت کرے نہ تجہپر روک ٹوک ہو نہ حساب بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقرا پانسو برس پہلے اغنیاء سے جنت مین داخل ہونگے تمام ہوا کلام محاسبی رضی اللہ عنہ کا اور یہہ ایک ٹکڑا ہے اونکے کلام سے بعض شیوخ کبار فرماتے ہین کہ

مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور آپ مجھ سے فقرا کے فضائل اور فقیر کا شرف غنی پر بیان فرمارہے تھے مینے آپکی باتون سے یہ یاد رکھا کہ آپنے
مجھ سے فرمایا کہ تجھے یہ کافی ہے کہ عائشہؓ پانسو برس پہلے اغنیا سے جنت مین داخل ہونگی اور میری بیٹی فاطمہ عائشہ سے چالیس برس پہلے جنت مین داخل ہوگی
رضی اللہ عنہا اسلیئے کہ اونکو بہ نسبت عائشہ کے دنیا کم ملی شیخ عارف مکرم جلیل معظم ابو عبد الرحمن حاتم اصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رَی مین تشریف لیگئے اونکے
ساتھ تین سو بیس آدمی تھے حج کے لیئے جاتے تھے یہ سب صوف پہنے ہوئے تھے انکے ساتھ تھیلی طعام وغیرہ کچھ نہ تھا یہ ایک تاجر متقشف محب مساکین کے یہان
گئے اوس نے اوس رات انکی مہمانی کی جب صبح ہولی تو اوسنے حاتم سے کہا کہ آپکو کوئی حاجت ہے مین ایک فقیہ کی عیادت کے لیئے جایا چاہتا ہون وہ بیمار ہے
حاتم نے فرمایا بیمار کی عیادت مین فضیلت ہے اور فقیہ کیطرف دیکھنا عبادت مین ہی تیرے ساتھ چلتا ہون یہ بیمار محمد بن مقاتل قاضی رَی تھے جب یہ اونکے
دروازے پر پہونچے تو دیکھا کہ دروازہ نہایت خوبصورت چمک دمک کا تھا حاتم متفکر رہے کہنے لگے یارب عالم کا یہ حال پھر انکو اذن دیا گیا یہ اندر گئے تو
گھر مستدیر دکشادہ تھا اوسمین پردے تھے حاتم اور متفکر ہوئے پھر اوس جگہ پہونچے جہان قاضی صاحب تھے وہان دیکھا تو نرم نرم بچھونے بچھے تھے قاضی صاحب
اونپر سو رہے تھے اور سر کے پاس ایک غلام ہاتھ مین چنوری لیئے کھڑا تھا رازی بیٹھ گئے حاتم کھڑے رہے ابن مقاتل نے انکی طرف اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ حاتم
نے کہا مین نہین بیٹھتا قاضی نے کہا شاید آپکی کوئی حاجت ہے حاتم نے فرمایا ہان قاضی نے کہا وہ کیا ہے انہون نے کہا ایک مسئلہ ہے مین تم سے اوسکو پوچھتا
ہون قاضی نے کہا پوچھو حاتم نے کہا تو اوٹھ سیدھا بیٹھ تاکہ مین تجھ سے سوال کرون قاضی اوٹھکے بیٹھ گئے حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے یہ علم کہان سے
لیا قاضی نے کہا ثقات سے اونہون نے مجھے اوسکی حدیث کی حاتم نے کہا اونہون نے کس سے لیا قاضی نے کہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حاتم نے کہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس سے لیا قاضی نے کہا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا حاتم نے کہا نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کس سے لیا قاضی نے کہا جبریل علیہ السلام سے حاتم نے کہا جبریل علیہ السلام نے کس سے لیا قاضی نے کہا اللہ عز وجل سے حاتم نے کہا پس جو جبریل
نے اللہ تبارک وتعالیٰ کیطرف سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچایا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اور اونہون نے
ثقات کو اور ثقات نے تجھے پہونچایا کیا تو نے اوسمین یہ سنا ہے کہ جو شخص اپنے گھر مین امیر ہو اور اوسکے گھر مین ثروت وعمدہ سامان ہو اور اوسکا گھر فراخ
ہو اوسکے لیئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے قاضی نے کہا نہین حاتم نے کہا تو پھر تو نے کسطرح سنا ہے قاضی نے کہا مینے یہ سنا کہ جو شخص دنیا مین بیرغبتی
کرے آخرت مین رغبت اور اپنی آخرت کے لیئے آگے بھیجے مساکین سے محبت رکھے اوسکے لیئے اللہ کے نزدیک نہایت بلند مرتبہ ہے حاتم نے کہا تو پھر تو نے کسکی پیروی
کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب صالحین کی یا فرعون وہامان کی لے برے عالمو تم جیسون کو جاہل دنیا پر جان دینے والا اوسمین رغبت کرنیوالا
دیکھتا ہے تو یہ کہتا ہے عالم کا یہ حال ہے مین کیون اس سے برا ہون پھر حاتم قاضی کے پاس سے چلے گئے اوسکا مرض اور بڑھ گیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہین حاتم رضی اللہ عنہ جنکا ذکر ہوا یہ کبار شیوخ صوفیہ سے ہین انسے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ملے انکا کلام سنا انسے کچھ پوچھا انہون نے جواب دیا
حضرت امام نے انکے جوابکو پسند فرمایا ہمیشہ علما صلحا رقدیما وحدیثا طائفۂ صوفیہ سے اعتقاد رکھتے تھے اونکی زیارت کرتے تھے اونکی مجالست سے برکت حاصل
کرتے تھے اونکی دعا وآثار سے برکت لیتے تھے امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ رابعہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بیٹھا کرتے اونکا ادب کرتے تھے
امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما شیبان راعی کے پاس بیٹھتے تھے شیبان کی حکایت جوان دونون امامون کے ساتھ گزری وہ مشہور ہے کہ امام احمد
رضی اللہ عنہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین شیبان راعی آگئے امام احمد نے امام شافعی سے کہا یا ابا عبد اللہ مین چاہتا ہون
کہ اسکو اسکے نقصان علم پر آگاہ کرون تاکہ بعض علوم مین مشغول ہو امام شافعی نے فرمایا ایسا نکرو امام احمد نے انکا کہنا نہ سنا شیبان سے کہا تم اس مسئلے
مین کیا کہتے ہو کہ ایک شخص رات دن کی پانچ نمازون سے ایک نماز بھول گیا اور یہ نہین جانتا کہ وہ کون نماز تھی یا شیبان اوسپر کیا واجب ہے شیبان نے

کہا یا احمد یہہ ایک قلب ہے کہ اللہ سے غافل ہوگیا سو واجب یہہ ہے کہ اسکو تادیب کیجاوے تاکہ اپنے مالک سے غافل نہو پہر بعد اسکے سب نمازون کو اعادہ کرے
امام احمد بیہوش ہوگئے ایک اور روایت مین یون ہے کہ واجب یہہ ہے کہ پانچون نمازون کے ساتہہ تادیب کیا جاوے جب امام احمد کو ہوش آیا تو امام
شافعی رحمہ اللہ نے اون سے کہا کہ مینے تمسے نہ کہا تہا کہ اسکو نہ چہیڑو دوسری روایت مین یہہ ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے زکوٰۃ کا مسئلہ بہی پوچہا تہا
کہا زکوۃ کتنے مین واجب ہوتی ہے شیبان نے کہا تمہارے مذہب پر تو اونٹون مین اتنے اتنے مین اور گایون مین اتنے اتنے مین بکریون مین اتنے
اتنے مین چاندی مین اتنے اتنے مین سونے مین اتنے اتنے مین کہیتی اور پہلون مین اتنے اتنے مین اور میرے مذہب مین تو سب اوسیکا ہے روایت
ہے کہ جامع مسجد منصور مین ایک بڑے فقیہ کا حلقہ حضرت ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ کے حلقہ کے برابر تہا اس فقیہ کو ابو عمران کہتے تہے شبلی کے کلام کے سبب سے
فقیہ کا حلقہ معطل ہوجاتا تہا ایک دن اصحاب ابو عمران نے شبلی سے حیض کا مسئلہ پوچہا ارادہ اونکے خجل کرنے کا تہا شبلی نے اقوال علما کے بیان کئے
اور جو اختلاف اوس مسئلے مین تہا وہ بہی بیان کیا ابو عمران اوٹہے اور شبلی کے سر پر بوسہ دیا اور کہا اے ابو بکر مینے دس قول اس مسئلے مین تم سے
حاصل کئے کہ مینے اونکو نہین سنا تہا میرے پاس جملہ تین قول تہے روایت ہے کہ ابو العباس ابن سریج فقیہ شافعی ملقب بہ باز اشہب استاذ ابو القاسم
جنید رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوئے اونکا کلام سنا کسی نے فقیہ سے پوچہا کہ تم اس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو فقیہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مین
کیا کہون لیکن یہہ کہتا ہون کہ مین اس کلام کے لئے ایک صولت دیکہتا ہون کہ وہ مبطل کی صولت نہین ہے ابن سریج کا انتقال نہین ہوا یہانتک کہ صوفیہ
کے معتقد ہوئے اونکے طریقے کو پسند کیا بعض علما نے کہا کہ مین ابو العباس بن سریج کی مجلس مین حاضر ہوا اونہون نے فروع و اصول مین بہت اچہا کلام
کیا مجہے اون سے تعجب ہوا جب اونہون نے مجہے تعجب کرتے دیکہا تو کہا تو جانتا ہے کہ یہہ کہان سے ہے یہہ ابو القاسم جنید کی برکت ہے کسی نے عبد اللہ
بن سعید بن کلاب سے کہا کہ تم ہر کسی کے کلام پر اعتراض کرتے ہو یہان ایک شخص ہے اوسکو جنید کہتے ہین مین دیکہون کہ تم اونپر بہی اعتراض کرتے ہو یا نہین
عبد اللہ حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے حلقے مین حاضر ہوئے اونسے توحید کا سوال کیا اونہون نے جواب دیا عبد اللہ حیران رہگئے اون سے عرض کیا
کہ جو آپنے فرمایا اوسے پہر فرمائین اونہون نے پہر کہا لکن نہ اگلی عبارت سے عبد اللہ نے کہا یہہ اور چیز ہے مین اسکو یاد نہین رکہتا آپ پہر اسکو دوبارہ
اعادہ فرمائین اونہون نے اوسکا اعادہ دوسری عبارت سے کیا عبد اللہ نے کہا جو آپ فرماتے ہین اوسکا حفظ مجہسے ممکن نہین ہے آپ اسکو لکہوا دین
جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کلام کو اگر مین جاری کرتا تو مین اوسکو لکہوا دیتا عبد اللہ کہڑے ہوگئے اور اونکے فضل کے قائل ہوئے اونکی علو شان کا
اقرار کیا کسی نے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپنے یہہ علوم کس سے حاصل کئے فرمایا اس سے کہ مین تیس برس تک اس درجے کے نیچے اللہ عز و جل
کے روبرو بیٹہا ایک درجہ اونکے گہر مین تہا اوسکی طرف اشارہ کیا جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مین جانتا کہ آسمان کے نیچے اللہ تبارک و تعالے کے
لئے کوئی علم اس علم سے جسمین ہم اپنے اصحاب و اخوان کے ساتہہ کلام کرتے ہین زیادہ شریف ہے تو مین بیشک اوسکی طرف دوڑتا اوسکو حاصل کرتا اور
یہہ بہی فرمایا کہ ہمنے تصوف کو کچہہ قیل و قال سے حاصل نہین کیا لکن بہوک اور ترک دنیا اور قطع مالوفات مستحسنات اور کثرت ذکر اللہ عز و جل اور اوسکے
ادائے فروض و واجبات و سنن اور جمیع مامور بہ کی پیروی اور سارے منہی عنہ کے چہوڑنے سے حاصل کیا روایت ہے کہ ابو المعالی امام الحرمین رضی اللہ
عنہ ایک دن مسجد مین بعد نماز صبح کے درس دے رہے تہے اون سے بعض شیوخ صوفیہ کا گزر ہوا اونکے ساتہہ اصحاب فقرا تہے کسی جگہہ بلائے ہوئے جاتے
تہے امام الحرمین نے اپنے جی مین کہا کہ ان لوگون کو سوائے کہانے پینے رقص کے اور کوئی شغل نہین ہے جب شیخ دعوت سے لوٹے تو امام الحرمین پر سے
گزر کیا اور اونسے کہا اے فقیہ تم کیا کہتے ہو ایسے شخص کے حق مین کہ وہ صبح کی نماز پڑہتا ہے اور وہ جنب ہے اور مسجد مین بیٹہتا ہے اور علوم کا
درس دیتا ہے اور لوگون کی غیبت کرتا ہے امام الحرمین کو یاد آیا کہ اونپر غسل تہا بعد اسکے صوفیہ مین اونکو حسن اعتقاد ہوا روایت ہے کہ امام احمد

رضی اللہ عنہ باوجود جلالت قدر بعض صوفیۂ عارفین کے بیان کثرت سے آمدورفت رکہتے تہے کسی نے اون سے کہا کہ کیا آپ کسی روایت کے لئے اس
شیخ کے نزدیک آیا جایا کرتے ہین اونہون نے فرمایا اوسکے نزدیک تقویٰ اللہ یا فرمایا معرفۃ اللہ ہے جو راس الامر ہے اسیطرح جبکہ بعض خلفار کی طرف
صوفیہ کی سعایت کی گئی تو اوسنے اونکے قتل کا حکم دیا جنید نے تو اپنے تئین فقہ کے ساتہہ چہپایا مذہب ابو ثور پر فتویٰ دیتے تہے اور شحام رقام نوری
کو پکڑ لیگئے انکے قتل کے لئے چمڑا بچہایا گیا عارف باللہ شیخ ابو الحسن نوری رضی اللہ عنہ آگے بڑہے جلاد نے کہا کیا تم جانتے ہو کسلئے مبادرت کرتے ہو انہون
نے کہا ہان جلاد نے کہا اتنی جلدی کرنے کی کیا وجہ ہے انہون نے فرمایا گہڑی بہر کی زندگی کے ساتہہ مین اپنے اصحاب کو اپنی جان پر اختیار کرتا ہون جلاد
متحیر ہوا اور اس بات کو خلیفہ تک پہونچایا خلیفہ نے اور اون لوگون نے جو اوسکے پاس تہے اس بات سے تعجب کیا قاضی جی بہی وہان حاضر تہے اونہون نے
خلیفہ سے اجازت چاہی کہ اونکے پاس جاوین تاکہ اونسے بحث کرین اونکے حال کا امتحان لین خلیفہ نے قاضی جی کو اس بات کی اجازت دی یہہ وہان
گئے اور کہا کہ ایک آدمی تم مین سے میرے پاس آوے تاکہ مین اوسکے ساتہہ بحث کرون ابو الحسین نوری ہی قاضی جی کے پاس آئے قاضی جی نے
مسائل فقہیہ اونپر پیش کئے ابو الحسین نوری نے اپنے داہنی طرف التفات کیا پہر بائین جانب پہر گہڑی بہر سر نیچا کیا اسکے بعد سب مسئلون کا جواب دیدیا
پہر کہنے لگے وبعد فان للہ عباداً اذا قاموا قاموا باللہ واذا نطقوا نطقوا باللہ اور ایسا کلام کثیر بیان کیا کہ قاضی جی کو رلادیا پہر قاضی
جی نے اون سے پوچہا کہ تم داہین بائین کیا دیکہتے تہے اونہون نے کہا تم نے مجہہ سے مسائل پوچہے اور مین اونکا جواب نہین جانتا تہا تو مین نے
صاحب یمین سے پوچہا اوسنے کہا مجہے علم نہین پہر مینے صاحب شمال سے پوچہا اوسنے بہی کہا مجہے معلوم نہین پہر مینے اپنے دل سے پوچہا تو مجہے میرے
دل نے میرے رب سے خبر دی سو وہی جواب مینے تجہے دیدیا قاضی جی نے خلیفہ کو کہلا بہیجا کہ اگر یہہ لوگ زنادقہ ہین تو زمین کے پردے پر کوئی مسلمان نہین
ہے ایسے ہی یہہ قصہ ہے کہ ایک جماعت فقہارین کی شیخ ابو الغیث بن جمیل قدس سرہ کے پاس کسی چیز مین اونکا امتحان لینے کو آئی جب وہ لوگ اونکے
قریب پہونچے تو اونہون نے فرمایا مرحبا بعبیدی عبدی اونہون نے اس بات کو ایک امر عظیم سمجہا پہر شیخ الطریقین امام الفریقین ابو الذبیح اسمعیل بن محمد
حضرمی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گئے جو شیخ ابو الغیث نے انسے کہا تہا اونسے بیان کیا وہ ہنسے اور کہا کہ اونہون نے سچ کہا تم ہویٰ کے بندے ہو اور ہویٰ
اونکا بندہ ہے یہہ شیخ ابو الغیث جنکا ذکر ہوا ان پڑہ تہے فقہار انکی مجلس مین حاضر ہوتے انسے مسائل دقیقہ پوچہتے یہہ اونکو جواب دیتے تہے استاذ
امام ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالۂ مشہورہ مین فرمایا اما بعد بیشک اللہ تعالےٰ نے اس طائفے کو اپنے اولیار کا خلاصہ ٹہیرایا اور اونکو اپنے
سارے بندون پر بعد رسل وانبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت دی انکے دلون کو اپنے اسرار کا معدن بنایا اپنے انوار طالعہ کے ساتہہ امت مین سے
انکو خاص کیا کدورات بشریہ سے انکو صفا کیا اور جبکہ حقائق احدیت سے انکے لئے متجلی ہوا تو انکو مجالی مشاہدات کیطرف چڑہا دیا آداب عبودیت کے
قیام کی انکو توفیق دی مجاری احکام ربوبیت کا انکو مشاہدہ کرایا یہہ امام قشیری کے کلام کا ایک ٹکڑا ہے پہر آخر رسالے مین یہہ کہا کہ لوگ دو قسم ہین یا تو
اصحاب نقل واثر یا ارباب عقل وفکر اور اس طائفے کے شیوخ ان سب سے بڑہ گئے جو چیز لوگون کے واسطے غیب ہے وہ انکے لئے ظہور ہے اور جو معارف
کہ خلق کو مقصود ہین وہ انکے لئے حق سبحانہ سے موجود سو یہہ اہل وصال ہین اور لوگ اہل استدلال انکا حال یہہ ہے جو کسی شاعر نے کہا ہے

لیلی بوجهک مشرق ۔ وظلامه فی الناس ساری
والناس فی سدف الظلام ۔ ونحن فی ضوء النهار

امام قشیری نے کہا کہ مدت اسلام مین کوئی زمانہ ایسا نہین ہوا کہ اوسمین اس طائفے مین سے کوئی شیخ جسکو توحید مین علو اور قوم کی ہمت
ہو نگرا اوس زمانہ کے ایمۂ علمار اوس شیخ کے منقاد ہوئے اوسکے لئے تواضع کی اوس سے برکت حاصل کی تمام ہوا کلام

شیخ کا ؛

فصل اثبات کرامت کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ کرامت کا ظہور اولیار کرام سے عقلاً جائز نقلاً واقع ہے جواز عقلی اسلیئے ہے کہ ظہور کرامت کا بنظر قدرت اللہ عز وجل کچہہ محال نہین ہے
بلکہ مثل معجزات انبیار علیہم السلام کے قبیل ممکنات سے ہے مشائخ عارفین نظار اصولیین فقہار ومحدثین اہل سنت کا یہی مذہب ہے ان حضرات بابرکات
کی تصانیف اسکے ثبوت پر شرقاً غرباً عرباً عجماً ناطق ہین جمہور ائمہ محققین اہل سنت کے نزدیک قول صحیح ومحقق ومختار یہہ ہے کہ جو معجزات کہ انبیار علیہم السلام
کے لیئے جائز ہین اونکی مثل کرامتین اولیار کے واسطے جائز ہین فرق اتنا ہے کہ معجزات مین تحدی ہے کرامات مین تحدی نہین ہے اس قول پر قرآن شریف
کا اعتراض وارد نہین ہوسکتا اسلیئے کہ قرآن شریف کو تحدی لازم ہے اور جو شخص یہہ کہتا ہے کہ اس قول کی بنا پر کرامت ومعجزے مین التباس ہو جائیگا
کا ایک کا دوسرے سے تمیز نہوگا سو یہہ کہنا اوسکا ٹہیک نہین ہے اسواسطے کہ نبی پر واجب ہے کہ معجزے کے ساتھہ تحدی کرے اوسکو ظاہر کرے اور ولی پر
واجب ہے کہ ا‍ ‍ کو چہپاوے ہان اگر کوئی ضرورت ہو یا اذن ہو یا کوئی حال اسطرح کا غالب ہو گیا کہ اوسکی وجہ سے اختیار نرہا یا کسی مرید کے یقین کو
قوت دے‍ ‍ ے توان صورتون مین اظہار کرامت جائز ہے جیسا کہ بعض اولیار نے ہاتہہ بڑہا کے ہوا مین سے شہد لیا اوسکو اپنے مرید کے موہنہ مین
رکہدیا ‍ ‍ یت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بلاد بعیدہ سے کعبہ دکہا دیا ایک اور شخص نے بعض منکرین کرامت کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے
دکہا دیا امام یافعی یمنی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ہمنے تحقیقاً یہہ سنا کہ ایک جماعت اولیار کا مشاہدہ کیا گیا کہ کعبہ انکا طواف کر رہا ہے اور یہہ طواف تحقیقاً تہا
اور ثقات اتقیا بلکہ سادات علما جنہون نے اس قصہ کا مشاہدہ فرمایا انہین سے بعض کو خود مینے دیکہا امام ابو اسحق اسفرائنی بعض کرامات کو ثابت کرتے ہین
بعض کو نہین کرتے ‍ ‍ مذہب مذہب صحیح مشہور جمہور کے باقی رہا وقوع کرامت کا نقلاً سو قرآن شریف مین کئی جگہہ موجود ہے اور اخبار
و آثار ‍ ‍ ہوا ہے کہ حصر وتعداد سے خارج ہے اب چند آیات یہان لکہی جاتی ہین جو دلیل بیّن ہین ثبوت کرامت پر پہلی دلیل یہہ ہے
‍ ‍ ‍ مین حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے خبر دی ہے کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یا مریم انی
لک ‍ ‍ ‍ قالت ھو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب یعنی جسوقت آتا اوسکے پاس زکریا حجرے مین پاتا اوسکے پاس کچہہ کہانا بولا
ا‍ ‍ ‍ مریم کہان سے آیا تجہکو یہہ کہنے لگی یہہ اللہ کے پاس سے اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے بے قیاس **ف** حضرت زکریا کی بی بی حضرت مریم کی خالہ تہین
انکو وہی رکہنے لگین انکے واسطے مسجد مین الگ حجرہ بنایا دن کو یہہ وہان عبادت کرتین رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھہ گہر لیجاتے ان سے یہہ کرامت دیکہی
کہ بے موسم میوہ خدا کے یہان سے آتا تب حضرت زکریا جو ساری عمر اولاد سے ناامید تہے اب امیدوار ہوئے کہ شاید بے موسم میوہ مجہکو بہی ملے اوسی جگہہ
او‍ ‍ ‍ ‍ ی زکریا کی دوسری دلیل یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت مریم سے ارشاد فرمایا وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا اور ہلا
اپنی طرف سے کہجور کی جڑ اوس سے گریگی تجہپر پکی کہجورین تفسیر مین آیا ہے کہ یہہ زمانہ پکی کہجورونکا نتہا تیسری دلیل قصہ خضر علیہ السلام ہے جو موسی علیہ السلام
کے ساتھہ واقع ہوا جو عجائب کہ خضر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی بتفصیل قرآن شریف مین مذکور ہین چوتہی دلیل قصہ ذو القرنین رضی اللہ عنہ ہے کہ
اللہ تعالے نے کیسے کیسے اسباب اونکے لئے مہیّا کر دئے کہ اونکے سوا کسی کے لئے تیار نہین کئے گئے اسکی خبر بہی اللہ تعالے نے قرآن شریف مین دی ہے
پانچوین دلیل قصہ اصحاب کہف ہے جسکا ذکر قرآن شریف مین فرمایا ہے چہٹی دلیل قصہ آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ ہے جسکا ذکر اس آیت مین ہے قال
الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک یعنی بولا وہ شخص جسکے پاس تہا ایک علم کتاب کا مین لا دیتا ہون تجہکو وہ پہلے
اس سے کہ پہر آوے تیری طرف تیری آنکہہ یہہ سب لوگ جنکا ذکر ہوا نبی نہین ہین اب چند حدیثین لکہی جاتی ہین جنسے کرامت کا ثبوت صراحۃً ہوتا ہے

پہلی حدیث صحیح مشہور جو صحیحین مین ہے یعنی جریج راہب کا قصہ جسمین طفل شیر خوارہ نے مہد مین کلام کیا جبکہ انہون نے اوس سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے
اوس نے کہا فلان چرواہا ہے دوسری حدیث اصحاب غار کی ہے جنپر ایک بڑا پتھر منطبق ہو گیا تھا اس حدیث کے آخر مین یہہ ہے کہ پتھر علحدہ ہو گیا یہہ وہان سے
نکل چلے یہہ حدیث صحیح ہے اسکی صحت پر اتفاق ہے صحیحین مین موجود ہے تیسری حدیث بیل کی ہے جسپر اوسکے مالک نے بوجھہ لادا تھا یا خود سوار ہوا تھا بنابر
اختلاف روایت سو اوسنے مالک کیطرف پہر کے دیکھا اور اوس سے باتین کین کہا مین اسلیے پیدا نہین کیا گیا مین تو کہیتی کے واسطے پیدا کیا گیا ہون لوگون نے
تعجب وخوف سے سبحان اللہ کہا کہ کیا بیل باتین کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مین اسکے ساتھہ ایمان لاتا ہون مین اور
ابو بکر اور عمر یہہ حدیث بہی صحیح مشہور ہے صحیحین وغیرہ مین مذکور ہے اور اسکی صحت پر اتفاق ہے یعنی بیل کی بات کرنے پر اتفاق کیا ہے گو بعض الفاظ حدیث
مین اختلاف ہے چوتہی حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق اور صحیحین مین مذکور ہے یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قصہ اونکے مہمان کے ساتھہ مہمان نے کہا
قسم ہے اللہ کی نہین اوٹہایا ہمنے کوئی لقمہ مگر اوسکے نیچے سے اوس سے زیادہ بڑہ گیا سب لوگون نے کہایا یہانتک کہ سیر ہو گئے اور کہانا پہلے سے زیادہ
ہو گیا حضرت ابو بکر نے کہانے کیطرف دیکھا اپنی بی بی سے کہا اے اخت بنی فراس یہہ کیا ہے اونہون نے کہا قسم ہے مجھے اپنی آنکھہ کی ٹھنڈک کی کہ یہہ پہلے سے
بیشک تین حصے زیادہ ہے پانچوین حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق ہے یہہ ہے کہ صحیحین مین وارد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک
تم سے پہلے امتون مین ایسے لوگ تہے جنکو الہام کیا جاتا تہا اگر اونمین سے کوئی میری امت مین ہے تو وہ عمر ہی ہے چھٹی حدیث یہہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ
سے بطور صحیح ثابت ہوا کہ اونہون نے فرمایا یا ساریۃ الجبل الجبل جمعہ کا دن تہا خطبہ پڑہ رہے تہے انکی آواز اوسیوقت ساریہ تک پہونچ گئی ساریہ
اوسی گہڑی پہاڑ مین ایک جگہہ دشمن سے بچ گئے اس قصے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دو کرامتین ظاہر ہوئین ایک یہہ کہ اونکے لیے ساریہ اور
اونکے ہمراہی مسلمانون کا حال کشف کیا گیا اور دشمن کی حالت بہی دکہا دی گئی دوسری یہہ کہ انکی آواز پہنچا دی گئی ساتوین
حدیث صحیح جسکی صحت پر اتفاق ہے صحیحین مین مذکور ہے ابو سعدۃ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق مین بد دعا کی تو انہون نے بد دعوی کیا
حدیث صحیح متفق علیہ جو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے باب مین وارد ہوئی ہے اس حدیث مین مذکور ہے
کہ انہون نے اوسکی زمین سے کچھہ زمین لیلی ہے سعید نے کہا الہی اگر یہہ عورت جہوٹی ہے تو اسکو اندہا کر دے اور اسی کی زمین مین اسکو مار پس وہ
عورت نہ مری یہانتک کہ اسکی آنکہین جاتی رہین اور ایک بار اپنی زمین مین جا رہی تہی کہ یکایک گڑہے مین گر پڑی اور مر گئی نوین حدیث صحیح بخاری
کی ہے اسمین مذکور ہے کہ ایک عورت نے کہا قسم ہے اللہ کی مینے کسی قیدی کو نہین دیکہا کہ وہ خبیب سے بہتر ہو قسم ہے اللہ کی بیشک ایک دن مینے اوسکو
انگور کا خوشہ کہاتے پایا وہ اوسکے ہاتھہ مین تہا اور بیڑیان اوسکے پاؤن مین پڑی تہین مکے مین وہ زمانہ پہلون کا نہ تہا وہ عورت کہتی تہی بیشک رزق
ایک رزق تہا کہ اللہ تعالے نے خبیب کو دیا تہا یہہ عورت حارث بن عامر بن نوفل کی بیٹی تہی جیسا کہ حدیث مین ذکر کیا ہے دسوین حدیث صحیح بخاری کی
ہے جو کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کے باب مین وارد ہوئی ہے اس حدیث مین مذکور ہے کہ یہہ دونون اندہیری رات مین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے چلے انکے ہمراہ آگے آگے مثل دو چراغون کے تہے جب یہہ جدا ہوئے تو اونمین سے ہر ایک کے ساتھہ ایک ایک ہو گیا یہانتک کہ
اپنے اپنے گہر پہونچ گئے گیارہوین وہ حدیث صحیح ہے جسمین ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے بادل مین یہہ آواز سنی کہ فلان شخص کے باغ کو پانی پلا بارہوین
حدیث یہہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے اوس شیر سے کہا جسنے لوگون کا رستہ روکا تہا کہ تو الگ ہو جا اوسنے دم ہلائی اور چلا گیا
پہر لوگ چلے گئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالے سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالے اوس سے
ہر چیز کو ڈرا دیتا ہے تیرہوین یہہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علا بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کو کسی غزوے مین بہیجا انکے اور

اوسکا گزر منصور بن عمار واعظ رضی اللہ عنہ کی مجلس پر ہوا اون سے ایک فقیر کچھہ مانگ رہا تہا اور وہ کہہ رہے تہے کہ جو شخص اس فقیر کو چار درہم دیگا مین اوسکے لئے چار دعائین کرونگا غلام نے چارون درہم فقیر کو دیدیے منصور نے کہا تو کیا چاہتا ہے کہ مین تیرے لئے دعا کرون غلام نے کہا میرا ایک مالک ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکی ملک سے خلاصی پاجاؤن اونہون نے اوسکے لئے دعا کی منصور نے کہا اور غلام نے کہا اللہ میرے درہمون کا عوض کردے اونہون نے اسکی بہی دعا کی پہر کہا اور اوسنے کہا ایک یہہ ہے کہ اللہ میری اور میرے مالک کی توبہ قبول کرے اونہون نے اسکے لئے بہی دعا کی پہر کہا اور اوسنے کہا ایک یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ میری اور میرے مالک کی اور تمہاری اور قوم کی مغفرت فرمائے منصور نے اسکی بہی دعا کی اسکے بعد وہ غلام لوٹ کے اپنے مالک کے پاس گیا اوسنے کہا دیر کیون کی اوس نے سارا قصہ بیان کیا مالک نے کہا اوس نے کیا دعا کی غلام نے کہا یہہ کہ تو مجھے آزاد کردے اوسنے کہا جا تو لوجہ اللہ آزاد ہے مالک نے کہا دوسری کون دعا ہے غلام نے کہا یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے درہمون کا بدلا کردے مالک نے کہا میرے مال سے تیرے لئے چار ہزار درہم ہین مالک نے کہا تیسری کون دعا ہے غلام نے کہا یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ تیری توبہ قبول کرے مالک نے کہا مینے توبہ کی چوتہی دعا کیا ہے اوسنے کہا یہہ ہے کہ اللہ تعالےٰ میری اور تیری اور واعظ اور قوم کی مغفرت کرے اوسنے کہا یہہ میرے بس کی بات نہین ہے جب رات ہوئی تو اوسنے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہنے والا اوس سے کہتا ہے کہ تونے تو جو تیرے اختیار مین تہا کردیا کیا تو یہہ گمان کرتا ہے کہ جو بات میرے کرنے کی ہے مین اوسکو نکرونگا مقرر مینے تجھکو اور غلام کو منصور بن عمار کو اور حاضرین کو بخشدیا اور مین ارحم الراحمین ہون ؛

حکایت اگلی امتون مین ایک بادشاہ کافر نہایت سرکش تہا مسلمانون نے اوس سے جہاد کیا اوسکو پکڑکے قید کرلیا پہر مسلمانون نے کہا کہ اسکو کس چیز سے قتل کرین سب کی راے اس بات پر قرار پائی کہ ایک بڑی دیگ تیار کرین پہر اسکو اوسمین رکہدین اور اوسکے نیچے آگ جلادین اسکو یکبارگی قتل نکرین تاکہ یہہ عذاب کا مزہ چکہے پہر ایسا ہی کیا اوسنے اپنے معبودون کو ایک ایک کرکے پکارنا شروع کیا اے فلانے مین تجہے پوجتا تہا تو مجھے اس بلا سے بچالے جب اوسنے دیکہا کہ معبودون نے اوسکو کچھہ نفع نہ پہونچایا تو اوسنے آسمان کیطرف سر اوٹہایا اور کہا لا الہ الا اللہ اور اخلاص سے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان سے ایک پانی کا پرنالہ اوسپر ڈالا اوسنے آگ کو بجہادیا اور ایک ہوا آئی اوسنے دیگ کو اوٹہا کے آسمان زمین کے درمیان مین چکر دینا شروع کیا اور وہ لا الہ الا اللہ کہتا جاتا پہر اوسکو ایسی قوم مین پہنکدیا جو اللہ عزوجل کو نہین پوجتی تہی اور یہہ لا الہ الا اللہ کہتا تہا اون لوگون نے اسکو نکالا اور کہا تیرا برا ہو تجھے کیا ہوا اوسنے کہا مین فلان قوم کا بادشاہ ہون اور میرا قصہ ایسا ایسا ہے سب قصہ اوسنے بیان کیا وہ سب ایمان لے آئے رحمۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ؛

حکایت دو جوان آدمی ملک شام مین عبادت کرتے تہے اونکی حسن عبادت کی وجہ سے اونکو صبیح و ملیح کہتے تہے کئی دن تک بہوکے رہے پہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ جنگل کیطرف چلین شاید کسی آدمی سے ملاقات ہوگی تو اوسکو کچھہ دین کی بات سکہائینگے امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اوسکے سبب سے ہمکو نفع دیگا پہر وہ چلے یہہ دونون کہتے ہین کہ جب ہم جنگل مین پہونچے تو ایک کالا آدمی سر پر لکڑی کا بہار رکہے ہوئے ہمارے سامنے آیا ہم نے اوس سے کہا اے شخص تیرا رب کون ہے اوسنے بہار اپنے سر سے پہینک مارا اور اوسپر بیٹہہ گیا پہر کہا تم مجھہ سے یہہ نہ پوچہو کہ تیرا رب کون ہے تم تو مجہسے یہہ پوچہو کہ تیرے دل مین ایمان کا محل کہان ہے ہم آپس مین ایک دوسرے کو دیکہنے لگے پہر اوسنے ہم سے کہا پوچہو پوچہو مرید کے سوال منقطع نہین ہوتے جب اوسنے ہمکو دیکہا کہ ہمنے اوسکو جواب نہ دیا تو اوسنے کہا الٰہی اگر تو یہہ جانتا ہے کہ تیرے لئے ایسے بندے ہین کہ جب وہ تجہہ سے سوال کرین تو تو اونکو دیوے میرے تو اس بہارے کو سونا کردے ناگاہ سونے کی ٹہنیان چمکنے لگین پہر کہا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ تیرے لئے ایسے بندے ہین کہ گمنامی اونکو زیادہ

محبوب ہے شہرت سے تو تو اسکو لکڑیان کر دے پہر وہ بہار الکڑیان ہوگیا وہ اوسکو اپنے سر پہ اوٹہا کے چلدیا ہمکو یہہ جرأت نہ ہوئی کہ ہم اوسکے پیچھے جاتے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت اوستاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یعقوب بن لیث کو ایک بیماری ہوئی طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہوگئے لوگون نے کہا کہ تمہارے ملک مین ایک نیک آدمی ہے اوسکو سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اگر وہ تمہارے لئے دعا کرے تو شاید اللہ سبحانہ اوسکی دعا قبول فرمائے پہر اونکو طلب کیا اونسے کہا آپ میرے لئے دعا کرین سہل نے کہا میری دعا تیرے حق مین کیونکر قبول ہو سکتی ہے تیری قید مین تو مظلوم ہین اوسنے سب قیدیون کو چہوڑ دیا سہل نے کہا الٰہی جسطرح تونے اوسکو معصیت کی ذلت دکہائی اسیطرح اوسکو طاعت کی عزت دکہا دے اور اسکی بیماری کو دور کر دے یعقوب اچہے ہوگئے بہت مال پیشکش کیا سہل نے قبول نہ کیا لوگون نے کہا اگر تم مال کو لے لیتے اور فقیرونکو دیدیتے تو اچہا ہوتا سہل نے جنگل کی کنکریون کیطرف دیکہا وہ سب جواہر ہوگئین پہر کہا جسکو اسکی مثل دیا جاوے وہ یعقوب بن لیث کے مال کا کب محتاج ہوگا ؛

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشہ چشمے باکنند

حکایت سعید بن یحیی بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ سایہ مین بیٹھے تہے مینے اون سے کہا اگر آپ اللہ عز وجل سے دعا کرتے کہ آپکے رزق مین وسعت دے تو مین امید رکہتا ہون کہ وہ قبول کرتا عبد الواحد نے کہا میرا رب اپنے بندون کے مصالح کو خوب جانتا ہے پہر کنکریان زمین سے اوٹہائین اور کہا الٰہی اگر تو چاہے کہ انکو سونا کر دے تو کر سکتا ہے قسم ہے اللہ کی کہ وہ اونکے ہاتہ مین سونا ہوگئین اونکو میری طرف پہینکدیا اور کہا تو اسکو خرچ کر دنیا مین کوئی خیر نہین ہے مگر آخرت کے لئے ؛

حکایت قریش کے چند آدمی عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹہا کرتے تہے ایک دن وہ لوگ انکے پاس آئے اور کہا ہم ضائع ہونے سے ڈرتے ہین عبد الواحد رضی اللہ عنہ نے آسمان کیطرف دیکہا اور یہہ دعا پڑہی اللھم انی اسألك باسمك المرتفع الذی تکرم بہ من شئت من اولیائك وتلھمہ الصفی من احبابك ان ترزقنا برزق من لدنك الساعۃ تقطع بہ علائق الشیطان من قلوبنا وقلوب اصحابنا فانك انت الحنان المنان القدیم الاحسان اللھم الساعۃ الساعۃ لوگون نے چہت کی کہڑکہڑاہٹ کو سنا پہر اونپر درہم و دنانیر برسے عبد الواحد رحمہ اللہ نے کہا غنی ہو جاؤ اللہ عز وجل کے ساتہ اوسکے غیر سے اسکو اونکے اصحاب نے لے لیا اونہون نے اوسمین سے کچہہ نہ لیا رحمہ اللہ

حکایت شقیق بلخی اور ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہما ابو یزید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے دسترخوان لایا گیا ایک جوان آدمی ابو یزید کی خدمت کیا کرتا شقیق نے اوس سے کہا اے میرے بیٹے یا کہا اے جوان تو ہمارے ساتہہ کہا اوسنے کہا مین روزہ دار ہون ابو تراب نے کہا تو کہا تیرے لئے ایک مہینے کے روزون کا اجر ہے اوسنے انکار کیا پہر شقیق نے کہا کہا تیرے لئے ایک سال کے روزون کا ثواب ہے پہر بہی اوسنے نہ مانا ابو یزید نے فرمایا اوس شخص کو چہوڑ دو جو اللہ تعالی کی آنکہہ سے گر گیا سال بہر کے بعد اوس جوان نے چوری کرنا شروع کیا پہر اوسکا ہاتہ کاٹا گیا نعوذ باللہ من سخط اللہ ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین بلاد یمن مین ایک شخص کے ہاتہ مین سلعہ تہا وہ اوسکو لئے ہوئے ایک جماعت صالحین کے پاس پہرا تا کہ اونکی دعا سے وہ جاتا رہے وہ نہ گیا پہر وہ ابن عجیل کے پاس آیا اونسے کہا تم میرے لئے دعا کرو کہ یہہ میرے ہاتہ مین سے دور ہو جاوے دو نہین کسی کے ساتہ صالحین مین سے حسن ظن نہ رکہونگا ابن عجیل نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو اپنا ہاتہ لا وہ ہاتہ لایا انہون نے اوسکو چہوا اور ایک کپڑے سے اوسے لپیٹ دیا اور کہا تو اسکو نہ کہولنا یہانتک کہ تو اپنے گہر پہونچے وہ شخص اور اوسکے رفیق انکے پاس سے چلے راہ مین

سلعہ نام رسولی ۱۲

کسی گاؤن پر انکا گزر ہوا یہہ گاؤن مین گئے وہان سے صبح کے کہانے کے لئے روٹی اور دودہ خریدا روٹی کے ٹکڑے کئے یمن والے اسکو ثُرافہ کہتے ہین اور وہ سلعہ اوسکی دہنی ہتیلی مین تہا وہ اوسکو بہولگیا پہر ملا کہولڈالا کہانا شروع کیا جب کہانے سے فارغ ہوا تو اوسکا کچہہ اثر نہ پایا اور نہ باقی ہتیلی سے اوسکی جگہہ کا تمیز ہوا یہہ اوس حکایت کا مضمون ہے گو اوسکے لفظ بعینہ نہین ہین ؛

حکایت بعض سلف سے منقول ہے کہ ایک شخص کے دوسرے شخص پر سو دینار قرض تہے ایک مدت ادا سے قرض کی مقرر کی تہی وثیقہ لکہدیا تہا جب مدت تمام ہوگئی ادائی کا وقت آیا تو اوسنے وثیقہ مانگا اسنے وثیقے کو ڈہونڈا وہ نہ ملا یہہ شخص بنان حمال رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اون سے دعا چاہی انہون نے کہا مین بوڑہا ہوگیا ہون مجہے حلوی محبوب ہے تو جا ایک رطل حلوی کاغذ مین بندہا ہوا میرے لئے لے آکہ مین تیرے واسطے دعا کرون وہ گیا اور جو شیخ نے فرمایا تہا لے آیا شیخ نے کہا کاغذ کو کہول اوسنے کہولا دیکہا تو اوسمین وہی وثیقہ تہا بنان نے کہا تو اپنا وثیقہ لیلے اور یہہ حلوی بہی لیلے اپنے بچونکو کہلادے وہ حلوی اور وثیقہ لیکے چلا گیا بنان نے اوسمین سے کچہہ نہ لیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بنی اسرائیل مین ایک عورت تہی اوسکا گہر بادشاہ کے محل کے متصل تہا اوسکے سبب سے بادشاہ کا محل بدزیب معلوم ہوتا تہا جب بادشاہ چاہتا کہ اوسکا گہر خرید لیوے تو وہ انکار کرتی نہین بیچتی ایکبار اوس عورت نے سفر کیا بادشاہ نے اوسکے گہر گرانے کا حکم دیا وہ ڈہا دیا گیا جب وہ سفر سے پہر کر آئی تو کہنے لگی میرا گہر کسنے گرایا کسی نے کہدیا کہ بادشاہ نے اوسنے اپنی آنکہین آسمان کیطرف اوٹہائین اور کہا الٰہی وسیدی ومولائی غبت انا وانت حاضر وانت للضعیف معین وللمظلوم ناصر پہر بیٹہہ گئی اتنے مین بادشاہ اپنی اردلی کے ساتہہ نکلا جب بادشاہ کی نظر اوسپر پڑی تو کہا اب کیا انتظار کرتی ہے اوسنے کہا تیرے محل کی ویرانی کا انتظار کر رہی ہون بادشاہ نے اوسکی بات کا ٹہٹا کیا ہنسنے لگا جب رات آئی تو وہ اور اوسکا محل زمین مین دہس گیا محل کی بعض دیوارون پر یہہ شعر لکہے ہوئے پائے ؎

أتهزأ بالدعاء وتزدريه	وما يدريك ما صنع الدعاء
سهام الليل لا تخطي ولكن	لها أمد وللأمد انقضاء
وقد شاء الإله بما تراه	فما للملك عندكم بقاء

حکایت عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہین ایک شخص بنی اسرائیل مین سے دریا کے کنارہ پر گیا اوسنے دیکہا کہ ایک آدمی باواز بلند پکار رہا ہے ہوشیار ہو جو شخص مجہے دیکہے اوسے چاہیئے کہ ہرگز کسی پر ظلم نکرے وہ شخص اوسکے قریب گیا اوس سے پوچہا اے بندے اللہ کے تیری کیا خبر ہے اوس نے کہا مین ایک سپاہی تہا مین ایک دن اس کنارے پر آیا مینے ایک شکاری کو دیکہا کہ اوسنے ایک مچہلی کو شکار کیا مینے اوس سے سوال کیا کہ وہ مچہلی مجہے دیدے اوسنے انکار کیا پہر مینے کہا بیچدے اوسنے نہ مانا مینے اوسکے سر پر کوڑا مارا اور مچہلی اوس سے چہین لی اوسکو اپنے ہاتہہ مین لٹکائے ہوئے لیچلا مین اپنے گہر کو جارہا تہا کہ مچہلی نے میرا انگوٹہا پکڑ لیا مینے چاہا کہ اوس سے چہوڑا لون مگر نہ چہوڑا سکا پہر مین اپنے گہر آیا گہر والون نے بہت تدبیرین کین کہ میرا انگوٹہا چہڑائین پر نہ چہڑا سکے مگر بعد محنت کے کسی نے یون کہا کہ جب مچہلی کہانے کے لئے اوسکے سامنے لائی گئی اوس وقت اوسنے انگوٹہا پکڑ لیا غرضکہ صبح کو میرا انگوٹہا ورم کر آیا پہر پہول گیا اور جہان جہان مچہلی کے دانت لگے تہے وہان سے چشمے جاری ہوگئے مین ایک طبیب محسن کے پاس گیا اوسنے جب انگوٹہے کو دیکہا تو کہا یہہ بلاشک اکلہ ہے اگر تیرا انگوٹہا نہ کاٹا جائیگا تو تو ہلاک ہو جائیگا پہر مینے اوسکو کاٹ ڈالا تو وہ بیماری میری ہتیلی مین ہوگئی مین پہر طبیب کے پاس گیا اوسنے کہا اگر تیری ہتیلی نہ کاٹی جائیگی تو تو ہلاک ہو جائیگا مینے اوسکو بہی کاٹ ڈالا وہ مرض میرے ہاتہہ مین ہوگیا پہر طبیب کے پاس گیا اوسنے کہا اگر ہاتہہ نہ کاٹا جائیگا تو تو مر جائیگا مینے ہاتہہ بہی کاٹ ڈالا پہر وہ بیماری میرے بازو مین ہوگئی جب مینے یہہ حال دیکہا تو مین اپنے گہر سے بہاگ کے نکلا ایک وقت مین شہرون مین جارہا تہا اور دیوانے کیطرح چیختا چلاتا پہرتا تہا کہ ایک بڑا درخت دکہائی دیا مینے اوسکے سائے مین پناہ لی اوسکی جڑ کے پاس مجہے نیند آگئی خواب مین

ایک شخص آیا اوسنے کہا تو کبتک اپنے اعضا کاٹکر پہینکیگا جوڑ جوڑ جدا کریگا حق حق والیکو پہیر دے بیشک تجہے نجات ہوگی پہر مین جاگ اوٹہا اور حق کو
جان لیا اور سمجہ گیا کہ یہہ اللہ عزوجل کیطرف سے ہے پہر مین مچہلی والے کے پاس گیا اوسے دیکہا تو اوسنے اپنا جال پہینکا تہا مینے جال نکالنے تک اوسکا
انتظار کیا ناگاہ اوسمین بہت سی مچہلیان تہین مینے کہا اے اللہ کے بندے مین تیرا غلام ہون اوسنے کہا اے بہتیجے تو کون ہے مینے کہا مین وہی سپاہی
ہون جسنے تیرے سرکو کوڑے سے مارا تہا اور مچہلی تجسے لیلی تہی اور مینے اپنا ہاتہ اوسے دکہایا اوسنے جب ہاتہ دیکہا تو اوسنے اللہ تعالی کی بلا اور
اوسکے غصے سے پناہ مانگی اور مجہہ سے کہا کہ مینے تجہے معاف کیا پہر میرے بازو سے کیڑے نکل پڑے جب مینے پہرنے کا ارادہ کیا تو اوسنے کہا ٹہیر جا یہہ مجہسے
عدل ہوا مینے ایک بیقدر مچہلی کے سبب سے تجہپر بددعا کی تہی وہ قبول ہوگئی پہر میرا ہاتہ پکڑا مجہہ اپنے گہر لے گیا اپنے لڑکے کو بلایا اوس سے کہا اس کونے
کو کہودا اوسنے کہودا تو اوسمین سے ایک تہیلیا نکلی اوسمین تیس ہزار درہم تہے اپنے بیٹے کو حکم دیا اوسنے میرے لئے اوسمین سے دس ہزار درہم گن دئے
اور کہا تو انکو خرچ کرنا اپنے بعض مصائب کو درست کرلینا پہر اپنے بیٹے کو حکم دیا تو اوسنے دس ہزار درہم اور گن دئے اور کہا انکو اپنے محتاج پڑوسیون قرابت
والون کو دیدینا پہر جب مینے قصد جانے کا کیا تو مینے اوس سے کہا کہ مین تجہے اللہ کی قسم دیتا ہون تو مجہے بتادے کہ تونے مجہپر کسطرح بددعا کی تہی کہا جبکہ
تونے میرے سر کو مارا تہا اور مجہسے مچہلی لیلی تہی تو مینے آسمان کیطرف دیکہا اور رو دیا مینے کہا یارب خلقتنی وخلقتہ وجعلتہ قویا وجعلتنی ضعیفا
ثم سلطتہ علی فلا انت منعتہ من ظلمی ولا انت جعلتنی قویا امتنع من ظلمہ فاسألك بالقدرۃ التی بہا خلقتنی وجعلتہ قویا وجعلتنی ضعیفا
ان تجعلہ عبرۃ لخلقك رحمہما اللہ تعالے

حکایت علی بن حرب رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ ایکدن مین اور بعض جوان آدمی موصل کے دریا کے کنارے پرگئے ایککشتی مین سوار ہوئے جب
شہر سے دور اور کنارے کے وسط مین پہونچے تو ناگاہ ایک بڑی مچہلی کنارے سے کشتی مین چڑہ آئی جوان لوگ کہڑے ہوگئے کنارے پر اوترپڑے
تاکہ مچہلی بہوننے کے لئے لکڑیان جمع کرین مین بہی اونکے ساتہ اوترا ہم سب کنارے پر جارہے تہے اور ہم سے قریب ایک ویرانہ تہا ہم اوسکی طرف چلے
کہ اوسکے آثار دیکہین ناگاہ وہان دیکہا کہ ایک آدمی کی مشکین بندہی ہوئی ہین اور دوسرا آدمی ذبح کیا ہوا اوسکے پاس پڑا ہے اور ایک خچر کپڑے
کا لدا ہوا کہڑا ہے ہمنے اوس شخص سے پوچہا تیرا کیا قصہ ہے اور یہہ مذبوح کون ہے اوسنے کہا مینے اس شخص کا خچر کرایہ کیا تہا یہہ مجہے پہیر کر اس جگہہ لے آیا
اور مشکین باندہ دین جیسا کہ تم دیکہہ رہے ہو پہر مجہسے کہا کہ ضرور ہی تجہے قتل کرونگا مینے اس سے اللہ تعالے کے ساتہ عہد کیا کہ یہہ مجہپر ظلم کرے
میرے قتل کے گناہ کا نفع نہ کمالے میری روح نہ سلب کرے بلکہ سامان لیلیوے اور وہ میری طرف سے معافی مین ہے اور مینے اوسکے لئے اللہ تعالے
کی قسم کہائی کہ مین ہرگز کسی شخص کو اس امر کی اطلاع بہی نکرونگا مین اوسکو اللہ تعالے کی قسم دیتا رہا اوسنے کچہ نہ مانا اوسکی کمر مین چہری تہی اوسنے
اپنا ہاتہ کہینچنے کے لئے اوسکی طرف بڑہایا اوسکا غلاف سے نکلنا اوسپر مشکل ہوا وہ اوسکو کہینچتا رہا یہانتک کہ بمشکل نکلی پہر اوسکے حلق مین جالگی اور
اوسکو ذبح کرڈالا جیسا کہ تم دیکہہ رہے ہو اور میری یہہ حالت ہے ہم نے اوسکی مشکین کہولین خچر اور سامان اوسکو دیا وہ چلا گیا ہم کشتی مین لوٹ کے
آئے جب ہم کشتی مین سوار ہوئے تو مچہلی کود کے کنارے کیطرف چلی گئی یہہ جو دیکہا سُنا نہایت تعجب کی بات ہے فسبحان اللطیف الخبیر

حکایت بعض صالحین رحمہم اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مین ایک وقت کعبے کا طواف کررہا تہا کہ ناگاہ ایک عورت اپنے کاندہے پر چہوٹا
بچہ لیئے ہوئے یہہ کلمے کہرہی تہی یاکریم یاکریم عہدك القدیم مینے اوس سے کہا یہہ کیا عہد ہے جو تیرے اور اوسکے درمیان مین ہے اوسنے کہا مین ایک
جہاز مین سوار ہوئی اور ہمارے ساتہ ایک جماعت سوداگرون کی تہی ہوا مخالف چلی جہاز اور جو اوسمین تہے سب ڈوب گئے سوا میرے اور
اس بچے کے اونمین سے کوئی نہ بچا مین اور یہہ بچہ میری گود مین ایک تختے پر تہے اور ایک کالا آدمی دوسرے تختے پر تہا جب صبح روشن ہوئی تو اوس

شخص نے میری طرف دیکھا اور پانی کو اپنے ہاتھون سے ڈھکیلنا شروع کیا یہانتک کہ میرے قریب آگیا اور ہمارے ساتھہ تختے پر چڑہ آیا اور مجھے اپنے نفس سے پھسلانے لگا مینے کہا اے اللہ کے بندے تو اللہ تعالے سے نہین ڈرتا ہے ہم تو ایسی بلا مین گرفتار ہین کہ طاعت کے ساتھہ بہی اوس سے نجات کی امید نہین پہر معصیت کا کیا کہنا اوسنے کہا یہ باتین جانے دے قسم ہے اللہ کی کہ مین تو یہ کام ضرور ہی کرونگا عورت کہتی ہے کہ یہ بچا میری گود مین سوتا تہا مینے اوسکے چٹکی لی وہ جاگ اوٹہا اور رونے لگا مینے اوس سے کہا اے اللہ کے بندے تو مجھے اتنا چھوڑ کہ مین اسکو سُلا دون اور جو اللہ تعالے نے ہمپر مقدر کیا ہے وہ ہوجائیگا اوسنے اپنا ہاتہ بچے کیطرف بڑہایا اور اوسکو دریا مین ڈالدیا مینے آسمان کیطرف دیکھا اور یہ کہا یا من یحول بین المرء وقلبه حل بینی وبین هذا الاسود بحولك وقوتك انك علی کل شیئ قدیر قسم ہے اللہ کی کہ مین ان کلمون کو پورا نہ پائی تہی کہ ایک جانور دریائی جانورون سے ظاہر ہوا اوسنے اپنا مونہہ کہولا اور کالے کو لقمہ کرکے دریا مین غوطہ مارگیا اللہ تعالے نے اپنے حول وقوۃ سے مجھکو اوس سے بچالیا اللہ سبحانہ وتعالے قادر ہے جو چاہے کرے دریا کی موجین مجھے دہکّے دیتی رہین یہانتک کہ ایک جزیرے کیطرف مجھے پھینکدیا مینے اپنے جی مین کہا کہ اس جزیرے کی ترکاری کہاؤن اسکا پانی پیون یہانتک کہ اللہ تعالے اپنا حکم لے آوے اسلیئے کہ نہین ہے کشائش مگر اوسی سے پہر مین چار دن تک ٹہیری رہی جب پانچوان دن آیا تو ایک جہاز دور سے دریا مین دکہائی دیا مین ایک ٹیلے پر چڑہ گئی کپڑے سے جہاز والون کو اشارہ کیا اونمین سے تین آدمی کشتی مین بیٹہہ کے میری طرف آئے مین اونکے ساتھہ کشتی مین سوار ہوگئی جب جہاز مین پہونچی تو ناگاہ وہی بچہ جسکو کالے نے دریا مین پھینکدیا تہا ایک آدمی کے پاس موجود ہے مجھہ سے رہا نہ گیا مین بچے پر گر پڑی اوسکی دونون آنکھون کے درمیان کا بوسہ لیا اور مینے کہا قسم ہے اللہ کی یہ میرا بچہ ہے میرے کلیجے کا ٹکڑا ہے جہاز والون نے مجھہ سے کہا تو کیا دیوانی ہے یا تیری عقل مین خلل آگیا ہے مینے کہا نہ تو مین دیوانی ہون نہ میری عقل مین خلل آیا لیکن ماجرا ایسا ایسا ہے اور سارا قصہ آخر تک اونسے بیان کیا جب اونہون نے مجھہ سے یہ قصہ سُنا تو اپنے سر جہکائے اور کہنے لگے اے عورت بیشک تونے ہمکو ایسی بات کی خبر دی جس سے ہمکو تعجب ہوا ہم بہی ایسے امر کی خبر دیتے ہین جس سے تجہے تعجب ہوگا ہم جارہے تہے نہایت اچہی ہوا چل رہی تہی کہ ناگاہ ایک جانور ہمارے سامنے آیا اور ہمارے آگے ٹہیر گیا یہ لڑکا اوسکی پیٹہہ پر تہا اور ناگاہ ایک پکارنیوالا پکارتا تہا کہ اگر تم اس لڑکے کو اوسکی پیٹہہ پر سے لوگے فبہا ورنہ تم سب ہلاک ہوجاؤگے پہر ایک شخص ہم مین سے اوسکی پیٹہہ پر چڑہا اور لڑکے کو لیلیا جب وہ اوسکو لیکے کشتی مین آگیا تو وہ جانور دریا مین غوطہ مار گیا ہمنے اس سے تعجب کیا اور اوس سے جسکی تونے ہمکو خبر دی ہمنے اب اللہ تعالے سے عہد کرلیا کہ آجکے بعد پہر وہ ہمکو معصیت پر نہ دیکھے عورت کہتی ہے کہ سب جہاز والون نے توبہ کی فسبحان اللطیف الخبیر جمیل العوائد سبحان مدرك الملهوف عند الشدائد ✦

حکایت روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین ایک تاجر بلاد شام سے مدینے کیطرف اور مدینے سے شام کی طرف تجارت کیا کرتا اللہ عز وجل پر بہروسا کرکے قافلون کے ساتہہ نہین جاتا تہا ایک بار وہ شام سے مدینے کو آتا تہا کہ ایک چور گہوڑے پر سوار تاجر کے سامنے آیا اوسکو آواز دی تاجر اوسکے لئے ٹہیر گیا اسنے کہا تو میرا مال لیلے اور راہ چہوڑ دے چور نے کہا مال تو میرا ہی ہے میرا ارادہ تو تیری جان کا ہے تاجر نے کہا تو میری جان کو کیا کریگا مال لیلے اور رستہ چہوڑ دے چور نے وہی کہا جو پہلے کہا تہا تاجر نے کہا تو مجھے اتنی مہلت دے کہ مین وضو کرلون اور نماز پڑہ لون اور اپنے رب عز وجل سے دعا مانگون چور نے کہا کر جو تجہے کرنا ہے غرضکہ تاجر کہڑا ہوا وضو کیا چار رکعت نماز پڑہی پہر دونون ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہائے دعا کی اوس دعا مین سے یہ لفظ ہین یا ودود یا ودود یا ودود یا ذا العرش المجید یا مبدئ یا معید یا فعال لما یرید اسألك بنور وجهك الذی ملأ ارکان عرشك واسألك بقدرتك التی قدرت بها علی جمیع خلقك وبرحمتك التی وسعت کل شیئ

لا الہ الا انت یا مغیث اغثنی اس کلمے کو تین بار کہا جب دعا سے فارغ ہوا تو ناگاہ ایک شخص فرس اشہب پر سوار سبز لباس پہنے ہوئے ہاتھ مین نور
کا برچھا لیے ہوئے موجود ہوا چور نے جب سوار کو دیکھا تو اوسنے تاجر کو چھوڑ دیا سوار کیطرف چلا جب اوسکے قریب پہونچا تو سوار نے چور پر حملہ کیا اور
ایسا برچھا لگایا کہ اوسکو گھوڑے سے گرا دیا پہر تاجر کے پاس آیا اس سے کہا کہڑا ہو چور کو قتل کر تاجر نے کہا تو کون ہے مینے تو کبہی کیکو قتل نہین کیا
اور نہ مجھے اوسکا مارنا بہلا لگتا ہے پہر سوار خود چور کیطرف گیا اوسکو قتل کر ڈالا لوٹکے پہر تاجر کے پاس آیا اور کہا تو جان لے کہ مین ایک فرشتہ ہون
تیسرے آسمان کے فرشتون سے جب تونے اول بار دعا کی تو ہمنے آسمان کے دروازون کی کہڑ کہڑاہٹ سُنی ہمنے کہا کوئی امر حادث ہوا پہر
دوسری بار تونے دعا کی تو دروازے آسمان کے کہولدیئے گئے اور اونمین چنگاریان تہین جیسے آگ کی چنگاریان ہوتی ہین پہر تیسری بار تونے
دعا کی تو جبریل علیہ السلام اوترے یہہ ندا کرتے تہے کہ کون ہے اس مکروب کیلئے سومینے اپنے ربسے دعا کی کہ اوسکے قتل کی ولایت مجھے عنایت فرماوے
تو جان رکہہ اے اللہ کے بندے جو شخص کہ تیری دعا کے ساتہہ ہر کرب و شدت اور ہر حادثے مین دعا کریگا تو اللہ تعالے اوسکو خلاصی دیگا اوسکی
فریادرسی فرماویگا راوی کہتا ہے کہ تاجر غانم سالم واپس آیا یہانتک کہ مدینے مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سارا قصہ
بیان کیا دعا عرض کی آپنے فرمایا بیشک اللہ تعالے نے تجھے وہ اسماے حسنےٰ سکہائے کہ اگر اونکے ساتہہ دعا کیجاے تو قبول فرمائے اور جو اون کے
ساتہہ سؤال کیا جائے تو دیوے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اس حدیث کو ائمۂ علماء کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف مین ذکر کیا ہے رضی اللہ عنہم

حکایت روایت ہے کہ کوفے مین ایک شخص کرایہ کیا کرتا تہا تاجر لوگ اوسکا بہروسا کرتے تہے اوسکو اپنے مال پر امین سمجھتے تہے ایک وقت اوسنے
تنہا سفر کیا جب آبادی سے نکلا تو راہ مین اوسکو ایک آدمی ملا اوس نے اس سے پوچہا کہاں کا ارادہ ہے مکارے نے کہا فلان فلان شہر کو جاتا ہون
اوس شخص نے کہا اگر مجھے چلنے پر کم قدرت نہوتی تو مین بہی وہانتک تیرا رفیق ہوتا لیکن اگر تو چاہے تو مین تجھے ایک دینار دیدون اس شرط پر کہ تو مجھے
وہان تک اپنے جانور پر سوار کرلے مکارے نے قبول کیا اوسنے ایک دینار نکالکر اسکو دیدیا اسنے لے لیا اور اوسکو اپنی سواری پر سوار کرلیا جب
کچھہ راہ قطع کرچکے تو دو رستے پیش آئے سوار نے مکارے سے کہا کونسا رستہ چلون مکارے نے کہا شاہراہ پر چل سوار نے کہا یہہ رستہ نہ چلون اس
راہ مین گہاس وغیرہ بہت ہے تیرا جانور بہی چرتا چلیگا مکارے نے کہا مین اس راہ مین کبہی نہین چلا سوار نے کہا مین بہت بار اس راہ مین چلا ہون
مکارے نے کہا تجھے اختیار ہے جس راہ تو چاہے چل غرضکہ گہڑی بہر اوس راہ مین چلے یہانتک کہ وہ رستہ تنگ ہوگیا اور ایک وحشتناک جنگل مین جا پڑے
اوسمین مُردون کی ہڈیان بہت سی پڑی ہوئی تہین مکارے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ یہہ راستہ منقطع ہوا پہر وہ شخص سواری پر سے اوترا اور
چُہری نکالی مکارے کے قتل کا ارادہ کیا اسنے کہا تو یہہ نکر خچر مع سامان کے لیلے اوسنے کہا قسم ہے اللہ کی بدون تیرے قتل کے خچر نہ لونگا مکارے نے
کہا مین اللہ عظیم کے ساتہہ تجھسے سؤال کرتا ہون کہ تو مجھکو چہوڑ دے اور خچر مع سامان و اسباب کے لیلے اوسنے کہا مجھے تو تیرا قتل کرنا ضرور ہے ہان
اگر ملک الموت مجھسے سبقت کرجائے تو مجبوری ہے ورنہ مین تجھے بے قتل کئے ہوئے نہ چہوڑونگا مکارے نے کہا تو تو مجھے اتنی دیر چہوڑ دے کہ مین اپنے
عمل کو دو رکعت نماز کے ساتہہ ختم کرلون اور مجہپر جلدی نکر نا وہ اسکی باتون سے ہنسا اور کہا کہڑا ہو جو تجھے کرنا ہے کرلے یہہ مُردے جنکو تو اس وادی مین
دیکھہ رہا ہے ان سبنے بہی ایسا ہی کیا جیسا تو کرتا ہے پہر اونکو اونکی نماز نے نفع نہین دیا اور نہ اونکو مجہسے چہڑایا سو تو جلدی سے نماز پڑہ لے مکارے
نماز کے لیے کہڑا ہوا تکبیر تحریمہ کہی پہر فاتحۃ الکتاب پڑہی پہر اوسکی زبان لڑکہڑا گئی اور نہ جانا کہ کیا پڑہے اوس شخص نے اوسکو جہڑکا اور کہا جلدی کر
لا ام لک اللہ عزوجل نے اوسکو الہام کیا کہ یہہ آیت پڑہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اس نے آواز بلند کی اور رونے لگا ناگاہ
ایک سوار جنگل مین سے نکلا اوسکے ہاتہہ مین نیزہ تہا نیزہ کے سر پر ایک بہال چمکتے تارے کی طرح تہی وہ سوار آیا اور پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی اوس

شخص کا قصد کیا اوسکے پیچھے سے نیزہ مارا جس سے وہ مونہہ کے بل گر پڑا پھر جسجگہہ وہ گرا آگ بھڑکنے لگی جب مکاری نے یہہ قصہ دیکھا تو سجدے مین گر پڑا پھر اپنا سر اوٹھایا سوار کے پاس گیا اوس سے کہا مین اوس اللہ کے ساتھہ تجھہ سے پوچھتا ہون جس نے اسجگہہ مین تیرے سبب سے مجھپر رحم کیا کہ تو کون ہے سوار نے کہا مین اس آیت کا بندہ ہون اب تو جہان چاہے جا تجھپر کسیطرح کا خوف نہین ہے ؛

حکایت کسی بادشاہ نے ایک شخص صالح امانتدار کے پاس ایک نفیس جوہر امانت رکھا اس شخص نے اپنے گھر مین ایک جگہہ رکھدیا اسکے چھوٹے بچے نے اوسکو اوٹھا لیا پتھر پہ دے مارا اوسکے چار ٹکڑے ہوگئے اس شخص کو نہایت غم ہوا بادشاہ کا خوف دامنگیر ہوا اسنے بہاگنے کا ارادہ کیا ایک اور شخص اس سے ملا اوسنے کہا مین دیکھتا ہون کہ تو غمگین ہے اسنے قصہ بیان کیا اور جو اسکو تنگی وخوف طاری ہوا تھا اوسکی کہانی کہی اوس نے اسکو یہہ چار بیتین سکہائین

وکم لله من لطف خفي	يدق خفاه عن فهم الذكي
وكم امر تساء به صباحا	وتأتيك المسرة بالعشي
وكم يسر اتى من بعد عسر	وفرج كربة القلب الشجي
اذا ضاقت بك الاحوال يوما	فثق بالواحد الفرد العلي

اور کہا کہ تو اسکو بار بار پڑہ اللہ تبارک وتعالے کیطرف سے تجھے کشائش نصیب ہوگی اسنے ایسا ہی کیا ایک وقت یہہ شخص ان بیتونکو پڑہ رہا تھا کہ اتنے مین بادشاہ کا قاصد آیا اور کہا کہ بادشاہی لشکر مین ایک درد پیدا ہوا ہے حکیمون نے کہا کہ ایک جوہر کے چار ٹکڑے کئے جاوین پھر وہ پانی مین ڈالے جاوین اوس پانی کو لشکر والے پیوین بادشاہ نے تمکو حکم دیا ہے کہ کسی کاریگر ہوشیار کو تلاش کرو کہ جو جوہر تمہارے پاس امانت رکھا ہے اوسکے برابر چار ٹکڑے کردے کم زیادہ نہون اور اس بات کی اوسکو تاکید کردو اسنے کہا موافق حکم کے عمل کیا جاویگا اور رنج وغم اور خوف جو اسکو تھا سب جاتا رہا خوش ہوگیا اللہ تعالے کی حمد کی اور اس نعمت عظمی کا شکر ادا کیا پھر چارون ٹکڑے لیکے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوا بادشاہ اسکا ممنون احسان ہوا اسکو انعام دیا اور احسان کیا یہہ انعام لیکر بیخوف وخطر خوش خوش سالم غانم اپنے گھر آیا فسبحان اللطيف الكريم الرحمن الرحيم الذي يكشف الاحزان والشرور ويخلفها بالاحسان والسرور سبحانه ما اقرب فرجه من المضطرين ورحمته من المحسنين تبارك الله رب العالمين ؛

حکایت ایک بادشاہ کسی فقیر پر خفا ہوا اوسکے لئے ایک قبہ بنایا اوسکو اوسکے اندر داخل کیا اور دروازہ اوسکا بند کردیا اور کوئی منفذ اوسکے لئے باقی نرکہا کہانا پینا اوسکا روکدیا جب تین دن گزر گئے تو اوس فقیر کو قبے کے باہر خوش خوش پھرتا ہوا پایا کسی نے بادشاہ کو اسکی خبر دی بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو میرے پاس لاؤ جب وہ بادشاہ کی روبکاری مین حاضر ہوا تو اوس سے پوچھا کہ قسم ہے تجھے اوس ذات کی جسنے تجھے اس سختی سے نجات دی اور اس مصیبت سے تجھے کشائش نصیب فرمائی اور جس تکلیف مین تو تھا اوس سے تجھے چھڑایا تو مجھہ سے کہدے کہ تیری خلاصی کا کیا سبب ہوا فقیر نے کہا ایک دعا ہے کہ مینے اوسکو پڑہا تھا بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہے فقیر نے کہا وہ یہہ ہے اللهم اني اسألك يا لطيف يا لطيف يا لطيف يا من وسع لطفه اهل السموات والارضين اسألك اللهم ان تلطف بي من خفي خفي لطفك الخفي الخفي الذي اذا لطفت به لاحد من عبادك كفى فانك قلت وقولك الحق المبين الله لطيف بعباده يرزق من يشاء وهو القوي العزيز ؛

حکایت سری سقطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک شخص صالح پرہیزگار اہل قرآن مین سے میرے پڑوس مین رہتا تھا بعض ایام مین اوسپر تنگی اور فاقے کی شدت ہوئی اوسکے جی مین یہہ آیا کہ اپنا حال ایک ورق مین لکھکر اللہ عز وجل کیطرف پہونچادے پھر اوسنے ایک ورق مین اپنا حال لکھا جب رات ہوئی تو اپنی محراب مین نماز پڑہنے دعا کرنے لگا اور ورق کے ساتھہ آسمان کیطرف اشارہ کرتا تھا بہت رات تک اسیطرح کرتا رہا پھر اوسکو

جاگنے نے ستایا کہ ملے رہنے نے تہکا دیا بیٹھہ کے نماز پڑہنے لگا یہانتک کہ تہوڑی سی رات رہگئی نیند نے اوسپر غلبہ کیا سو رہا خواب مین دیکہا کہ ایک آدمی خوبصورت اس سے کہتا ہے کہ اے ابوبشر یہہ کیا غفلت ہے جو تجہے لاحق ہوئی کہ تو اپنے رب کیطرف سیاہی کو سفیدی مین پہونچاتا ہے اوسنے کہا تو پہر مین کیا کرون اوس شخص نے کہا جب تو اسکا قصد کرے تو یون کر کہ صبر کی قلم کے ساتہہ ذکر کے دریا سے شکر کے ہاتہہ کے ساتہہ سیاہی لے اور فکر کی سفیدی کے ساتہہ طلب کے چہرون پر اپنے دلپر لکہہ اسنے پوچہا کہ کیا لکہون اوسنے کہا یہہ دعا لکہہ یامن افضالہ افضل من افضال المفضلین وانعامہ انعم انعام المنعمین یامن عجز عن شکرہ شکر الشاکرین قد جربت غیرک من المامولین بغیری من السائلین فاذا کل قاصد الی غیرک مردود وکل طریق الی سواک مسدود وکل خیر عندک موجود وعند سواک معدوم ومفقود مینے کہا یا سیدی یہہ کیا خوب ہے اوس نے کہا اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت مین کچہہ بقیہ ہو تو یہہ لکہہ یامن الیہ توسلت وعلیہ فی السراء والضراء عولت حاجاتی مصروفۃ الیک وامالی موقوفۃ لدیک کلما وفقتنی لہ من خیر اعملہ واطیفہ فانت دلیلی علیہ وطریقہ مینے کہا یا سیدی یہہ حسن ہے اوسنے کہا اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت مین کچہہ بقیہ ہے تو یہہ لکہہ یا قدیرا لا تؤدہ المطالب ویا ملکا یرغب الیہ کل راغب مازلت مصحوبا منک بالنعم جاریا علی عادات الاحسان والکرم یامن بکرمہ یبلغ الکرم ومن حمد لا یزید النعم مینے کہا یا سیدی یہہ احسن ہے اوسنے کہا اگر تیری بیاض بصیرت اور تختۂ عزیمت مین کچہہ بقیہ ہے تو یہہ لکہہ یامن جعل الصبر عونا علی بلائہ وجعل الشکر مادا لنعمائہ اسألک صبرا جمیلا علی المحن وتوفیقا للشکر علی المنن فقد عظمت محنتک عن صبری وجلت نعمتک عن شکری فتفضل علی اقراری بعفوانت اوسع لہ واقدر علیہ فان تکن لذنبی عذرا تقبلہ فاجعلہ ذنبا یغفر پہر کہا اے ابوبشر مقام تبتل مین کہڑا ہو موقف تنصل مین ٹہیر عزیز متفضل کیطرف زبان توسل کے ساتہہ متعرض تفضل کا ہو قبول کے لئے خشوع تذلل اختیار کر مینے کہا یا سیدی یہہ کیا عمدہ دعا ہے اوسنے کہا یہہ خاص ملک کی دعا ہے تیری سمجہہ مین آگئی مینے کہا ہان انشاء اللہ پہر اوسنے اپنے ہاتہہ سے میرے پیٹ اور سینے پر مسح کیا بعد اسکے مین بیدار ہوگیا اور جو اوسنے مجہے سکہایا تہا سب یاد تہا ایک حرف بہی نہین بہولا سری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابوبشر نے نماز فجر کے وقت ہم سے یہہ حدیث بیان کی ہمنے اسکو پسند کیا اور لکہہ لیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض سلف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہہ کہتے ہین کہ میرا بیٹا محمد نام غائب ہوگیا ہمکو بہت غم ہوا مین معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اونسے عرض کیا اے ابومحفوظ میرا بیٹا غائب ہوگیا اوسکی ماں کو بہت رنج ہے اونہون نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے مینے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالے سے دعا کرین کہ وہ آجاوے اونہون نے فرمایا اللہمان السماء سماؤک والارض ارضک وما بینہما لک ائت بمحمد پہر مین باب شامی کیطرف گیا ناگاہ لڑکا کہڑا ہوا تہا مینے کہا یا محمد اوسنے کہا ابا مین ابہی انبار مین تہا آمام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ معروف رضی اللہ عنہ قبول دعا کے ساتہہ معروف تہے بعض لوگون نے ذکر کیا ہے کہ اونکی قبر کے پاس دعا قبول ہوتی ہے اہل بغداد اسکو تریاق مجرب کہتے ہین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت روایت ہے کہ ایک عورت بعض مشایخ کے پاس آئی اور کہا کہ میرے بیٹے کو روم نے قید کرلیا ہے اور سوا ایک چہوٹے گہر کے میرے پاس اور کچہہ مال نہین ہے اور نہ مجہے اوسکے بیع پر قدرت ہے اگر آپ کسی شخص کیطرف اشارہ کرین کہ وہ اوسکا کچہہ فدیہ دیدے تو نہایت اچہی بات ہے اسلئے کہ نہ مجہے رات دکہائی دیتی ہے نہ دن نظر آتا ہے نہ نیند ہے نہ چین شیخ نے فرمایا ہان تو چلی جا مین اس امر مین غور کرونگا انشاء اللہ تعالے شیخ نے گہڑی بہر زمین کیطرف سر جہکایا اور اپنے ہونٹونکو ہلایا پہر ایک رات کے بعد وہی عورت آئی اور بیٹا اوسکے ساتہہ تہا شیخ کو دعا دینے لگی اور کہنے لگی کہ یہہ صحیح سالم پہر آیا اور اسکا ایک عجیب قصہ ہے اوسکو آپ سے بیان کرتا ہے اوسکے بیٹے نے کہا کہ مین ہمراہ ایک جماعت قیدیون کے ملک روم کے روبرو تہا بادشاہ نے ایک شخص کو ہمپر مقرر کردیا تہا وہ ہر دن ہم سے خدمت لیتا تہا خدمت کے لئے جنگل کیطرف لیجاتا تہا پہر ہمکو پہر لاتا تہا اور

بیڑیان ہمارے پاؤن مین پڑی ہوئی تہین ایک بار ہم بعد مغرب کے اپنے کام سے لوٹ کے حافظ کے ہمراہ پلٹے آتے تہے کہ بیڑی میرے پاؤن سے نکلکر پہر
یہ گر پڑی اور دن اور گہڑی بیان کی تو یہ وہی وقت تہا کہ جسوقت عورت شیخ کے پاس آئی تہی اور اونہون نے اوسکے لئے دعا کی تہی غرضکہ موافظ
میرے پاس آیا اور مجہپر چیخا اور کہا کہ بیڑی تونے توڑ ڈالی مینے کہا نہین بلکہ وہ میرے پاؤن سے گر پڑی وہ متحیر ہوا اور اپنے افسر کو خبر کی لوہار کو بلوایا
میرے پاؤن مین بیڑیان ڈالین پہر جب مین چند قدم چلا تو دوبارہ بیڑیان میرے پاؤن مین سے گر پڑین اب سب لوگ حیران ہوئے اپنے رہبانون
کو بلایا اونہون نے مجہسے پوچہا کہ تیری مان ہے مینے کہا ہان تو وہ بولے کہ اوسکی دعا قبول ہوئی اور کہا کہ تجہے اللہ تعالے نے چہڑا دیا ممکن نہین
کہ ہم تجہکو قید کرین پہر مجہے پہیر دیا اور مسلمانون کی حدتک میرے ہمراہ آدمی کر دیئے ۃ

حکایت طبرستان مین ایک ظالم امیر تہا بے نکاح کواری عورتون کا بکر توڑا کرتا تہا ایک وقت ایک بڑہیا شیخ ابو سعید قدس سرہ کی
خدمت مین روتی ہوئی آئی اور کہا اے شیخ تم میری فریاد رسی کرو میری ایک بیٹی خوبصورت کواری ہے اس ظالم نے میرے پاس آدمی بہیجا ہے کہ مین
اوسکو سنوار سنگار کے تیار رکہون وہ میرے گہر آئے اوسکا بکر توڑیگا سو مین آپکے پاس آئی ہون امید رکہتی ہون کہ آپ ایسی دعا کرین کہ اوس ظالم کی شر
سے ہمکو نجات ہو شیخ نے سر نیچا کیا پہر اوٹہایا اور کہا اے بڑہیا زندون مین کوئی شخص ایسا باقی نہین رہا کہ اوسکی دعا قبول ہو تو مسلمانون کے قبرستان
کیطرف جا تجہے وہان کوئی ایسا ملیگا جس سے تیری حاجت برآویگی وہ قبرستان کیطرف گئی وہان ایک جوان خوبصورت خوش لباس خوشبو ملا بڑہیا
نے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور اس سے پوچہا کہ تیرا کیا حال ہے اسنے ماجرا بیان کیا اوسنے کہا تو لوٹکر شیخ ابو سعید کے پاس جا اور اون سے
کہہ کہ وہ تیرے لیئے دعا کرین اونکی دعا قبول ہوگی بڑہیا نے کہا کہ زندے تو مردون پہ حوالہ کرتے ہین اور مردے زندون پر کوئی ایسا نہین کہ مجہ رانڈ
بیوہ کی فریاد سنے اب کسکے پاس جاؤن جوان نے کہا تو تو اوسی کے پاس جا اور اوسکی دعا سے تیری حاجت پوری ہوگی بڑہیا لوٹکے شیخ ابو سعید کے پاس
آئی اور سارا حال بیان کیا شیخ سر نیچا کرکے فکر کرتے رہے یہانتک کہ اونکو پسینہ آگیا پہر ایک چیخ ماری اور مونہہ کے بل گر پڑے ناگاہ شہر مین غل ہوا کہ امیر
سوار ہوکے بڑہیا کے گہر اوسکی بیٹی کا بکر توڑنے کے لیئے جاتا تہا اوسکے گہوڑے نے ٹہوکر کہائی وہ پہسل گیا اور اوسکی گردن ٹوٹ گئی ؎

اے روبہک چرا ننشستی بجائے خویش	با شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش

اللہ تعالے نے شیخ کی دعا سے بڑہیا کو اور سب لوگون کو بلا سے نجات دی جب شیخ کو ہوش آیا تو کسی نے پوچہا کہ آپنے قبرستان بہیدسکا حوالہ کیون کیا
تہا اور پہلی بار ہی اوسکی حاجت کو پورا نکیا فرمایا مجہے برا لگا کہ میری دعا سے اوسکا خون ہو تو مینے بہائی خضر علیہ السلام پر اوسکا حوالہ کیا تہا اونہون نے
اوسکو میری طرف پہیر دیا اور بتلا دیا کہ اوسپر بد دعا کرنا جائز ہے ۃ

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجہے بعض اخیار نے خبر دی کہ بعض بلدان مین پانی رک گیا پانی کی قلت ہوئی لوگون کو ایذا پہونچی ہم مین سے
ایک شخص پانی خریدنے کو گیا اوسنے پانی گران خریدا پہر ایک فقیر سے ملاقات ہوئی یہ اوسکو پہچانتا تہا اسنے فقیر سے کہا کیا تو نہین دیکہتا اس حال کو جسمین
ہم گرفتار ہین تو ہمارے لیئے اللہ تعالے سے دعا کر فقیر نے کہا تمہارے لئے کس چیز کی دعا کرون مینے کہا بارش کی دعا کر فقیر کا مونہہ سرخ ہوگیا اور گہڑی
بہر چپ رہا پہر ایک بڑی چیخ ماری اسکے بعد مجہے چہوڑ کے چلدیا مین اپنے گہر تک نہین پہونچا اور پانی کو ڈالنے نہین پایا تہا جسکو مین خرید کرکے لایا تہا
کہ پانی آیا اور سیل جاری ہوگئی امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ پہلے گذرچکا کہ اس امت کے اولیاء کی کرامت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات
کے آثار سے ہے اور ظہور کرامت کا تتمہ معجزات ہے اور کرامت کی نہرین سائر اقطار مین آپ ہی کے بحر زخار سے جاری ہوتی رہتی ہین دیکہو اسی
استسقا کے باب مین ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے آپکی مدح مین یہ شعر کہا ؎

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم وعظم

حکایت عطار ازرق رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز پڑہنے کے لئے قبرستان کیطرف گئے ایک چور انکے سامنے آیا انہون نے کہا الٰہی تو جسطرح چاہے میری طرف سے اسکی کفایت کر اوسکے دونون ہاتھہ اور دونون پاؤن سوکھ گئے رونے چلانے لگا واللہ مین پہر کبھی ایسا نکرونگا پہر اوسکے ہاتھہ پاؤن جیسے تھے ویسے ہی ہوگئے وہ انکے پیچھے چلا اور کہا مین للہ آپسے پوچھتا ہون کہ آپ کون ہین انہون نے کہا مین عطا ہون جب صبح ہوئی تو پوچھنے لگا تم اوس نیک آدمی کو پہچانتے ہو جو رات کے وقت قبرستان کیطرف نماز پڑہنے کے لئے جایا کرتا ہے لوگون نے کہا ہان وہ عطار سلمی ہے یہہ انکے پاس گیا اور کہا کہ مین فلان فلان قصے سے توبہ کرکے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون آپ میرے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرین عطار نے اپنے ہاتھہ آسمان کیطرف اوٹھائے روتے جاتے تھے اور کہتے تھے خرابی ہو تیری مین وہ نہین ہون وہ تو عطار ازرق رضی اللہ عنہ ہین رضی اللہ عنہما وعن جمیع الصالحین ⁂

حکایت شیخ ابو الحسن نوری رضی اللہ عنہ نہانے کے لئے پانی مین گئے چور آیا اور انکے کپڑے لیکر چلدیا گھڑی بہر کے بعد کپڑے لئے ہوئے پہر آیا اور اوسکا ہاتھہ سوکھ گیا تہا شیخ نے کپڑے پہن لئے اور کہا الٰہی تو میرے کپڑے پہیر لایا اسکا ہاتھہ اسکو پہیر دے وہ اچھا ہوگیا اور سادہی گھڑی چلا گیا رضی اللہ عنہ ⁂

حکایت کعب احبار رضی اللہ عنہ کہتے ہین موسیٰ علیہ السلام کے عہد مین بنی اسرائیل قحط مین مبتلا ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ اونکے لئے دعاسے استسقا کرین اونہون نے فرمایا میرے ساتھہ پہاڑ کیطرف چلو وہ سب چلے جب پہاڑ پر چڑہے تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس آدمی نے گناہ کیا ہو وہ میرے پیچھے نہ آوے یہہ کہتے ہی سب لوٹ گئے مگر ایک کانا آدمی جسے برخ عابد کہتے تھے رہگیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے نہین سنا جو مینے کہا اوسنے کہا ہان فرمایا تو نے کوئی گناہ نہین کیا اوسنے کہا مین نہین جانتا مگر ایک چیز ہے کہ مین اوسکو آپ سے بیان کرتا ہون اگر وہ گناہ ہے تو مین لوٹ جاؤنگا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا ہے کہا ایکبار راہ مین میرا گزر ہوا ناگاہ ایک حجرے کا دروازہ کہلا ہوا تہا مینے اس آنکھ سے جو جاتی رہی ہے ایک جسم کو دیکہا مین نہین جانتا کہ وہ کیا تہا مرد تہا یا عورت سو مینے اپنی آنکھ سے کہا کہ تو نے ہی میرے سارے بدن سے گناہ کی طرف جلدی کی تو آج کے بعد کبھی میرے ہمراہ نہ رہیگی پہر مینے اپنی انگلی ڈالکے اوسکو اوکھیڑ ڈالا پس اگر یہہ گناہ ہو تو مین لوٹ جاؤن موسیٰ عم نے فرمایا یہہ گناہ نہین ہے پہر اوس سے کہا اے برخ تو پانی مانگ برخ نے کہا قدوس قدوس ما عندک لا ینفد وخزائنک لا تفنی وانت بالبخل لا ترمی فما ھذا الذی لا نعرف بہ اسقنا الغیث الساعة الساعة پہر یہہ دونون اللہ عزوجل کی رحمت سے کیچڑ کہوندتی ہوئی واپس آئی ⁂

حکایت ایک بار اور موسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین قحط پڑا لوگ انکے پاس جمع ہوئے کہا یا نبی اللہ آپ ہمارے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرین کہ ہمکو پانی دے موسیٰ علیہ السلام اونکے ساتھہ کہڑے ہوئے جنگل کیطرف گئے یہہ لوگ ستر ہزار یا کچھہ زیادہ تھے موسیٰ علیہ السلام نے یہہ دعا کی الٰھی اسقنا غیثک وانشر علینا رحمتک وارحمنا بالاطفال الرضع والبھائم الرتع والشیوخ الرکع آسمان زیادہ صاف ہوتا جاتا تھا آفتاب کی گرمی اور زیادہ ہوتی جاتی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الٰہی اگر میری جاہ تیرے نزدیک پرانی ہوگئی ہے تو مین نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاہ کے ساتھہ تجھسے سوال کرتا ہون جنکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا کہ ہمکو پانی دے اللہ عزوجل نے اونکو وحی کی کہ تیری جاہ میرے نزدیک پرانی نہین ہوئی تو میرے نزدیک وجیہ ہے لیکن تم مین ایک بندہ ہے کہ چالیس برس سے کہلم کہلا معاصی کرتا ہے تو لوگون مین ندا کردے تاکہ وہ تمہارے درمیان سے نکل جاوے اوسی کے سبب مینے تمسے پانی کو روکا ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الٰہی وسیدی مین ایک ناتوان بندہ

ہون اور میری آواز ضعیف ہے وہ کیونکر اونکو پہونچیگی وہ ستر ہزار یا کچھہ زیادہ ہین یا کلیم اللہ عز وجل نے وحی بہیجی کہ پکارنا تیرا کام ہے اور پہونچانا میرا ذمہ ہے پہر موسیٰ علیہ السلام ندا کرنیکے لئے کہڑے ہوئے اور کہا اے بندے گنہگار جوکہ چالیس برس سے کھلم کھلا اللہ عز وجل کی معصیت کر رہا ہے تو ہمارے درمیان مین سے نکل جا تیری ہی وجہ سے پانی ہمسے روکا گیا ہے پہر وہ بندۂ عاصی کہڑا ہوا دائین بائین دیکہا تو کوئی نظر نہ آیا نکلا سمجھہ گیا کہ مطلوب وہی ہے پہر اپنے جی مین کہا کہ اگر مین اس مخلوق کے درمیان سے نکلتا ہون تو سارے بنی اسرائیل کے روبرو فضیحت ہونگا اور اگر بیٹہتا ہون تو ان سبکو میرے سبب سے پانی نہ دیا جاویگا پہر اسنے اپنے افعال پر نادم ہوکے اپنا سر کپڑون مین گہسا لیا اور کہا الٰہی وسیدی چالیس برس تک مینے تیری نافرمانی کی اور تونے مجھے مہلت دی اور اب مین فرمانبردار ہوکے تیرے پاس آیا ہون سو تو مجھے قبول کر یہہ اپنی بات پوری نکرنے پایا تہا کہ ایک سفید ابر اوٹہا اور مشک کے دہانون کیطرح خوب ہی پانی برسا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الٰہی وسیدی کس سبب سے تونے ہمکو پانی دیا ہم مین سے تو کوئی بہی نہین نکلا ارشاد ہوا اے موسیٰ اوس شخص کے سبب سے مینے تمکو پانی دیا کہ جسکی وجہ سے روکا تہا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الٰہی تو مجھے اوس فرمانبردار بندے کو دکہادے فرمایا اے موسیٰ جبکہ وہ میری نافرمانی کرتا تہا اوسوقت تو مینے اوسکو فضیحت نہین کیا اب کہ وہ میری فرمانبرداری کرتا ہے کیا مین اوسکو رسوا کرونگا اے موسیٰ بیشک مین چغلخورون سے بغض رکہتا ہون کیا پہر مین بہی چغلخور ہوجاؤن ؟

حکایت حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے مین تین شخص پانی مانگنے کے لئے نکلے ایک نے کہا الٰہی بیشک تونے ہمکو حکم دیا کہ جسنے ہمپر ظلم کیا ہم اوس سے عفو کرین اور ہمنے اپنی جانون پر ظلم کیا سو تو ہم سے عفو کر دوسرے نے کہا الٰہی مقرر تونے ہمکو حکم کیا کہ ہمارے غلام جبکہ ہماری خدمت مین بوڑہے ہوجاوین تو ہم اونکو آزاد کردین اور ہم تیری خدمت مین بوڑہے ہوگئے سو تو آزادی کے ساتھہ ہمپر تفضل فرما تیسرے نے کہا الٰہی بیشک تونے ہمکو امر فرمایا ہے کہ مساکین جب ہمارے دروازے پر کہڑے ہون تو ہم اونکو نہ پہیرین اور ہم مساکین تیرے دروازے پر کہڑے ہین سو تو اپنے فضل واحسان وعظیم امتنان سے ہمپر احسان کر ؛

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ ایک گروہ فقرا کا جمع ہوکے ایک شخص سیاہ فام کی زیارت کو گئے یہہ شخص باغ کا رکہوالا تہا اسکو مقبل کہتے تہے مین بہی اونکے ساتھہ گیا پہر ہم ایک جگہہ گئے کہ وہان بیگن بہت تہے اور وہ شخص اوسکے کہیت مین کہڑا ہوا نماز پڑہہ رہا تہا ہمنے اوسکو سلام کیا اور بیٹہہ گئے یہانتک کہ اوسنے سلام پہیرا اوس نے ایک تہیلی نکالی اوسمین سوکی روٹی کے ٹکڑے اور نمک کٹا ہوا تہا اوس نے کہا کہاؤ ہمنے کہاتا پہر لوگون نے کرامات اولیا کا ذکر کرنا شروع کیا اور وہ چپ رہا اوس سے بعض لوگون نے کہا اے مقبل ہم تیری زیارت کو آئے تو ہم سے کچھہ بیان نہین کرتا اوسنے کہا مین کیا چیز ہون اور میرے نزدیک کیا ہے کہ مین تمہین بتاؤن مین ایکایسے آدمی کو پہچانتا ہون کہ اگر وہ اللہ تعالےٰ سے سوال کرے کہ اس بیگن کو سونا کردے تو بیشک وہ کردے قسم ہے اللہ کی کہ وہ اپنی بات پوری نکرنے پایا تہا یہانتک کہ ہمنے دیکہا کہ بیگن سونا ہوکے چمکنے لگا بعض لوگون نے کہا اے مقبل یہہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اس بیگن سے ایک جز لیلیوے مقبل نے اوس سے کہا لیلے اوسنے ایک درخت مع عروق اور سونے وغیرہ کے اوکہیڑ لیا اوسمین سے ایک چہوٹا بیگن اور کچھہ پتے گر پڑے سو اونکو مینے لیلیا اونکا بقیہ ابتک میرے پاس ہے پہر مقبل نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ پہر وہ جیسا تہا ویسا ہی ہوجاوے اللہ تعالےٰ نے اوسکو اپنی حالت اصلی پر کردیا اور بجاے اصل مقطوع کے دوسری اصل مع بیگن کے موجود ہوگئی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایکدن ابوجہیر ضریر کی زیارت کے ارادے سے نکلا یہہ شہر سے نکل گئے تہے شہر کے باہر ایک مسجد بنائی تہی اوسمین عبادت کیا کرتے تہے مینے کچھہ رستہ قطع کیا تہا کہ محمد بن واسع ملے اونہون نے پوچھا کدہر جاتا ہے مینے کہا ابوجہیر کی ملاقات

کو جاتا ہون اونہون نے کہا میرا ارادہ بہی یہی ہے پہر ہم چلے ناگاہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ ملے اونہون نے پوچہا کہان جاتے ہو ہمنے کہا ابوجہیر
کے پاس کہا مین بہی وہین جاتا ہون پہر ہم چلے ناگاہ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اونسے بہی وہی سوال جواب ہوا پہر ثابت
بنانی رضی اللہ عنہ ملے اونسے بہی وہی بات چیت ہوئی انہون نے کہا حمد ہے اللہ کے لئے کہ اوسنے ہمکو جمع کیا پہر ہم سب بغیر وعدے کے چلے
جب ہم ایک اچہی جگہہ مین پہونچے تو ثابت نے ہمسے کہا آؤ یہان دو رکعت نماز پڑہین تاکہ قیامت کے دن یہہ جگہہ اللہ عزوجل کے نزدیک ہمارے
لئے گواہی دے پہر ہم ابوجہیر کے مکان پر پہونچے بیٹہہ گئے اذن مانگنا ہم نے مکروہ جانا یہانتک کہ جب ظہر کا وقت آیا تو وہ نکلے اذان کہی اقامت کہی نماز
پڑہنے لگے ہمنے بہی اونکے ساتہہ نماز پڑہی محمد بن واسع اونکے سامنے کہڑے ہوئے پوچہا تو کون ہے انہون نے کہا مین تمہارا بہائی محمد بن واسع ہون
کہا تو وہی ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ تو نماز مین افضل اہل بصرہ ہے محمد چپ رہے پہر ثابت بنانی کہڑے ہوئے ان سے پوچہا تو کون ہے انہون نے کہا
ثابت بنانی کہا تو وہی ہے کہ تجہے کہتے ہین کہ تو بصرہ والون مین بہت نماز پڑہنے والا ہے انہون نے سکوت کیا پہر مالک بن دینار کہڑے ہوئے کہا تو
کون ہے کہا مالک بن دینار کہا واہ واہ تو وہی ہے جسکو ازہد اہل بصرہ کہتے ہین یہہ چپ رہے پہر حبیب عجمی کہڑے ہوئے انسے پوچہا تو کون ہے انہون
نے کہا حبیب عجمی کہا تو وہی ہے جسکو مستجاب الدعوت کہتے ہین انہون نے سکوت کیا صالح مری کہتے ہین پہر مین کہڑا ہوا پوچہا تو کون ہے مینے کہا
صالح مری کہا تو وہی ہے جسکو سارے اہل بصرہ سے زیادہ خوش آواز کہتے ہین پہر کہا مین تیری آواز کا مشتاق تہا تو مجہے اللہ عزوجل کی کتاب سے
پانچ آیتین پڑہکر سُنا صالح کہتے ہین مینے شروع کیا یہہ آیت پڑہی یوم یرون الملائکۃ لابشریٰ یومئذ للمجرمین جب مین اس قول تک پہونچا
ہباءً منثورا تو ابوجہیر نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا تو کہا کہ تو اپنی قرأت کو دوہرا پہر مینے دوبارہ وہی آیت پڑہی اونہون
نے ایک اور چیخ ماری اسی مین دنیا سے انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہ اونکی بی بی نکلین کہا تم کون ہو ہمنے اونکو خبر دی اونہون نے کہا انا للہ وانا الیہ
راجعون ابوجہیر کا انتقال ہوا ہمنے کہا ہان اللہ تعالے تجہے اسمین اجر دیوے تمہین کہان سے معلوم ہوا وہ بولین مینے اس سے معلوم کیا کہ مینے
اونکو بہت سُنا کہ وہ اپنی دعا مین یہہ کہتے تہے اللہم احشرمو تی اولیاءک سو مین سمجہہ گئی کہ تم اونکی موت ہی کے لئے جمع ہوئے ہو پہر ہم نے اونکو
نہلایا کفنایا اونپر نماز پڑہی اور دفن کر دیا رضی اللہ عنہ ؎

حکایت شیخ ابوبکر بن اسمعیل فرغانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بہت دنون فاقے کی شدت اوٹہائی کبہی ایسا ہوتا کہ فاقے کے سبب سے غش
کہا کر گر پڑتا تہا مین اون دنون مین کم سمجہہ تہا مین دیکہتا کہ میری انگلیون کے ناخن بہوک کی وجہ نیلے ہوجاتے تہے ایک دن مینے کہا یارب اگر تو مجہے
اپنا اسم اعظم سکہا دیتا تو جب مجہے مہلک فاقہ ہوتا تو مین اوسکے ساتہہ تجہہ سے دعا کرتا مین ایک دن دمشق مین باب بریدہ پر بیٹہا ہوا تہا کہ مینے دیکہا دو
آدمی مسجد مین داخل ہوئے میرے جی مین آیا کہ یہہ دونون فرشتے ہین پہر وہ دونون میرے مقابل کہڑے رہے ایک نے دوسرے سے کہا تو چاہتا ہے کہ
مین تجہے اسم اعظم سکہادون اوسنے کہا ہان اسم اعظم یہہ ہے کہ تو کہے یا اللہ مینے اپنے جی مین کہا کہ مینے سیکہہ لیا اور دوسری دم مین لوٹا پہر اونمین سے ایکنے
کہا کہ ایسا نہین ہے جیسا تونے کہا لیکن صدق لجا کے ساتہہ شیخ ابوبکر فرماتے ہین کہ صدق لجا یہہ ہے کہ دعا کرنیوالا ایسا ہو جاوے جیسے کوئی شخص
دریا مین ڈوب جاوے کوئی چیز اوسکے لئے باقی نرہی کہ وہ اوس سے پناہ لے اور سواے اللہ عزوجل کے کوئی ملجا اوسکے واسطے نہو کہتے ہین
کہ ایک فقیر ایک شیخ کے پاس گیا اونکو اسم اعظم آتا تہا اسنے کہا کہ آپ مجہے اسم اعظم سکہادین شیخ نے فرمایا تجہہ مین اسکی لیاقت بہی ہے اوسنے کہا ہان
شیخ نے فرمایا تو شہر کے دروازے کیطرف جا وہان بیٹہہ جو ماجرا وہان ہو اوسکی خبر مجہے دینا یہہ گیا اسنے دیکہا کہ بوڑہا آدمی لکڑی بیچنے والا آیا
اور اوسکے ساتہہ ایک گدہا تہا اوسپر لکڑیان لدی تہین ایک سپاہی اوس سے متعرض ہوا اوسکی لکڑیان چہین لین اور اوسکو مارا یہہ فقیر رنجیدہ

سلہ یعنی اضطرار ۱۲

لوٹکے شیخ کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا شیخ نے فرمایا اگر تجھے اسم اعظم یاد ہوتا تو تو اوس سپاہی کے ساتھہ کیا معاملہ کرتا اوسنے کہا مین اوسکے ہلاک کی
دعا کرتا شیخ نے کہا اسی لکڑی بیچنے والے نے مجھے اسم اعظم سکھایا ہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین یعنی اسم اعظم سکھانے کے لائق وہی شخص ہے جو متصف
اس صفت کے ساتھہ ہو یعنی صبر حلم رحمت خلق اسکے سوا اور صفات محمودہ جنکے ساتھہ اہل اصطفا متخلق ہوتے ہین رضی اللہ عنہم ✽

حکایت بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالے فرماتے ہین کہ میری ایک بی بی تھین مجھے اونکے ساتھہ نہایت درجے کی محبت تھی ایک وقت مین اور وہ اپنے
گہر مین سوتے تھے کہ خواب مین مجھپر ایک حالت طاری ہوئی اونہون نے سُنا جو مینے اوس حالت مین کہا اور میرے حال کو دیکھا یہہ ایک بڑی حالت
تھی جب مجھے افاقہ ہوا تو اونہون نے کہا یا سیدی تمہارا کیا حال ہے مین نے کہا تمنے کیا دیکھا کہا خیر ہے پھر مینے سکوت کیا اور اونکو چھوڑکے مین کہین
گیا اونہون نے ہمارے خادم سے کہا کہ تو میری مان بہن کو بلا لا وہ اونکو بلا لایا اوسنے کہا کہ میرے خاوند پر ایسا ایسا ماجرا گزرا اور صورت حال اون سے
بیان کی اور کہا واللہ مین اب کبھی اوسکی عورت نرہونگی وہ دیوانہ ہے اور نہ اوسکے ساتھہ گھر مین رہونگی اوسکی مان بہن نے اوسکو ملامت کیا اور اوسکے
ارادے سے باز رکھنا چاہا اوسنے نہ مانا اونہون نے کہا جبتک تیرے خاوندسے ہم ملاقات نکرلین تب تک تو اسی گھر مین رہ جب مجھے معلوم ہوا تو مین اوسکے
پاس آیا اور کہا کہ تیرا کیا قصد ہے اوسنے کہا جدائی ورنہ مین اپنی جان کو قتل کرونگی اور تو اسکا سبب ٹھہریگا مینے کہا تو مجھے سات روز کی مہلت دے
اوسنے منظور کیا پھر مجھے اوسکی جدائی مین بڑی مشقت معلوم ہوئی مینے چاہا کہ بہت کچھہ دنیا دیکے اوسے راضی کرون اوسنے نہ مانا پھر ایک جماعت کو گھر والون
اوسکے پاس بھیجا اوسنے انکار ہی کیا جب مجھے اوسکے ارادے کا یقین ہوا تو مجھے بیقراری ہوئی میری حالت متغیر ہوگئی دل پریشان ہوگیا اور کوئی مجھے
نہ ملا کہ یہہ سب باتین مجھہ سے دور کر دے جب وعدے کی ایک رات باقی رہگئی اور میری حالت تباہ ہوگئی زمین مجھپر تنگ ہوگئی تو مینے اللہ تعالے کیطرف
رجوع کیا اپنا کام اوسکو سونپا اور قصد کرلیا کہ جو اللہ تعالے کریگا اوسی پر راضی ہونگا پھر مینے یہہ دعا پڑھی اللھو یا عالم الخفیات ویا سامع
الاصوات یا من بیدہ ملکوت الارض والسموات ویا مجیب الدعوات استغیث بک واستجیر بک یا مجیر اجرنی تین بار اسکو پڑھا پھر مین
بیٹھہ گیا یہانتک کہ رات کا نصف اخیر گزر گیا اور مین قبلہ رخ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ وہ عورت جلدی سے میرے پاس آئی اور میرے پاؤن کا بوسہ لیا
اور کہا مین اللہ عظیم کے ساتھہ تجھسے سوال کرتی ہون کہ تو مجھہ سے راضی ہو جا جو مین تجھسے چاہتی تھی مینے اوس سے توبہ کی اور مین اللہ تعالے
کیطرف رجوع ہوئی تو اللہ تعالے سے دعا کر کہ وہ میری توبہ قبول کرے مینے کہا مین تجھہ سے راضی نہونگا یہانتک کہ تو مجھے اسکا سبب بتا دے اوسنے
کہا کہ مین شب گزشتہ کو اپنے ارادے پر مضبوط تھی کہ خواب مین ایک شخص میرے پاس آیا اوسکے داہنے ہاتھہ مین کوڑا اور دوسرے مین چھری تھی مجھہ سے
کہا اگر تو اس قصد سے باز رہتی ہے تو خیر ورنہ تجھے اس چھری سے قتل کرونگا پھر اوسنے مجھے تین کوڑے مارے مین ڈرتی ہوئی جاگ اوٹھی اور اوسکے مارنے
کی گرمی میرے دل مین تھی گھڑی بھر تک مین بیٹھی رہی پھر سوگئی پھر بعینہ اوسی آدمی کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آیا اور اوسکے ہاتھہ مین کوڑا اور چھری تھی
اور مجھہ سے کہا کیا مینے تجھے نہین ڈرایا وعظ نہین کیا حکم نہین دیا پھر مجھپر اوسنے اپنا ہاتھہ اوٹھایا مین ڈرتی ہوئی بیدار ہوگئی اور جلدی سے تیرے
پاس آگئی تاکہ تو میری توبہ قبول کرے مجھہ سے راضی ہو جاوے اور اللہ تعالے سے میرے لئے دعا کرے پھر اوسنے اپنا بدن کھولا مینے تین ضربون
کا اثر اوسپر دیکھا مینے کہا اللہ تیری میری توبہ قبول کرے مین تجھہ سے دنیا و آخرت مین راضی ہوا اوسنے کہا مینے شکریہ مین اپنا مہر تجھے بخشا اور میرے
پاس بیس دینار کا زیور ہے وہ اور میرے کپڑے فقرا کے لئے ہین جب صبح ہوئی تو اوسنے ایسا ہی کیا پھر مینے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ اللہ تعالے
کا فعل اور اوسکا لطف مجھپر تھا اور سمجھہ گیا کہ یہہ رضا کا ثمرہ ہے اور یقین کر لیا کہ سب کام اللہ سبحانہ و تعالے کے ہی ہاتھہ مین ہین پھر مین اسکے بعد
سات برس تک نہایت خوشی مین اوسکے ساتھہ رہا اللہ تعالے کی حمد کرتا تھا اوسکے فعل سے راضی تھا پھر اوسکا انتقال ہوگیا رحمۃ اللہ علیہا مرنے کے

بعد مینے اوسکو خواب مین دیکہا نہایت خوبصورت تہی ایسا عمدہ زیور ولباس پہنے ہوئے تہی کہ مجہہ سے اوسکا بیان نہین ہوسکتا مینے اوس سے کہا
اللہ تعالےٰ نے تیرے ساتہہ کیا کیا تجہے اپنے رب سے کیا ملا اوسنے کہا یہہ ہے جیسا کہ تو دیکہہ رہا ہے اور مین تیری ملاقات کی منتظر ہون اللہ تعالےٰ
تجہسے راضی ہو جیسا کہ تو مجہہ سے راضی ہوا ؛

حکایت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین کتے مین تہا طواف کے لئے مطاف مین گیا مینے دو آدمیون کو دیکہا ایک دوسرے کا
ہاتہہ پکڑے ہوئے تہا ایک نے دوسرے سے کہا تو یون کہہ یا حی یا نور روح سمع آذان قلبی یا کہا نور روح بصر عیون قلبی بحق الفحول علیک
یا مروح الارواح مین اون دونون کے درمیان مین گہسا اونکو سلام کیا اونسے کہا کہ مینے کلمات کو سنلیا الفاظ کو یاد کرلیا تم کون ہو اللہ تعالےٰ
تمپر رحم کرے ایک نے کہا مین خضر ہون اور یہہ میرے بہائی الیاس ہین تو جاب ان کلمون کے یاد کرنے کے بعد جو کچہہ تجہہ سے فوت ہوا وہ ہرگز تجہے ضرر
نہ پہونچا ئیگا خبردار دنیا کے کسی کام مین ان کلمون کے ساتہہ دعا نکرنا سلام اللہ علیہما ؛

حکایت ابو احمد حلاسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین میری والدہ صالحہ تہین اونہون نے ایک دن مجہہ سے کہا اور ہمکو محتاجی نے ستایا تہا اور ہماری
حالت بری تہی اے میرے بیٹے تو کب تک اس سختی مین رہیگا جب سحر کا وقت ہوا تو مینے کہا الٰہی اگر آخرت مین میرے لئے کوئی شئے ہے تو تو اوسکو دنیا
ہی مین جلدی سے دیدے پہر مینے گہر کے کونے مین ایک نور دیکہا مین اوسکی طرف کہڑا ہوا مینے ایک پایہ سونے کے تخت کا دیکہا وہ تخت جواہر سے
جڑا ہوا تہا مینے اپنی والدہ سے کہا کہ تم اسکو لیلو اور مین جامع مسجد کیطرف گیا اپنے جی مین کہتا تہا کہ کونسے جوہری کو اسمین سے کچہہ دون اور کیا
کرون جب مین لوٹ کے آیا تو مجہسے والدہ نے کہا کہ تو مجہے معاف کردے تو جب گہر سے نکلا تو مین سو گئی خواب مین دیکہا کہ گویا مین جنت مین داخل
ہوئی وہان ایک محل دیکہا اوسکے دروازے پہ یہہ لکہا ہوا تہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ محل ابو احمد حلاسی کا ہے
مینے کہا یہہ میرے بیٹے کے لئے ہے کسی نے مجہہ سے کہا کہ ہان پہر مین اوسکے اندر گئی اوسکے مکانون مین پہری ایک مکان مین بہت سے تخت دیکہے اونمین
سے ایک تخت ٹوٹا ہوا تہا مینے پوچہا کہ ان سب تختون مین سے یہہ تخت کیون خراب ہوگیا کسی قائل نے مجہہ سے کہا کہ اسکا ایک پایہ تو نے لیلیا ہے مینے
کہا تم اوسکو اوسکی جگہہ رکہہ دو پہر مین جاگ اوٹہی اور وہ پایہ غائب ہوگیا الحمد للہ علی ذٰلک ؛

حکایت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یمن کا ایک گروہ آیا یہہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ تہے انمین سے ایک شخص کا گدہا مرگیا اور لوگون نے کوچ
کیا اور چاہا کہ یہہ شخص بہی اونکے ساتہہ جاوے ایک سواری اوسکو دینے لگے اوسنے قبول نکی پہر وہ کہڑا ہوا وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی اور کہا
الٰہی بیشک مین تیری راہ مین جہاد کرنے تیری خوشی چاہنے کے لئے آیا ہون اور مین گواہی دیتا ہون کہ تو مقرر مردونکو زندہ کریگا اور جو لوگ
قبرون مین ہین اونکو اوٹہا دیگا اور مین تجہہ سے یہہ چاہتا ہون کہ تو میرے لئے میرا گدہا اوٹہا کہڑا کر پہر وہ گدہے کیطرف کہڑا ہوا اوسکو مارا گدہا
اپنے کان جہاڑتا ہوا کہڑا ہوگیا اوسنے گدہے پر خوگیر کسا اوسکو لگام چڑہائی اوسپر سوار ہوا اور دوڑایا یہانتک کہ اپنے رفیقون سے جاملا
اونہون نے اس سے حال پوچہا اسنے کہا کہ مینے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا تہا کہ میرے گدہے کو اوٹہادے سو اوسنے اوٹہادیا شعبی کہتے ہین کہ
مینے اوس گدہے کو کناسہ مین بکتے ہوئے دیکہا پہر ایک شخص شعبی کے جلیسون سے اپنے محلے کیطرف گیا اور یہہ قصہ شعبی سے روایت کیا لوگون
نے اوسکو جہٹلایا اور کہا کہ مرنے کے بعد گدہا زندہ ہوتا ہے یہہ شخص شعبی پر افترا کرتا ہے تو ہمارے ساتہہ شعبی کے پاس چل پہر وہ شخص اونکے ساتہہ
شعبی کے پاس گیا اونسے کہا اے ابو عمرو کیا آپنے مجہے اسکی حدیث نہین کی شعبی نے کہا یہہ قصہ کب ہوا وہ لوگ کہنے لگے کہ ہمنے تو پہلے ہی جان لیا
تہا کہ یہہ ابو عمرو پر افترا کرتا ہے جب وہ لوگ چلے گئے تو اس شخص نے شعبی سے کہا اے ابو عمرو کیا آپنے مجہے یہہ حدیث نہین کی تہی شعبی نے اوسے

کہاتیہی خرابی ہو مرغی کے بازار مین کیا اونٹ بکتے ہین رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ امام شعبی رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر اسلیئے انکار
کیا کہ اسنے ایک بڑی کرامت ایسے لوگون سے بیان کی کہ اونکی عقل اوسکو قبول نہین کرتی نہ اونکی فہم وہانتک پہونچ سکتی ہے شعبی نے منکرین کے راس المال
علم کی تشبیہ دی ساتھہ راس مال تجار کے جو مرغی ہو اور جو لوگ اوسکو سمجھتے ہین اور قبول کرتے ہین اونکے راس مال علم کی تشبیہ دی ساتھہ راس مال تجار
کے جو اونٹ ہو سو یہ انسے اونٹ کے ساتھہ تمثیل دینے مین تساہل ہوا بلکہ وہ تو جواہر نفیسہ سے بہی عزوارفع واعلیٰ واغلی ہے اور منکرین کی راس مال
کی مثال پول سیاہ سے بہی اقل واصغر وادنیٰ واحقر ہے انہین دونون گروہ کیطرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین اشارہ فرمایا ہے
کہ تم حکمت نااہل کو نہ دو اگر دوگے تو اوسپر ظلم کروگے اور حکمت کو اوسکے اہل سے نہ روکو اگر روکوگے تو اوسپر ظلم کروگے ۞

حکایت[۱۴۳] شیخ کبیر قدوہ شیوخ عارفان برکت زمان وزمانیان ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جبکہ دیار مصر مین سخت قحط ہوا تو مین
دعا کے لیئے متوجہ ہوا مجھسے کہا گیا کہ تو دعا نکر اس امر مین کسی ایک کی تم مین سے دعا قبول نہو گی پہر مینے شام کا سفر کیا جب مین خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی قبر کے قریب پہونچا تو اونہون نے مجہہ سے ملاقات فرمائی مینے عرض کیا یا خلیل اللہ میری ضیافت آپکے یہان یہی ہے کہ آپ اہل مصر کے
واسطے دعا کرین آپنے دعا فرمائی اللہ تعالےٰ نے گرانی کو اونسے دفع کیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ شیخ کا یہہ قول کہ حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مجہہ سے ملاقات کی قول حق ہے اسکا انکار نہین کریگا مگر وہ شخص کہ ناواقف ہے اس امر سے کہ اون لوگون پر ایسے احوال وارد ہوتے
ہین کہ وہ اونمین ملکوت سموات وارض کا مشاہدہ کرتے ہین انبیاء علیہم السلام کو زندہ دیکہتے ہین جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو زمین مین نماز پڑہتے ملاحظہ فرمایا اور انکے سوا اور ایک جماعت انبیاء علیہم السلام کو آسمانون مین دیکہا اونکی باتون کو سنا پہلے
یہہ بات گزر چکی کہ جو معجزے انبیاء علیہم السلام سے صادر ہوتے ہین اونکی مثل کرامتین اولیاء رضی اللہ عنہم سے ظاہر ہوتی ہین فرق اتنا ہے کہ معجزے
مین تحدی ہوتی ہے کرامت مین تحدی نہین ہے ۞

حکایت[۱۴۴] شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ مصر مین ایک دن اپنی میعاد مین بیٹھے ہوئے تہے اور شیخ ابو العباس قسطلانی رضی اللہ عنہ
قاری تہے شیخ قرشی کے روبرو مواعید پڑہا کرتے تہے اتنے مین شیخ ابو العباس طنجی کی میعاد کا وقت آیا قاری مذکور نے کتاب کہولی اور چپ رہے شیخ
قرشی نے انسے کہا تمہین کیا ہوا کیون نہین پڑہتے انہون نے کہا یا سیدی کتاب سفید ہے اسمین کچہہ لکہا ہوا نہین ہے شیخ قرشی نے فرمایا یہان کون
شخص ہے لوگون نے کہا ابو العباس طنجی شیخ نے فرمایا اے ابو العباس تو میرے ساتہہ یہہ کرتا ہے پہر قاری سے کہا پڑہ اوسنے کتاب کو لکہا ہوا پایا پہر
حسب عادت پڑہا ابو العباس قسطلانی مذکور نے زینت دنیا کو ترک کر دیا تہا اپنی جان سے خدمت شیخ پر متوجہ تہے یہہ اپنے زمانے مین زاہد مصر تہے انہون
نے ریاضتین بہت کی تہین آخر عمر مین مکہ مشرفہ کی اقامت اختیار کی تہی یہین انکا انتقال ہوا انکی قبر مشہور ومعروف ہے ایک وقت مدینہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین بارش رکنے کے سبب سے قحط پڑا یہہ اوسوقت وہین تہے لوگون نے استسقا کا قصد کیا اور یہہ بات قرار پائی کہ ایک دن اہل مدینہ
دعا کرین اور ایک دن مسافر لوگ پانی مانگین اور ایک دن یہان کے مجاور دعاے استسقا کرین اہل مدینہ نے دعا کی پانی نہ برسا پہر ابو العباس
رضی اللہ عنہ نے بہت سا کہانا پکوایا فقرا واہل حاجت کو کہلوایا اور استسقا کیا خوب ہی پانی برسا رضی اللہ عنہ ۞

حکایت[۱۴۵] مغرب مین ایک شخص یعقوب نام امیر مؤمنین تہے انہون نے احوال مریدین بہت کچہہ دیکہی سبب اسکا یہہ ہوا کہ انہون نے بادشاہت
کی غیرت سے اپنے بہائی کو قتل کیا تہا پہر اپنے بہائی کے قتل پر نادم ہوئے یہی ندامت انکی توبہ کا سبب ہوگئی اس توبہ نے انکے باطن مین عمدہ عمدہ
احوال پیدا کر دیئے یہہ گناہ انکے حق مین نہایت با برکت ہوا اسی مضمون کو کسی شاعر عربی نے نظم کیا ہے ؎

وربّ قطیعۃ جلبت وصالا	وکم ذا فی الزوایا من خبایا

یہ فارسی مصرعہ بھی مثل اسی مضمون کے ہے ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۞ انہون نے اپنا حال ایک عورت مریدہ سے جو کہ انکے محل مین آیا جایا کرتی تھی بیان کیا اوسنے کہا کہ یہ احوال تو مریدین کے ہین انہونے کہا مین اپنے نفس سے کیا معاملہ کرون کون مجھے بتاوے میری دوا کرے اوس عورت نے کہا کہ اس کام کے لیے شیخ ابو مدین ہین وہ اس زمانے مین سید طائفہ صوفیہ ہین یعقوب نے شیخ کیطرف آدمی بھیجا اور بہت جلد طلب کیا اونسے ملتجی ہوا شیخ کی اجابت چاہی شیخ نے فرمایا اوس سے کہو کہ تو اللہ عز وجل کی طاعت کر اور مین اوس تک نہ پہونچ سکونگا بلکہ مین تلمسان مین مرجاؤنگا شیخ اوسوقت بجایہ مین تھے جب تلمسان مین پہونچے تو یعقوب کے قاصدون سے فرمایا کہ تم اپنے امیر کو میری طرف سے سلام کہو اور اوس سے کہدو کہ تیری شفا ابو العباس مرینی کے ہاتھ پر ہے اور تیرا نفع بھی اوسی کے ہاتھ پر ہے پھر تلمسان مین شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا قاصد لوٹ کے یعقوب کے پاس آئے شیخ کی وصیت اوس سے بیان کی یعقوب نے شیخ ابو العباس مرینی کو بہت جلد طلب کیا اور ہر طرف آدمی روانہ کئے یہانتک کہ وہ یعقوب کے آدمیونکو ملے انہون نے شیخ سے یعقوب کی طلب کا حال بیان کیا شیخ نے اللہ سبحانہ سے یعقوب کی ملاقات کی اجازت پائی پھر شیخ یعقوب کیطرف روانہ ہوئے اوس سے ملاقات ہوئی یعقوب خوش ہوا پھر اسنے حکم دیا کہ ایک مرغی ذبح کیجائے اور دوسری کی گردن مروڑی جائے اور یہ دونون علحدہ علحدہ پکائی جاوین غرضکہ ایسا ہی کیا گیا پھر اون دونون کو شیخ کے روبرو رکھا اور کہا کہ آپ تناول فرماوین شیخ نے اونکی طرف دیکھا اور خادم سے کہا کہ گردن مروڑی ہوئی کو اوٹھا لیجا یہ مردار ہے اور دوسری مرغی مین سے کھایا یعقوب نے اپنے نفس کو شیخ کے سپرد کیا اور اپنی جان کو بمنزلہ خادم قرار دیا شیخ کے ہاتھ پر اوسکو بہت کچھ فتوح حاصل ہوئی بادشاہت کو ترک کیا اوسکو اپنے بیٹے کے حوالے کر دیا اور خود شیخ کے ساتھ مشغول ہوا اور شیخ کی برکت واشارت سے ولایت مین اسکا قدم جمگیا منجملہ اونکے کرامتون کے ایک یہ ہے کہ لوگون کو پانی کی حاجت ہوئی یعقوب اور شیخ ابو العباس شہر سے باہر گئے شیخ نے یعقوب سے کہا کہ تو نماز پڑھ اور مسلمانون کے لئے پانی مانگ یعقوب نے عرض کیا کہ آپ اولے واحق ہین یا سیدی شیخ نے فرمایا مجھے یہی حکم کیا گیا ہے پھر یعقوب نے نماز پڑھی دعا مانگی فی الفور پانی برسا رضی اللہ عنہما ۞

حکایت رقہ مین ایک شیخ تھے حاکم رقہ کی شکایت اونکے روبرو کیگئی یہانتک کہ اونکا دل حاکم مذکور پر متغیر ہوا اتفاقاً ایک دن والی کا گزر شیخ پر ہوا شیخ نے اوسپر ایک چیخ ماری اوسی مین کہا کہ مرجا وہ اوسیدم مرگیا یہی شیخ ایک روز کرامتون کا ذکر کر رہے تھے ایک بڑھیا نے کہا اس بڑھیا کو شیخ پر ناز تھا کتنے فشارہ اور کتنے دعوی کروگے لوگ تو پانی نہونے سے ہلاک ہوئے جاتے ہین پھر وہ شیخ کے پاس سے چلی گئی اور اپنے خچر پر سوار ہوئی یہ عورت اولاد ملوک کو پرورش کیا کرتی تھی جب یہ کچھ راہ قطع کر چکی تو بادل آیا اور خوب ہی پانی برسا اور ایسے زور کی ہوا چلی کہ بڑھیا کو خچر پر سے کیچڑ مین پھینکدیا پھر کھڑی ہوئی خچر پر سوار ہوئی لوٹ کے شیخ کے پاس گئی اونسے کہا ہمنے مانا کہ آپنے اپنی جاہ سے پانی برسایا بھلا مجھے کس لئے خچر سے کیچڑ مین پھینکدیا شیخ نے کہا تیری بہت سی فضول باتین کرنے سے یہی شیخ فرماتے ہین کہ نور الدین ملک شام ہمارے نزدیک چالیس اولیا مین معدود تھے اور صلاح الدین تین سو مین اور ابدال لوگ جب نور الدین کو دیکھتے تو یہ اونسے پوچھتے کہ مین تمہارے نزدیک کیسا ہون تو ابدال کہتے کہ تو اصلح الظلمہ ہے باوجود اسکے کہ اونمین اوصاف ولایت تھے رضی اللہ عنہ ۞

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے بہت سے آدمیون کو حکایت کرتے سُنا کہ ایک تاجر نے کہا کہ مین مسافر تھا میرے ساتھ ایک جانور سواری کا تھا اوسپر کپڑا تھا جب مین مصر مین گیا اور لوگون کے ساتھ مختلط ہوا تو مینے اپنی سواری کو دیکھا اوسکو نہ پایا پھر مینے اوسکو تلاش کیا لوگون سے پوچھا کچھ اتا پتا نہ لگا مجھ سے میرے بعض اصحاب نے کہا کہ تو شیخ ابو العباس دمنوری کے پاس جا امید ہے کہ وہ تیرے لئے دعا کرین اور مین

اس سے پہلے بہی اونکو پہچانتا تہا غرضکہ مین اونکے پاس گیا اونکو سلام کیا اپنا قصہ بیان کیا اونہون نے نہ میری بات کان دہرکے سُنی نہ میری حاجت روائی
کی کہا تو یہہ کہا کہ ہمارے یہان مہمان آئے ہین ہم اونکے لئے آٹنا آٹنا آٹا گوشت اور ضروری چیزین چاہتے ہین پہر مین اونکے پاس سے چلا اور مین اپنے
جی مین یہہ کہتا جاتا تہا کہ پہر مین انکے پاس نہ آؤنگا یہہ فقرا لوگ سوا اپنے حوائج کے اور کچہہ نہین جانتے مین تو انکے پاس آیا اور مین آفت رسیدہ تہا سو
انہون نے نہ میرا شکوہ سنا نہ میرے لئے دعا کی بلکہ اپنی حاجت روائی چاہنے لگے مین اس ارادے سے چلا مجہے ایک شخص ملا کہ میرا قرض اوسپر آتا تہا مین نے
اوسکو پکڑا اور اوس سے کہا کہ مین تجہے نہ چہوڑونگا یہانتک کہ تو مجہے میرا قرض نہ دیدے اوسنے مجہے ساٹہہ درہم یا کچہہ کم دئے جب اسقدر درہم مجہے ملگئے
تو مینے اپنے جی مین کہا کہ واللہ مین اسکے ساتہہ انہین مخاطرہ کرونگا پہر یا تو سب مجہے حاصل ہوجاوینگے ورنہ یہہ اللہ تعالے کی راہ مین گئے وہ بہی اوسکے
ساتہہ چلے جاوینگے پہر جو کچہہ کہ شیخ نے خریدنیکو فرمایا تہا وہ سب مینے خرید لیا اور کچہہ درہم بچے انکا مینے علیہ حلاوہ خریدا اور ان سب چیزون کو ایک
حمال کے سرپر رکہواکے شیخ کیطرف روانہ ہوا جب اونکے زاویہ کے قریب پہونچا تو ناگاہ میری سواری زاویے کے دروازے پر کہڑی ہوئی تہی مینے
اپنے جی مین کہا کہ یہہ میرا جانور ہے پہر مینے کہا کہ میرا جانور کہان ہے شاید یہہ اوسکے مشابہ ہے جب اوسکے قریب پہونچا تو معلوم ہوا کہ وہ بعینہ میرا ہی
جانور ہے اور جسطرح سے اوسپر کپڑا رکہا ہوا تہا اوسیطرح پایا مجہے اس سے تعجب ہوا پہر مینے کہا کہ اسکے پاس کوئی محافظ چہوڑجاؤن یا اسکو زاویے کے
اندر لیجاؤن تاکہ یہہ چلا نجاوے پہر مینے کہا کہ جس نے اسکو سالم رکہا اسکی حفاظت کی وہی اب بہی حفاظت کریگا پہر مین شیخ کیخدمت مین حاضر ہوا سب
سامان اونکے سامنے رکہدیا اونہون نے ایک ایک چیز کی حاضری لی یہانتک کہ علیہ حلاوہ کی نوبت آئی فرمایا یہہ کیا ہے مینے عرض کیا یا سیدی میرے
پاس کچہہ درہم بچے تہے سو مینے اونکا یہہ خرید لیا فرمایا یہہ تو اس مین داخل نتہا لیکن مین اسکے سبب تجہے زیادہ دیتا ہون تو قیساریہ کو جا اور اپنا کپڑا
بیچ اور جلدی نکرنا جب تو کوئی چیز بیچے تو اوسکی قیمت قبض کرلینا اور اس بات کا خوف نکرنا کہ کوئی اور تاجر آجاوے دریا میرے سیدہے ہاتہہ مین ہے
اور جنگل میرے بائین ہاتہہ مین ہے پہر مین قیساریہ کیطرف گیا قدرت الٰہی سے جتنا کپڑا میرے پاس تہا اوس سبکی لوگونکو خواہش تہی نہایت گران بیچنا
شروع کیا جب کوئی چیز بیچتا اوسکی قیمت قبض کرلیتا تہا یہانتک کہ سب بیچدیا اور اوسکی قیمت قبض کرلی جب مین سب کپڑا بیچ چکا تو بڑے بڑے سوداگر
آگئے گویا اونکو کسی نے قیمت سے چہوڑ دیا امام یافعی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ شیخ ابو العباس رضی اللہ عنہ کی بہت سی نفیس کرامتین لوگونمین مشہور ہین

حکایت بنی اسرائیل مین ایک عابدہ عورت اونکے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کی بیٹی تہی ایک بادشاہ کے بیٹے نے اوسکو پیغام نکاح بہیجا
اوسنے انکار کیا پہر اپنی لونڈی سے کہا تو جا میرے لئے کوئی آدمی پرہیزگار زاہد عابد فقیر تلاش کر لونڈی گئی اوسنے اس صفت کا ایک آدمی پایا اوسکو
شہزادی کے پاس لے آئی شہزادی نے اوس شخص سے کہا اگر تو مجہہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو مین تیرے ساتہہ اوس شخص کے پاس چلون جو میرا
نکاح تجہسے کردے پہر ایسا ہی ہوا اونکا نکاح ہوگیا پہر شہزادی نے اپنے خاوند سے کہا تو مجہے اپنے گہر لیچل زاہد نے کہا واللہ مین سوا اس کملی کے کہ میری
پیٹہہ پر ہے اور کسی چیز کا مالک نہین ہون یہی کملی رات کو میرا اوڑہنا اور دنکو میرا لباس ہے شہزادی نے کہا مین اسی پر تجہسے راضی ہون پہر زاہد اوسکو
اپنے گہر لیگیا دنکو محنت مزدوری کرتا رات کو اپنی بی بی کے افطار کے لئے کچہہ لادیتا تہا شہزادی دنکو نہین کہاتی تہی بلکہ نفلی روزے رکہا کرتی تہی
جب اوسکا خاوند کوئی چیز لادیتا تہا اوس سے روزہ افطار کرلیتی اور ہر حال مین اللہ سبحانہ و تعالے کی حمد کرتی اور کہتی اب مین عبادت کے لئے
فارغ ہوئی ایک دن کوئی چیز نہ ملی کہ بی بی کے پاس لاوے گہبرایا اور یہہ بات اوسپر بہت شاق ہوئی اپنے جی مین کہا کہ میری بی بی گہر مین بیٹہی ہوگی
اور اوسکا روزہ ہے انتظار کرتی ہوگی کہ مین کوئی چیز اوسکے افطار کے لئے لیجاؤنگا پہر کہڑا ہوا وضو کیا نماز پڑہی اللہ تبارک و تعالے سے دعا کی
اور کہا یارب بیشک تو جانتا ہے کہ مین دنیا کے لئے تجہہ سے نہین مانگتا ہون میرا سوال میری زوجہ صالحہ کی رضا کے لئے ہے الٰہی تو مجہے اپنے پاس سے

رزق دے بیشک تو خیر الرازقین ہے یہہ کہتے ہی ایک موتی آسمان سے اوسپر اوترا اوسنے لیلیا اور اپنی بی بی کے پاس لے گیا شہزادی اسکو دیکھکر گبرائی
اور کہنے لگی یہہ موتی تو کہانسے لایا اسکی مثل تو مینے اپنے گہر ہی کبہی نہین دیکہا زاہد نے کہا آج مینے قوت تلاش کیا کچہہ فتوح نہوئی تو مینے اپنے جی مین کہا کہ میری
بی بی گہرمین بیٹہی ہوئی انتظار کرتی ہوگی کہ مین کوئی چیز اوسکے پاس لیجاؤن کہ وہ اوس سے روزہ افطار کرے اور وہ بادشاہ کی بیٹی ہے مجہہ سے نہین
ہوسکتا کہ مین بدون کسی چیز کے اوسکے پاس جاؤن پہر مینے اللہ سبحانہ و تعالے سے دعا کی اوسنے مجھے یہہ موتی آسمان سے عنایت فرمایا شہزادی نے
کہا تو اوس جگہہ جا جہان تونے اللہ تعالے سے دعا کی ہے اور اوس سے زاری کر اور دعا مانگ اور یون کہہ الٰہی سیدی و مولائی اگر یہہ ایسی چیز ہے
کہ تونے دنیا مین ہمکو دی ہے تو تو ہمارے لئے اسمین برکت دے اور اگر یہہ اون چیزون مین سے ہے جنکو تونے آخرت باقیہ مین ہمارے لئے ذخیرہ
کیا ہے تو تو اسکو اوٹہالے زاہد نے ایسا ہی کیا وہ موتی اوٹہالیا گیا زاہد لوٹ کے شہزادی کے پاس آیا یہہ قصہ بیان کیا اوسنے کہا حمد ہے اوس
اللہ کے لئے جسنے ہمکو دکہا دیا جو کہ ہمارے واسطے آخرت مین ذخیرہ کیا ہے پہر کہا اب مجھے اسکی پروا نہین کہ دار فانی کی کسی چیز پر مجھے قدرت نہو
اور اس بات پر اللہ تعالے کا شکر کیا رضی اللہ عنہما ❊

حکایت احمد بن عبد اللہ مقدسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ساتہہ تہا مینے اون سے اونکا شروع
حال پوچہا اور ملک فانی سے ملک باقی کیطرف انتقال کرنے کا سبب دریافت کیا اونہون نے فرمایا یا اخی مین ایک دن پادشاہی محل کی بلندی پر
بیٹہا ہوا تہا خواص لوگ میرے سرپر کہڑے تہے مینے جہروکے مین سے جہانکا ایک شخص کو فقرا مین سے دیکہا کہ محل کے میدان مین بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے
ہاتہہ مین ایک سوکہی روٹی ہے اوس نے روٹی کو پانی سے تر کیا اور درے نمک سے اوسکو کہا گیا اور مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا یہانتک کہ
وہ کہانے سے فارغ ہوا پہر تہہ پانی پیا اور اللہ تعالے کی حمد و ثنا کی اور محل کے میدان مین سوگیا اللہ سبحانہ و تعالے نے الہام کیا کہ مین اس امر
مین فکر کرون مینے اپنے کسی غلام سے کہا کہ جب یہہ فقیر اوٹہے تو تو اسکو میرے پاس لے آنا جب وہ جاگا تو غلام نے اوس سے کہا اے فقیر اس محل کا
مالک تجہہ سے بات کرنا چاہتا ہے اوسنے کہا بسم اللہ و باللہ و توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور غلام کے ساتہہ
ہو لیا اور میرے پاس آیا جب اوسکی نظر مجہہ پر پڑی تو مجھے سلام کیا مینے سلام کا جواب دیا بیٹہنے کی اجازت دی وہ بیٹہ گیا جب اوسے اطمینان ہوا
تو مینے کہا اے فقیر کیا تونے روٹی کہائی اور تو بہوکا تہا پہر تو سیر ہوگیا اوسنے کہا ہان مینے کہا تونے خواہش کے موافق پانی پیا پہر تو سیراب ہوگیا
اوسنے کہا ہان مینے کہا پہر تو اچہی طرح سے بدون رنج و غم کے سورہا تونے آرام پایا اوسنے کہا ہان مینے اپنے جی مین عتاب کی راہ سے کہا اے نفس دنیا کو مین کیا
کرونگا نفس تو اتنے کے ساتہہ قناعت کرسکتا ہے جتنا کہ تونے دیکہا اور سنا پہر مینے اوسی گہڑی اللہ تعالے کے ساتہہ توبہ کا عہد کیا جب دن تمام
ہوا رات آئی تو مینے بالون کا ٹاٹ پہنا صوف کی ٹوپی لگائی ننگے پاؤن اللہ تعالے کیطرف چلا مجھے ایک آدمی خوبصورت خوشبو خوش لباس ملا
مین اوسکی طرف بڑہا اوسکو سلام کیا مصافحہ کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور مجہہ سے پوچہا اے ابراہیم کہان کا ارادہ ہے مینے کہا اوس سے
بہاگ کے اوسکی طرف جاتا ہون مجہہ سے کہا تو بہوکا ہے مینے کہا ہان شیخ کہڑے ہوئے ہلکی دو رکعت نماز پڑہی مجہہ سے کہا کہڑا ہو نماز پڑہ جیسے
مینے پڑہی مین جب نماز پڑہ چکا اور پہر کے دیکہا تو ناگاہ شیخ کے داہنی طرف کہانا اور پانی ٹہنڈا رکہا ہوا تہا مجہہ سے فرمایا اے ابن ادہم آگے بڑہ
اور اللہ تعالے کے فضل سے کہا اور اسپر اپنے رب کا شکر کر مین آگے بڑہا اور بقدر کفایت کہانا کہایا اور کہانا اپنے حال پر رہا پہر پانی پیا
اللہ تبارک و تعالے کی حمد کی شیخ نے فرمایا اے ابن ادہم سمجہہ بوجہہ اپنے کامون مین جلدی نکر جلدی کرنا شیطان سے ہے اور جان رکہہ کہ
بیشک اللہ تعالے جب بندے کے ساتہہ نیکی کا ارادہ فرماتا ہے تو اوسکو اپنی ذات کے لئے برگزیدہ کرتا ہے اور اپنے نور قدس سے اوسکے لئیے

ایکچراغ روشن کرتا ہے جس سے وہ حق و باطل مین فرق کرتا ہے اپنے نفس کے عیوب کو دیکھتا ہے مین چاہتا ہون کہ تجھے اسم اعظم سکھادون
سو جب تو بہوکا ہو یا تجھے پیاس لگے تو تو اوسکے ساتھہ اللہ تعالے سے دعا کرے وہ اوسیوقت تجھے سیر کردیگا تیری پیاس کو کہودیگا تو سیراب ہوجاویگا
اے ابن ادہم جب تو اخیار و فقرا کا ہمنشین ہو تو تو اونکے لئے زمین ہوجا کہ وہ تجھے روندین اور تو اونکو خفا نکرنا اسلئے کہ بیشک اللہ عزوجل اونکی
خفگی سے خفا ہوتا ہی اور اونکی خوشی سے خوش ہوتا ہے پہر مجہے اسم شریف سکھایا پہر کہا استودعتک اللہ الحی القیوم الذی لا یموت اور غائب ہوگئے
مینے رستہ لیا ناگاہ ایک جوان خوبصورت خوشبو ملیح السیرت ملا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور کہا اے ابن ادہم تیری کیا حاجت
ہے اور اس سفر مین تجھسے کون شخص ملا مینے کہا مین ایک شیخ سے ملا جنکی یہہ یہہ صفت ہے اور اونہون نے مجھے فلان فلان بات سکھائی وہ جوان رویا
اور مجھے رولایا مینے پوچھا یا سیدی مین آپکو اللہ تعالے کی قسم دیتا ہون کہ یہہ شیخ کون تھے اور آپ کون ہین اونہون نے کہا شیخ تو میرے بہائی
الیاس تھے اور مین ابو العباس خضر ہون مین بہت خوش ہوا اونکو اپنے سینے سے لگالیا اونکی دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا مصافحہ
کیا اون سے دعا چاہی اونہون نے ثبات و عصمت کی میرے لئے دعا کی پہر غائب ہوگئے مجھے نہین معلوم کہان گئے یہہ میرے ابتداے حال کا
قصہ ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین انکے ہدایت امر مین ایک یہہ روایت ہے اور دوسری روایت مشہور وہ ہے کہ یہہ شکار
کے لئے گئے تھے ایک ہاتف نے اونکو آواز دی الخ واللہ تعالے اعلم

حکایت

محمد بن یعقوب خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین بہ نیت سیاحت و توکل اپنے گہر سے نکلا پہر مین اسی حالت پر رہا یہانتک کہ
بیت المقدس مین آیا پہر مین تیہ بنی اسرائیل کے ایک غار مین ٹہیر اکئی دن تک نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا یہانتک کہ قریب الموت ہوگیا میرا یہہ حال تہا
کہ ناگاہ دو راہبون کو جاتے ہوئے دیکہا وہ دونون میلے کچیلے پریشان بال گرد آلود تھے مین اونکی طرف مائل ہوا اونکو سلام کیا اون سے
کہا تم کہان جاتے ہو اونہون نے کہا ہم نہین جانتے مینے کہا تم جانتے ہو کہ تم کہان ہو اونہون نے کہا ہان ہم اوسکی مملکت مین اور اوسکے روبرو
ہین پہر مینے اپنے نفس کو ملامت و عتاب کیا اور کہا اے نفس یہہ دونون راہب تو توکل پر ثابت ہین اور تو نہین باوجودیکہ یہہ کافر ہین پہر مینے
اونسے کہا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مین تمہارے ہمراہ ہون اونہون نے کہا انشاء اللہ تعالے خیر ہوگی غرضکہ ہم سب چلے جب شام ہوئی تو وہ اپنی
نماز و معبود کیطرف کہڑے ہوئے اور مین اپنی نماز و معبود کیطرف کہڑا ہوا مینے مغرب کی نماز تیمم سے پڑہی اونہون نے مجھے دیکہا کہ مینے مٹی سے
تیمم کیا وہ ہنسنے لگے جب نماز سے فارغ ہوگئے تو ایک نے اونمین سے اپنے ہاتھہ کے ساتھہ زمین کو کریدا فوراً پانی ظاہر ہوگیا ایسا صاف تہا جیسا موتی
صاف پتہر پر ہو میں متحیر ہوا پہر اوسنے پہر کے دیکہا تو اوسکی داہنی طرف کہانا رکہا ہوا تہا مجھے اور تعجب ہوا اونہون نے مجھ سے کہا تو کیون متحیر ہے کسلئے
تعجب کرتا ہے آگے بڑہ اس حلال کہانے سے کہا اس میٹھے ٹہنڈے پانی سے پی اور اپنے رب کریم ذو الجلال کی عبادت کر پہر مین آگے بڑہا ہم سب نے
کہانا کہایا پانی پیا مینے وضو کیا نماز کی قضا کی پہر پانی نیچے چلا گیا گویا نہ تہا وہ دونون اپنی نماز کیطرف کہڑے ہوئے مین دوسری جانب اپنی نماز
کیطرف کہڑا ہوا یہانتک کہ صبح ہوگئی پہر وہ کہڑے ہوئے اور چلے مین بہی اونکے ساتھہ چلتا رہا جب رات آئی تو دوسرا راہب آگے بڑہا نماز پڑہی کچھہ
پوشیدہ دعائین کین پہر زمین کو اپنے ہاتھہ سے کریدا پانی نکل آیا جیسا کہ پہلے راہب کے لئے نکل آیا تہا اور اوسکے داہنی طرف کہانا رکہا ہوا تہا مجھ سے کہا
آگے بڑہ اور کہا لی اور اپنے رب کی عبادت کر مینے کہایا پیا نماز کے لئے وضو کیا پہر پانی نیچا ہوگیا گویا کہ نہ تہا جب تیسری رات آئی تو دونون نے مجھ سے
کہا اے محمدی یہہ رات تیری ہے اور تیری نوبت ہے مین اونکی بات سے شرمایا اور مجھے نہایت خوف ہوا مینے کہا انشاء اللہ تعالے خیر ہوگی پہر اونکے
پاس سے ایک گوشے مین گیا دو رکعت نماز پڑہی مینے کہا آلہی سیدی و مولائی بیشک تو جانتا ہے کہ میرے گناہ بہت ہین اونہون نے تیرے نزدیک

کوئی وجاہت میری باقی نہین رکہی لیکن مین وجیہ کریم ذوالجاہ العظیم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاہ کے ساتھہ تجہہ سے سؤال کرتا ہون کہ تو مجہے ان دونون کے درمیان مین پشیمان نکر جب مین اپنی دعا سے فارغ ہوا تو مینے پہر کے دیکہا ناگاہ پانی بہ رہا تہا میرے داہنی طرف کہانا رکہا ہوا تہا مینے اوسسے کہا آگے بڑہ ہو اللہ تعالے کے فضل سے کہا وُہ وہ آگے بڑہے پہر ہمنے کہایا پیا ہر حال مین اللہ تعالے کی حمد کی یہانتک کہ میری دوسری باری آئی پہر مینے اللہ تعالے سے دعا کی جسطرح پہلی بار دعا کی تہی ناگاہ پانی نکل آیا کہانا حاضر ہو گیا جب تیسری نوبت ہوئی تو اللہ تعالے سے دعا کی جیسے پہلے کی تہی ناگاہ دو آدمی کا کہانا پینا موجود ہوا میرا دل ٹوٹ گیا اون دونون نے مجہہ سے کہا اے محمدی یہہ کہانسے نیا حادثہ نازل ہوا کہ تیرے کہانے پینے مین کمی ہوئی مینے اون سے کہا تم کیا نہین جانتے ہو کہ یہہ امر اوسیکی طرف پہرتا ہے ہم اوسی کے زیر حکم ومشیت ہین ہمارا دین ومذہب اسی کا مقتضی ہے یعنی عسر ویسر شدت ورخا منع وعطا تاکہ ہمارے صبر کی آزمائش کرے اونہون نے کہا اے محمدی تونے سچ کہا بیشک یہہ رب عظیم ہے یہہ دین سلیم ہے تو اپنا ہاتہہ پہیلا ہم گواہی دیتے ہین کہ سواے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین اسلام حق ہے اور اوسکے سوا اور دین باطل ہین مینے اون سے کہا اے میرے پیارے بہائیو تمہاری راے ہو تو ہم جمعہ وجماعت کے لئے کسی شہر کیطرف چلین اسلئے کہ جمعہ مساکین کا حج ہے اونہون نے کہا یہہ راے درست ہے یہہ کام اچہا ہے پہر اس ارادے سے ہم جا رہے تہے کہ ایک آبادی نظر آئی اور رات اندہیری تہی ناگاہ وہ بیت المقدس تہا ہم اوسکے اندر داخل ہوئے ایک مدت دراز ہم وہان رہے اللہ تعالے کی عبادت کیا کرتے تہے ہمارا رزق ایسی جگہہ سے آتا تہا کہ ہمکو اوس جگہہ کا گمان بہی نتہا یہانتک کہ اون دونون کا انتقال ہو گیا رضی اللہ عنہما ؀

حکایت معروف کرخی رضی اللہ عنہ دجلے کے کنارے پر سے گزرے وضو کرنے کے لئے بیٹہے اپنا قرآن شریف اور کپڑے رکہدیئے ایک عورت آئی اونکو لیگئی معروف اوسکے پیچہے گئے یہانتک کہ ایک تنہا جگہہ مین اوسکو جالئے تاکہ اوسکا ہتک نہو اوس سے کہا اے عورت تو خوف نکر مین معروف کرخی ہون اے بہن تمہارا کوئی بیٹا پڑہتا ہے اوسنے کہا نہین انہون نے کہا تمہارا خاوند ہے اوس نے کہا نہین انہون نے کہا کوئی بہائی ہے کہا نہین انہون نے کہا تو قرآن شریف مجہے دیدو اور کپڑے لیلو اور دنیا وآخرت مین میرا کوئی مواخذہ تجہسے نہین ہے عورت کو نہایت ندامت دامنگیر ہوئی کہنے لگی مین اللہ عزوجل سے توبہ کرتی ہون کہ پہر کبہی ایسا کام نکرونگی معروف خوش ہوئے اوسکے لئے ایک خاص دعا فرمائی پہر ایک اپنی اپنی راہ چلا گیا اوس عورت پر معروف کی دعا کی برکت نازل ہوئی رحمہما اللہ تعالے ؀

حکایت بغداد مین پانی رک گیا یہانتک کہ بغداد والے قریب بہ ہلاک ہو گئے سبنے غسل کیا طہارت کے جنگل کیطرف گئے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ پانی برسے دو دن تک دعا کی مگر پانی نبرسا یہہ زمانہ ہارون رشید رحمہ اللہ کا تہا یہہ لوگ اس حالت مین گرفتار تہے کہ ناگاہ جنگل سے ایک شخص پریشان بال گرد آلود دو چادرین پہٹی پرانی پہنے ہوئے آیا اوسکے ساتہہ تین کواری بیٹیان نہائت حسین جمیل تہین وہ لوگون سے علحدہ کہڑا ہوا لوگون کو سلام کیا اونہون نے جواب سلام کا دیا اوس شخص نے پوچہا اے لوگو تم سب جمع ہو کے یہان کیون کہڑے ہو اونہون نے کہا اے شیخ ہمنے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ ہمکو پانی دے سو اوسنے نہ دیا اوسنے کہا اے لوگو شہر مین کیا وہ تم سے غائب تہا کہ تم جنگل کیطرف نکلے کیا اللہ سبحانہ وتعالے ہر مکان مین موجود نہین ہے کیا اوسنے اپنی کتاب مین نہین فرمایا ہے وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر یہہ خبر ہارون رشید کو پہونچی کہا یہہ کلام تو ایسے شخص کا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے اور اوسکے مالک کے درمیان مین کوئی سر ہے پہر کہا تم اوسکو میرے پاس لاؤ جب وہ حاضر ہوا تو ہارون نے اوس سے مصافحہ کیا اپنے روبرو اوسکو بٹہایا پہر کہا اے شیخ تم اللہ تعالے سے دعا کرو کہ وہ ہمکو پانی دیوے شاید آپ کی

اوسکے نزدیک کوئی وجاہت ہو شیخ نے تبسم کیا اور فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ مین تمہارے لیے اپنے معبود اپنے سید اپنے مولی سے دعا کرون اونہون نے کہا ہان شیخ نے کہا تو تم سب اللہ عزوجل سے توبہ کرو لوگون مین توبہ کی ندا کیگئی سبنے توبہ و انابت کی پہر شیخ آگے بڑہے دو رکعت نماز بلکی پڑہی جب سلام پہیرا تو قلب ردا کیا اور روئے اور دعا کی دعا پوری کرنے نہ پائے تہے کہ آسمان پر بادل گہر گیا بادل گرجا بجلی چمکی خوب ہی پانی برسا جیسے مشک کے دہانے کہولدیئے رشید خوش ہوئے اونکے خواص لوگ اور اہل مملکت مبارکبادی کے لیے جمع ہوئے ہارون نے کہا شیخ کو میرے پاس لاؤ لوگون نے اونکو تلاش کیا اونکو اپنی جگہہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتے ہوئے پایا اونکی بیٹیون سے پوچہا کہ تمہارے باپ کو کیا ہوا ہے کہ نہین اوٹہتے ہین اونہون نے کہا انکی یہی عادت ہے جبکہ اللہ تعالے کے لیے سجدہ کرتے ہین تین دن تک نہ انکو افاقہ ہوتا ہے نہ یہہ اپنا سر اوٹہاتے ہین اسکی خبر ہارون رشید کو لگی وہ بہت روئے اور کہا الہی مین تجہہ سے سوال کرتا ہون او رحرمت صالحین کے ساتہہ تیری طرف وسیلہ پکڑتا ہون کہ تو ہمارے تئین اونکو ہبہ کردے اور اپنے فضل وجود وکرم سے اونکے برکات جزیلہ کا ہمپر فیضان کر یا ارحم الراحمین ؀

حکایت شیخ ابو یزید قرطبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک بار ہمنے سفر کیا اہل بادیہ سے ایک شخص صالح ہمارے ہمراہ تہا ہم ایک بڑی خندق کیطرف پہونچے اوسمین درخت بہت تہے اور اس شخص کو معرفت آثار کی تہی اسنے کہا یہہ خندق معمور ہے پہر ہم ڈرتے ہوئے خندق مین اترے اور دوسری جہت کے ساتہہ متعلق ہوئے جب ہم درختون سے جدا ہوئے تو ہمنے تین آدمیون کو دیکہا کہ اونکے ہاتون مین ہتہیار تہے وہ رہزنی کے لیے کہڑے ہوئے ہم سب جمع ہوگئے ہمنے کہا کیا کرین اوس آدمی نے کہا تم اس امر کو اوسکی اصل کیطرف پہیر دو کیا تم اللہ کے لیے نہین نکلے ہمنے کہا ہان اوسنے کہا تم اس کام کو اپنے حال پہ چہوڑ دو اور میرے پیچہے چلے آؤ کوئی تم مین سے دائین بائین پہر کے نہ دیکہے پہر مرد صالح آگے بڑہا اور ہم اوسکے پیچہے چلے اور رہزن ہمارے برابر مین راہ چہوڑ کے چلے ہم اونسے جہلکے نکل آئے یہانتک کہ وہ ہمارے پیچہے لوٹ آئے مین اپنے اصحاب سے پیچہے تہا مینے پہر کے دیکہا تو رہزن اسقدر برچہی کی مار کے ہمارے قریب آگئے مینے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اون لوگون نے ہمکو پالیا شیخ بدوی او نہ ادہر التفات نہین کرتے تہے میرے بات کرتے وقت رہ ٹہیر گیا اور پہر کے دیکہا جب شیخ نے رہزنون کو دیکہا تو کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الہی ہمکو ان شیطانون کی شر سے دور رکہہ مینے شیخ سے کہا کہ آپ دیکہین اب ہم کیا عمل کرین اونہون نے کہا عمل کیا پہر مینے کہا یہہ ضحی کا وقت ہے اور نفل مین جماعت کرنا درست ہے مین آگے بڑہون اور تمکو نماز پڑہاؤن یہہ لوگ انشاء اللہ تعالے چلے جاوینگے شیخ نے مجہہ سے کہا اے ابو یزید اب ہمکو حاجت ہے کہ ہم ان سے چہپ جائین مینے کہا تم زیادہ خبردار ہو شیخ نے اپنا ہاتہہ اوٹہا یا کلمے کی اور بیچ کی انگلی کے ساتہہ اشارہ کیا اور کہا ٹہیر جاؤ بیشک مینے دیکہا کہ وہ لوگ ٹہیر گئے کوئی اون مین کا اپنی جگہہ سے تجاوز نہین کرسکتا تہا اور نہ وہ ہمارے ہمراہیون کے قریب آسکتا تہا جو جس جگہہ تہا وہین ٹہیر گیا ہم چلدیئے اسکے بعد شیخ نے بات نہین کی یہانتک کہ ہم کسی گہاٹی مین ایسی جگہہ پہونچ گئے کہ وہ لوگ ہم تک نہین آسکتے تہے پہر شیخ ٹہیر گئے اور ہم بہی اونکے ساتہہ ٹہیرے کہا دیکہو وہ شیطان اپنے حال پہ ٹہیرے ہوئے ہین اگر اللہ عزوجل کا ڈر نہوتا تو مین چلا جاتا اور انکو اوسی جگہہ چہوڑ جاتا ولیکن الہی تو ہمکو اونکے لیے توبہ کا سبب کر پہر اونکی طرف اشارہ کیا کہ چلے جاؤ مینے دیکہا کہ ہر ایک اون مین سے زمین پر بیٹہہ گیا اپنے ساتہی کے ساتہہ باتین کرنے لگا پہر وہ شیخ کی برکت سے جس راہ آئے تہے اوسی راہ لوٹ کے چلے گئے رضی اللہ عنہ ؀

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین موضع بدرمین تہا مکے کو جاتا تہا وہان ایک شخص کے پاس کہورین تہین جاجیون کو اس شرط پر بیچتا تہا کہ انکی قیمت مکے مین لونگا اوسنے مجہے بہی کچہہ کہورین دین اور دینے مین مجہہ سے الحاح کیا اور کہا کہ مکے پہونچنے تک اسکی قیمت

لینے مین صبر کرونگا اور اگر تم مرگئے تو تمکو معاف ہے اوسنے اسقدر اصرار کیا تو مینے کہجورین لے لین پہر اوسکو ہم سے پہلے سفر پیش آیا مجہہ سے قیمت کا مطالبہ کیا مینے کہا میرے پاس کچہہ نہین ہے تو نے خود کہا تہا کہ بدون مکے کے قیمت نہ مانگونگا اوسنے کہا نہین مین ضرور ہی قیمت لونگا اوسنے مجھے تنگ کیا ایذا دی گالیان دین مین بدر کی مسجد مین گیا اللہ تعالے سے دعا و زاری کی پہر مین نکلا ایک آدمی ملا ایسا معلوم ہوتا تہا کہ بدو ہے احرام باندہے تہا اوسنے مجھے چند درہم دئے اور میری ہتیلی مین گن دئے مین قرضخواہ کے پاس گیا اوسکا قرض ادا کردیا اوسکی ایذا دہی اور بڑہ گئی کہنے لگا لوگ درہم چہپا رکہتے ہین اور جہوٹ بولتے ہین قسم کہاتے ہین کہ اونکے پاس نہین ہین اور درہم اونکے پاس ہوتے ہین مین نے سکوت کیا اوسکو کچہہ جواب نہ دیا ۔

حکایت شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مشرکین نے بلاد اندلس کے کسی گاؤن پر ہجوم کیا زبردستی اوسمین گہس گئے گاؤن والونکو قید کرلیا بہت سے نیدی اپنے ساتہہ پکڑ لائے اہل اندلس اس بات سے گہبرائے یہہ خبر پہونچی کہ گہوڑون کے ساتہہ قیدیون کے لئے گہاس ڈالا جاتا ہے اور اونکی مشکین بندہی ہوئی مین اپنے مونہہ سے چرتے ہین جسطرح بہائم چرتے ہین مین اوس زمانے مین ایک رات نزدیک شیخ ابو اسحق بن طریف رضی اللہ عنہ کے رہا ہمارے درمیان مین کہانا رکہا گیا اونہون نے بسم اللہ کہکے ایک آہ کہینچی پہر مجہہ سے کہا اے محمد کیا تجھے نہین پہونچا کہ مسلمانون پر کیا بلا نازل ہوئی مینے کہا ہان پہر وہ قصہ بیان کرتے تہے اور روتے جاتے تہے یہانتک کہ چلاکے رونے لگے پہر کہا واللہ مین نہ کہانا کہاؤنگا نہ پانی پیونگا یہانتک کہ اللہ تعالے مسلمانون سے بلا کو دور کردے پہر گہڑی بہر کہانے سے علحدہ ہوگئے پہر کہنے لگے الحمد للہ الحمد للہ اور کہانے کے قریب ہوئے مجہہ سے کہا کہا مینے کہانا کہایا مجھے تعجب ہوا کہ انہون نے کہانا کیون چہوڑا پہر گہڑی کے بعد باوجود قسم کہانے کے کہانے لگے اسکے بعد خبر پہونچی کہ جسوقت شیخ نے باتین کی تہین اوسوقت نصاری نے ایک بڑا شور سنا اونکو یقین ہوا کہ مسلمانون کے لشکر نے اونکو آگہیرا سو وہ اپنے گہوڑون پر سوار ہوکے اپنی جان بچاکے بہاگ گئے اور غنیمت اور قیدیون کو چہوڑ گئے اللہ عزوجل نے بغیر تکلیف و طلب کے مسلمانون کو اونکے ہاتہہ سے نجات دی اور قیدی غنیمت لیکے چلے آئے اوسکو بلاد مسلمین مین پہیر دیا والحمد للہ رب العالمین رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

حکایت بعض زہاد سے منقول ہے کہتے ہین کہ مین ہمراہ ایک جماعت زہاد کے تہا ظہر کی نماز کا وقت آیا ہم ایسے جنگل مین تہے کہ وہان پانی نہ تہا ہمنے اللہ تعالے سے دعا کی ہم دعا تمام کرنے نہ پائے تہے کہ دور سے ایک چیز ہمکو ظاہر ہوئی ہم نے اوسکا قصد کیا اللہ تعالے نے مسافت بعید کو ہمارے لئے طے کردیا یہانتک کہ ہم ایک محل کیطرف پہونچے وہ نہایت بلند اور مضبوط تہا اوسکا صحن بہت اچہا تہا گرد اوسکے نہرین بہتی جاری تہے ہم نے اللہ تعالے کا شکر کیا اچہی طرح سے وضو کیا نماز پڑہی پہر ہم محل کیطرف بڑہے وہان دیکہا تو اوسکی دیوار پر یہہ دو شعر لکہے ہوئے تہے ۔ ع

هذی منازل اقوام عهدتهم ۔ فی رغد عیش خصیب ما له خطر
صاحتهم نوب الایام فارتحلوا ۔ الی القبور فلا عین ولا اثر

یعنی یہہ اون لوگون کے مکان ہین جو نہایت عیش و آرام مین تہے حوادث زمانہ نے اونکو بلایا تو اونہون نے قبرون کیطرف کوچ کیا اب اونکا کچہہ اتا پتا باقی نہین رہا محل کے وسط مین ایک تخت سونے کا تہا اوسپر یہہ شعر لکہے ہوئے تہے ۔ ع

لازلت تطلب کلما ۔ یردی وتمعن فی الطلب
وملکت ما املت من ۔ ارض الاعاجم والعرب
مدت الیک ید الردی ۔ فذهبت فیمن قد ذهب

یعنی تو ہمیشہ ایسی چیزون کو طلب کرتا رہا کہ وہ تجھے ہلاک کرین اور اونکی طلب مین غرقاب رہا اور عجم و عرب کی زمین جسکی تجھے آرزو تہی تو اوسکا مالک بہی ہوگیا موت نے تیری طرف اپنا ہاتہہ بڑہایا سو جو لوگ کہ چلے گئے تو بہی اونمین چلا گیا ہمنے وہان ایک باغ دیکہا اوسمین سفید پتہر کا ایک

تختہ تہا اوسپر یہہ شعر لکہے ہوئے تہے

قد كان صاحب هذا القصر منغبطا — في ظل عيش يخاف الناس من بأسه
اذ جاءه بغتة ما لا مرد لـه — فخر ميتا وزال التاج عن راسه
فاخرج الى القصر وانظر كيف اوحشه — فقدان اربابه من بعد ايناسه

یعنی اس محل کا مالک ایسے عیش وآرام مین تہا کہ لوگ اوسپر رشک کرتے اور اوسکی قوت سے ڈرتے تہے اچانک اوسکو ایسی بلا آئی کہ کسی کے ٹالے ٹل نہین سکتی یعنی موت سو وہ مرکے گر پڑا اور تاج اوسکے سر سے پہسل گیا اب تو اوسکے محل کیطرف جا اور دیکہہ کہ بعد آبادی کے کیسا وحشت ناک ہو رہا ہے سب محل والے فنا ہو گئے ایک آدمی تک نظر نہین آتا ہمکو یہہ شعر پسند آئے پہر ہم وہان سے قبے کیطرف چلے دیکہا کہ اوسکے وسط مین ایک قبر ہے اوسکے سرہانے ایک تختی سفید پتہر کی لگی ہوئی تہی اوسپر یہہ شعر لکہا ہوا تہا

انا رهن التراب في اللحد وحدي — واضعا تحت لبنة الترب خدي

یعنی مین تنہا قبر مین مٹی ہو رہا ہون اپنا گال مٹی کی اینٹ کے نیچے رکہے ہوئے ہون

باتوا على قلل الاجبال تحرسهم — غلب الرجال فلم تنفعهم القلل
واستنزلوا بعد عز عن معاقلهم — واسكنوا حفرا يا بئسما نزلوا
ناداهم صارخ من بعد ما دفنوا — اين الاسرة والتيجان والحلل
اين الوجوه التي كانت منعمة — من دونها تضرب الاستار والكلل
فافصح القبر عنهم حين ساءلهم — تلك الوجوه عليها الدود تقتتل
قد طالما اكلوا دهرا وما نعموا — فاصبحوا بعد طول الاكل قد اكلوا

یعنی پادشاہون نے پہاڑون کی چوٹیون پر محل قلعے بنائے رات کو اونہین رہا کرتے قوی بہادر لوگ اونکی حراست کرتے سو اسنے اونکو کچہہ نفع نہ دیا آخر کو بعد عزت وآبرو کے اپنے قلعون سے اوتارے گئے پہر گڑہون مین بسلائے گئے افسوس کیا بری طرح اوترے بعد دفن کے ایک چیخنے والے نے اونکو پکارا کہ تخت وتاج شاہی اور لباس شاہانہ کہان گیا وہ مونہہ کہان گئے جو تر وتازہ چمکتے دمکتے عیش وآرام مین تہے اونکے ورے پردے ڈالے جاتے تہے اوٹین لگائی جاتی تہین جب وہ چپ رہے جواب نہ بنا تو قبر نے اونکی طرف سے بزبان فصیح جواب دیا کہ یہہ وہی مونہہ ہین جنپر اب کیڑے آپسمین لڑ رہے ہین مدتہای دراز تک انہون نے کہایا پیا عیش وآرام کیا اب بعد مدت تک کہانے کے یہہ خود کہالئے گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین بقیع کے قبرستان مین گیا تاکہ دوستاحباب کی زیارت کرون مینے ایک ایک پر سلام کیا پہر مین لوٹا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا

ما لي مررت على القبور مسلما — قبر الحبيب فلم يرد جوابي
يا قبر ما لك لا تجيب مناديا — امللت بعدي صحبة الاحباب

یعنی مجہے کیا ہوا کہ مینے قبرون پر گزر کیا دوست کی قبر پر سلام پڑہا سو اوسنے مجہے کچہہ جواب ندیا اے قبر تجہے کیا ہوا کہ تو پکارنیوالے کو جواب نہین دیتی کیا تو بعد میرے احباب کی صحبت سے ملول ہو گئی آپ فرماتے ہین کہ ایک بلند آوازنے مجہے یہہ جواب دیا

قل للحبيب وكيف لي بجوابكم — وانا الرهين بجندل وتراب
اكل التراب محاسني فنسيتكم — وحجبت عن اهلي وعن احبابي

یعنی اے قبر تو دوست سے کہدے کہ مین کیونکر تمکو جواب دون مین تو پتہر مٹی مین گرو ہون میری ساری خوبصورتی کو مٹی نے کہالیا سو مین تمہین بہول گیا اور اپنے اہل واحباب سے چہپا یا گیا کسی نے مذمت دنیا مین کیا خوب کہا ہے

ومن يكن همه الدنيا ليجمعها — فسوف يوما على رغم يخليها
لا تشبع النفس من دنيا تجمعها — وبلغة من قوام العيش تكفيها
لا دار للمرء بعد الموت يسكنها — الا التي كان قبل الموت يبنيها
فمن بناها بخير طاب مسكنها — ومن بناها بشر خاب بانيها
فاغرس اصول التقى ما عشت مجتهدا — واعلم بانك بعد الموت تجنيها

یعنی جس شخص کا قصد و فکر دنیا ہو کہ اوسکو جمع کرے سو عنقریب ایک دن زبردستی اوسکو چھوڑنا پڑیگا نفس دنیا جمع کرنے سے سیر نہین ہوتا اور بات یہ ہے کہ اسقدر توشہ جس سے زندہ رہے اوسکو کافی ہے آدمی کے لئے مرنے کے بعد کوئی گھر ایسا نہین ہے کہ وہ اوسمین رہے مگر وہ گھر جسکو مرنے سے پہلے بنایا کرتا تھا سو جسنے اوسکو بھلائی سے بنایا وہ بہت آرام سے اوسمین رہیگا اور جسنے بُرائی سے بنایا اوسکا بنانیوالا ٹوٹے مین رہا تو توجب تک زندہ رہے تقوی کی جڑین لگانے مین سعی کر جان رکھہ کہ تو بیشک مرنے کے بعد اونکے پہل چُننے گا ؛

فصل طی ارض کی حکایات کے بیان مین یعنی منجملہ کرامات اولیا رضی اللہ عنہم ایک یہہ ہے کہ اونکے لئی مسافت بعیدہ مدت قلیل مین طے ہو جاتی ہی

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ولی کے لئے لوگون سے اختلاط کرنا ذلت ہے اللہ تعالی کے ساتھہ تنہا رہنا عزت ہے مینے کسی ولی اللہ کو نہین دیکھا مگر تنہا لوگون سے علحدہ عبد اللہ بن صالح کے لئے اللہ تعالی کیطرف سے سابقہ و موہبت جزیلہ تھی یہہ ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف لوگون سے بھاگتے پھرتے تھے ایک جگہہ جم کے نہین رہتے تھے یہانتک کہ مکہ معظمہ مین آئے یہان بہت مدت تک قیام کیا مینے اونسے کہا تم یہان بہت ٹھیرے اونہون نے کہا مین یہان کیونکر نہ قیام کرون مینے کوئی شہر اس سے بڑھکر نہین دیکھا کہ وہان رحمت و برکت و ملائکہ کا نزول ہو صبح و شام یہان فرشتے آتے جاتے ہین مین اس شہر مین بہت سے عجائب دیکھتا ہون مین دیکھتا ہون کہ فرشتے طرح طرح کی صورتون کے کعبے کا طواف کرتے ہین اور اونکا طواف منقطع نہین ہوتا اگر مین سب باتین جو مینے دیکھی ہین بیان کرون تو جو لوگ کہ ایمان نہین رکھتے اونکی عقول ہرگز اونکو قبول نہ کرین مینے کہا مین اللہ کیواسطے پوچھتا ہون کہ تم مجھے اونمین سے کچھہ تو بتادو اونہون نے کہا کوئی ولی نہین ہے کہ اوسکی ولایت صحیح ہو مگر وہ جمعے کی رات کو اس شہر مین حاضر ہوتا ہے پیچھے نہین رہتا مین انہین کی ملاقات کے لئے یہان ٹھیرا ہوا ہون مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسکو مالک بن قاسم جیلی کہتے ہین وہ آیا اور اوسکے ہاتھہ مین چکنائی لگی ہوئی تھی مینے اون سے کہا تم ابھی کھانا کھاکے آئے ہو اونہون نے کہا استغفر اللہ مینے تو ایک ہفتے سے کھانا نہین کھایا لیکن والدہ کو کھانا کھلایا تھا پھر مین جلدی سے چلا آیا تاکہ صبح کی نماز مین ملجاؤن یہہ شخص جسجگہہ سے آیا تھا وہان سے مکے تک نوسو فرسخ مسافت تھی عبد اللہ نے مجھہ سے کہا تو اسکا یقین کرتا ہے مینے کہا ہان کہا حمد ہے اللہ کے لئے جسنے مجھے مومن کو دکھایا مینے کہا نوسو فرسخ کا مقدار مسافت کتنا ہوا کہا ایک سو سترہ منزل ہوا جو کہ تین مہینے ستائیس دن کا رستہ ہوتا ہے فقط دن کے چلنے مین نہ رات کے یا کہا رات کے چلنے مین نہ دن کے بعض صلحا نے مجھے خبر دی کہ وہ کعبے کے گرد ملائکہ و انبیا علیہم السلام اور اولیا کرام کو دیکھتے ہین اور اکثر یہہ دیکھنا شب جمعہ کو ہوتا ہے ایسے ہی پیر کی رات جمعرات کی رات کو اور ایک جماعت کثیر انبیا و اولیا کو شمار کرکے مجھے بتایا اور ذکر کیا کہ وہ ہر ایک کو انمین سے کعبے کے گرد معین جگہہ مین بیٹھے ہوئے دیکھتے ہین اور ہر ایک کے ساتھہ اوسکے اتباع اور گھر والے قرابت والے اصحاب بیٹھتے ہین اور ذکر کیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بہت سے اولیا اللہ جمع ہوتے ہین جنکی گنتی سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور انبیا کے نزدیک ایسے جمع نہین ہوتے اور ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد جمع ہوکے کعبے کے دروازے کے قریب مقام ابراہیم کے مقابلے مین بیٹھتے ہین اور موسی علیہ السلام اور ایک جماعت انبیا علیہم السلام حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان مین اور عیسی علیہ السلام اور ایک گروہ انبیا علیہم السلام کا حطیم کیطرف بیٹھتے ہین اور اسمین اسمعیل علیہ السلام کی قبر کو دیکھا اور ایک جماعت ملائکہ علیہم السلام کو حجر اسود کے نزدیک دیکھا اور سید خلق اجمعین رحمت عالمین تاج اصفیا خاتم انبیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کو مع اہلبیت واصحاب و اولیاء امت کے رکن یمانی کے پاس رونق افروز دیکھا اور ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کو سب نبیوں سے بڑھکر امت محمدیہ کے ساتھ محبت کرتے دیکھا اور سب سے زیادہ اس امت کے فضل سے خوش ہوتے پایا اور سب سے زیادہ اس امت کے ساتھ انس کرتے دیکھا اور دیکھا کہ بعض انبیا علیہم السلام انکے فضل پر رشک کرتے ہین اسکے سوا اور بہت سے اسرار بیان کئے بعض کے بیان کرنے مین طول ہے اور چند ایسے ہین کہ بعض عقول اونکی متحمل نہین ہوسکتی امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض انبیا علیہم السلام کا اس امت کے فضل پر رشک کرنا کچھہ مستبعد نہین ہے اسلئے کہ موسیٰ علیہ السلام کا رشک اور اونکا رونا شب معراج مین مشہور ہی ہے اور غبطت خیر مین محمود ہے اور مذموم جو ہے وہ حسد ہے اور ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کی محبت جو اس امت کے ساتھہ ذکر کی سو یہہ ان حضرات کے مناسب حال ہے ان دونون کو اس امت کے ساتھہ نہایت محبت ہے جس شخص کو اخبار و آثار پر اطلاع ہے وہ اسکو خوب جانتا ہے بلکہ یہہ بات تو خود قرآن شریف ہی سے سمجھی جاتی ہے واللہ تعالےٰ اعلم ؁

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین مدینہ منورہ مین تھا قبر شریف کے پاس گیا ناگاہ ایک شخص عجمی بڑے سر کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت ہو رہا تھا جب وہ مسجد سے نکلا تو مین اوسکے پیچھے ہو لیا جب وہ مسجد ذوالحلیفہ مین پہونچا تو اوسنے نماز پڑھی تلبیہ کہا مینے بھی نماز پڑھی تلبیہ کہا اور مین اوسکے پیچھے نکلا اوسنے التفات کیا تو مجھے دیکھہ لیا مجھہ سے کہا تیرا کیا ارادہ ہے مینے کہا میرا یہہ ارادہ ہے کہ مین تمہارے ساتھہ چلون اوسنے انکار کیا مینے اصرار کیا کہا اگر تو ضرور ہی چلتا ہے تو تو اپنا قدم نہ رکھنا مگر میرے نقش قدم پر مینے کہا ہان ایسا ہی کرونگا پھر وہ چلا اور جس راہ پر لوگ چلتے تھے اوسکو چھوڑ دیا جب تھوڑی سی رات گذر چکی تو ناگاہ چراغ کی روشنی دکھائی دی اوسنے میری طرف پھر کے دیکھا اور کہا یہہ مسجد عائشہ ہے تو آگے بڑھ جا یا مین آگے چلا جاؤن مینے کہا جو تمہین پسند ہو پھر وہ آگے چلے گئے اور مین وہین سو رہا یہانتک کہ جب سحر کا وقت ہوا تو مین مکہ مین داخل ہوا طواف کیا سعی کی شیخ ابوبکر کتانی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا ایک جماعت شیوخ اونکے پاس بیٹھی ہوئی تھی مینے اونکو سلام کیا شیخ نے مجھہ سے کہا کب آیا مینے کہا ابھی حاضر ہوا کہا کہانسے مینے کہا مدینے سے کہا مدینہ چھوڑے کتنے دن ہوئے مینے کہا رات کو مدینہ چھوڑا ہے وہ لوگ ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے شیخ نے پوچھا تو کسکے ساتھہ آیا مینے کہا مین ایک شخص کے ہمراہ آیا ہون جسکا حال اور قصہ ایسا ایسا ہے شیخ نے کہا یہہ تو ابوجعفر دامغانی ہین اونکا حال تو اس سے بڑھکر ہے یہہ امر اونکی نسبت کم ہے پھر کہا کھڑے ہو اونکو تلاش کرو اور مجھہ سے کہا اے میرے بیٹے مینے جان لیا تھا کہ یہہ تیرا حال نہین ہے پھر مجھہ سے پوچھا کہ زمین تیرے پاؤن کے نیچے کسطرح محسوس ہوتی تھی مینے کہا اسطرح معلوم ہوتی تھی جیسے موج کشتی کے تلے آجاتی ہے رضی اللہ عنہ ؁

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین بعض اسفار مین پیاسا ہوا اور پیاس کے مارے گر پڑا اچانک میرے مونہہ پر پانی چھڑکا گیا مینے آنکھہ کھولی دیکھا ایک آدمی خوبصورت دایہ شہبار پر سوار کھڑا ہوا ہے اوسنے مجھے پانی پلایا اور کہا تو میرا ردیف ہوجا تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ اوسنے مجھہ سے کہا تجھے کیا نظر آتا ہے مینے کہا مین مدینے کو دیکھہ رہا ہون اوسنے کہا تو اوتر پڑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھ اور اونسے عرض کر کہ آپکا بھائی خضر آپکو سلام کہتا ہے شیخ ابوالخیر اقطع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مدینۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا پانچ دن قیام کیا کوئی چیز نہین چکھی پھر مین قبر شریف کیطرف بڑھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آجکی رات آپکا مہمان ہون پھر مین وہان سے علحدہ ہوا اور منبر کے پیچھے سو رہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپکے داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ بائین طرف تھے اور علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ آپکے آگے تھے علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ہلایا اور فرمایا اوٹھہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مین آپکی طرف کہڑا ہوا آپکی دونون آنکھون کے درمیان کا بوسہ لیا آپنے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی آدہی مینے کہالی اور جاگ اوٹہا اور آدہی روٹی واللہ میرے ہاتہ مین تہی ؛

حکایت شیخ ابوالخیر اقطع رضی اللہ عنہ سے کسی نے احوال عجیبہ کا سؤال کیا اونہون نے کہا سب سے بڑہکر عجیب بات جو مینے دیکہی یہہ ہے کہ ایک حبشی غلام نے جامع مسجد طرسوس مین اپنے سر کو مرقع مین داخل کیا اوسکے دل مین حرم اور کعبے کی زیارت کا خطرہ گزرا اوسنے اپنا سر نکالا تو وہ حرم مین تہا عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ نے ابو عاصم بصری رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ جب تمہین حجاج نے طلب کیا تہا تو تمنے کیا کیا تہا اونہون نے کہا مین اپنے بالاخانے مین تہا لوگون نے دروازہ ٹہونکا اور اندر گہس آئے مینے جست کی تو مین دفعۃً مکے مین جبل ابوقبیس پر تہا شیخ عبدالواحد نے اونسے پوچہا تم کہانسے کہاتے تہے اونہون نے کہا دو روٹیان جو مین بصرے مین کہاتا تہا وہی دونون افطار کے وقت ایک بڑہیا میرے پاس لے آتی تہی عبدالواحد فرماتے ہین یہہ دنیا تہی کہ اللہ تعالے نے اوسکو حکم دیا تہا کہ ابو عاصم رضی اللہ عنہ کی خدمت کرے ؛

حکایت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے خدمت کے لئے ایک غلام خریدا جب مینے اوسکو کچہہ رات گئے تلاش کیا تو مینے اوسکو نہین پایا اور دروازے اپنی حالت پر بند تہے جب صبح ہوئی تو وہ آیا اور ایک درہم مجھے دیا اوسپر سورہ اخلاص منقوش تہی مینے کہا تجھے یہہ درہم کہانسے ملا اوسنے کہا یا سیدی مین آپکو ہر روز ایک درہم اسی طرح کا دیا کرونگا اس شرط پر کہ آپ مجھے رات کو تلاش نکرین پہر وہ ہر رات غائب ہوجاتا تہا اور صبح کو ویسا ہی درہم لے آتا تہا ایک دن ہمسایے کے لوگ میرے پاس آئے کہنے لگے اے عبدالواحد تو اپنے غلام کو بیچڈال وہ کفن چور ہے مجھے اس بات سے غم ہوا مینے اونسے کہا تم چلے جاؤ مین آجکی رات اوسکی حفاظت کرونگا جب عشا کی نماز ہوچکی تو وہ جانے کے لئے کہڑا ہوا بند دروازے کیطرف اشارہ کیا وہ کہل گیا پہر اوسکی طرف اشارہ کیا وہ بند ہوگیا دوسرے دروازہ کا ارادہ کیا وہان بہی اسیطرح کیا پہر تیسرے دروازے کیطرف گیا وہان بہی اسیطرح کیا اور مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا پہر وہ نکلا مین اوسکے پیچہے چلا یہانتک کہ ایک صاف زمین پر پہونچا اوسنے اپنے کپڑے اوتار ڈالے اور ٹاٹ پہن لیا فجر تک نماز پڑہتا رہا اور اپنا سر آسمان کیطرف اوٹہایا اور کہا اے میرے بڑے مالک میرے چہوٹے مالک کی اُجرت دے اوسپر ایک درہم آسمان سے گر پڑا اوسنے لیکے اپنی جیب مین ڈال لیا مین اوسکے کام مین متحیر ہوا اوسکے حال سے ڈرگیا مین کہڑا ہوا وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی جو خطرہ میرے دلمین گزرا تہا اوسکے لئے اللہ تعالے سے استغفار کی اور نیت کرلی کہ مین اوسکو آزاد کرونگا پہر مینے اوسکو تلاش کیا کچہہ اتا پتا نہ لگا پہر مین جسجگہہ تہا اوسی جگہہ لوٹ کے آیا اور مین غمگین تہا مین اس زمین کو پہچانتا نتہا ناگاہ ایک سوار فرس اشہب پر بیٹہا ہوا آیا اوسنے مجھہ سے کہا اے عبدالواحد تو یہان کیون بیٹہا ہے مینے قصہ بیان کیا اوسنے کہا تو جانتا ہے کہ تیرے درمیان مین اور تیرے شہر کے درمیان مین کتنا فاصلہ ہے مینے کہا نہین کہا تیز سوار کے لئے دو برس کا رستہ ہے تو یہانسے نہ جانا یہانتک کہ تیرا غلام آوے وہ اس رات مین تیرے پاس آویگا جب کچہہ رات گئی تو وہ آیا اور اوسکے ساتہہ ایک طوفریہ تہا اوسپر ہر قسم کا کہانا تہا مجھہ سے کہا یا سیدی آپ کہاؤ اور آئندہ ایسا نکرنا مینے کہانا کہایا اور وہ کہڑا ہوا صبح تک نماز پڑہتا رہا پہر اوسنے میرا ہاتہہ پکڑا اور کچہہ باتین کہین مینے اونکو نہ سمجہا اور چند قدم میرے ساتہہ چلا ناگاہ مین اپنے گہر کے دروازے پر کہڑا ہوا تہا اوسنے کہا یا سیدی کیا آپنے نیت نہین کی کہ آپ مجھے آزاد کر دینگے مینے کہا وہی نیت ہے کہا تو اب آپ مجھے آزاد کردین اور میری قیمت لیلین اور آپ ماجور ہین پہر اوسنے ایک پتہر زمین سے اوٹہایا اور مجھے دیدیا ناگاہ وہ سونے کا ٹکڑا تہا پہر وہ چلا گیا اور مین اوسکی جدائی پر حسرت کرتا رہگیا اسکے بعد ہمسایے والون سے ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کفن چور کو کیا کیا مینے کہا وہ نباش نور تہا نباش قبور نتہا پہر جو مینے اوسکی کرامتین مشاہدہ کی تہین اونسے بیان کین اون سب نے رو دیا اور جو خطرہ اونکے دل مین گزرا تہا اوس سے توبہ کی رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض اہل علم فرماتے ہین کہ بغداد مین ہمارے نزدیک ایک تاجر تہا مین اوس سے سنا کرتا تہا کہ وہ صوفیہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت غیبت کرتا تہا اونکو برا کہا کرتا تہا پہر اسکے بعد مینے اوسکو دیکہا کہ وہ اونکا مصاحب ہوا اپنا سارا مال اونپر خرچ کر دیا مینے اوس سے کہا کیا تو اونسے بغض نہین رکہتا تہا اوسنے کہا وہ بات نہین ہے جسکا مجہے وہم تہا مینے کہا کیونکر اوسنے کہا ایک دن مینے جمعے کی نماز پڑہی اور مسجد سے نکلا مینے دیکہا کہ بشر حافی رضی اللہ عنہ جلدی جلدی مسجد سے نکلے مینے اپنے جی مین کہا کہ اس آدمی کو تو دیکہہ یہہ شخص زہد کے ساتہہ موصوف ہے مسجد مین نہین ٹہیرتا ہے پہر مینے اپنا کام چہوڑا مینے کہا دیکہون تو یہہ کہان جاتا ہے پہر مین اونکے پیچہے ہوا مینے دیکہا کہ وہ نان بائی کیطرف بڑہے اوس سے ایک درہم کی روٹی خریدی مینے کہا دیکہہ تو اس زاہد کو کہ یہہ روٹی خریدتا ہے پہر وہ بہونا گوشت بیچنے والے کیطرف بڑہے اوسکو ایک درہم دیا اور بہونا گوشت لیا مجہے اور زیادہ غصہ آیا پہر وہ حلوائی کیطرف گئے اوس سے ایک درہم کا فالودہ خریدا مینے اپنے جی مین کہا کہ جب یہہ بیٹہہ کے کہاویگا تو واللہ مین ضرور ہی اسکے عیش کو منغص کرونگا پہر وہ جنگل کیطرف چلے مین اپنے جی مین کہتا تہا کہ یہہ سبزہ اور پانی ڈہونڈتا ہے کہ وہان بیٹہہ کے ان چیزونکو کہاوے وہ عصر تک چلتے رہے اور مین اونکے پیچہے تہا پہر ایک گاؤن مین گئے ایک مسجد مین داخل ہوئے وہان ایک آدمی بیمار تہا یہہ اوسکے سر کے پاس بیٹہے اوسکو لقمے دینے لگے مین کہڑا ہوا تاکہ گاؤن کی سیر کرلون پہر مین گہڑی بہر غائب رہا لوٹ کے آیا تو اونکو نہ پایا مینے بیمار سے پوچہا کہ بشر کہان گئے اوسنے کہا وہ تو بغداد گئے مینے کہا ہمارے اور بغداد کے درمیان مین کتنا فاصلہ ہے اوسنے کہا چالیس فرسخ یعنی پانچ منزل کی راہ ہے مینے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون یہہ کیا مینے اپنی جان کے ساتہہ کیا میرے پاس دام نہین کہ کرایہ کرون اور پیدل چل نہین سکتا اوس شخص نے کہا تو یہین رہ یہانتک کہ بشر لوٹ کے آوین پہر مین دوسرے جمعے تک وہین رہا بشر اوسیوقت آئے اور اونکے ساتہہ کوئی چیز مریض کے کہانے کی تہی جب وہ مریض کہا چکا تو اوسنے بشر سے کہا اے ابو نصر یہہ شخص بغداد سے تمہارے ہمراہ آگیا اور اگلے جمعے سے میرے پاس ہے تم اسکو وہین لیجاؤ بشر نے میری طرف غصے سے دیکہا اور کہا تو کیون میرے ساتہہ آیا مینے کہا مجہہ سے خطا ہوئی اونہون نے کہا کہڑا ہو چل پہر مین مغرب کے قریب تک چلا جب ہم بغداد کے قریب پہونچے تو اونہون نے کہا بغداد مین تیرا محلہ کہان ہے مینے کہا فلانی جگہہ ہے کہا جا اب ایسا نکرنا سو مینے اللہ تعالے سے توبہ کی اور ان لوگون کی صحبت اختیار کی اور مین انشاء اللہ تعالے اسی حال پر رہونگا رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض اہل علم فرماتے ہین کہ مین مصیصہ مین تہا مینے دیکہا کہ دو آدمی خلوت مع اللہ مین گفتگو کررہے ہین جب دونون نے جانے کا ارادہ کیا تو ایک نے دوسرے سے کہا آؤ جی اس علم کا کوئی ثمرہ حاصل کرین تاکہ یہہ ہمپر حجت نہو اوسنے کہا جس چیز پر تو چاہے عزم کرلے اوس نے کہا مینے یہہ عزم کیا کہ جس چیز مین مخلوق کی صنعت ہوگی مین اوسکو نہ کہاؤنگا مین اونکے پیچہے ہوا مینے کہا مین بہی تمہارے ساتہہ ہون اونہون نے کہا کس شرط پر مینے کہا جو شرط تم کرو وہ مجہے منظور ہے پہر جبل لکام پر چڑہے مجہے ایک غار بتا دیا کہا تو اسمین عبادت کر مین اوسکے اندر گہسا ہر ایک اون دونون مین سے جو کچہہ اللہ تعالے نے میرے لئے قسمت کیا تہا میرے پاس لانے لگا ایک مدت تک مین وہان رہا پہر مینے کہا کب تک مین یہان رہونگا مین توطرسوس کیطرف جاؤن اور حلال روزی کہاؤن لوگونکو علم سکہاؤن قرآن شریف پڑہاؤن پہر مین وہان سے نکلا طرسوس مین پہونچا یہان ایک برس اقامت کی ناگاہ ایک شخص اون مین سے آکے میرے سر پر کہڑا ہوا اور کہا اے فلانے تو نے اپنے عہد مین خیانت کی اور میثاق کو توڑ ڈالا خبردار بیشک اگر تو صبر کرتا جیسا ہم نے صبر کیا تو تجہے بہی عنایت کیا جاتا جیسا ہمکو عنایت کیا گیا مینے کہا تمہین کیا ملا کہا تین چیزین ایک توطی ارض مشرق سے مغرب تک ایک قدم کے ساتہہ دوسرے پانی پر چلنا تیسرے چہپ جانا جب ہم چاہین پہر وہ مجہہ سے مستور ہوگیا مینے کہا تجہے قسم ہے اوس ذات کی جسنے تجہے یہہ حال عنایت فرمایا تو میرے لئے ظاہر ہوجا تو نے میرا دل بہون دیا پہر وہ ظاہر ہوگیا کہا پوچہہ مینے کہا یہہ حال میری طرف بہی رجوع ہوسکتا ہے

اوسنے کہا افسوس خائن امین نہین بنایا جاتا پہر چند شعر خیانت کی مذمت مین پڑہے ✤

حکایت بعض صالحین سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین جبل لبنان پر ہمراہ ایک جماعت کے چڑہا ہم ایک آدمی کو عبادت زہاد مین سے جو وہان رہتے ہین تلاش کرتے تہے تین دن تک ہم چلا کئے میرے پاؤن مین ضرب آگئی مین ایک بلند پہاڑ پر بیٹہہ گیا اور میرے ہمراہی چلے گئے پہاڑ مین پہرنے لگے اونکا ارادہ تہا کہ لوٹ کے میرے پاس آدینگے پہروہ نہ آئے مین کل کی صبح تک تنہا رہا وضو کے لئے پانی تلاش کیا تو پہاڑ کے نیچے ایک چشمہ ملا اوس سے مینے وضو کیا نماز پڑہنے کے لئے کہڑا ہوا مینے ایک قاری کی آواز سُنی جب مین نماز پڑہ چکا تو آواز کیطرف گیا وہان ایک غار معلوم ہوا مین اوسکے اندر گہسا دیکہا کہ ایک آدمی اندر ہا بیٹہا ہوا ہے مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا اور کہا تو جن ہے یا انسان مینے کہا جن نہین بلکہ انسان ہون اوسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ مینے تیس برس سے اس جگہہ تیرے سوا کسی انسان کو نہین دیکہا پہر مجہسے کہا شاید تو تہک گیا ہے آرام کر مین غار کے اندر گیا وہان مینے تین قبرین برابر بنی ہوئی دیکہین مین اونکے پاس سو رہا جب ظہر کی نماز کا وقت آیا تو مجہہ سے چلا کے کہا الصلوۃ یرحمک اللہ جیسا وہ اوقات نماز پہچانتا تہا اوس سے بڑہکر مینے کسیکو نہین دیکہا مینے اوسکے ساتہہ ظہر کی نماز پڑہی پہر وہ نماز پڑہنے کو کہڑا ہوا عصر تک پڑہتا رہا جب عصر پڑہ چکا تو دعا کرنے کے لئے کہڑا ہوا مینے اوسکی دعا مین یہہ کلمے سُنے اللھم اصلح امۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد اللھم فرج عن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم مغرب کی نماز پڑہ چکے تو مینے اوس سے کہا کہ یہہ دعا کہانسے تجہے معلوم ہوئی اوسنے کہا جو شخص اس دعا کو ہر روز تین بار پڑہے اللہ تعالے اوسکو ابدال مین لکہے گا مینے کہا تجہے یہہ دعا کسنے سکہائی اوسنے کہا تیرا ایمان اسکا متحمل نہوگا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ امام عارف باللہ عالی مقام شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ اور انکے سوا اور عارفین کبار نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز اس دعا کو پڑہے اللھم اغفر لامۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد اللھم استر امۃ محمد اللھم اجبر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ابرار سے لکہا جاویگا رضی اللہ عنہم کہتے ہین کہ یہہ دعا خضر علیہ السلام کی ہے تمام ہوا کلام امام یافعی کا پہر جب ہم عشا کی نماز پڑہ چکے تو اوسنے کہا تو کچہہ کہائیگا مینے کہا ہان اوسنے کہا تو غار کے اندر جا جو کچہہ تو وہان پاوے کہالے مین اوراندر گیا وہان ایک پتہر تہا اوسپر جوز منقی خرنوب تفاح انجیر حبہ خضرا علحدہ علحدہ ایک ایک طرف رکہے ہوئے تہے جو مجہے کہانا تہا مینے اوسمین سے کہا لیا جب سحر کا وقت ہوا تو اوسنے وتر کی نماز پڑہی اور وہ رات بہر بیدار رہا سویا نہین پہر جو وہان رکہا تہا اوسمین سے اوسنے بہی کہایا اور بیٹہہ گیا یہانتک کہ ہمنے فجر کی نماز پڑہی پہر وہ بیٹہے ہوئے سو رہا یہانتک کہ سورج نکلا اور قریب دو نیزے کے بلند ہوا پہر اوٹہا وضو کیا اور غار کے اندر گیا مینے اوس سے پوچہا کہ یہہ میوہ کہان سے آتا ہے اس سے زیادہ عمدہ مینے کبہی نہین دیکہا اوسنے کہا تو عنقریب اپنی آنکہہ سے دیکہہ لیگا اتنے مین ایک پرندہ آیا اوسکے دونون باز و سفید سینہ سرخ گردن سبز تہی اوسکی چونچ مین ایک دانہ منقیٰ کا اور پاؤن کے درمیان مین ایک جوز تہا اوسنے اوسے پتہر پر منقی کے دانے کو منقی مین اور جوز کو جوز مین رکہدیا جب اوس شخص نے اوسکے پرون کی آہٹ سنی تو مجہہ سے کہا تونے دیکہہ لیا مینے کہا ہان کہا یہی پرندہ تیس برس سے یہہ میوہ میرے پاس لایا کرتا ہے مینے پوچہا دن بہر مین کتنی بار آتا جاتا ہے کہا سات بار مینے شمار کیا تو وہ دن بہر مین پندرہ بار آیا مین نے اوس شخص سے اسکی خبر کی اوسنے کہا ایکبار تیرے لئے زیادہ آیا ہمکو معاف کر مینے اوسکا لباس دیکہا تو کیلے کی شکل کسی درخت کی چہال کا تہا مینے کہا یہہ کہان سے آتا ہے اوسنے کہا یہی پرندہ ہر عاشورے کے دن دس ٹکڑے اس چہال کے لے آتا ہے تو مین اوسمین سے ایک کرتا ایک تہمد بنا لیتا ہون اوسکے باقی سے ایک شوا تہا جس سے وہ اوس چہال کو سی لیتا تہا اور مینے دیکہا کہ یہی چہال پُرانی اوسکے نیچے بہی بچہی ہوئی تہی اور یہہ بہی دیکہا کہ اوسکے نزدیک ایک پتہر تہا اوسپر پانی ڈالتا تہا پہر جو پانی اوس سے گرتا تہا اوسکو لیکے بالون پر مل دیتا تہا جو اوسکے بدن پر اوگتے تہے یہہ پانی اون بالونکو گرا دیتا تہا ایک

وقت مین اوس کے پاس بیٹھا ہوا تہا کہ اتنے مین سات آدمی آئے اونکی آنکھین سرخ اور طول مین چری ہوئی تہین یعنی جیسے آدمیون کی آنکھین عرض مین
ہوتی ہین اونکی طول مین تہین اور اونکا لباس اونکے بال تہے اوس شخص نے فارسی مین مجھہ سے کہا کہ تو انسے خوف نکرنا یہہ مسلمان جن ہین پہر ایک شخص نے
سورہ طہ پڑہکر سنائی دوسرے نے سورہ فرقان تیسرے نے کچھہ آیتین سورہ رحمٰن کی سیکہین پہر وہ سب چلے گئے بعض ایام مین بحالت سجود مین نے
اوسکو سنا کہ یہہ دعا پڑہتا تہا اللھم امنن علی بالتوکل علیک والصغائی الیک والانصات لک والفہم عنک والبصیرۃ فی امرک والنفاذ فی
خدمتک وحسن الادب فی معاملتک اور اپنی آواز کو بلند کیا مینے پوچہا یہہ دعا کہانسے معلوم ہوئی کہا مجھے اسکا الہام ہوا مین اس دعا کو کسی رات
پڑہ رہا تہا کہ ایک ہاتف نے مجھے آواز دی کہ جب تو اس دعا کو پڑہے تو تفہیم سے پڑہنا یہہ دعا مستجاب ہے پہر مین چو بیس دن تک اوسکے پاس ٹہیرا رہا اسکے بعد
اوسنے مجھہ سے کہا کہ تو اپنا قصہ تو بیان کر کہ تو یہانتک کیونکر پہونچا مینے اپنا قصہ اوس سے بیان کیا اوسنے کہا اگر مین پہلے سے جانتا کہ تیرا یہہ قصہ ہے
تو مین تجھے اتنی مدت اپنے پاس نہ رہنے دیتا اسلئے کہ تونے اپنے بہائیون کے دلون کو مشغول رکھا جو اونسے تیرے کام مین قصور ہوا وہ اوسپر نادم ہونگے
اب میرے پاس رہنے سے تیرا اونکے پاس لوٹ کے جانا افضل ہے مینے کہا مجھے راہ معلوم نہین ہے وہ چپ ہو رہا جب زوال کا وقت آیا تو مجھہ سے کہا کہڑا ہو
مینے کہا مجھے کوئی وصیت کر کہا ہوک اور ادب کو اپنے اوپر لازم کر لے مین امید رکہتا ہون کہ تو قوم کے ساتھہ لاحق ہو جائیگا اور مین تجھے ایک ہدیہ بھی دیتا ہون
وہ یہہ ہے کہ تو یوم الزیارت یعنی یوم النحر کو عصر کے بعد زمزم و مقام ابراہیم کے درمیان مین ایک شخص کو تلاش کرنا اور اوسکا حلیہ مجھسے بیان کیا
پہر کہا جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کرنا اور اوس سے کہنا کہ وہ تیرے لئے دعا کرے یہہ کہکے پہر وہ غار سے نکلا اور مین اوسکے ہمراہ تہا ناگاہ غار کے
دروازہ پر ایک درندہ کہڑا ہوا تہا اسنے اوس سے کچھہ باتین کین مین اونکو نہ سمجہا پہر مجھہ سے کہا تو اسکے پیچھے چلا جا جب یہہ ٹہیر جاوے تو تو اپنے داہین
یا باہین طرف دیکہنا تجھے رستہ ملجاویگا غرضکہ گہڑی بہر تک وہ درندہ میرے آگے آگے چلا پہر ٹہیر گیا مینے اپنے داہین طرف دیکہا تو مین دمشق کی گہاٹی پر تہا
پہر مین جامع مسجد مین گیا جو لوگ ہمارے ساتھہ تہے اونمین سے بعض کے ساتھہ ملاقات ہوئی مینے اونسے اپنا قصہ بیان کیا پہر مین اور وہ سب مسجد سے
نکلے ہمارے ساتھہ بہت سی خلق تہی یہانتک کہ ہم اوس پہاڑ کیطرف گئے اور اوس موضع خاص مین پہونچے تین دن تک اوس غار کو تلاش کیا مگر اوسکا
سراغ نہ لگا میرے ساتھہ کے لوگ کہنے لگے کہ یہہ ایک چیز تہی کہ تیرے لئے اوسکا کشف کیا گیا اور ہم سے چہپائی گئی پہر مین ہر سال حج کو جاتا اور اوس آدمی
کو تلاش کرتا جسکا حلیہ اوسنے مجھے بتایا تہا مگر اوسکی ملاقات مجھہ سے نہوئی یہانتک کہ آٹھہ برس کے بعد مینے اوس آدمی کو عصر کے بعد زمزم و مقام کے درمیان
مین پایا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پہر مینے دعا چاہی اوسنے میرے لئے دعائین کین مینے کہا ابراہیم کرمانی نے تمکو سلام کہا ہے اوسنے کہا تو نے
اوسکو کہان دیکہا مینے کہا لبنان کے پہاڑ مین اوسنے کہا رحمہ اللہ مینے کہا کیا وہ مر گیا کہا ہان ابہی مین نے اوسکو اوسکے بہائیون کے پاس اوسی غار مین
جہان وہ تہا دفن کر دیا اور مینے اوسپر نماز پڑہی ہم اوسکو نہلا رہے تہے کہ ناگاہ وہ پرندہ آیا جو اوسکا قوت لایا کرتا تہا اور گر پڑا اور اپنے پر زمین پر
مارتا رہا یہانتک کہ مر گیا اوسکو بہی ہمنے اوسکے پائنتی دفن کر دیا پہر وہ شخص کہڑا ہوا اور طواف مین داخل ہو گیا اسکے بعد پہر مینے اوسکو نہین دیکہا
رضی اللہ عن الجمیع ؛

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بیٹھا ہوا تہا میرے پاس ایک شخص بحرین کا تہا اوسکو خیر کہتے تہے اتنے
مین سات آدمی مسجد کے دروازے سے آئے خیر نے مجھہ سے کہا تو انسے مل یہہ تجھہ سے فوت نہو جائین یہہ اولیا ہین مین اونکے پیچھے کہڑا ہوا اور وہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر کے نزدیک کہڑے ہوئے تہے مین اونکی طرف بڑہا ایک نے اونمین سے میری طرف پہر کے دیکہا اونکا رعب مجھپر اتنا غالب
ہوا کہ مینے پیشاب کر دیا پہر وہ مسجد سے نکلے اور مین بہی اونکے ساتھہ نکلا ایک نے میری طرف التفات کیا اور مجھہ سے کہا تو کدہر جاتا ہے لوٹ جا تو ہم سے

نہ مل سکیگا ایک اونسے اوس سے کہا تو اسکو چھوڑ دے شاید اللہ تعالیٰ اسکو درست کردے اوسنے کہا اسکی چالیس برس کی عمر نہین ہے اوسنے کہا تو اسکو
چھوڑ شاید اللہ تعالیٰ اسکا جبر کسر کردے اور درجہ قوم کے ساتھ اسکو ملحق فرما دے پھر مین اونکے ساتھ چلا مین دیکھتا تھا کہ ہم چل رہے ہین پہاڑ اور زمین
گویا لپٹے جاتے ہین مین دور سے کسی پہاڑ کو دیکھتا تھا فوراً ہم اوسکو طے کرجاتے تھے دور سے کسی زمین نرم کو دیکھتا تھا فی الحال ہم اوسکو طے کرلیتے تھے
زمین کی آواز مثل چکّی کے سنائی دیتی تھی مین دیکھتا تھا کہ زمین کے خزانے ہمارے لئے ظاہر ہوتے تھے اور غائب ہوجاتے تھے یہانتک کہ ہم ایک وادی
مین پہونچے وہان درخت اور روئید گی بہت تھی ناگاہ دیکھا کہ بہت سے لوگ قریب ستر آدمی کے اوس وادی مین نماز پڑھ رہے ہین ہم نے اوس وادی
مین رات بسر کی جب صبح ہوئی اور سورج نکلا تو ہم کھڑے ہوئے ناگاہ ایک شہر دکھائی دیا اوسکے گرد سفید پتھر کی دیوار تھی اور یہہ ساری دیوار ایک ہی پتھر کی تختی کی تھی اوسمین
جوڑ نہ تھا اور ایک بڑی نہر اوس شہر کے اندر جا رہی تھی اوس شہر کا کوئی دروازہ نہ تھا مگر اوس جگہہ سے جہان سے پانی اوسکے اندر جا رہا تھا اوسپر
سونے کی جالی لگی ہوئی تھی پھر ہم سب اوسکے اندر گئے اور ہم قریب سو آدمی کے تھے اوسکے اندر سونے کے قبے اور اونکے نیچے سونے چاندی کے ستون
تھے اوسمین سونے کی نہرین بنی ہوئی تھین اونمین پانی جاری تھا قبون کے درمیان مین پھل دار درخت تھے اوسکی زمین مین ریحان کا فرش بچھا ہوا
تھا ہر قسم کے طیور اور انواع و اقسام کے میوے تھے ہر تفاح کا وزن قریب پانچ رطل بغدادی کے تھا یہہ سب میوے مزے رنگ بو مین دنیا کے میون
سے مشابہت نہین رکھتے تھے ہم تفاح وغیرہ کھایا کرتے تھے ایک شخص ایک وقت مین سو دو سو کھا لیتا تھا اور سیر نہین ہوتا تھا اوسمین تفاح سفرجل رمان
کمثری اور ہر قسم کے میوے تھے مگر کھجور نہ تھی پھر ہم وہان چالیس دن تک رہے سوا کھانے اور نماز پڑھنے کے ہمکو اور کوئی کام نہ تھا نہ ہمکو وضو کی حاجت
ہوتی تھی نہ پانی پینے کی نہ سونے کی جب چالیس دن کے بعد ہم وہان سے نکلے تو مینے تین تفاح لیلئے اون لوگون نے مجھے منع نہین کیا پھر ہم جسجگہہ سے
کہ اوسمین پانی آتا تھا اور ہم اوسکے اندر داخل ہوئے تھے اوسی جگہہ سے نکلے جب ہم گھڑی بھر چلے تو اونہون نے کہا تیرا کہان جانے کا ارادہ ہے
ہم تجھے پہونچا دین مینے کہا جسجگہہ سے تمنے مجھے لیا ہے اوسیجگہہ پہونچا دو مینے پوچھا کہ اس شہر کا کیا نام ہے ایک نے اونمین سے کہا کہ یہہ مدینۃ الاولیاء ہے
اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیا کے سیر کرنے کے لئے دنیا مین اسکو پیدا کیا ہے سو یہہ کبھی اونکے لئے یمن مین ظاہر ہوتا ہے کبھی شام مین کبھی کوفے مین
اس شہر مین تیرے سوا چالیس برس سے کم کی عمر کا کوئی شخص داخل نہین ہوا پھر گھڑی بھر کے بعد ہم ایک جگہہ پہونچے مینے پوچھا یہہ کون جگہہ ہے اونہون
نے کہا مین ہے جو تفاح میرے پاس تھا اوسمین سے چھوٹا سا ٹکڑا کھا لیتا تھا بہت دن تک کھانے کی حاجت مجھے نہین ہوتی تھی وہ تفاح میرے پاس
رہا مین اوسمین سے کھا لیا کرتا تھا یہانتک کہ مکے مین پہونچا وہان کتانی سے ملاقات ہوئی مینے اونکو ایک تفاح دیدیا جب دوسرا دن ہوا تو ایک
آدمی مجھہ سے ملا اوسنے کہا تونے کیون دیدیا اور اپنا دیکھا ہوا کسلئے بیان کیا جو تونے کتانی کو دیا ہے اوسکو لیکے اوسکی جگہہ مین پھیر دیا پھر مین
کتانی سے ملا اونہون نے کہا وہ تفاح میرے نزدیک ڈبے مین رکھا ہوا تھا جب شام ہوئی تو مینے چاہا کہ اوسمین سے کہاؤن پھر مینے اوسکو نپایا

حکایت بعض صالحین سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ کسی نے مجھہ سے بیان کیا کہ کسی دروازے پر بدلا عشرہ سے تین آدمی ہین مینے اونکی
ملاقات کا ارادہ کیا اونکا پتا پوچھا معلوم ہوا کہ ایک شخص اون مین سے جامع مسجد کا امام ہے مینے اوسکو نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے دیکھا بڑا عمامہ گول
باندھے ہوئے تھا اسکا نام ابراہیم اور اون دونون کا نام حسن حسین تھا مین ابراہیم امام کے پاس مغرب عشا کے درمیان مین گیا اوسکو سلام کیا
اور اوس سے کہا کہ مین تمہاری ملاقات کے لئے آیا ہون وہ خوش ہوا جب ہم عشا کی نماز پڑھ چکے تو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم اوسکے گھر کیطرف گئے
وہان دیکھا تو ایک بڑا محل تھا بہت سے نوکر چاکر تھے ہمارے لئے ایک بڑا خوان لایا گیا اوسپر بہت سا کھانا تھا حسن حسین ہمارے ساتھ بیٹھے ابراہیم
نہ بیٹھے پھر ہمنے کھانا کھایا حسن حسین سے مینے پوچھا کہ ابراہیم نے کھانا کیون نہین کھایا اونہون نے کہا کہ یہہ سوا دودھ کے اور کچھہ نہین کھاتے

جب سونے کا وقت آیا تو ابراہیم کے لئے بہت سے بچھونے بچھائے گئے وہ اونپر سوئے اور مین اونکو تاکتا رہا کہ دیکھون یہہ کیا کرتے ہین جب کچھہ رات
گذر گئی تو بچھونے سے اوترے دو رکعت نماز پڑہی وضو نکیا پہلی رکعت مین الحمد اور قل یا ایہا الکافرون پڑہی اور دوسری رکعت مین الحمد اور قل ہو اللہ
پڑہی جب سلام پہیرا تو یہہ پڑہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر کلہ وہو
علی کل شیئی قدیر اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد آواز بلند اسکو تین بار
پڑہا پہر اور دو رکعت نماز پڑہی پہلی رکعت مین فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق ودوسری مین فاتحہ اور قل اعوذ برب الناس پڑہی جب سلام پہیرا
تو وہی ذکر تین بار پڑہا پہر اور دو رکعتین پڑہین پہلی مین فاتحہ اور آیۃ الکرسی دوسری مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پڑہی پہر وہی ذکر
تین بار پڑہکے بچھونے پر جا لیٹے جب فجر کا وقت آیا تو کہڑے ہوئے اذان کہی دو رکعت نماز سنت پڑہی جدید وضو نکیا پہر نماز فجر کے لئے نکلے کئی مہینے
تک مین اونکے پاس رہا اونکا یہی حال دیکھا جب عرفے کا دن آیا تو ابراہیم نے مجھہ سے کہا کہ مین آج سورۂ انبیا و سورۂ حج پڑہونگا جب مین کسی
نبی کے ذکر پر گذرون تو تو اوس نبی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑہنا جب تو ایسا کریگا تو اللہ تعالے تجھے اون لوگون کے حج کا
ثواب دیگا جو کہ بیت اللہ کا حج کرینگے پہر جب وہ نماز ضحی پڑہ چکے تو حسن میرے پاس آئے میرا ہاتہ پکڑا پہر ہم مسجد سے گہر کو آئے ناگاہ لوگ احرام کے
لئے تیار تہے حسن نے مجھے دو چادرین دین اور کہا تو احرام کی نیت کر پہر ہم گہر سے نکلے انہون نے ایک چھوٹی زنبیل دراہم صحیحہ کی بہری ہوئی اپنے
ساتھہ رکھہ لی تہی پہر جب ہم مقابر سے متجاوز ہوئے تو دو رکعت نماز پڑہی اور مجھہ سے کہا حج کی نیت کر مینے حج کی نیت کر لی پہر اونہون نے تلبیہ کہا مینے
بہی اونکے ساتھہ تلبیہ کہا اور سجدہ کیا مینے بہی اونکے ساتھہ سجدہ کیا جب ایک گہڑی گذری تو اونہون نے اپنے سر اوٹھائے مینے بہی اونکے ساتھہ اپنا
سر اوٹہایا مینے ایسے پہاڑ اور زمین دیکھے کہ مین اوسکو پہچانتا تہا اور اونٹ اور آدمی جاتے ہوئے دیکھے ابراہیم نے مجھہ سے کہا کہ یہہ لوگ منی سے
عرفات کو جاتے ہین پہر اونہون نے میرا ہاتہ پکڑا اور ہم چلے یہانتک کہ مسجد عرفات مین پہونچے اونہون نے پانی خریدا ہم نے غسل کیا کہجور اور روٹی
خریدی ابراہیم نے مجھسے کہا کہا مینے کہا میرا روزہ ہے کہا تو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نکر آپنے اس دن مین افطار کیا ہے جب
آفتاب غروب ہوا تو اونہون نے زنبیل کو مع دراہم کے مجھے دیدیا ابراہیم نے مجھہ سے کہا تو اسکو لیلے اپنے کاروبار مین انکو خرچ کرنا اور تو شام مین رہنا
پہر ہم جدا ہو گئے اسکے بعد مینے انکو نہین دیکہا رضی اللہ عنہم امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم کا یہہ قول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس دن مین افطار کیا ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفے کے دن عرفات مین حجۃ الوداع مین افطار فرمایا ہے اور صحیح مذہب یہی ہے
کہ وقوف کرنیوالون کے لئے افطار سنت ہے اور اونکے سوا اور لوگون کے لئے روزہ سنت ہے عرفے کا روزہ ایک برس پہلے اور ایک برس بعد
کے گناہون کو مٹاتا ہے حدیث شریف مین ایسا ہی وارد ہوا ہے واقفین کے لئے افطار اسلئے مشروع ہوا ہے کہ یہہ اس دن کی دعا اور عبادت مشروعہ
اذکار وتلبیہ وغیرہ پر زیادہ معین ہے ؂

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بیت المقدس مین جمعے کے دن عصر کے بعد سلیمان علیہ السلام کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تہا ناگاہ دو آدمی
آئے ایک شخص تو ہمارے مشابہ تہا اور دوسرا بہت لنبا عظیم الخلقت تہا اوسکی پیشانی ہاتہ بہر سے زیادہ چوڑی تہی اور اوسمین ایک ضرب سلی ہوئی تہی
سو جو شخص ہمارے مشابہ تہا وہ میرے نزدیک بیٹھا مجھے سلام کیا اور دوسرا مجھہ سے دور بیٹھا مینے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اللہ تعالے تجھپر
رحم کرے اوسنے کہا مین خضر ہون مینے پوچھا یہہ دوسرا آدمی کون ہے اونہون نے کہا یہہ میرے بہائی الیاس ہین میرے دلمین اونکا خوف آیا خضر علیہ السلام
نے کہا کچھہ ڈر نہین ہم تجھہ سے محبت رکھتے ہین پہر مجھسے کہا جو شخص جمعے کے دن عصر کی نماز کے بعد قبلے کیطرف منہہ کرکے یا اللہ یا رحمن سورج ڈوبنے

تک کہا کرے پہر اللہ تعالے سے کوئی چیز مانگے اللہ تعالے وہ چیز اوسکو دیگا مینے اونسے کہا تمنے مجہے انس دیا اللہ تعالے اپنے ذکر کے ساتہہ تمہین انس دی کیا آپ ہر ولی کو پہچانتے ہین کہا مین معدودین کو پہچانتا ہون مینے کہا معدودین کے کیا معنی ہین اونہون نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انتقال ہوا تو زمین نے رب سبحانہ وتعالے سے شکوہ کیا کہا مین ابایسی رہگئی کہ سوا دن قیامت کے مجہپر کوئی نبی نہ چلے گا اللہ تعالے نے اوسکی طرف وحی بہیجی کہ مین اس امت مین کئی آدمی مثل انبیا کے پیدا کرونگا اونکے دل انبیا علیہم السلام کے دلون پہ ہونگے مینے پوچہا وہ لوگ کتنے ہین کہا تین سو آدمی ہین اور یہہ لوگ اولیا ہین اور ستر آدمی نجبا اور چالیس اوتاد ارض ہین اور دس نقبا اور سات عرفا اور تین مختار ہین اور ایک غوث ہے جب غوث کا انتقال ہوتا ہے تو تین مین سے ایک شخص پسند کیا جاتا ہے پہر وہ اوسکے مرتبے مین مقرر ہوتا ہے اور سات مین سے ایک پسند ہوکے تین مین مقرر کیا جاتا ہے اور دس مین سے ایک پسند ہوکے سات مین ملایا جاتا ہے اور چالیس مین سے ایک دس مین اور ستر مین سے ایک چالیس مین اور تین سو سے ایک ستر مین ملایا جاتا ہے اور دنیا سے یعنی اہل دنیا سے ایک آدمی پسند ہوکے تین سو مین ملایا جاتا ہے اسیطرح نفخ صور کے دن تک کیا جاویگا انمین سے بعض کا قلب مثل قلب موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے ہوتا ہے اور بعض کا قلب مثل قلب نوح علیہ السلام کے اور ابراہیم علیہ السلام کے مینے پوچہا کہ مثل قلب ابراہیم علیہ السلام کے اوسکی تعظیم کے لئے ہوتا ہے کہا ہان اور مثل قلب جبریل داؤد وسلیمان علیہم الصلوۃ والسلام کے کیا تونے نہین سنا کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے فرمایا ہے فبھداھم اقتدہ سو نہین مرتا کوئی نبی مگر اوسکے طریقے پر ایک ایسا آدمی ہوتا ہے کہ قیامت تک اوس طریقے پر چلے گا یہہ چالیس آدمی اگر دس آدمیون کے دلپر اطلاع پاوین تو اپنے قتل اور اپنی خون کو حلال سمجہین ایسے ہی ستر آدمی اگر چالیس کے دلونپر مطلع ہون تو اپنے قتل اور اپنے خون کو حلال جانین کیا تو نہین جانتا کہ موسیٰ کا قصہ خضر کے ساتہہ کیا گذرا مینے پوچہا آپ کیا کہاتے ہین کہا کرفس وکماۃ مینے پوچہا الیاس کا کیا کہانا ہے کہا میدے کی دو روٹیان ہر رات کو کہاتے ہین مین نے پوچہا تم اور وہ کہان رہتے ہو کہا جزائر بحر مین مینے پوچہا تمہاری اور اونکی ملاقات ہوتی ہے کہا ہان جب کوئی ولی مرتا ہے تو ہم اوسپر نماز پڑہتے ہین اور جب حج کا موسم ہوتا ہے تو ہم وہان مجتمع ہوتے ہین الیاس میرے بال مونڈتے ہین اور مین اونکے بال مونڈتا ہون مینے کہا تم مجہے اون لوگون کے نام بتاؤ جنکے تمنے نام لئے ہین اونہون نے اپنی آستین سے ایک درج نکالا اوسمین اون سب کے نام تہے اونکو لکہہ رکہا تہا پہر وہ کہڑے ہوگئے مین بہی اونکے ساتہہ کہڑا ہوا مجہہ سے کہا تو کہان جاتا ہے مینے کہا مین تمہارے ساتہہ چلتا ہون اونہون نے کہا تیرے لئے اسکی کوئی راہ نہین ہے مینے پوچہا اب تم کہان جانے کا قصد رکہتے ہو اونہون نے کہا تیری غرض کیا ہے مینے کہا مین تمہارے ساتہہ نماز پڑہونگا اور برکت حاصل کرونگا اونہون نے کہا مین صبح کی نماز مکے مین پڑہتا ہون پہر طلوع شمس تک حطیم مین رکن شامی کے نزدیک بیٹہا رہتا ہون پہر سات پہیرے کعبے کے گرد پہر کے مقام ابراہیم کے پیچہے دو رکعت نماز پڑہتا ہون اور ظہر کی نماز مدینے مین اور عصر کی بیت المقدس مین اور مغرب کی طور سینا مین پڑہتا ہون اور عشا کی نماز سد ذوالقرنین پہ پہر اوسپر بیٹہا ہوا صبح تک حراست کیا کرتا ہون علیہم السلام ؛

حکایت ایک رومی آدمی کہتا ہے کہ میرے مسلمان ہونے کا یہہ قصہ ہے کہ مسلمانون نے ہمپر جہاد کیا مین اونکے لشکر کے ساتہہ ساتہہ جاتا تہا مینے اونکے پچہلے لشکر مین غفلت پائی تو قریب دس آدمیون کے مینے قید کرکے خچرون پہ اونکو سوار کردیا اور ہر ایک کے ساتہہ ایک ایک آدمی مقرر کیا بعض ایام مین ایک قیدی کو مینے نماز پڑہتے دیکہا مینے اس باب مین اوس شخص سے کہا جو اوسپر مقرر تہا اوسنے کہا یہہ ہر نماز کے وقت مجہے ایک دینار دیتا ہے مینے کہا کیا اسکے پاس کچہہ ہے اوسنے کہا نہین لیکن جب یہہ نماز پڑہ چکتا ہے تو اپنا ہاتہہ زمین پہ مارتا ہے اور ایک دینار مجہے دیدیتا ہے جب صبح ہوئی تو مینے پہٹے پرانے کپڑے پہنے ہلکی قیمت کے گہوڑے پر سوار ہوا پہر موکل کے ساتہہ چلا تا کہ اوس قصے کی صحت دریافت کرون جب ظہر کا

وقت قریب آیا تو اوسنے میری طرف یہہ اشارہ کیا کہ جب مین اوسے نماز پڑہنے کے لئے چھوڑ دونگا تو وہ مجھے ایک دینار دیگا پھر مینے اوسکی طرف دو انگلی سے اشارہ کیا کہ بدون دو دینار کے مین نہ لونگا اوسنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو مینے اوسے دیکھا کہ اوسنے اپنے ہاتھہ کو زمین پر مارا اوسمین سے دو اشرفیان دیدین جب عصر کا وقت آیا تو اوسنے پہلی طرح اشارہ کیا مینے اوسکی طرف اشارہ کیا کہ مین نہ لونگا مگر پانچ اشرفیان اوسنے قبول کیا جب نماز پڑہ چکا تو جیسا پہلے بار کیا تہا ویسا ہی اوکی بار کیا پھر مجھے پانچ اشرفیان دیدین جب مغرب کا وقت آیا تو اوسی طرح اوسنے اشارہ کیا مینے کہا مین نہ لونگا مگر دس اشرفیان اوسنے قبول کیا جب نماز پڑہ چکا تو پہلی طرح کیا اور دس اشرفیان مجھے دیدین پھر جب ہم اوترے اور صبح ہوئی تو مینے اوسکو بلایا اور اوسکا حال پوچھا اور مینے اوسکو اسلام کے شہر کیطرف لوٹنے مین اختیار دیا اوسنے لوٹ جانا اختیار کیا تو مینے اوسکو خچر پر سوار کیا اور زاد راہ دیا اور خود مینے اوسکو خچر پر لاد دیا اوسنے مجھے دعا دی کہ اللہ تعالے تجھے اوس دین پر مارے جو سب دینون سے اوسکو زیادہ محبوب ہے اوسوقت سے میرے دلمین اسلام جمگیا مین نے ایک جماعت کو اپنے ذی مرتبہ اصحاب سے اوسکے ہمراہ کر دیا اور اونکو وصیت کی کہ بلاد اسلام سے جو شہر پہلے ملے اسکو وہانتک پہونچادو اور دوات و کاغذ اوسکو دیدیا اور ایک علامت میرے اور اوسکے درمیان مین مقرر کی کہ جب وہ اپنے مامن مین پہونچ جاوے تو اوس پتے سے مجھے لکہہ بہیجے ہمارے اور اوسکی جگہہ کے درمیان مین چار دن کا رستہ تہا جب پانچوان دن آیا تو وہ لوگ لوٹکے آئے مجھے خوف ہوا کہ کہین انہون نے مار نہ ڈالا ہو مینے اونسے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ جب ہم تجھسے جدا ہو کے چلے تو اوسکے ساتھہ گہڑی بہر مین پہونچ گئے اور پھرتے وقت ہمکو چار دن لگے ۔

حکایت شیخ عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا راہ بہول گیا ناگاہ ایک عورت میری طرف آئی مینے اوس سے کہا اے مسافرنی تو کیا رستہ بہولگئی ہے اوسنے کہا جو شخص اوسکو پہچانتا ہے وہ کیونکر غریب ہو سکتا ہے اور جو اوسکو دوست رکہتا ہے وہ گمراہ کیونکر ہو سکتا ہے پہر اوسنے کہا تو میرے عصا کا سر پکڑلے اور میرے آگے ہو جا مینے اوسکے عصا کا سر پکڑ لیا اور سات قدم یا کچھہ کم زیادہ اوسکے آگے چلا ناگاہ بیت المقدس کی مسجد نظر آئی مینے اپنی آنکہونکو ملا اور اپنے جی مین کہا کہ شاید مجھہ سے غلطی ہوئی اوسنے کہا اے شخص تیری چال زاہدون کی چال ہے اور میری چال عارفون کی چال ہے زاہد چلتا ہے اور عارف اوڑتا ہے بہلا چلنے والا اوڑنے والے سے کیونکر مل سکتا ہے پہر وہ غائب ہو گئی اسکے بعد مینے اوسکو نہین دیکہا رضی اللہ عنہا ۔

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ اپنے رسالے مین روایت کرتے ہین کہ شیخ ابو عبد اللہ محمد ازہری عجمی رضی اللہ عنہ نے بہت سفر کئے تہے بڑی بڑی کرامتین اور حکایتین اونسے صادر ہوئین کہ اونکے قبول سے لوگونکی عقلین تنگی کرتی ہین انکے شاگرد شیخ کبیر ابو الحسن بن قاق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شیخ محمد عجمی رضی اللہ عنہ نے سوائے عالم سموات وارض کے تین سو ساٹھہ عالمونمین مجھے داخل کیا وہ کہتے ہین کہ مجھے جبل قاف تک پہونچایا اور جو سانپ کہ اوس پہاڑ کو گہیرے ہوئے ہے اوسے مجھکو دکہلایا اوسکا سر اوسکی دم پر تہا اور وہ سبز تہا کہا کہ جب شیخ مجھے کسی امر خارق عادت کیطرف لیجاتے یا زمین کو طے کرتے تو مین اپنے حس معہود سے غائب ہو جاتا تہا ایک دن دمشق سے نکلے اور مین اونکے ہمراہ تہا یہانتک کہ ہم طبریہ کو پہونچے اور سلیمان علیہ السلام کی قبر پر ٹہیرے مینے عرض کیا یا سیدی یہہ سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے فرمایا ایسا ہی کہتے ہین پہر وہ چلے اور مین اونکے پیچہے اوٹہایا گیا تہا یہانتک کہ ہم ایک بنار ہولناک پر پہونچے ناگاہ ہمکو چند قومین ملین اونہون نے شیخ کا استقبال کیا اونکو سلام کیا اونکے آنے کو برکت سمجھے پہر وہ سب شیخ کے آگے چلے مجھے اونسے وحشت ہوئی شیخ نے میری طرف پہر کے دیکہا اور فرمایا اے علی اپنے نفس کو نگاہ رکہ اور میرے ساتھہ مشغول ہو انکے ساتھہ مشغول نہو جنکو تو دیکہتا ہے یہہ سب جن ہین اور ہم سلیمان علیہ السلام کی قبر پر چلتے ہین جب ہم بنیان تک

پہونچے تو ایک اور طائفے نے شیخ کا استقبال کیا اور اونکو بنا مین داخل کیا اور وہ ایک بڑے محل کیصورت تہا شیخ چلے جاتے تہے اور مین اونکے پیچہے تہا
ناگاہ صدر مکان مین ایک شخص کہڑا ہوا تہا اوسپر بڑی ہیبت اور بہت نور تہا اور اوسکے ہاتہہ مین عصا تہا شیخ نے مجہہ سے کہا یہہ سلیمان علیہ السلام
ہین پہر شیخ آگے بڑہے اور اونکا ہاتہہ چوما اونکی ایک انگلی مین انگوٹھی تہی پہر پیچہے ہٹے تو ایک جماعت جن خدام سلیمان علیہ السلام نے اونکو پکڑا اور
ایک جگہہ لیگئے دعوت کا کہانا پیش کیا شیخ نے کہایا اور مینے بہی اونکے ساتہہ کہایا پہر وہ اونکو ذخائر سلیمان علیہ السلام کی سیر کے لیے لیگئے بساط کی
طرف لیگئے شیخ اوسپر ٹہیرے ایک ہوا آئی اوسنے فرش بچہایا یہانتک کہ اونہون نے اوسکو دیکہا پہر اونکو عرش بلقیس پر لیگئے اوسکو دیکہا یہانتک کہ
ذخائر سلیمان علیہ السلام کو پورا دیکہہ لیا پہر ایک غار پر گذر کیا اوسمین بہت بہنا ہٹ خوفناک اور بد بو تہی اونہون نے کہا یا سیدی یہہ ابلیس کا
قید خانہ ہے وہ اس غار مین نبی اللہ سلیمان علیہ السلام کے زمانے سے قید ہے پہر جب شیخ نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو اونہون نے اونکے لئے ایک تخت
رکہا شیخ نے میری طرف اشارہ کیا تو اونہون نے ایک اور تخت میرے لئے رکہا جب ہم اونپر بیٹہہ گئے تو وہ ہمکو لیکے ہوا مین بلند ہوئے ہم نہین دیکہتے
تہے کہ اونکو کون اوٹہاتا ہے وہ ہمکو ہوا مین لئے ہوئے دریا پر گذرے یہانتک کہ ہم ایک مکان مین پہونچے جب ہم اوس جگہہ پہونچ چکے تو دونون
تخت زمین پر رکہے گئے ہم اونپر سے اوترپڑے پہر وہ ہوا مین بلند ہوئے اور لوٹ گئے پہر شیخ چلے اور مین اونکے پیچہے تہا گہڑی بہر چلے ہونگے کہ ناگاہ
دمشق ظاہر ہوا ایک دن ہم دمشق مین تہے شیخ کے اصحاب مین بعض لوگ حجاز کے بعض عراق کے تہے اونہون نے کہجور کا ذکر کیا اہل حجاز نے کہا
ہماری رطب اچہی ہے عراقیون نے کہا ہماری رطب عمدہ ہے شیخ کا خادم یوسف نام تہا شیخ نے اوسکی طرف دیکہا وہ دروازے سے نکلا اور ایک
لحظہ غائب ہوگیا پہر آگیا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک طباق تہا اوسمین رطب تہے جیسے ابہی درخت سے ٹوٹے ہین اوسنے طباق کو شیخ کے آگے رکہدیا
پہر شیخ نے فرمایا اے حجاز والو یہہ ہمارے شہر کی رطب ہے تم اپنے شہر کی رطب حاضر کرو اونکی کرامتین اور عجائب بہت بڑی بڑی ہین رضی اللہ عنہ

حکایت [۴۵] بعض صالحین کہتے ہین کہ مین سیاحت مین تہا وحوش مجہہ سے الفت کرتے میرے آس پاس بیٹہتے تہے مین اونکے درمیان مین
چلتا پہرتا گویا مین اونکی جنس مین ہوگیا تہا یہانتک کہ ایک دن میرے دل مین آبادی کیطرف جانیکا خطرہ گزرا اور ایک چہوٹے بچے کو یاد کیا جو میرے
قرب وجوار مین رہتا تہا پہر مینے ایک چہوٹے ہرن کو اون وحوش مین سے دیکہا جو میرے گرد تہے میرے جی مین یہہ خطرہ گزرا کہ اگر یہہ ہرن میرے ساتہہ
ہوتا تو مین اسکو اوس لڑکے کیواسطے اوٹہا لیجاتا اس خطرے کے گزرتے ہی سارے وحوش میرے پاس سے بہاگ کے دور چلے گئے اور بخلاف پہلی حالت
کے میری طرف دیکہنے لگے مینے اللہ تعالےٰ سے استغفار کی اور اوس خطرے کو دور کیا تو وہ پہر حسب عادت میری طرف لوٹ آئے ایک اور صالح آدمی
کہتے ہین کہ ہمارا ایک گروہ تہا جسوقت جس مکان کیطرف جاہتے چلے جاتے زمین ہمارے لئے طے ہوجاتی تہی بعض ایام مین مینے اپنی اولاد کے لئے ایک گہر
خریدا اور قبالہ مکان کا لے لیا بعد اسکے میرے اصحاب نے کہلا بہیجا کہ ہم فلان مکان مین ملینگے مینے اپنی حالت معہودہ کیطرف رجوع کیا تو وہ حالت جاتی
رہی مینے اونکو کہلا بہیجا کہ جس بازو سے مین اوڑتا پہرتا تہا وہ کاٹ دیا گیا اونہون نے پیام بہیجا کہ تو غور کر یہہ بلا کہان سے آئی تو اوس علاقے کو توڑ ڈال
جسنے تجہے اس حال سے قطع کیا مینے مکان کا قبالہ پہیر دیا پہیرتے ہی میرا حال رجوع کر آیا پہر جس مکان کا اونہون نے ذکر کیا تہا مین اوس مکان مین
جاکے اون سے ملا رضی اللہ عنہم؀

حکایت [۴۶] شیخ ابو العباس بن عریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن دل تنگ ہوا میرے ایک دوست تہے اونکو ابو محمد الطبسی کہتے تہے مینے
اونسے کہا اے ابو محمد آج میرا دل اداس ہوگیا مین امید رکہتا ہون کہ تم مجہہ سے کوئی حکایت حکایات صالحین سے بیان کرو اونہون نے کہا بہتر ہے
کہتے ہین کہ مین ایک دن عشر اول ذیحجہ مین بلدۂ افریقیہ مین تہا ناگاہ تین آدمی میرے سر پر کہڑے ہوئے اور کہا اے ابو محمد حج کو چلتا ہے مینے کہا

میری راے وہی ہے جو تمہاری راے ہے اونہون نے کہا تو اللہ تعالے کی برکت پر بہروسا کر پہر ایک شخص اونمین سے میرے آگے بڑہا اور دو پیچہے رہے اور چلنا شروع کیا جب رات آتی تو ایک شخص اونمین سے راہ سے علحدہ ہوجاتا اور ایک گہڑ کیلے کی لے آتا کہتا کہ یہان ایک بڑہیا ہے اوسنے مجہے دی ہے پہر تین رات کے بعد اچانک ایک شخص نے اونمین سے مجہہ سے کہا کہ اے ابو محمد خوش ہوجا یہہ پہاڑ ہین تہامہ کے پہر مینے اونکے ساتہہ حج کیا اونکے ہمراہ رہا جب لوٹنے کا وقت آیا تو اونہون نے مجہہ سے کہا انت فی دعة اللہ مینے کہا تم مجہے زرقت کا مزہ چکہلاتے ہو وہ بولے کہ یہہ ضرور ہی ہونا ہے اور چلدیئے مین عیذاب کیطرف چلا اسوان پہونچا مجہہ سے میرے نفس نے کہا کہ تو اسکندریہ کیطرف جا شاید کوئی جان پہچان کا آدمی تجہے جہاز مین سوار کراکے مغرب کو پہونچا دیگا مینے نفس سے کہا کہ تو اسوقت تک مومن نہوا واللہ مین جنگل مین داخل نہین ہونگا مگر اسی جگہہ سے پہر جب مجہے وضو کی یا پینے کی حاجت ہوتی تو مین کہتا قسم ہے عزت معبود کی کہ مین یہانسے نہ ٹلونگا یہانتک کہ وضو کرلون پانی پی لون پہر ایک بادل مجہپر سایہ کرتا اور برساکرتا یہانتک کہ ایک غدیر ہوجاتا مین وضو کرتا پانی پی لیتا اور جب بہوک لگتی تو بہی اسیطرح کہتا تہا میرا یہی حال رہا یہانتک کہ مین لوٹکے اوس مکان تک آگیا جہان سے نکلا تہا اور اے احمد مین پتے کہاتا ہون اور تو امراکے کپڑے پہنتا ہے اور جوانون کے مونہہ کیطرف دیکہتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل اوندہا ہوگیا مجہہ جیسے بڑے شیخ کا دل اوندہا ہوگیا رہا تو سو پہلے بہی اوندہا تہا اور اب بہی اوندہا رہگیا ابو العباس کہتے ہین کہ مین اوسکی بات کی ٹہنڈک نہین بہولونگا یہانتک کہ اللہ تعالے سے جاملون رضی اللہ عنہم ؛

حکایت شیخ ابو العباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن غمگین ہوا مین نے شیخ ابو القاسم بن رویل سے کہا کہ تم مجہہ سے کوئی حکایت بیان کرو شائد اللہ تعالے میرے غم کو دور کردے اونہون نے کہا ہان مجہسے کسی نے بیان کیا کہ بعض سواحل مین ایک شخص معروف بہ ابو الخباز ہے مین دریا کے کنارے پر اوسکے پاس گیا اوسکو سلام کیا اور بیٹہہ گیا نہ اوسنے بات کی نہ مینے کلام کیا یہانتک کہ جب نماز کا وقت آیا تو چند آدمی متفرق بعض وادیون سے آئے اوس شخص کے پاس جمع ہوئے ایک شخص اونمین سے آگے بڑہا اونکو نماز پڑہائی پہر وہ متفرق ہوگئے اور کسی نے کسی سے بات نہ کی اور شیخ اپنی جگہہ بیٹہہ گئے مین بہی اونکے پاس بیٹہہ گیا یہانتک کہ جب نماز کا وقت آیا تو پہر وہی لوگ آئے نماز پڑہی پہر چلے گئے یہانتک کہ جب عصر کا وقت آیا تو پہر جمع ہوئے نماز پڑہی اور بیٹہہ گئے سیر صالحین کا ذکر کرنے لگے قریب اصفرار تک مقامات اولیا بیان کرتے رہے پہر متفرق ہوگئے اور مغرب کے لیئے جمع ہوئے پہر متفرق ہوگئے مین تین دن تک اونکے پاس رہا اونکا یہی حال تہا میرے جی مین آیا کہ شیخ سے کوئی مسئلہ پوچہون فائدہ حاصل کرون مین آگے بڑہا اور کہا اے شیخ ایک مسئلہ مین آپسے پوچہتا ہون اونہون نے کہا کہہ وہ لوگ میری طرف بنظر انکار دیکہنے لگے مین گہبرا گیا پہر مینے کہا اے شیخ مرید کب جانتا ہے کہ مین مرید ہون شیخ نے اعراض کیا اور کچہہ جواب ندیا مین ڈرا کہ کہین مینے اونکو خفا نکر دیا ہو پہر مین اونکے پاس سے اوٹہہ کہڑا ہوا جب دوسرا دن ہوا تو مینے کہا کہ مین ضرور وہ مسئلہ پوچہونگا اور اسپر مضبوط ارادہ کرلیا پہر مین آگے بڑہا اور کہا اے شیخ مرید کب جانتا ہے کہ وہ مرید ہے اب کی بار بہی مثل پہلے کے اعراض کیا اور کچہہ جواب ندیا مین اوٹہہ کہڑا ہوا تیسری بار پہر مین اونکے پاس گیا اور وہی مسئلہ بعینہ پوچہا وہ مجہہ سے قریب ہوگئے اور کہا اسطرح نہ کہہ مین گمان کرتا ہون کہ تو مرید کے اول قدم سے پوچہا چاہتا ہے جسکو وہ ارادے مین رکہتا ہے مینے کہا ہان کہا جب اوسمین چار خصلتین جمع ہوجاوین ایک یہہ کہ اوسکے لیئے زمین طے کیجاوے اور اوسکے نزدیک مثل قدم واحد کے ہوجاوے دوسرے یہہ کہ پانی پر چلے تیسرے یہہ کہ جب چاہے کوئن سے کہالیوے چوتہے یہہ کہ اوسکی دعا رد نکیجاوے اسوقت مرید اول قدم ارادے مین رکہتا ہے رہی یہہ بات کہ مرید کب جانے کہ وہ ہمارے نزدیک مرید ہے سو یہہ جب ہوتا ہے کہ حد ارادے سے ساقط ہوجاوے شیخ ابو العباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے ایک چیخ ماری قریب تہا کہ میری جان اوسکے ساتہہ نکل جاوے پہر مینے اون سے کہا کہ تم نے

ہکواراوت سے مایوس کردیا اے ابوالقاسم اوراس شیخ کے علوہمت سے مجھے تعجب ہوا رضی اللہ عنہ ؟

حکایت معروف کرخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے جنگل مین ایک جوان آدمی خوبصورت دیکھا اوسکی دو مینڈیان تھین اوسکے سرپر چادر تھی کرتا کتان کا پہنے ہوئے تھا دونون پاؤن مین نعل طاق تھا مجھے تعجب ہوا کہ اس جگہہ مین یہہ لباس یہہ شکل مین نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اوسنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے چچا مینے کہا اے جوان تو کہان کا ہے اوسنے کہا مدینہ دمشق کا مینے کہا دمشق سے کب چلا کہا آج کی سحر کو مجھے تعجب ہوا جس جگہہ مینے اوسکو دیکھا اوسکے اور دمشق کے درمیان مین بہت منزلین تھین مینے پوچھا کہا کا ارادہ ہے کہا مکے کا انشاءاللہ تعالےٰ مین سمجھہ گیا کہ یہہ معمول ہے پہر مینے اوسکو رخصت کیا وہ چلدیا اسکے بعد مینے اوسکو نہ دیکھا یہانتک کہ تین سال گزر گئے ایکدن مین اپنے گہر مین بیٹھا ہوا تھا اوسکے حال مین فکر کررہا تھا اور یہہ سوچ رہا تھا کہ میرے بعد اوسکا کیا حال ہوا ہوگا ناگاہ کسی نے دروازہ ٹھونکا مین دروازے کیطرف گیا دیکھا تو وہی شخص تھا مینے اوسکو سلام کیا گہر کے اندر اوسکو لے آیا ناگاہ وہ ننگے پاؤن ننگے سر تھا بالون کا کرتہ پہنے ہوئے تھا مینے کہا کیا خبر ہے کہا اے اوستاذ اوسنے مجھے خبر نہ دی کہ میرے ساتھہ کیا معاملہ کریگا کبھی تو مجھہ سے ملاطفت کرتا ہے کبھی میری اہانت کرتا ہے کبھی بہوکا مارتا ہے کبھی کہانا کہلاتا ہے کاش وہ مجھے اپنے اولیا کے بعض اسرار پر واقف کردیتا پہر جو چاہتا میرے ساتھہ کرتا اور بہت رویا معروف فرماتے ہین کہ اوسکی بات نے مجھے بہی رلادیا مینے کہا جبسے تو نے مجھہ سے مفارقت کی تو جو تجھپر گزرا ہو کچھہ اوسمین کا مجھہ سے تو بیان کر کہا افسوس مین اوسکو ظاہر کرون اور وہ اوسکا چھپانا چاہے لیکن پہلے پہل جو راہ مین میرے مولیٰ میرے سید نے میرے ساتھہ کیا وہ یہہ ہے کہ تیس دن مجھے بہوکا رکہا پہر مین ایک گاؤن مین پہونچا وہان ایک ککڑی کا کہیت تھا اوسمین کیڑے پڑگئے تہے مین بیٹھہ گیا اوسمین سے کہانے لگا کہیت والے نے مجھے دیکھہ لیا وہ کوڑا لیکے میری طرف آیا میری پیٹھہ پیٹ کو مارنے لگا اور مجھہ سے کہتا جاتا تھا اے چور اس کہیت کو تیرے سوا اور کسی نے خراب نہین کیا مین کتنی مدت سے تیری تاک مین تھا یہانتک کہ آج مینے تجھے پالیا اس اثنا مین کہ وہ مجھے ماررہا تھا ناگاہ ایک سوار دوڑتا ہوا اوسکی طرف آیا اوسکے ہاتھہ سے کوڑا کہینچ لیا اور کہا تو ایک ولی کی طرف اولیاء اللہ سے متوجہ ہوتا ہے اور اوسکو مارتا ہے اوسکی اہانت کرتا ہے اور اوسکو کہتا ہے اے چور جب کہیت والے نے یہہ معاملہ دیکھا تو میرا ہاتھہ پکڑا مجھے اپنے گہر لے گیا پہر کوئی بات تعظیم کی اوٹھا نہین رکہی جو اوسنے میرے ساتھہ نہ کی ہو اور مجھہ سے اپنا قصور معاف کرایا اس اثنا مین کہ مین اوسکے نزدیک چور تھا ولی ہوگیا جیسا کہ مینے تمسے بیان کیا معروف رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ وہ اپنی بات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ کہیت والے نے دروازہ ٹھونکا اور اندر آیا یہہ شخص مالدار تھا اسنے اپنا مال نکالا اور فقرا کو تقسیم کردیا اور جوان کے ساتھہ ہوگیا وہ دونون حج کو گئے پہر جنگل مین اونکا انتقال ہوگیا رحمہما اللہ تعالےٰ ؟

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بصرے سے کشتی مین بیٹھا ابلہ کو جاتا تھا تین آدمی میرے ساتھہ تہے وہ میری مشایعت کے لیے آئے تہے ہم گہڑی بہر چلے ہونگے کہ ملاح نے چپوا اوٹھا لیا اور بیٹھہ گیا میرے ہمراہیون نے ملاح سے کہا تجھے کیا ہوا اوسنے اشارے سے کہا کہ چپ رہو گہڑی بہر گزری ہوگی کہ ہم ابلہ کو پہونچ گئے اور کشتیان جو ہمارے ساتھہ چلی تہین وہ قریب عصر کے پہونچین ہماری کشتی والون نے دوسری کشتی والون سے بیان کیا کہ ہم تو گہڑی بہر مین پہونچ گئے وہ لوگ ملاح کے پاس گئے اوس سے پوچھا یہہ کیونکر ہوا اوسنے کہا چپ رہو مینے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک سواری پر سوار آیا اوس سے اور اوسکی سواری سے زیادہ خوبصورت مینے کبھی نہین دیکھا اوسنے کشتی کے سینے مین سونے کی زنجیر ڈالی اور وہ جاتا تھا کشتی اوسکے پیچھے چلی جاتی تھی مین اس سے ڈرا کہ مین تمسے باتین کرنے لگون پہر جو
مین دیکھہ رہا تھا وہ مجھسے جاتا رہے ؟

فصل ۱۵ ہوین اونکے کی حکایتون کے بیان مین

حکایت شیخ ابو عبد اللہ اسکندری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بامید ملاقات صالح عورتون مردون کے جبل لکام مین سیاحت کرتا تہا اللہ تعالیٰ نے میری مراد حاصل کی پہلے پہل جس سے میری ملاقات ہوئی وہ ایک عورت تہی اوسنے مجھے چند شعر اشتیاق منزل حبیب کے پڑہتے سُنا جب مینے اوسکو دیکہا تو مینے اپنے جی مین کہا کہ اگر کسی مرد سے میری ملاقات ہوتی تو بہت اچہا ہوتا اوسنے کہا اے ابو عبد اللہ مین نے تیرے حال سے زیادہ عجیب کوئی حال نہین دیکہا جو شخص کہ ابہی عورتون کے مقامات کو نہین پہونچا وہ مردون سے ملاقات کرنا چاہتا ہے مینے کہا تیرا کیا بڑا دعوی ہے اوسنے کہا مردون گواہ دعوی حرام ہے مینے کہا تیرے لئے کون گواہ ہے اوسنے کہا وہ میرے لئے ہے جیساکہ مین چاہتی ہون اسلئے کہ مین اوسکے لئے ہون جیساکہ وہ چاہتا ہے مینے کہا مین اسی گہڑی مچہلی تازی بہنی ہوئی چاہتا ہون اوسنے کہا هذا من نزول مقامك وانتجاعك فى غذائك وطعامك تو اوس سے کیون نہین سوال کرتا کہ وہ تجہے شوق کا بازو دیوے کہ تو اوسکے ساتہہ اوسکی طرف اوڑے جیساکہ مین اوڑتی ہون پہر وہ اوڑ گئی اور مجہے چہوڑ گئی قسم ہے اللہ کی کہ مینے اپنی ذلت سے کوئی چیز زیادہ کڑوی اور اوسکی عزت سے کوئی شئے زیادہ میٹہی نہین دیکہی مین اوسکے پیچہے دوڑا اور کہا یا سیدتی تجہے قسم ہے اوس ذات کی جسنے تجہے یہہ دیا اور مجہے نہ دیا اور تجہپر احسان کیا اور مجہے محروم رکہا تو مجہپر کسی دعا کے ساتہہ احسان کر اوسنے کہا تو مردون ہی کی دعا چاہتا ہے پہر اوسنے دو شعر پڑہے مینے کہا اگر تو دعا نہین کرتی ہے تو ایک نظر ہی میری طرف دیکہہ لے مین اوسکو توشہ سمجہونگا اوسنے کہا جس خطر مین کہ مین ہون وہ اولی ہے تیرے اشتغال سے نظر کے ساتہہ مینے کہا دعا تو ضرور ہی چاہیے اوسنے کہا تو کل صبح کو سید داعی سے ملاقات کریگا پہر وہ چلی گئی اور میٹہے عیش کو کڑوا کر گئی میری نظر سے غائب ہو گئی غائب کیا بلکہ اپنے حال کے تیرون سے میرے دلکو چہید گئی پہر رات بہر مجہے بے چینی رہی جب صبح ہوئی تو ناگاہ ایک آدمی گہسٹتا ہوا آیا اوسپر آثار تائر ظاہر تہے حُب اوسکے چہرے پر درس ہی تہی مینے کہا اگر وہ آدمی جسکی طرف اوسنے اشارہ کیا وہ ہے تو وہ یہی ہے پہر وہ اپنے اقبال وقبول کے ساتہہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا ہان وہی ہے مینے کہا یا سیدی آپ جو میرے لئے دعا کرینگے امید ہے کہ اوسکے سبب سے میرے واسطے حبیب کے نزدیک حظ ہو اوسنے کہا اے ابو عبد اللہ تجہے ایسے شخص کی دعا قوت ہو گئی جسکے ساتہہ کچہہ دعوی نہتا کیا تجہے بصر بصیرت نہ تہی جس سے تو ریحانہ کوفیہ کو پہچان لیتا اے ابو عبد اللہ مجہے قدرت نہین ہے کہ مین تیرے لئے دعا کرون یہانتک کہ تو ہم دیوانون کے مقام کو پہونچ جاوے کل تو اونکو دیکہے گا اور جو وجد کہ اونکو عارض ہوا ہے تو اوسکے ساتہہ ایمان لانے گا پہر وہ میری نظر سے غائب ہو گیا مجہے اوسکا اسقدر وجد ہوا کہ مین اوسکو بیان نہین کر سکتا اور نہ مین قادر ہون کہ مین اوس سے فارغ ہون جب صبح ہوئی تو ناگاہ ایک قاری آیا وہ یہہ آیت باواز نرم قلب حزین رحیم سے پڑہتا تہا وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه قریب تہا کہ اسکا سننے والا شوق کے مارے پگہل جاوے جنون وعشق کے مارے والہ بنجاوے مجہے اوسکے حسن صوت نے غلام بنا لیا مینے اوس سے کہا تجہے قسم ہے اوس ذات کی جسنے تجہے نعمت نغمے کی عنایت فرمائی کہ تو ایسے دل پر نرمی کر جسکو خوف فراق نے پہاڑ ڈالا ارباب وصل و وصول کے دروازون پر پچہاڑا اتنے مین میرے لئے ایک شخص ظاہر ہوا جسکا گلا محبت نے گہونٹا تہا اوسنے کہا تو اوس مجنون کو کیا کریگا جسکا آنسو نہین تہمتا اور اوسکا جنون علاج نہین قبول کرتا مین تر ماننا لیکن اونہون نے دعا کے بارے مین تیرا حوالہ مجہپر کیا ہے سو تو بارگاہ محبانین کو مضبوط پکڑا اور اونکی محبت کو سونگہہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو جو کہ نماز ہے لازم کر اوسکا دوام و بقا اختیار کر اور اس سے ڈر کہ تو نماز سے فارغ ہو اور تو اوس سے سنے کہ وہ خفا ہو کے سمقاتحقا

کہہ مینے کہا تو مجھے کوئی وصیت کر کہا تو گنا ہون سے اپنے نفس پہ رحم کر کہ وہ ضعیف ہے اور اوسکے ساتھہ نرمی کر اور دنیا سے پرہیز کر اسلئے کہ وہ اپنے عالی رتبہ بیٹون کو اپنے دریا مین ڈبوتی ہے ؎

کیا کیا بلند رتبہ پہنسائے ہین دام مین — عالی ہے کیا دماغ تمہاری کمند کا

اور اوسط درجہ والونکو اور کم رتبے والونکو جلا دیتی ہے اللہ تعالے باوجود اس سبکے قبول و وصول و صدق سے تجھے نفع دیوے اور تجھے اون لوگون مین کرے جنسے وہ راضی ہوا فرمایا اللہ تعالے نے اولئٰک هم المؤمنون حقا اور تجھے لذت نظر سے محروم نرکھے اور تجھے اونمین سے نکرے جو بعد عیان کے خبر کے ساتھہ قناعت کرتے ہین پہر مین اوسکو سمجھہ گیا جسکی طرف اوسنے اشارہ کیا رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہمارا جہاز ٹوٹ گیا مین اور میری بی بی ایک تختے پر رہگئے اوسی حالت مین میری عورت کے لڑکی پیدا ہوئی اور اوسنے مجھہ سے چلا کے کہا کہ پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے مینے کہا وہ ہمارا حال دیکھہ رہا ہے ناگاہ ایک آدمی ہوا مین بیٹھا ہوا نظر آیا اوسکے ہاتھہ مین سونے کی زنجیر اوسمین یاقوت سرخ کا کوزہ لٹکا ہوا تہا اوسنے کہا لو پیو مینے کوزہ لیلیا اور ہمنے اوس سے پیا وہ پانی برف سے زیادہ سرد شہد سے بڑھکر میٹھا مشک سے زیادہ خوشبودار تہا مینے کہا اللہ تجھپر رحم کرے تو کون ہے اوسنے کہا مین تیرے مولی کا بندہ ہون مینے کہا کہ تو اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچا اوسنے کہا کہ مین نے اوسکی خوشی کے لئے اپنی ہوا کو چھوڑا تو اوسنے مجھے ہوا پر بٹھایا پہر وہ غائب ہو گیا اسکے بعد مینے اوسکو نہین دیکھا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بعض صالحین نے مجھے خبر دی وہ کہتے ہین مجھے ایک ثقہ آدمی نے خبر دی وہ کہتے ہین کہ مین رمضان شریف مین درمیان مغرب و عشا کے اپنے گھر والون کے لئے کوئی چیز خریدنے کے لئے گھر سے بازار کیطرف چلا مجھے شیخ ریحان رضی اللہ عنہ ملے اونہون نے مجھے کھینچا اور ہوا مین میرے ساتھہ بہت بلند ہو گئے مین رویا اور مینے انسے کہا کہ تم مجھے زمین کیطرف پہیر دو اونہون نے مجھے پہیر دیا کہنے لگے مینے تو چاہا تہا کہ تجھے سیر کراؤن سو تو نے انکار کیا امام یافعی کہتے ہین کہ اس سیر سے شاید اونکی مراد یہہ ہو کہ اوسکو عجائب ملکوت سموات پر مطلع کرین ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے بہت سے صالحین و ثقات سے سنا کہ وہ شیخ ابو الغیث رضی اللہ عنہ سے یہہ روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا کہ شیخ و فقیہ سید ین کبیرین عارفین مشہورین صاحب عواجہ نزدیک میرے شیخ سید جلیل ولی عارف باللہ شیخ علی معروف بہ اہدل کے آئے اور شیخ سے چاہا کہ وہ اونکے ہمراہ کسی جگہہ جاوین شیخ نے اونکی موافقت کی اور مین بہی اونکے ساتھہ چلا جب کچھہ رات گئی تو مین نے دیکھا کہ شیخ و فقیہ ہوا مین ہمارے اوپر جا رہے ہین اور اونکے ہاتھون مین دو تلوارین ننگی ہین ہین اور شیخ علی رضی اللہ عنہ زمین پر جا رہے تہے مینے اسکا ذکر شیخ علی سے کیا شیخ نے مجھہ سے فرمایا اے ابو الغیث یہہ دونون مقام تولیت و عزل مین ہین اللہ تعالے کے حکم سے والی بناتے ہین معزول کرتے ہین قریب ہے کہ مین ان دونونکا وارث ہونگا اور تو میرا وارث ہوگا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین یعنی اون دونون کو تصرف فی المملکت مفوض تہا بعد اسکے کہ اونکو موافقت مراد حق کی توفیق دی گئی تہی مجھے بیشک یہہ بات پہونچی کہ اونہون نے حق عز و جل کیجانب سے یہہ خطاب سنا کہ وہ اونسے فرماتا ہے کہ جب تم کوئی چیز کرنا چاہو تو کر ڈالو مجھہ سے نہ پوچھو اسلئے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ مین سوال کی ذلت تمہارے چہرہ مین دیکھون رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے مکے مین سنہ تین سو پندرہ[۳۱۵] مین غوث یعنی قطب کو دیکھا سونے کی گاڑی پر سوار تہے فرشتے اوسکو

سوٹے کی زنجیرون سے ہوا مین کھینچے لیے جاتے تھے مینے پوچھا کہان جاتے ہو کہا مین اپنے بہائیون مین سے ایک بہائی کیطرف جاتا ہون مین اوسکا مشتاق ہون مینے کہا اگر تم اللہ تعالے سے سوال کرتے تو وہ اوسکو تمہاری طرف کھینچ لاتا کہا زیارت کا ثواب کہان ملتا اور نام اون قطب کا احمد بن عبد اللہ بلخی تہا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض لوگون نے اس حکایت کا انکار کیا ہے اور یہہ بات کچہہ انکار کی نہین ہے اسلیے کہ اونہون نے بنفسہ اس کام کو نہین کیا بلکہ اللہ تعالے نے اس فعل کو اونکے حق مین عالم ملکوت مین کیا نہ اس عالم مین جو محل تکلیف ہے اگر اللہ تعالے اپنے بعض بندونکو یہہ حکم دے کہ مثلا وہ ریشمی کپڑا پہنے اور بندہ اس اذن کو یقینا جان لیوے پہر اوسکو پہن لے تو یہہ بندہ منتہک شرع کا نہوگا اگر کوئی کہے کہ اوسکو علم یقین کیونکر حاصل ہو سکتا ہے تو مین یہہ کہونگا اسطرح سے معلوم ہو سکتا ہے جسطرح خضر علیہ السلام کو معلوم ہوا جبکہ اونہون نے لڑکے کو قتل کیا اور وہ بنا بر قول صحیح ولی ہین نبی نہین ہین احمد بن عبد اللہ بلخی جنکا ذکر ہوا سو یہہ نام اور نسب خاص اوس زمانے مین تہا کیونکہ یہہ بات معلوم ہے کہ مقام قطبیت ہمیشہ ایک سے دوسرے کیطرف منتقل ہوتا رہتا ہے چنانچہ اسکا بیان پہلے گزر چکا ہ

فصل پانی پر چلنے کی حکایتونکے بیان مین

حکایت ذو النون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایکبار جہاز پر سوار ہوئے ہمارے ساتہ ایک جوان آدمی خوبصورت گورا بہی سوار ہوا جب ہم بیچ دریا مین پہونچے تو مالک جہاز کی ایک ہمیانی گم ہوگئی اوسمین کچہہ مال تہا اوسنے ہر ایک جہاز والے کی تلاشی لی جب اوس جوان کی تلاشی کی نوبت آئی تو وہ جہاز پر سے کود پڑا دریا کی موجون پر بیٹہہ گیا موج تخت کیطرح اوسکے لیے کہڑی ہوگئی ہم جہاز مین سے اوسکی طرف دیکہہ رہے تہے اوسنے کہا اے میرے مولی ان لوگون نے مجہے تہمت لگائی اے میرے دلکے دوست مین تجہے قسم کہاتا ہون کہ جتنے جانور اسجگہہ ہون اون سبکو تو یہہ حکم دے کہ وہ اپنے سر نکالین اور اونکے مونہہ مین جواہر ہون ذو النون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ وہ اپنی بات پوری نکرنے پایا تہا کہ ہمنے دیکہا کہ دریائی جانورون نے جہاز کے آگے اپنے سر نکالے اور ہر ایک کے مونہہ مین ایک ایک جوہر چمکتا دمکتا ہوا تہا پہر وہ جوان جہاز پر سے دریا کیطرف کودا پانی کی پیٹہہ پر اکڑتا ہوا چلنے لگا اور کہتا جاتا تہا ایاک نعبد وایاک نستعین یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہوگیا اسی قصے نے سیر و سیاحت پر مجہے مستعد کیا مجہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد آیا کہ آپنے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت مین ایسے تیس آدمی ہمیشہ رہینگے جنکے دل ابراہیم خلیل الرحمن کے دل پر ہونگے جب اونمین سے ایک مریگا تو اللہ تعالے اوسکی جگہہ ایک اور کو بدل دیگا رضی اللہ عنہ ہ

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مینے مشرق مغرب چہان ڈالا اس طمع سے کہ ابدال کی ملاقات نصیب ہو ایکبار سورج ڈہلنے کے بعد بصرہ کے کنارے پر پہونچا رستے سے داہنی طرف چلا کنارے سے قریب ہوا اسلیے کہ پانی سے قریب ہون مینے دیکہا کہ دس آدمی مصلون پر بیٹہے ہوئے ہین اونکے پاس ڈولچی وغیرہ اسباب جو صوفیہ کے ساتہہ ہوتا ہے کچہہ نتہا مجہے دیکہہ کے وہ سب کہڑے ہوگئے میرا استقبال کیا مجہسے معانقہ کیا پہر سب کے سب نیچی گردنین کرکے بیٹہہ گئے اونمین سے کوئی ایک دوسرے کیطرف نہین دیکہتا تہا آفتاب ڈوبنے تک اونکی یہی حالت رہی اسکے بعد ایک آدمی جماعت مین سے کہڑا ہوا اور دریا مین گہسا مجہے نہین معلوم اوسکا کیا حال ہوا سوا اسکے کہ وہ گیارہ مچہلیان بہنی ہوئین لئے آیا مینے آگ لکڑی کچہہ وہان نہین دیکہی پہر ایک شخص کہڑا ہوا اوسنے ہر ایک کے نزدیک ایک ایک مچہلی ڈالدی اور وہ خود ایک بڑی مچہلی لیکے علیحدہ ہوگیا اور وہ سب لوگ مجلس سے متفرق ہوگئے ہر شخص اپنے اپنے حال مین مشغول ہوا کسی کو کسی سے کچہہ کام نتہا ہ

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسے را باکسے کارے نباشد

جب صبح قریب ہوئی تو مؤذن نے اذان دی سبنے جماعت سے نماز پڑہی اپنے اپنے مصلے لیکے دریا مین گھسے پانی پر چلنے لگے اونکا خادم جسنے سب کے آگے مچھلیان ڈالی تہین اور آپنے سبسے بڑی مچھلی اپنے واسطے لی تہی اوسنے چاہا کہ وہ بہی اونکے ساتھہ پانی پر چلے وہ دریا مین غوطے کہانے لگا اونہون نے اوسکی طرف پہر کے دیکہا اور کہا اے فلانے جسنے ہماری خیانت کی وہ ہم مین سے نہین ہے مین دور سے اونکی طرف دیکہہ رہا تہا اور اونکی جدائی پر حسرت کرتا تہا پہر مینے اپنی ڈولچی لی اور چلا اور اوس خادم کو اوسی جگہہ چھوڑا رضی اللہ عنہم ؁

حکایت شیخ عبداللہ بن عبید عبّادانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد عبادان مین عشا کی نماز کے بعد بیٹھا ہوا تہا تین آدمیون نے صف اول مین ہمارے ساتھہ نماز پڑہی پہر وہ دریا کیطرف چلے گئے میرے جی مین آیا کہ یہہ لوگ اولیا ہین مین اونکے پیچھے گیا جب وہ دریا کے کنارے پر پہونچے تو اونکے لئے ایک چیز چاندی کی شکل جوتے کے تسمے کے دراز ہوگئی اونہون نے اوسپر مرور کیا مینے بہی اپنا پاؤن اوسپر رکہا تاکہ اونکے ساتھہ جاؤن سو میرا پاؤن پانی مین گھس گیا مین بیٹھہ کے رونے لگا اور وہ چلے گئے پہر مین مسجد کیطرف لوٹ آیا جب صبح کا وقت آیا تو پہر وہ صف اول مین موجود تہے نماز کے بعد عشا کی نماز تک مسجد مین بیٹھے رہے جب عشا پڑہ چکے تو پہر دریا کیطرف چلے اس بار بہی وہی چیز اونکے لئے دراز ہوگئی اونہون نے اوسپر مرور کیا مینے اپنا پاؤن اوسپر رکہا وہ اب بہی پانی مین گھس گیا مین بیٹھہ گیا رونے لگا وہ چلے گئے مین مسجد کو لوٹ آیا جب تیسرا دن ہوا تو پہر وہ صف اول مین موجود تہے مینے اپنے جی مین کہا اے نفس یہہ تیرا ہی نقصان ہے اگر کچہہ بہی تجہہ مین خیر ہوتی تو تو بہی ضرور اونکے ساتھہ گزر جاتا اللہ تعالےٰ نے میرا صدق معلوم کرلیا وہ لوگ جسوقت ہر رات کو جایا کرتے تہے اوسیوقت دریا کیطرف چلے وہی تسمہ چاندی کی اونکے لئے دراز ہوگئی اونہون نے اوسپر عبور کیا مینے بہی اپنا پاؤن پانی پر رکہا ابکے بار اونکے ساتھہ گزر گیا اور ایک شخص نے اونمین سے میرا ہاتہہ پکڑ لیا ناگاہ وہ سات آدمی تہے ہر رات اونپر سات مچھلیان اوترتی تہین تیسری رات یکایک آٹھہ خوان آیا اوسپر آٹھہ مچھلیان تہین مین بہی اونکے ساتھہ بیٹھکے کہانے لگا مینے ایک شخص سے کہا کاش ہمارے لئے نمک ہوتا اوسنے مجھہ سے کہا واہ واہ تو اونمین سے ہے ہان تو اونمین سے ہے پہر اوسنے میرا ہاتہہ پکڑا بغتۃً مین گہاٹ پر کہڑا ہوا تہا اسکے بعد پہر مینے اونکو نہین دیکہا مین اللہ تعالےٰ سے حسن توفیق چاہتا ہون رضی اللہ عنہم ؁

حکایت بعض شیوخ یمن رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ وہ ایک دن زبید سے دریا کے کنارے کیطرف گئے اس کنارے کو اہواب کہتے تہے اونکے ساتھہ اونکا ایک شاگرد تہا راہ مین بڑے بڑے جوار کے سینٹے پڑے ہوئے تہے شیخ نے شاگرد سے کہا کہ ان سینٹون مین سے کچہہ اپنے ساتھہ لیلے اوسنے لیلئے وہ اپنے جی مین متعجب ہوا کہا کہ شیخ اسکو کیا کرینگے اونسے اسکا کچہہ ذکر نہ کیا جاتے جاتے غلامون کے محلے مین پہونچے ان لوگونکو سناکم کہتے تہے یہہ لوگ مردار کہاتے مسکرات پیتے ہین نماز وغیرہ کچہہ نہین جانتے اونکو دیکہا تو وہ شراب پی رہے تہے لہو ولعب مین مصروف تہے گاتے بجاتے ناچتے تہے شیخ نے شاگرد سے کہا تو اس بوڑہے دراز قد کو میرے پاس لے آ جو کہ طبل بجا رہا ہے شاگرد اوسکے پاس گیا اوس سے کہا چل تجھے شیخ بلاتے ہین اوسنے طبل کو اپنی گردن سے پہینک مارا اور اوسکے ساتھہ شیخ کیطرف چلا جب وہ دونون آکے شیخ کے روبرو کہڑے ہوئے تو شیخ نے شاگرد سے کہا کہ سینٹے سے اسکو مار اوسنے مارا یہانتک کہ پوری حد اوسپر جاری کردی پہر شیخ نے اوس سے کہا کہ تو ہمارے آگے چل وہ چلا یہانتک کہ دریا پر پہونچے شیخ نے اوسکو حکم دیا کہ اپنے کپڑے دہووے نہاوے غسل وضو کی کیفیت اوسکو سکہا دی اوسنے کپڑے دہوئے غسل کیا وضو کیا پہر اوسکو نماز پڑہنا بتایا پہر شیخ آگے بڑہے اون دونون کو نماز ظہر پڑہائی جب نماز پڑہ چکے تو شیخ کہڑے ہوئے اور اپنا مصلیٰ دریا پر رکہا اوس بوڑہے سے کہا آگے بڑہ وہ کہڑا ہوا اوسنے اپنے دونون پاؤن مصلے پر رکہے اور پانی پر چلا یہانتک کہ آنکہہ سے غائب ہوگیا شاگرد نے شیخ کیطرف دیکہا اور کہا کیا مصیبت ہے کیا حسرت ہے مین اتنے اتنے سال سے آپکی خدمت مین ہون مجھے ان باتون سے کچہہ بہی حاصل نہوا اسکو گہڑی بہر مین یہہ مقام یہہ بڑی بڑی کرامتین حاصل ہوگئین

شیخ نے رو دیا اور فرمایا اے میرے بیٹے مین کیا چیز ہون یہہ اللہ تعالے کا فعل ہے مجھہ سے کہا گیا کہ فلان شخص کا ابدال مین سے انتقال ہوگیا ہے تو فلان شخص کو اوسکا قائم مقام کردے سو مینے امتثال امر کیا جسطرح خادم امتثال حکم کرتے ہین مین خود محبوب رکھتا ہون کہ یہہ مقام مجھے نصیب ہوتا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہہ شیخ فاضل جلیل ہین انکو شیخ علی بن مرتضی کہتے ہین یہہ شیخ کبیر محمد بن ابی الباطل کے اصحاب مین سے تھے جنکی شان مین اونکے شاگردنے اونکے سفر کرتے وقت یہہ شعر کہے ؎

لیت شعری ای ارض اجدبت ۔۔ فسقوها بک یا وجه الفرج
سألتک الله الیها رحمة ۔۔ فنجا هلک ما علیهم من حرج

یعنی اللہ تعالے نے آپکو اس سفر مین ایسے مکان کیطرف روانہ فرمایا ہے کہ وہان کے لوگون کی آپکے سبب سے فریادرسی چاہتا ہے اور مجھے اب معلوم نہین کہ وہ مکان کہان ہے جب وہ عدن پہونچے تو تہوڑی مدت وہان اقامت کی اور انتقال ہوگیا انکی قبر وہان مشہور ہے لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین رضی اللہ عنہ ؁

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ ہم شیخ ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شکار کے لئے دریا کے کنارے پر جارہے تھے شیخ ابوسعید نے دور سے ایک شخص کو دیکھا فرمایا بیٹھہ جاؤ یہہ شخص اس سے خالی نہین ہے کہ کوئی ولی اولیاء اللہ سے ہو ہم تہوڑی دیر ٹھیرے تھے کہ ایک جوان آدمی خوبصورت ہاتھہ مین ڈولچی دوات لئے ہوئے مرقع پہنے ہوئے آیا شیخ ابوسعید نے بطور انکار اوسکی طرف دیکھا اسلئے کہ وہ ڈولچی کے ساتھہ دوات بہی لئے ہوئے تہا انہون نے اوس سے کہا اے جوان اللہ عز وجل کیطرف راہ کسطرح ہے اوسنے کہا اے ابوسعید مین اللہ کیطرف دو رستے پہچانتا ہون ایکخاص ایک عام طریق عام وہ ہے جسپر تو اور تیرے اصحاب ہین اور طریق خاص یہہ ہے کہ آؤ چلو پہر وہ پانی پر چلا یہانتک کہ ہماری آنکھون سے غائب ہوگیا شیخ ابوسعید اس کرامت کو جو کہ اللہ عز وجل نے اوس جوان کو عنایت فرمائی دیکھکے حیران رہگئے رضی اللہ عنہم ؁

فصل منجملہ کرامات اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کے ایک یہہ ہے کہ کہانا پانی وغیرہ بطور خرق عادت کے میسر ہوجاتا ہے

حکایت شیخ ابوعبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین شیخ ابواسحق ابراہیم بن ظریف کے پاس بیٹھا ہوا تہا کہ اتنے مین ایک آدمی آیا اوسنے اونسے پوچھا کہ آدمی کے لئے یہہ بات جائز ہے کہ وہ اپنے نفس پر کوئی ایسی گرہ لگادے کہ بدون مطلب حاصل ہونے کے اوسکو نہ کہولے شیخ ابواسحق نے فرمایا کہ ہان جائز ہے اور ابو لبابہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ساتھہ استدلال کیا جو کہ قصہ بنی قریظہ مین ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ خبردار اگر وہ میرے پاس آتا تو مین ضرور اوسکے لئے استغفار کرتا لیکن اس سبب سے کہ یہہ فعل اوسنے خود کیا ہے تو اوسکو چہوڑ رکھو یہانتک کہ اللہ تعالے اوسکے حق مین حکم فرماوے شیخ ابوعبداللہ فرماتے ہین کہ مینے یہہ مسئلہ سنکے اپنے نفس پر یہہ عہد کیا کہ مین بدون اظہار قدرت کے کوئی چیز نہ کہاؤنگا پہر مین تین دن تک ٹھیرا رہا اور اسوقت مین اپنی دکان مین اپنا پیشہ کیا کرتا تہا مین کرسی پر بیٹھا ہوا تہا کہ ایک شخص میرے لئے ظاہر ہوا اوسکے ہاتھہ مین کوئی چیز برتن مین تہی اوسنے مجھہ سے کہا کہ تو عشا تک صبر کر تو اس سے کہاویگا پہر وہ غائب ہوگیا مغرب عشا کے درمیان مین مین اپنے ورد مین مشغول تہا کہ دیوار شق ہوگئی اور ایک حور ظاہر ہوئی اوسکے ہاتھہ مین وہی برتن تہا جو اوس شخص کے ہاتھہ مین تہا اوسمین کوئی چیز شہد کے مشابہ تہی وہ میری طرف آئی اور اوس مین سے تین بار مجھے چٹایا مین بیہوش ہوگیا مجھپر غشی طاری ہوئی پہر مجھے ہوش آیا اور

وہ تو جا چکی تہی اسکے بعد کوئی طعام و شراب مجھے اچھا معلوم نہین ہوا میرے دلمین اوس صورت کی محبت پلائی گئی اوسکے بعد کوئی شخص مجھے پسند نہ آیا اور نہ مین خلق کا کلام سن سکتا تہا ایک مدت تک مین اسی حال پر جمارہا ۔

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مین حجاز کے جنگل مین کئی دن تک رہا کوئی چیز نہین کہائی باقلا اور باب الطاق کی روٹی کو میرا جی چاہا مینے کہا کہ مین تو جنگل مین ہون میرے اور عراق کے درمیان مین مسافت بعیدہ ہے مین اپنے خطرے کو پورا نکرنے پایا تہا کہ ایک بدو دور سے چلایا یا باقلا حار و خبز مین اوسکی طرف بڑہا مینے اوس سے کہا تیرے پاس باقلا حار ہے اوسنے کہا ہان پہر اوسنے چادر بچہائی روٹی اور باقلا حار نکالی مجہسے کہا کہا مینے کہایا پہر کہا کہا مینے کہایا تیسری بار پہر کہا کہا مینے کہایا جب چوتہی بار اوسنے کہا تو مینے کہا تجہے قسم ہے اوس ذات کی جسنے تجہے میرے لئے اس جنگل مین بہیجا تو مجہے بتادے کہ تو کون ہے کہا خضر اور غائب ہوگئے پہر مینے اونکو نہ دیکہا سلام اللہ و رضوانہ علیہ ۔

حکایت بعض صالحین سے منقول ہے کہ اونہون نے مجردانہ حج کے لئے سفر کیا اللہ تعالے سے عہد کیا کہ کسی سے کچہہ نہ مانگین جب کچہہ راہ طی کرچکے تو ایک مدت تک ٹہیرے رہے کوئی شئے نہ ملی چلنے سے عاجز ہوگئے اپنے جی مین کہا کہ یہہ حالت ضرورت ہے بسبب ضعف کے ہلاکت کو پہونچا دے گی چلنے سے روک دیگی اللہ تعالے نے نفس کو ہلاکت مین ڈالنے سے منع فرمایا ہے پہر سوال کا قصد کیا جب ارادہ کرچکے تو باطن سے ایک خطرہ اوٹہا اوسنے اوس قصد سے پہیر دیا پہر کہا کہ مر بہلے جاؤن مگر جو عہد کہ میرے اور اللہ تعالے کے درمیان مین ہے اوسکو نہ توڑونگا اتنے مین قافلہ چلا گیا اور یہہ رہگئے انہون نے لیٹ کے قبلے کیطرف مونہہ کیا موت کے منتظر ہوئے انکی یہہ حالت تہی کہ ناگاہ ایک سوار انکے سر پر آکہڑا ہوا اوسکے ساتہہ ایک چہاگل تہی اوسمین پانی تہا اوسنے انکو پانی پلایا جو انکی ضرورت تہی اوسکو رفع کیا اور کہا کہ تو قافلے کو چاہتا ہے اونہون نے کہا مین کہان اور قافلہ کہان سوار نے کہا کہڑا ہو یہہ کہڑے ہوئے وہ انکے ساتہہ چند قدم چلا پہر کہا تو اس جگہہ ٹہیر جا قافلہ تیرے پاس آجاویگا یہہ ٹہیرے رہے ناگاہ قافلہ انکے پیچہے سے آگیا ۔

حکایت ابو جعفر صفار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کئی دن تک جنگل مین راہ بہولا رہا ایک مدت پیاسا رہا ضعیف ہوگیا مینے دیکہا کہ ایک دبلا آدمی اپنا مونہہ کہولے ہوئے آسمان کیطرف دیکہہ رہا ہے مینے اوس سے کہا تو یہان کیون ٹہیرا ہے اوسنے کہا تجہے کیا ہوا ہے کہ مالک اور غلامون کے درمیان مین داخل ہوتا ہے پہر اوسنے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا اور کہا یہہ راہ ہے پہر مین اوسکے اشارے کیطرف چلا تہوڑی دیر چلا ہونگا کہ مینے دیکہا کہ دو روٹیان رکہی ہوئی ہین ایک روٹی پر گرم گوشت کا ٹکڑا رکہا ہوا ہے اور اوس جگہہ ایک کوزہ پانی بہرا ہوا بہی موجود ہے پہر مینے کہایا یہانتک کہ سیر ہوگیا اور اتنا پیا کہ سیراب ہوگیا پہر مین لوٹ کے اوس شخص کے پاس آیا مینے پوچہا تصوف کیا ہے وہ مسکرایا پہر اوسنے کہا لائح لاح فاصطلم فاستباح یعنی ایک کشف ہے کہ اسرار پر وارد ہوتا ہے پہر بندے کو جہپٹ لیتا ہے اور جو کچہہ مال وغیرہ اوسکا ہوتا ہے اوسکو ہلاک کر دیتا ہے یہانتک کہ اپنے نفس کے لئے کسی چیز کو اختیار نہین کرتا اصطلام محل تہرنعت حیرت صفت دہشت ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اسی اصطلام مذکور کیطرف شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا ہے کہ اہل حضرت چار قسم ہین ایک وہ شخص ہے کہ جو اوس سے خطاب کیا گیا تو وہ سب کا سب کان ہوگیا دوسرا وہ ہے کہ اوسکو مشاہدہ کرایا گیا تو وہ سب کا سب آنکہہ بنگیا تیسرا وہ ہے کہ انوار تجلی کے نیچے جل بہن گیا چوتہا حال شفاعت کی زبان ہے اور یہہ اکمل ہے ۔

حکایت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پہلے پہل جو مینے عجائب و کرامات سے دیکہا یہہ ہے کہ مین ایک دن ایک موضع خالی کیطرف گیا مجہے وہان ٹہیرنا اچہا معلوم ہوا مینے اپنے دل سے اللہ تعالے کیطرف قرب پایا نماز کا وقت آیا وضو کرنا چاہا لڑکپن سے میری یہہ عادت تہی کہ مین ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرتا تہا پانی کے نہونے سے گویا مجہے غم ہوا مین اس حال مین تہا کہ ناگاہ ایک ریچہہ اپنے دونون پاؤن پر آدمی کیطرح چلتا ہوا

آیا اوسکے پاس ایک ٹہلیا سبز تہی اوسکو اپنے دونون ہاتہون سے پکڑے تہا جب مینے دور سے دیکہا تو مجہے وہم ہوا کہ آدمی ہے یہانتک کہ وہ میرے قریب آیا مجہے سلام کیا ٹہلیا میرے سامنے رکہدی اوسوقت میرے ذہن مین علمی اعتراض آیا مینے کہا یہ ٹہلیا اور پانی کہانکا ہے ریچہ بولا کہا اے سہل ہم ایک قوم ہین وحوش کی محبت اور توکل کے ارادے سے اللہ تعالے کیطرف منقطع ہوگئے ہین ہم اپنے اصحاب کے ساتہہ کسی مسئلہ مین گفتگو کررہے تہے کہ ناگاہ ہمکو ندا کیگئی کہ خبردار سہل تازہ وضو کرنے کے لئے پانی چاہتا ہے سو مینے اس ٹہلیا کو اپنے ہاتہہ مین رکہا ناگاہ دو فرشتے میرے دونون طرف آگئے مین اونکے قریب گیا اونہون نے یہہ پانی ہوا سے لیکے اسمین ڈالدیا اور مین پانی کی آواز سنتا تہا سہل کہتے ہین کہ مجہے غش آگیا جب مجہے ہوش آیا تو مینے ٹہلیا رکہی ہوئی دیکہی ریچہ نہین معلوم کدہر چلا گیا مجہے حسرت رہی کہ مینے اوس سے اور باتین نہین کین پہر مینے وضو کیا جب وضو سے فارغ ہوا تو مینے چاہا کہ اوسمین سے پیون وادی سے ندا آئی کہ اے سہل ابتک تیرے لئے اس پانی کے پینے کا وقت نہین آیا پہر مینے دیکہا کہ ٹہلیا حرکت کرنے لگی اور مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا پہر مجہے نہین معلوم وہ کدہر گئے ۞

حکایت بعض اصحاب شیخ ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ کے کہتے ہین کہ ہم مکے کی راہ مین ابو تراب کے ہمراہ تہے وہ راہ سے ایک جانب کو پہرے اونکے بعض اصحاب نے کہا پیاسے ہیں ہم پیاسے ہین اونہون نے زمین پر ٹہوکر ماری ناگاہ ایک چشمہ میٹہے پانی کا جاری ہوگیا اوس شخص نے کہا مین چاہتا ہون کہ اس پانی کو پیالے مین پیون اونہون نے اپنا ہاتہہ زمین پر مارا سفید شیشے کا پیالہ اوسکو دیدیا یہہ پیالہ نہایت خوبصورت تہا پہر اوس شخص نے پیا اور ہمکو پلایا وہ پیالہ مکے تک ہمارے ساتہہ رہا رضی اللہ عنہ ۞

حکایت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کی بی بی نہایت بدخلق تہین ایک دن اونسے کہا اگر اللہ تعالے تجہپر کچہہ فتوح نکرے تو تو اپنی جان سے مزدوری کرنا مقبول سمجہا یہہ قبرستان کیطرف گئے عشا تک نماز پڑہتے رہے پہر گہر کیطرف آئے بی بی کی جہڑکی سے پشیمان اوسکی شر سے مشغول القلب تہے بی بی نے پوچہا مزدوری کہان ہے اونہون نے کہا جسنے مجہہ سے مزدوری کرائی وہ کریم ہے مجہے شرم آئی کہ مزدوری مانگنے مین اوس سے جلدی کرون کئی دن تک انکا یہی حال رہا عیدگاہ مین رات تک نماز پڑہا کرتے بی بی ہر روز پوچہتی کہ تیری مزدوری کہان ہے یہہ کہدیتے کہ مجہے کریم نے مزدور کیا ہے مین جلدی مزدوری مانگنے سے ڈرتا ہون جب اس حال کو زمانہ دراز گزرا تو بی بی نے کہا کہ تو اوس سے اپنی مزدوری طلب کر یا کسی اور کا مزدور بن انہون نے وعدہ کیا کہ مین جاکے مزدوری مانگونگا یہہ اپنی عادت کے موافق جنگل مین نماز پڑہتے رہے جب شام ہوئی تو بی بی سے ڈرتے ہوئے گہر آئے انہون نے گہر مین دہوان نکلتا دیکہا اور دسترخوان پر کہانا رکہا ہوا اور بی بی کو خوش خوش باغ باغ پایا بی بی بولین جس نے تجہے مزدور کیا تہا اوسنے ہمارے لئے ایسا بہیجا جیسا سخی لوگ بہیجا کرتے ہین اور اوسکا قاصد یہہ بہی کہہ گیا کہ تو حبیب سے کہدینا کہ کام مین خوب محنت و جانفشانی کرے اور یہہ بہی جان رکہے کہ ہمنے بخل کے یا انہونے کے سبب سے تاخیر نہین کی تہی وہ اپنی آنکہہ کو ٹہنڈا کرے خوش رہے پہر اشرفیون کی تہیلیان بہری ہوئین اونکو دکہائین حبیب نے رودیا اور بی بی سے کہا کہ یہہ اُجرت ایسے کریم کے ہانسے آئی ہے جسکے ہاتہہ مین آسمانون کے اور زمین کے خزانے ہین جب بی بی نے یہہ بات سنی تو اللہ تعالے سے توبہ کی اور قسم کہائی کہ پہر کبہی سابق کا برتاؤ نکرے رضی اللہ عنہ ۞

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ بصرے کے عابدون سے ایک عابد لکڑی کا بہارا خریدنے کے لئے چلا کسی مسجد مین تکبیر کی آواز سنی بازار کا جانا چہوڑا مسجد کیطرف گیا راہ مین دیکہا کہ ایک تہیلی پڑی ہوئی ہے اوسپر لکہا ہوا ہے کہ اسمین سو اشرفیان ہین اوسکو چہوڑ دیا پہرے نہین نماز کیطرف متوجہ ہوئے بعد نماز کے بازار گئے لکڑی کا بہارا خریدا اوسکو گہر لیگئے جب اوسکو کہولا تو اشرفیون کی تہیلی اوسمین تہی انہون نے اپنی آنکہہ آسمان کیطرف اوٹہائی اور کہا الٰہی جیسا کہ تو اپنے بندے کو اپنی رزق سے نہین بہولا اسیطرح تو اوسکو ایسا کردے کہ وہ تجہے تیری عبادت وخدمت کے اوقات

مین نہ بہولے اور اپنے نفس کیطرف خطاب کرکے کہنے لگے اگر تو اوسکی خدمت پر متوجہ ہوتا اور اپنے نفس کو اوسکی معصیت سے روکتا تو اوسکے احسان ونعمت کے لطائف دیکھتا ❊

حکایت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمارے نزدیک ایک جوان آدمی خراسان کا تہا سات دن تک مسجد مین رہا کچہہ نہ کہایا مین کہانا پیش کرتا تہا وہ انکار کرتا تہا ایک دن ایک آدمی مانگتا ہوا آیا خراسانی نے اوس سے کہا اگر تو خلق کے سوا اللہ عز وجل کا قصد کرتا تو وہ تجہے غنی کردیتا سائل نے کہا مجہے یہہ مرتبہ کہان حاصل ہے خراسانی نے کہا تو کیا چاہتا ہے اوسنے کہا اسقدر چاہتا ہون کہ فاقہ دور ہو ستر عورت ہوجاوے خراسانی محراب کیطرف کہڑا ہوا دو رکعت نماز پڑہی پہر نیا کپڑا اور ایک طباق میوے کا لایا اور سائل کو دیدیا ذوالنون فرماتے ہین مینے کہا اے اللہ کے بندے کیا اللہ کے نزدیک تیری یہہ جاہ ہے اور تو نے سات دن سے کوئی چیز نہین کہائی اوسنے کہا اے ابوالفیض سوال کے ساتہہ زبانین کیونکر کہلین دل تو انوار رضا سے بہرے ہوئے ہین مینے پوچہا رضا والے کیا کچہہ مانگتے نہین ہین اوسنے کہا انمین سے بعض بطور ناز کے سوال کرتے ہین اور بعض براہ عنایت کے اور بعض اس نظر سے کہ دوسرے پر رحم کرین پہر نماز کی تکبیر کہی گئی اوس نے ہمارے ساتہہ نماز پڑہی نماز کے بعد اپنی ڈولچی لیکے مسجد سے نکلا گویا طہارت کے ارادے سے جاتا ہے اسکے بعد پہر مینے اوسکو نہین دیکہا رضی اللہ عنہ آمین ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کنارہ دریا پر تہے پہر ہم ایک جہاڑی مین پہونچے وہان سوکہی لکڑی بہت تہی ہمنے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر ہم آجکی رات یہان ٹہیرتے اور ان لکڑیون کو جلاتے تو خوب ہوتا اونہون نے فرمایا ٹہیرو ہمنے آگ جلائی کچہہ روٹی ہمارے ساتہہ تہی اوسکو کہایا ہم مین سے ایک آدمی نے کہا یہہ انگارے کیا اچہے ہین اگر گوشت ہوتا تو بہونتے ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک اللہ عز وجل اسپر قادر ہے کہ تمہین گوشت کہلاوے ہم اس حال مین تہے کہ ناگاہ شیر ایک روج کو ہنکاتا ہوا لاتا ہے جب وہ ہمارے قریب آیا تو وہ گر پڑا اوسکی گردن ٹوٹ گئی ابراہیم کہڑے ہوئے فرمایا اسکو ذبح کرو اللہ تعالے نے تمہارے لیئے طعام بہیجا پہر ہمنے اوسکا گوشت بہونا اور شیر ہماری طرف دیکہتا رہا ❊

حکایت ابراہیم خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن مجہے وضو کی حاجت ہوئی ناگاہ ایک کوزا جوہر کا اور ایک مسواک چاندی کی ریشم سے زیادہ نرم موجود ہوئی مینے مسواک کی وضو کیا پہر مین اونکو چہوڑکے چلا آیا ❊

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک مسجد مین تہا مینے دیکہا کہ ایک فقیر تین دن تک چپ رہا حرکت نہین کی اور نہ کچہہ کہایا پیا مین اوسکو تاک رہا تہا مین بہی اوسکے ساتہہ صبر کرتا تہا پہر مین عاجز ہوگیا اوسکی طرف بڑہا اور اوس سے کہا تیرا جی کس چیز کو چاہتا ہے اوسنے کہا گرم روٹی اور بہونا گوشت مین مسجد سے نکلا دن بہر تکلیف اوٹہاتا رہا تاکہ اوسکی فرمائش کو حاصل کرون مگر مجہے کچہہ نہ ملا مین لوٹ کے مسجد کو آیا دروازہ بند کردیا جب تہوڑی رات گزری تو کسی نے دروازہ ٹہونکا مینے دبا کے دروازہ کہولا ناگاہ ایک آدمی گرم روٹی بہونا ہوا گوشت لیئے ہوئے کہڑا تہا مینے اوس سے سبب پوچہا اوسنے کہا میرے بچون نے یہہ فرمائش کی تہی پہر ہم مین لڑائی ہوئی ہمنے قسم کہالی کہ سواے اہل مسجد کے اسکو کوئی نہ کہائے ابراہیم کہتے ہین مینے کہا الٰہی جبکہ تو اوسکو کہلانا چاہتا تہا تو تو نے مجہے کیون دن بہر تہکایا رضی اللہ عنہما ❊

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مینے ایک دن بہ نیت سیاحت وخلوت مع اللہ عز وجل جنگل کا قصد کیا تین دن تک چلتا رہا جب چوتہا دن ہوا تو میرے باطن مین بے چینی اور ظاہر مین زیادت حرکت پیدا ہوئی میرا یہہ حال تہا مین نہین جانتا مگر دو آدمی خوبصورت آدہی عمر کے آئے مجہے سلام کیا مینے سلام کا جواب دیا اونہون نے مجہہ سے کہا تیرا کیا نام ہے مینے کہا عبداللہ ایک نے کہا ہم بہی اللہ کے بندے ہین اللہ تعالے ہمارا

مقصود ہے پہر ہم سب چلے جب ظہر کا وقت آیا تو اونمین سے ایک شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا وقت آگیا مینے کہا ہان اوسنے کہا تو ہمکو نماز پڑہا مینے کہا تمہین اس بوجہ کو مجہہ سے اوٹہاؤ تم مین سے کوئی نماز پڑہا وے پہر ایک نے ہمکو نماز پڑہائی اور فارغ ہوا پہر ہر ایک ہم مین سے سنت وغیرہ پڑہنے لگا جب وہ شخص جسنے ہمکو نماز پڑہائی تہی اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوسنے ایک طباق پیش کیا اوسمین انگور کے خوشے اور انجیر تہے اوس سے زیادہ خوبصورت مینے کبہی نہین دیکہے کہا بسم اللہ ہمنے اپنی حاجت کے موافق کہایا اور چلدیے جب دوسرا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا تو اوس شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا وقت آگیا مینے کہا ہان کہا تو ہمکو نماز پڑہا مینے کہا تمہین اس بار کو مجہہ سے اوٹہاؤ اوسنے اپنے ساتھی سے کہا کہ تو نماز پڑہا اوسنے نماز پڑہائی اور فارغ ہوا اور ہر ایکنے ہم مین سے سنت وغیرہ پڑہی امام جب اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوسنے ایک طباق پیش کیا اوسمین انگور انجیر تہے اور کہا بسم اللہ ہمنے کہایا جو بچا وہ وہین چہوڑا اور چلدیے جب تیسرا دن ہوا تو میرے دلمین آیا کہ یہ دونون مجہسے کہین گے کہ تو نماز پڑہا پہر مینے اونکی موافقت اور جو اونہون نے کیا ہے وہ مجہپر واجب ہوجاویگا سو مینے اپنی آنکہہ آسمان کیطرف اوٹہائی اور یہہ کہا
اللهم انك ولى نعم من غير استحقاق وانا عبدك ضعيف غير مستحق للنعم وقد رجعت اليك فيما اقصده انك على كل شيء قدير
جب نماز کا وقت آیا تو اونمین سے ایک شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا وقت آیا مینے کہا ہان کہا تو ہمکو نماز پڑہا مینے کہا انشاء اللہ پہر ایک نے تکبیر کہی مین آگے بڑہا اونکو نماز پڑہائی اور سلام پہیرا پہر دو رکعت نماز پڑہی اور اپنے دہنی جانب دیکہا تو بعینہ وہی طباق رکہا ہوا تہا اوسمین انگور کے خوشے اور انجیر اور انار تہے مین اوسکو اوٹہاکے اونکے پاس لیگیا اونہون نے کہایا مینے کہایا پہر بچا ہوا چہوڑکے چلدیے مینے اللہ تعالے کا بہت شکر کیا کہ اوسنے اپنی نعمتون سے بدون استحقاق کے عنایت فرمایا پہر ہم اسکے بعد چالیس دن تک ٹہیرے ہر ایک ہم مین سے اپنے مقصود کیطرف متوجہ تہا اوقات نماز مین ہم جمع ہوجاتے تہے ہر ایک ہم مین سے نماز پڑہا دیتا تہا جب سلام پہیرتا تو ایک طباق پیش کرتا اوسمین وہی اشیاء مذکورہ ہوتی تہین اور میری بہی اونکے ساتہہ یہی حالت تہی مین ایسا طباق لاتا تہا جسمین انگور انجیر انار ہوتے تہے جب چالیس دن پورے ہوچکے تو اونہون نے مجہہ سے کہا اللہ تجہہ خلیفہ ہے مینے کہا اور تمپر بہی پہر ہر شخص ہم مین سے رخصت ہوکے چلا گیا اور ایک نے دوسرے سے کچہہ سوال نہین کیا پہر اونکے بعد ایک مدت تک اسی حال پر رہا ہر دن ظاہرا و باطنا اللہ تعالے کی نئی نئی نعمتین مجہپر نازل ہوتی تہین مین ہر وقت اللہ تعالے کا شکر کیا کرتا تہا اوسکی نعمتین اور احسان مجہپر اور زیادہ ہوتے تہے رضی اللہ عنہ ؞

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بہ نیت سیاحت جنگل مین گیا کئی دن تک وہان اقامت کی نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا پہر مجہے سخت پیاس معلوم ہوئی جنگل کے گوشے مین ایک محل پر میری نظر پڑی مین اوسطرف گیا جب اوسکے قریب پہونچا تو ایک وحشی جانور اوسمین سے نکلا پہر مین محل کے اندر گیا وہان دیکہا کہ ایک آدمی پیٹہہ کے بل قبلے کیطرف مونہہ کیے ہوئے پڑا ہے مین نے اوسکو ہلایا معلوم ہوا کہ مُردہ ہے وحشی جانور نے ارادہ کیا کہ اوسمین سے کہاوے مین اوسکی تجہیز مین مصروف ہوا باہر نکلا تاکہ اوسکے لئے قبر کہودون مگر پیاس کے مارے مجہے طاقت نہ رہی اتنے مین ایک آدمی بیچ جنگل سے آیا اوسنے مجہے سلام کیا اور کہا تونے فقیر کی تجہیز کی مینے کہا نہین یا سیدی کہا بسم اللہ میرے ساتہہ پہاڑ کی چوٹی پرچل وہان پانی کا ایک چشمہ ہے مین اوسکے ساتہہ چلا یہانتک کہ ہم چشمے تک پہونچے پانی پر ایک مشک پڑی ہوئی پائی اور میرا پیاس کے مارے وہی حال تہا مینے خوب سیراب ہوکر پانی پیا اوس شخص کے ساتہہ ایک چہاگل تہی ہم مشک اور چہاگل کو بہرکے اوس فقیر کی طرف لوٹ کے آئے پہر ہمنے اوسکو نہلایا اور جو مرقع کہ اوسپر تہا اوسکو اوسمین کفنایا اوسپر نماز پڑہی دفن کردیا جب اوسکے دفن سے فارغ ہوئے تو اوس شخص نے میری طرف دیکہا اور کہا یہہ فقیر اور اپنے ہاتہہ سے اوسکی طرف اشارہ کیا رجال اکابر سے تہا اسکو کوئی پہچانتا تہا اسلیئے کہ یہہ اپنے مولے سے ڈرتا تہا تو اوسنے اوسکو چہپا دیا

پھر وہ شخص غائب ہوگیا گویا میرے پاس سے جھپٹ لیا گیا پھر مین قبر پہ ٹھیرا رہا کچھہ قرآن شریف پڑھا فقیر کو اوسکا ثواب بخشا مینے اوسکی حرمت کے ساتھہ اللہ تعالےٰ سے سوال کیا اللہ تعالےٰ نے میری دعا قبول فرمائی ایک زمانہ دراز تک مینے اوسکی برکت پائی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو عمران واسطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے سے نکلا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیئے جاتا تھا حرم شریف سے نکلتے ہی مجھے بہت پیاس لگی یہانتک کہ مین اپنی جان سے مایوس ہوگیا پھر اپنی جان سے مایوس ہو کے ببول کے درخت کے نیچے بیٹھہ گیا ناگاہ ایک شخص سبز گھوڑے پر سوار آیا اوسکا زین لگام کپڑے سامان سب سبز تھا اوسکے ہاتھہ مین ایک سبز پیالہ تھا اوسمین سبز پانی تھا اوسنے وہ پیالہ مجھے دیا اور کہا پی مینے تین بار پیا پیالے کا پانی کچھہ کم نہوا پھر اوسنے مجھہ سے کہا تو کہان جاتا ہے مینے کہا مین مدینۂ منورہ کو جاتا ہون تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے دونون مصاحبون رضی اللہ عنہم پر سلام پڑھون اوسنے کہا جب تو مدینے کو پہونچے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان دونون پر سلام پڑھے تو اون سے یہہ کہنا کہ رضوان تمکو سلام کہتا ہے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین عدن سے اپنے رفیقون کے ہمراہ چلا جب رات کی تاریکی ہوئی تو میرے پاؤن مین کوئی چیز لگ گئی مین تنہا دریا کے کنارے پر رہگیا وہین بیٹھہ رہا اور میرے پاس کچھہ نتھا اور میرا روزہ تھا مین اس حال مین تھا کہ مینے تیاری کی کہ سو رہون ناگاہ دو روٹیان اور اونکے درمیان مین ایک طائر بھنا ہوا رکھا تھا مینے طائر کو لیکے ایک طرف ڈالدیا ناگاہ ایک کالا آدمی ہاتھہ مین لوہے کا عمود لیئے ہوئے آیا اوسنے مجھہ سے کہا کھا اے مرائی مینے تھوڑا سا طائر ایک روٹی کے ساتھہ کھایا اور دوسری روٹی اور بچا ہوا طائر ایک کپڑے مین جو میرے ساتھہ تھا لپیٹ کے اپنے سر کے پاس رکھدیا اور سو رہا بیدار ہوا تو وہ کپڑا سر کے نیچے تھا اور اوسمین کچھہ نتھا رضی اللہ تعالےٰ عنہ ؛

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ مین اور ابو علی بدوی ایک دوست کی ملاقات کے لیئے چلے جنگل مین پہونچے ہمکو بھوک لگی ناگاہ ایک لومڑی زمین کھودتی تھی اوسمین سے کھمبی نکالتی اوسکو ہماری طرف پھینکتی تھی ہمنے اوسمین سے لیکے اپنی حاجت پوری کرلی پھر ہم چلے ناگاہ ایک درندہ سوتا تھا جب ہم اوسکے قریب پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہ اندھا ہے ہم کھڑے ہو کے تعجب کرنے لگے اتنے مین ایک کوا گوشت کا بڑا ٹکڑا لیئے ہوئے آیا اپنے پر درندے کے کان پر مارے اوسنے اپنا مونہہ کھولدیا کوّے نے گوشت کا ٹکڑا اوسکے مونہہ مین رکھہ دیا ابو علی نے کہا یہہ اٹھا قدرت ہمارے لیئے ہے درندے کے لیئے نہین ہے پھر ہم اوس جنگل مین کئی دن تک چلتے رہے ناگاہ جنگل مین ایک غار نظر آیا ہم وہان گئے اوسمین ایک بڑھیا نہایت کبیر السن تھی اوسکے پاس کوئی چیز نہ تھی اوس غار کے دروازے پر ایک پتھر گڑا ہوا تھا ہمنے اوسکو سلام کیا پھر اوسکے پاس بیٹھے گئے وہ عبادت رب مین مشغول تھی جب سورج ڈوب گیا مغرب کی نماز پڑھہ چکی تو وہ غار سے نکلی اوسکے ساتھہ دو روٹیان اور اونپر کھجور کا ٹکڑا تھا اوسنے ہمسے کہا کہ غار کے اندر جاؤ جو کچھہ اوسمین تمہارے لیئے ہے اوسکو لیلو ہم اندر گئے دیکھا تو چار روٹیان اور دو ٹکڑے کھجور کے تھے اور اوس جگہہ نہ کھجور کا درخت تھا نہ کھجور تھی ہمنے کھایا گھڑی بھر کے بعد ایک بادل آیا پتھر پہ پانی برسایا یہانتک کہ وہ بھر گیا ایک قطرہ تک اوسکے باہر نہین گرا ہمنے اوس سے پوچھا کہ تو کتنے برس سے یہان رہتی ہے کہا ستر برس سے پھر احال اپنے مولی کے ساتھہ ایسا ہی ہے میرا کھانا پینا اسیطرح ہے جیسا تمنے دیکھا ہمنے کہا یہہ پانی اسیطرح سے آیا کرتا ہے کہا ہر رات گرمی سردی مین یہہ بادل آتا ہے اور یہہ روٹیان اور کھجور آتی ہین پھر کہا تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا ابو نصر سمرقندی کی ملاقات کو جاتے ہین کہا وہ نیک آدمی ہے ابو نصر آؤ ان لوگون سے ملو ناگاہ ابو نصر ہمارے پاس کھڑے تھے اونہون نے ہمکو ہمنے اونکو سلام کیا پھر کہنے لگی جب بندہ اپنے مولی کی طاعت کرتا ہے تو مولی بھی اوسکا کہا مانتا ہے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین تنہا نیل سے چلا مین بیمار تھا مجھے سخت تپ آتی تھی مجھے پیاس لگی جب مجھے بہت ایذا ہوئی تو مین گوگل کے

درخت کیطرف گیا زندگی سے مایوس ہوکے اوسکے نیچے پڑرہا ناگاہ ایک آدمی چار روٹیان لئے ہوئے آیا دو روٹیون کے درمیان مین بطاٰیر بہنا ہوا رکہا ہوا تہا اور دو کے درمیان مین خبیص تہا ایک چاگل بہی میرے سر کے نزدیک رکہی تہی وہ اوسکو لیگیا دریا مین سے بہر کے میرے پاس کہدی وہ پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے بڑھکر شیرین تہا اوسکے پیتے ہی میری تپ اور جو کچھ مجھے ایذا تہی سب جاتی رہی پھر وہ میرے پاس بیٹھ گیا مینے کہانا شروع کیا وہ کہڑا ہوگیا کہا قافلہ آیا مجھے تیرے غیر کا شغل ہے مینے پھر کے دیکھا تو قریب بیس اونٹ کے آرہے تہے مین اونکی طرف کہڑا ہوا اور وہ شخص غائب ہوگیا رضی اللہ عنہ ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مصر مین تہا مجہپر فاقہ تہا مین کسی مسجد مین گیا ناگاہ وہان ایک جوان آدمی بیٹھا ہوا تہا اوسنے مجھے ایک تہیلی دی اوسمین کچھہ ٹکڑے تہے مجہہ سے کہا تو اپنا خط بنوا کپڑے دہو مین حجام کے پاس گیا خط بنوایا دو ٹکڑے مینے اوسکو دیئے جب وہ اوسکی ہتیلی مین پہونچے تو اوسنے اونکو چوما اور کہا مرحبا مین تو تیری تلاش مین تیس برس سے تہا تجہے یہہ ٹکڑے کہان سے ملے یہہ دنیا کے نہین ہین انپر تو قدرت کا بڑا نور ہے مینے اوس سے قصہ بیان کیا اوسنے میرا ہاتہہ پکڑا پھر ہم اوس مسجد کیطرف گئے اوس جوان کو نہین پایا پھر حجام میرا دوست ہوگیا ایک دن اوسنے مجھسے کہا کہ مین نے سہل بن عبد اللہ سے سُنا ہے وہ کہتے تہے کہ ولی کی تین نشانیان ہین ایک یہہ کہ جب وہ کسی جگہہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ بدون حرکت کے وہان پہونچ جاتا ہے دوسرے یہہ کہ جب وہ کسی دوست کی ملاقات چاہتا ہے تو اوسکو اوسکے پاس اوٹہا لاتے ہین تیسرے یہہ کہ جب وہ عبادت مین یا اور کسی کام مین مشغول ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکے ہمشکل آکے کلام کرتا ہے لوگ سمجہتے ہین کہ وہی ہے اور وہ فرشتہ ہوتا ہے کئی دن کے بعد سہل نے مجہہ سے کہا کہ جب تو نماز عصر پڑہ چکے تو میرے پاس آنا میرا خط بنانا میرا خون کم کرنا جب مین عصر کی نماز پڑہ چکا تو اونکے گہر گیا اونکے ہمراہ اونکا خط بنایا اونکا خون کم کیا پھر مین اور وہ بیٹھے اپنی ہانڈی پکاتے رہے جب مغرب کی اذان ہولی تو مجہہ سے کہا جب تو نماز پڑہ چکے تو میرے پاس آنا میرے ساتھہ کہانا کہانا جب مین مغرب کی نماز پڑہ چکا تو ایک شخص اونکے اصحاب مین سے میرے پاس آیا مجہہ سے کہا تجھسے کیا کچھہ فوت ہوگیا سہل نے عصر سے اسوقت تک ایسا وعظ کہا کہ اوسکی مثل مینے کبھی نہین سُنا مینے اوس سے کہا جو تمنے سُنا اوسکو یاد رکہو وہ سہل کا کلام نہین تہا بلکہ وہ فرشتے کا کلام تہا اس قصے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اوس دن سہل نے اپنا مقام بیان کیا تہا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ بات ظاہر ہے اسلیئے کہ سہل تو عصر سے مغرب تک حجام کے ساتھہ رہے پھر یہہ وہی بات ہے جو سہل نے بیان کی تہی کہ ولی جب عبادت مین یا اور کسی کام مین مشغول ہوتا ہے تو ایک فرشتہ آکے اوسکے مشابہ کلام کرنے لگتا ہے ❊

حکایت ابو جعفر حداد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جہاز پر سوار تہا بصرے سے بغداد کو جاتا تہا میرے ساتھہ جہاز مین ایک ایسا آدمی تہا کہ کہاتا پیتا تہا نہ نماز پڑہتا تہا مینے اوس سے پوچہا تو کون چیز ہے کہا وہ شخص نصرانی ہے مینے کہا تو کیون نہین کہاتا کہا مین متوکل ہون مینے کہا مین بہی متوکل ہون ہم یہان کسلیئے بیٹھے ہین ابہی لوگ اپنے دسترخوان کہولینگے اور ہمکو کہانے کے لئے بلاوینگے چل اوٹہہ ہم یہان سے نکلین جنگل مین چلین اوسنے کہا ایک شرط پر وہ یہہ ہے کہ جب ہم کسی شہر مین داخل ہون تو تو کسی مسجد مین نہ جانا اور نہ مین کسی کنیسے مین جاونگا مینے کہا مجھے منظور ہے پھر ہم شام کو ایک گاؤن مین پہونچے ایک مزبلے پر جا بیٹھے اتنے مین ایک کالا کتا آیا اوسکے مونہہ مین ایک روٹی تہی اوسنے روٹی کو نصرانی کے روبرو رکہدی وہ کہا گیا میری طرف التفات نہ کیا نہ کہانے کی صلاح کی پھر ہم تین دن تک چلتے رہے ہر رات ایک کتا ایک روٹی اوسکو لادیتا وہ اوسکو کہالیتا تہا جب چوتہی رات آئی تو ہم شام کو ایک گانو مین پہونچے مین مغرب کی نماز پڑہنے کے لئے کہڑا ہوا اتنے مین ایک آدمی آیا اوسکے ساتھہ ایک طباق تہا اوسمین کہانا تہا اور ایک دورق مین پانی تہا اوسنے سلام کیا جب مین نماز پڑہ چکا تو اوسنے طباق کو میرے روبرو رکہدیا مینے کہا اسکو اوٹہا کے اس آدمی

یعنی ہتیلی

کہ بانٹ لیجا اور مین بہرنماز پڑہنے لگا نصرانی طباق لے ہوئے میرے پاس آیا جب مینے سلام پہیرا تو اوسنے کہا تو مجہپر ناو مین عرض کرمین اوسکو اپنے دین سے بہتر دیکہتا ہون مینے کہا تونے یہہ کیونکر جانا کہا اوسنے میرا رزق مجہہ جیسے کتے کے ساتہہ بہیجا جو وہ لاتا تہا مین اوسکو کہالیتا تہا اور تیری طرف تیری مثل آدمی کو تین دن کے بعد بہیجا سو تونے مجہہ اپنے نفس پر اختیار کیا مجہے معلوم ہوگیا کہ تیرا دین میرے دین سے اچہا ہے پہر وہ مسلمان ہوگیا رحمہ اللہ تعالے

الحمد للہ الذی ہدانا للاسلام وجعلنا من امۃ محمد علیہ الصلوۃ والسلام ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین بلاد روم مین تہا ایک شخص ہمارے ہمراہ ہوا مین اوسے دیکہتا تہا کہ وہ کہاتا پیتا نہ تہا مینے اوس سے کہا کہ مین تجہے گیارہ دن سے دیکہتا ہون کہ تونے کچہہ نہین کہایا اوسنے کہا جب جدائی قریب ہوگی تو مین تجہسے اپنا قصہ بیان کرونگا جب جدائی قریب ہوئی تو مینے اوس سے کہا کہ اب بیان کر جو تونے وعدہ کیا تہا کہا ہمنے چار سو آدمیون مین لڑائی کی ہمپر دشمن نکلا ہمارے ساتہیون کو قتل کرڈالا مین زخمی ہوگیا شہداکے درمیان مین پڑا ہوا تہا جب سورج ڈوبنے کا وقت آیا تو آسمان کیطرف سے خوشبو مہکی مینے اپنی آنکہہ کہولی ناگاہ چند عورتین نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے تہین اونکے ہاتہون مین پیالے تہے شہداکے مونہہ مین ڈالتی تہین مینے اپنی آنکہہ بند کرلی یہانتک کہ وہ میری طرف آئین ایک نے کہا اسکے مونہہ مین بہی ڈالدو اور آسمان کے دروازے بند ہونے سے پہلے جلدی کرو کہین ہم زمین مین نہ رہجاوین دوسری نے کہا مین اسکو پلادون امین تو ابہی رمق ہے اورنے کہا پلادے کچہہ ڈر نہین ہے اسے بہن پہرا اوسنے میرے حلق مین ڈالا سو مینے جبسے یہہ شراب پی ہے تبسے نہ مجہے کہانے کی حاجت ہے نہ پانی کی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین منیٰ مین تہا مجہے پیاس لگی پانی نہ ملا نہ کوئی روپیہ پیسا میرے پاس تہا جس سے پانی خریدتا مین ایک کنوین پر گیا وہان عجمی لوگ پانی بہر رہے تہے مینے ایک شخص سے کہا کہ میری چہاگل مین پانی ڈالدے اوسنے مجہے مارا اور چہاگل میرے ہاتہہ سے لیکے دور پہینک ماری مین اوسکے لینے کو گیا اور مین منکسر القلب تہا مینے دیکہا کہ وہ بیٹہے پانی کے حوض مین پڑی ہوئی تہی مینے اوسمین پانی بہرا اور پیا اور اوسکو اپنے اصحابکے پاس لے آیا اونہون نے بہی پیا پہر مینے اونسے سارا قصہ بیان کیا وہ اوس جگہہ پانی بہرنے کے لئے گئے وہان پانی کا کچہہ آتا پتا نہ پایا مینے سمجہہ لیا کہ یہہ کرامت تہی ؛

فصل بیان مین حکایات طاعت اشیاکے

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اونکو مارستان مین اوٹہا لیگئے علی بن عیسیٰ وزیر نے خلیفہ کو اطلاع کی خلیفہ نے علاج کے لئے اونکے پاس اولاطبا کو بہیجا یہہ شخص نصرانی تہا اسنے علاج کیا مگر کچہہ نفع نہوا طبیب نے حضرت شبلی کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر مین جانتا کہ آپکا علاج میرے جسم کے گوشت کے ٹکڑے مین ہے تو مجہے اوسکے کاٹنے مین کچہہ دریغ نہوتا اونہون نے فرمایا کہ میری دوا تو اور چیز مین ہے طبیب نے عرض کیا وہ کیا ہے فرمایا تو زنار کو توڑ ڈال فوراً طبیب نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم خلیفہ کو اسکی اطلاع ہوئی اونہون نے رو دیا اور کہا کہ ہمنے تو طبیب کو مریض کیطرف بہیجا تہا ہم یہہ نہین جانتے تہے کہ ہمنے مریض کو طبیب کیطرف بہیجا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ طبیب وہی تہے اونکی حکمت وہی حکمت تہی جس سے بیماریان دور ہوتی ہین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ایکجوان آدمی اہل صلاح وخیر سے تہا اوسنے امر بمعروف نہی عن المنکر کیا ہارون رشید کو یہہ امر ناگوار ہوا حکم دیا کہ اسکو ایک مکان مین بند کردو اور اوسکا دروازہ اور اوسکے منافذ مسدود کردو تاکہ وہ ہلاک ہوجاوے غرضکہ ایسا ہی کیا گیا پانچ دن کے بعد بعض لوگون نے

ہارون سے کہا کہ مینے اوس آدمی کو فلانے باغ مین سیر کرتے ہوئے دیکہا ہے ہارون نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو جب وہ حاضر ہوا تو کہا تجھے اوس مکان مین سے کسنے نکالا کہا جسنے مجھے باغ مین داخل کیا ہارون نے کہا باغ مین تجھے کسنے داخل کیا کہا جسنے مجھے اوس مکان مین سے نکالا ہارون نے کہا یہہ عجیب بات ہے جوان نے کہا تیرے رب کی کونسی بات عجیب نہین ہے ہارون نے رو دیا اور اوسکے ساتہہ احسان کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اسکو خاصے گہوڑے پر سوار کرو اور اسکے آگے یہہ ندا کرتے جاؤ کہ یہہ وہ بندہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے عزت دی اور ہارون نے اوسکی اہانت چاہی سو وہ قادر نہوا مگر اوسکے اکرام واحترام پر رضی اللہ عنہ امام یافعی نے اس مضمون کے دو شعر نظم کئے **ع**

اذا اکرم الرحمن عبدا بعزه ۔ فلن یقدر المخلوق یوما یهینه

ومن کان مولاه العزیز اهانه ۔ فلا احد بالعز یوما یعینه

حکایت بعض صالحین لوگون سے باتین کر رہے تہے اونکو وعظ نصیحت کرتے تہے ایک دن ایک یہودی وہان سے گزرا اور وہ اون کو ڈراتے تہے یہہ آیت شریف پڑہ رہے تہے وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا یہودی نے کہا اگر یہہ بات سچ ہے تو ہم تم دونون برابر ہین شیخ نے کہا نہین ہم برابر نہین ہین بلکہ ہم وارد ہونگے اور لوٹ آوینگے اور تم وارد ہوگے اور پہر کے نہ آؤگے ہمکو تقوی کے سبب نجات ہوگی اور تم بسبب ظلم کے گہٹنون کے بل جہنم مین رہجاؤگے پہر شیخ نے دوسری آیت پڑہی ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیها جثیا یہودی نے کہا ہم متقی ہین شیخ نے فرمایا ہرگز یون نہین بلکہ ہم ہین اور یہہ آیت پڑہی ورحمتی وسعت کل شیئ فسأکتبها للذین یتقون ویؤتون الزکوٰة والذین هم بآیاتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی یہودی نے کہا اسکے صدق پر کوئی برہان لاؤ شیخ نے فرمایا برہان حاضر ہے اوسکو بر ناظر دیکہ لیگا وہ یہہ ہے کہ میرے اور تیرے کپڑے آگ مین ڈالدیئے جاوین جسکے کپڑے سالم رہین وہی اوس سے ناجی ہے اور جسکے جلجاوین وہی اوسمین باقی رہیگا پہر دونون نے اپنے اپنے کپڑے اوتارے شیخ نے یہودی کے کپڑے اونکو لپیٹ کے اوپر اپنے کپڑے اونکو لپیٹا پہر سبکو آگ مین پہینکدیا پہر آگ مین گہسے اور کپڑے لیکے دوسری جانب سے نکل آئے کپڑون کو کہولنے لگے دیکہا تو شیخ کے کپڑے صحیح سالم سفید تہے اونکی میل کچیل کو آگ نے صاف کر دیا تہا اور یہودی کے کپڑے جل بہنکے خاکسیاہ ہوگئے باوجودیکہ اوسکے کپڑے مستور اور شیخ کے کپڑے ظاہر تہے جب یہودی نے ظاہر ظہور یہہ کرامت دیکہی تو مسلمان ہوگیا والحمد للہ المنعم المنان الذی اظهر دین الاسلام علی سائر الادیان وهدانا للدین القویم وجعلنا من امة النبی الکریم الذی ارسله رحمة للعالمین صلی اللہ علیه واله واصحابه اجمعین امین ٭

حکایت ابو عبداللہ جلار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن میری والدہ نے والد سے مچہلی کی درخواست کی والد بازار گئے مین بہی اونکے ہمراہ تہا اونہون نے مچہلی خرید لی اور اس انتظار مین ٹہیرے رہے کہ کوئی حمال ملے تاکہ گہر تک اوٹہالیجاوے اتنے مین اونہون نے اپنے مقابل ایک لڑکا کہڑا ہوا دیکہا اوسنے کہا اے چچا تم چاہتے ہو کہ کوئی اسکو اوٹہالیجاوے والد نے کہا ہان پہر اوس لڑکے نے مچہلی کو اوٹہالیا اور ہمارے ساتہہ چلا راہ مین ہمنے اذان سنی لڑکے نے کہا موذن نے اذان دی مین چاہتا ہون کہ وضو کرون نماز پڑہون اگر تم راضی ہو تو خیر ورنہ تم مچہلی کو اوٹہالیجاؤ پہر وہ مچہلی کو رکہ کے چلا گیا والد نے کہا ہم اولی ہین اسکے ساتہہ کہ مچہلی کے باب مین اللہ تعالیٰ پر توکل کرین پہر ہم مسجد مین گئے نماز پڑہی لڑکے نے بہی نماز پڑہی جب ہم مسجد سے نکلے تو مچہلی اپنی جگہہ رکہی ہوئی تہی لڑکے نے اوسکو اوٹہایا اور ہمارے ہمراہ گہر تک آیا والد نے اسکا ذکر والدہ سے کیا اونہون نے کہا کہ تم لڑکے سے کہدو کہ بیٹہا رہے تاکہ ہمارے ساتہہ کہانا کہاوے اوس سے کہا تو اوسنے کہا کہ میرا روزہ ہے والد نے کہا کہ تو شام کو آجانا اوسنے کہا مین دن بہر مین ایک بار حمالی کرتا ہون دوبارہ پہر نہین کرتا سو مین شام تک مسجد مین رہونگا پہر مین تمہارے پاس آجاؤنگا غرضکہ وہ چلا گیا جب شام ہوئی تو وہ آیا ہم سبنے کہانا کہایا جب کہا چکے تو ہمنے اوسکو طہارت کی جگہہ بتادی ہمنے اوسے دیکہا کہ اوسنے تنہائی

وخلوت پسند ہے ایک گہر مین ہمنے اوسے چہوڑ دیا ہمارے قریب ایک عورت لنجی تہی تہوڑی رات گئی ہوگی کہ وہ اپنے پاؤن سے چلتی ہوئی آئی ہم نے اوس سے حال پوچہا وہ کہنے لگی کہ مینے یہہ کہا تہا کہ اے رب بحرمت ہمارے مہمان کے مجہے عافیت دے سو مین کہڑی ہو گئی پہر ہم اوس لڑکے کو تلاش کرنے لگے ناگاہ دروازے سب بند تہے اور لڑکے کا کچہہ پتا نہتا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اولیا رچہوٹے بڑے سب طرح کے ہوتے ہین بعض غلام ہوتے ہین بعض آزاد عورتون مین مردون مین بہی ہوتے ہین مجنون بہی ہوتے ہین عاقل بہی ہوتے ہین منجملہ لڑکون کے بلاد یمن مین ایک لڑکا بعض مشایخ کی اولاد مین سے تہا وہ لڑکون کے ساتہہ کہیلا کرتا تہا جو چیز اپنی خواہش کی لڑکے اوس سے مانگتے وہ فی الحال کہیلنے کی جگہہ اونکے لئے اوس چیز کو حاضر کر دیتا تہا شیخ کو جب یہہ حال معلوم ہوا تو اونہون نے اوس سے کہا اے بیٹے تو مجہے فلان فلان چیز کہلا اوسنے کہلا دی جو چیز اونہون نے اوس سے طلب کی فی الحال اوسنے حاضر کر دی شیخ نے اوسپر اپنا ہاتہہ پہیرا اور کہا اللہ تعالے تجہہ مین برکت دے تو مجہے فلان فلان چیز کہلا لڑکے نے اپنی عادت کے موافق طلب کی وہ چیز نہ آئی اوسوقت سے یہہ بات موقوف ہو گئی شیخ کی نظر سے وہ بات جاتی رہی اونہون نے اوسکے حق مین یہی امر مصلحت جانا اسلئے کہ اونکو شہرت وعجب وغیرہ کا اوسپر خوف ہوا رضی اللہ عنہما ؛

حکایت ابراہیم خراسانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنی بعض سیاحتون مین ایسا رہا کہ دنون تک مینے نہ کسی آدمی کو دیکہا نہ کسی پرندے کو نہ کسی ذی روح کو ایکبار دیکہا کہ ایک شخص آیا مین نہین جانتا کہ وہ کہانسے نکل آیا اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو اس درخت سے کہدے کہ اوسمین اشرفیان لگ جاوین مینے اوس سے کہا اوسمین نہ لگین پہر اوس شخص نے کہا تو ناگاہ اوس درخت کی ٹہنیون مین اشرفیان لٹکنے لگین مین اوسکے دیکہنے مین مشغول ہوا پہر مینے التفات کیا تو نہ وہ شخص تہا نہ اشرفیان تہین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اور شیبان راعی حج کے لئے چلے جب ہم کسی راہ مین پہونچے تو ناگاہ ایک شیر ہم سے متعرض ہوا مینے شیبان سے کہا کیا تم نہین دیکہتے ہو کہ یہہ کتا ہمارے سامنے آیا شیبان نے کہا اے سفیان تو نہ ڈر شیبان کا کلام سنتے ہی شیر نے کتے کیطرح اپنی دم ہلائی شیبان نے اوسکی طرف التفات کیا اور اوسکا کان ملا مینے اونسے کہا یہہ کیا شہرت کی بات ہے اونہون نے کہا یہہ کیا شہرت ہے اے ثوری اگر مین شہرت کو مکروہ نہ جانتا تو اپنا زادِ مکے تک اسی کی پیٹہہ پر لاد کے لیجاتا بعض صالحین کسی پہاڑ مین رہتے تہے جب بارش سردی ہوتی تو شیر اونکے پاس آتے بیٹہتے اونکو گرم کر دیتے تہے ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ بعض اخوان صالحین نے مجہے خبر دی اونہون نے کہا کہ مین ایک دن اپنے نفس پر خفا ہوا مینے اوس سے کہا کہ مین تجہے مہالک مین پہینکونگا مین ایسی جگہہ تہا کہ وہانسے شیر قریب تہے مین وہان گیا اور شیر کے دو چہوٹے بچون کے درمیان مین لیٹ گیا گہڑی بہر کے بعد اونکا باپ آیا اور وہ اپنے مونہہ مین گوشت اوٹہائے ہوئے تہا جب اوسنے مجہے دیکہا تو گوشت کو اپنے مونہہ سے رکہہ کے مجہہ سے دور بیٹہہ گیا پہر اونکی مان بہی مونہہ مین گوشت لئے ہوئے آئی جب اوسنے مجہے دیکہا تو گوشت کو پہینک مارا اور چلائی اور مجہپر حملہ کیا شیر نے اپنے ہاتہہ کے ساتہہ اوس سے ملاقات کی اور اوسکو منع کیا وہ بیٹہہ گئی دونون چپ بیٹہے رہے حرکت نہ کی پہر ہم گہڑی بہر تک ٹہیرے رہے اسکے بعد شیر آہستہ آہستہ آیا بچونکو نرمی سے پکڑا پہر اونکو ایک کے بعد ایک اونکی مان کیطرف پہینکدیا مینے کہا یہہ عجیب لطف الٰہی ہے اپنے اولیا کے ساتہہ ؛

حکایت بعض مشایخ پر کوئی حاکم خفا ہوا حکم دیا کہ اونکو شیر کے آگے ڈالدو جب وہ اوسکے آگے ڈالے گئے تو شیر اونکو سونگہنے لگا اور کچہہ ضرر نہ پہونچایا راوی نے یہہ کہا کہ وہ اونکے لئے اپنی دم ہلانے لگا شیخ سے کسی نے پوچہا کہ اوسوقت تمہارے دل کا کیا حال تہا اونہون نے کہا مین درندونکے جہوٹے اور اونکے لعاب مین فکر کرتا تہا یعنی اونکی طہارت مین اور جو اس باب مین علما کی گفتگو ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت[٩] فقہا کی ایک جماعت نے بعض شیوخ کی ملاقات کا ارادہ کیا جب وہ اونکی خدمت مین حاضر ہوئے تو اونہون نے اونکے پیچھے نماز پڑہی فقہا نے اونکو قرات مین غلطی کرتے سنا انکا اعتقاد متغیر ہوگیا جب یہہ لوگ رات کو سوئے تو اوس رات سبکو نہانے کی حاجت ہولی یہہ سب پچھلی رات سے نہانے کو گئے انہون نے اپنے کپڑے حوض کے پاس رکہدئے اور یہہ سب پانی مین اوترے اتنے مین ایک شیر آیا اور اونکے کپڑون پر بیٹہہ گیا انکو سردی کی شدت سے نہایت ایذا ہوئی دوسرے شیر کا ڈر اوسپر مزید ہوا اتنے مین شیخ تشریف لائے اور شیر کا کان پکڑا اور اوس سے کہا مینے تجہہ سے نہین کہدیا ہے کہ تو میرے مہمانون سے نہ چہیڑنا پہر فقہا سے فرمایا کہ تم ظاہر کی درستی مین مشغول ہوئے تو تم شیر سے ڈرے اور ہم باطن کی اصلاح مین مشغول ہوئے تو شیر ہمسے ڈرا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مینے بعض اخوان صالحین سے جنہون نے جنگل مین رہنا اختیار کیا تہا پوچہا کہ شیرون کے ساتہہ تمہارا کیا حال ہے اونہون نے کہا کہ مجہے اللہ تعالے کی ہیبت کا لباس عنایت کیا گیا ہے سو مین شیرون کا شیر ہوگیا ہون جب وہ مجہے دیکہتے ہین تو بہاگ جاتے ہین رضی اللہ عنہ ؛

حکایت[١٠] بعض صالحین کہتے ہین کہ سمنون کو مینے محبت مین کلام کرتے سنا وہ مسجد مین بیٹہے ہوئے تہے اتنے مین ایک چہوٹا سا پرندہ آیا پہر اونکے قریب آتے آتے اونکے ہاتہہ پر بیٹہہ گیا پہر اوسنے اپنی چونچ زمین پر ماری یہانتک کہ اوس سے خون بہا پہر مرگیا ایک دن اونہوننے محبت مین کلام کیا تو مسجد کی ساری قندیلین ٹوٹ گئین شیخ ابو الربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنی بعض سیاحتون مین تنہا تہا اللہ تعالے نے میرے لئے ایک پرندہ مقرر فرمایا جب رات ہوتی تو وہ میرے قریب اوترتا رات بہر مجہسے بات چیت کیا کرتا مین رات کو اوس سے سنتا تہا کہ وہ یہہ کہتا یا قدوس یا قدوس جب صبح ہوتی تو اپنے پر پہڑ پہڑاتا اور کہتا سبحان الرزاق سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات ملک شام کے گانوون مین سے ایک گاؤن مین تہا کہ ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی چلاکے کہتا ہے مینے گناہ کیا پہر نہ کرونگا جب صبح ہولی تو مینے لوگون سے اوس آواز کا حال پوچہا اونہون نے کہا کہ یہہ ایک پرندہ ہے مینے کہا اسکو کیا کہتے ہین اونہون نے کہا اسکو قد الف کہتے ہین یعنی یہہ اپنے دوست کو گم کئے ہوئے ہے پہر اوسیوقت مینے ایک آواز سنی اور کسی شخص کو نہین دیکہا کہ وہ یہہ دو شعر پڑہہ رہا ہے ؎

طیر نحیں بارض الشام اقلقه ۔ اذکر الحبیب له نطق باضمار
یقول اخطات حتی الصبح یسعده ۔ صوت تسبحی یبکی وقت اسحار

حکایت[١١] مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ ارض روم کے غزوے مین مسلمانون کے ساتہہ تہے سردار لشکرنے ایک ٹکڑا لشکر کا کسی جگہہ روانہ کیا اور اپنے اور اوسکے درمیان مین ایک دن مقرر کیا پہر وہ دن آگیا اور لشکر نہ آیا سردار کو اور مسلمانون کو غم ہوا ابو مسلم کا نیزہ زمین مین گڑا ہوا تہا یہہ اوسکی طرف نماز پڑہ رہے تہے ایک پرندہ آیا اور نیزے کے سر پر بیٹہہ گیا اور کہا کہ لشکر صحیح سالم ہے اور غنیمت حاصل کی ہے عنقریب فلان دن فلان وقت تمہارے پاس آئیگا ابو مسلم نے کہا اللہ تعالے تجہپر رحم کرے تو کون ہے پرندے نے کہا مین مؤمنین کے دلون سے حزن کا دور کرنیوالا ہون پہر جس دن جس وقت اوسنے کہا تہا اوسیدن اوسیوقت لشکر آگیا ؛

حکایت[١٢] بعض مشائخ کہتے ہین کہ ایک دن فرات کے کنارے پر میرا گزر ہوا تازی مچہلی کو میرا جی چاہا ناگاہ پانی نے ایک مچہلی میری طرف پہینکدی اور ایک آدمی دوڑتا ہوا کہتا ہوا آیا کہ مین تیرے لئے اسکو بہون دون مین نے کہا ہان اوسنے مچہلی کو بہون دیا مین بیٹہہ گیا اور اوسکو کہایا ؛

حکایت[١٣] ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد شونیزیہ مین گیا مین نے وہان دیکہا کہ ایک جماعت فقرا کی کرامات اولیاء مین گفتگو کر رہی ہے ایک فقیر نے اونمین سے کہا کہ مین ایک ایسے آدمی کو پہچانتا ہون کہ اگر وہ اس ستون سے کہے کہ تو آدہا سونے کا آدہا چاندی

کا ہوجا تو ہوجاوے حضرت جنید فرماتے ہین کہ مینے دیکھا تو وہ ستون نصف چاندی کا اور نصف سونے کا ہوگیا تہا ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نزدیک ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کے تہا ہمنے طاعت اشیا کا اولیار کے لیئے ذکر کیا ذوالنون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ طاعت سے ہے کہ اگر مین اس تخت کو کہون کہ یہہ گہر کے چارون کونون مین دور کرے پہر اپنی جگہہ آجاوے تو وہ ایسا کرے راوی کہتا ہے کہ تخت نے چارون کونون مین دورکیا اور اپنی جگہہ آگیا وہان ایک جوان آدمی بیٹہا ہوا تہا وہ رونے لگا یہانتک کہ اوسی دم مرگیا رضی اللہ عنہ ❊

حکایت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ منی کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر تہے اونہون نے کہا اگر کوئی ولی اولیار اللہ تعالے اس پہاڑ کو ہلنے کا حکم کرے تو وہ ہلنے لگے پہر وہ پہاڑ ہل گیا اونہون نے اوس سے کہا ٹہیر جا میرا تیرے ساتہہ یہہ ارادہ نتہا مینے تو صرف مثل بیان کی تہی پہر وہ ٹہیر گیا رضی اللہ عنہ ❊

حکایت ابو عمرو زجاجی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جنید رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا مین حج کو جاتا تہا اونہون نے مجہے ایک درہم صحیح دیا مینے اوسکو اپنی تہمد مین باندہ لیا جب کسی منزل مین اوترتا تو وہان میری کارروائی ہوجاتی تہی اوس درہم کی ضرورت نہین ہوتی تہی جب مین حج کرچکا اور لوٹکے آیا تو خدمت جنید رضی اللہ عنہ مین حاضر ہوا اونہون نے اپنا ہاتہہ بڑہایا اور کہا لا مینے اونکو وہ درہم دیدیا فرمایا کیون کیسی مہر تہی مینے عرض کیا کہ نافذ مہر تہی رضی اللہ عنہ ❊

حکایت ابو نصر سراج رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم تستر مین داخل ہوئے ہمنے سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے محل مین ایک مکان دیکہا کہ لوگ اوسکو بیت السباع کہتے تہے ہمنے لوگون سے اسکا حال پوچہا اونہون نے کہا کہ سہل کے پاس درندے آیا کرتے تہے وہ اونکو اس گہر مین داخل کرتے اونکی مہمانی کرتے اونکو گوشت کہلاتے تہے ابو نصر کہتے ہین کہ سارے تستر والے اس بات پر متفق ہین اسکا انکار نہین کرتے اور یہہ لوگ ایک جم غفیر ہین رضی اللہ عنہ ❊

حکایت اکثر رحبہ والے کرامات اولیا کا انکار کرتے تہے ایک دن شیخ جابر رحبی رضی اللہ عنہ شیر پر سوار ہوئے اور رحبہ مین گئے اور کہا کہ وہ لوگ کہان ہین جو اولیار اللہ کو جہٹلاتے ہین اسکے بعد وہ لوگ انکار سے باز رہے ❊

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک دن ابتدا مین شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ لکڑی لینے کے لئے گئے شیر آیا اور اوسنے انکے گدہے کو پہاڑ کہایا انہون نے اوس سے کہا تو میرے گدہے کو کہاتا ہے اب مین کس چیز پر اپنی لکڑیان لادونگا قسم ہے عزت معبود کی کہ اونکو تیری ہی پیٹہہ پر لادونگا پہر لکڑیان اوٹہاکے اوسکی پیٹہہ پر لاددین شہر کے دروازے تک اوسکو ہانکتے لائے پہر لکڑیان اوتارلین اور اوس سے کہا چلا جا رضی اللہ عنہ ❊

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مجہے بعض سادات نے خبر دی وہ کہتے ہین کہ مین خلوت مین تہا مین ایک رات بعد نماز عشا کے بیٹہا ہوا جاگتا تہا مینے خلوت مین اپنے ساتہہ دو آدمیون کو دیکہا اور دروازہ اندر سے بند تہا مین نہین جانتا کہ وہ کدہر سے آئے گہڑی بہر میرے ساتہہ باتین کین احوال فقرا کا ہمنے ذکر کیا اور یہہ قصہ بعض بلاد شام مین ہوا تہا اونہون نے مجہہ سے ذکر کیا کہ ایک شخص شام مین ہے اور اوسکی ثنا وصفت کی اور کہا کہ وہ اچہا آدمی ہے کاش وہ جان لیتا کہ وہ کہان سے کہاتا ہے پہر مجہہ سے کہا کہ تو اپنے فلان دوست سے ہمارا سلام کہنا اور اوسکا نام لیا مینے کہا تم اوسکو کہانسے جانتے ہو وہ تو حجاز مین ہے اونہون نے کہا ہم سے مخفی نہین ہے پہر وہ محراب کیطرف بڑہے مین سمجہا کہ وہ نماز پڑہا چاہتے ہین پہر وہ دیوار مین سے نکل گئے رضی اللہ عنہما ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مصیصہ مین جبل نور پر تہا میرے پاؤن مین بڑی ہڈی گہسگئی مینے بہت جہد کیا کہ اوسکو نکالون نگر نہ نکلا بہت دن تک وہ میرے پاؤن مین رہی یہانتک کہ وہ ورم کرآیا پہول گیا کالا پڑگیا مشک کیطرح ہوگیا مین ایک درخت کے نیچے پڑا ہوا تہا مجہپر نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا مجہے جو معلوم ہوئی ہے آنکہہ کہولی ناگاہ ایک کالا سانپ اپنا سونہہ اوس جگہہ پر رکہے ہوئے تہا جسمین ہڈی تہی وہ اوسکو چوسنے لگا پیپ اور خون پہینکنے لگا مینے آنکہہ بند کرلی وہ چوستا خون پہینکتا رہا یہانتک کہ ہڈی تک پہونچا اوسکو ہلایا اور نکال ڈالا پہر مجہے ایک چیز نرم معلوم ہوئی کہ اوسنے میرے پاؤن پر مسح کیا مجہے نہین معلوم کہ وہ اوسکی زبان تہی یا دُم تہی پہر مین بیٹہہ گیا ناگاہ خون اور ہڈی پڑی ہوئی تہی مین نہین جانتا کہ میرے کونسے پاؤن مین درد تہا میری ساری ایذا تکلیف دور ہوگئی والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیرا فسبحان اللہ اللطیف الخبیر الذی هو علی کل شیئ قدیر۔

حکایت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بکریون کے چرواہے پر میرا گزر ہوا مینے اوس سے کہا کیا تیرے پاس گہونٹ بہر پانی یا دودہ ہے اوسنے کہا ہان تجہے ان دونون مین سے کون زیادہ پسند ہے مینے کہا پانی اوسنے اپنا عصا ایک سخت پتہر پر مارا جسمین کوئی دراڑ نہ تہی اوسمین سے پانی بہ نکلا مینے اوس مین سے پیا برف و شہد سے زیادہ ٹہنڈا میٹہا تہا مین متعجب ہوگیا اوسنے کہا تو تعجب مت کر اسلئے کہ بندہ جب اپنے مولی کی اطاعت کرتا ہے تو ہر چیز اوسکی مطیع ہوجاتی ہے۔

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن سے نکلے اور اونکے ہمراہ مہمان تہے ناگاہ ہرن جنگل مین جا رہے تہے اور پرندے ہوا مین اوڑ رہے تہے حضرت سلمان نے فرمایا تمہین چاہیے کہ تم مین سے ایک ہرن اور ایک پرند موٹا میرے پاس آجاوے میرے یہان مہمان ہے مین اوسکا اکرام چاہتا ہون وہ دونون فوراً آگئے اوس آدمی نے کہا سبحان اللہ کیا تمہارے لئے یہہ پرند ہوا مین مسخر ہین سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تونے دیکہا ہے کہ کسی بندے نے اللہ تعالے کی اطاعت کی ہو پہر کسی چیز نے اوسکی نافرمانی کی ہو رضی اللہ عنہ۔

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجہے بعض صالحین نے خبر دی وہ کہتے ہین کہ مین بعض اولیاء صالحین کی ملاقات کے لئے گیا ایک شخص میرے ہمراہ ہوا جب ہم اونکے پاس پہونچے اور اونکو سلام کیا تو وہ ہمارے لئے ایک بڑے پیالے مین کہانا لائے جس مکان مین ہم تہے اوسکے دو دروازے تہے ایک بڑا ایک چہوٹا وہ اوس پیالے کو چہوٹے دروازے سے لائے وہ اوس دروازے سے نہ آسکا اونہون نے ایک سخت چیخ ماری مینے دیکہا کہ پیالہ بعض بعض کے ساتہہ ملگیا جیسے کپڑا کہ بعض کو بعض پر لپیٹتے ہین پہر وہ اندر آئے اور پیالے کو ہمارے آگے رکہدیا مینے اوسے دیکہا کہ وہ کہلتا فراخ ہوتا جاتا تہا یہانتک کہ اپنی پہلی حالت پر آگیا اور وہ اوسکو چہوٹے دروازے سے اسلئے لائے کہ ہم اونسے اس کرامت کو دیکہہ لین میرا رفیق اونپر انکار کرتا تہا پہر اوسنے استغفار و توبہ کی رضی اللہ عنہ۔

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ شیخ عارف باللہ کبیر سفیان یمنی رضی اللہ عنہ ایک وقت عدن مین داخل ہوئے اونسے کسی نے کہا کہ یہان ایک یہودی ہے اوسکو سلطان نے بعض جہات پر حاکم کیا ہے اوسکو منصب کبیر مرتبہ عالیہ حاصل ہوا ہے مسلمان اوسکی اردلی مین چلتے ہین اور جب وہ بیٹہتا ہے تو مسلمان اوسکے سر پر کہڑے رہتے ہین شیخ سفیان اوسکے پاس تشریف لیگئے یہہ اوس زمانے مین ریاضت و تجرد مین تہے لباس فقیرانہ رکہتے تہے انہون نے اوس یہودی کو کرسی پر بیٹہا پایا مسلمان اوسکی خدمت مین اوس سے نیچی زمین پر کہڑے ہوئے تہے جب اوسکے پاس پہونچے تو اوس سے کہا کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ یہودی چیخا اور اپنے لشکر سے فریاد چاہی وہ شیخ کے ساتہہ بے ادبی نکرسکے انہون نے پہر دوبارہ سہ بارہ شہادت اوسپر عرض کی وہ ہر بار اپنے لشکر کو پکارتا تہا وہ کچہہ نکرسکتے تہے تیسری بار کے بعد

شیخ نے یہودی کے بال یا کہا اوسکی مینڈیان اپنے بائین ہاتھہ سے پکڑین اور چھوٹی چھری جو اونکے پاس تھی اوسکو اپنے سیدھے ہاتھہ مین لیا اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر اور اوسکے ذبح کرنے کے ساتھہ قرب الی اللہ حاصل کیا پھر لوٹ کے اپنی جگہہ آگئے یہہ جامع مسجد مین بیٹھا کرتے تھے یہہ خبر امیر کو پہونچی اوسنے اس بات کو سچ نہ جانا اور بعید سمجھا اسلیئے کہ مقتول خدام سلطان اور اوسکے خاص لوگون مین سے تھا خاصکر قاتل کا ذکر کیا کہ وہ ایک مسکین آدمی ہے پھر یہہ خبر متواتر امیر کو پہونچی اوسنے اپنے غلامونکو حکم دیا کہ اوسکو میرے پاس لاؤ وہ جامع مسجد کیطرف گئے شیخ تک نہ پہونچ سکے ناکام لوٹکے امیر کے پاس گئے امیر اپنے لشکر مین سوار ہوکے جامع مسجد تک آیا اونمین سے کوئی قادر نہوا کہ مسجد مین گھسے شیخ کیطرف بے ادبی سے ہاتھہ بڑھا نا کیسا اب امیر سمجھہ گیا کہ یہہ شخص اللہ تعالے کیطرف سے محفوظ ہے لوٹ گیا اور اپنی جان پر سلطان کے مواخذے سے ڈرا اسلیئے کہ شہر علاقہ سلطان مین ہے پھر اہل عقل ورائے سے مشورہ کیا کہ اسباب مین کیا کرے بعض عقلانے اوس سے کہا کہ یہہ لوگ اولیار ہین انکی مقاومت کوئی نہین کرسکتا یہی لوگ بعض بعض کی مقاومت کرسکتے ہین لحج مین ایک آدمی اولیار مین سے ہے اوسکو عابدی کہتے ہین تو اوسکو آدمی بہیج کے بلا اونسے اسکا شکوہ کر غرضکہ اونکی طرف آدمی بھیجا وہ آئے اونسے شکوہ کیا اور اونکے پیچھے پڑا کہا مین چاہتا ہون کہ قاتل شہر سے نکلنے نہ پاوے یہانتک کہ مین سلطان کو خبر کرون اور وہان سے میرے پاس جواب آجاوے عابدی نے کہا ہان انشاء اللہ تعالے پھر عابدی اوسکے پاس سے چلے شیخ سفیان کے نزدیک آئے ان دونون کے درمیان مین صحبت اور دوستی تہی جو کام انہون نے کیا عابدی نے اوسکا شکریہ ادا کیا اور کہا تونے ایک پتھر مسلمانون کی راہ سے اوکھیڑ ڈالا پھر اونسے کہا کہ تو ہمارے ساتھہ یہانسے نکل کہ چلین پھرین پھر یہہ دونون چلے یہانتک کہ قیدخانہ کے دروازے تک پہونچے عابدی نے داروغہ سے کہا اس آدمی کو پکڑ اسکے بیڑیان ڈال اسکو قید کر سفیان نے اپنے پاون بیڑیون کے لئے پہیلا دئے اور کہا حکم سنا مانا پھر وہ قید کئے گئے کئی دنون تک قید مین رہے جب چاہتے تھے بیڑیون کو اپنے پاؤن مین رہنے دیتے تھے جب چاہتے اوسکو کھول ڈالتے پھینکدیتے تھے جب جمعے کا دن ہوا اور نماز کا وقت آیا تو بیڑیون کو کھول ڈالا جامع مسجد کو چلے گئے مسجد لوگون سے بھری ہوئی تھی یہہ اندر گھسے یہانتک کہ امیر کے قریب پہونچے پھر لوگون کی طرف دیکھا اور کہا چار تکبیرین کے ساتھہ ان مردون پر نماز پڑھتا ہون اللہ اکبر پھر مسجد سے نکل گئے قیدخانے کیطرف لوٹ گئے اور کئی دن تک اوسمین رہے یہانتک کہ سلطان کا جواب آیا کہ اونکو چھوڑ دو ہم اونسے اپنی سلامتی چاہتے ہین اونہون نے تو اس سے پہلے دعوی کیا تھا کہ یہہ شہر اونکے ہین اور سلطنت اونکی ہے ہماری نہین پھر وہ قید سے نکل گئے اور کچھہ دباؤ سلطان کا شیطان کا اونپر نرہا ایک دن یہہ سلطان کے پاس گئے اوس سے کہا کہ تو میرے بلاد سے نکل جا اور یہہ ماجرا ابین مین ہوا تہا یہہ شہر عدن سے دو منزل پر واقع ہے سلطان وہانسے ڈرتا ہوا نکل گیا لحج عدن سے ایک منزل ہے ؟

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھے یہہ بات پہونچی ہے کہ شیخ ابو الغیث مشہور رضی اللہ عنہ کا خادم اور بادشاہ کا غلام آپسمین لڑے شیخ کے خادم نے سلطان کے غلام کو مارا یہہ خبر سلطان کو پہونچی سلطان نے حکم دیا شیخ کا خادم قتل کیا گیا یہہ خبر شیخ کو پہونچی اونہون نے گھڑی بھر اپنا سر جھکا یا پھر کہا مجھے حراست سے کچھہ واسطہ نہین مین مشباب سے اوترتا ہون اور کھیتی کو چھوڑے دیتا ہون اوسیوقت سلطان قتل کیا گیا اوسکا بیٹا ملک مظفر رحمہ اللہ شیخ کی خدمت مین استغفار کرتا ہوا اونکا جوتا اپنے سر پہ رکھے ہوئے یا کہا اپنی گردن مین ڈالے ہوئے حاضر ہوا شیخ نے اوس سے کہا تو کیا چاہتا ہے اوسنے کہا ملک شیخ نے فرمایا مینے تجھے والی کر دیا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مشباب بکسر میم وسکون شین مکان بلند کو کہتے ہین جو کہ لکڑیان کھڑی کرکے اوپر چھپر بنایا جاتا ہے کھیتی کا محافظ اوسپر بیٹھتا ہے ؟

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی ہے کہ بعض ائمہ اشراف نے بعض جبال یمن پر غلبہ کیا پھر تہامہ کیطرف آنا چاہا شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ نے ولی کبیر فقیہ عالم ذو المناقب والمفاخر صاحب کرامات ظواہر محمد بن اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ مینے مسبب

ظہور فتن کے بلاد یمن سے سفر کرنیکا ارادہ کیا ہے تم بہی اس بات پر میرے موافق ہو یا نہین فقیہ محمد نے اونکو جواب لکہا کہ میرے اہل و قرابت کثرت سے ہین اور سبکے ساتہہ سفر کرنا مجہپر دشوار ہے اور یہہ بہی نہین ہوسکتا کہ مین چلا جاؤن اور اونکو چہوڑ جاؤن پہر یہہ لکہا کہ تمپر لازم ہے کہ تم اپنی جہت کی حفاظت کرو مین اپنی جہت کا نگہبان رہون جب یہہ بات شیخ ابو الغیث کو پہونچی تو اونہون نے کہا بہتر ہے پہر فی الحال امام مذکور مارا گیا یا مرگیا رضی اللہ عنہما ؎

حکایت [۲۸] امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجہے بعض صالحین نے خبر دی کہ بیس برس سے دنیا بدصورت بڑہیا کی شکل مین میرے پاس آتی رہتی ہے ایسی بدہیئت ہے کہ مین اوسکی طرف دیکہہ نہین سکتا میرے لئے اس قسم کا کہانا پینا لاتی ہے کہ اوسکی مثل مینے کبہی نہین چکہا اور نہ مین اوسکے مزے بو رنگ کا وصف بیان کرسکتا ہون نہ اوسکے برتن کے حسن و رنگ و جنس کا مجہہ سے بیان ہوسکتا ہے جسمین وہ کہانا رکہا ہوتا ہے اور ہر ایک اس طعام و شراب مین ہر ایک عمدہ چیز حلوا گوشت شہد دودہ وغیرہ کا مجہے مزہ ملتا ہے اور وہ بعینہ یہہ نہین ہوتا اونہون نے یہہ بہی کہا کہ میرے پاس درندے شیر چیتے وغیرہ آتے ہین جنگل مین میرے قریب بیٹہتے ہین اور ہر درندہ جو میرے پاس آتا ہے وہ بیٹہنے مین لیٹنے مین میری موافقت کرتا ہے اگر مین بیٹہون تو وہ بہی بیٹہتا ہے مین لیٹون تو وہ بہی لیٹتا ہے ہرن کا شکار کرتا ہے اوسکو لاکے میرے پاس کہاتا ہے اگر رات مین کسیکو میری طرف آتا دیکہتا ہے تو اپنا ہاتہہ زمین پر مارتا ہے تاکہ مین جاگ اٹہون اور یہہ بہی کہا کہ بعض وقت بہت سے اولیاء انس و جن سے میری ملاقات ہوئی اور ہر رات عشا کی نماز کے بعد مجہپر ایک بڑا دسترخوان اوترتا ہے اوسپر ایسا عمدہ کہانا ہوتا ہے کہ بیان کرنیوالے اوسکا وصف بیان نہین کرسکتے ہین اوسمین ہر ایک عمدہ چیز کا مزہ ہوتا ہے پہر ہم جمع ہوتے ہین بعض اوقات مین چار سو آدمی کے قریب تک نوبت پہونچ جاتی ہے ہمارا کہانا اوسمین سے کچہہ کم نہین کرتا اور یہہ بہی کہا کہ فاقے کے زمانے مین مجہپر ایک خوان ہوا سے اوترتا ہے اگر مین اوسکی طرف التفات کرتا ہون تو وہ لوٹ جاتا ہے اور جو عبادت مین مشغول رہتا ہون اوسکی طرف التفات نہین کرتا تو وہ اوترتے اوترتے میرے آگے گر پڑتا ہے پہر مین اوسمین سے بقدر حاجت کہا لیتا ہون میرے ابتداے حال مین پہلے پہل جو یہہ خوان اوترا وہ ساتوین رات تہی اللہ عز و جل کیطرف منقطع ہونے سے بعد اسکے کہ مجہے سخت بہوک لگی اور سب سے بڑہکر جو مجہپر تکلیف گزری وہ پانچوین رات تہی اسکے بعد پہر سہل ہوگیا اور اوسکے ساتہہ ایک نور عظیم اوترا کہ اوسنے عالم کو بہر دیا اور یہہ بہی کہا کہ میرے پاس شیاطین آتے تہے اہوال عظیمہ کے ساتہہ مجہے ڈراتے تہے اونکا پادشاہ بہت سے لشکرون ہتہیارون سامان و اسباب کے ساتہہ آتا اوسکے لشکرون مین طبل بجائے جاتے میرے آگے سے لشکر گزرتے اونپر عمدہ لباس ہوتا اسیطرح بعض وقت میرے سامنے سے ایسی بڑی چیز گزری کہ دیکہنے والے کو ڈراوے اوسکے ستر سر تہے اسکے سوا اور بہت سے عجائب و کرامات بیان کئے ؎

حکایت [۲۹] بعض مشائخ نے ایک عورت کو پیام نکاح بہیجا اوسکے گہر والون نے کہا ہم اس شرط سے نکاح کرتے ہین کہ ایک لونڈی ہماری لڑکی کی خدمت کیا کرے شیخ کو قدرت نہ تہی کہ لونڈی خریدین انہون نے اپنے ایک مصاحب سے اسکا ذکر کیا اوسنے کہا مین خود لونڈی خادم بن جاؤنگا آپ اون لوگون کے پاس جاؤ اور اونسے کہو کہ خدمت کے لئے لونڈی میرے پاس موجود ہے لیکن وہ لونڈی یہہ کہتی ہے کہ جس مکان مین وہ رہتی ہے وہین تنہا خدمت کریگی نہ وہ تمہین دیکہے نہ تم اوسکو دیکہو غرضکہ شیخ اونکے پاس گئے اور یہہ بات اونسے کہی اونہون نے کہا بہتر ہے جبکہ وہ خدمت کریگی جسکو ہم چاہتے ہین تو ہمکو اوسکے دیکہنے کی کچہہ حاجت نہین ہے پہر انکا نکاح ہوگیا یہہ اپنے دوست کو لائے اور ایک تنہا مکان مین اوسکو چہوڑ دیا یہہ شخص سیاہ فام تہے انکی ڈاڑہی نہتی یہہ آٹا پیستے بیٹہتے انکے مونہہ پر برقع پڑا ہوا ہوتا تہا اور عورت سمجہتی تہی کہ یہہ لونڈی ہے شیخ رات کو اپنی بی بی کے پاس سے عبادت کے لئے جاتے تہے بی بی نے انکے جانے کا ذکر عورتون سے کیا اونہون نے کہا کہ شیخ شاید لونڈی کے پاس جاتے ہین

جب شیخ رات کو چلے تو بی بی بہی انکے پیچہے چلین تاکہ دیکہین کہ وہ لونڈی کے پاس ہین یا نہین بی بی نے دیکہا کہ لونڈی نماز پڑہ رہی ہے اور چکی خود بخود چل رہی ہے انکو تعجب ہوا اور شیخ کو وہان نہ پایا یہ لوٹ آئین اور چپ رہین یہانتک کہ شیخ تشریف لائے انہون نے اونسے اسکا ذکر کیا کہا کہ مینے دیکہا کہ لونڈی نماز پڑہتی تہی اور چکی خود بخود چل رہی تہی شیخ نے فرمایا وہ لونڈی نہین ہے وہ تو میرے فلان دوست ہین بی بی نے کہا مین اللہ تعالے سے توبہ کرتی ہون مین خود وہ لونڈی ہون جو تم دونون کی خدمت کرے رضی اللہ عنہما ؛

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شیخ مفرج غلام حبشی ولی عظیم الشان تہے اللہ تعالے نے بدون اسباب معلومہ اور بغیر مقدمات معہودہ کے اونکو برگزیدہ فرمایا تہا اونکے حق معہود سے اونکو اخذ کر لیا تہا یعنی ایسا بڑا جذب تہا کہ چہ مہینے تک اوسی مین رہے اس مدت مین نہ کہانا کہایا نہ پانی پیا جب اونکے مالک نے اونکا حال متغیر دیکہا تو اونکو مارا مارنے کچہ اثر نہ کیا اوسکو گمان ہوا کہ اونکو جنون ہے ایک اور شخص کو اونکے مارنے کے لیے بلایا تاکہ اونکو افاقہ ہو غذا کہانے لگین پہر مارنے والا اپنے زعم مین جنید سے کہتا تہا کہ نکل جا شیخ مفرج کہتے کہ وہ نکل گئے یعنی انکا نفس پہر اونکے پاؤن مین بیڑیان ڈالکے چلے گئے پہر اونکے پاس آئے تو دیکہا کہ بیڑیان ایک کنارے مین پڑی ہین وہ دوسری طرف ہین پہر اونکو حبس کرکے چلے گئے اونکو دیکہا کہ اوس مکان سے باہر ہین جسمین اونکو قید کیا تہا جب کثرت سے اونکی کرامتین دیکہین تو پرندون کے کچہ بچے بہنے ہوئے لائے انہون نے اونسے کہا کہ اوڑ جاؤ وہ اللہ تعالے کے حکم سے زندہ ہوکے اوڑ گئے اسکے بعد لوگون نے سکوت کیا اور اونکی کرامتین متواتر ہونے لگین انکی ولایت مشہور ہوگئی انکے برکات ظاہر ہوئے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی نے ابو یزید قرطبی رضی اللہ عنہ سے اونکے ابتدا حال کی کیفیت پوچہی اس امید سے کہ انکو فائدہ ہو شیخ ابو یزید شیخ ابو عبد اللہ کے پیر تہے شیخ ابو یزید نے فرمایا اسے بیٹے وہ ایک عجیب امر ہے مجہے اس طریق مین نہین داخل کیا مگر ایک امر عجیب نے مین ایک تاجر تہا عطارون مین میری دکان تہی مین وہ سامان بیچتا تہا جو عزیز الوجود اور قیمتی ہوتا تہا اور میرا لباس بہی اسی قسم کا ہوتا تہا مین ایک دن نماز صبح کی قضا ادا کرنے کے لیے جامع مسجد مین گیا جب مین نماز پوری کر چکا تو مینے اپنے پیچہے ایک بڑا حلقہ دیکہا مین اوسطرف گیا مجہے اوس زمانے مین صالحین کا کچہ علم نہا ہان اسقدر جانتا تہا جیساکہ عوام کہتے ہین کہ یہ لوگ جنگلون پہاڑون مین ہوتے ہین پہر مین اوس حلقے پر جاکے کہڑا ہوا مینے ایک پڑہنے والے کو سنا کہ وہ صالحین کی حکایات اور اونکے مجاہدات کے قصے پڑہ رہا تہا جیسے حکایت ابو یزید رضی اللہ عنہ کی مینے اپنے جی مین اتنی آواز سے کہ سوا میرے پاس والے کے اور کوئی نہ سنے یہ کہا کہ سبحان اللہ ایسی باتین کتابون مین تدوین کیجاتی ہین ایک شخص نے مجہہ سے کہا کاو رکس چیز کے ساتہہ کتابین تدوین کیجاتی ہین مینے کہا یہ شخص جو حکایت کر رہا ہے شبیہ کذب ہے کہ ایک شخص سال بہرتک پانی چہوڑ دے اور زندہ رہے اوس آدمی نے کہا کہ تو انکار نکر اس اثنا مین کہ مین اوس سے بات چیت کر رہا تہا کہ ناگاہ حلقے مین سے ایک شخص بولا اوسپر سلہام تہا اوسکے اطراف کو درخت نے کہا لیا تہا اوسنے اپنا سر میری طرف اوٹہایا اور کہا کہ تجہے اس سے شرم نہین آتی کہ تو صالحین مین گفتگو کرتا ہے مینے کہا کہ صالحین کہان ہین پہر مین اونکو چہوڑکے چلا آیا اور مین متعجب تہا قریب ظہر کے مین اپنی دوکان مین بیٹہا ہوا حسب عادت بیع و شرا کر رہا تہا کہ ناگاہ وہی شخص صاحب سلہام وہان سے گزرا مینے اوسکو دیکہہ لیا اوسنے مجہے نہین دیکہا وہ چلا گیا پہر لوٹ کے آیا گویا وہ مجہے تلاش کرتا تہا اوسنے مجہہ سے کہا سلام علیک مینے کہا وعلیکم السلام پوچہا تیرا کیا نام ہے مینے کہا عبد الرحمن پہر کہا تو مجہے پہچانتا ہے مینے کہا ہان تو وہی آدمی ہے جس سے مینے حلقے مین کلام کیا تہا پہر کہا کہ تو اوسی عقیدے پر ہے یا تونے توبہ کی مینے کہا میرا کوئی ایسا عقیدہ نہین ہے جس سے مین توبہ کرون دکان کے آگے ایک پتہر تہا اوسنے اپنا سینہ اوسپر ٹکایا اور کہا اسے ابو یزید عمل صالحین مین تو کیا کہتا ہے مینے کہا وہ لوگ کہان ہین اوسنے کہا ہان بازارون مین ایسے آدمی چلتے ہین کہ اگر اونمین کا ایک شخص اسطرح سے کہے اور ایک پتہر کیطرف اشارہ کیا جو کہ میرے پاس دکان کے میدان مین تہا وہ پتہر اوسکے

ساتھہ ہل گیا پہر اوسمین دو شگاف پڑگئے اون دونون مین لوگون کی امانتین تہین مینے دوڑکے اون دونونکو پکڑ لیا اور اونکی جگہہ اونکو پہیر دیا پہر مینے کہا کیا اسکی مثل پر آدمی کو قدرت دیجاتی ہے اوسنے کہا یہہ کیا چیز ہے اوسکے مقابلے مین جسمین انسان حکم کرتا ہے مینے کہا اسکے سوا اور کچہہ چیز مین حکم کرتا ہے اوسنے کہا اگر وہ دکان سے کہے کہ تیرے مکان سے اوکہڑ جاوے تو اوکہڑ جاوے مینے دیکہا کہ دکان نے دو حرکتین کین کوئی شیشہ کوئی برتن نہ بجا کہ اوسنے حرکت نہ کی ہو یہانتک کہ مین ڈرا کہ کہین مجہپر منطبق نہوجاوے پہر مین حیرت کرتا رہگیا اور وہ مجہے چہوڑ گیا اور وہ نہایت عقلمند تہا مینے کہا جب مجہہ جیسے کی عمر دکان مین فنا ہو تو اوسکو ایسے لوگون کی ملاقات کیونکر ممکن ہوسکتی ہے جب صبح ہوئی تو مین کلام قوم سننے کے لئے گیا یہہ سننا اور ہی تہا قسم ہے اللہ کی کہ اس سننے نے مجہمین اتنی گنجایش باقی نرکہی کہ مین دکان تک جاؤن پہر مین اپنے ماموں کے پاس گیا اور اونکو کنجیان دیدین صاحب دکان وہی تہے اونہون نے پوچہا تو کہان جاتا ہے مینے اونسے کہا مین انشاء اللہ تعالے ابہی آتا ہون اونکو میرے قصد کا علم نتہا پہر مین اسکے بعد دکان کیطرف لوٹکے نہین گیا رضی اللہ عنہ ❊

حکایت شعوانہ رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہوا اونہون نے اوسکی بہت اچہی تربیت کی جب وہ جوان ہوا تو اوسنے اونسے کہا اتا مین اللہ تعالے کے ساتہہ تمسے چاہتا ہون کہ تم مجہے اللہ سبحانہ کو ہبہ کردو وہ بولین بیٹا ملوک ورؤسا کو وہی لوگ ہدیہ مین دیئے جاتے ہین جوکہ ادب وتقوی والے ہوتے ہین انکے سوا اور لوگ اونکے ہدیے کے لایق نہین مین بیٹا ابہی تو ناتجربہ کار ہے تو نہین جانتا ہے کہ تیرے ساتھہ کیا ارادہ ہے ابہی تیرے لئے یہہ وقت نہین آیا ہی وہ لڑکا رک گیا اونسے کچہہ نہ کہا ایک دن یہہ لڑکا لکڑی لینے کے لئے پہاڑ کیطرف گیا اسکے ساتہہ ایک جانور تہا جب وسط پہاڑ مین پہونچا تو سواری سے اوترا لکڑیان چننے لگا اور اونکو رسی مین رکہتا جاتا تہا یہانتک کہ ایک گٹہا جمع کر لیا اوسکو رسی سے باندہا جانور کو ڈہونڈنے لگا تاکہ لکڑیان اوسپر لادے اتنے مین ایک درندہ آیا اوسنے اوسکو پہاڑ کہایا اسنے اپنا ہاتہہ درندے کی گردن مین ڈالا اور اوس سے کہا اے اللہ کے کتے مجہے قسم ہے اپنے مالک کی کہ مین ضرور یہی اپنی لکڑیان تیرے پیٹہہ پر لادونگا جیسے کہ تونے میرے جانور پر ظلم کیا پہر لکڑیان اوسکی پیٹہہ پر لاددین اور اوسکو کہینچکر لے چلے وہ اونکے حکم کا فرمانبردار تہا یہانتک کہ اپنی ماں کے گہر تک پہونچے دروازہ ٹہونکا وہ بولین دروازے پر کون ہے انہون نے کہا ولدک الفقیر الی رحمۃ اللہ رب الارباب اونہون نے دروازہ کہولا جب دیکہا کہ لکڑیان شیر کی پیٹہہ پر لدی ہوئی ہین تو بولین کہ بیٹا یہہ کیا ہے انہون نے قصہ بیان کیا بہت خوش ہوئین اور جان لیا کہ بیشک اللہ جل جلالہ کو اسکے حال پر عنایت ہے اور اوسکو اپنی خدمت کے لئے پسند کر لیا کہنے لگین بیٹا اب تو ملوک کی خدمت کے لایق ہوگیا تو چاہیئے تجہکو اللہ عزوجل کے لئے ہبہ کردیا اور تو اوسکے پاس میری امانت ہے پہر اوسکو رخصت کیا مشایعت کی وعادی پہر چند شعر پڑہے

حکایت شیخ ابو العباس بن عریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض مساجد مین ایک ولی کو دیکہا کہ اونہون نے چراغ روشن کیا ایک چوہا آیا اور بتی لے گیا انکو اونگہہ آگئی تہی پہر بیدار ہوئے اور کہا اے فاسق تو مملکت مین ایسی چیز احداث کرتا ہے کہ مین اوسکا سبب ٹہیرون مینے دیکہا کہ چوہا چراغ کیطرف آتا یا اونہون نے اوسکو منع کیا اوسنے نمانا وہ خفا ہوئے اور چوہے سے کہا گر اوسمین گر اوسمین چوہا آیا اور اوسنے اپنی ناک آگ پر رکہی پہر مر گیا مجہے اس سے تعجب ہوا پہر اس امر کو مینے اونسے پوچہا فرمایا یہہ کیا چیز ہے کہ تو اس سے تعجب کرتا ہے یہہ تو اوسپر تسلیط شرع ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ شاید تسلیط شرع سے اونکی مراد یہہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانور حل وحرم مین مارے جاوین پہر اونمین سے چوہے کو ذکر فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا نام فویسقہ رکہا ہے ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ چوہے نے ایک صوفی کا موزہ کتر ڈالا مینے اونسے سنا کہ وہ چوہے سے یہہ کہتے تہے ع لوکنت من مازن لم تستبح ابلی[1] یعنی اگر مین قوم شجاع وصاحب قوت وسطوت سے ہوتا تو چوہا میرے متاع پر تسلط کی قدرت نرکہتا تمہ بیت کا یہہ ہے

[1] دوسرا مصرعہ یہ ہے بنو اللقیطۃ من ذہل بن شیبانا

ومن اساءۃ اهل السوء احسانا	یجزون من ظلم اهل الظلم مغفرۃ	لکننی من بنی عمرو بن شیبانا

یعنی اگر مین اون لوگون مین سے ہوتا جو کہ صاحب سیوف ماضیہ ہین دشمنون سے انتقام لیتے ہین تو تو مجھہ سے ڈرتا یعنی اگر مین صاحب حال وسیف اللہ سبحانہ کی جانب سے ہوتا تو تو مجھہ سے تعرض کرنے کی طاقت نرکہتا لیکن مین اون لوگون مین سے نہین ہون جو کہ قوت والے ہین اللہ تعالے کیطرف سے محفوظ ہین سو مین محتاج اسکا ہوا کہ اور لوگون کے وصف کے ساتھہ موصوف ہون یعنی مین اون لوگون مین سے ہون جو کہ ظلم کا بدلا مغفرت کے ساتھہ اور برائی کا عوض احسان کے ساتھہ کرتے ہین گو یہہ وصف شرع مین ممدوح و مندوب ہے مگر عرب کے نزدیک مطلقاً ممدوح نہین ہے اسلئے کہ یہہ موذی اسطرف ہوتا ہے کہ بعض بعض پر غالب ہوکے لوٹ مار مچا دین بلکہ حلم عرب کے نزدیک ایسا ہے جیساکہ نابغہ نے کہا ہے ؎

بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا	ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آخر کو دنیا جوان خوبصورت عورت کی صورت مین میرے لئے متصور ہوئی اوسکے ہاتھہ مین جھاڑو تہی جس مسجد مین مین رہتا تہا اوسمین جھاڑو دیا کرتی مینے اوس سے کہا تو کیون آئی اوسنے کہا مین اسلئے آئی کہ تیری خدمت کرون مینے کہا نہین وہ بولی مین ضرور تیری خدمت کرونگی میرے پاس ایک عصا تہا مینے اوس سے اوسکی طرف اشارہ کیا اور اوسکے مارنے کا عزم کیا وہ بڑہیا ہو گئی اور مسجد مین جھاڑو دینے لگی پہر مین اوس سے غافل ہوگیا تو وہ جیسے پہلے تہی ویسی ہو گئی مین اوسکے نکالنے کے لئے کھڑا ہوا وہ پہر عجوز ضعیفہ ہو گئی مینے اوسپر رحم کیا پہر مین اوس سے غافل ہوگیا تو پہر وہ جوان ہو گئی مین اوسپر خفا ہوا مجھے اس سے انزعاج ہوا وہ بولی تو چاہے طول کرے یا قصر کرے مین تو اسیطرح سے تیری خدمت کرونگی اور ایسے ہی مین تیرے بہائیون کی خدمت کرتی رہی ہون پہر اوس دن سے کوئی چیز اسباب سے مجھپر مشکل نہین ہوئی ؛

حکایت شیخ کبیر ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اپنی سیاحت مین ایک رات بلند زمین پہ سویا درندون نے مجھے آکے گھیر لیا اور صبح تک میرے آس پاس کھڑے رہے مینے جیسا انس اوس رات پایا ویسا کبھی نہین پایا جب صبح ہوئی تو میرے دلمین یہہ خطرہ آیا کہ مقام انس باللہ سے مجھے کچھہ حاصل ہوگیا پہر مین ایک وادی مین اترا وہان طیور حجل تہے مینے اونکو نہین دیکھا تہا جب اونکو میری آہٹ معلوم ہوئی تو وہ دفعۃً واحدۃً سب اوڑ گئے میرا دل رعب کے مارے پھڑکنے لگا مینے سُنا کہ کوئی قائل مجھہ سے کہہ رہا ہے کہ اے شخص رات کو تو تجھے درندون سے انس تہا اب تجھے کیا ہوا کہ تو حجل کے اوڑنے سے ڈرتا ہے لیکن رات کو تو ہمارے ساتھہ تہا اور اب تو اپنے نفس کے ساتھہ ہے ایکبار مین اسّی دن تک بھوکا رہا میرے دلمین یہہ خطرہ گزرا کہ مجھے اس امر سے کچھہ نصیب حاصل ہوگیا ناگاہ ایک عورت غار سے نکلی اوسکا مونہہ گویا آفتاب کی روشنی تہا وہ کہنے لگی منحوس ہے منحوس ہے اسّی دن بھوکا رہا تو اپنے عمل کے ساتھہ اللہ پر ناز کرنے لگا مجھے تو چھہ مہینے گزرے ہین کہ مینے اس مدت مین کوئی کہانا نہین چکھا رضی اللہ عنہما ؛

حکایت ذو النون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین لکام کے بعض پہاڑون مین پہرتا تہا ناگاہ دیکھا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا نماز پڑہ رہا ہے اور درندے اوسکے گرد بیٹھے ہوئے ہین جب مین اوسکی طرف متوجہ ہوا تو درندے بہاگ گئے اوسنے نماز مختصر پڑہ کے کہا اے ابو الفیض اگر تو صاف ہوتا تو وحوش تجھکو طلب کرتے پہاڑ تیری طرف جھکتے مینے پوچھا کہ تمنے جو یہہ کہا کہ اگر تو صاف ہوتا اسکے کیا معنی ہین اوسنے کہا یعنی تو خالص اللہ تعالے کے لئے ہو جاوے یہانتک کہ وہ تجھے چاہنے لگے مینے کہا اس امر تک کیونکر وصول ہوا اوسنے کہا تو اس مرتبے کو نہین پہونچیگا یہانتک کہ تو خلق کی حب کو اپنے دل سے نکال ڈالے جیساکہ شرک اوس سے نکل گیا ہے مینے کہا واللہ یہہ تو مجھپر نہایت دشوار ہے اوسنے کہا عارفون پر یہہ کام سب اعمال سے زیادہ آسان ہے

فصل حکایات قلب اشیا کے بیان مین جیسے کھاری پانی کا میٹھا ہونا پتھر مٹی کا سونا

چاندی ہوجانا پانی کا شہد اور دودہ ہوجانا ریت کا ستو بنجانا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین کعبہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اتنے مین ایک شیخ آیا اپنے مونہہ پہ کپڑا ڈالے ہوئے تہا زمزم کیطرف گیا زمزم کے پانی سے اپنی چھاگل کو بہرا اور پیا مینے اوسکا بچا ہوا پانی پیا ناگاہ وہ شہد کے ساتہہ مخلوط تہا اوس سے زیادہ مزے دار پانی مینے کبہی نہین پیا مینے پہرکے دیکہا تاکہ اوسکو دیکہون وہ چلدیا تہا دوسرے دن پہر مین آیا کنوین کے پاس بیٹہہ گیا ناگاہ وہی شیخ مونہہ پہ کپڑا ڈالے ہوئے آیا اور زمزم کے درواز ے مین گہسا ڈول بہرا اور پیا مینے اوسکا بچا ہوا پانی پیا ناگاہ وہ دودہ شکر ملا ہوا تہا مینے کوئی چیز اوس سے زیادہ مزے دار کبہی نہین چکہی رضی اللہ عنہ ؕ

حکایت بعض اہل عبادان کہتے ہین کہ ساٹہہ اوپر کئی برس تک ہمارے یہان کا پانی کہارا ہوگیا ہمارے نزدیک ایک آدمی کنارے والون مین سے صاحب فضل تہا صہر یجون مین کچہہ پانی باقی نہین رہا تہا مغرب کی نماز کا وقت آیا مین اوترا تاکہ نماز کے لئے نہر سے وضو کرون اور مہینا رمضان کا تہا گرمی نہایت سخت تہی ناگاہ مینے اوس شخص کو دیکہا کہ یون کہہ رہا ہے اے میرے سید کیا تو میرے عمل سے راضی ہوا کہ مین تجہہ سے کوئی تمنا کرون کیا تو میری طاعت سے خوش ہوا کہ مین تجہہ سے سوال کرون اے میرے سید حمام کا دہوون اوسکے لئے بہت ہے جو تیری نافرمانی کرے اے میرے سید اگر مین تیرے غضب سے نہ ڈرتا تو پانی کو نہ چکہتا پہر اوسنے اپنی ہتیلی مین پانی لیا اور کہارا پانی پی گیا اوسنے جو کہاری پانی پر صبر کیا مجہے اس سے تعجب ہوا پہر مینے اوس جگہہ سے پانی لیا جہان سے اوسنے لیا تہا ناگاہ وہ شکر کی مثل تہا مینے پیا یہانتک کہ مین سیراب ہوگیا اور اسی شخص نے مجہے خبر دی کہ اوسنے خواب مین دیکہا کہ کوئی آدمی اوس سے کہرہا ہے کہ ہم تیرے گہر کی تعمیر سے فارغ ہوچکے اگر تو اوسکو دیکہے تو تیری آنکہین ٹہنڈی ہوجاوین اور ہمکو حکم ہے کہ ہم سات دن تک اوسکی درستی سے جلد فارغ ہوجاوین اوس گہر کا نام دارالسرور ہے سو تو خیر کے ساتہہ خوش ہوجا پہر جب ساتوان دن آیا اور وہ جمعے کا دن تہا وہ سویرے سے وضو کے لئے گیا نہر مین اوترا اوسکا پاؤن پہسل گیا ڈوب گیا ہمنے اوسکو نماز کے بعد نکالا اور دفن کردیا تیسری رات کے بعد مینے اوسکو خواب مین دیکہا وہ سبز لباس پہنے ہوئے تہا مینے اوس سے اوسکا حال پوچہا اوسنے کہا کریم نے مجہے دارالسرور مین اوتارا اوس عیش و آرام مین جو کہ اوسمین میرے لئے تیار کیا گیا تہا مینے اوس سے کہا تو میرے لئے بیان کر کہا ہیہات ہیہات جو کچہہ اوسمین ہے اوسکے وصف سے وصف کرنیوالے عاجز ہین کاش میرے گہر والے جان لیتے کہ اونکے لئے بہی میرے ساتہہ مکان تیار کئے گئے ہین اوسمین وہ چیزین ہین جنکو اونکے جی چاہتے ہین ہان اور میرے اخوان کے لئے بہی اور تو بہی انشاء اللہ تعالے اونکے ساتہہ ہے ؕ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین اپنے کسی کام کے لئے مکلا مین جنگل مین جارہا تہا کہ ناگاہ ایک آدمی کانٹے دار درخت کے گرد پہر رہا تہا اور اوسمین سے تازی کہجورین کہاتا تہا مینے اوسکو سلام کیا اوسنے کہا وعلیک السلام آگے بڑہ اور کہا مین اپنی اونٹنی پر سے اوترا درخت کیطرف گیا جب مین اوسمین سے کہجور لیتا تہا تو وہ کانٹا ہوجاتی تہی اوس شخص نے تبسم کیا اور کہا ہیہات اگر تو خلوت مین اوسکی فرمانبرداری کرتا تو وہ تجہے جنگلو مین کہجورین کہلاتا رضی اللہ عنہ ؕ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جنگل مین ذوالنون رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تہا ہم ببول کے درخت کے نیچے اوترے مینے کہا یہ کیا اچہی جگہہ ہے اگر اوسمین کہجورین ہوتین ذوالنون نے تبسم کیا اور کہا تم کہجورین چاہتے ہو پہر درخت کو ہلایا اور کہا مین تجہے اوسکی قسم دیتا ہون جسنے تیری ابتدا کی اور تجہکو درخت پیدا کیا کہ تو ہمپر پکی کہجورین گرادے پہر اوسکو ہلایا اوسمین سے پکی کہجورین گرین ہمنے اونکو پیٹ بہرکے کہایا پہر ہم سورہے جب ہم بیدار ہوئے تو پہر درخت کو ہلایا اوسمین سے کانٹے گرے ؕ

حکایت محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین بیت المقدس کی راہ مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تہا قیلولے کیوقت درخت انار کے نیچے اوترے ہمنے کئی رکعت نماز پڑہی انار کی جڑ سے مینے یہہ آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے ابو اسحق تم ہمسے کچہہ کہاکے ہمارا اکرام کرو ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اپنا سر جہکا یا اوسنے تین بار یہی کہا پہر اوسنے مجہسے کہا اے محمد تو ہمارا شفیع ہو جا کہ وہ ہم سے کچہہ کہا لیوین مینے ابراہیم سے عرض کیا اے ابو اسحق آپنے سنا وہ کہڑے ہوئے اور دو انار لئے ایک اونہون نے کہایا دوسرا مجہے دیا مینے اوسکو کہایا وہ ترش تہا اور یہہ درخت چہوٹا تہا جب ہم زیارت کرکے لوٹے تو ناگاہ وہ درخت بہت بلند ہوگیا تہا اور اوسکے انار شیرین تہے اور ہر سال دو بار پہلنے لگا لوگون نے اوسکا نام رمانۃ العابدین رکہدیا اوسکے سایے مین عابد لوگ رہتے تہے ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم عسقلان مین تہے ایکجوان آدمی ہمارے پاس آیا جایا کرتا تہا ہمارے ساتہہ بات چیت کیا کرتا تہا جب ہم باتون سے فارغ ہوتے تو وہ نماز پڑہنے کہڑا ہوتا تہا ایک دن اوسنے مجہے رخصت کیا اور کہا کہ مین اسکندریہ کو جاتا ہون مین اوسکی مشایعت کے لئے گیا اور چند درہم ہمنے اوسکو دیے اوسنے لینے سے انکار کیا مینے دینے مین اصرار کیا اوسنے اپنی چہاگل مین مٹہی بہر ریت ڈالی اور دریا کا پانی بہرا اور ایک کلمہ کہا ناگاہ وہ نہایت میٹہا ستو ہوگیا پہر کہا جسکا سال اوسکے ساتہہ ایسا ہو وہ تیرے درہمونکا محتاج ہوگا ؛

حکایت ابو زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابو علی سندی میرے اُستاذ میرے پاس تشریف لائے اونکے ہاتہہ مین ایک تہیلی تہی اوسکو ڈالدیا ناگاہ وہ سب جواہر تہے مینے کہا یہہ آپکے نزدیک کہانسے آئی فرمایا کہ مین ایک وادی مین گیا وہ چراغ کی طرح چمک رہی تہی اوسمین سے مین یہہ اوٹہا لایا ؛

حکایت شیخ ابوبکر کتانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن مکے کی راہ مین رستہ بہول گیا ناگاہ ایک ہمیانی چمک رہی تہی دیکہا تو وہ اشرفیان تہین مین نے قصد کیا کہ اوسکو اوٹہاؤن فقراء مکہ کو تقسیم کردون ہاتف نے ندا کی کہ اگر تو اسکو لیگا تو ہم تجہسے تیرا فقر چہین لینگے ؛

حکایت عطاء ازرق رضی اللہ عنہ کو اونکی بی بی نے دو درہم دئے اور کہا انکا آٹا خرید لاؤ وہ بازار گئے وہان ایک غلام کو روتے دیکہا اوس سے پوچہا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا میرے مالک نے مجہے دو درہم کوئی چیز خریدنے کے لئے دئے تہے وہ گر گئے مین ڈرتا ہون کہ وہ مجہے ماریگا عطاء نے اپنے پاس کے دونون درہم اوسکو دیدئے یہہ چلے آئے شام تک نماز پڑہتے رہے انتظار کیا کہ کچہہ فتوح ہو کچہہ نہ ملا ایک نجار انکا دوست تہا اوسکی دکان پر بیٹہہ گئے اوسنے کہا یہہ لکڑی کا برادہ ہے اسمین سے کچہہ لیلو شاید تمہین حاجت ہو اس سے تنور گرم کرنا ابہی میرے پاس کچہہ نہین ہے کہ تمہاری خبرگیری کرون انہون نے برادہ لیکے اپنی تہیلی مین رکہہ لیا اور گہر کو گئے دروازہ کہولا تہیلی کو گہر مین ڈالدیا اور مسجد کو چلے گئے وہان عشا کی نماز پڑہی اور بیٹہہ گئے یہانتک کہ کچہہ رات گذر گئی غرض یہہ تہی کہ گہر والے سو رہین تاکہ انسے نہ لڑین پہر گہر مین آئے یہان اونکو روٹی پکاتے پایا پوچہا یہہ آٹا تمہارے پاس کہانسے آیا اونہون نے کہا یہہ اوس آٹے مین کا ہے جو تم تہیلی مین لائے ہو اب آیندہ جس شخص سے تمنے آٹا خریدا ہے اوسی کے ہان سے لایا کرنا انہون نے کہا انشاء اللہ تعالے یہی کرونگا ؛

حکایت شیخ کبیر عارف ربانی عیسی معروف بہ ہتّار یمنی رضی اللہ عنہ کسی دن ایک فاحشہ عورت پر گزرے اوس سے کہا مین بعد عشا کے تیرے پاس آؤنگا وہ خوش ہوئی اوسنے بناؤ سنگار کیا جن لوگون نے شیخ سے یہہ بات سنی اونکو تعجب ہوا جب وقت آیا تو اوسکے یہان گئے اوسکے گہر مین دو رکعت نماز پڑہی پہر نکلے اوسنے کہا آپ تو جاتے ہو انہون نے کہا مقصد حاصل ہوگیا اوسکی حالت بدل گئی شیخ کے بعد تائب ہوکے نکلی اور اپنے مال و متاع سے علحدہ ہوگئی شیخ نے اوسکا نکاح کسی فقیر سے کردیا اور کہا عصیدہ پکاؤ ولیمہ کرو اور سالن نہ خریدو لوگ عصیدہ پکاکے شیخ کے پاس لائے اس عورت کا

ایک امیر آشنا تہا کسی نے اوس سے جاکے کہا کہ فلان عورت نے توبہ کی امیر نے کہا تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا واللہ وہ توبہ کر چکی اور نکاح بہی اوسکا ایک فقیر سے ہوگیا اور اونہون نے عصیدی کے ساتھہ ولیمہ کیا ہے اوسکو شیخ کے سامنے لائے ہین اور سالن اونکے پاس نہین ہے امیر نے شراب کے دو شیشے نکالے اور اوس شخص سے کہا کہ تو انکو شیخ کے پاس لیجا اور اونسے میرا سلام کہہ اور یہہ کہہ کہ مینے سُنا مجھے خوشی ہوئی مجھے یہہ خبر پہونچی کہ آپکے نزدیک ولیمے کے لیئے سالن نہین ہے سو آپ یہہ لیوین اسکا سالن بنائین اس سے فقرا کی فضیحت اور استہزا چاہا تہا جب امیر کا قاصد شیخ کے قریب پہونچا فرمایا تونے دیر کی پہر اوس سے ایک شیشہ لیا اوسکو ہلایا پہر اوسکو روٹی پر ڈالا پہر دوسرے شیشے کو بہی ایسا ہی کیا قاصد سے کہا بیٹہہ جا تو بہی کہا قاصد کہتا ہے مینے کہایا نہایت عمدہ گہی تہا اوس سے بہتر مینے کبہی نہین دیکہا تہا پہر وہ شخص لوٹ کے امیر کیطرف گیا اور اس قصے کی اوسکو خبر دی امیر خود آیا یہہ معاملہ دیکہکے حیران ہوگیا اوسنے بہی شیخ کے ہاتہہ پر توبہ کی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے اس قصے کو سُنا یہہ مشہور ہے شیوخ کبار نے اسکو روایت کیا ہے ؛

حکایت ابو سلیمان مغربی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین پہاڑ سے لکڑیان لایا کرتا اوسکی قیمت سے قوت بسری کیا کرتا تہا اور مقصود میرا اس کام سے توقی وتحری تہا مینے خواب مین ایک جماعت بصرے والون کی دیکہی کہ اونمین حسن بصری فرقد سنجی مالک بن دینار رضی اللہ عنہم تہے مینے اونسے اپنے حال کا علم پوچہا مینے کہا آپ لوگ مسلمانون کے امام ہو آپ مجھے وہ حلال بتاؤ جسمین اللہ تعالے کا مؤاخذہ اور مخلوق کی منت نہو اونہون نے میرا ہاتہہ پکڑا اور مجھے طرسوس سے نکالکے ایک برج مین لیگئے جہان مُبارٔی تہی مجھسے کہا یہہ وہ حلال ہے جسمین نہ اللہ تعالے کا کوئی مواخذہ ہے نہ اسمین کچہہ مخلوق کی منت ہے مین تین مہینے تک وہان ٹہیرا رہا اونمین سے بٹہون کے پکاکے دار السبیل مین کہایا کرتا تہا اسکا قصہ ظاہر ہوگیا مینے کہا یہہ فتنہ ہے پہر مین دار السبیل سے نکل گیا تین مہینے تک اور اونکو کہاتا رہا اللہ تعالےٰ نے میرا قلب پاک کردیا یہانتک کہ مینے کہا اگر اہل جنت کا یہہ دل ہوگا تو واللہ العظیم وہ نہایت پاکی مین ہین میری یہہ حالت ہوگئی تہی کہ مجھے مخلوق کے کلام کے ساتھہ انس نہین رہا تہا مین ایک دن کسی صہریج کیطرف گیا اوسکے پاس بیٹہہ گیا ناگاہ ایک جوان آدمی لاتش کیطرف سے آیا طرسوس کو جاتا تہا میرے پاس لکڑی کی قیمت سے کچہہ ٹکڑے باقی رہگئے تہے مینے کہا کہ مین تو حباری پر قناعت کرچکا ہون یہہ ٹکڑے اس فقیر کو دیدون یہہ جب طرسوس مین پہونچیگا تو انسے کوئی چیز کہانے کی خرید لیگا جب وہ میرے قریب آیا تو مینے اپنا ہاتہہ جیب مین ڈالا تاکہ ٹکڑونکا کپڑا نکالون ناگاہ اوس فقیر نے اپنے ہونٹ ہلائے جتنی زمین میرے اردگرد تہی وہ سب سونا ہوگئی اوسکی اسقدر چمک دمک تہی کہ قریب تہا کہ میری بصر کو خطف کردے مجھے اوسکی بڑی ہیبت ہوئی وہ گزرتا ہوا چلا گیا اوسکی ہیبت کے مارے اتنی قدرت نہ ہوئی کہ مین اوسکو سلام کرتا اسکے بعد بعض ایام مین طرسوس کے باہر کسی برج کے نیچے پہر مینے اوسکو بیٹہا ہوا دیکہا اوسکے آگے چہاگل رکہی ہوئی تہی اوسمین پانی تہا مینے اوسکو سلام کیا پہر اوس سے نصیحت کی درخواست کی اوسنے اپنا پاؤن پہیلایا اور پانی کو اونڈیل دیا پہر کہا کہ کثرت کلام کی حسنات کو اسطرح جذب کرتی ہے جسطرح زمین نے اس پانی کو جذب کرلیا تو کہڑا ہو جا یہہ بات تجھے کفایت کرتی ہے ؛

١٥ نام پرندہ ١٢

حکایت ابو الحارث اولاسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قیدیون کے فدیے مین حاضر تہا مین دیکہتا تہا کہ جو قیدی جسوقت جہاز سے نکلتا تو سلطان کا مال لیتا مینے کہا قسم ہے اللہ تعالے کی کہ ان لوگون مین کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ اس مال سے بچے کئی دن کے بعد ایک بوڑہا آدمی اوترا اوسپر اشرفیان خلعت طعام پیش کیا اوسنے کچہہ نہ لیا مینے اپنے جی مین کہا اللہ اکبر پہر مین اوسکے پیچہے چلا یہانتک کہ مینے اوسکو ملا لیا کئی درہم وجہ حلال کے میرے پاس تہے اونکو مینے اوسپر پیش کیا اور مینے کہا حمد ہے اوس اللہ کو جسنے زمین کو اپنے ولی سے خالی نہین رکہا اوسنے اونکو قبول نہین کیا کنکریان دریا کے کنارے پر پڑی ہوئی تہین اوسنے اپنا ہاتہہ اونپر مارا ناگاہ وہ سرخ سبز یاقوت ہوگئین پہر مجھہ سے کہا جسکا حال اپنے مولی کے ساتھہ یہہ ہو اوسکو

درہمون کی کیا حاجت ہے مینے کہا یا حبیبی آپ بلد روم مین کیا کرتے تھے اور آپکا اوسکے ساتھہ یہہ حال ہے کہا ہان مین تجہ سے کہتا ہون مینے اپنے اور اوسکے درمیان مین برائی کے ادب کو چھوڑ دیا تھا سو اوسنے مجھے قید کے ساتھہ عذاب کیا مینے توبہ کی اوسنے قبول فرمائی پھر مجھے شرم آئی کہ مین بلد روم سے نکلون اور مسلمانون کو اوسمین چھوڑ جاؤن سو اونکے نکلنے کے لئے مینے تاخیر کی ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین اور محمد عابد نام ایک آدمی جمعے کے دن بیت المقدس سے نکلے رملی کو جاتے تھے ہم ایک گھاٹی پر چڑہے ناگاہ ہمنے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے کیا وحشت ہے اوس آدمی کو جسکا تو انیس نہوا اور کیا تنگ رستہ ہے وہ جسکا تو راہ بتانے والا نہو پھر ہم اور چڑہے ناگاہ ایک عورت بالون کا جبہ پہنے صوف کی اوڑہنی اوڑہے ہاتھہ مین عصا لیئے ہوئے ہمکو ملی ہمنے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا اور کہا کہان جاتے ہو ہمنے کہا رملی کو اوسنے کہا رملی کو جاکر کیا کروگے ہمنے کہا ہمارے وہان دوست آشنا ہین کہنے لگی بڑا دوست تمہارے دلون سے کہان گیا ہمنے کہا وہ تو ہمارا دوست اور مومنین کا دوست ہے اوسنے کہا وہ تمہارا دوست اور مومنین کا دوست زبان سے ہے اور وہ میرا دوست میری زبان و دل دونون سے ہے ہمنے کہا تو تو ہمکو حکیمہ معلوم ہوتی ہے مگر تجہہ مین ہم ایک زلت دیکھتے ہین اوسنے کہا وہ کیا ہے ہم نے کہا جوان عورت بغیر محرم کے سفر کرتی ہے اوسنے یہہ آیت پڑہی ان ولیی اللّٰہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین مینے چند درہم اپنی چادر سے نکالکے اوسکو دیئے اوس نے کہا یہہ تیرے پاس کہان سے آئے مینے کہا مین مباحی آدمی ہون اشیاء مباحہ سے لیتا ہون اوسنے کہا ہان یہہ ضعیف کا کسب ہے مینے کہا ایضعف کیا ہے کہا ضعف یقین ہمنے کہا یقین کی کیا علامت ہے اوسنے کہا تو یقین کے درجے کو نہ پہونچے گا یہانتک کہ تو مقراض کو اپنے گوشت پر رکھے جسکو تونے غیر رضاء مولی پر پرورش کیا ہے پھر تو اوسکو گلا دے یہانتک کہ دوسرا گوشت اوسکی رضا مین اوگے ہمنے کہا ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی علامت و دلالت ہوتی ہے سو تیری دلالت کیا ہے اوسنے اپنا ہاتھہ زمین پر مارا مٹھی بھر کنکریان لین پھر کہا اے ضعیف الیقین یہہ لے محمد نے اونکو لیلیا ناگاہ وہ سب اشرفیان تہین پھر محمد سے کہا تو انکو لیلے یہہ نہ کسی ترازو کے پلّے مین داخل ہوئی ہین نہ تجھسے پہلے کسی بنی آدم کی ہتیلی مین آئی ہین پھر اوسنے مجھہ سے کہا یہہ مینے تجکو اس لئے دی ہین کہ تو انسے بہاگا ہے پھر کہا تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا رملی کو کہا یہہ ہے رملہ ناگاہ ہم رملے کی دیوارون کے پاس تہے پھر ہم اوسکے اندر گئے لوگ جمعے کی نماز سے فارغ ہوچکے تہے محمد نے اون اشرفیون کی عسقلان مین ایک مسجد بنادی وہ آجتک مسجد مباحی کے ساتھہ مشہور ہے رضی اللّٰہ عنہا ❊

حکایت عبد الواحد بن زید رضی اللّٰہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اور ایوب سختیانی رضی اللّٰہ عنہ نے سفر کیا ہم ملک شام کی کسی راہ مین چلے جاتے تہے کہ ناگاہ ایک آدمی سیاہ فام لکڑی کا بہارا اوٹہائے ہوئے چلا آتا ہے ہمنے کہا یا اسود تیرا رب کون ہے اوسنے کہا تو مجھہ سے آدمی سے یہہ کہتا ہے پھر اوسنے آسمان کیطرف اپنا سر اوٹہایا اور کہا الٰہی تو ان لکڑیونکو سونا کردے ناگاہ وہ سونا ہوگئین پھر کہا تمنے یہہ دیکہا ہمنے کہا ہان اوسنے کہا الٰہی تو انکو لکڑیان کردے وہ لکڑیان ہوگئین جیسے پہلے تہین پھر کہا عارفون سے سوال کرو اونکے عجائب فنا نہین ہوتے ہین ایوب کہتے ہین کہ مین حیران رہگیا کالے غلام سے پشیمان ہوگیا مجھے اوس سے اتنی شرم آئی کہ اس سے پہلے کبھی مین کسی سے نہین شرمایا تہا پھر مینے اوس سے کہا تیرے پاس کچہہ کہانا بھی ہے اوسنے اپنے ہاتھہ سے اشارہ کیا ناگاہ ہمارے روبرو ایک جام آگیا اوسمین برف سے زیادہ سفید اور مشک سے بڑہکر خوشبودار شہد تہا اوسنے کہا کہا قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین کہ یہہ مکہی کے پیٹ سے نہین نکلا ہے پھر ہمنے اوسکو کہایا اوس سے زیادہ میٹھی کوئی چیز ہم نے نہین دیکھی ہمکو اس سے تعجب ہوا اوسنے کہا وہ عارف نہین ہے جو کرامتون سے تعجب کرے جو شخص اون سے تعجب کرے تو جان رکھہ کہ وہ اللّٰہ تعالےٰ سے دور ہے اور جو شخص نشانیان دیکھہ کے اللّٰہ تعالےٰ کی عبادت کرے وہ اللّٰہ تعالےٰ کے ساتھہ جاہل ہے رضی اللّٰہ عنہ ❊

حکایت ذو النون مصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کسی جنگل مین جا رہا تہا ناگاہ ایک آدمی گہاس کا تہمد باندہے ہوئے ملا مینے اوسے سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پہر کہا اے جوان تو کہان کا ہے مینے کہا مصر کا کہا کدہر جاتا ہے مینے کہا مولی کے ساتہہ انس ڈہونڈتا ہون اوسنے کہا تو دنیا وعقبی کو ترک کر تیرے لئے طلب ٹہیک ہوجاویگی اور تو انس مولی تک پہونچ جاویگا مینے کہا یہ بات تو ٹہیک ہے لیکن تو اسکو میرے لئے بیان کر کہا جو تجکو دیا گیا ہے کیا ہم اوسمین متہم ہین ہم تو جو تو کہتا ہے اوس سے بہتر دیئے گئے ہین یعنی معرفت مینے کہا مین تمہین تہمت نہین لگاتا لیکن مین چاہتا ہون کہ تم نور پر نور میرے لئے زیادہ کرو اوسنے کہا اے ذوالنون تو اپنے اوپر دیکہہ مینے دیکہا تو آسمان وزمین سونے کیطرح چمک دمک رہا تہا پہر کہا اپنی آنکہہ بند کر مینے بند کرلی ناگاہ وہ دونون جیسے تہے ویسے ہوگئے مینے کہا اسطرف راہ کیونکر ہے اوسنے کہا تفرد للفرد ان کنت لہ عبد یعنی تو اکیلے کے لئے اکیلا ہوجا اگر تو اوسکا بندہ ہے رضی اللہ عنہما امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین یہہ گمان کرتا ہون کہ یہہ عین معرفت نہین ہے لیکن معرفت پر دلیل ہے اسلئے کہ ان لوگون کے نزدیک کرامت استقامت پر دلالت کرتی ہے اور استقامت نہین ہوتی مگر ان لوگون کے لئے جو عارف باللہ ہین اور عبد کا لفظ سجع کی رعایت کے لئے سکون دال کے ساتہہ ہے ؁

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجہے بعض اخیار نے خبر دی کہ ایک شخص دریاے عدن کے کنارے پر تہا اتنے مین شہر کا دروازہ بند ہوگیا یہہ باہر رہگیا اندر نہ جا سکا رات کو کنارے پر رہا اور رات کا کہانا اسکے پاس نتہا اسنے شیخ ریحان کو کنارے پر دیکہا اونکے پاس گیا اور کہا یاسیدی لوگون نے دروازہ بند کردیا مین باہر رہ گیا اور میرے پاس رات کا کہانا نہین ہے مین آپسے چاہتا ہون کہ آپ مجہے ہریسہ کہلائین شیخ ریحان نے کہا اسکو تو دیکہو یہہ مجہہ سے رات کا کہانا طلب کرتا ہے اور وہ بہی نہین چاہتا مگر ہریسہ گویا مین مہرّس ہون کہ ہریسہ پکاتا ہون اوس شخص نے کہا یاسیدی آپ تو مجہے ضرور ہی ہریسہ کہلائین پہر وہ کہتا ہے کہ مجہے نہین معلوم مگر فی الحال گرم گرم ہریسہ حاضر ہوگیا مینے کہا یاسیدی گہی رہگیا شیخ نے کہا اس فاعل تارک کو تو دیکہو کہ ہریسہ کہانے پر بہی راضی نہین ہوتا مگر گہی کے ساتہہ مین گہی والا ہون کہ گہی بیچتا ہون مینے کہا یاسیدی مین تو بغیر گہی کے نہ کہاؤنگا شیخ نے کہا یہہ چہاگل دریا پر لیجا پانی لے آ کہ مین وضو کرون مین جاکے اوسکو بہر لایا شیخ نے مجہہ سے چہاگل لیلی اور اوسمین سے ہریسے پر گہی ڈالدیا مینے اوس سے کہایا اوسکی مثل مینے کبہی نہین چکہا رضی اللہ عنہ ؁

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجہے بعض صالحین نے خبر دی کہ وہ یمن مین ایک جماعت صالحین کے ساتہہ جمع ہوئے ایک شخص نے اونمین سے مٹہی بہر ہوا لیکے اونکے مونہہ مین رکہدی ناگاہ وہ شہد تہا رضی اللہ عنہ ؁

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بعض ابدال کے نکاح مین حاضر ہوا دولہ دولہن دونون ابدال تہے حاضرین مین سے ہر ایکنے اپنا ہاتہہ ہوا کیطرف مارا اور کوئی چیز لیکے اوسکو ڈالدیا کسی نے موتی کسی نے یاقوت کسی نے اور کچہہ اسکے مشابہ حضرت جنید فرماتے ہین کہ مینے اپنا ہاتہہ ہوا کیطرف مارا مینے زعفران لی پہر اوسکو ڈالدیا خضر علیہ السلام نے مجہہ سے فرمایا کہ جماعت مین سے تیرے سوا اور کوئی ایسا نہین ہے کہ شادی کے لائق ہدیہ لایا ہو ؁

حکایت شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جدے کے دریا مین تہا اور میرے ساتہہ میرا ایک دوست تہا اوسکو بہت پیاس لگی میرے پاس ایک چادر تہی اوسکے سوا میرے پاس اور کچہہ نتہا مینے اوسکے عوض مین پانی خریدنا چاہا مگر کسی نے نہ بیچا مینے اپنے دوست سے کہا کہ تو اس چادر کو جہاز کی رئیس کے پاس لیجا وہ چہاگل لیکے اوسکے پاس گیا اوسنے اوسکو جہڑکا اور اوسپر جہنجہلا اور چہاگل اوسکے ہاتہہ سے لیکے پہینک ماری مگر دریا مین نہ گری بلکہ جہاز ہی مین گری وہ لوٹ کے میرے پاس آیا مینے اوسکی ذلت وانکسار وشدت حاجت دیکہے پہر مینے معلوم کیا کہ بیشک اللہ تعالے اوسکو

پیاسا نہ چھوڑیگا مینے چھاگل کو لیکے دریا کے پانی سے بھرا اوسنے وہی پانی پیا یہانتک کہ سیراب ہوگیا پھر مینے پیا مین بھی سیراب ہوگیا اور جو لوگ میرے قریب تھے اور اونکے پاس پانی تھا اونھون نے بھی پیا پھر مینے دوبارہ اوسکو بھرا اوس سے آگو ندہا جب ہمکو استغنا حاصل ہوگیا تو اسکے بعد پھر مینے اوسکو بہا یا پانی کو کھارا پایا مین سمجھہ گیا کہ جب حاجت یقینی ہوتی ہے تو اوسوقت قلب اعیان ہوجاتا ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض شیوخ کہتے ہین کہ مین کسی سفر مین ایک جماعت فقرا کے ہمراہ تھا ہم دریا کی کھاڑی پر پہونچے ہم اوسمین گھسے یہانتک کہ اوسکے وسط مین پہونچے مینے ایک جوان آدمی کو جماعت مین سے دیکھا کہ چُلّو سے پانی پی رہا ہے مینے اپنے جی مین کہا کیا یہہ پانی میٹھا ہے مینے بھی چلو بھر کے چکھا مینے اوسکو کھارا پایا مینے اوس سے کہا بیٹے تو مجھے پانی پلا اوسنے مجھہ سے کہا چچا پیو مینے کہا وہ تو گرم ہے مینے اس بات سے اوسکا حال چھپانا چاہا پھر مینے اوسکو ایک برتن مٹی کا دیا اوسنے بیچ پانی مین سے برتن کو بھر دیا مینے اور سب جماعت نے اوسکو پیا وہ میٹھا پانی تھا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس قول کے معنی کہ مینے اوسکا حال چھپانا چاہا یعنی مینے اس کرامت کے ظہور کو اوس سے چھپایا اور اوسکو وہم مین ڈالا کہ یہہ پانی ہرایک کے لئے شیرین ہے قابل پینے کے ہے لیکن گرم ہے مین چاہتا ہون کہ اسکو مٹی کے برتن مین سرد کرون چونکہ عادۃً اور عرفاً دستور ہے کہ لڑکے جوان پانی وغیرہ بھرنے کی خدمت کیا کرتے ہین اسلئے اوس سے کہا کہ برتن مین پانی بھر دے غرض یہہ تھی کہ اوسکا حال اوس سے مستور رہے تاکہ وہ یہہ نہ سمجھے کہ وہ بسبب اس کرامت کے جماعت سے ممیز ہے باوجود اسکے کہ وہ نوعمر گبرو تھا اوسپر عجب کا خوف تھا اور یہہ شیخ ابوزید قرطبی رضی اللہ عنہ ہین؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جنگل مین قافلے کے ساتھہ جارہا تھا مینے ایک عورت کو قافلے کے آگے جاتے دیکھا مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ عورت کمزور ہے قافلے کے آگے بڑھ گئی ہے تاکہ قافلے سے منقطع نہوجاوے میرے پاس کچھہ درہم تھے مینے اونکو اپنی جیب سے نکالا اور اوس سے کہا کہ تو انکو لیلے جب قافلہ اوترے تو مجھے تلاش کرلینا کہ مین تیرے لئے کچھہ جمع کرون کہ تو اوس سے کوئی سواری کرایہ کرلے اوسنے اپنا ہاتھہ بڑھایا اور ہوا مین سے کوئی چیز مٹھی مین لی ناگاہ اوسکے ہاتھہ مین دراہم تھے وہ درہم اوسنے مجھے دیئے اور کہا تونے درہم جیب سے لئے اور ہم نے غیب سے رضی اللہ عنہا

حکایت ایک صالح آدمی جنگل مین جارہے تھے ناگاہ اونکو ایک فقیر ملا وہ ننگے پاؤن ننگے سر جارہا تھا اوسکے پاس دو کپڑے تھے ایک کا تہمد باندہا تھا دوسرا اوڑہا تھا اور اوسکے ساتھہ نہ زاد تھا نہ ڈولچی مینے اپنے جی مین کہا کہ اگر اسکے ساتھہ ڈولچی رسی ہوتی تو خوب ہوتا جب پانی کی ضرورت ہوتی تو اوس سے بھر کے وضو کرتا نماز پڑہتا پھر مین اوس سے ملا دوپہر کی گرمی بہت سخت تھی مینے اوس سے کہا اے جوان اگر تو اس کپڑے کو جو تیرے کاندہے پر ہے اپنے سر پر رکھہ لیتا دہوپ سے بچاؤ کرتا تو تیرے لئے بہتر تھا اوسنے سکوت کیا اور چلتا رہا گھڑی بھر کے بعد مینے کہا تو ننگے پاؤن ہے یہہ میری جوتیان ہین گھڑی بھر انکو مین پہنون گھڑی بھر تو پہن اوسنے کہا کہ مین تجھے دیکھتا ہون کہ تو فضول باتین بہت کرتا ہے کیا تونے حدیث نہین لکھی مینے کہا ہان کہا تو تونے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ حدیث نہین لکھی من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ پھر وہ چپ ہورہا اور ہم چلتے رہے مجھے پیاس لگی اور ہم دریا کے کنارے پر تھے اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا تو پیاسا ہے مینے کہا نہین پھر ہم گھڑی بھر اور چلے پیاس نے مجھے بہت ستایا پھر اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا تو پیاسا ہے مینے کہا ہان تو اسجگہہ میرے ساتھہ کیا کرسکتا ہے اوسنے ڈولچی مجھہ سے لی اور دریا مین گھس گیا پانی بھر کے لے آیا کہا پی مینے اوسکو پیا نیل کے پانی سے شیرینی اور صفائی رنگ مین بڑھکر تھا اور اوس مین گھاس تھی پھر مینے اپنے جی مین کہا کہ یہہ ولی اللہ ہے لیکن ابھی مین اس سے کچھہ نہ کہون یہانتک کہ جب ہم منزل پر پہونچ جاوینگے تو اوسوقت اس سے صحبت کا سوال کرونگا جب منزل کے قریب آئے تو وہ ٹھیر گیا اور کہا تجھے کیا زیادہ پسند ہے تو چلے یا مین چلون مینے اپنے جی مین کہا کہ اگر یہہ آگے بڑھ جاویگا تو مجھسے فوت ہوجائیگا تو مین ہی آگے بڑھ کے کسی جگہہ بیٹھہ جاؤن جب وہ آویگا تو اوس سے صحبت کا سوال کرونگا اوسنے کہا اے ابوبکر تو اگر چاہے تو آگے جا مین بیٹھہ جاؤن اور اگر تو چاہے

تو پیچھے رہ جا تو میرے ہمراہ نہین رہ سکیگا پہر وہ مجھے چہوڑ کے چلا گیا مین منزل مین پہونچا وہان میرا ایک دوست تہا اوسکے گہر مین ایک بیمار تہا مینے اونسے کہا کہ تم اس پانی سے لیکے بیمار پر چہڑکو اونہون نے چہڑکا وہ بیمار اللہ تعالے کے حکم سے اچہا ہو گیا مینے اوس شخص کا حال پوچہا اونہون نے کہا ہم نے اوسکو نہین دیکہا رضی اللہ عنہ ✤

فصل اس امر کے بیان مین کہ اللہ عزوجل اپنے اولیا و احبا کو وقوع حادثے سے پہلے اطلاع فرما دیتا ہے

حکایت بعض اصحاب سری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت سری رضی اللہ عنہ کی شاگرد تہی اوسکا لڑکا معلم کے پاس تہا معلم نے اوسکو پن چکی کیطرف بہیجا وہ پانی مین اوترا اور ڈوب گیا معلم نے سری سے اسکی اطلاع کی سری نے فرمایا کہڑے ہوا وسکی مان کے پاس چلین پہر یہہ اوسکے پاس گئے سری نے پہلے علم صبر مین پہر علم رضا مین کلام کیا عورت نے کہا یا استاذ اس سے آپکی کیا غرض ہے انہون نے فرمایا تیرا بیٹا ڈوب گیا اوسنے کہا میرا بیٹا انہون نے کہا ہان اوسنے کہا بیشک اللہ عزوجل نے یہہ نہین کیا پہر سری نے صبر و رضا مین اپنے کلام کو دوہرایا اوسنے کہا میرے ساتہہ کہڑے ہو یہہ اوسکے ہمراہ کہڑے ہوئے یہانتک کہ نہر پر پہونچے اوسنے کہا کہان ڈوبا ہے لوگون نے کہا اسجگہہ اوسنے چلا کے کہا بیٹا محمد اوسنے جواب دیا لبیک یا اماہ پہر وہ پانی مین اوتری اور اوسکا ہاتہہ پکڑا پہر اوسکو اپنے گہر لے آئی سری نے جنید رضی اللہ عنہ کیطرف التفات کیا اور کہا یہہ کیا ہے جنید نے فرمایا مین کہون سری نے فرمایا کہو اونہون نے کہا کہ جو حقوق اللہ عزوجل کے اوپر ہین وہ اونکی رعایت کرتی ہے اور جو شخص ایسا ہوتا ہے اوسکا حکم یہہ ہے کہ اوسپر کوئی حادثہ نہین گزرتا یہانتک کہ اوسکو اوسکا علم دیا جاتا ہے اور چونکہ یہہ حادثہ نہ ایسا تہا کہ اسکا علم اوسکو نہین دیا گیا اسلیئے اوسنے انکار کیا اور کہا میرے رب اللہ عزوجل نے یہہ نہین کیا رضی اللہ عنہم ✤

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم شیخ ابو محمد جریری رضی اللہ عنہ کے پاس تہے اونہون نے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا ہے کہ جب حق سبحانہ وتعالے مملکت مین کوئی حادثہ کرنا چاہے تو پہلے ظہور سے اوسکو اوسکی اطلاع کردے ہمنے کہا نہین فرمایا تو تم ایسے دلون پر روؤ جو کہ اللہ تعالے کی طرف سے کچہہ نہین پاتے ✤

حکایت بعض صالحین بیمار ہوئے اونکے پاس پیالے مین دوا لائے اونہون نے پیالہ لیلیا پہر کہا آج مملکت مین ایک حادثہ ہوا مین نہ کہاؤنگا نہ پیونگا یہانتک کہ مین جان لون وہ کیا ہے کئی دن کے بعد خبر آئی کہ اوس دن قرمطی مکے مین داخل ہوا اوسمین مقتلۂ عظیم کیا جب یہہ حکایت ابن کاتب سے ذکر کیگئی تو اوسنے کہا یہہ تعجب کی بات ہے شیخ ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا کہ یہہ تعجب کی بات نہین ہے ابو علی بن کاتب نے کہا کہ آج مکے کی کیا خبر ہے اونہون نے کہا وہ یہہ ہے کہ طلحیین اور بنو الحسن آپسمین لڑ رہے ہین اور طلحیون ایک شخص سیاہ فام کو آگے کرتے ہین اوسکے سر پر سرخ عمامہ ہے اور آج مکے پر بمقدار حرم ایک ابر ہے ابن کاتب نے مکے کو لکہا تو معلوم ہوا جیسا کہ ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا تہا ویسا ہی تہا ✤

حکایت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایکبار جامع مسجد مین تہا ناگاہ ایک شخص آیا اور دو رکعت نماز پڑہی پہر مسجد کے ایک کونے مین لیٹ گیا اور مجہے اشارہ کیا جب مین اوسکے پاس آیا تو اوسنے مجہہ سے کہا اے ابو القاسم بیشک اللہ تعالے کی ملاقات اور احباب کی ملاقات کا وقت آگیا جب تو میری تجہیز و تکفین سے فارغ ہوچکے گا تو ایک گویا جوان تیرے پاس آئیگا تو اوسکو میرا مرقع میرا عصا میری چہاگل دیدینا مینے کہا گویّے کو یہہ کیونکر ہوگا اوسنے کہا وہ تو قیام خدمت اللہ تعالے کے مرتبے کو پہونچ چکا میرا قائم مقام کیا گیا حضرت جنید فرماتے ہین کہ جبوہ مرگیا اور ہم اوسکے کفن دفن سے فارغ ہوچکے تو ناگاہ ایک جوان آدمی مصری آیا اور کہا اے ابو القاسم امانت کہان ہے مین نے کہا کیسی امانت ہمکو اسکی خبر دے اوسنے کہا کہ مین بنی فلان کے بالاخانے

مین تہا کہ ہاتف نے یہہ آواز دی کہ تو جنید کے پاس جا اور جو اونکے پاس ہے وہ لیلے اور وہ فلان فلان چیز ہے تو فلان فلان ابدال کے قائم مقام
کیا گیا حضرت جنید فرماتے ہین کہ مینے وہ چیزین اوسکے حوالے کردین اوسنے اپنے کپڑے اوتارے نہایا مرقع پہنا اور سیدہا شام کو چلا گیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت روایت ہے کہ کوئی بادشاہ عابد زاہد تہا پہر وہ دنیا کیطرف مائل ہوا ریاست ملک کیطرف رجوع کیا ایک محل بنایا اوسکو گچ کیا اوسمین فرش بچہایا
اوسکی آرائش کی ایک دسترخوان بچہایا اوسپر کہانا چنا لوگونکو بلایا لوگ آتے جاتے کہاتے پیتے محل کی تعمیر کو دیکہتے تعجب کرتے بادشاہ کے لئے دعا کرتے پہر چلے جاتے
کئی دن تک اسیطرح دعوت ہوا کی پہر وہ اور چند خاص مصاحب اوسکے بیٹہے بادشاہ نے اونسے کہا تم میرے سرور کو اس محل کے ساتہہ دیکہتے ہو میرے
جی مین یہہ آیا ہے کہ مین اپنی اولاد سے ہر ایک کے لئے ایک ایک محل مثل اسکے بناؤن سو تم کئی دن تک میرے ہی پاس ہو تاکہ تمہاری گپ شپ سے میرا جی
لگے اور تمسے مشورہ کرون اس تعمیر مین جسکا مین بنانا چاہتا ہون وہ لوگ چند روز تک اوسکے پاس رہے لہو ولعب کیا کرتے وہ اونسے مشورہ کرتا کہ کیونکر
بنے کیا کیا صنعت ہو کیسی ترتیب ہو ایک رات وہ سب اس حالت مین تہے لہو ولعب مین غرقاب ہو رہے تہے کہ ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا اقصاے محل سے
یہہ کہہ رہا ہے **ع**

یا ایها الباني الناسي منيته	لا تأمنن فان الموت مكتوب
على الخلائق ان سروا وان حزنوا	فالموت حتف لذي الآمال منصوب
لا تبنين ديارا لست تسكنها	وراجع النسك كيما يغفر الحوب

یعنی اسے محل بنانیوالے موت کو طاق نسیان پر رکہنے والے تو ہرگز بیخوف نہو اسلیئے کہ موت مخلوق پر لکہی ہوئی ہے ٹلنے والی نہین خواہ وہ خوش ہون
یا غم کرین موت تو اونکے لئے جو لمبی ٹرنگی تمنائین آرزوئین کرتے ہین مقرر کیگئی ہے تو ایسے گہر نہ بنا جنمین تو نرہیگا اوسی عبادت کیطرف رجوع کر تاکہ گناہ
بخشے جاوین ہمیشہ ہمیشہ کا چین ہو اسکے سنتے ہی بادشاہ اور اوسکے مصاحب گہبرا گئے اونکو بہت خوف ہوا پہر بادشاہ نے مصاحبون سے کہا جو مینے سنا
وہ تمنے بہی سنا اونہون نے کہا ہان بادشاہ نے کہا جو مین پاتا ہون وہ تم بہی پاتے ہو اونہون نے عرض کیا آپ کیا پاتے ہین کہا میرے دل پر ایک مسکہ
ہے مین اوسکو سوا مرض موت کے اور کچہہ نہین سمجہتا وہ براہ خوشامد وچاپلوسی جو کہ مایۂ طینت مصاحبان ملوک ہے کہنے لگے ہرگز یون نہین بلکہ حضور کے
لئے بقا وعافیت ہے بادشاہ نے رو دیا پہر حکم دیا تو شراب بہا دی گئی لہو ولعب کا سامان محل سے نکالدیا گیا یا کہا کہ توڑا گیا توبہ کی اللہ تعالے کیطرف
رجوع ہوا موت موت کہتا رہا یہانتک کہ اوسکی جان نکل گئی رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت شیخ جوہر رضی اللہ عنہ جو کہ عدن مین مدفون ہین یہہ غلام تہے پہر آزاد ہو گئے تہے بازار مین بیع شرا کیا کرتے تہے فقرا کی مجالس مین حاضر ہوتے
اونسے اعتقاد رکہتے یہہ ان پڑہ تہے جبکہ شیخ سعد حداد رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو اونسے فقرا نے پوچہا کہ آپکے بعد شیخ کون ہوگا اونہون نے
کہا کہ میرے مرنے سے تین دن کے بعد جبکہ فقرا جمع ہونگے پہر اونمین سے جسکے سر پر سبز طائر بیٹہہ جاویگا وہی شیخ ہے جب اونکا انتقال ہو گیا تو تین
روز فقرا اونکی قبر کے پاس جمع رہے جب تیسرا دن آیا اور قراءت وذکر سے فارغ ہو چکے تو وعدۂ شیخ کے منتظر رہے ناگاہ ایک سبز پرندہ لوگون کے قریب
گرا ہر ایک فقرا وکبار سے اوسکا انتظار وتمنا کرنے لگا یہہ لوگ وعدے کا انتظار کر رہے تہے کہ دیکہئے اسمین تقدیر الٰہی کیا ہے کہ ناگاہ وہ پرندہ اوڑا
اور شیخ جوہر کے سر پر گرا نہ اونکے دل مین نہ اور کسی فقیر کے دل مین اسکا خطرہ گزرا تہا پہر سب فقرا اونکی طرف کہڑے ہوئے زاویۂ شیخ تک اونکو لیگئے مسند
نشیمنت پر اونکو بٹہایا شیخ جوہر روئے اور کہا مین کیونکر شیخت کے قابل ہو سکتا ہون مین تو ایک آدمی بازاری ان پڑہ ہون مین نہ فقرا کا طریق پہچانون
نہ اونکے آداب سے واقف مجہپر حقوق ہین میرے اور لوگون کے درمیان مین لین دین ہے لوگون نے اونسے کہا کہ یہہ امر سماوی ہے آسمان سے
اوترا ہے تمکو ضرور قبول کرنا ہوگا اللہ تعالے خود تمہاری تعلیم ومعونت کا متولی ہوگا اور وہ صالحین کا متولی ہے انہون نے کہا تم مجہے اتنی مہلت دو

کہ مین بازار جاؤن حقوق خلق سے بری الذمہ ہو آون لوگون نے اونکو مہلت دی وہ اپنی دوکان کو گئے ہر ایک حق دار کا حق ادا کیا پہر بازار کو چھوڑا اور زاویے کو پکڑا فقرانے اونکو گہیرا جیسے نام کے جوہر تہے ویسے کام کے جوہر ہو گئے انکے فضائل و کرامات بہت ہین اون سبکے ذکر کرنے مین طول ہے فسبحان المنان الکریم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کسی عارف باللہ نے فرمایا کہ جسکی رعایت حق متولی ہو وہ اوس سے بڑہکر ہے جسکو سیاست علم مؤدب کرے اور بیشک یہ بات نہایت خوب فرمائی آپنے اور عارف باللہ نے فرمایا کہ مسافر اپنے سفر مین یا کہا سالک اپنے سلوک مین چار چیزون کیطرف محتاج ہوتا ہے ایک علم کہ اوسکی سیاست کرے دوسرا ذکر کہ اوسکا مونس ہو تیسرا ورع کہ اوسکو روکے چوتہا یقین کہ نیکی پر اوسکو مستعد کرے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جس شخص کو وہ حاصل ہو گیا جو کہ پہلے نے کہا یعنی جس شخص کی متولی رعایت حق ہو گئی وہ ان چار چیزون کا محتاج نہین ہے اسلئے کہ اسوقت اوسکو خود تعلیم کرینگے انس دینگے حفاظت کرینگے مستعد کرینگے واللہ اعلم۔

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قصہ مشہور ہے کہ ایک دن فقرانے شیخ ابو الغیث یمنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمارا جی گوشت کہانیکو چاہتا ہے اونہون نے کہا فلان دن تک صبر کرو اور وہ بازار کا دن تہا اوسدن قافلے آیا کرتے تہے جب وہ دن آیا تو یہ خبر پہونچی کہ رہزنون نے قافلہ لوٹ لیا اسکے بعد کوئی رہزن تو غلہ لایا اور کوئی گاؤ لایا شیخ نے فقراسے فرمایا اسمین تصرف کرو اونہون نے تصرف کیا روٹی وغیرہ پکا کے حاضر کی فقہا وہان سے چلے گئے فقرانے کہانے کے لیے اونکو بلایا اونہون نے انکار کیا شیخ نے فقراسے فرمایا تم کہاؤ اسلئے کہ فقہا حرام نہین کہاتے جب یہ لوگ کہانے سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی شیخ کے پاس آیا اور کہا یا سیدی مین اتنا اتنا غلہ فقرا کے لئے نذر لایا رہزنون نے اوسکو لوٹ لیا اور آیا اوسنے کہا مین فقرا کے لئے گاؤ نذر لایا تہا وہ لٹ گیا شیخ نے فرمایا کہ فقرا کا سامان اونکو پہونچ گیا فقہا ہاتہ پر ہاتہ مارتے رہگئے ترک موافقت فقرا پر نادم ہوئی شیخ رضی اللہ عنہ صباغ تہے یعنی لوگون کے دلونکو رنگتے تہے صفات دنیہ سے صفات سنیہ کیطرف اونکو لیجاتے تہے روایت ہے کہ ایک ڈومنی شیخ کے روبرو گر پڑی بیہوش ہو گئی جب ہوش آیا تو توبہ کیا ہی فقرا کے ساتہ رہنے لگی یہ عورت مالدار تہی شیخ نے فرمایا ہم تجہے ذبح کرینگے تو صبر کریگی اوسنے کہا ہان پہر شیخ نے اوسے حکم دیا کہ فقرا کے لئے پانی بہرا کر چہہ مہینے تک اپنی پیٹہہ پر پانی اوٹہایا کی شیخ نے اوسے دیکہا کہ وہ اپنے پہلے حال سے بدل گئی پہر اوسنے شیخ سے کہا کہ مین اپنے رب کیطرف مشتاق ہون شیخ نے فرمایا تو جمعرات کے دن اپنے ربسے ملاقات کریگی پہر جمعرات کے دن اوسکا انتقال ہو گیا رحمہا اللہ تعالے۔

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جہاز پر سوار ہوا اور میرے ساتہ میرا ایک رفیق تہا جب جہاز چلا تو ہوا ٹہیر گئی لوگون نے لنگرگاہ تلاش کیا جہاز کو کنارے سے قریب کیا میرے قریب ایکجوان خوبصورت تہا وہ کنارے پر اوترا وہان کچہہ درخت تہے اونمین چلا گیا پہر جہاز مین آگیا جب سورج ڈوبا تو اوسنے مجہہ سے اور میرے رفیق سے کہا کہ مین ابہی مرنیوالا ہون مجہے تم دونون سے ایک کام ہے ہمنے کہا وہ کیا ہے کہا مین جب مرجاؤن تو تم مجہے اس رزمی مین جو کچہہ ہے اوسمین کفنا دینا اور یہ کپڑے جو مجہپر ہین اور یہ توبرا یہ تم لیلینا پہر جب تم شہر صور مین داخل ہو اور جو شخص پہلے پہل تمسے ملے اور کہے کہ امانت دیدو تو تم یہ سب اوسکو دیدینا پہر جب ہم مغرب کی نماز پڑہ چکے تو ہمنے اوسکو ہلایا ناگاہ وہ مرچکا تہا ہم اوسکو کنارے پر اوٹہا کے لیگئے اوسکو نہلانا شروع کیا اور رزمہ کہولا تو اوسمین دو سبز کپڑے تہے اونپر کچہہ لکہا ہوا تہا اور ایک سفید کپڑا تہا اوسمین ایک تہیلی تہی اوسمین کوئی چیز مثل کافور کے تہی اوسکی خوشبو مشک کی خوشبو تہی پہر ہمنے اوسکو نہلایا اور اوس کفن مین کفنایا اور تہیلی کی خوشبو سے ہمنے اوسکو حنوط لگایا پہر اوسپر نماز پڑہ کے دفن کر دیا جب ہم شہر صور مین داخل ہوئے تو ایک جوان بے ریش خوبصورت ہمارے سامنے آیا اوسپر ثوب شرب اور اوسکے سر پر رومال دبیقی تہا اوسنے ہمکو سلام کیا اور کہا امانت لاؤ ہمنے کہا نعم و کرامۃ لیکن تو ہمارے ساتہ اس مسجد مین چل ہم تجہسے کوئی مسئلہ پوچہین گے اوسنے

کہا ہاں پہر وہ ہمارے ساتھہ مسجد کے اندر گیا ہمنے اوس سے کہا کہ تو بتا یہہ میت کون تہا اور تو کون ہے اور یہہ کفن اوسکے لئے کہان سے آیا اوس نے کہا میت چالیس ابدالون مین سے تہا اور مین اوسکا قائم مقام ہون اور کفن کو خضر علیہ السلام لائے تہے اوسکو بتا گئے تہے کہ وہ مرنے والا ہے پہر اوس جوان نے وہ کپڑے پہنے اور جو کپڑے اوسکے بدن پر تہے وہ ہمکو دیدئے اور کہا تم انکو بیچ دینا اور انکی قیمت کو خیرات کر دینا اگر تمکو انکے پہننے کی حاجت نہو ہمنے اون کپڑونکو لیلیا پاجامہ منادی کو دیدیا کہ اوسکو ہجدے ہمکو اور کچھہ خبر نہین مگر منادی ہمارے پاس آیا اور اوسکے ساتھہ ایک جماعت تھی وہ ہمکو پکڑکے ایک بڑے محل کیطرف لیگئے وہان دیکہا تو ایک جماعت بیٹھی ہوئی تہی اور ایک بوڑہا آدمی رو رہا تہا گہر مین سے عورتون کے رونے کی آواز آتی تہی جب ہم اوس بوڑہے کے پاس پہونچے تو اوسنے ہم سے پاجامے اور اوسکے کا حال پوچہا ہمنے اوس سے قصہ بیان کیا وہ سجدے مین گرا پہر اوسنے سر اوٹہایا اور کہا حمد ہے اوس اللہ کے لئے جسنے میری پیٹھہ سے ایسا آدمی نکالا پہر اوسنے اوسکی مان کو پکارا ہم سے کہا تم اس سے قصہ کہدو ہمنے اوس سے سارا قصہ بیان کر دیا شیخ نے اوس سے کہا تو اللہ تعالے کی حمد کر کہ اوسنے تجہے ایسا لڑکا دیا پہر مین کئی برس کے بعد عرفات مین کہڑا ہوا تہا کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت ریشمی مطرف پہنے ہوئے آیا مجہے سلام کیا اور کہا تو مجہے پہچانتا ہے مینے کہا نہین کہا مین وہی امانت والا صوف کا پہننے والا ہون پہر اوسنے مجہے رخصت کیا اور غائب ہوگیا اور مجہہ سے کہہ گیا کہ اگر مجہے یہہ خوف نہو تا کہ میرے اصحاب میرا انتظار کرتے ہونگے تو مین تیرے ساتہہ ٹہیرتا پہر وہ مجہے چہوڑ کے چلا گیا ناگاہ ایک شیخ مغربی میرے پیچھے تہا مین اوسکو پہچانتا تہا ہر سال حج کرتا تہا اوسنے مجہہ سے کہا تو اس جوان کو کہان سے پہچانتا ہے مینے کہا لوگ کہتے ہین کہ یہہ چالیس ابدالون مین سے ہے اوسنے کہا وہ تو آجکے دن دس مین سے ہے اوسکو غوث کا مرتبہ حاصل ہے رضی اللہ عنہ ✽

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ میرے پاس ابوبکر محمد بن شقیق کا خط آیا اوسمین ذکر کیا تہا کہ اونکے ذمے لوگون کی امانتین ہین مجہہ سے درخواست دعا کی کہ اللہ تعالے اونکو دنیا مین اونسے پاک کردے مین اپنے گہر سے ظہر کی نماز پڑہنے کے لئے نکلا جب مینے دروازہ کہولا تو ناگاہ ایک شخص سبز لباس پہنے ہوئے کہڑا تہا اوسکے سر پر چمکتے جواہر کا تاج تہا مجہے سلام کیا اور کہا تو نے محمد بن شقیق کیطرف کیا لکہنے کا ارادہ کیا ہے مینے اونسے کہا جو تم فرماؤ اونہون نے کہا تو اوسکو یہہ لکہہ کہ وہ آجکے دن سے سولہ دن تمام ہونے تک اپنی قبر مین ہوگا مینے کہا کہ مین تمہاری طرف سے لکہہ بہیجون کہا نہین تو اپنی ہی طرف سے لکہہ وہ تیری تصدیق کریگا پہر مینے محمد کو تین خط لکہے اوسمین اونکے مرنے کی خبر دی جب وہ خط اونکے پاس پہونچے تو اونہون نے اپنی وصیت تیار کی اور اوس سے فراغت حاصل کی سولہوین دن اوس دن سے جسمین مینے اونکو خط لکہا تہا اونکا انتقال ہوگیا رحمہ اللہ تعالے پہر مینے اونکو خواب مین دیکہا اوسنے مجہہ سے کہا اللہ تعالے بہائی سے تجہے نیک جزا دے میرے اور محمد کے درمیان مین یہہ معاہدہ تہا کہ جو کوئی ہمسے پہلے جنت کیطرف جاوے وہ اپنے دوست کے لئے شفاعت کرے مینے اوسے وہ عہد یاد دلایا جو میرے اور اوسکے درمیان مین تہا اوسنے کہا مین اوسی عہد پر ہون اور اوسنے تو مجہے بے گنتی لوگ ہبہ کر دئے جنکے درمیان اور میرے درمیان مین معاہدہ نہ تہا مین نے کہا تو تو اون سب سے اخص و افضل ہے رضی اللہ عنہ ✽

حکایت ایک شیخ شیوخ کبار مین سے بعض تجار کے پاس ثغر اسکندریہ مین آئے تاجر نے کہا مرحبا اور اونکے آنے سے خوش ہوا جس مکان مین تاجر بیٹہا کرتا تہا اوسمین دو فرش رومی مکان کے برابر بچہے ہوئے تہے شیخ نے اونکو دیکہا تاجر سے اونکو طلب کیا اوسپر یہہ بات مشکل ہوئی اوسنے کہا یا سیدی مین آپکو اونکی قیمت دیتا ہون شیخ نے انکار کیا اور کہا مین تو بعینہ اونہین کو مانگتا ہون تاجر نے کہا اگر بالضرور آپ اونکو لیا چاہتے ہین تو ایک لے لیجئے شیخ نے ایک فرش لے لیا اور چلے گئے اوس زمانے مین اس تاجر کے دو بیٹے بلاد ہند کے سفر مین تہے ہر ایک علحدہ علحدہ جہاز مین بیٹہا تہا

ایک مدت کے بعد اونکے باپ نے سُنا کہ اونمین سے ایک لڑکا اور اوسکا جہاز مع سب آدمیون کے ڈوب گیا اور دوسرا بیٹا صحیح سالم عدن تک پہونچا جب ایک مدت کے بعد قریب اسکندریہ پہونچا تو اوسکا باپ استقبال کے لیئے باہر شہر کے گیا اسنے دیکھا کہ جو فرش شیخ اس سے لیگئے تہے وہ بعینہ کسی اونٹ پر محمل تہا اسنے اوس فرش کا قصہ پوچہا کہ یہہ کہان سے آیا لڑکے نے کہا کہ اسکا عجیب قصہ ہے اور ایک آیت عظیم ہے باپ نے کہا تو مجہہ سے بیان کر اوسنے کہا کہ مینے اور میرے بہائی نے بلاد ہند سے سفر کیا ہم الگ الگ جہاز مین تہے ہوا ہامراد تہی جب ہم وسط دریا مین پہونچے تو ہوا پہر لوٹ گئی بہت شدت ہوئی اور دونون جہاز کُہل گئے ہر ایک جہاز کے لوگ اپنے اپنے جہاز مین مشغول ہوئے ہم مین سے ہر ایک نے اپنے اپنے کام کو اللہ تعالے کے سپرد کیا ناگاہ ایک شیخ ظاہر ہوئے اونکے ہاتہہ مین یہہ فرش تہا اونہون نے اس سے جہاز کو باندہ دیا ہم صحیح سلامت کئی دن تک چلتے رہے اور جہاز اس فرش کے ساتہہ بندہا ہوا تہا یہانتک کہ ہم کسی بندر تک پہونچے پہر ہمنے جہاز کا سامان نکالا اور اوسکو درست کیا پہر اوسمین سامان بہرا اور میرے بہائی کا جہاز مع سب آدمیونکے ڈوب گیا ایک آدمی تک اونمین سے نہ بچا تاجر نے بیٹے سے کہا اگر تو اون شیخ کو دیکھے تو پہچان لیگا اوس نے کہا ہان پہر یہہ اوسکو لیکے شیخ کے پاس گیا لڑکے نے جب شیخ کو دیکہا تو چیخنے چلانے لگا اور کہا ابا واللہ وہ یہی ہین شیخ نے ہاتہہ اوسپر رکہا یہانتک کہ اوسکو افاقہ ہوا اضطراب گیا سکون آیا تاجر نے شیخ سے کہا کہ یا سیدی آپنے پہلے ہی سے حقیقت امر مجہے کیون نہ بتا دے شیخ نے فرمایا اللہ عزوجل کا ارادہ یون ہی تہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بکیر رحمہ اللہ مصاحب شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شبلی رضی اللہ عنہ کو جس مرض مین کہ وہ مریض تہے جمعے کے دن خفت معلوم ہوئی جامع مسجد کیطرف چلے اور میرے ہاتہہ پر تکیہ کیا یہانتک کہ ہم وراقین تک پہونچے ایک شخص ہمسے ملا وہ رصافی سے آتا تہا شبلی نے مجہہ سے کہا کل اس شیخ کے ساتہہ میرے لیئے ایک شان ہوگی پہر جب رات ہوئی تو شبلی رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا مجہہ سے کسی نے کہا کہ درب سقائین مین ایک شخص صالح ہے وہ مُردونکو نہلاتا ہے پہر صبح لوگون نے اوسکو بتا دیا مینے ہلکے سے دروازہ ٹہونکا اور کہا سلام علیکم اوسنے کہا شبلی کا انتقال ہوگیا مینے کہا ہان پہر وہ باہر آیا ناگاہ وہ وہی شیخ تہا جسکی طرف شبلی نے اشارہ کیا تہا مینے تعجب کی راہ سے اوس سے کہا لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا الہ الا اللہ تو کیون تعجب کرتا ہے مینے کہا کل کے دن جبکہ ہم تمسے ملے تہے تو شبلی نے مجہہ سے کہا تہا کہ کل کے دن اس شیخ کے ساتہہ میرے لیئے ایک شان ہوگی سو تجہے تیرے معبود کی قسم ہے تو یہہ بتا تجہے کہانسے معلوم ہوا کہ شبلی کا انتقال ہوگیا اوسنے کہا اے بیوقوف شبلی کو کہان سے معلوم ہوا کہ آجکے دن اوسکے لیئے میرے ساتہہ ایک شان ہوگی جب حضرت شبلی کے انتقال کا وقت آیا تو فرمایا کہ مجہپر ایک درہم مظلمے کا تہا اوسکے عوض مین مینے ہزار ہا درہم خیرات کیئے مگر ابتک اوس سے بڑہکر میرے دلپر کوئی چیز نہین ہے رضی اللہ عنہ ؛

فصل اس بیان مین کہ اولیاء اللہ کو باواز غیبی کبہی کسی امر کی اطلاع دیجاتی ہی کبہی کسی بات کا حکم ہوتا ہی کبہی کسی امر سے منع کیا جاتا ہی کبہی تنبیہ و وعظ ہوتا ہی

حکایت بنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین تنہا جنگل مین گیا مجہے وحشت ہوئی ناگاہ ایک ہاتف نے مجہے آواز دی اے بنان تونے عہد توڑ ڈالا تجہے کیون وحشت ہوتی ہے کیا تیرے ساتہہ تیرا حبیب نہین ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے ایک فقیر کو دیکہا کہ وہ جنگل مین ایک کنوین پر آیا اوسمین ڈولچی ڈالی اوسکی رسی ٹوٹ گئی وہ کنوین مین

گر پڑی فقیر تہوڑی دیر ٹہیرا رہا اور کہا قسم ہے تیری عزت کی کہ مین بدون ڈولچی کے یہانسے نہ جاؤنگا یا یہ کہ تو مجہے یہانسے جانیکا اذن دے پہر اوس نے
ایک پیاسی ہرنی کو دیکہا کہ وہ کنوین پر آئی اور اوسمین جہانکا پانی کنوین کے اوپر آگیا ناگاہ اسکی ڈولچی بہی کنوین کے مونہہ پر آگئی اسنے اوسکو لیلیا اور
رویا اور کہا الٰہی اس ہرنی کے برابر بہی میرا رتبہ تیرے نزدیک نہین ہے ہاتف نے آواز دی کہ اے مسکین تو تو ڈولچی رسی لیکے آیا اور ہرنی ہمپر توکل کرکے
اسباب سے منقطع ہوکے آئی بعض صالحین نے کہا چونکہ فقیر نے اپنے مولٰے کے ساتہہ باب انبساط پر وقفہ کیا تو اللہ تعالے نے اسکی برکت سے ہرنی کو
پانی پلایا اور اوسنے قسم کہائی کہ بغیر ڈولچی لیئے وہان سے نہ جاوے تو اللہ تعالے نے ہرنی کو بہیجکے اوسکی قسم کو سچّا کردیا اور یہہ اسلئے کیا کہ اپنے اولیا
کے اخلاق کو مہذب کردے تاکہ وہ ترک اسباب کا اہتمام اور مسبب وہاب پر توکل کرین *

حکایت ایک آدمی نے بنی اسرائیل مین سے بیس برس تک اللہ تعالٰے کی عبادت کی اور اس مدت مین ایک طرفۃ العین بہی اوسکی نافرمانی نہ کی
اسکے بعد بیس برس تک اوسکی نافرمانی کی اور ایک طرفۃ العین اس مدت مین کوئی طاعت نہ کی ایک دن اسنے آئینے مین دیکہا کچہہ سفید بال ڈاڑہی مین
نظر آئے کہا آہ آہ آہ شیب وعیب قسم ہے تیری عزت کی کہ آیندہ کبہی تیری نافرمانی نکرونگا اور اوسیوقت کہڑا ہوا توبہ کے لیئے غسل کیا جب رات آئی تو
کہا الٰہی مینے بیس برس تک تیری طاعت اور بیس برس تک تیری نافرمانی کی کاش مجہے یہہ معلوم ہوجاتا کہ اگر مین تیری طرف رجوع ہون تو مجہے قبول کریگا
گہر کے کونے سے اوسنے آواز سنی آواز سنتا تہا کوئی شخص نہین دکہائی دیتا تہا احببتنا فاحببناك واطعتنا فاطعناك وعصيتنا فامهلناك
وان رجعت الينا قبلناك *

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے بہ نیت سیاحت و ملاقات مشائخ عراق کیطرف سفر کیا مجہے ایک شہر نظر آیا مین اوسطرف گیا رہنے کے
لئے کسی مکان کا ارادہ کیا پہر مین شہر کے کنارے ایک ویرانے مین ٹہیرا وہان پرانے گہرون کے آثار تہے مین تہوڑی دیر وہان بیٹہا پہر مین سوگیا
خواب مین ہاتف نے مجہے آواز دی اور کہا تو اس دیوار کیطرف کہڑا ہو اسمین ایک خبیئہ[1] ہے تو اوسکو لیلے اوسکا کوئی وارث نہین ہے وہ تیری ملک ہے
پہر مین بیدار ہوا مینے دیکہا کہ ایک عصا رکہا ہوا ہے مینے اوس سے تہوڑا سا مکان مین کہودا مجہے ایک کپڑا ملا مینے اوسکو کہولا اوسمین پانسو اشرفیان
تہین مینے اونکو اپنے پلو مین باندہ لیا اور اوس مکان سے نکلا مینے فکر کی کہ انہین کیا کام کرون مینے کہا کہ انکو فقرا پر تقسیم کرون پہر مینے کہا کہ
انسے دکانین خریدکے فقرا پر وقف کردون اسکے سوا اور بہی خطرہ میرے دل پر گزرا مینے اوس رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا
آپنے مجہے سلام کیا اور فرمایا یا فقیر ارادۃ وطلب زيادة من الدنيا یہہ دونون باتین جمع نہین ہوتین پہر آپنے کلمے کی انگلی اور اوسکے پاس کی انگلی
کو جمع فرمایا اور مجہہ سے یہہ فرمایا کہ جو تیرے پاس ہے تو اوسکو شیخ ابو العباس کے پاس لیجا وہ جزیرۂ خضرا کے رہنے والون سے ہین بغداد مین فلان
فلان مسجد مین رہتے ہین تو جاکے ان اشرفیون کو اونکے سپرد کردے پہر مین جاگ اوٹہا مینے تازہ وضو کیا پہر نماز پڑہی اور اوسی گہڑی بغداد کیطرف
چلا اور اوس مکان تک پہونچا جسمین شیخ تہے مینے اون سے ملاقات کی اور اشرفیان اونکو سپرد کردین اور اونسے قصہ بیان کیا اونہون نے کہا تجہے
یہہ خواب دیکہے ہوئے کتنے دن گزرے مینے کہا سات دن اونہون نے مجہہ سے کہا بیٹا سات دن ہوئے کہ مینے بہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
مین دیکہا آپنے مجہہ سے فرمایا کہ جب فقیر تیرے پاس پہونچے اور اوسکے ساتہہ رسالت ہو تو اوسکو قبول کرنا اور اوسمین تصرف کرنا پہر کہا اے میرے
بیٹے تو جان لے کہ ہمپر سات دن گزرے ہین اور ہمارے نزدیک کوئی ایسی چیز نہ تہی جس سے قوت بسری کرتے اور ایک آدمی کا ہمپر قرض ہے اوس نے
اوسکی طلب مین ہمپر نہایت شدت کی ہے اللہ تعالے نے اس فاقے کو تیرے ہاتہون پر بند کردیا پہر اوسنے مجہہ سے کہا کہ مین اللہ کے واسطے تجہہ سے
یہہ چاہتا ہون کہ تو ہمارے پاس اقامت کر مین ایک بیٹی اپنی بیٹیون سے تجہے ہدیہ کرتا ہون مینے کہا یا سیدی یہہ مجہسے کیونکر ہوسکتا ہے مین تو

[1] یعنی امانت پوشیدہ ۱۲

اوس چیز کے ساتہہ مشغول ہون جسکے ساتہہ مجھے اللہ تعالے نے مشغول کیا ہے اور جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی تہی اوسکی خبر بہی مین تمہین دے چکا پہر اوسنے کہا کہ ضیافت تین دن تک ہوتی ہے مینے کہا ہان سو تین دن مین اوسکے پاس رہا ان دنون مین سواے کام کاج کے وقت کے اور کسیوقت وہ مجہہ سے جدا نہوا اسکے بعد مینے اوسکو رخصت کیا اور چلا آیا رضی اللہ عنہا ؕ

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین خراسان کے کسی شہر مین پہونچا بازار مین جارہا تہا کہ ایک جوان خوبصورت مجھے ملا اوسنے مجھے سلام کیا اور میرے پیچہے ہولیا یہانتک کہ مین بازار سے نکل گیا اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو لوجہ اللہ میرا مہمان ہوجا مین اوسکے ہمراہ چلا وہ مجھے ایک عمدہ مکان مین لے گیا اوسمین آثار خیر معلوم ہوتے تہے پہر وہ تہوڑی دیر غائب ہوگیا پہر آیا اور اوسکے ساتہہ ایک شیخ کبیر تہے اوسنے مجہہ سے کہا کہ یہہ میرے والد ہین تو انکے لئے دعا کر مینے شیخ کو سلام کیا پہر مین بیٹہہ گیا کہانا آیا ہمنے کہانا کہایا پہر ہاتہہ دہوئے اسکے بعد مینے جانے کا قصد کیا جوان نے کہا تو تین دن تک میرا مہمان ہے تین دن تک مین اونکے پاس رہا وہ ہر دن میرے اکرام مین زیادتی کرتا تہا جب چوتہا دن ہوا تو مینے اون دونون کا رخصت کرنا چاہا شیخ نے کہا اے میرے بیٹے تو آجکے دن میرا مہمان ہے پہر مین اوس دن شیخ کے پاس رہا جب صبح ہوئی تو مین نے کہا اللہ تعالے تم دونون پر خلیفہ ہے جوان میرے ساتہہ چلا یہانتک کہ مین شہر سے باہر آیا پہر اوسنے مجھے رخصت کیا اور ایک تہیلی اور روٹی حلوا دیا اور کہا یا سیدی یہہ توشہ ہے تو اسکو للہ قبول کر مینے اوسکو اوٹہا یا دو روز تک چلتا رہا پہر دوسرے شہر مین پہونچا مینے ارادہ کیا کہ جو کچھ میرے پاس ہے اسکو فقرا کو پہونچادون مین اس فکر مین تہا کہ ناگاہ ایک شیخ خوبصورت راہ مین میرے سامنے آیا مینے اوسکو سلام کیا مینے کہا کہ یہہ شخص ولی اللہ ہے نماز کا وقت تہا مین مسجد مین گیا نماز پڑہی اور بیٹہہ گیا پہر مجھے نیند آئی سو رہا ہاتف نے مجھے آواز دی اور کہا یہہ تہیلی جو تیرے پاس ہے شیخ صالح کو دیدے جو تجہپر گذرے تہے وہ اللہ کے نیک بندون مین سے ہین پہر مین نیند سے جاگ اوٹہا اوسیوقت شیخ کی تلاش مین نکلا مینے کہا الٰہی مین اوسکی حرمت کے ساتہہ تجہسے چاہتا ہون کہ تو میرے اور اوسکے درمیان مین جمع کردے مینے اپنا کلام پورا نہین کیا تہا کہ وہی شیخ راہ مین میرے سامنے آئے اور اونکے ہاتہہ مین پانی کا لوٹا تہا اوسکو نہر سے بہر کے لائے تہے مینے تہیلی کو کہولا تو اوسمین پانچ دینار پانچ درہم تہے مینے اونکو جمع کیا شیخ کے ہاتہہ کا بوسہ لیا اور وہ سب اونکو دیدیا اونہون نے میرے ہاتہہ سے لیلیا اور کہا اے میرے بیٹے جو شخص غیر اللہ کو دیکہتا ہے وہ اللہ تعالے سے کسی چیز کو نہ پہونچے گا مینے کہا یا سیدی آپ میرے لئے دعا کرین اونہون نے کہا یحفظک اللہ ویحفظ علیک ویحفظ بک پہر مینے کہا آپ کوئی وصیت کرین کہا اخلاص کو لازم کر اور جو عہد کہ تیرے اور اللہ تعالے کے درمیان مین ہے اوسکو نگاہ رکہہ پہر مجھے چہوڑ کے چلے گئے

حکایت کہتے ہین کہ ایک شخص نے فقرا کے حق مین فقرا کے لئے اپنے نفس کو بیچدیا کسی نے اوس سے کہا کہ تو نے یہہ کیون کیا اور کسلئے تو نے اپنے نفس کو بیچڈالا اوسنے کہا اے لوگو مینے یہہ نہین کیا مگر ایک امر کے لئے کہ اللہ تعالے نے مجھے اوسپر مطلع فرمایا مین سوتا تہا خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے میرے سامنے کہڑے ہین ایکنے مجہہ سے پوچہا کہ تو اللہ تعالے کے قول مین کیا کہتا ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان مینے کہا اللہ اعلم اور اوسنے کہا تو ضرور کچہہ کہہ مینے کہا جو اللہ تعالے کا بندہ ہوتا ہے اوسپر دشمن کا غلبہ نہین ہوتا دوسرے نے کہا بندے کی صفتین کیا ہین مینے کہا اللہ اعلم اوسنے کہا تو ضرور کچہہ کہہ مینے کہا بندے کی صفتین یہہ ہین کہ اپنے مالک کے حکمون کو بجالاوے اوسکے نواہی سے بچے ہر حال مین پہر وہ دونو غائب ہوگئے جب صبح ہوئی تو مینے اپنے حال مین فکر کی مینے اپنے نفس کو نہ عبودیت کے لائق دیکہا نہ مراقبے کے اور سواے اس طائفے کے مینے کسی کو نہ دیکہا کہ جنمین صفات محمودہ جمع ہون سو اسلئے مینے کہا کہ مین اپنے نفس کو انسے بیچڈالون اور عبید العبید مین سے ہوجاؤن پہر مینے اپنا نفس اونکو بیچدیا اب مین اونکے عبید العبید مین سے ایک عبد ہون پہر رو یا اور کہا کہ قسم ہے اوسکے حق کی کہ مینے اپنے نفس کو نہ اوسکی مجالست کے قابل دیکہا نہ اوسکے

مراقبے کے اور نہ اونمین سے جو اوسکی خدمت کی لیاقت رکھتے ہین رحمۃ اللہ علیہ ؛

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین ایک دن نفقۂ عیال مین فکر کر رہا تھا گھڑی بھر میرا دل مشغول ہوگیا پھر مین سو رہا تاکہ آرام لون خواب مین دیکھا کہ گویا مین کسی جزیرے مین بیچ دریا مین ہون مینے کہا کہ اس مکان مین کھانا پینا مجھے کہان سے پہونچیگا ہاتف نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اگر تیرا رزق سات دریا کے پیچھے ہوگا تو بھی وہ تیرے پاس ضرور آویگا پھر خوش خوش جاگ اوٹھا اور جس فکر مین تھا وہ دور ہوگئی اسکے بعد بعض اصحاب کے ہاتھ ایسے شخص کے بیان سے ہدیہ آیا کہ اوسکا خطرہ بھی میرے دل مین نہین گزرا تھا مین نے کہا اللہ تعالٰے نے سچ فرمایا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب رحمہ اللہ تعالٰے ؛

حکایت ابو عمران سندی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین فلان جامع مسجد مصر مین تھا میرے دل مین نکاح کرنے کا خطرہ گزرا اور عزم قوی ہوا قبلے سے ایک نور نکلا کہ اوسکی مثل مینے کبھی نہین دیکھا ناگاہ ایک ہاتھ ظاہر ہوا اوسمین یاقوت سرخ کا ایک جوتا تھا اوسکا تسمہ سبز زمرد کا موتیون مین جڑا ہوا تھا اور ایک ہاتف کہرہا ہے کہ یہہ اوسکا جوتا ہے اگر تو اوسکو دیکھ لے تو تیرا کیا حال ہو پھر میرے دل سے عورتون کی شہوت جاتی رہی ؛

حکایت شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بعض سیاحت مین یہہ کہرہا تھا کہ آلہی مین تیرے لیے عبد شکور کب ہونگا مینے سنا کہ کوئی قائل کہرہا ہے کہ جب تو اپنے سوا کسیکو منعم علیہ نہ دیکھیگا مینے عرض کیا آلہی مین کیونکر اپنے سوا منعم علیہ نہ دیکھونگا تو نے تو انبیاء علماء ملوک پر انعام کیا ہے ناگاہ ایک قائل مجھ سے کہتا ہے کہ اگر انبیاء نہوتے تو تجھے ہدایت نہوتی اگر علما نہوتے تو تو پیروی نکرتا اگر ملوک نہوتے تو تجھے امن نہوتا اور یہہ سب تجھپر میری نعمت ہے ؛

حکایت بعض صالحین نے اللہ تعالٰے سے یہہ عہد کیا کہ دنیا کی خوبصورت چیزون کیطرف نہ دیکھین ایک دن صرافے پر اونکا گزر ہوا اونہون نے ایک کمر بند لٹکا ہوا دیکھا اوسکی طرف دیر تک دیکھتے رہے اوسکے مالک نے التفات کیا تو انکو دیکھا کہ یہہ اوسکی طرف دیکھ رہے ہین پھر اوس نے کمر بند کی طرف التفات کیا تو کچھہ نہ دیکھا وہ انکی طرف دوڑا انسے چمٹ گیا اور کہا یہہ کام صالحین کے نہین ہین انہون نے کہا بھائی تجھے کیا ہوا اوسنے کہا تم صوفی ہو اور چوری کرتے ہو انہون نے کہا مینے تیری کیا چیز چرائی اوسنے کہا تمنے میرا کمر بند چرالیا انہون نے کہا واللہ مین نے تیری کوئی چیز نہین لی پھر لوگون نے انکو بہت کچھہ سخت سست کہا امیر کیطرف پکڑ لیگئے اوس سے سارا قصہ بیان کیا امیر نے انسے کہا اے جوان یہہ صالحین کے افعال نہین ہین انہون نے رو دیا اور کہا واللہ مینے کوئی چیز نہین لی ایک شخص نے حاضرین مین سے کہا کہ انکے کپڑے اوتار ڈالو پھر انکو ننگا کیا ناگاہ وہ کمر بند انکی کمر مین لگا ہوا تھا انہون نے ایک چیخ ماری قریب تھا کہ دنیا سے انتقال کرین اور بیہوش ہوگئے اسکے بعد امیر نے کہا کہ میرے پاس کوڑے لاؤ ہاتف نے امیر کو آواز دی کہ اے اللہ کے بندے تو ولی اللہ کو نہ مار اوسکو تو تمہارے ساتھہ ادب دیا گیا ہے امیر نے ایک چیخ ماری قریب تھا کہ اوسکی روح جسم سے جدا ہو جاوے اور وہ اوسکو غش آگیا جب جوان کو افاقہ ہوا تو کہا اے میرے مالک مین تجھہ سے اقالہ کا سوال کرتا ہون بیشک مینے اپنے ذنب وجرم کو پہچان لیا اور مین خاطی ہون اے میرے مالک تیرے بندے گنہگار کو سہو ہوگیا سو تو مجھسے مواخذہ نکر الامان الامان یا حنان اور ساری خلق اوسکے رونے سے رونے لگی جب امیر کو ہوش آیا تو جوان کے ہاتھہ پاؤن چومنے لگا اور جوان سے کہا کہ اے میرے دوست تیرا قصہ کیا ہے جوان نے کہا کہ مینے اللہ تعالٰے سے یہہ عہد کیا تھا کہ دنیا کے مستحسنات کیطرف نہ دیکھون صرافے مین میرا گزر اس شخص پر ہوا مینے کمر بند کیطرف نظر غفلت سے دیکھا مجھے نہین معلوم کہ کیا ہوا مگر یہہ آدمی مجھہ سے چمٹ گیا اور مجھے تو بیچ کر لے لگا

اور مجھہ سے کہنے لگا کہ تونے میرا کمر بند لیلیا اور مجھے اوسکے قصے کی خبر نہین واللہ میرا قصہ یہی ہے پہر وہ یہہ کہتا ہوا چلا گیا ۵

یا عدتی فی شدتی	ان لم تکن انت ضمن	ینقذنی من الردی	یا صاحب الفضل الحسن
	طوبی لمن بات بکم	مشردا عن الوطن	

فصل اس بیان مین کہ اولیار کو بسبب صفای قلب کے خطرات پر اطلاع ہو جاتی ہی اور اونکی فراست راست و درست ہوتی ہے

حکایت شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مسجد حرام مین گیا مینے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ دو کپڑے پہنے ہوئے ہے اور کچھہ مانگتا ہے مینے اپنے جی مین کہا کہ ایسا آدمی لوگون پر بار ہوتا ہے اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا واعلموا ان اللہ یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ یعنی اور جان لو کہ بیشک اللہ جانتا ہے جو تمہارے جیون مین ہے سو تم اوس سے ڈرو مینے اپنے دل مین استغفار کی اوسنے مجھے پکارا اور کہا وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوعن السیئات یعنی اور وہ وہ ذات ہے کہ اپنے بندون سے توبہ قبول کرتا ہے اور گناہون سے عفو فرماتا ہے

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جنگل مین گیا مجھے بہت ایذا ہوئی مینے اوسپر صبر کیا جب مین مکے پہونچا تو میرے جی مین کچھہ عجب آیا ایک بڑہیانے مجھے طواف مین سے پکارا کہ اے ابراہیم مین جنگل مین تیرے ہمراہ تہی مینے تجھہ سے بات نہ کی اسلئے کہ مینے نہ چاہا کہ تیرے دل کو اوس سے مشغول کرون اس وسواس کو اپنے دل سے نکال ڈال ۵

حکایت شیخ ابو الحسن مزین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بہ نیت تجرید ننگے پاؤن ننگے سر جنگل مین داخل ہوا میرے دل مین یہہ خطرہ گزرا کہ اس برس کوئی شخص تجرید مین مجھہ سے بڑہکر جنگل مین نہ آیا ہوگا ایک آدمی نے پیچھے سے مجھے کھینچا اور کہا اے حجام تو کتنی جھوٹی باتین اپنے جی سے کرتا ہے ۵

حکایت حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن میری خاطر نے مجھہ سے کہا کہ تو بخیل ہے مینے کہا کہ مین بخیل نہین ہون پہر اوسنے کہا بلکہ تو بخیل ہے مینے نیت کی کہ جو چیز پہلے مجھے ملیگی وہ جو فقیر مجھے پہلے پہل ملیگا اوسکو دیدونگا یہہ خطرہ تمام نہ ہونے پایا تہا کہ فلان آدمی اوسکا نام بتایا پچاس اشرفیان لیکے میرے پاس آیا مین اونکو لیکے نکلا پہلے پہل جس سے میری ملاقات ہوئی وہ ایک فقیر ضریر یعنی مادرزاد اندھا تہا حجام کے آگے بیٹھا ہوا تہا وہ اوسکے بال مونڈ رہا تہا مینے وہ اشرفیان اوسکو دین اوسنے کہا کہ تو حجام کو دیدے مینے کہا یہہ تو ہزار مین اوسنے میری طرف سر اوٹہایا اور کہا ہمنے نہ کہا تہا کہ تو بیشک بخیل ہے پہر مینے حجام کو دین حجام نے کہا کہ جبسے یہہ فقیر میرے آگے بیٹھا ہی مینے اللہ تعالے سے یہہ عہد کیا ہے کہ مین اسکے سر مونڈنے کی کچھہ مزدوری نہ لونگا پہر مین اونکو لیکے دریا کیطرف گیا اوسمین اونکو پہینک دیا اور مینے اشرفیون سے خطاب کرکے کہا فعل اللہ بک وفعل جسنے تجھے دوست رکہا اللہ تعالے نے اوسکو ذلیل ہی کیا رضی اللہ عنہم بعض لوگون نے اس حکایت پر اعتراض کیا ہے کہ مال کا ضایع کرنا شرعاً ممنوع ہے امام یافعی رحمہ اللہ نے تین جواب دئیے ہین ایک یہہ کہ شبلی پر کوئی حال وارد ہوا ہوا اوسوقت اونسے یہہ فعل صادر ہوا اور ذوالحال غائب غیر مکلف ہے دوسرا یہہ کہ اونہون نے اون اشرفیون مین کوئی زہر مشاہدہ کیا کہ جسکے پاس وہ جاوینگی وہ اوسکو ہلاک کرینگی اسلئے اونکو تلف کردیا جیسے سانپ کو مارڈالتے ہین تیسرے یہہ کہ اونکو کوئی اشارہ کیا گیا ہو کہ اوسمین اذن ہو

اوسنے اونکو ایسا مضطر کر دیا ہو کہ بغیر اونکے تلف کرنے کے کوئی چارہ نہو واللہ اعلم ؀

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے ابلیس کو خواب مین ننگا دیکھا نعوذ باللہ منہ مینے کہا کیا تو لوگون سے شرماتا نہین اوسنے کہا کیا یہہ لوگ تیرے نزدیک آدمیون سے ہین مینے کہا ہان اوسنے کہا اگر یہہ آدمیون سے ہوتے تو مین اونکے ساتھہ اسطرح نہ کھیلتا جسطرح لڑکے گیند سے کھیلتے ہین لیکن آدمی تو انکے سوا اور ہین مینے کہا وہ کون ہین کہا وہ شونیزیہ کی مسجد مین ہین اونہون نے میرے جسم کو دبلا کر دیا میرے کلیجے کو جلا دیا جب مین اونکا ارادہ کرتا ہون تو وہ اللہ تعالے کا اشارہ کرتے ہین مین قریب جلنے کے ہوجاتا ہون حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین بیدار ہوا تو اوس مسجد مین گیا ناگاہ تین آدمی اپنے سرونکو مرقعون مین ڈالے ہوئے بیٹھے تھے جب اونکو میری آہٹ معلوم ہوئی تو ایک نے اونمین سے سر نکالا اور کہا اے ابو القاسم ابلیس خبیث کی حدیث تجھے دہوکا نہ دے پھر اوسنے اپنا سر مرقعے مین ڈال لیا رضی اللہ عنہم اجمعین ؀

حکایت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مسجد شونیزیہ مین بیٹھا ہوا کسی جنازے کی نماز پڑھنے کا انتظار کر رہا تھا اور اہل بغداد بھی اپنے طبقات پر جنازے کے انتظار مین بیٹھے ہوئے تھے مینے ایک فقیر کو دیکھا کہ اوسپر اثر عبادت کا ظاہر تھا لوگون سے مانگتا پھرتا تھا مین نے اپنے جی مین کہا کہ اگر یہہ کوئی ایسا کام کرتا جس سے اپنی جان کو لوگون کے سوال سے بچاتا تو بہت اچھا ہوتا پھر جب مین فارغ ہوکے اپنے گھر آیا تو جو میرا ورد رات مین بکا رو صلوۃ کا تھا وہ سب مجھپر ثقیل ہوا مین بیٹھا ہوا جاگتا تہا اتنے مین نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا خواب مین دیکھا کہ اوس فقیر کو ایک چوڑے چکلے خوان مین لائے اور مجھہ سے کہا کہ تو اسکا گوشت کہا تو نے اسکی غیبت کی ہے اور میرے لئے کشف حال کیا گیا مین نے کہا کہ مینے اسکی غیبت نہین کی مینے تو اپنے جی مین کچھہ کہا تھا مجھہ سے کہا گیا کہ تو اون لوگون مین سے نہین ہے کہ ہم تجھہ سے ایسی بات کے ساتھہ راضی ہون تو جا اوس سے معاف کرا مین صبح کو اوسے ڈہونڈتا رہا یہانتک کہ مینے اوسکو ایک جگہہ دیکھا کہ پانی مین سے پتے چن رہا تھا جو ترکاری دہونے سے گر جاتے ہین مینے اوسکو سلام کیا اوس نے کہا اے ابو القاسم کیا تو پھر کریگا مین نے کہا نہین کہا تو پھر اللہ تعالے ہمارے لئے اور تیرے لئے بخشدے رضی اللہ عنہ ؀

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جبل لکام مین تہا مینے ایک انار دیکھا میرا جی اوسکے کہانے کو چاہا مین اوسکے قریب گیا اوسمین سے ایک انار لیا اوسکو توڑا وہ ترش تہا مین اوسکو چھوڑ کے چلدیا ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ پڑا ہوا تھا شہد کی مکھیان اوسپر چہرٹ کئے ہوئے تہین مینے کہا السلام علیک اوسنے کہا وعلیک السلام یا ابراہیم مینے کہا تو نے مجھے کیونکر پہچانا اوسنے کہا جو شخص اللہ تعالے کو پہچانتا ہے اوسپر کوئی چیز مخفی نہین رہتی ہے مین نے اوس سے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ تیرے لئے اللہ تعالے کے ساتھہ ایک حال ہے اگر تو اوس سے سوال کرتا کہ وہ تجھے ان مکھیون سے محفوظ رکھتا تو اچھا ہوتا اوسنے کہا مین دیکھتا ہون کہ تیرے لئے اللہ تعالے کے ساتھہ ایک حال ہے اگر تو اوس سے سوال کرتا کہ وہ تجھے انار کی خواہش سے بچاتا تو خوب ہوتا اسلئے کہ انار کی خواہش کے ڈنک کی ایذا آدمی کو آخرت مین معلوم ہوگی اور مکھیون کے ڈنک کی تکلیف دنیا ہی مین محسوس ہوتی ہے ابراہیم کہتے ہین کہ مین اوسکو چھوڑ کے چلا آیا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جو شخص اللہ تعالے کو پہچانتا ہے اوسپر کوئی چیز مخفی نہین رہتی اس قول کے یہہ معنی ہین کہ جس چیز کیطرف عارف توجہ کرے یا اوسکا قصد کرے یا اوسے اوسکے ساتھہ تعلق ہو یا اللہ تعالے اوسپر مطلع کردے یا مثل اسکے اسلئے کہ کلام فصیح مین جو لفظ عام واقع ہوا اور اوسکا حمل عموم پر ممکن نہو تو اوسکی تخصیص کیجاتی ہے شیوخ عارفین محققین فرماتے ہین کہ یہہ ہوسکتا ہے کہ عارف باللہ اشیا کو من حیث الاجمال پہچان سکتا ہے نہ من حیث التفصیل ؀

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بغداد مین تہا اور وہان ایک جماعت فقرا کی تہی ایک جوان ظریف خوش رائحہ خلیق خوبصورت آیا مینے اپنے اصحاب سے کہا کہ میرے دل مین واقع ہوا کہ یہہ شخص یہودی ہے اونکو میری بات بری لگی پہر مین نکلا اور وہ جوان بہی نکلا پہر وہ لوٹ کے فقرا کے پاس آیا اور کہا کہ شیخ نے کیا فرمایا لوگون نے لحاظ کیا اوسنے اصرار کیا تو اونہون نے کہدیا کہ شیخ نے کہا کہ تو یہودی ہے ابراہیم کہتے ہین کہ پہر وہ میرے پاس آیا میرے ہاتہون پر گرا اور اسلام لایا کسی نے اوس سے اس باب مین پوچہا اوسنے کہا کہ ہم اپنی کتابون مین یہہ پاتے ہین کہ صدیق کی فراست خطا نہین کرتی تو مینے اپنے جی مین کہا کہ مین مسلمانون کا امتحان کرون پہر مینے اونمین تامل کیا تو مینے کہا کہ اگر انمین صدیق ہے تو وہ اسی گروہ مین ہوگا اسلیئے کہ یہہ لوگ ترک ماسوی اللہ کے قائل ہین جب یہہ شیخ مجہپر مطلع ہوئے تو انہون نے مجہہ مین تفرس کیا مینے جان لیا کہ یہہ صدیق ہین آخر کو یہہ جوان کبار صوفیہ سے ہوا رضی اللہ عنہ ✦

حکایت ابو العباس بن مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شیخ آیا اس علم مین نہایت عمدہ شیرین باتین کرتا تہا ہم سے کہا کرتا کہ جو تمہارے دل مین واقع ہو تم مجہہ سے کہدینا میرے دل مین آیا کہ وہ یہودی ہے خطرہ اسی بات پر قوی ہوتا جاتا تہا اور نہین ہوتا تہا مینے اسکا ذکر جریری سے کیا اونپر یہہ بات گران گزری مینے کہا کہ مین ضرور اس بات کو اوس شخص سے کہونگا پہر مینے اوس سے کہا کہ تونے ہم سے یہہ کہا ہے کہ جو تمہارے دل مین آوے مجہہ سے کہدینا سو میرے دل مین یہہ بات آئی ہے کہ تو یہودی ہے اوسنے گہڑی بہر سر نیچے کیا پہر اوٹہایا اور کہا کہ تونے سچ کہا انا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اوسنے کہا کہ مینے سارے مذہبون مین ممارست حاصل کی مین کہا کرتا تہا کہ اگر کسی قوم مین کچہہ صدق ہے تو وہ انہین لوگون مین ہوگا اس لیئے مین تم مین آکے داخل ہوا تاکہ تمہین آزماؤن سو مینے تمکو حق پر پایا پہر اوسکا اسلام اچہا ہوا رحمہ اللہ ✦

حکایت ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سری رضی اللہ عنہ مجہہ سے فرماتے کہ تو لوگون کو وعظ نصیحت کر اور میرے دل مین وعظ کہنے سے لحاظ تہا مین اپنے نفس کو شرم کے مارے متہم کرتا تہا کہ تجہے اسکی لیاقت نہین ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکہا جمعے کی رات مین کہ آپنے مجہہ سے فرمایا کہ تو لوگون کو وعظ کر پہر مین بیدار ہوا قبل از صبح سری کے دروازے پر آیا دروازہ ٹہونکا اونہون نے کہا تونے ہمکو سچا نہ جانا یہانتک کہ تجہسے کہا گیا پہر وہ صبح کو جامع مسجد مین لوگون کے لیئے بیٹہے لوگون مین مشہور ہوا کہ جنید وعظ کے لیئے بیٹہے ہین ایک غلام نصرانی صورت بدلے کہڑا ہوا اور کہا اے شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے کیا معنی ہین اتقوا من فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ تبارک وتعالے حضرت جنید نے سر نیچا کیا پہر اوٹہایا اور کہا تو مسلمان ہوجا اب تیرے اسلام کا وقت آپہونچا پہر وہ مسلمان ہوگیا زنار توڑ ڈالا اللہ تعالے نے اوسکی توبہ قبول فرمائی اللہم تب علینا یا کریم ✦

حکایت ابو عبد اللہ بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک مدت دراز ابدال کی ملاقات کے ملیئے سیاحت کرتا رہا پہر مین سیاحت وسفر سے ملول ہوگیا لوٹ کے اصطخر فارس مین پہونچا خانقاہ صوفیہ مین داخل ہوا وہان مینے ایک جماعت مشائخ کو دیکہا کہ اونکے آگے کوئی چیز کہانے کی رکہی ہے وہ نو آدمی تہے اونمین سے حسن بن ابی سعد ابو الازہر بن حیان ہین اور ایک گروہ اور تہا مین گہڑی بہر ٹہیرا پہر مینے وضو کیا جب مین فارغ ہوا تو اون لوگون نے میرے لیئے گنجائش کی مین اونکے ساتہہ بیٹہہ گیا جو وہ کہاتے تہے مینے بہی اونمین سے کہایا پہر وہ متفرق ہوگئے مین تہوڑی دیر سو رہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکہا کہ آپ مجہہ سے ارشاد فرماتے ہین کہ اے ابن خفیف تو اونکو تلاش کرتا اور انکی مجالست کی آرزو رکہتا تہا وہ اس شہر مین یہی لوگ ہین اور تو بہی اونمین سے ہے میرے جی نے چاہا کہ جو مینے دیکہا وہ اونسے بیان کردون مگر اونکا وقار اونکی ہیبت مجہپر چہاگئی پہر مین گہڑی بہر تک ٹہیرا ہونگا کہ شیخ ابو الحسن بن ابی سعد میرے سامنے آئے مجہہ سے کہا اے ابو عبد اللہ جو تونے خواب مین دیکہا ہے وہ اون سے کہدے مین نے اونسے

کہہ یا جب خبر منتشر ہوئی تو وہ شہرون مین متفرق ہوگئے رضی اللہ عنہم وعن سائر الصالحین آمین ؂

حکایت طاہر مقدسی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مین عسقلان سے نکلا غزہ کو ابدال کی تلاش مین جاتا تہا ناگاہ دریا کے کنارے پر ایک جوان کو پہٹے پرانے کپڑے پہنے دیکہا مینے اوسکی کچہہ پروانہ کی اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا ؎

لاتنب عنی بان تری خلقی ‏ ‏ فانما الدر داخل الصدف
عملی جدید و ملبسی خلق ‏ ‏ ومنتہی اللبس منتہی الصلف

حکایت شیخ ابو عبد اللہ دینوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک دن ایک فقیر میرے پاس آیا اوسپر آثار احتیاج ظاہر تہے میرے نفس نے چاہا کہ مین اوسکے لئے کچہہ لاؤن مینے ارادہ کیا کہ جوتیان گرو رکہدون نفس نے مجہے منع کیا کہا کہ ننگے پاؤن طہارت کیونکر پوری ہوگی پہر مینے کہا کہ چہاگل رہن رکہدون اس سے بہی منع کیا کہا وضو کس چیز سے کریگا مینے قصد کیا کہ رومال گرو رکہدون اس سے بہی روکا کہا کہ تو برہنہ سر رہجاویگا مین نے کہا اسمین کیا نقصان ہے پہر مین اس باب مین نفس سے تکرار کرنے لگا اتنے مین فقیر کہڑا ہوا کمر باندہی ہاتہہ مین عصا لیا پہر میری طرف التفات کیا اور کہا اے خسیس الہمت تو اپنے رومال کو حفاظت سے رکہہ مین جاتا ہون مینے اللہ تعالے سے عہد کیا کہ جب تک اوس سے نہ ملون روٹی نہ کہاؤن کہتے ہین کہ اونہون نے اسکے بعد تیس برس روٹی نہ کہائی رضی اللہ عنہ ؂

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین ایام ہدایت مین خلوت مین داخل ہوا مینے اللہ تعالے سے عہد کیا کہ کوئی چیز نہ کہاؤنگا مگر بعد چالیس دن کے کچہہ زیادہ بیس دن تک ٹہیرا رہا ضرورت وفاقہ مجہپر سخت ہوا پہر مین خلوت سے نکلا مجہے اپنے نفس کا شعور نرہا مگر اتنا معلوم ہے کہ مین بازار مین پہونچا وہان دیکہا کہ ایک فقیر تمنا کر رہا ہے کہتا ہے کہ مین اللہ کریم پر ان چیزون کی تمنا کرتا ہون ایک رطل میدی کی روٹی رطل بہر بہنا ہوا گوشت رطل بہر حلوے مین اوسکو ثقیل سمجہا وہ بازار مین پہرتا تہا مجہپر سے بہی گزرتا مجہہ سے بات نہین کرتا تہا مین اپنے جی مین کہتا تہا کہ واللہ بیشک یہہ ثقیل ہے ایسی دور خواہشون کی تمنا کرتا ہے مین تو ایک سوکا ٹکڑا طلب کرتا ہون سو وہ بہی مجہے حاصل نہوا گہڑی بہر کے بعد جو وہ تمنا کرتا تہا اوسکو حاصل ہوگیا پہر وہ میرے پاس آیا اور وہ سب مجہے دیدیا میرا کان ملا اور کہا کون ثقیل ہے جسنے عہد توڑ ڈالا خواہش کے لئے خلوت سے نکلا وہ ہے جو اوسکے لئے پاک نفیس چیزین طلب کرتا ہے جس سے قوت آوے حواس درست ہون پہر کہا جو شخص چالیس دن بہوکے رہنے کا ارادہ کرے اوسے چاہئے کہ بتدریج بہوکا رہے یکبارگی چالیس دن تک بہوکا نرہے کہ بہوک کا کتا ہیجان مین آکے اوسپر حملہ کرے پہر کہا کہ تو آیندہ اس مذہب کو اختیار نکرنا پہر وہ مجہے چہوڑکے چلا گیا رضی اللہ عنہ ؂

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض اصحاب شیخ عبد العزیز درینی نے مجہے خبر دی کہ مین بعض سیاحات مین ہمراہ شیخ عبد العزیز کے تہا کسی جنگل مین ہم ایک قبر پر پہونچے شیخ عبد العزیز قبر کے پاس بیٹہہ کے رونے لگے مینے اون سے پوچہا اونہون نے کہا کہ اس قبر والا اولیاء اللہ مین سے ہے مجہے اسکے ساتہہ ایک عجیب قصہ گزرا مینے پوچہا وہ کیا ہے کہا مجہے بعض بلاد مین کسی شخص سے ایک حاجت پیش آئی مینے اوس حاجت کے لئے سفر کیا راہ مین مغرب کی نماز کا وقت آگیا مین ایک مسجد کیطرف گیا وہان ایک فقیر جماعت کی نماز پڑہا رہا تہا مینے اوسکے پیچہے نماز پڑہی ناگاہ وہ قرارت مین غلطی کرتا تہا مجہے اس سے تشویش ہوئی بحالت نماز مینے اپنے جی مین کہا کہ مین یہان ٹہیر جاؤن اس فقیر کو قرارت کی کیفیت سکہادون اور اپنے کام کو چہوڑدون یہہ اولی ہے یا کہا کہ یہہ مجہپر متعین ہے جب ہم نماز پڑہ چکے تو اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا اے شیخ عبد العزیز تو جس کام کے لئے آیا ہے اوسکے لئے جا اسواسطے کہ جس شخص سے تجہے حاجت ہے وہ سفر کو جایا چاہتا ہے سو تو اپنے کام کو جا اور جو غلطی کہ تونے سنی تجہپر اوسکا کچہہ مواخذہ نہین ہے اور جس تعلیم کی تونے نیت کی ہے اوسکی کچہہ ضرورت نہین ہے مجہے اوسکے مکاشفے سے تعجب ہوا مین فی الحال اوسکے اشارے سے اپنے کام کے لئے نکلا چلنے مین جلدی کی جب مین اوس شہر مین پہونچا تو جس شخص سے میری حاجت تہی وہ سفر کے ارادے سے سوار ہوگیا تہا جب اوسنے مجہے دیکہا تو اوسنے توقف کیا یہانتک کہ میری

کارروائی کردی اگر مین ذراسی تاخیر کرتا تو میرا مطلوب فوت ہوجاتا اب مجہے اور زیادہ تعجب ہوا فقیر کی محبت اور بڑہی مینے اوسکی ملازمت کی نیت کرلی تاکہ اوس سے برکت حاصل کرون پہر مین تہوڑی مدت اوسکے پاس رہا ہونگا کہ اوسکا انتقال ہوگیا یہہ اوسکی قبر ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہین مجہے یہہ بات پہونچی کہ ذوالنون رضی اللہ عنہ نے اسم اعظم سیکہا ہے مین مکے سے بقصد اونکی ملاقات کے نکلا یہانتک کہ جیزۂ مصر مین پہونچا اونکو وہان پایا پہلے پہل جو اونہون نے مجہے دیکہا تو میری یہہ حالت تہی لنبی ڈاڑہی ہاتہہ مین بڑی ڈولچی ایک چادر کا تہمد باندہے ہوئے ایک کاندہے پر پانون مین تاسومہ اونکو میری شکل مکروہ معلوم ہوئی جب مینے اونکو سلام کیا تو گویا اونہون نے مجہے حقیر جانا اور مینے اونسے وہ بشاشت نہین دیکہی مینے اپنے جی مین کہا کہ تو دیکہتا ہے تیرا کس شخص سکے ساتہہ معاملہ پڑا پہر مین اونکے نزدیک رہا دو یا تین دن گزرے ہونگے کہ ایک آدمی متکلمین مین سے اونکے پاس آیا اونسے کسی مسئلہ کلامیہ مین مناظرہ کیا وہ ذوالنون پر غالب ہوا مجہے اسکا غم ہوا مین آگے بڑہا اور دونون کے سامنے بیٹہہ گیا متکلم کو اپنی طرف متوجہ کیا اوس سے مناظرہ کیا یہانتک کہ مینے اوسکو ساکت کردیا پہر مینے تقریر مین اتنی دقت کی کہ وہ میری بات کو نہ سمجہا ذوالنون متعجب ہوئے وہ شیخ تہے اور مین اونسے چہوٹا تہا وہ اپنی جگہہ سے اوٹہہ کے میرے سامنے بیٹہے اور کہا تو میرا عذر قبول کر مینے تیرا مرتبہ علمی نہین پہچانا اب تو میرے نزدیک سب سے زیادہ پسند ہے اسکے بعد وہ میری تعظیم کیا کرتے مجہے اپنے سارے اصحاب پر فوقیت دیتے پورے ایک برس مین اونکے پاس رہا اسکے بعد مینے اونسے عرض کیا یا استاذ مین ایک مسافر آدمی ہون اپنے اہل وعیال کا مشتاق ہون مجہے ایک سال آپکی خدمت مین گزرا آپ پر میرا حق واجب ہوگیا مجہے کسی نے کہا تہا کہ آپ اسم اعظم جانتے ہین اب آپنے مجہے آزمایا مجہے پہچان لیا اگر آپ اوسکو جانتے ہون تو مجہے سکہا دیجیئے اونہون نے سکوت کیا کچہہ جواب ندیا مجہے وہم مین ڈالا کہ وہ مجہے کئی بار سکہا چکے پہر وہ چہہ مہینے تک اور ساکت رہے اسکے بعد مجہہ سے کہا اے ابو یعقوب تو ہمارے فلان دوست کو جو فسطاط مین رہتا ہے ہمارے پاس آتا ہے پہچانتا ہے اور اوسکا نام لیا مینے کہا ہان پہر ایک طباق سرپوش سے ڈہکا رومال سے بندہا ہوا نکال لائے اور مجہہ سے کہا کہ یہہ اوسکو پہونچا دے مینے طباق کو لیلیا وہ ہلکا تہا گویا اوسمین کچہہ نتہا جب مین اوس پل پر پہونچا جو کہ فسطاط وجیزہ کے درمیان مین ہے تو مینے اپنے جی مین کہا کہ ذوالنون طباق مین کسی شخص کو ہدیہ بہیجین اور اوسمین کچہہ نہو مین ضرور دیکہون کہ اوسمین کیا ہے مینے رومال کہولا سرپوش اوٹہایا ناگاہ ایک چوہا طباق سے نکل کے چلا گیا مجہے غصہ آیا مینے کہا کہ اونہون نے میرے ساتہہ ٹہٹہا کیا اوس وقت میرا وہم اونکے مطلب کیطرف نہین گیا مین خفا ہوتا ہوا لوٹ کے اونکے پاس آیا اونہون نے جب مجہے دیکہا تبسم کیا اور رقصہ معلوم کرلیا اور کہا اے مجنون مینے تجہے ایک چوہے پر امین کیا سو تونے خیانت کی پہر تجہے اسم اعظم پر کیونکر امین کرون تو میرے پاس سے جا کوچ کر اسکے بعد پہر مین تجہے نہ دیکہون مین چلا آیا ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے عبد الرحمن بن یحیی سے پوچہا کہ توکل کیا ہے کہا اگر تو اپنا ہاتہہ اژدہے کے مونہہ مین گہسا دے یہانتک کہ پہونچا اوسمین داخل کردے اور تو غیر اللہ سے نہ ڈرے پہر مین توکل کے معنی پوچہنے کے لئے ابو یزید کے پاس گیا اونکا دروازہ ٹہونکا اونہون نے کہا کیا تجہے عبد الرحمن کے قول مین کفایت نہین ہے مینے کہا میرے لئے دروازہ تو کہولو اونہون نے کہا کہ تو کچہہ میری ملاقات کے لئے تو آیا نہین ہے رہا سوال کا جواب سو وہ دروازے کے ورے سے ہی تجہے ملگیا دروازہ نہ کہولا پہر مین چلا آیا سال بہر کے بعد پہر مین اونکے پاس گیا اونہون نے کہا مرحبا اب تو میری زیارت کے لئے آیا ہے مہینہ بہر تک مین اونکے پاس رہا جس بات کا میرے دلمین خطرہ گزرتا تہا وہ مجہے اوسکی خبر دیدیتے تہے رضی اللہ عنہ

حکایت زیتونہ ابو الحسین نوری ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہما کی خادمہ کہتی ہین کہ ایک دن سردی تہی مینے نوری سے عرض کیا کہ آپکے لئے کوئی چیز لاؤن اونہون نے کہا ہان مینے کہا آپ کیا چیز چاہتے ہین فرمایا روٹی اور دودہ مین اونکے پاس لیگئی اونکے آگے کوئلے رکہے تہے وہ

اونکو اپنے ہاتھہ سے لوٹ پوٹ رہے تھے آگ جل رہی تہی اونہون نے دودہ روٹی کہانا شروع کیا اور دودہ اونکے ہاتھہ پہ بہتا جاتا تہا اور اوسپر کوئلے کی کالک تہی مینے اپنے جی مین کہا الٰہی تو پاک ہے تیرے اولیار کیا گندے ہین یارب اونمین کوئی بہی پاک صاف نہین وہ کہتی ہین کہ پہر مین اونکے پاس سے نکلی مجہہ سے ایک عورت چمٹ گئی اور کہا تونے میرے کپڑونکی جامدانی چرالی لوگ مجھے کہینچ کے کوتوال کے پاس لیگئے نوری کو اس قصے کی خبر ہوئی وہ نکلے اور کوتوال سے کہا کہ تو اس سے تعرض نکر یہہ تو ایک ولی ہے اولیار اللہ سے کوتوال نے کہا مین کیا کرون عورت تو دعوی کرتی ہے اتنے مین ایک لونڈی جامدانی لئے ہوئے آئی نوری اپنی خادمہ کو چھوڑا کے لے آئے اور اوس سے کہا تو پہر اسکے بعد کہیگی کہ یارب تیرے اولیار کیا گندے ہین مینے عرض کیا کہ مینے توبہ کی ؞

[۱۹] **حکایت** امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض سادات نے مجھے خبر دی کہ وہ بعض سواحل مین ایکمدت دراز گوشہ گزین رہے اللہ عزوجل کی عبادت کیا کرتے تہے جب عید الفطر کا دن آیا تو کسی گاؤن کیطرف نکلے تاکہ مسلمانون کے ساتہہ عید کی نماز مین حاضر ہون وہ کہتے ہین جب مین نماز عید پڑہ چکا تو اپنی جگہہ لوٹ کے آیا وہان دیکہا کہ ایک آدمی نماز پڑہ رہاہے اور خلوہ کے دروازے پر ریت مین اوسکے پاؤن کا اثر کچہہ نہ معلوم ہوا مجھے تعجب ہوا کہ وہ کہانسے آیا پہر وہ دیر تک رویا کیا مین فکر کرتا رہا کہ کیا چیز اسکے روبرو پیش کرون اسلئے کہ وہ دن عید کا تہا اور وہ میرے یہان مہمان آیا مجھے کوئی چیز نہین ملی اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا تو اسکی کچہہ فکر نکر غیب مین رہ چیزین ہین جو معلوم نہین ہین لیکن تیرے پاس پانی ہو تو لا مین لوٹا لینے کے لئے کہڑا ہوا اوسکے پاس بڑی دو روٹیان گرم مجھے ملگئین گویا ابہی فرن[له] سے نکلی ہین اور بہت سے بادام مین یہہ سب اوٹھا کے اوسکے پاس لایا اوسنے روٹی توڑی اور بادام میرے سامنے ڈالدئے کہا کہا اور وہ بادام مجھے دیتا تہا مین کہاتا جاتا تہا اوسنے سوا ایک دو بادام کے اور کچہہ میرے ساتہہ نہ کہایا مجھے اپنے جی مین تعجب ہوا اور اوس کہانے کے ملجانے سے استغراب ہوا اوسنے کہا تو اسکو نادر نہ سمجہہ اسلئے کہ اللہ تعالےٰ کے ایسے بندے ہین کہ وہ جہان کہین ہون جو چاہین اونکو ملجاتا ہے مجھے اور زیادہ تعجب ہوا مینے اپنے جی مین نیت کی کہ مین اس سے دوستی کرون اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو اسکی جلدی نکر مین تو ضرور تیرے پاس پہر آؤنگا ان شاء اللہ تعالےٰ پہر وہ اوسیوقت غائب ہوگیا نہین معلوم کدہر گیا مجھے اور تعجب پر تعجب ہوا جب شوال کی ساتوین رات آئی تو وہ میرے پاس آیا مجہہ سے مواخاة کی رضی اللہ عنہما ؞

[۲۰] **حکایت** ابو العباس حرار کہتے ہین کہ شیخ ابو یوسف دہانی شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کی میعاد مین حاضر ہوتے تہے ایک دن شیخ ابو یوسف نے شیخ قرشی کے پاس مجھے بہیجا تاکہ اون سے پوچہون کہ اوسدن میعاد ہوگی یا نہین پہر مین اونکی طرف گیا جب مین اوس صحن مین پہونچا جسمین اونکے گہر کا دروازہ تہا تو مین ٹہیر گیا اور مین متردد و خائف تہا ناگاہ ایک لونڈی نے کہڑکی کہولکے اپنا سر نکالا اور کہا اے احمد شیخ تجہہ سے کہتے ہین کہ تو ابو یوسف سے کہدے کہ ہم آج میعاد نکرینگے مینے اللہ تعالےٰ کا شکر کیا جیساکہ شیخ نے اس حالت کے ساتہہ بغیر اقدام سوال کے میرے ساتہہ معاملہ کیا جب مین ابو یوسف کے پاس پہونچا تو وہ بیٹہہ گئے لیٹے تہے اور کہا تو کیون دروازے کے صحن مین ٹہیرا یہانتک کہ لونڈی نے تجہسے کہا جو کچہہ کہا مینے کہا یاسیدی مین اونسے ڈرتا تہا اونہون نے کہا جبکہ تو تنہا ہو تو اونسے ڈرا اور جب تو میرے ساتہہ ہو تو اقدام کر شیخ ابو العباس سے کسی نے پوچہا کہ اس قضیہ مین کسکا کشف اعلےٰ تہا اونہون نے کہا کہ قرشی کا اسلئے کہ ابو یوسف نے تو مجھے اونکے پاس بہیجا تہا اور اونکی خاطر میرے ساتہہ تہی میرے ماجرا کو وہ دریافت کرتے تہے اور قرشی مثل آئینے کے تہے کہ جو کچہہ اونکی طرف متوجہ ہو وہ اوسکا ادراک کرتے تہے رضی اللہ عنہم ؞

[۲۱] **حکایت** شیخ صفی الدین بن ابو المنصور شیخ ابو العباس کے شاگرد کہتے ہین کہ میرے استاذ کی ایک بیٹی تہی اونکے اصحاب واحباب کے جی مین اوسکے ساتہہ نکاح کرنے کا آیا شیخ کو اونکے مافی الضمیر پر اطلاع ہوئی اونہون نے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہہ میری بیٹی جسکے نکاح کا خطرہ کسی کے دل مین نہین گزرا

[له] تنور ۱۲

جس گھڑی کہ یہہ پیدا ہوئی اوسیوقت سے اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ نے اوسکے خاوند پر مجھے مطلع فرمادیا مین اوسکا انتظار کرتا ہون شیخ صفی الدین فرماتے ہین کہ مین اوسوقت فرات کے ورے اپنے والد کے ہمراہ وزارت ملک اشرف مین تہا جب ہم مصر مین آئے تو ملک عادل نے میرے والد کو قاصد بناکے مکے کیطرف ابو عزیز کے پاس بہیجا تاکہ وہ ملک مسعود بن ملک کامل کو یمن پر معین کرین مین اس زمانے مین شیخ ابو العباس حرار کے پاس آیا اونکی صحبت مین رہا اور مین کم سن تہا جب میرے سامنے شیوخ و اولیار کا ذکر ہوتا تو اونکی صورت میرے لئے ظاہر ہوجاتی تہی جب مینے اونکی صحبت اختیار کی تو اپنی ہیئت مینے بدل ڈالی اس سے پہلے اچہی ہیئت رکہتا تہا مُذہّب کپڑے پہنتا عمدہ خچر پر سوار ہوتا اسکے سوا اور اسباب تجمل و زینت رکہتا تہا مین نے اپنے گہر بار کو چہوڑ دیا شیخ کے پاس ہی رہنے لگا یہانتک کہ میرے والد مکے سے ایک لشکر عظیم کے ساتہہ آئے اونکی ملاقات کے لئے ایک خلق کثیر باہتمام تمام اور خیمون کے ساتہہ مصر سے نکلے شیخ نے مجہہ سے فرمایا کہ تو بہی اپنے والد کی ملاقات کے لئے جا مینے کہا یا سیدی میرے لئے آپکے سوا اور کوئی والد نہین ہا ںمین اونکی سواری پر سوار ہونگا اور نہ اونکے ساتہہ کہانا کہاؤنگا شیخ نے فرمایا تو بہرحال جا پہر مین ایک چہوٹے جانور پر سوار ہوکے پہٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے نکلا میرے گہر والے میرے حال پر روتے تہے جب مین تنہا برکۃ الحاج پر والد سے ملا تو اونہون نے اور جو لوگ اونکے اردگرد تہے مجہے نہ پہچانا اونکے ساتہہ بہت سے لشکر اور غلام اور خدم وحشم تہے اسکے بعد جب اونہون نے مجہے پہچانا تو وہ ٹہیر گئے اونکا چہرہ زرد ہوگیا مبہوت ہوگئے مین اللہ تعالےٰ سے سوال کرتا ہون کہ اس بات پر اونکو ثواب دے پہر وہ چلے اور تعجب کرنے لگے اتنے مین میرے گہر والے میرے بہائی انکے سوا اور لوگ بہی آپہونچے جمع ہوئے ملاقات ہوئی اور مین تنہا ایک طرف تہا جب وہ برکہ پر اوترے تو تحفے ہدیے اونکے روبرو پیش کئے گئے اونکے دسترخوان پر جو لوگ اونکے ہمراہ تہے وہ اور جو اونکی ملاقات کو گئے تہے یہہ سب جمع ہوئے مگر مین اونکے ساتہہ حاضر نہوا مین تنہا ایک طرف بیٹہا ہوا زار زار رو رہا تہا میری یہہ حالت تہی جیسے کوئی قیدی ہو کہ اوسکو گہر والون سے جدا کیا ہو اوسکے اور اوسکے احباب کے درمیان حیلولت کیگئی ہو آخر کو والد نے مجہے بیڑی کے ساتہہ دہمکایا قید سے ڈرایا اگر مین اپنی پہلی حالت پر عود نکرون مینے شیخ کو اطلاع کی اونہون نے مجہے ٹہیر نے ندیا کہا تو اپنے باپ کے پاس جا میرے پاس پہر نہ آنا پہر مین ایک زمانے تک رویا کیا مجنون کا شعر پڑہا کرتا تہا ؎

مُجِنّنا بلیلی ثم جُنّت بغیرنا	واخری بنا مجنونۃ لا نریدھا

اللہ تعالےٰ نے شیخ کے سِرِّ مقصود پر مجہے آگاہ کردیا وہ یہہ تہا کہ اونہون نے مجہے میرے صدق پر حوالہ کردیا تاکہ میرے امر مین حظ و قصد سے بری ہون اسلئے مجہے شیخ کی جانب سے انشراح حاصل ہوگیا مین اپنے والد کے گہر گیا اپنے نفس کو ایک کوٹہری مین روکا یہہ قسم کہائی کہ نہ کہاؤنگا نہ پیونگا نہ سوؤنگا نہ نکلونگا مگر جبکہ شیخ چاہین والد نے میرا حال پوچہا لوگون نے اونسے کہدیا کہ شیخ نے اوسکو نکالدیا اور اوسنے ایسا ایسا قصد کیا ہے والد نے کہا کہ جب اوسکو بہت بہوک پیاس لگیگی تو خود ہی کہا پی لیگا پہر تیسرے دن تک مین اسی حالت پر رہا والد نیند سے بیدار ہوئے کہا اوس سے کہدو کہ شیخ کے پاس جاوے اوسے اپنی جان کا اختیار ہے جو چاہے کرے مینے کہا مین نہ جاؤنگا یہانتک کہ والد شیخ کے پاس جاوین اون سے سوال کرین کہ وہ مجہے قبول کرین میرا مقصود اس سے شیخ کا اعزاز تہا اونہون نے کہا بہتر ہے پہر مجہے بلایا پیدل اپنے گہر سے شیخ کی مسجد تک گئے اور مین اونکے ہمراہ تہا والد نے شیخ کا ہاتہہ چوما اور کہا یا سیدی یہہ آپکا بیٹا ہے آپ جسطرح چاہو اسمین تصرف کرو اور مین چاہتا ہون کہ کاش مین اوسکی جگہہ ہوجاؤن شیخ نے اونسے کہا کہ مین امید رکہتا ہون کہ اسکے ساتہہ اللہ تعالےٰ تجہے نفع دیگا پہر والد مجہے شیخ کو سونپ کے چلے گئے اللہ تعالےٰ اونکو اجر عظیم دے اور میری طرف سے اونکو جزاے خیر عطا فرماوے پہر مین اسکے بعد مہینا بہر ٹہیر رہا اونسے ملاقات نہین کی پہر روز دو تہلیان پانی کی اپنے کاندہے پر اوٹہاکے پیادہ ننگے پاؤن شیخ کے زاویے مین لاتا تہا لوگ والد کو اسکی خبر دیتے تہے وہ کہتے کہ مینے تو اوسکو اللہ تعالےٰ کے لئے

چھوڑ دیا مین اللہ سے چاہتا ہون کہ اسکا اجر اوسکے واسطے ضائع نکرے اور جسکے وہ لائق ہے اوسکی جزا دے پھر والد کے انتقال کے بعد مینے خواب مین دیکھا کہ گویا شیخ مجھہ سے فرماتے ہین اے صفی الدین مینے اپنی بیٹی کا نکاح تجھہ سے کردیا جب مین بیدار ہوا تو متحیر رہا مجھہ سے یہہ ممکن نہ تھا کہ مین اسکی اطلاع اونسے کرون مجھے شرم آئی اور جو اونسے نہین کہتا ہون تو خیانت ہوتی ہے کہ جو مینے دیکھا وہ اون سے چھپاؤن شیخ نے میری طرف التفات کیا اور فرمایا تونے خواب مین کیا دیکھا مجھپر اونکی ہیبت طاری ہوگئی ایک لحظہ سکوت کیا پھر فرمایا کہہ تجھے ضرور کہنا پڑیگا پھر مینے کہا کہ ایسا ایسا دیکھا کہا بیٹا یہہ تو ازل سے تھا یا جیسا کہ فرمایا اسکے بعد اپنی بیٹی سے میرا نکاح کردیا یہہ بی بی اولیا مین سے تھین انکے چہرے پر نور تھا جو اونکو دیکھتا کہدیتا کہ یہہ لیبہ ہین اہل جنت سے ہین اونسے میری اولاد ہوئی وہ سب فقرا رفقار ہوئے اونکے والد کی وفات کے بعد زمانہ کثیر تک بسبب اونکی برکت کے ہم اچھی طرح سے رہے یہہ بی بی کثیر المکاشفات تھین سال بھر مرنے سے پہلے اپنی موت کا وقت بتادیا تھا پھر اوسیوقت اونکا انتقال ہوا نزع کے وقت اپنے نفس سے کہتی تھین یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية اسیکو بار بار کہتی رہین یہانتک کہ اونکی روح نکل گئی رضی اللہ عنہا ❊

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض مبارک لوگون نے مجھے خبر دی کہ ہمکو ہمارے شیخ نے عدن کے بازار سے کھجور خریدنے کے لیے بھیجا ہمکو اوس بازار مین نملی ہم خالی ہاتھہ وہان سے لوٹے راہ مین شیخ ریحان ہم سے ملے اونہون نے کہا ان عمدہ قاصدونکو تو دیکھو کہ انکو انکے شیخ نے اپنی کسی خواہش کے لیے بھیجا تھا سو یہہ خالی ہاتھہ لوٹے تم فلان شخص کے گھر فلان جگہہ جاؤ تمکو اوسکے پاس شیخ کی شئے مطلوب ملیگی پھر جس جگہہ کہ شیخ نے ہمکو بتا بتایا ہم وہان گئے اوسکے پاس ہمکو کھجور ملی ہمنے اوس سے خرید کی شیخ کی خدمت مین لائے اور جو شیخ ریحان نے ہم سے کہا تھا وہ بھی اونسے کہا وہ ہنسنے لگے اور کہا مین چاہتا ہون کہ شیخ ریحان کو دیکھون ناگاہ شیخ ریحان جس مسجد مین ہمارے شیخ تھے وہان آگئے شیخ نے اون سے خلوت کیا گھڑی بھر تک بات چیت کرتے رہے جب شیخ ریحان چلے گئے تو شیخ نے اوس بات سے تعجب کیا جو اونسے دیکھی اونکی تعریف کی عظمت بیان کی امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ شیخ جنکا ذکر ہوا یہہ ہمارے شیخ الشیوخ ہین عدن مین تھے یہہ شیخ کبیر عارف باللہ فقیہ امام صاحب مناقب عدیدہ و سیرت حمیدہ تھے انکی کرامتین انکی خوبیان مشہور ہین نام انکا محمد عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے موزع مین مدفون ہین انہون نے ابو الذبیح اسمعیل بن محمد الحضرمی یمنی رضی اللہ عنہ سے فیض صحبت حاصل کیا تھا یہہ بھی شیخ جلیل امام جلیل ذوالمجد الاثیل والحظ الجزیل عارف باللہ مشہور عظیم الکرامات رفیع المقامات تھے ❊

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھے یہہ بات پہونچی کہ شیخ کبیر عارف احمد بن جعد یمنی ابتداء حال مین شیخ کبیر عارف باللہ عیسی معروف بہتار یمنی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گئے اونہون نے انکو عمدہ کپڑے پہنے ہوئے دیکھا انکا اعتقاد متغیر ہوگیا پیچھے لوٹے شیخ عیسی نے انکو پکارا اور کہا لڑکے ادہر آ مینے یہہ لباس نہین پہنا ہے یہانتک کہ اللہ تعالے کی راہ مین اتنے اتنے چمڑے پہن پہاڑے ہین پھر انسے وہ وسوسہ دور ہوگیا اونکے پاس آئے اونکو سلام کیا اونسے رہنا چاہی رضی اللہ عنہما ❊

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے روبرو شہرون کا ذکر کیا گیا اور جو اوسوقت اونمین صلحا رہتے اونکا بھی ذکر ہوا اونہون نے گویا بعض جہات کیطرف اشارہ کیا کہ اسوقت وہان کوئی شخص ان لوگون مین سے نہین ہے فی الحال دو شخص اوس جہت کے مشعل بردارون کے لباس مین آکھڑے ہوئے اور عرض کیا یا سیدنا ہم آپسے یہہ چاہتے ہین کہ ہمکو اپنی خدمت سے مشرف فرمائین شیخ شہاب الدین اوسوقت مکے مین تھے حج کے لیے آئے تھے انہون نے اونکو مشعل اوٹھانے کا حکم دیا اور اپنے شہر کا ارادہ کیا وہ دونون مشعل لیے ہوئے چلتے تے شیخ فرمایا کرتے کہ مجھے مشعل کیجانب سے فقر کی بو آتی ہے جب کسی راہ مین پہونچے تو کسی نے شیخ سے ایک مشکل مسئلہ علوم معارف و اسرار کا جسکو علم لدنی کہتے ہین پوچھا شیخ نے اوس مسئلے مین اپنے ذہن کو جولانی دی فکر کی امعان نظر کیا سوچا پھر ٹھیر گئے متحیر ہوئے جب انکے علم مشہور کا گھوڑا امتحان سوال

مذکور کے میدان مین ٹہیر گیا تو اون دونون نے عرض کیا یا سیدی اگر اجازت ہو تو ہم کچھہ عرض کرین شیخ نے فرمایا کہو اونہون نے کہا واللہ اعلم جواب ایسا ایسا ہے نہایت خوبی سے مفصل جواب شافی دیا شیخ نے اپنا سر کہولا اور کہا استغفر اللہ اور جو بات اوس جہت کے لوگون مین انسے صادر ہوئی تہی اوسمین انصاف کیا پہر اون دونون نے شیخ سے کہا سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اپنے وطن کو چلے گئے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت ایک شخص نے شیخ جلیل ابو العباس مرسی رضی اللہ عنہ کا امتحان کیا اونکے روبرو کہانا رکہا شیخ نے کہانے سے اعراض کیا کہانا بہر صاحب طعام کیطرف التفات کیا اور فرمایا کہ اگر حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ کی انگلی مین ایک رگ تہی کہ جب وہ مشتبہ کہانیکی طرف اپنا ہاتہہ بڑہاتے تو وہ حرکت کرنے لگتی تہی تو میرے ہاتہہ مین ساٹھہ رگین ہین کہ جب ایسا کہانا ہوتا ہے تو وہ سب حرکت کرنے لگتے ہین صاحب طعام نے استغفار کی عذر کیا رضی اللہ عنہ ایسا ہی بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے بہی نقل کیا گیا ہے کہ جو کہانا پاک نہوتا وہ اپنا ہاتہہ اوسکی طرف نہین بڑہاتے تہے امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین اسیطرح مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ بعض سلاطین نے بعض شیوخ کا امتحان کیا اونکے روبرو گوشت پیش کیا اوسمین کچھہ ذبح کیا ہوا تہا اور کچھہ مردار تہا شیخ نے کمر باندہی اور فقرا سے کہا آج مین تمہارا خادم ہوا ہون اس کہانے کی سربراہ کرتا ہون جو گوشت ذبح کیا ہوا تہا اوسکو اوٹہا کے فقرا کے سامنے رکہتے تہے اور جن برتنون مین مردار گوشت تہا اونکو اوٹہا کے لشکری لوگون کے سامنے رکہدیتے تہے اور کہتے جاتے تہے الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین اور بادشاہ حاضر تہا پہر اوسنے استغفار کی او شیخ سے خوش اعتقاد ہوگیا ؛

حکایت ابو العباس خضر رضی اللہ عنہ سے بعض ابدال نے پوچہا کہ کوئی ایسا ولی بہی ہے جو تمسے بڑہکر درجے مین ہو اونہون نے کہا ہان مین مسجد نبوی مین داخل ہوا مینے عبد الرزاق کو دیکہا کہ اونکے گرد ایک جماعت بیٹہی ہوئی حدیث سن رہی ہے اور مسجد کے کونے مین ایک جوان اپنے گہٹنون پر سر رکہے ہوئے بیٹہا ہے مینے اوس سے کہا اے جوان تو کیا ان لوگون کو نہین دیکہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثین عبد الرزاق سے سن رہے ہین اوسنے میری طرف سر نہ اوٹہایا نہ میری کچھہ پروا کی لیکن اتنا کہا کہ وہان وہ لوگ ہین جو عبد الرزاق سے سنتے ہین اور یہان وہ شخص ہے جو رزاق سے سنتا ہے نہ اوسکے بندے سے مینے کہا جو کچھہ کہ تو کہتا ہے اگر یہہ سچ ہے تو تو بتا کہ مین کون ہون اوس نے میری طرف سر اوٹہایا اور کہا اگر فراست سچ ہے تو تو خضر ہے پہر مجہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کے ایسے اولیا بہی ہین کہ اونکے علو رتبے کے سبب سے مین اونکو نہین پہچانتا ؛

حکایت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ایک غلام کو بصرے مین دیکہا کہ اوسپر یہہ ندا کیجاتی ہے کون شخص اسکو خریدتا ہے مع اسکے عیوب کے اور وہ یہہ ہین رات بہر نہین سوتا ہے دن مین کہاتا نہین ہے ضروری بات کے سوا بولتا نہین ہے مینے غلام سے کہا کہ تو مجہے عارف معلوم ہوتا ہے اوسنے کہا یا ابراہیم اگر مین اوسکو پہچانتا تو اوسکے غیر کے ساتہہ مشغول نہوتا اب مینے یقیناً جان لیا کہ یہہ عارفین سے ہے مینے بائع سے کہا کہ اس غلام کی کیا قیمت ہے اوسنے کہا جو تو چاہے دیدے یہہ تو مجنون ہے پہر مینے اوسکو قیمت دیدی مینے اپنے جی مین کہا یا رب مینے تو جہک الکریم اوسکو آزاد کر دیا غلام نے میری طرف التفات کیا اور کہا اے ابراہیم اگر تو نے مجہے دنیا مین غلامی سے آزاد کر دیا تو اللہ تعالے تجہے آخرت مین آگ سے آزاد کرے پہر وہ غائب ہو گیا مینے اوسے نہ دیکہا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو محمد حریری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک باز اشہب میرے گہر کے دروازے پر آیا مینے اوسکا شکار نکیا پہر چالیس برس تک اوسکے لئے جال بچہاتا رہا تاکہ وہ یا اوسکی مثل ہاتہہ لگے سو نہ ہاتہہ آیا کسی نے اونسے پوچہا کہ یہہ باز اشہب کون تہا کہا عصر کی نماز کے بعد ایک جوان آدمی زرد رنگ پریشان بال ننگے سر ننگے پاؤن رباط مین آیا تازہ وضو کیا نماز پڑہی پہر بیٹہہ گیا مغرب تک سر گریبان مین ڈالے رہا جب ہمارے ساتہہ مغرب پڑہ چکا تو پہر اسیطرح بیٹہہ گیا ناگہان خلیفہ کا قاصد دعوت مین بلانے کے لئے آیا مین اوس جوان کے پاس گیا اور کہا کہ تو ہمارے ہمراہ خلیفہ کے محل کو چلتا ہے

اوسنے سر اونچا کیا اور کہا میرا دل خلیفہ کے محل کیطرف نہین چاہتا ہے لیکن میرا دل گرم عصیدہ کہانیکو چاہتا ہے مینے اوسکے قول سے بے پروائی کی اسلیے کہ اوسنے جماعت کی موافقت نہ کی اور اپنی خواہش کی چیز چاہی مین نے اپنے جی مین کہا کہ یہہ شخص نیا نیا طریقے مین داخل ہوا ہے ابھی یہہ مؤدب نہین ہوا ہے پہر ہم خلیفہ کے محل مین گئے کہانا کہایا سماع سنا پچھلی رات کو متفرق ہوئے جب مین رباط مین آیا تو مینے جوان کو اوسی حالت پر پایا مین گہڑی بہر مصلے پر بیٹھہ گیا میری آنکہہ لگ گئی خواب مین دیکہا کہ ایک جماعت ہے کوئی شخص کہرہا ہے کہ یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے انبیا علیہم السلام ہین مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب گیا تاکہ سلام کرون آپ نے مجھہ سے اعراض فرمایا پہر مینے مکرر سلام عرض کیا آپنے اعراض ہی فرمایا نہ التفات کیا نہ جواب سے مشرف فرمایا مجھے اس سے خوف ہوا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھہ سے کیا گناہ صادر ہوا کہ آپنے اعراض فرمایا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ایک فقیر نے تجھہ سے ایک چیز مانگی سو تونے اوسکے ساتھہ بے پروائی کی مین ڈرتا ہوا بیدار ہوا فقیر کیطرف گیا اوسکو نہ پایا دروازے کی آواز سنی مین اوسکی طلب مین نکلا اور وہ نکل گیا تہا مینے اوسکو پکارا اے جوان صبر کر تاکہ تیری خواہش کی چیز حاضر کیجاے اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا جب کوئی فقیر تجھہ سے کوئی چیز چاہے تو تو اوسکو نہین دیتا یہانتک کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار نبیون کو تیرے پاس سفارش کے لئے لاوے اب مجھے اوسکی کوئی ضرورت نہین پہر مجھے چہوڑ کے چلا گیا رضی اللہ عنہ ؕ

حکایت شیخ عارف احمد بن الرفاعی قدس اللہ روحہ شیخ عارف علی بن قاری واسطی رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑہا کرتے تہے شیخ احمد اوسوقت جوان تہے ایک شخص نے کہانا پکایا شیخ ابن قاری کو اور انکے اصحاب اور اور مشائخ و قرار وغیرہم کو بلایا جب لوگ کہانا کہا چکے تو ایک قوال نے جو اونکے ساتھہ تہا دائرے پر گانا شروع کیا شیخ احمد شیخ ابن قاری کا جوتا لئے ہوئے صف نعال مین بیٹھے تہے جب لوگونکو حال آیا تو شیخ احمد قوال کیطرف دوڑے اور دائرہ کو توڑ ڈالا مشائخ نے شیخ علی بن قاری کیطرف التفات کیا اونکو ملامت و نفرین کی کہنے لگے کہ یہہ تو لڑکا ہے ہمکو اس سے کچہہ مؤاخذہ نہین ہمارا مواخذہ تمپر ہے شیخ ابن قاری نے کہا تم اس سے پوچھو اگر یہہ جواب باصواب دے تو فبہا ورنہ مطالبہ مجھپر ہے لوگ شیخ احمد کیطرف متوجہ ہوئے کہا تونے دف کیون توڑ ڈالا شیخ احمد نے کہا کہ ہم قوال کی امانت کیطرف رجوع کرین جو اوسکے دلمین خطرہ گزرا وہ ہم سے کہدے پہر جو وہ کہدے ہم اوسکا اتباع کرین قوال سے پوچھا کہ تیرے دلمین کیا خطرہ گزرا تہا اوسنے کہا کہ شب گزشتہ کو مین ایک محفل مین تہا لوگون نے شراب پی نشے مین چور ہوئے جہولنے لگے جسطرح یہہ مشائخ جہولتے تہے میرے دل مین یہہ خطرہ گزرا کہ یہہ لوگ بہی اونکی مثل ہین پہر میرا خطرہ تمام نہین ہونے پایا تہا کہ یہہ لڑکا کہڑا ہوا اور دف کو توڑ ڈالا جب مشائخ نے یہہ بات سنی تو سبکے سب شیخ احمد کے لئے کہڑے ہوئے اونکے ہاتھہ کا بوسہ لیا اونسے عذر کیا رضی اللہ عنہ ؕ

فصل مرنیکے بعد کلام وغیرہ کرنیکے بیانمین

حکایت مکے مین بعض صالحین کا انتقال ہوا شیخ نجم الدین اصبہانی رضی اللہ عنہ اونکے جنازے کے ساتھہ گئے جب اونکو دفن کر چکے تو تلقین کرنیوالا تلقین کے لئے بیٹھا شیخ نجم الدین ہنسے اور اونکی عادت ہنسنے کی نہ تہی اونکے بعض اصحاب نے ہنسنے کا سبب پوچھا اونہون نے اوسکو زجر فرمایا بعد اوسکے پہر فرمایا کہ مین اسلیے ہنسا کہ جب ملقِّن قبر پر بیٹھا تو مین نے صاحب قبر کو سنا وہ کہتا تہا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کر رہا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ؕ

حکایت ابو اسحق فزاری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص ہمارے پاس بہت بیٹھا کرتا تہا اور آدہا مونہہ چہپا رکہتا تہا مینے اوس سے کہا کہ تو اکثر ہمارے پاس بیٹھتا ہے اور آدہا مونہہ تیرا چہپا ہوتا ہے تو مجھے اسکا سبب بتا اوسنے کہا تو مجھے امن دیتا ہے مینے کہا ہان اوسنے کہا کہ مین کفن چرایا کرتا تہا

ایک عورت دفن کیگئی مین اوسکی قبر پرگیا اوسکو کہود ایہانتک کہ اوسکی اینٹون تک پہونچا اونکو ہٹایا پہر مینے اپنا ہاتہ چادر پر مارا پہر لفافے پر اوسکو کہینچا اوس عورت نے بہی کہینچنا شروع کیا مینے کہا تجہے یہہ گمان ہوگا کہ تو مجہپر غالب ہوجاویگی پہر مین اپنے گہٹنون پر بیٹہا لفافے کو کہینچنے لگا اوسنے ہاتہ اوٹہایا اور مجہے تماچہ مارا اوس شخص نے مجہے اپنا مونہہ کہولکے دکہایا اوسکے مونہہ پر پانچون انگلیون کے نشان تہے مین نے اوس سے کہا کہ پہر تونے کیا کیا کہا مینے اوسکا لفافہ اوراِزار اوسکو پہیر دیا اور اینٹونکو رکہدیا پہر مٹی کو ڈالدیا اور اپنے نفس پر عہد کیا کہ زندگی بہر کسی قبر کو نہ کہودون آبو اسحق کہتے ہین کہ مینے یہہ قصہ اوزاعی کو لکہا اونہون نے مجہے لکہا کہ تو اوس شخص سے پوچہہ کہ اہل توحید جو مرگئے ہین اونکا مونہہ قبلے کیطرف تہا یا نہین مینے اوس سے پوچہا تو اوسنے کہا کہ اکثر کا مونہہ قبلے سے پہرا ہوا تہا مینے یہہ بات اوزاعی کو لکہی اونہون نے مجہے لکہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اس کلمے کو تین بار لکہا اور یہہ لکہا کہ جن لوگون کا مونہہ قبلے سے پہیر دیا گیا وہ غیر سنت پر مرے آمام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ کی مراد اس جگہہ سنت سے ملت اسلام ہے واللہ اعلم معنی یہہ ہین کہ معاصی پر اصرار بہت سے گناہگارون کو موت علی الکفر کیطرف کہینچ لیجاتا ہے والعیاذ باللہ عز وجل جیسا کہ اس آیت کی تفسیر مین وارد ہوا ہے ثم کان عاقبۃ الذین اساؤا السوای ان کذبوا بآیات اللہ وکانوا بہا یستہزؤن یعنی انجام گناہ کا تکذیب اللہ تعالے کی آیات کی اور اونکے ساتہہ استہزا ہوا اور یہہ کفر ہے اعاذنا اللہ منہ اس جگہہ چند حکایتین اس قسم کی ذکر کیجاتی ہین جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گناہون پر اصرار کرنے اور معاصی مین ڈوبے رہنے سے موت علی الکفر ہوتی ہے ایمان مفت مین برباد ہوجاتا ہے خاتمہ خراب ہوتا ہے اللہم احسن عاقبتنا وامتنا علی ملۃ الاسلام وسنۃ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعدد من قعد وقام آمین

یا رب العالمین ؛

حکایت مروی ہے کہ ایک شخص مرنے لگا جب اوس سے کہتے کہ لا الہ الا اللہ کہہ تو وہ یہہ شعر پڑہتا ؏

یا رب قائلۃ یوما وقد تعبت	این الطریق الی حمام منجاب

اسکا قصہ یہہ ہے کہ ایک عورت حمام کو جاتی تہی اس حمام کو حمام منجاب کہتے تہے اس عورت کو حمام کا رستہ معلوم نہتہا اور چلنے سے عاجز ہوگئی تہی اسنے ایک شخص کو دیکہا کہ وہ اپنے گہر کے دروازے پر کہڑا تہا عورت نے اوس سے حمام کا رستہ پوچہا اوس شخص نے کہا وہ یہی ہے اور اپنے گہر کیطرف اشارہ کیا جب وہ اندر گہر کے گئی تو اوس شخص نے دروازہ بند کردیا جب یہہ سمجہی کہ اوسنے دہوکا دیا تو اسنے اپنی خوشی ظاہر کی اور اوس سے کہا کہ تو بازار جا وہان سے سامان عیش خرید کے لا جس سے ہم اپنے وقت کو خوش کرین وہ جلد ہی سے نکلا اور دروازہ کہلا چہوڑ گیا یہہ عورت بہاگ نکلی اور اوسکے مکر باطل سے اپنی جان کو بچایا بارک اللہ فیہا یہہ اللہ تعالے ہی کا اوسپر فضل تہا کہ ایسے مخمصے سے اوسکو محفوظ رکہا جب وہ شخص بہ نیت زنا لوٹ کے آیا تو گہر مین سوا ویل ڈہونڈہ کے اور کچہہ نہ پایا اوسیوقت حیران وپریشان نکلا گشت کرتا تہا اور شعر مذکور پڑہتا جاتا تہا یہانتک کہ کلمۂ شہادت کے عوض مین اوسیکو ٹہیرایا سکرات موت مین اوسی شعر کو کہے جاتا تہا نعوذ باللہ منہ ؛

حکایت مالکبن دینار رضی اللہ عنہ ایک پڑوسی کے پاس گئے وہ نزع کی حالت مین تہا اوسنے کہا اے مالک دو پہاڑ آگ کے میرے آگے ہین مجہے اونپر چڑہنے کی تکلیف دیجاتی ہے انہون نے اوسکے گہر والون سے پوچہا کہ یہہ کیا کیا کرتا تہا اونہون نے کہا کہ اسکے یہان دو پیمانے ہین ایک پیمانے سے دوسرے کو ناپ کر دیتا تہا اور دوسرے پیمانے سے اپنے لئے ناپتا تہا پہر مینے اون پیمانون کو طلب کیا ایک کو دوسرے پر دے مارا یہانتک کہ دونون کو توڑ ڈالا پہر مینے اوس شخص سے پوچہا اوسنے کہا سختی اور بڑہتی جاتی ہے ؛

حکایت ایک شخص تول کا معاملہ لوگون سے کیا کرتا تہا جب وہ مرنے لگا تو بعض صالحین نے اوس سے کہا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین

اسکو نہین کہہ سکتا ترازو کا کانٹا میری زبان پر رکہا ہوا ہے وہ مجہے کلمہ پڑہنے سے روکتا ہے مینے کہا کیا تو پورا نہین تولتا تہا اوسنے کہا پورا تو تولتا تہا لیکن کبہی ترازو مین غبار وغیرہ پڑجاتا تہا اور مجہے اوسکا شعور نہین ہوتا تہا اس سے معلوم ہوا کہ ناپ تول مین ادنی سی کمی کرنا موجب سوء خاتمہ ہے ایسے ہی ہر چیز کا حال ہے اللہ سبحانہ وتعالے ہم سب مسلمانون کو اسباب سوء خاتمہ سے بچاوے کلمۂ توحید پر حسن خاتمہ فرماوے

اللہم آمین ؛

حکایت ایک اور شخص گہاس بیچا کرتا تہا یہی اوسکا پیشہ تہا اللہ تعالے سے اوسکو غفلت تہی جب وہ مرنے لگا تو اوس سے کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ وہ کہتا ایک گٹہہ ایک پیسے کو اس قصے کے بعد بعض شیوخ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ کلمۂ شہادت بکثرت پڑہا کرو تاکہ اوسی پر مرو جیسا کہ یہہ شخص اوسی کلمہ پر مرا جسکو زندگی مین کہا کرتا تہا ؛

حکایت قرآن شریف پڑہنے والون مین سے کسی نیک آدمی کا وقت وفات آیا جب اونسے کہتے کہ لا الٰہ الا اللہ کہو وہ کہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الی قولہ تعالے اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی وہ بار بار اسی آیت کو پڑہتے جب اون سے کلمۂ شہادت پڑہنے کے لئے کہا جاتا یہانتک کہ اسی آیت کریمہ جلیلہ عظیمہ پر اونکا انتقال ہوا اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو وارد ہوا ہے کہ جس حال پر آدمی زندگی مین ہوتا ہے اوسی حال پر مرتا ہے اوسی پر اوسکا حشر ہوتا ہے ٹہیک ہے ؎

غیر حق آنچہ دولت را بہ بود	سر رہ تو ہمان خواہد بود

نسأل اللہ الکریم التوفیق للطاعۃ والموت علی الاسلام والسنۃ والجماعۃ لنا ولاحبابنا ووالدینا واولادنا والمسلمین اجمعین آمین

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض ثقہ قبر کہودنے والون نے مجہہ سے نقل کیا وہ کہتے ہین کہ کسی شہر مین مینے قبر کہودی اوسمین دیکہا کہ ایک شخص تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے ہاتہہ مین قرآن شریف ہے اوسمین پڑہہ رہا ہے کئی بار یہہ بہی بیان کیا کہ اوسکے نیچے ایک نہر بہہ رہی تہی پہر اونکو غش آگیا لوگون نے اونکو قبر سے نکالا لوگونکو نہین معلوم کہ اونکو کیا مصیبت پہونچی پہر دوسرے دن یا کہا تیسرے دن اونکو ہوش آیا تو جو دیکہا تہا لوگون سے بیان کیا بعض لوگون نے اون سے کہا کہ وہ قبر ہمکو بتا دو اونہون نے اسکا قصد کیا جب رات آئی تو انہون نے صاحب قبر کو خواب مین دیکہا کہ وہ یہہ کہتا ہے کہ مین تجہے اللہ تعالے کی قسم دیتا ہون اگر تو کسیکو میری قبر بتائیگا تو تجہے فلان فلان مصیبت پہونچیگی وہ بیدار ہوئے اور اپنے ارادے سے توبہ کی اور لوگونکو قبر کا پتا نہ بتایا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ثقہ لوگون نے مجہے خبر دی کہ شیخ محمد بن ابی بکر حکمی اور شیخ ابو الغیث بن جمیل قدس اللہ روحہما کے پاس بعض فقرا بعد اونکے انتقال کے آئے شیخ محمد تو اپنی قبر سے نکلے اور اوس شخص سے ملاقات کی اور اوس سے عہد لیا اور شروط مقرر کئے اس کلام کی شرح طویل ہے اور شیخ ابو الغیث نے قبر سے اپنا ہاتہہ نکالا اور اوس سے ملاقات کی اس حکایت مین کلام طویل ہے یہہ دونون شیخ یمن کے مشہور ومعروف ہین اپنے زمانے مین شیوخ عصر سے افضل وبرتر تہے رضی اللہ عنہما ؛

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بعض اہل علم نے مجہے خبر دی وہ فقیہ امام محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین محب الدین کہتے ہین کہ مین امام اسمٰعیل بن محمد حضرمی کے ہمراہ قبرستان زبید مین تہا اونہون نے مجہہ سے فرمایا یا محب الدین تو مردون کے کلام کے ساتہہ یقین کرتا ہے مین نے کہا ہان فرمایا کہ صاحب اس قبر کا مجہہ سے کہتا ہے کہ مین حشو جنت سے ہون ؛

حکایت فقرا کی ایک جماعت شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ کے پاس آئی ایک شخص اونمین سے بیمار ہو گیا کئی دن بیماری مین رہا اوسکی

رفیق خدمت سے ملول ہو گئے ایک دن اسکی شکایت شیخ ابو علی سے کی انہون نے اپنے نفس کی مخالفت کی اور قسم کہائی کہ سوا انکے اوسکی خدمت کا کوئی متولی نہو پہر کئی دن تک اوسکی خدمت کرتے رہے یہانتک کہ اوس فقیر کا انتقال ہو گیا انہون نے اپنے ہاتہ سے اوسکو نہلایا کفنایا اور سپر نماز پڑہی اور دفن کر دیا جب اوسکو قبر مین لٹایا اور اُسکے کفن کا سر کہولنا چاہا تو اوسنے انکو دیکہا اور اوسکی آنکہین کہلی ہوئی تہین اوسنے انسے کہا اے ابو علی قیامت کے دن مین اپنی جاہ کے ساتہ ضرور تمہاری مدد کرونگا جیسے تمنے اپنے نفس کی مخالفت مین میری مدد کی رضی اللہ عنہما ؛

حکایت شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین مکے مین تہا ایک دن باب بنی شیبہ پر میرا گذر ہوا مینے ایک جوان آدمی خوبصورت کو مرا ہوا دیکہا مینے اوسکے مونہہ کیطرف دیکہا اوسنے تبسم کیا اور مجہہ سے کہا اے ابو سعید تو کیا نہین جانتا ہے کہ احباب زندہ ہین گو انکا انتقال ہو گیا وہ صرف ایک گہر سے دوسرے گہر کیطرف انتقال کرتے ہین ؛

حکایت ابو یعقوب سنوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے مین ایک مرید میرے پاس آیا مجہسے کہا اے استاذ مین کل ظہر کے وقت مرونگا تم یہہ دینار لیلو آدہے دینار مین قبر کہدوانا اور آدہے کا کفن خریدنا جب کل کا دن آیا اور ظہر کا وقت آگیا تو وہ آیا طواف کیا پہر وہان سے دور چلا گیا اور مر گیا مینے اوسکو نہلایا قبر مین رکہا اوسنے دونون آنکہین کہولدین مینے کہا کیا مرنیکے بعد حیات ہوتی ہے اوسنے کہا مین زندہ ہون اور جو کوئی اللہ تعالے کا محب ہے وہ زندہ ہے رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک مرید کا انتقال ہوا مینے اوسکو نہلایا اوسنے میرا انگوٹہا پکڑ لیا اور وہ تختے پر تہا مینے کہا اے بیٹے تو میرا ہاتہ چہوڑ دے مین جانتا ہون کہ تو مردہ نہین ہے یہہ مرنا تو صرف ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف نقل کرنا ہے پہر اوسنے میرا ہاتہ چہوڑ دیا ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ غاسل نے ایک میت کے ناخن تراشے کوئی ناخن زیادہ تراش دیا میت نے اپنی انگلی کہینچ لی خود غاسل نے اس امر کی مجہے خبر دی اور یہہ بہی کہا کہ اوسنے میت کو تبسم کرتے دیکہا اور اوسکا مونہہ چمکتا تہا یہہ غاسل اور میت دونون نیک عورتین تہین رضی اللہ عنہما ؛

حکایت شیخ ابن جلا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو اونہون نے غسل کے تختے پر لیٹے ہوئے ہنسدیا کسیکو جرأت نہوئی کہ اونکو نہلاوے لوگون نے کہا کہ یہہ تو زندہ ہین یہانتک کہ ایک شخص اونکے اقران سے آیا اوسنے اونکو نہلایا رضی اللہ عنہم ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو چکا تہا مینے اونکو جنگل مین دیکہا کہ قبلے کیطرف مونہہ کئے ہوئے کہڑے ہین اور کوئی چیز اونکو پکڑے نتہی مینے چاہا کہ اونکو اوٹہا کے مٹی مین چہپا دون پہر مجہے اونکے اوٹہانے کی قدرت نہوئی ایک ہاتف کو سنا کہ وہ کہتا تہا دع ولی اللہ مع اللہ ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ جب ابن جلا رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگون نے اونکی طرف دیکہا ناگاہ وہ ہنس رہے تہے طبیب نے کہا یہہ زندہ ہین پہر نبض دیکہی تو کہا کہ مردہ ہین پہر اونکا مونہہ کہولا تو کہا مین نہین جانتا کہ یہہ زندہ ہین یا مردہ ؛

حکایت کہتے ہین کہ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت آنکہین کہولین پہر ہنسے اور کہا لمثل ھذا فلیعمل العاملون رضی اللہ عنہ شیخ ابو محمد حریری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جنید رضی اللہ عنہ کے پاس تہا اور اونکی حالت نزع تہی اور وہ دن جمعے کا تہا جنید رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑہتے تہے پہر اوسکو ختم کیا مین نے کہا اے ابو القاسم کیا اس حال مین بہی آپ قرآن پڑہتے ہین اونہون نے فرمایا اسکے ساتہ مجہہ سے بڑہکر کون مستحق ہے یہہ میرا نامہ اعمال لپیٹا جاتا ہے ؛

حکایت [۱۰] بعض صالحین کہتے ہین کہ عبّادان مین ایک عابد تہا وہ بدوی کے نام سے مشہور تہا مینے اوسکا حال دریافت کیا کسی نے کہا کہ اوسکا تو انتقال ہوگیا قبر کہودنے والے نے کہا کہ جب بدوی مرے تو مینے اونکے لئے قبر کہودی جب مین لحد تک پہونچا تو مینے چاہا کہ اوسکو برابر کردون مین اوسکو برابر کررہا تہا کہ اوسکے پاس کی قبر کی لحد سے ایک اینٹ گر پڑی مینے اوس قبر مین دیکہا تو ناگاہ ایک بوڑہا آدمی سفید کپڑے کہڑکہڑاتے پہنے ہوئے بیٹہا ہے اور اوسکی گود مین سونے کا قرآن شریف سونے سے لکہا ہوا رکہا ہے وہ اوسمین پڑہ رہا ہے اوسنے میری طرف سر اوٹہایا اور کہا کیا قیامت قائم ہوگئی اللہ تجہپر رحم کرے مینے کہا نہین کہا تو پہر اینٹ کو اپنی جگہہ مین رکہدے اللہ تجہ سے معاف کرے پہر مینے اینٹ کو رکہدیا رضی اللہ عنہ ٭

حکایت [۱۱] محمد وراق رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک شخص سیاہ نام معروف بمبارک مباح مین عمل کیا کرتا تہا ہم اوس سے کہا کرتے اے مبارک تو نکاح کیون نہین کرتا وہ کہتا کہ مین اللہ تعالے سے یہہ سوال کرتا ہون کہ وہ حورعین سے میرا نکاح کردے پہر ہم کسی غزوے مین گئے دشمن ہمپر نکلکے آیا مبارک شہید ہوا ہم اوسپر سے گزرے سر اوسکا ایکطرف بدن دوسری طرف پڑا ہوا تہا اور وہ پیٹ کے بل اوندہا پڑا ہوا دونون ہاتہہ سینے پر رکہے ہوئے تہا ہم اوسپر ٹہیرے ہمنے کہا اے مبارک اللہ تعالے نے کتنی حورعین سے تیرا نکاح کیا اوسنے سینے کے نیچے سے ہاتہہ نکالا اور تین انگلیون کے ساتہہ ہماری طرف اشارہ کیا یعنی تین حورون سے اوسکا نکاح ہوا ٭

حکایت [۱۲] شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ایک عورت عظیم الشان کو دیکہا اولیا وعلما اوسکی تعظیم کرتے تہے یہہ عورت مغرب کی تہی اسکو بنت [۱] الملوک کہتے تہے یہہ بیت المقدس کی زیارت کو گئی جس زمانے مین کہ شیخ کبیر الشان علی بن علبس یمنی رضی اللہ عنہ بہی وہین تہے شیخ کہتے ہین کہ مین بیت المقدس مین تہا ناگاہ مینے دیکہا کہ ایک نور کی رسی آسمان سے قبے تک لٹکی ہوئی ہے یہہ قبہ مسجد مین تہا پہر ہم قبے کیطرف گئے وہان مینے ست الملوک کو پایا اور اوس نور کو مشاہدہ کیا کہ وہ اوس سے متصل تہا مینے اوس سے اُخوّت [۲] چاہی اوسنے قبول کیا ہی شیخ صفی کہتے ہین کہ مینے شیخ صالح ولی سفیان یمنی کو جو کہ اکابر داہل ہمم عالیہ سے تہے دیکہا یہہ اپنی اوقات کو نماز سے معمور رکہتے تہے انکا ظہور جبت یمن مین ہوا بعد اسکے کہ مصر گئے حج کیا انکی کرامتین دیکہہ کے بہت سے لوگون نے انکے لئے شہادت دی رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ وہی سفیان ہین جنکا ذکر پہلے گزر چکا انہون نے عدن مین یہودی کو مار ڈالا تہا اسلئے کہ وہ مسلمانون پر ترفع کرتا اون سے خدمت لیتا تہا مسلمان اوسکی اردلی مین چلتے تہے یہہ سلطان کیطرف سے حاکم ہوکے آیا تہا مجہے یہہ بات پہونچی ہے کہ انہون نے ایک اور یہودی کو تعز مین فوراً قتل کرڈالا تہا اوس سے یہہ کہا کہ تو ایسا ایسا کر ورنہ اس قلم کے سر کو قط لگاؤنگا اونکے ہاتہہ مین قلم وچاقو تہا یہودی نے کہا تم قلم کو قط لگاؤ اوسکے قط سے میرا کچہہ ضرر نہین ہے انہون نے قلم کا سر کاٹا نا گہان اوس یہودی کا سر کٹا ہوا زمین پر لڑہکنے لگا انکی اور بہت سی بڑی بڑی کرامتین ہین یہہ فقیہہ تہے شروع مین علم کے ساتہہ شغل کیا اوسکو حاصل کرلیا یہانتک کہ اون سے کہا گیا کہ اگر تو ہمکو چاہتا ہے تو تو تولین وجہین کو چہوڑدے انہون نے علم کا شغل چہوڑدیا اللہ تعالے کے ساتہہ مشغول ہوئے دیار مصر کو اسلئے گئے تہے کہ دمیاط کے جہاد مین حاضر ہون مسلمانون کی فتح انہین کے ہاتہون پر ہوئی اس سے پہلے بعض صلحانے اہل دمیاط سے کہدیا تہا کہ دمیاط کی فتح یمن کے ایک آدمی کے ہاتہہ پر ہوگی اونکو اللہ تعالے نے اس امر پر مطلع کردیا تہا مجاہدین دمیاط مین فقیہہ عالم ولی عارف عبد الرحمن نویری رضی اللہ عنہ بہی تہے یہہ شہید ہوئے جس نصرانی نے کہ اونکو قتل کیا وہ کہتا ہے کہ مینے اونکی گردن ماری جب وہ مرگئے تو مینے اون سے کہا اے مسلمانون کے عالم تم اپنی قراءت مین کہتے ہو ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون مینے بطور ٹہٹے کے یہہ بات اونسے کہی تہی انہون نے اپنی آنکہین کہولین اور سر اوٹہایا اور قوی آواز سے کہا نعم احیاء عند ربہم یرزقون پہر چپ ہوگئے پہر جبکہ مینے یہہ دیکہا اور سنا جو کچہہ کہ سنا تو اللہ تعالے نے میرے دل سے کفر کو نکالڈالا اونکے ہاتہہ پر مسلمان ہوگیا مین امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالے اونکی برکت اونکے ہاتہہ پر مسلمان ہونے سے میری

[۱] یعنی بادشاہون سکی سردار ۱۲

[۲] یعنی بہن بنایا چاہا ۱۲

مغفرت فرماوے نصرانی مسلمان کا کلام پورا ہوا اس قصے کے بعد سے شیخ عبدالرحمن کو شہید ناطق کہنے لگے اونکی اور بہت کرامتین ہین رضی اللہ عنہ ؛

فصل منامات کے بیان مین

یعنی اولیاء کرام خواب مین اللہ تعالےٰ کے دیدار سے مشرف ہوتے ہین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سعادت حاصل کرتے ہین کبھی ملائکہ کو دیکھتے ہین کبھی جنت و حور و قصور کی سیر کرتے ہین کبھی لیلۃ القدر کے انوار ا ونکو نظر آتے ہین کبھی کسی بات کا حکم ہوتا ہے کبھی کسی امر پر تنبیہ کیجاتی ہے چنانچہ یہہ سب امور حکایات آیندہ سے بخوبی واضح ہونگے ؛

دیدار اللہ عز وجل

حکایت ۱ علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے پچاس اور چند حج کیے اور او نکا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم اور اپنی والدین کو بخشا ایک حج باقی رہگیا تہا مینے عرفات مین اہل موقف کو اور او نکی آواز کی گونج کو دیکہا مینے کہا الٰہی اگر ان لوگون مین سے کوئی ایسا ہو جسکا حج قبول نہوا ہو تو مینے اپنا یہہ حج اونکو بخشدیا تاکہ اسکا ثواب اوسکے لیے ہو پہر اوس رات کو مزدلفہ مین سویا مینے اللہ عز وجل کو خواب مین دیکہا مجہہ سے ارشاد فرمایا اے علی بن موفق تو کس پر تے پر سخاوت کرتا ہے مینے تو اہل موقف کو اور اونکی مثل کو اور او نکے کئی گنون کو بخشدیا اور او نمین سے ہر ایک شخص کی شفاعت اوسکے گہر والون خاص لوگون پڑوسیون کے حق مین قبول کی وانا اہل التقویٰ واہل المغفرۃ ؛

حکایت ۲ بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے کسی نے او نکے ابتدا ر حال کی کیفیت پوچہی اسلیے کہ تمہارا نام لوگون مین ایسا معزز ہے جیسے کسی نبی کا نام ہوا و نہون نے کہا کہ یہہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہے مین تو ایک عیّار آدمی صاحب عصبیت تہا مینے ایک دن راہ مین کاغذ پڑا ہوا پایا اوسکو اوٹہا یا اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا تہا مینے اوسکو پونچہا اور جیب مین رکہہ لیا میرے پاس دو درہم تہے او نکے سوا میرے ملک مین اور کچہہ نتہا مین عطار کے پاس گیا اوس سے او نکی خوشبو خریدی وہ خوشبو اوس کاغذ سے ملدے اوسکو خوشبو دار کردیا اوس رات کو مین سو رہا خواب مین دیکہا گویا کوئی کہرہا ہے اے بشر تونے میرے نام کو خوشبو دار کیا مین ضرور تیرے نام کو دنیا و آخرت مین خوشبو دار کرونگا کہتے ہین کہ منصور بن عمار واعظ کی توبہ کا یہہ سبب ہوا کہ او نہون نے راہ مین ایک رقعہ پڑا ہوا پایا اوسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا تہا انکو کوئی جگہہ نہ ملی کہ اوسکو وہان رکہین انہون نے اوسکو نگل لیا خواب مین سُنا کہ کوئی انسے کہتا ہے کہ اس رقعے کی تعظیم کرنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے حکمت کا دروازہ تجہپر کہولدیا رضی اللہ عنہما ؛

حکایت ۳ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ ایک شرابی پر سے گزرے وہ بیچ راہ مین پڑا ہوا تہا اوسکے مونہہ مین سے بہین نکل رہے تہے انہون نے اوسکی طرف دیکہا اور کہا یہہ کون زبان ہے جسکو یہہ آفت پہونچی اسنے تو اس زبان سے اللہ عز وجل کا ذکر کیا ہوگا پہر اوسکے قریب گئے اوسکا مونہہ دہویا جب اوس شخص کو ہوش آیا تو کسی نے اوس سے کہدیا کہ ابراہیم نے تیرا مونہہ دہویا وہ پشیمان ہوا توبہ کی اوسکی توبہ بہت اچہی ہوئی ابراہیم نے خواب مین دیکہا کہ گویا کوئی انسے کہہ رہا ہے کہ اے ابراہیم تونے ہمارے لیے اوسکا مونہہ پاک کیا ہمنے تیرے لیے اوسکا دل پاک کردیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے اپنے رب کو خواب مین دیکھا مینے عرض کیا کہ مین تجھے کیونکر پاؤن فرمایا تو اپنے نفس سے مفارقت کر اور آجا احمد بن خضرویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا مجھے ت. ارشاد فرمایا اے احمد سب لوگ مجھ سے طلب کرتے ہین مگر ابو یزید وہ مجھے طلب کرتا ہے رضی اللہ عنہ ؛

زیارت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

حکایت ایک جوان آدمی کعبے کا طواف کرتا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھتا جاتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ تیرے نزدیک اسکی کوئی دلیل ہے اوسنے کہا ہان مین اور میرے والد حج کے لئے چلے کسی منزل مین میرے والد بیمار ہوئے اور مرگئے اور انکا مونہ کالا آنکھین نیلی ہو گئین پیٹ پھول گیا مین رویا اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا مجھے افسوس ہوا کہ میرے والد مسافرت مین ایسی موت مرے جب رات ہوئی تو مجھپر نیند کا غلبہ ہوا خواب مین دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سفید لباس معطر پہنے ہوئے تشریف لائے میرے والد کے قریب گئے اونکے مونہ پر ہاتھ پھیرا وہ دودہ سے زیادہ سفید ہو گیا پھر اونکی پیٹ کو چھوا وہ جیسا تھا ویسا ہو گیا جب آپنے تشریف لیجانے کا قصد فرمایا تو مین کھڑا ہوا مینے آپکی چادر پکڑ لی اور عرض کیا یا سیدی آپکو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپکو زمین غربت مین میرے باپ کیطرف رحمت بنا کے بھیجا آپ کون ہین فرمایا کیا تو مجھے نہین پہچانتا ہے مین محمد رسول اللہ ہون یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا سوا اسکے کہ یہ مجھپر درود بہت بھیجا کرتا تھا جب اسکو موت آئی تو اسنے مجھسے استغاثہ کیا مین نے اسکی فریاد رسی کی جو کوئی دنیا مین درود مجھپر بہت بھیجا کرتا ہے مین اوسکا غیاث ہون صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ؛

ہوا ہے نعت آنحضرت دلِ بیتاب الفت مین
چراغ معرفت ہے چشم جان ہے جانِ ایمان ہے

رسول ہاشمی کے گیسوے مشکین پہ قربان ہو
کہ فیض صبح اس شام ہدایت سے نمایان ہے

مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ
دل دانش پہ نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے

محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہو دل مین
ہر اک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے

نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی
گنہگاری ہمارے واسطے بخشش کا سامان ہے

حکایت ایک عراقی کہتے ہین کہ مین ابوبکر بن مجاہد مقری رضی اللہ عنہ کے پاس پڑھا کرتا تھا اونکے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا ابوبکر نے اوسکے بال بچونکا حال پوچھا اوسنے کہا اے ابوبکر رات کو اور تیسری بیٹی پیدا ہوئی میرے گھر والون نے مجھسے ایک دانق گھی شہد خریدنے کے لیے مانگا تاکہ بچے کے تالو مین ملین سو مجھے اوسپر قدرت نہوئی پھر مین مہموم مغموم محزون سو رہا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکھا آپنے فرمایا تو غم نکر رنجیدہ نہو جب صبح ہو تو تو علی بن عیسی وزیر خلیفہ کے پاس جا اور میری طرف سے اوسکو سلام کہہ اور اوسکو اس نشانی سے کہہ کہ تو نے میری قبر کے نزدیک بیٹھ کے چار ہزار بار درود مجھپر بھیجا ہے وہ تجھے سو اشرفیان دیگا آدمی کہتا ہے ابوبکر نے مجھ سے کہا اے خدا کے بندے اسمین فائدہ ہے اونہونے میرا پڑھانا چھوڑ دیا اور اوس آدمی کا ہاتھ پکڑ کے وزیر کے پاس لیگئے وزیر نے ابوبکر کے ہمراہ ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ وہ اسکو پہچانتے نتھے ابوبکر سے پوچھا یہ آدمی کہان کا ہے اونہون نے وزیر سے کہا آپ اسکو اپنے قریب بلاؤ اور اسکی بات سنو وزیر نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور کہا اے شیخ تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا ابوبکر جانتے ہین کہ میرے دو بیٹیان ہین اور رات کو تیسری اور پیدا ہوئی میرے

گہر والون نے ایک دانق گہی شہد خریدنے کے لئے مجہہ سے مانگا تاکہ لڑکی کے تالو سے ملین سو مجہے اوسکی قدرت نہ تہی مین رات کو غمگین سو رہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپ نے مجہہ سے ایسا ایسا ارشاد فرمایا اور جو قصہ دیکہا تہا وہ سب بیان کیا علی بن عیسی کی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے سچ فرمایا اور تونے بہی سچ کہا تو نیک آدمی ہے یہہ ایک ایسی چیز ہے کہ سواے اللہ و رسول کے اور کوئی اوسکو نہین جانتا اے غلام اشرفیون کا توڑا لا غلام نے حاضر کیا وزیر نے اوسمین سے تین سو اشرفیان نکالین اور کہا یہہ وہ سو اشرفیان ہین جنکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے لئے حکم دیا اور یہہ سو بشارت کی ہین اور یہہ سو تیرے لئے ہدیہ ہے وہ شخص تین سو اشرفیان لیکے چلا آیا اوسکا رنج غم سب دور ہوگیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ جسطرح اس شخص کو بسبب رحمت آلہی اور برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر حاصل ہوئی اسیطرح وزیر خلیفہ علی بن عیسی مذکور کو بہی خیر نصیب ہوئی اسلئے کہ اونہون نے وزارت و علو ریاست و ظلم سلطنت و عظمت جبابرہ کو چہوڑ دیا مکے کو چلے گئے وہان کی مجاورت اختیار کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وزیر کا ذکر فرمایا اور اس نعمت کے ساتہہ اوسکو خاص کیا یہہ نہ تہا مگر اسلئے کہ اللہ تعالے اور اوسکے رسول نے پہلے سے جان لیا تہا کہ اسکا انجام بخیر ہوگا وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ علی بن عیسی سوار ہوئے اسکے ساتہہ بہت بڑی اردلی تہی غربا کہنے لگے یہہ کون ہے یہہ کون ہے ایک عورت راہ پر کہڑی ہوئی تہی اوسنے کہا تم کہانتک کہتے رہوگے یہہ کون ہے یہہ کون ہے یہہ تو ایک بندہ ہے کہ اللہ تعالے کی نظر سے گر گیا سو جو تم دیکہہ رہے ہو اللہ تعالے نے اوسکے ساتہہ اسکو مبتلا کر دیا علی بن عیسی نے اس بات کو سنلیا گہر پہونچتے ہی وزارت سے استعفا دیا اور مکے کو چلے گئے وہان اقامت کی رحمہ اللہ تعالے ؏

حکایت شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لیلۃ القدر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکہا وہ شب جمعہ ستائیسوین رمضان کی تہی آپنے مجہہ سے ارشاد فرمایا اے علی تو اپنے کپڑے انکو میل کچیل سے پاک کر تجہکو ہر سانس مین اللہ تعالے کی مدد کا حظ ملے گا مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہین ارشاد فرمایا تو جان رکہہ کہ بیشک اللہ تعالے نے تجہے پانچ خلعت پہنائے ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام سو جو شخص اللہ کو دوست رکہتا ہے اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہے اور جو شخص اللہ کو پہچانتا ہے اوسکی آنکہون مین ہر چیز حقیر ہو جاتی ہے اور جو شخص اللہ کو واحد جانتا ہے اور اوسکے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اور جو کوئی اللہ کے ساتہہ ایمان لاتا ہے وہ ہر چیز سے امن مین ہو جاتا ہے اور جو کوئی اللہ کے لئے اسلام لاتا ہے وہ اوسکی نافرمانی نہین کرتا ہے اور اگر عصیان کرتا ہی تو اوس سے عذر کرتا ہی جب عذر کرتا ہے تو وہ اوسکا عذر قبول فرماتا ہے شیخ کہتے ہین کہ مین اوسوقت اس آیت[له] کی تفسیر سمجہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہہ فرمایا کہ جو شخص اللہ کو دوست رکہتا ہے اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ محب اپنے نفس کو محبوب کے لئے ذلیل کرتا ہے جب کوئی شدت و تکلیف اوسکو پہونچتی ہے تو رضاے محبوب مین وہ اوسپر آسان ہو جاتی ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ وہ وجود مین سواے فعل محبوب کے اور کچہہ نہین دیکہتا اور جو محبوب کرتا ہے وہ محبوب ہے اور یہہ جو ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اللہ کو پہچانتا ہے اوسکی آنکہون مین ہر چیز حقیر ہو جاتی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ عارف باللہ اللہ تعالے کا جلال اوسکی عظمت اوسکی کبریا اوسکی قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے اوسکے سوا سب کچہہ اوسکی نظر مین ذلیل و حقیر معلوم ہوتا ہے اور وہ باوجود اس سب کے جن لوگون کو کہ اللہ تعالے نے منتخب فرمایا ہے اونکی تعظیم کی ہے اونکو شرف دیا ہے اونکی تکریم فرمائی ہے جیسے انبیا و ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام انکے سوا اور مقبول بندے جیسے علما صلحا ان سبکی بہی تعظیم تکریم و تشریف و احترام کرتا ہے مگر وہ تعظیم و تکریم جو مخلوق کے ساتہہ لایق ہے کیونکہ مخلوق جو کہ اصطفا و محبت کے ساتہہ خاص ہے اس تعظیم مین اور تعظیم خالق مین کسیطرح کی نسبت نہین ہے اور یہہ جو فرمایا کہ جو کوئی اللہ تعالے کو واحد جانتا ہے وہ اوسکے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اسلئے کہ شرک منافی توحید ہے اس شرک سے مراد شرک خفی ہے

له وہ آیت یہہ ہے ... فطہر

جسکو عارف باللہ پہچانتے ہین اوس سے پرہیز کرتے ہین تاکہ اونکی توحید حقیقی خاص مین قدح نکرے رہا شرک جلی سواوسکو خاص وعام توحید والے
پہچانتے ہین اور وہ دونون توحیدون مین قدح کرتا ہے منجملہ اون چیزون کے جوکہ توحید خاص مین قدح کرتے ہین محبت غیر اللہ لغیر اللہ ہے جیسے نفس
کی محبوب چیزین ہین اور اوسکی مباح خواہشین جبکہ اوسکے ساتھہ استعانت طاعت الٰہی مقصود نہو رہی محبت غیر اللہ للہ سو یہہ دونون توحیدون
مین قدح نہین کرتی ہے بعض اعمال مین نفس کے لئے ایسی باریک باریک چہپی چہپی غرضین اور حظ ہوتے ہین کہ سوائے مقامات واحوال والے
لوگون کے اور کوئی اونکو نہین پہچانتا نہ اون سے بچ سکتا ہے اور وہ اونکے نزدیک منجملہ شرک خفی ہین اونہین سے ایک یہہ ہے کہ بعض نے کہا
کہ جس شخص نے اللہ تعالے کی عبادت بطمع جنت یا خوف نار سے کی اوسنے اللہ کے ساتھہ شرک کیا اوسکو تو اسلئے پوجے کہ وہ اسکے لائق ہے کہ اوسکی پوجا
کیجاوے گو وہ جنت ونار کو پیدا نکرتا ایسے ہی حب جاہ ومنزلت نزدیک خلق کے اور اونسے ڈرنا اور اونکے نفع وضرر کا اعتقاد کرنا اور رشد ائمہ ہین
اونکی طرف رجوع کرنا ہے اسکے سوا اور بہت چیزین ہین جنکے بیان مین طول ہے کبہی نفس کے حظوظ مذکور ایسے ہوتے ہین کہ وہ ظاہر شرع مین مباح و
مندوب ہین باوجود اسکے اگر عرفا بغیر نیت صالح کے اونکا برتاؤ کرین تو وہ بسبب اونکے اپنے مقام عالی سے اوتار دئے جاوین جیسا کہ شیخ ابو الغیث
یمنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونکو بعض فقرانے خواب مین ایک بلند پہاڑ پر دیکہا اسکے بعد پہر اونکو پہاڑ کے نیچے دیکہا اوس فقیر نے شیخ سے تعبیر
پوچہی شیخ نے فرمایا تو یہانتک صبر کرکہ تو تیسرا خواب دیکہے پہر تو میرے پاس آنا مین اسکی تعبیر کہدونگا وہ شخص سال بہر ٹہیرا رہا پہر اوسنے شیخ کو پہاڑ کی چوٹی پر
اپنی جگہہ دیکہا اس خواب کو شیخ سے بیان کیا شیخ نے فرمایا سچ ہے میرے لئے اللہ تعالے کے نزدیک ایک منزلت ومقام تہا مین ایک رات ام الفقرا یعنی اپنی
بی بی کے نزدیک گیا شہوت نفس سے اوسکا ایک بوسہ لیا اوسمین اللہ تعالے کے لئے میری کوئی نیت نتہی سومین اوس مقام سے اوتر پڑا جیسا کہ تونے دیکہا
پہر مین جد وجہد سال بہر تک کرتا رہا یہانتک کہ اپنے مقام کیطرف لوٹ آیا جیسا کہ تونے دیکہا رضی اللہ عنہ اور یہہ جو آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالے
کے ساتہہ ایمان لاتا ہے وہ ہر چیز سے امن مین ہوجاتا ہے اس سے مراد ایمان کامل ہے اسلئے کہ جسکو ایمان کامل حاصل ہوتا ہے اوسکو توکل کامل بہی حاصل
ہوجاتا ہے اوسکے دل پہ اللہ تعالے کا خوف رہیبت اوسکا جلال اوسکی عظمت وکبریا اوسکی قدرت وقہر وسطوت غالب ہوجاتی ہے پہر وہ سوائے اللہ
واحد رب ماجد صاحب اسماء حسنی وصفات علیا کے اور کسیکو معطی مانع ضار نافع خافض رافع مفرق جامع نہین دیکہتا نہ وہ اوسکے سوا اور کسی سے
ڈرتا ہے نہ اوسکے سوا اور کسی سے امید رکہتا ہے اس لئے کہ سارا عالم اوسی کے قبضے مین ہے بغیر اوس کے ارادے کے کوئی
متحرک حرکت نہین کرسکتا ہے ہر خیر وشر نفع وضر اوسکی قضا وقدر سے ہے حرکات وسکنات ارادت وخطرات جمیع مخلوقات کے سارے مکانون اور
وقتون مین قضاء رب الارض والسموات سے ہین علماء ظاہر نے معقولات ومنقولات کی قطعی دلیلون سے اسکو جانا علماء باطن نے یقینی قطعی دلیلون سے جو
کہ مکاشفات ومشاہدات سے حاصل ہوئیں ہین معلوم کیا جبکہ اونہون نے سب کچہہ اوسی سے مشاہدہ کیا تو اوسکے سوا اور سے نہ ڈرے نہ اوسکے سوا اور سے
امید رکہی اور یہہ جو فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے اسلام لاتا ہے وہ اوسکی نافرمانی نہین کرتا اور رجوع کرتا ہے تو عذر کرتا ہے اور جب وہ عذر کرتا ہے تو وہ اوسکے
عذر کو قبول فرماتا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ جو شخص اسلام صحیح حقیقی لاتا ہے وہ اللہ کے لئے مطیع ومنقاد ہوجاتا ہے اپنے نفس کو اوسکے سپرد کردیتا ہے اوسکی
طاعت کے لئے اپنی گردن رکہہ دیتا ہے پہر اوسکی نافرمانی نہین کرتا کیونکہ عصیان انقیاد طاعت واذعان کو منافی ہے اگر سابقۂ تقدیر کسی معصیت مین
شیطان اوسکو بہسلا دیتا ہے تو اپنے مالک کیطرف رجوع ہوتا ہے اوس سے مغفرت چاہتا ہے عذر پیش کرتا ہے جب سچی توبہ کے ساتھہ عذر کرتا ہے تو
مولائے کریم اپنے فضل سے اوسکا عذر قبول فرماتا ہے رحمت وکرم سے اوسپر متوجہ ہوتا ہے مغفرت فرماتا ہے اللہم یا ذا الجود والفضل العظیم یا معروفا
بالمعروف والاحسان القدیم صل وسلم افضل الصلوۃ والتسلیم علی رسولک سیدنا محمد النبی الکریم واجعلنا متصفین بالافعال کما جعلتنا

واصفین بالاقوال ووفقنا لمحاسن الادب وصالح الاعمال وجد علینا بالمغفرة الشاملة والتوبة الکاملة والعطیة السنیة الفاضلة
فانک التواب الرحیم والجلال والاکرام والفضل الواسع العمیم برحمتک یا ارحم الراحمین ؂

حکایت بشر بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے مجھ سے فرمایا اے بشر تو جانتا ہے تجھے تیرے اقران کے درمیان سے اللہ تعالے نے بلند رتبہ کس لئے کیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نہین معلوم آپنے فرمایا اسلئے کہ تو نے میری سنت کا اتباع کیا صالحین کی خدمت کی اپنے بہائیون کی خیرخواہی کی میرے اصحاب واہل بیت سے محبت رکھی اسی بات نے تجھے منازل ابرار پر پہونچایا ؂

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ مین مکے کے کسی پہاڑ کے غار مین تنہا رہتا تہا اکثر ایسا ہوتا کہ مہینے بہر یا اس سے کچھ زیادہ تک اوس پہاڑ مین کبھی آدمی کی صورت مجھے نظر نہین آتی تہی اور میرا قوت مباح سے تہا جب مجھے بہوک لگتی تو مین غار سے نکل کے پہاڑ کے میدان مین آتا حاجت کے موافق کہا لیتا پہر وہین چلا جاتا ایک دن مین غار سے نکلا ناگہان مینے دیکھا کہ ایک سوار جنگل مین سے چلا آتا ہے جب مینے اوسے دیکھا تو مین اوسکو چہوڑ کے غار کے اندر چلا گیا گہڑی بہر کے بعد وہ سوار غار کے دروازے پر آیا مجھے میرا نام لیکے پکارا مین نکل کے اوسکے پاس آیا اوسنے مجھے سلام کیا مین نے کہا تو آدمیون سے ہے اوسنے کہا ہان مینے کہا تو کہان کا ہے تجھے میرا نام کسنے بتایا اوسنے کہا مین بادشاہ کا بیٹا ہون تین دن سے شکار کے لئے نکلا ہون اپنے ہمراہیون سے جدا ہو گیا ہون جنگل مین حیران پہرتا ہون مجھے پیاس لگی مین قریب ہلاک کے ہو گیا مین نہین جانتا مگر ایک آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے آیا اوسکے ہاتہ مین پیالہ تہی اوسنے مجھے پانی پلایا اور مٹھی بہر گہاس مجھکو دی مینے اوسکو کہا لیا بقولات مین اوس سے زیادہ لذیذ کوئی چیز مینے نہین پائی جب مین کہا پی چکا تو اوسنے مجھ سے کہا اے محمد کیا تو نے اس سے پہلے توبہ کی ہے مینے کہا یا سیدی مین ابہی آپکے ہاتہ پر توبہ کرتا ہون پہر مینے اوسکے ہاتہون کو بوسہ دیا اوسکے ہاتہ پر توبہ کی اور کہڑا ہو گیا مینے کہا یا سیدی مین اللہ تعالے سے سوال کرتا ہون کہ وہ مجھے قبول کرے اوسنے آسمان کیطرف نظر اوٹہائی اور کہا اے محمد کے رب بحرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نبی کے محمد پر رحم کر محمد پر رجوع ہو محمد کو قبول کر اور اوسکی آنکہونمین آنسو بہر آئے مینے اپنے دل مین اوسکی دعا کی حلاوت پائی مینے اللہ تعالے کے ساتہ عہد کیا کہ جن باتون سے مینے توبہ کی ہے مرتے دم تک پہر کبھی اونکی طرف رجوع نکرونگا اوسنے مجھ سے کہا تو سوار ہو جا مینے انکار کیا اوسنے قسم دی کہ مین ضرور سوار ہو جاؤن پہر مین سوار ہو گیا اور وہ میرے آگے چلا یہانتک کہ اوسنے مجھے تیرا مکان دکہایا تیرا نام مجھے بتایا اور مجھ سے کہا کہ تو اس شیخ کے پاس بیٹہ وہ تجھے خیر کی راہ بتاویگا شیخ کہتے ہین مینے شہزادے سے کہا تو گہوڑے کو کیا کریگا اوسنے کہا مجھے اوسکی کچہ حاجت نہین پہر مینے گہوڑے کو چہوڑ دیا اور شہزادے کو غار کے اندر لیگیا مباح سے جو مین کہایا کرتا تہا اوسکے آگے پیش کیا اوسنے کہا لیا رات تک ہم بیٹھے رہے پہر مینے اوس سے کہا بیٹا عبادت شرکت کے ساتہ نہین ہوتی ہے قریب ایک اور غار تہا مینے اوسکو اشارہ کیا کہ تو آمین بیٹہ وہ بیٹہ گیا ہر تین دن مین مین اوس سے ملاقات کرتا تہا مین اور وہ ایک جگہہ جمع ہوتے تہے اوسکو جب بہوک لگتی تو وہ پہاڑ کیطرف چلا جاتا مباح سے اپنی حاجت کے موافق کہا لیتا پہر غار مین چلا آتا ہمارے قریب ایک چشمہ پانی کا بہی تہا اور گہوڑا چرا کرتا پہر رات ہمارے پاس آجاتا ایک دن شہزادہ گہبرایا ہوا میرے پاس آیا مینے کہا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا ابہی مینے اپنے مان باپ کو خواب مین دیکہا کہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف میرے پیچہے دوڑ رہے ہین اور اونکے ہاتہون مین دو شمع ہین جب وہ میرے قریب آتے ہین تو ایک شخص اونکی طرف نکل آتا ہے اوسکے ہاتہ مین ایک بڑا جوہر ہے وہ اونسے کہتا ہے مین اللہ کے ساتہ تمسے سوال کرتا ہون کہ تم دونون اوس سے راضی ہو جاؤ اور اللہ کے لئے اوسکو چہوڑ دو اسواسطے کہ وہ اللہ تعالے کیطرف بہاگا ہے اور تم مجھ سے یہہ جوہر لیلو وہ اونسے یہی کہتا رہا یہانتک کہ اونہون نے اوس سے کہا کہ ہم اوس سے راضی ہین اور یہہ جوہر بشارت کے بدلے مین تو بہی اپنے پاس رکہہ پہر مین بیدار ہوا اور میرا یہہ حال ہے مینے کہا بیٹا یہہ تیری توبہ کا ثمرہ ہے اللہ تعالے

نے اوسکو تجھے دکھا دیا ہے کہنے سے وہ خوش ہوگیا پہر وہ خوش رہا یہانتک کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکھا کہ جس مکان
مین مین تہا آپ وہان تشریف لائے اور مجھسے فرمایا کہ تو اوس جوان آبادی کیطرف جاؤ تاکہ تم سے لوگون کو نفع ہو اور تمکو نفع ہو جب صبح ہوئی تو مین
جوان کے پاس گیا اور اپنا خواب بیان کیا اوسنے کہا یا سیدی مینے بہی رات کو خواب مین دیکھا کہ گو یا میرے سینے ہاتہ مین ایک رسی ہے اور ایک آدمی
خوبصورت میرے پہلو مین کہڑا ہوا اوسکو مجھ سے کہولتا ہے اور اوسنے مجھ سے کہا کہ جو تجھے حکم کیا گیا ہے اوسکو مان مینے اوس سے کہا بیٹا اس بات
پر اللہ تعالے کے لئے حمد ہے پہر مین اور جوان پہاڑ سے اوترے یہانتک کہ دیار بکر کے ایک شہر مین پہونچے اور گہوڑا ہمارے پیچھے چلا آیا اوس شہر
مین ایک رباط تہی ہم اوسمین داخل ہوئے جو شیخ کہ رباط مین رہتا تہا اوسکے انتقال کو دو دن گزرے تہے جب لوگون کی نگاہ مجھپر پڑی تو کہنے لگے کہ
یہہ وہی آدمی ہے اور مین خاموش رہا اونہون نے کہا شیخ تم اس مکان مین رہو پہر ایک شیخ خوبصورت آیا مجھے سلام کیا اور کہا یا سیدی تم اللہ
ہمارے نزدیک رہو مینے کہا علی خیرۃ اللہ ایک فقیر اوس دن ہمارے پاس آیا گہوڑا ہمنے اوسکو دیدیا اور اوسکا قصہ اوس سے کہدیا بیس برس تک
مین اور جوان اوس رباط مین رہے کسیکو معلوم نہوا کہ اس جوان کا کیا قصہ ہے یہہ کہان کا ہے یہانتک کہ اوسکا انتقال ہوگیا رحمہ اللہ تعالے
پہر مین حج کے لئے رباط سے نکلا ارادہ میرا مکے مین رہنے کا تہا راوی کہتا ہے کہ تین برس تک شیخ مکے مین رہے وہین اونکا انتقال ہوا بطحا مین دفن
ہوئے رضی اللہ عنہ *

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین مکے مین تہا ایک آدمی مین کا میرے پاس آیا مجھ سے کہا کہ مین تیرے لئے ایک ہدیہ لایا ہون پہر ایک آدمی
سے جو اوسکے ساتہ تہا کہا کہ تو اس سے اپنا قصہ بیان کر اوسنے کہا کہ مین صنعا سے حج کے لئے چلا ایک جماعت میری مشایعت کیواسطے میرے ساتہ آئی
اونمین سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ جب تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو تو میری طرف سے آپ کی اور آپکے دونون مصاحبون
کی خدمت بابرکت مین سلام عرض کرنا جب مین مدینے مین پہونچا تو اوس شخص کا سلام کہنا بہول گیا پہر ہم مدینے سے نکلکے ذوالحلیفہ مین آئے جب مینے
احرام باندہنے کا ارادہ کیا تو اوسوقت مجھے اوسکا پیام یاد آگیا مینے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم میری سواری کی حفاظت کرو یہانتک کہ مین مدینے مین
جاکے اپنا کام کرکے واپس آؤن اونہون نے کہا کہ قافلہ تو ابہی روانہ ہوتا ہے ہمکو خوف ہے کہ تو نہ ملے مینے کہا کہ تم میری سواری کو اپنے ہمراہ لیجاؤ پہر مین
مدینے مین گیا اور اوس شخص کیطرف سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے صاحبین رضی اللہ عنہما پر سلام پڑہا پہر مین وہان سے چلا اتنے مین رات ہوگئی
ایک شخص میرے سامنے آیا مینے اوس سے قافلے کا حال پوچھا اوسنے کہا چلا گیا مین لوٹ کے مسجد نبوی مین آگیا مینے کہا کہ دوسرا قافلہ آنے تک مین یہین رہونگا
رات کو سویا پچہلی رات کو خواب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکہا حضرت ابوبکر نے فرمایا یا رسول اللہ یہہ آدمی ہے
آپنے میری طرف التفات فرمایا اور ارشاد کیا ابوالوفا مینے عرض کیا یا رسول اللہ میری کنیت ابوالعباس ہے مجھ سے فرمایا کہ تو تو ابوالوفا ہے آپنے میرا ہاتہ پکڑا
اور مسجد الحرام مین مجھے رکھدیا پہر مین آٹہہ روز مکے مین رہا یہانتک کہ قافلہ آیا رضی اللہ عنہ *

حکایت بعض شیوخ کہتے ہین کہ مجھے ایسی سخت بیماری ہوئی کہ مین اپنی جان سے مایوس ہوگیا جو مجھے دیکھتا تہا اوسکو بہی ناامیدی ہوتی تہی
مین اس تکلیف سخت مین گرفتار تہا کہ جمعے کی رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکہا گو یا ایک شخص میرے پاس آیا میرے سر کے پاس بیٹھ گیا
اوسکے بعد ایک خلق کثیر داخل ہوئی یہہ لوگ آتے وقت تو پرندون کے مشابہ تہے جب بیٹھے تو آدمیون کی صورت ہوگئے پہر وہ آتے رہے میری آنکھ
دروازے کیطرف تہی جب اونکا آنا موقوف ہوا تو جو شخص کہ میرے سرہانے بیٹھا تہا اوسنے اپنا سر اوٹھایا اور کہا کہ اس شہر مین تین آدمیون کی
عیادت مجھے مقصود تہی اونمین سے ایک یہہ ہے اور ہاتہ سے میری طرف اشارہ کیا اور دوسرا صالح خلقانی مین اس سے پہلے اوسکو نہین پہچانتا

تہا اور ایک عورت ہے اوسکا نام نہین لیا پھر اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکہا اور کہا بسم اللہ ربی اللہ حسبی اللہ توکلت علی اللہ اعتصمت باللہ فوضت امری الی اللہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ پھر مجھہ سے کہا کہ توان کلمون کو بہت پڑہا کر انمین ہر بیماری سے شفا ہی ہر کربت کی کشائش ہے ہر دشمن پر فتح ہے پہلے پہل جن لوگون نے ان کلمون کے ساتھ تکلم کیا وہ حملۃ العرش علیہم السلام ہین جبکہ عرش اوٹہانے کا انکو حکم ہوا وہ قیامت تک ان کلمون کو کہتے رہین گے پھر ایک آدمی نے جو اوسکے داہین طرف بیٹہا تہا یا بائین طرف کہا یا رسول اللہ جو کوئی ان کلمون کو دشمن کی ملاقات کے وقت کہے آپنے فرمایا واہ واہ اسمین تو فتح و نصر و بُشری ہے مجھے گمان ہوا کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ صدیق ہین فرمایا یہہ حمزہ میرے چچا ہین رضی اللہ عنہ پھر ہاتھ سے اونکی طرف اشارہ کیا جو آپکے بائین طرف بیٹھے ہوئے تہے اور فرمایا کہ یہہ شہدا ہین پھر اپنے پیچھے اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہہ صالحین ہین اسکے بعد آپ تشریف لیگئے اور مین بیدار ہوا بیماری جاتی رہی بھلا چنگا ہو گیا پہلے سے بھی زیادہ صحیح و تندرست ہو گیا والحمد للہ رب العالمین ؛

حکایت[۱۲] امام شعرانی طبقات کبری مین بذیل ملفوظات شیخ محمد ابو المواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شیخ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین بہت دیکھا کرتے تھے وہ کہتے ہین کہ مینے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین جو آپ کی زیارت کیا کرتا ہون لوگ میری تکذیب کرتے ہین آپنے فرمایا قسم ہے اللہ کی عزت اور اوسکی عظمت کی کہ جو اسکے ساتھ ایمان نہ لاویگا یا اسمین تیری تکذیب کریگا وہ نہ مریگا مگر یہودی ہو کر یا نصرانی یا مجوسی یہہ شیخ ابو المواہب کے خط سے منقول ہے ؛

خواب[۱] شیخ ابو المواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سنہ آٹھ سو پچیس ہجری مین جامع ازہر کی چہت پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا آپنے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکہا اور فرمایا اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے کیا تونے اللہ تعالے کا قول نہین سنا ولا یغتب بعضکم بعضا میرے پاس ایک جماعت بیٹھی ہوئی تہی اونہون نے بعض لوگون کی غیبت کی تہی پھر آپنے مجھہ سے فرمایا کہ اگر تجھے لوگون کی غیبت سننے سے چارہ نہو تو سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑہ اور انکا ثواب اوسکو بخش جسکی غیبت کی گئی ہے اسلئے کہ غیبت اور ثواب ان شاء اللہ تعالے آپس مین متوارث و متوافق ہو جائینگے ؛

خواب[۲] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے مجھہ سے ارشاد فرمایا تو اپنا ہاتھ لا مین تجھہ سے بیعت کرون مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے قدرت نہین ہے مین اس سے ڈرتا ہون کہ مبایعت کے بعد مجھہ سے کوئی معصیت واقع ہو آپنے فرمایا اپنا ہاتھ لا مجھہ سے بیعت کر اگر تجھہ سے فلتہ و زلت واقع ہوگی اور تو اوس سے توبہ کر لیگا تو وہ تجھے ضرر نہ پہونچائیگی گویا آپنے اسطرف اشارہ فرمایا کہ کبھی بندے کے دین مین عجب یا کبر وغیرہ سے رخنہ پڑہ جاتا ہے تو اللہ تعالے اوسکے حال کی اصلاح فرماتا ہے اس فلتہ و زلت سے رخنہ بندی کر دیتا ہے یہہ بھی اونکے خط سے منقول ہے ؛

خواب[۳] ابو المواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک جماعت اخذ طریق کے لئے میرے پاس آئی مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے فرمایا جماعت تیرے ساتھ مومن نہین ہے مگر ایک کو کچھ ایمان ہے وہ تجھے کانی آنکھہ سے دیکھتا ہے اللہ تعالے اوسکا خاتمہ بخیر کریگا اوسکی موت اسلام پر ہوگی

خواب[۴] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصوف کا خرقہ مجھے پہنایا یہہ بھی کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے خواب مین دیکہا آپنے مجھے ارشاد فرمایا کہ تو سوتے وقت یہہ دعا پڑہا کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پانچ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پانچ بار پھر یہہ کہہ اللھم بحق محمد ارنی وجہ محمد حالا وما لا جب تو سوتے وقت یہہ کہیگا تو مین تیرے پاس آؤنگا

یہہ سب منامات دونون کتابون مین نہین ہین

تجھ سے ہرگز تخلف نہ ہوئنگا پھر فرمایا کہ یہہ کیا اچھا رقیہ ہے اور کیا اچھے معنی ہین اوس شخص کے لئے جو اسکے ساتھہ ایمان لاوے یہہ بھی اونکے خط سے منقول ہے ؛

خواب ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نہ چھوڑین فرمایا ہم تجھے نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تو میرے پاس کوثر پر وارد ہوگا اوس سے پئے گا اسلئے کہ تو سورۂ کوثر پڑہتا ہے اور مجھپر درود بھیجتا ہے درود کا ثواب تو مینے تجھے بخشا اور کوثر کا ثواب تو اپنے واسطے باقی رکھہ پھر فرمایا کہ جب تو اپنے عمل کو دیکھے یا تیرے کلام مین کوئی خلل واقع ہو تو یہہ کہنا نہ چھوڑ استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ واسئلہ التوبۃ والمغفرۃ انہ ھو التواب الرحیم یہہ بھی اونکے خط سے منقول ہے ؛

خواب ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو ایک لاکھہ کے لئے شفاعت کریگا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین کس وجہ سے اسکا مستحق ہوا فرمایا اسلئے کہ تو مجھے درود کا ثواب بخشتا ہے ؛

خواب ابو المواہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک بار مینے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑہنے مین جلدی کی تا کہ اپنے ورد کو پورا کر لون اور وہ ہزار بار تھا آپنے مجھہ سے فرمایا کیا تو نہین جانتا ہے کہ عجلت شیطان سے ہے پھر فرمایا یون کہہ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد آہستگی و ترتیل کے ساتھہ مگر جب وقت تنگ ہوا گر اوسوقت تو جلدی کرے تو تجھپر کچھہ نہین ہے پھر فرمایا کہ یہہ جو مینے تجھہ سے ذکر کیا یہہ افضل طریقہ ہے ورنہ جسطرح تو درود پڑہے اوسطرح وہ درود ہی ہے بہتر یہہ ہے کہ جب تو درود پڑہنا شروع کرے تو صلاۃ تامہ کے ساتھہ ابتدا کر گو ایک ہی بار کیون نہو ایسے ہی تمام درود کے ساتھہ ختم کر آپنے فرمایا کہ پورا درود یہہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم وبارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا ابراھیم وعلی آل سیدنا ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہہ بھی انکے خط سے منقول ہے ؛

خواب ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ تیرا شیخ ابو سعید صفروی مجھپر پورا درود بھیجتا ہے اور بہت پڑہتا ہے تو اوس سے کہدے کہ جب وہ درود ختم کرے تو وہ اللہ عزوجل کی حمد کیا کرے ؛

خواب ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سلطان کے مال مین سے لوا و رسکے حواشی کے مال مین سے نہ لو اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ مین سلطان جقمق کے پاس جاؤن اور اوس سے کچھہ دنیا مانگون پھر مین اوسکے پاس گیا اوسنے مجھے سو اشرفیان دین اور عذر کیا کہ اوسکے پاس انکے سوا اور نہین ہے ؛

خواب ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے مصر مین ایک عورت کو دیکھا کہ وہ دروازون پر گشت کیا کرتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح گایا کرتی تہی مینے آپ سے اوسکا حال پوچھا آپنے فرمایا وہ ولیہ کبیرہ ہے لیکن وہ اپنے محبوب کے ذکر کے ساتھہ چھپتی ہے تو نہین دیکھتا ہے کہ وہ اپنے کلام مین سو لیلےٰ کے اور کچھہ ذکر نہین کرتی ؛

خواب ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان مین جامع ازہر مین صاحب بردہ رحمۃ اللہ کے قول مین جھگڑا ہوا

فمبلغ العلم فیہ انہ بشر وانہ خیر خلق اللہ کلھم

اوس شخص نے کہا کہ صاحب بردہ کے لئے اسپر کوئی دلیل نہین ہے مینے کہا کہ اسپر اجماع منعقد ہوا ہے اوسنے اپنی بات سے رجوع نہ کیا پہر مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع ازہر کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا ہمراہ آپکے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے آپنے مجھہ سے ارشاد فرمایا مرحباً بحبیبنا پہر آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آج کیا حادثہ ہوا وہ بولے یا رسول اللہ ہم نہین جانتے فرمایا کہ فلان تعیس یہہ اعتقاد کرتا ہے کہ ملائکہ مجھہ سے افضل ہین سبنے عرض کیا یا رسول اللہ روے زمین پر آپ سے افضل کوئی نہین ہے اونسے فرمایا تو پہر اوس تعیس کا کیا حال ہے جو کہ زندہ رہیگا اگر زندہ رہیگا بہی تو ذلیل گمنام تنگ خامل الذکر دنیا و آخرت مین وہ کیون اعتقاد رکہتا ہے کہ میری تفضیل پر اجماع واقع نہین ہوا کیا وہ نہین جانتا کہ مخالفت معتزلہ کی اہل سنت کو اجماع مین قدح نہین کرتے ؛

خواب[۱۲] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ قول بوصیری رحمہ اللہ کا فمبلغ العلم فیہ انہ بشر اسکے معنی میرے نزدیک یہہ ہین کہ منتہاے علم آپ مین اوسکے نزدیک جسکو آپکی حقیقت کا علم نہین ہے یہہ ہے کہ آپ بشر ہین ورنہ آپ تو روح قدس اور قالب نبوی کے ساتھہ اس سبب سے ورا ہین آپنے فرمایا کہ تونے سچ کہا مین تیری مراد کو سمجھہ گیا ؛

خواب[۱۳] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے فرمایا تیری مجلس کیا اچھی ہے اللہ تعالے نے ہر ایک شخص کو جو اسمین حاضر ہوا بخشدیا اسلئے کہ قاری کے فارغ ہونے کے بعد تمنے اللہ تعالے کا ذکر کیا ؛

خواب[۱۴] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک جماعت میرے پاس فقہ پڑہا کرتی تہی میرے اور اونکے درمیان مین بعض علمار کی حجتین ضعیف کرنے مین جھگڑا واقع ہوا اسلئے مینے فقہ کا شغل چھوڑ دیا پہر مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ فقہ آپکی شریعت سے ہے آپنے فرمایا ہان لیکن ایمہ مین ادب کرنے کیطرف محتاج ہے ؛

خواب[۱۵] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے مونہہ مین تہوکا مینے عرض کیا یا رسول اللہ اسکا کیا فائدہ ہے فرمایا اسکے بعد تو جس مریض پر تہوکے گا وہ اچھا ہوجاویگا ؛

خواب[۱۶] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مجھہ سے رک گئی پہر مجھے زیارت نصیب ہوئی مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرا کیا گناہ ہے آپنے فرمایا تو ہماری زیارت کے لائق نہین ہے اسلئے کہ تو ہمارے اسرار پر لوگون کو مطلع کرتا ہے مینے اپنے اخوان مین سے ایک شخص کو کوئی بات خواب کی تبلادی تہی پہر مینے توبہ کی اسکے بعد پہر زیارت ہونے لگی ؛

خواب[۱۷] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کہ مین اوس شخص سے نہین ملتا جو کہ مجالس غیبت مین لوگون کے ساتھہ بیٹھا رہتا ہے اور وہان سے نہین اوٹھتا ؛

خواب[۱۸] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے دیکھا آپنے فرمایا یا محمد یہہ کیا غفلت ہے یہہ کیسا سونا ہے یہہ کیا اعراض ہے تجھے کیا ہوا کہ تونے قرآن کی تلاوت چھوڑ دی تلاوت قرآن مین یہہ کیا سستی ہے ہرگز ایسا نکر بلکہ ہر روز پڑہ گو دو ہی حزب ہون ہر روز اس سے کم نہو بعض اصحاب شیخ کہتے ہین کہ اوس دن سے شیخ نے تلاوت قرآن کو نہ چھوڑا بعض آیات کو کئی کئی بار پڑہتے روتے جاتے آنسو گالون پر ڈاڑہی پر گرتے جاتے اور آہ کرتے یہانتک کہ اونکے وجد و کثرت بکا کے سبب سے اونکے روبرو کوئی شخص بات نہین کرسکتا تہا نفل نماز کے سلام کے بعد دعا کرکے سجدہ شکر بہت کیا کرتے تہے ؛

خواب[۱۹] شیخ کہتے ہین مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے اپنی صلوۃ کا ثواب آپکے لئے بخشا اور ثواب فلان فلان

عمل کا اپنے اعمال سے اگر یہہ وہی ہے جو کہ آپنے اپنے قول سے ارادہ کیا اذا تکفی همك ویغفر لك ذنبك سائل کے جواب مین کہ اوسنے آپ سے عرض کیا افاجعل لك ثواب صلوتی کلها آپ نے فرمایا ہان میری وہی مراد ہے لیکن اتنے اتنے کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکہہ اسلئے کہ مین اوس سے غنی ہون ؛

خواب [٢٠] شیخ فرماتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے میرے مونہہ کا بوسہ لیا اور فرمایا کہ مین اس مونہہ کا بوسہ لیتا ہون جو کہ ہزار بار درود ہر دن مین بہیجتا ہے اور ہزار بار رات مین پہر فرمایا انا اعطینٰك الکوثر کیا خوب ہے اگر یہہ رات کو تیرا ورد ہو پہر فرمایا کہ تیری دعا یہہ ہو اللهم فرج کربا تنا اللهم اقل عثراتنا اللهم اغفر زلاتنا اور ہر جمعہ درود پڑہے اور کہے وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

خواب [٢١] شیخ فرماتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص آپ پر ایک بار درود بہیجتا ہے اللہ تعالے اوس پر دس بار درود بہیجتا ہے کیا یہہ اوسکے واسطے ہے جسکا دل حاضر ہو فرمایا نہین بلکہ یہہ ہر ایک غافل مصلی کے لئے ہے اور اللہ تعالے امثال جبال کے اوسکو ثواب دیگا فرشتے اوسکے لئے دعا کرتے ہین اوسکے واسطے مغفرت چاہتے ہین اور جو شخص حاضر القلب ہو اوسکے ثواب کو سوا اللہ کے اور کوئی نہین جانتا

خواب [٢٢] شیخ کہتے ہین مینے ایکبار کسی مجلس مین یہہ کلمہ کہا محمد بشر لا کالبشر بل هو یاقوت بین الحجر پہر مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے فرمایا اللہ نے تیری مغفرت فرمائی اور اونکی جنہون نے تیرے ساتہ یہہ کلمہ کہا اسکے بعد شیخ اس کلمے کو ہر مجلس مین کہا کرتے تہے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا

خواب [٢٣] شیخ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے فرمایا کہ تو اپنے اصحاب کی کنیت مقرر کر یہہ فلان کی یہہ فلان کی اور فلان کے ابو الظہور اسلئے کہ وہ عورتون کی پیٹہون کو دیکہتا ہے تعبیر اسکا کچہہ ضرر نہین ہے ؛

خواب [٢٤] ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین علم تصوف مین متطفل ہون آپنے فرمایا تو کلام قوم کو پڑہ اسلئے کہ متطفل اس علم پر وہی ولی ہے اور جو اسکا عالم ہے وہ ایسا تارا ہے جسکا ادراک نہین ہو سکتا یہہ بہی اونکے خط سے منقول ہے ؛

خواب [٢٥] شیخ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے بہ نسبت اپنے نفس مقدس کے ارشاد فرمایا کہ مین میت نہین ہون میری موت تو اس سے عبارت ہے کہ جو شخص اللہ کیطرف سے سمجہہ نہین رکہتا ہے مین اوس سے مستور ہون اور جسے اللہ کیطرف سے سمجہہ ہے تو مین اوسے دیکہتا ہون وہ مجہے دیکہتا ہے ؛

خواب [٢٦] شیخ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا مینے آپسے حدیث مشہور کو پوچہا اذکروا حتی یقولوا مجنون اور صحیح ابن حبان مین یون ہے اکثروا من ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون آپنے فرمایا ابن حبان اپنی روایت مین سچا ہے اور اذکروا اللہ کے راوی نے بہی سچ کہا ان دونون کو مینے ہی کہا ہے مینے کبہی یہہ کہا کبہی یہہ کہا ؛

خواب [٢٧] شیخ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپنے مجہسے ارشاد کیا کہ تو حسّاد سے خوف نکر اسلئے کہ اگر وہ تجہہ سے کید کرینگے تو اللہ عز وجل اون سے کید کریگا کیا تونے اللہ عز وجل کا قول نہین سنا انهم یکیدون کیدا واکید کیدا فمهل الکافرین امهلهم رویدا ؛

خواب [٢٨] بعض عارفین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مکان مین بیٹہے ہوئے دیکہا پہر ابو المواہب حضور کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے آپ اونکے لئے کہڑے ہو گئے اون عارف نے یہہ خواب ابو المواہب سے بیان کیا اونہون نے کہا کہ تم اسکو چہپا و اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجود مین آپ جسکے لئے کہڑے ہونگے اوسکے لئے وجود کہڑا ہوگا **فائدہ** شیخ فرماتے ہین کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے اوسے

چاہیئے کہ آپکا ذکرات دن کثرت سے کیا کرے اسکے ساتھ اولیاء کی محبت بھی ہو ورنہ باب زیارت اوس سے مسدود ہے اسلئے کہ اولیاء کرام لوگون کے سردار ہین اونکے غصے سے ہمارا رب خفا ہوتا ہے اور ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی خفا ہوتے ہین آور یہہ بھی کہتے تھے کہ اولیاء اللہ ایسے امور پر مطلع ہوتے ہین جنپر علماء کو اطلاع نہین ہوتی سو جو شخص اپنے دین پر خائف ہو اوسے چاہیئے کہ ان حضرات کے ساتھ ادب و تسلیم ہی کا برتاؤ رکھے رضی اللہ عنہ ؁

لقاء عیسیٰ علیہ السلام

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ ابوبکر بن شفق نے طرسوس مین مجھہ سے کہا کہ مینے ابو الخیر سے ایک ایسی بات سنی کہ میرا دل اوسکو قبول نہین کرتا ہے مینے کہا وہ کیا ہے ابوبکر نے کہا کہ ابو الخیر نے ذکر کیا کہ اونکی ملاقات عیسی بن مریم علیہ السلام سے ہوئی مینے ابوبکر سے کہا کہ مین ابو الخیر کی تصدیق کے لیئے ایک حکایت تم سے بیان کرتا ہون مینے محمد بن حامد سے سنا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قول ذکر کیا کہ مین ایسی امت پر کیون خوف کرون جنکا اول مین ہون اور آخر اونکا عیسیٰ ہے صلوات اللہ وسلامہ علیہما ابن حامد نے مجھہ سے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام تین بار اوترینگے اول بار مین تو اولیاء کے لیئے ظاہر ہونگے اور دوسری مین صلحاء کیواسطے اور تیسری بار بیت المقدس مین اوترینگے پھر عام خاص سب اونکو دیکھہ لینگے ابن شفق اپنے گھر مین گئے اور سواری پر سوار ہوکے نکلے مینے کہا تم کہان جاتے ہو کہا مین ابو الخیر کے پاس جاتا ہون تاکہ اونسے قصور معاف کراؤن مینے کہا تم کل تک توقف کرو اونہون نے کہا نہین مین موت سے ڈرتا ہون پھر وہ کئی دن کے بعد طرسوس لوٹ کے گئے ہین اونکی ملاقات کو گیا وہ کہنے لگے کہ مین جس بات کے لیئے گیا تھا اوس سے زیادہ تعجب کی بات کے ساتھہ لوٹ کے آیا وہ یہہ ہے کہ مین ابو الخیر کے پاس پہونچا وہ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے محراب مین بیٹھے ہوئے تھے جب مین مسجد کے دروازے مین پہونچا تو اونہون نے کہا اے ابوبکر تو لوٹ جا ہمنے تیرے لیئے معاف کردیا رضی اللہ عنہ ؁

رؤیت ملائکہ علیہم السلام

حکایت حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اونکے ہاتھہ مین ایک کاغذ تھا مینے کہا آپ اسکو کیا کروگے کہا مین محبون کے نام لکھتا ہون مینے کہا آپ اونکے نیچے لکھدو محب المحبین ابراہیم بن ادہم ندا ہوئی کہ اے جبرئیل تو اوسکو اون کے اول لکھہ رضی اللہ عنہ ؁

حکایت ابوعبداللہ جوہری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک سال عرفات مین تھا جب پچھلی رات ہوئی تو مین سو رہا مینے دیکھا کہ دو فرشتے اوترے آسمان سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کتنے لوگون نے وقوف کیا اوسنے کہا کہ چھہ لاکھہ نے سوا اونمین سے سوا چھہ آدمیون کے اور کسیکا حج قبول نہین ہوا مینے چاہا کہ مین اپنے مونہہ پر طمانچہ مارون اور اپنے نفس پر روؤن اتنے مین دوسرے نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے سب مین کیا کیا اوس نے کہا کہ کریم نے اونکی طرف بنظر کرم دیکھا ان چھہ آدمیون سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک لاکھہ بخشدیا اور چھہ کے سبب سے چھہ لاکھہ کی مغفرت فرمائی وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ؁

حکایت بعض مشائخ کہتے ہین کہ مین مکے مین بیٹھا ہوا تھا میرے ساتھہ ایک جماعت صالحین کی تھی ایک آدمی ہم مین ہاشمی تھا اوسکو غش آگیا جب اوسے ہوش آیا تو کہنے لگا کہ کیا تم نے نہین دیکھا جو مینے دیکھا ہم نے کہا کہ ہمنے کچھہ نہین دیکھا اوسنے کہا کہ مینے دیکھا کہ فرشتے احرام باندہے ہوئے کعبے کے

گرد طواف کر رہے ہین مینے اون سے پوچہا تم کون ہو اونہون نے کہا ہم فرشتے ہین مینے کہا تمہاری حب اللہ تعالےٰ کے لئے کیسی ہے اونہون نے کہا ہماری حب جوانی ہے اور تمہاری حب برانی ہے مین کہتا ہون اونکی مراد یہہ ہے کہ ہماری حب اندر سے ہے اور تمہاری حب باہر سے یہی شخص کہتے ہین کہ مین کسی وقت رات کو قبۂ بیت المقدس کیطرف گیا رات کو وہین رہا مین کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا تہا کہ ناگہان قبے کے دو ٹکڑے ہوگئے اور روہ پہٹا ہوا رہا یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکہا پہر اوسمین سے ایک خلق اوتری یہہ لوگ اتنی کثرت سے تہے کہ سوا اللہ تعالےٰ کے اور کوئی اونکو شمار نہین کر سکتا وہ سب یہہ کہتے تہے سبحان من ہو ہو سبحان من لیس الا ہو اہیا شراہیا پہر وہ یہی کلمے کہتے رہے جب آخر رات ہوئی تو ایک شخص نے اونمین سے جو میرے قریب تہا مجہہ سے کہا کہ تیرا کیا قصہ ہے مینے کہا کہ مینے چاہا کہ رات کو اسجگہہ نماز پڑہون تم کون ہو اونہون نے کہا ہم فرشتے ہین کل کو ہم بیت المعمور مین داخل ہوئے تہے اور اب قیامت تک وہان پہر نہ جاوینگے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور مین داخل ہوتے ہین پہر قیامت تک لوٹکر یہہ وہان نہین جاتے جب یہہ اپنے دن مین وہان جاتے ہین تو اوس رات کو بیت المقدس اور صخرہ کیطرف آتے ہین پہر یہانسے بیت اللہ الحرام کو جاتے ہین سات پہیرے کعبے کے گرد پہر کے مقام ابراہیم کے پیچہے دو رکعت نماز پڑہتے ہین پہر مدینے کیطرف جاتے ہین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام پڑہتے ہین اسکے بعد اپنی صف کیطرف چلے جاتے ہین جب یہہ فرشتے آسمان پر چڑہ گئے تو قبہ ملگیا اور صبح ہوگئی ؛

رؤیت لیلۃ القدر

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مینے رمضان کا چاند دیکہا اوسکے دیکہتے ہی اللہ تعالےٰ نے شب قدر پر مجہے مطلع فرما دیا کہ جس رات کو وہ ہوگی اور اوس رات کو مجہے پہچنوا دیا مینے اوسکو خوب معلوم کر لیا جبکہ لیلۃ القدر کی رات معین آئی تو مین اوس سے اسطرح بہاگتا تہا جیسے ضیدار قرضخواہ سے بہاگتا پہرتا ہے اور اوسکے انوار میری آنکہون مین چمکتے تہے اور مین یہہ کہتا جاتا تہا کہ یارب تیری عزت وجلال کی قسم ہے کہ مین تیرے ساتہہ لیلۃ القدر کیطرف محتاج نہین ہون بعض صالحین کہتے ہین کہ الحمد للہ ہمارے سب وقت لیلۃ القدر ہین بعض نے کہا کہ مینے ایک سال چہبیسوین تاریخ رمضان مین فرشتون کو دیکہا کہ وہ تیاری مین مصروف ہین جسطرح دولہن والے دولہن کو ایک رات پہلے تیار کرتے ہین سنوارتے ہین جب ستائیسوین رات ہوئی اور وہ جمعے کی رات تہی تو مینے دیکہا کہ فرشتے آسمان سے اوترے ہین اونکے ساتہہ نور کے طباق ہین جب اٹہائیسوین رات آئی تو مینے اوسکو خفا دیکہا وہ کہتے تہے کہ مینے مانا کہ لیلۃ القدر کے لئے ایک حق ہے کہ اوسکی رعایت کیجاتی ہے کیا میرے لئے کوئی حق نہین ہے کہ اوسکی رعایت کیجائے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ شاید اوسکا غصہ لوگون پر ہوگا اسلئے کہ اونہون نے اوسمین جاگنا چھوڑ دیا باوجود اسکے کہ وہ لیلۃ القدر کی پڑوسن ہے پڑوسی کا حق ہے کہ جس چیز کے ساتہہ اوسکا اکرام کیا جاوے اوسکے ساتہہ اوسکے پڑوسی کا بہی اکرام کرنا چاہئے اور نور کے طباق جو فرشتون کے ساتہہ تہے وہ شاید اون لوگون کے لئے ہدیہ ہوگا جنہون نے لیلۃ القدر کو زندہ رکہا یعنی اوسمین بیدار رہے ذکر اللہ وتلاوت قرآن ونماز سے اوسکو معمور رکہا اور اونکے لئے جنکو اللہ تعالےٰ نے اس رات کی برکت سے کچہہ عنایت فرمایا بعض صالحین نے ذکر کیا کہ اونہون نے لیلۃ القدر مین ہر چیز کو یہانتک کہ درخت پتہر کو اللہ عزوجل کے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکہا اور ایسے انوار دیکہے کہ اونہون نے وجود کو عرش سے فرش تک بہر دیا بعض فقرا نے مجہہ سے کہا کہ مینے لیلۃ القدر مین یہہ آیت نور سے لکہی ہوئی دیکہی ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا الخ اسمین اشارہ ہے اسطرف کہ اس دعا کے پڑہنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور اسطرف بہی اشارہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے مکر سے بے خوف نہو اللھم انا نعوذ بک من مکرک ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ؛

رؤیت حور

حکایت علی بن موفق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک برس مین محمل مین سوار ہوکے حج کے لئے چلا راہ مین لوگون کو مینے پیدل چلتے دیکھا مینے بہی اون کے ساتھہ پیدل چلنا چاہا پہر مین اوتر پڑا اور ایک شخص کو محمل مین سوار کردیا اور مین اونکے ساتھہ چلنے لگا ایکپہر کی تک ہم آگے چلے گئے پہر ہم راہ سے علٰحدہ ہوکے سو رہے مینے خواب مین دیکھا کہ کئی عورتین طشت د ابریق چاندی کے ہاتہون مین لئے ہوئے پیدل چلنے والون کے پاؤن دہو رہی ہین جب سبکے پاؤن دہو چکین صرف مین باقی ہا تو ایک نے اپنی ساتھہ والیون سے کہا کیا یہہ اون مین سے نہین ہے اونہون نے کہا کہ اسکے لئے تو محمل ہے پہر اوسنے کہا کہ یہہ بہی اون مین سے ہے اسلئے کہ اسنے اونکے ساتھہ چلنے کو دوست رکہا پہر اونہون نے میرے پاؤن دہوئے ساری تہکن جو مجھے معلوم ہوتی تہی دور ہو گئی رضی اللہ عنہ ؛

رؤیت جنت و حور و قصور

حکایت ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک سال مینے حج و زیارت کا قصد مجرد انہ کیا مین کسی راہ مین جارہا تہا کہ ناگاہ ایک جوان نہایت خوبصورت عراق کے رہنے والون مین سے جارہا تہا جو میرا ارادہ تہا اوسکا ارادہ بہی میرے ساتھہ وہی تہا جب قافلہ چلتا تو وہ قرآن شریف پڑہا کرتا جب قافلہ اوترتا تو وہ نماز پڑہنے لگتا اور روزہ باوجود اس سبکے دن بہر روزہ رکہتا رات بہر کہڑا رہتا اوسکا یہی حال رہا یہانتک کہ ہم مکے مین پہونچے اوس نے مجھہ سے جدائی چاہی مجھے رخصت کرنا چاہا مینے اوس سے پوچہا کہ اے میرے بیٹے یہہ تیرا حال جو مینے دیکھا تجھے اسپر کس چیز نے مستعد کیا اوسنے کہا اے ابو سلیمان تم مجھے ملامت مت کرو مینے خواب مین ایک محل جنت کے محلون مین سے دیکھا کہ وہ چاندی سونے کی اینٹون سے بنایا گیا ہے اور ایسے ہی اوسکے کنگرے تہے ہر دو کنگرون کے بیچ مین ایک حور بیٹہی ہوئی تہی ایسی خوبصورت تہی کہ اوسکی شکل دیکھنے والون نے کبہی نہین دیکہی اسلئے کہ اوسکا حسن وجمال اور رونق وکمال نہایت درجے کا تہا وہ سب حورین اپنے بالون کی چوٹیان لٹکائے ہوئے تہین ایکنے مجھے دیکھکے تبسم کیا اوسکے دانتون کے نور سے جنت منور ہو گئی پہر اوسنے مجھہ سے کہا اے جوان تو میری طلب مین اللہ تعالے کی عبادت خوب کر تاکہ مین تیرے لئے ہون اور تو میرے واسطے ہو پہر مین جاگ اوٹہا سو میرے حال کا یہہ قصہ ہے اے ابو سلیمان مجھے لایق ہے کہ مین عبادت الٰہی مین جد وجہد کرون اسلئے کہ جو شخص کوشش کرتا ہے اوسکا مطلب حاصل ہوجاتا ہے اور یہہ سب میری کوشش جو تونے دیکہی صرف ایک حور کے خطبے مین ہے پہر مینے اوس سے دعا چاہی اوسنے میرے لئے دعا کی اور رفیق اللہ مجھہ سے اوجہل کی پہر وہ چلا گیا مینے اپنے نفس کو عتاب کیا مینے کہا اے نفس بیدار ہو اور اس اشارے کو سن جو کہ فی الحقیقت بشارت ہے جبکہ یہہ سب کوشش ایک حور کی طلب مین ہوئی تو جو شخص رب حور کو طلب کرے اوسکو کسقدر جد وجہد کرنا چاہئے **فائدہ** امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ منامات جو صالحین دیکھتے ہین یہہ اسرار ہین کہ حق سبحانہ وتعالے اونکے قلوب صافیہ کے آئینون مین اونکے لئے ظاہر فرماتا ہے یہہ رویاے صالحہ ہے جو کہ اجزاے نبوت سے ایک جز ہے ان خوابون سے اللہ تعالے اونکو خوشخبری دیتا ہے اونکو وعظ ونصیحت فرماتا ہے تاکہ اجتہاد و زہد زیادہ کرین وہ ہم جیسے نہین ہین کہ ہمکو وعظ کیا جاتا ہے اور ہم مین اوسکا اثر نہین ہوتا مواعظ عجیبہ سے ایک یہہ ہے کہ جس زمانے مین روض الریاحین لوگ مجھے سناتے تہے ایک شخص کے نفس نے اوس سے کہا کہ کاش کوئی شخص تجھے لونڈی بیچدے اور حج کے موسم تک اوسکی قیمت لینے مین صبر کرے پہر تو اوسکو بیچڈالے وہ شخص یہہ تمنا کر رہا تہا کہ اتنے مین ایک مبارک فقیر آئے اور اس شخص کی تمنا کو سواے اللہ تعالے کے اور کوئی نہین جانتا تہا اونہون نے اوس شخص سے کہا کہ مینے خواب مین دیکہا

کہ گویا تو ایک قبے مین ہے اور اوسپر نور ہے اور گویا تیرے پاس ایک لونڈی ہے اور سات حورین نہایت خوبصورت بھاری قیمتی لباس پہنے ہوئے قبے کے باہر تیری مشتاق ہین ایک نے اونمین سے تیری طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ شیخ مجنون ہے مین تو اوسپر عاشق ہون اور وہ اس جاریہ پر عاشق ہے ؛

حکایت محمد بن حسین بغدادی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک سال حج کے لئے گیا مین مکے کے رستون مین گشت کررہا تھا کہ ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک شیخ لونڈی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اوس لونڈی کا رنگ متغیر جسم دبلا تھا اوسکے چہرے پر چمک دمک تھی اور وہ شیخ پکار پکار کے کہہ رہا تھا ہے کوئی طالب ہے کوئی راغب ہے کوئی بیس دینار پر بڑھانیوالا اور مین ہر عیب سے بری ہون مین اوسکے قریب گیا مینے اوس سے کہا کہ قیمت تو مجھے معلوم ہوگئی مگر عیب کیا ہے اوسنے کہا یہ لونڈی مینونہ[له] مہمومہ ہے رات بھر کھڑی رہتی ہے دن بھر روزہ رکھتی ہے نہ کہاتی ہے نہ پیتی ہے ہر جگہہ ہر شہر مین اسکو وحدت و تنہائی سے الفت ہے جب مینے یہہ بات سنی تو میرے دلمین لونڈی کی محبت آگئی مینے وہی قیمت دیکے اوسکو خرید لیا اور اپنے گہر لے آیا مینے اوسے دیکھا تو وہ زمین کیطرف سر جہکائے ہوئے تھی پہر اوسنے میری طرف سر اوٹہایا اور کہا اے میرے چھوٹے مالک تم کہان کے ہو اللہ تمپر رحم کرے مینے کہا عراق کا ہون اوسنے کہا کون عراق بصرے کی یا کوفے کی مینے کہا مین نہ بصرے کا ہون نہ کوفے کا اوسنے کہا شاید تم مدینۃ السلام بغداد کے ہو مینے کہا ہان کہنے لگی واہ واہ وہ تو زہاد و عباد کا شہر ہے مجھے تعجب ہوا مینے کہا یہ لونڈی جسپر ایک حجرے سے دوسرے حجرے کیطرف تما کیجاتی تھی اسکو کہان سے زہاد و عباد کی معرفت ہوگئی پہر مین بطور دل لگی کے اوسکی طرف متوجہ ہوا مینے کہا تو اونمین سے کسکو پہچانتی ہے اوسنے کہا مالک بن دینار بشر حافی صالح مری ابو حاتم سجستانی معروف کرخی محمد بن حسین بغدادی رابعہ عدویہ شعوانہ میمونہ ان سبکو مین جانتی ہون مینے کہا تو انکو کہانسے پہچانتی ہے اوسنے کہا مین انکو کیونکر نہ پہچانون واللہ یہہ تو اطبار قلوب ہین یہہ وہ ہین جو کہ محب کو راہ محبوب کی بتاتے ہین پہر اوسنے چند شعر اولیا کی مدح مین پڑہے مینے کہا اے جاریہ مین محمد بن حسین ہون کہنے لگی بیشک مینے اللہ تعالے سے سوال کیا تھا کہ وہ میرے اور تیرے درمیان مین جمع کردے اے ابو عبد اللہ کہو تو تمہارا احسن صوت کیا ہوا جس سے تم مریدون کے دل زندہ کرتے تھے سننے والون کی آنکھون کو رلاتے تھے مین نے کہا وہ اپنے حال پر باقی ہے اوسنے کہا مین تجھے اللہ کی قسم دیتی ہون کہ تو مجھے کچھ قرآن سنا مینے پڑہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اوسنے ایک سخت چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی مینے اوسکے مونہہ پر پانی چہڑکا اوسے افاقہ ہوا کہنے لگی اے ابو عبد اللہ یہہ تو اوسکا نام ہے اگر تو اوسے پہچانے اور جنتون مین اوسکے دیدار سے مشرف ہو تو پہر کیا حالت ہو پڑہ اللہ تجھپر رحم کرے مینے یہہ آیت پڑہی ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون کہنے لگی اے ابو عبد اللہ ہمنے نہ کسی وثن کو پوجا نہ کسی صنم کا بوسہ لیا پڑہ اللہ تجھپر رحم کرے مینے پڑہا انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بهم سرادقها وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا کہنے لگی اے ابو عبد اللہ تونے ناامیدی کو اپنے نفس پر لازم کردیا تو تو اپنے دلکو خوف و رجا کے درمیان مین آرام دے پڑہ اللہ تجھپر رحم کرے مینے پڑہا وجوه یومئذ مسفرة ضاحکة مستبشرة اور یہہ آیت پڑہی وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة کہنے لگی واشوقاه الی لقائه یوم یتجلی لاولیائه پڑہ اللہ تجھپر رحم کرے مینے پڑہا یطوف علیهم ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین لا یصدعون عنها ولا ینزفون الی قوله لاصحاب الیمین کہنے لگی اے ابو عبد اللہ مین تجھے دیکھتی ہون کہ تونے حورعین سے منگنی کی پہر کچھہ اونکے مہر مین سے بہی دیا مینے کہا تو مجھے بتا مین تو مفلس ہون کہا تو اپنی جان پر رات کا قیام دن کا روزہ فقرا و مساکین کی حب لازم کرلے پہر اوسنے چند شعر ترغیب مجاہدے مین پڑہے اسکے بعد اوسکو غش آگیا مینے اوسکے مونہہ پر پانی چہڑکا اوسے افاقہ ہوا پہر اوس نے یہہ مناجات پڑہی ؎

الٰهی لا تعذبنی فانی	مقر بالذی قد کان منی
فکم من زلة لی فی خطایا	عفوت وانت ذو فضل ومن

[له] یعنی حیران دلگیر ۱۲

یظن الناس بی خیرا وانی ‌‌ لشر الناس ان لم تعف عنی
وما لی حیلة الا رجائی ‌‌ لعفوک ان عفوت وحسن ظنی

اسکے بعد پہراوسے غش آگیا مین اوسکے قریب گیا دیکہا تو وہ مرچکی تہی رحمة اللہ علیہا مجہے اوسکے انتقال کا بہت غم ہوا پہر مین بازار کو گیا تاکہ اوسکی تجہیز وتکفین کی تیاری کرون جب مین لوٹ کے آیا تو دیکہا کہ وہ کفنائی ہوئی خوشبو لگائی ہوئی رکہی ہے اوسپر دو سبز حلّے جنت کے حلون سے تہے کفن پر نور سے دو سطرین لکہی ہوئی تہین پہلی سطر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہوا تہا دوسری سطر مین الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون لکہا تہا مینے اور میرے اصحاب نے اوسکو اوٹہایا اوسپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اوسکے سرہانے بیٹہہ کے مین نے سورۂ یٰسٓ پڑہی پہر اوسکی جدائی پر آنکہہ سے روتا دل سے کڑہتا اپنی مسجد کیطرف لوٹ آیا دو رکعت نماز پڑہی اور سو رہا خواب مین دیکہا کہ وہ لونڈی جنت مین ہے اوسپر حلے ہین اور وہ زعفران کے چمن مین ہے اوسپر سندس واستبرق کے حلے ہین سر پہ دُرّ وجواہر کا مرصع تاج ہے سرخ یاقوت کی بالین مین جوتیان ہین مشک وعنبر کی خوشبو اوس سے آرہی ہے چہرہ اوسکا سورج چاند سے بہی زیادہ روشن ہے مینے اوس سے کہا اے جاریہ ٹہیر تو بتجہے اس مرتبے کو کس چیز نے پہونچایا کہا فقرا ومساکین کی حب کثرت استغفار مسلمانون کی راہ سے ایذا کی چیز اوٹہانے نے مجہے اس درجے کو پہونچایا پہر یہہ شعر پڑہنے لگی ؎

طوبی لمن سهرت فی اللیل عیناه ‌‌ وبات ذا قلق فی حب مولاه
ونام یوما علی تفریطه وبکی ‌‌ خوفا لما قد جناه من خطایاه
وقام یرعی نجوم اللیل منفردا ‌‌ خوف الوعید وعین اللہ ترعاه

رؤیت موتیٰ ونفع صدقہ ودعا وقرارت احیا

حکایت ایک عابدہ عورت باہیہ نام جب قریب بموت ہوئی تو اوسنے آسمان کیطرف سر اوٹہایا اور یہہ دعا کی یا ذخری وذخیرتی ومن علیه اعتمادی فی حیاتی ومماتی لا تخذلنی عند الموت ولا توحشنی فی قبری جب اوسکا انتقال ہوگیا تو اوسکا ایک بیٹا تہا وہ ہر جمعہ کی رات اور جمعے کے دن اوسکی قبر پر جاتا قبر کے نزدیک کچہہ قرآن شریف پڑہتا اوسکے لئے دعا واستغفار کرتا ایسے ہی اور مردون کے لئے وہ کہتا ہی مینے اپنی مان کو خواب مین دیکہا مینے اوسسے کہا مان تم کیسی ہو تمہارا کیا حال ہے اوسنے کہا اے بیٹے بیشک موت کی سخت تکلیف ہے اور مین بحمد اللہ ایسے برزخ مین ہون کہ اوسمین ریحان کا فرش بچہا ہوا ہے سندس واستبرق کے تکیے لگے ہوئے ہین اور یہہ قیامت تک ایسا ہی رہیگا مین نے کہا تمہین کوئی حاجت ہے کہا ہان بیٹا تو جو ہماری زیارت کے لئے آتا ہے قرآن پڑہتا ہے دعا کرتا ہے اسکو نہ چہوڑنا مین تیرے آنے سے خوش ہوتی ہون جمعے کی رات جمعے کے دن جب تو آتا ہے تو مردے مجہہ سے کہتے ہین اے باہیہ یہہ تیرا بیٹا آیا مین اس سے خوش ہوتی ہون اور میرے ارگرد کے مردے بہی خوش ہوتے ہین پہر مین ہر جمعے کی رات اور جمعے کے دن مان کی زیارت کے لئے جایا کرتا اونکی قبر کے پاس کچہہ قرآن شریف پڑہتا اور یہہ دعا کرتا انس اللہ وحشتکم ورحم غربتکم وتجاوز عن سیئاتکم بعض نے یہہ بہی زیادہ کیا وتقبل حسناتکم ایک رات مین سوتا تہا مینے ایک خلق کثیر کو دیکہا کہ وہ میرے پاس آئی مینے کہا تم کون ہو تمہاری کیا حاجت ہے اونہون نے کہا ہم قبرستان والے ہین تیری شکر گزاری کے لئے آئے ہین تو قرارت ودعوات کو ہمسے قطع نکرنا پہر مین ہمیشہ اونکے لئے قرآن پڑہتا دعا کرتا رہا امام یافعیؒ کہتے ہین کہ اس حکایت مین جو نفع قرارت قرآن موتی کے لئے مذکور ہوا یہہ اون علمار کی تائید کرتا ہے جو کہ اوسکے قائل ہین ایسے ہی آیندہ کی حکایتین بہی اونکی مؤید ہین ؛

حکایت بعض اہل علم نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے خواب مین بعض مقابر مین اہل قبور کو دیکہا کہ وہ اپنی قبرون سے قبرستان کے میدان مین نکلے اور

کچھ چننے لگے معلوم نہین وہ کیا چیز تہی مجھے اس سے تعجب ہوا اونمین سے ایک آدمی کو مینے دیکھا کہ وہ علحدہ بیٹھا ہوا تہا وہ کچھ نہ چنتا تہا مین اوسکے قریب
گیا اوس سے پوچھا کہ یہہ لوگ کیا چنتے ہین اوسنے کہا مسلمانون نے قرارت قرآن صدقہ دعا کا جو ہدیہ انکو بہیجا ہے یہہ اوسکو چن رہے ہین مینے کہا تو
انکے ساتہہ کیون نہین چنتا اوسنے کہا مجھے اسکی کچھہ حاجت نہین ہے مینے کہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ میرا بیٹا ہر روز قرآن شریف کا ایک ختم کرتا ہے اور
ہدیہ مجھے بہیجتا ہے وہ فلان بازار مین جلیبیان بیچا کرتا ہے مین جب نیند سے جاگا تو جس بازار کا اوسنے ذکر کیا تہا مین وہان گیا دیکھا تو ایک جوان
آدمی جلیبیان بیچ رہا تہا اور اپنے ہونٹونکو ہلاتا تہا مینے پوچھا تو کس چیز کے ساتہہ ہونٹہہ ہلاتا ہے اوسنے کہا مین قرآن شریف پڑہتا ہون اور اوسکا
ثواب اپنے والد کی قبر مین ہدیہ بہیجتا ہون اسکے بعد ایک مدت تک مین ٹہیرا رہا پہر مینے مردونکو دیکھا کہ اپنی قبرون سے نکلے اور کوئی چیز چننے لگے
جیسا پہلے دیکھا تہا ابکی بار اوس شخص کو دیکھا کہ وہ بہی اونکے ساتہہ چنتا تہا پہر مین جاگ اوٹہا مجھے اس سے تعجب ہوا مین اوس بازار کیطرف گیا
تاکہ اوسکے لڑکے کا حال دریافت کرون وہان معلوم ہوا کہ اوسکا انتقال ہوگیا ؛

حکایت ایک عورت کا انتقال ہوا ایک دوسری عورت نے اوسکو خواب مین دیکھا یہہ اوسکو پہچانتی تہی اوسکے نزدیک دیکھا کہ ایک نور کا برتن
ڈہکا ہوا تخت کے نیچے رکھا ہے اس عورت نے اوس سے پوچھا کہ اس برتن مین کیا ہے اوسنے کہا ہدیہ ہے رات کو میرے بچون کے باپ نے بہیجا ہے
جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اوسنے میت کے خاوند سے اسکا ذکر کیا اوسنے کہا مینے رات کو کچھہ قرآن شریف پڑہ کے اوسکو ثواب بخشا تہا امام
یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے یہہ بات پہونچی کہ بلاد یمن مین ایک مردے کو اوسکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکھا دیکھنے والا کہتا ہے کہ مینے کچھہ
قرآن شریف پڑہ کے اوسکا ثواب اوسے بخشا تہا مردے نے اوس سے کہا کہ فلان شخص سے میرا سلام کہنا اور یہہ کہنا کہ اللہ تعالے میری طرف سے
اوسے جزائے خیر دے کیونکہ اوسنے کچھہ قرآن شریف پڑہ کے مجھے ہدیہ بہیجا بعض علما نے اپنے بعض مصنفات مین لکہا کہ شیخ امام مفتی انام عز الدین
بن عبد السلام رضی اللہ عنہ سے انکے مرنے کے بعد کسی شخص نے خواب مین پوچھا کہ تم اوس مسئلے مین کیا کہتے ہو جسکا تم انکار کرتے تہے یعنی قرارت قرآن
کا ثواب مردونکو نہین پہونچتا اونہون نے کہا ہیہات یہان مینے اوسکے خلاف پایا جسکا مین گمان کرتا تہا رحمہ اللہ تعالے ؛

حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین شب جمعہ کو جامع مسجد کیطرف گیا تاکہ وہان فجر کی نماز پڑہون راہ مین میرا گزر ایک قبرستان
پر ہوا ایک قبر کے پاس مین بیٹھہ گیا نیند نے غلبہ کیا مین سو رہا خواب مین دیکھا کہ گویا مردے اپنی قبرون سے نکلے حلقہ حلقہ ہوکے بیٹھہ گئے بات چیت کرنے لگے
ناگاہ ایک جوان آدمی کو دیکھا کہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے قبرستان کے کنارے مین تنہا مغموم و مہموم بیٹھا ہے وہ مردے گھڑی بہر چپ ہوگئے کہ فرشتے
ہاتہون مین طباق لئے رومالون سے ڈہکے ہوئے آئے گویا وہ نور کے تہے ہر ایک مردے کے پاس جبکہ طباق آتا تو وہ اوسکو لیکے اپنی قبر کے اندر چلا جاتا
سوا اوس شخص کے کہ وہ رہگیا اوسکے پاس طباق نہ آیا پہر وہ رنجیدہ کہڑا ہوا تاکہ اپنی قبر مین جاوے مینے اوس سے کہا اے اللہ کے بندے مین تجھے
غمگین کیون دیکھتا ہون اور جو مینے دیکھا یہہ کیا تہا اوسنے کہا اے صالح تونے طباق دیکھے مینے کہا ہان یہہ کیا تہے اوسنے کہا یہہ زندونکے صدقے اور
اونکی دعا ہے اپنے مردون کے لئے ہر جمعے کی رات اور جمعے کے دن مین یہہ اونکے پاس آیا کرتا ہے پہر اوسنے ایک کلام طویل ذکر کیا اوسمین یہہ ذکر
کیا کہ اوسکی ایک مان ہے وہ دنیا مین مشغول ہوگئی اوسکو بہول گئی اوسنے نکاح کر لیا ایسے شخص کو لائق ہے کہ وہ رنجیدہ ہو اسلئے کہ اوسکے واسطے
کوئی ایسا نہین ہے کہ اوسکو یاد کرے صالح نے اوسکی مان کا مکان پوچھا اوسنے پتا بتایا جب صبح ہوئی تو صالح اوسکی مان کی تلاش مین گئے اوسکے
پاس پہونچے اوٹ سے کلام کیا سارا قصہ اوسکو سنایا وہ رونے لگی اوسکے آنسو گالونپر بہنے لگے پہر کہا اے صالح وہ میرا بیٹا ہے ومن زلّ عن کبدی
ومن کان بطنی لہ وعاء وثدیی لہ سقاء وحجری لہ حواء پہر اوسنے ہزار درہم مجھے دیئے اور کہا تو انکو میرے پیارے میری آنکہہ کی ٹہنڈک

پر خیرات کر اب مین بقیہ عمر دعا و صدقے سے ان شاء اللہ تعالیٰ اوسکو نہ بہولونگی مینے اوسکی طرف سے وہ درہم خیرات کر دئے جب دوسرا جمعہ آیا تو پہر مین جامع مسجد کیطرف چلا اوسی قبرستان مین گیا ایک قبر سے تکیہ لگا یا سو گیا دیکہا کہ مردے نکلے اور وہ جوان بہی سفید کپڑے پہنے ہوئے خوش خوش میری طرف آیا یہانتک کہ میرے قریب آگیا مجہہ سے کہا اے صالح اللہ تعالیٰ میری طرف سے تجھے جزاے خیر دے ہدیہ مجھے پہونچ گیا مینے اوس سے پوچہا تم جمعے کے دن کو پہچانتے ہو اوسنے کہا ہان اوسکو تو پرندے بہی ہوا مین خوب جانتے ہین اور یون کہتے ہین سلام سلام لیوم صالح یعنی یوم الجمعۃ اعاد اللہ علینا من برکتہ آمین ؛

فضیلت صدقہ

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن نکلا جنگل کو جاتا تہا مینے دیکہا کہ ایک جوان آدمی کم عمر دبلا ہے بال پریشان گرد آلود پرانے کپڑے پہنے ہوئے قبرستان مین بیٹہا ہے اپنے گالون کو قبرونکے درمیان مین رگڑ رہا ہے بار بار آسمان کیطرف دیکہتا ہے اپنے ہونٹونکو ہلاتا ہے آنسو دونون آنکہون سے جاری ہین اور وہ دعا و ذکر و استغفار مین مشغول ہے تسبیح و تقدیس تحمید و تمجید و تعظیم سے اوسکو کوئی چیز مشغول نہین کرتی ہے جب مینے اوس جوان کو اس حالت پر دیکہا تو میرا نفس اوسکی طرف مائل ہوا اوسکی ملاقات اچہی معلوم ہوئی پہر مین جس راہ جاتا تہا اوسکو چہوڑ دیا اور اوسکی طرف متوجہ ہوا جب اوسنے مجہے اپنی طرف آتے دیکہا تو وہ اپنی جگہہ سے اوٹہہ کہڑا ہوا مجہہ سے بہاگنے لگا مین بہی اوسکے پیچہے دوڑا شاید اوس سے ملجاؤن پہر مین اوسکو نہ پاسکا مینے اوس سے کہا یا ولی اللہ نرمی کرو آہستہ چلو اوسنے کہا واللہ مین پیہ نکرونگا پہر مینے کہا تمہین قسم ہے اوسکے حق کی کہ تم صبر کرو اوسنے انگلی سے اشارہ کیا کہ مین نکرونگا اور کہا اللہ مینے کہا جو تم کہتے ہو اگر سچ ہے تو تم مجہے اپنا صدق اللہ تعالیٰ کے ساتہہ بتاؤ اوسنے باواز بلند پکار کے کہا اللہ اللہ اللہ اور بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا مین اوسکے قریب گیا اونکو ہلایا تو وہ اوسیوقت مرچکے تہے مجہے اس سے وہم ہوا مینے اونکے حال و صدق سے تعجب کیا مینے کہا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتہہ جسکو چاہتا ہے خاص کرتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پہر مین اوسکو اوس جگہہ چہوڑ کے عرب کے قبائل مین سے کسی قبیلے کیطرف گیا تاکہ اوسکی تجہیز و تکفین کی تدبیر کرون جب مین لوٹ کے آیا تو وہ مجہہ سے چہپا یا گیا مینے اونکو تلاش کیا اونکا کچہہ پتا معلوم نہوا نہ اونکی کوئی خبر سنی مین متحیر رہا مینے کہا یہہ جوان مجہہ سے چہپا یا گیا کس شخص نے مجہہ سے سبقت کی پہر ایک قائل کو سُنا کہ وہ یہہ کہتا ہے لے شبلی تو اوس جوان کے کام سے کفایت کیا گیا اوسکے کام کا سواے ملائکہ کے اور کوئی متولی نہوا اور تو اپنے رب کی عبادت لازم کر اپنے مال سے صدقہ بہت دیا کر اسلئے کہ جوان جس مرتبہ کو پہونچا وہ اوسکو نہین پہونچا مگر اس سبب سے کہ اوسنے کسی دن صدقہ دیا تہا مینے کہا مین اللہ تجہسے پوچہتا ہون کہ تو مجہے بتادے وہ صدقہ کیا تہا اوسنے کہا اے شبلی یہہ جوان ابتداء عمر مین عاصی مذنب فاسق زانی تہا اللہ تعالیٰ نے اوسکو ایک خواب دکہایا اسنے اوسکو ڈرایا بیچین کر دیا وہ خواب یہہ ہے کہ اوسنے خواب مین دیکہا کہ اوسکا ذکر اژدہا بنگیا اور اوسکے مونہہ کو گہیر لیا پہر اوسنے اپنے مونہہ سے آگ کا شعلہ نکالا اس شعلے نے اوسکو جلا دیا یہانتک کہ کالا کوئلا ہوگیا وہ جوان گہبرا کے ڈرتا جاگ اوٹہا اور اپنے رب کی عبادت مین مشغول ہوکے نکل بہاگا جب سے کہ وہ عبادت کیطرف متوجہ ہوا آجتک بارہ برس کی مدت گزری اور وہ تضرع و بکا و خشوع و خوف کی حالت پر ہے کل ایک سائل اوسکے پاس آیا ایک دن کا قوت اوس سے مانگا اوسنے اپنے کپڑے اوتار کے سائل کو دیدئے سائل اس سے خوش ہوا اوسنے اپنی دونون ہتیلیان پہیلائین اور اوسکے لئے دعاے مغفرت کی اللہ تعالیٰ نے صدقے کی برکت کے سبب سے جسکے ساتہہ اوسنے سائل کو خوش کیا تہا سائل کی دعا قبول فرمائی جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ سائل کی دعا کو غنیمت جانو جبکہ صدقے سے اوسکا دل خوش ہو ؛

حکایت ابو جعفر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے دروازے پر سائل کہڑا ہوا مینے اپنی بی بی سے کہا کہ تیرے پاس کچہہ ہے اوس نے کہا چار انڈے ہین مینے کہا تو یہہ سائل کو دیدے اوسنے دیدئے جب سائل چلا گیا تو بعض اخوان نے ایک تہیلی ہدیہ بہیجی اوسمین انڈے تہے مینے بی بی سے کہا کہ اسمین کتنے انڈے ہین اوسنے کہا تیس مینے کہا تیری خرابی ہو تونے تو سائل کو چار انڈے دئے اور تیرے پاس تیس آئے اسکا کیا حساب ہے اوس نے کہا وہ چالیس ہین مگر دس ٹوٹے ہوئے ہین کسی نے اس حکایت مین یہہ بیان کیا کہ چار انڈے جو سائل کو دئے تہے اونمین سے تین ثابت تہے اور ایک ٹوٹا ہوا تہا ہر ایک انڈے کے عوض دس دس آئے مگر جیسے دئے تہے ویسے ہی آئے ؛

حکایت ایکعورت نے سائل کو ایک روٹی خیرات کی پہر صبح کا کہانا اپنے خاوند کے لئے لیکے چلی وہ کہیتی کاٹتا تہا اوسکا گزر ایک باغ پر ہوا اور اوسکا بیٹا ساتہہ تہا ایک درندہ آیا اور اوسکے بیٹے کو لقمہ کرگیا ناگہان ایک ہاتہہ ظاہر ہوا اوسنے درندے کو طمانچہ مارا اوسنے اپنے موہنہ سے لڑکے کو پہینکدیا ناگاہ کوئی شخص ندا کرتا ہے اوسکی آواز سنائی دیتی ہے جسم نظر نہین آتا کہ تو اپنا لڑکا لیلے ہمنے تجہے ایک لقمے کے عوض مین ایک لقمے کی جزا دی

حکایت حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک دن بعض غزوات مین نکلا امیر لشکر نے مجہے کچہہ خرچ بہیجا تہا مجہے مکروہ معلوم ہوا مینے محتاج غازیون مین اوسکو تقسیم کردیا ایک دن مین ظہر کی نماز پڑہکے بیٹہا ہوا تہا اس امر مین فکر کرتا تہا مجہے اوسکے قبول کرنے اور بانٹنے پر ندامت تہی اتنے مین مجہے نیند آگئی مینے دیکہا کہ کئی محل مزخرف تعمیر ہو رہے ہین بہت سامان عیش و آرام کا ہے مینے اونکا حال پوچہا مجہہ سے کہا گیا کہ یہہ محل مال والون کے لئے ہین جسکو تونے غازیون مین تقسیم کیا مینے کہا میرے لئے اونکے ساتہہ کچہہ نہین ہے کہا گیا کہ وہ محل ہے اور ایک بڑے محل کیطرف اشارہ کیا وہ محل سارے محلون سے زیادہ خوبصورت اور بڑا تہا مینے کہا مجہے اونپر کیون فضیلت دی گئی کہا گیا کہ اونہون نے باسید ثواب مال نکالا تو اونکی یہہ جزا ہوئی اور تونے اوس مال کو تقسیم کیا اور تو خائف و نادم اور محاسب اپنے نفس کا تہا اسلئے اللہ تعالے نے تیری سعی کے اجر پر تجہے دُگنا دیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ؛

حکایت رَے مین ایک قاضی مالدار تہے عاشورے کے دن اونکے پاس ایک فقیر آیا اوسنے کہا اللہ تعالے قاضی کو عزت دے مین ایک آدمی محتاج عیالدار ہون تمہارے پاس اس دن کی حرمت کو اپنا شفیع بناکے آیا ہون تاکہ تم مجہے دس سیر روٹی پانچ سیر گوشت دو درہم دو قاضی صاحب نے اوس سے ظہر کے وقت کا وعدہ کیا جب وہ اوس وقت آیا تو عصر کے وقت پر ٹالا جب وہ عصر کے وقت آیا تو اوسکو کچہہ ندیا فقیر منکسر القلب چلا گیا راہ مین اوسکا گزر ایک نصرانی پر ہوا وہ اپنے گہر کے دروازے پر بیٹہا ہوا تہا فقیر نے نصرانی سے کہا قسم ہے اس دن کے حق و حرمت کی کہ تو مجہے کچہہ دے نصرانی نے کہا یہہ کیا دن ہے فقیر نے اوسکی حرمت و صفات سے کچہہ بیان کیا نصرانی نے اوس سے کہا تو اپنی حاجت بیان کر بیشک تونے بڑے حرمت والے دن کی قسم کہائی اوسنے روٹی گوشت درہمونکا ذکر کیا نصرانی نے دس قفیز گیہون سو سیر گوشت بیس درہم فقیر کو دئے اور کہا جب تک مین زندہ ہون یہہ سب تیرے اور تیرے عیال کے لئے ہر مہینے مین ہے بسبب بزرگی اس دن کے فقیر سب سامان لیکے اپنے گہر چلا گیا جب رات ہوئی اور قاضی صاحب نے آرام فرمایا تو اونہون نے خواب مین دیکہا کہ کوئی ہاتف اونسے کہتا ہے کہ اپنا سر اوٹہاؤ اونہون نے سر اوٹہایا ایک محل چاندی سونے کی اینٹونکا بنا ہوا دیکہا اور دوسرا محل یاقوت سرخ کا اوسکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا تہا قاضی صاحب نے عرض کیا آلہی یہہ دو محل کیا ہین کہا گیا کہ یہہ دونون تیرے لئے تہے اگر تو فقیر کی حاجت پوری کردیتا جب تونے فقیر کو پہیر دیا تو وہ دونون فلان نصرانی کے لئے ہوگئے قاضی صاحب ڈرتے ویل و ثبور پکارتے خواب راحت سے بیدار ہوئے نصرانی کے پاس صبحکو تشریف لیگئے اوس سے کہا تونے رات کو کون عمل نیک کیا اوسنے کہا آپ کیون پوچہتے ہو قاضی صاحب نے اپنا خواب اوس سے بیان کیا پہر فرمایا کہ تو اپنا عمل صالح جو تونے فقیر کے ساتہہ کیا ایک لاکہہ کے عوض مین بیچدے

نصرانی نے عرض کیا کہ اگر آپ مجھے ساری زمین بھر کے روپیہ دین تو بھی مین اوسے آپکو نہ بیچونگا ایسے رب کریم کے ساتھ کیا اچھا معاملہ ہے اشھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمدا رسول الله اور بیشک اوسیکا دین حق ہے ۵

لا یحقلنۃ ضجرۃ من سائل
واعلم بانک عن قلیل صائر
یا طالب العفو ھذا یوم عاشورا
ولا اتی الله فیه مذنب نجحل
وانت فی فرق مضن و فی عرق

فذو ام عزاک ان ترد مسئولا
خبرا فکن خبرا یروق جمیلا
یوم غدا افضل فی الناس مشھورا
الا واصبح ذالک الذنب مغفورا
نقرأ کتابک بین الخلق منشورا

لا تصرفن بالرد وجه مؤمل
تلقی الکریم فتستدل ببشرہ
ما ان دعا ربه داع لحاجته
فتب الی الله فیه وابغ رحمته
فاسأل الھک فیه فضل رحمته

تخبر یوم ملک ان توی مسئولا
وترى العبوس علی اللئیم دلیلا
الا دعا وبما یھواہ مسرورا
من قبل توقف یوم العرض مذعورا
وقف علی بابه خجلان مکسورا

حکایت جیبب عجمی رضی الله عنہ نے چار بار اپنے نفس کو رب عز وجل سے چالیس ہزار درہم کے ساتھ خریدا دس ہزار درہم نکالے اور کہا یارب مینے اپنے نفس کو انکے ساتھ تجھ سے خریدا پھر دس ہزار نکالے اور کہا یارب اگر تونے اونکو قبول فرمایا تو یہہ اونکا شکریہ ہے پھر تیسری بار دس ہزار درہم نکالے اور کہا الٰہی اگر پہلے اور دوسرے درہمونکو تونے قبول نفرمایا ہو تو انکو قبول فرما پھر چوتھی بار دس ہزار درہم نکالے اور کہا الٰہی اگر تونے تیسری بار کے درہمونکو قبول فرمایا ہو تو یہہ اونکا شکریہ ہے ❊

حکایت ایک بار قحط پڑا جیبب عجمی رضی الله عنہ نے غلہ خرید کر کے مساکین کو تقسیم کردیا پھر تھیلیان سین اونکو اپنے سر کے نیچے رکھا پھر الله تبارک وتعالےٰ سے دعا کی غلّے والے تقاضے کے لئے انکے پاس آئے انھون نے تھیلیان نکالین وہ سب درہمون سے بھری ہوئی تھین اونکو تولا تو وہ آنکے حقوق کے موافق تھین پھر اونکو دیدیا ❊

حکایت ایکبار کوئی سائل جیبب عجمی رضی الله عنہ کے پاس آیا انکی بی بی آٹا گوندھ کے رکھہ گئی تھین اور خود آگ لینے کے لئے گئین انھون نے سائل سے کہا کہ تو آٹا لیلے اوسنے لیلیا پھر انکی بی بی آئین پوچھا آٹا کہان ہے انھون نے کہا کہ لوگ پکانے کے لئے لیگئے ہین جب بی بی نے بہت پوچھا تو انھون نے اوس سے قصہ کہدیا بی بی بولین سبحان الله ہمارے لئے ضرور کوئی چیز ہونا چاہیئے کہ ہم اوسے کہائین ناگاہ ایک آدمی بڑا پیالہ روٹی گوشت سے بھرا ہوا لایا بی بی بولین کیا جلدی تیرے پاس پھیر لائے ابھی اوسکو پکالیا اور اوسکے ساتھ گوشت بھی رکھہ لائے رضی الله عنہ

حکایت امام یافعی رحمہ الله فرماتے ہین کہ بعض اسفار مین ہم ایک جماعت تھے تقدیر الٰہی نے راہ مین ہم سبکو جمع کردیا تھا بعض ایام مین ہمارا گزر ایک گاؤن پر ہوا گاؤن مین داخل ہوتے ہی ایک شخص کو جماعت نے بھیجا اوسنے ایک ہانڈی عاریت لی اوسمین عصیدہ پکایا ساری جماعت نے کھایا مگر ایک آدمی اونمین سے رہگیا وہ غائب تھا انھون نے اپنے ساتھ کھانے کے لئے اوسکو نہ پکارا اوسکے پاس تھوڑا سا آٹا تھا اوسکو کوئی شخص جان پہچان کا یا کوئی دوست آشنا نہ ملا کہ اوسکے واسطے روٹی پکا دیتا وہ آٹا لئے ہوئے گھرون کے درمیان مین پھرتا تھا کہ شاید کوئی پکا دے مگر کوئی اوسے نہ ملا وہ اسی حالت مین پھر رہا تھا کہ ناگہان ایک شخص ضعیف آفت رسیدہ اسکو ملا قدرت الٰہی نے بواسطہ لطف خفی بدون وعدے کے ان دونون کے درمیان جمع کردیا اور زبان حال حکمت الٰہیہ نے ندا کی کہ یہہ رزق اس ضعیف کا ہے اور تیرا رزق اسکے بعد آویگا اس شخص نے آٹا اوسکو دیدیا اور ہو کا اپنے رفقا کے پاس لوٹ آیا اس درمیان مین کہ وہ علم غیب سے غائب تھا ناگاہ الله لطیف نے ایک شخص کو اوسکے لئے معین فرمایا کہ اوس شخص نے اوسکو جماعت مین سے بلایا اور ثرید اور چکنا گوشت اوسی گھڑی اوسکو کھلایا یہانتک کہ وہ سیر ہو گیا بہت چلنے پر اوسکو قوت حاصل ہو گئی ❊

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین کسی مسجد مین گیا کہ وہان دو رکعت نماز پڑہون ناگاہ مسجد مین ایک عابد تہا اور ایک تاجر بیٹھا ہوا تہا مینے عابد کو سُنا کہ وہ یہہ کہتا تہا اے میرے سید اے میرے مولیٰ مین آج تجہہ سے یہہ چاہتا ہون کہ تو مجہے فلان فلان قسم کا کہانا اور فلان فلان قسم کا حلوا کہلاوے کہ مین سیر ہو جاؤن تاجر نے کہا واللہ اگر یہہ مجہہ سے مانگتا تو مین اوسکو دیدیتا لیکن یہہ مجہہ سے حیلہ کرتا ہے مجہے دکہاتا ہے تاکہ مین اوسے دون واللہ مین اوسکو کچہہ نہ دونگا جب وہ دعا سے فارغ ہوا تو مسجد کے کونے مین سو رہا ناگاہ ایک شخص مسجد کے اندر آیا اور اوسکے پاس ایک قعب ڈہکی ہوئی تہی اوسنے دائین بائین مسجد مین دیکہا پہر اوسنے عابد کو مسجد کے کونے مین سوتا ہوا دیکہا اوسکے پاس آیا اوسکو جگایا قعب کو اوسکے روبرو رکہدیا اور تاجر اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا عابد نے جو کہانا اور حلوا چاہا تہا وہی اوسمین پایا جسقدر چاہا اوسمین سے کہایا پہر اوس کو ڈہاک دیا اور اوس شخص کو پہیر دیا تاجر نے اوس شخص سے کہا جو کہ قعب لایا مین تجہے اللہ کی قسم دیتا ہون کہ تو اس شخص کو اس سے پہلے بہی پہچانتا تہا اوسنے کہا واللہ مین اوسکو نہین پہچانتا تہا مین تو ایک حمال ہون میری بی بی اور میری بیٹی نے سال بہر سے اس قسم کے کہانے کی مجہہ سے فرمائش کی تہی مگر مجہے قدرت نہوئی جب آجکا دن آیا تو مینے ایک شخص کا بوجہہ اوٹہایا اوسنے مجہے ایک مثقال سونا دیا مین اوسکا گوشت وغیرہ خرید کے اپنے گہر لایا میری بی بی نے اوسکو پکایا اتنے مین مجہپر نیند کا غلبہ ہوا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپنے مجہہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے یہان ایک ولی اولیاء اللہ سے آیا ہے اور وہ یہہ ہے مسجد مین تونے جو اپنے اہل کے لئے پکایا ہے اوسمین [illegible] ولی کا جی بہی کہانا چاہتا ہے سو تو اوسکو اوٹہا کے اوسکے پاس لیجا وہ اوسمین سے اپنی خواہش کے موافق کہا لیگا جو باقی رہیگا اوسمین اللہ تعالےٰ تیرے لئے برکت دیگا اور مین تیری لئے جنت کا ضامن ہون پہر مین بیدار ہوا اور کہانا لے آیا جیسا کہ تونے دیکہا تاجر نے کہا کہ مینے فقیر کو سُنا تہا کہ وہ یہی اللہ تعالےٰ سے مانگتا تہا پہر تاجر نے حمال سے کہا کہ تونے اس کہانے پر کیا خرچ کیا اوسنے کہا ایک مثقال تاجر نے کہا تو مجہسے دس مثقال لے اور تیرے اجر مین سے ایک قیراط مجہے دے حمال نے کہا نہین تاجر نے کہا بیس مثقال لے اوسنے کہا نہین کہا پچاس مثقال لے اوسنے کہا نہین کہا سو مثقال لے حمال نے کہا واللہ جس چیز کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے ضامن ہوئے میرے واسطے کفیل بنے مین اوسمین سے تجہے کچہہ نہ بیچونگا اگر یہہ تو مجہہ ساری دنیا دیدے اگر اس ولی کی خواہش کے اجر سے تیرے لئے کوئی حصہ ہوتا تو تو مجہہ سے سبقت کرتا لیکن اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کے ساتہہ جسکو چاہتا ہے خاص کرتا ہے تاجر پشیمان ہوا مگر اب ندامت کیا فائدہ دیتی ہے پہر وہ مسجد سے حیران پریشان افسوس کرتا چلا گیا ؁

نفع ایمان اگرچہ آدمی کتنا ہی گناہون مین مبتلا ہو

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے چند آدمیون کو دیکہا کہ ایک جنازے کو اوٹہائے ہوئے لئے جاتے تہے اونکے سوا اور کوئی جنازے کے ساتہہ نتہا مینے میت کا حال دریافت کیا لوگون نے کہا کہ یہہ شخص نہایت درجہ کا گناہگار تہا پہر مینے اوسپر نماز پڑہی اوسکو قبر مین اوتارا اسکے بعد مین سایے مین جاکے سو رہا خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے آسمان سے اوترے اور اوسکی قبر کو پہاڑا ایک فرشتہ قبر مین اوترا اور دوسرے فرشتے سے کہا کہ تو اسکو اہل نار سے لکہہ اسکا کوئی عضو ایسا نہین ہے کہ معاصی سے سالم ہو اوسنے کہا اے میرے بہائی تو جلدی نکر اسکی آنکہونکو جانچ اوس نے کہا مین جانچ چکا اللہ عز وجل کے محارم کیطرف دیکہنے سے بہری ہوئی ہین اوسنے کہا اسکے کان کا امتحان کر اوسنے کہا مین اوسکا بہی امتحان کر چکا فواحش و منکرات کے سننے سے بہرا ہوا ہے اوسنے کہا اسکی زبان کا امتحان کر اوسنے کہا مین اسکا بہی امتحان کر چکا ممنوعات و ارتکاب محرمات مین خوض کرنے کے ساتہہ بہری ہوئی ہے اوسنے کہا اسکے ہاتہونکا امتحان کر اوسنے کہا مین انکا بہی امتحان کر چکا لذات و شہوات حرام کے

لینے سے بہرے ہوئے ہین اوسنے کہا اسکے پاؤن کا امتحان کرا دسنے کہا مین انکا بہی امتحان کرچکا نہ موم کامون اور نجاستون مین سعی کرنے کے
ساتہہ بہرے ہوئے ہین اوسنے کہا لے میرے بہائی تو جلدی نکر تو مجہے اوترنے دے پہر وہ اوترا گہڑی بہر تک میت کے پاس ٹہیرا پہر اپنے ہمراہی سے
کہا کہ مینے اسکے دل کا امتحان کیا تو مینے اوسکو ایمان سے بہرا ہوا پایا تو اسکو مرحوم وسعید لکہہ مولی سبحانہ وتعالے کے فضل نے اوسکے گناہون
خطاؤن کو گہیر لیا امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہہ سعادت جو اس شخص کو حاصل ہوئی صرف بوجہ عنایت سابقہ کے تہی ہر عاصی کے لئے یہہ
سعادت حاصل نہین ہوتی تو اسکے ساتہہ دہوکا نہ کہانا اسلئے کہ سارے گنہگار خطر مشیت مین ہین بلکہ صالح نہین جانتے کہ اونکا خاتمہ کیسا ہوگا
نسأل اللہ الکریم حسن الخاتمۃ والمغفرۃ والعفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ ویسلم لنا الدین ولاحبابنا ولسائر المسلمین آمین

درجات برزخ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین مینے اللہ عز وجل سے دعا کی کہ مجہے اہل مقابر کے مقامات دکہا دے مینے ایک رات خواب مین دیکہا کہ گویا
قیامت قائم ہوگئی قبرین شق ہوگئین ناگاہ مینے دیکہا کہ بعض مردے سندس پر سوتے ہین بعض حریر پر بعض دیباج پر بعض تختون پر بعض ریحان پر
بعض ہنستے ہین بعضے روتے ہین مینے عرض کیا یا رب اگر تو چاہتا تو کرامت مین سبکو برابر کرتا اہل قبور مین سے ایک منادی نے ندا کی کہ اے فلانے
یہہ اعمال کے درجے ہین جو لوگ کہ سندس پر سوتے ہین وہ خلق حسن والے ہین اور حریر و دیباج والے شہدا ہین اور اصحاب ریحان روزہ رکہنے
والے ہین اور جو ہنستے ہین وہ توبہ وانابت والے ہین اور جو روتے ہین وہ گناہگار ہین اور اصحاب مراتب وہ لوگ ہین جو اللہ تعالے کے لئے
آپسمین محبت رکہتے تہے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جس اصل سے مینے نقل کیا اوسمین ایسا ہی ذکر کیا ہے یعنی اصحاب مراتب کی تفسیر بیان کی اور
اوسکا ذکر پہلے نہین ہوا اور تختون کا ذکر ہوا اور اونکے اصحاب کی تفسیر نہین کی شاید مراتب سے مراد تخت ہون جنکا ذکر پہلے ہوا حقیقت مراتب کی
یہہ ہے کہ مراتب مناصب شریفہ مقامات عالیہ منیفہ کو کہتے ہین اور بیشک تخت والے زمین والون سے رتبہ و منزلت مین اشرف واعلے ہین گو وہ حریر
وغیرہ پر ہون باوجود اسکے کہ جو تخت اکرام و مرتبۂ عالیہ کے لئے تیار کئے گئے ہین وہ بہی نادر قیمتی فروش سے خالی نہون گے اگرچہ تختون کے ساتہہ
فرش کا ذکر نہین کیا جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اخوانا علی سرر متقابلین اس آیت شریف مین فرش کا ذکر نہین فرمایا یہہ بات معلوم ہے کہ ان
تختون پر فرش بچہے ہوئے ہین اور آیتون مین اسکا ذکر آیا ہے جب کوئی شخص کہے کہ بادشاہ اپنے تخت پر بیٹہا اور ہم اوسکے نزدیک بیٹہے تو اس قول سے
دو باتین معلوم ہونگی ایک یہہ کہ تخت پر فرش بچہا ہوا ہے گو اوسکا ذکر نہین کیا دوسرے یہہ کہ بادشاہ تخت پر صرف اسلئے بیٹہا کہ اپنے ہمنشینون سے بلند ہو
تاکہ رفعت ملک کے ساتہہ رفعت مجلس بہی ہوجائے بادشاہ اس بات سے راضی نہین کہ اور کوئی اوسکے ساتہہ تخت پر بیٹہے نہ وہ اور کے ساتہہ زمین
پر بیٹہے اکثر یہی ہوتا ہے جبکہ احنف بن قیس بعض مصالح مسلمین کے لئے کسی حاکم کے پاس گئے تو اوسکے ساتہہ تخت پر بیٹہے بدون اذن حاکم کے احنف
نے اوسکے چہرے پر غصہ دیکہا احنف نے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو شخص ہر روز ایک بار یا دو بار یا تین بار یا اس سے زیادہ اپنے ہاتہہ سے نجاست
کو دہوتا ہے وہ کیون اپنی مثل پر تکبر کرتا ہے عبد المطلب جبکہ بعض ملوک کے پاس گئے تو اوسنے انکے چہرے کی خوبصورتی اور قریش کی سیادت
وحسب کی شرافت اور خوش تقریری دیکہی انکا اجلال واکرام کیا یہہ مکروہ سمجہا کہ انکو زمین پر بٹہاوے اور آپ تخت پر بیٹہے اور یہہ بہی خوش نہ آیا
کہ اونکو اپنے ساتہہ تخت پر بٹہاوے کہ تخت شاہی ومجلس علو مین اوسکے شریک ہون اسلئے وہ تخت سے اوتر پڑا زمین پر عبد المطلب کے ساتہہ بیٹہ گیا
انکی حاجت پوری کی انکی تعظیم فرمائی مرتبۂ عالیہ کے ساتہہ انکو خاص کیا پس اسیطرح جو لوگ کہ اللہ تعالے کے لئے آپسمین دوستی ومحبت رکہتے ہین وہ

اون سب سے جنکا ذکر اس حکایت مین ہوا افضل ہین حدیث صحیح ترمذی مین پہلے گزر چکا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا المتحابون فی اللہ لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء اور حدیث صحیح موطا مین وارد ہوا یقول اللہ عزوجل وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی بس ظاہر ہے کہ دونون حدیثین سنام مذکور کی تائید کرتی ہین کہ وہ لوگ اصحاب مراتب ہین ونا ھیلک بھا من مراتب واکرم بھا من مناصب احتوت علی شرف جل قدرہ وعظم فخرہ مع ما لھم من العیش الاھنی والجمال الاسنی والنعیم المقیم نوجوار المولی الکریم زادھم اللہ من نعمہ ذکرھم علینا وعلیھم بکرمہ والمسلمین امین رہی یہ بات کہ خواب مین تختون کا ذکر ہے اور حدیث صحیح مشہور مین منبرون کا تو انمین کچھ تناقض نہین ہے نہ کوئی قادح محذور اسلئے کہ منابر قیامت مین ہونگے اور تخت قبر مین جیسا کہ خواب مذکور مین ذکر ہوا اور حکایات آیندہ مین مسطور ہوگا ۞

علم موتیٰ

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک قبر کہلی ہوئی ہے مین اوسکے اندر گیا وہ فراخ تہی مینے اوسمین کسیکو نہ دیکھا مگر اوسمین تخت کے پایے تہے مینے نگاہ اوٹہائی تو تخت بلند تہا اور ایک شخص اوسپر سوتا تہا مینے کہا ابنار دنیا کے کیا برے افعال ہین کہ مرنے کے بعد بہی رعونت وترفہ کو نہین چہوڑتے مردے کے لئے قبرون مین تخت رکہتے ہین ناگاہ صاحب تخت نے مجھے پکارا مین نہ چڑہ سکا اسلئے کہ تخت بہت بلند تہا پہر قبر کی جانب سے ایک راہ سہل کی گئی مین اوسمین چڑہا جسطرح زینے مین چڑہتے ہین یہانتک کہ جو شخص تخت پر سوتا تہا مین اوسکے محاذات مین پہونچ گیا ناگاہ وہ میری والدہ تہین رحمہا اللہ تعالےٰ وجزاھا عنی افضل الجزاء اونہون نے نہایت شفقت ورحمت ورافت سے مجھے سلام کیا مجھ سے میرے بہائی کا حال پوچہا وہ زندہ تہا اسکے سوا اور بہائی جنکو وہ چہوڑ گئی تہین اور اس خواب سے پہلے اونکا انتقال ہوگیا تہا اونکا کچھ حال نہ پوچہا یہہ مؤید ہے اوس روایت کا کہ جو زندون سے مرجاتے ہین اونکو اسکا علم ہوتا ہے اور مردون کے پاس جو لوگ آتے ہین اونسے اہل دنیا کا حال پوچہتے ہین پہر بعد سلام وسؤال مذکور کے مجھے رخصت کیا اسکے بعد مین جاگ اوٹہا اوس سلام وشفقت کا رنج ایک مدت دراز تک مجھکو رہا جب مین اوسکو یاد کرتا تو اوسکی تاثیر میرے دلمین معلوم ہوتی تہی یہہ بات برسون رہی ۞

احوال برزخ

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین مینے اپنے والد مرحوم کو بعد اونکے انتقال کے خواب مین دیکھا گویا وہ مجھپر خفا تہے اسلئے کہ اونکے مرتے وقت مین غائب تہا ایک نہایت دور دراز جگہہ مین تہا مینے اونسے عرض کیا کہ آپکو کیا معلوم نہین کہ یعقوب علیہ السلام سے اونکے صاحبزادے ایک زمانہ دراز غائب رہے مینے کہا اتنے برس اور وہ صبر کرتے رہے والد نے فرمایا بیٹا تو ہمکو انبیا علیہم السلام کے مشابہ کرتا ہے یا یہہ کہا کہ تو ہمارے صبر کو انبیا علیہم السلام کی مثل جانتا ہے پہر مینے اونکو رجب کی پہلی رات کو دیکھا اور وہ شب جمعہ تہی بعد اسکے کہ مین اونکی قبر پر قرآن کریم پڑہ چکا تہا ابکی بار مجھے خوشخبری دی میری ملاقات سے خوش ہوئے اور کہا حمد ہے اوس اللہ کے لئے جسنے مجھپر تین خصلتون کے ساتھ احسان کیا پہلے تیری ملاقات پہر وہ دو خصلتین بیان نکرنے پائے کہ میری آنکھ کہل گئی عاملہ اللہ بلطفہ وعفوہ وحلمہ ومغفرتہ وفضلہ وکرمہ وایانا وجمیع المسلمین امین امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مذہب اہل سنت کا یہہ ہے کہ بعض وقت مردون کی روحین علیین یا سجین سے اپنے جسمون کیطرف قبرونمین

آجاتی ہین جبکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے خصوصاً جمعے کی رات اور جمعے کے دن مین وہان بیٹھتی ہین باتین کرتی ہین اہل نعیم کو چین ہوتا ہے اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہے اور یہ نعیم وعذاب ارواح کے ساتھہ خاص ہے نہ اجسام کے جو روحین علیین مین ہین اونکو نعیم اور جو سجین مین ہین اونکو عذاب اور کبھی روح وجسم نعیم وعذاب مین شریک ہوتی ہین جبکہ روح جسم کیطرف رجوع کرتی ہے سوائے جمعے کی رات اور جمعے کے دن کے ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ رحمت آلہی اور شرف وقت کیوجہ سے اونمین اونکو عذاب نہین کیا جاتا امام یافعی کہتے ہین یہ بہی احتمال ہے کہ اسوقت مین رفع عذاب گناہگار مسلمانون سے ہوتا ہے نہ کفار سے دوام کے لئے ایک یہ کہ کافر ہمیشہ ہمیشہ عذاب مین ہے نہ مسلم دوسرا یہ کہ مسلمان جمعے کی فضیلت اور اوسکی برکت کا اعتقاد رکہتا ہے بخلاف کافر کے کہ اوسکو اس امر کا اعتقاد نہین واللہ اعلم دلائل شرع شریف اخبار وآثار صحیحہ شہیرہ اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ قبرون مین نعیم وعذاب ہوتا ہے اور جو روحین علیین مین ہین اونکو نعیم اور جو سجین مین ہین اونکو عذاب ہوتا ہے بقدر سعادت وشقاوت کے اور یہ سب باتین عقل کے نزدیک محال نہین ہین اور جو دلیلین صحیح نقل کی اس باب مین وارد ہوئی ہین اونکے ذکر مین طول ہے رہے ادلہ منقول ومعقول اہلسنت کے سو اونکا موضع ذکر کتب اصول ہے آئمہ نے طول وبسط کے ساتھہ سب دلائل کو ذکر کیا ہے وہان سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اہل سنت غالب اور طریقہ اہل بدعت مغلوب ہے نسأل اللہ الکریم التوفیق والھدی ونعوذ بہ من الخذلان والردی اس جگہہ جو کہ ذکر نعیم وعذاب کا ارواح واجساد کے لئے یا خاص ارواح کے واسطے کیا گیا سو یہ عالم برزخ مین ہے اور بعد بعث کے روح وجسم دونون عذاب یا نعیم مین شریک ہونگے اسپر اجماع مسلمین ہے بخلاف فلاسفہ کفار کے جو کہ بعث ارواح کے قائل ہین نہ اجساد کے یہ لوگ صابئین ہین اور انسے بڑہ کے کفر مین فلاسفہ طبیعین ہین جو کہ بعث اجساد وارواح دونون کا انکار کرتے ہین اور ان دونون سے بڑہکر کفر مین تیسری قسم فلاسفہ کی ہے وہ دہریہ ہین جنہون نے ارواح واجساد کے بعث کا انکار کیا اور اسکے ساتھہ صانع عزوجل کے بہی منکر ہوئے نعوذ باللہ من جمیع ما کرھہ اللہ ؛

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مردون کا خیر یا شر مین دیکہنا یہ بہی ایک قسم کا کشف ہے اللہ تعالیٰ زندون کے لئے مردون کا حال ظاہر کر دیتا ہے غرض اس سے تبشیر یا موعظت یا میّت کے لئے مصلحت ہوتی ہے کہ اوسکو خیر پہونچاوین یا اوسکا قرض ادا کرین یا اسکے سوا اور مصلحت مقصود ہوتی ہے پہر یہ دیکہنا کبہی تو خواب مین ہوتا ہے اور یہ اکثر ہے اور کبہی بیداری مین ہوتا ہے یہ اولیا ارباب احوال ومقامات عالیہ کی کرامات سے ہے جب اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے لئے جسکو وہ جانتا ہے چاہتا ہے تو وہ بیداری مین مردونکو دیکہتے ہین اس باب مین بہت سی صحیح حکایتین ہین اون سبکے ذکر کرنے مین طول ہے منجملہ اونکے ایک وہ حکایت ہے جو پہلے گزر چکی کہ شیخ نجم الدین اصفہانی نے میت کو کہتے سنا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہے جبکہ ملقن میت کے پاس تلقین کے لئے بیٹہا ؛

حکایت بعض صالحین نے مجہے خبر دی کہ امام رفیع المقام ابو الذبیح اسمعیل بن محمد یمنی مشہور بحضرمی رضی اللہ عنہ بلاد یمن مین بعض مقابر پر گزرے بہت روئے اور نہایت رنجیدہ ہوئے پہر بہت ہنسے اور فی الحال خوش ہوگئے جو لوگ وہان حاضر تہے اونکو تعجب ہوا شیخ سے اسکا سبب پوچہا فرمایا کہ اس قبرستان کے مردونکا مجہے کشف ہوا مینے اونکو دیکہا کہ اونپر عذاب ہو رہا تہا مجہے غم ہوا مین اسلئے رویا پہر مینے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین زاری کی اونکے لئے دعا مانگی مجہہ سے کہا گیا کہ ہم نے تیری شفاعت انمین قبول فرمائی اس قبر والی عورت نے کہا کہ مین بہی انکے ساتھہ ہون اے فقیہ اسمعیل مین فلان ڈومنی ہون اس لئے مجہے ہنسی آئی مینے کہا تو بہی اونکے ساتھہ ہے اسکے بعد شیخ نے قبر کہودنے والے کے پاس آدمی بہیجا کہ یہ قبر جو نئی بنی ہے اسمین کون ہے اوسنے کہا فلان ڈومنی ہے جسکے لئے شیخ نے شفاعت کی تہی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت شیخ ابو یزید قرطبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض آثار مین سنا کہ جو شخص ستر ہزار بار لا الہ الا اللہ کہے یہ کلمہ اوسکے لئے نار سے فدا ہوگا

مینے بامید برکت وعدہ اسکا عمل کیا پہر مینے اپنے اہل کے لئے عمل کیا اور کئی عمل کرکے اپنے نفس کیواسطے جمع رکہے اوس زمانے مین کسی گہر مین ایک جوان آدمی ہمارے
ساتہہ تہا لوگ کہتے تہے کہ بعض اوقات مین جنت و نار کا اسکو کشف ہوتا ہے اور لوگ باوجود کم عمری کے اوسکے فضل کے قائل تہے اور میرے دل مین اوسکی
طرف سے کچہہ تہا اتفاقاً بعض اخوان نے ہمکو اپنے گہر بلایا ہم کہا پی رہے تہے اور وہ جوان بہی ہمارے ساتہہ تہا کہ ناگاہ اوسنے ایک بڑی چیخ ماری اور بیچ گیا
اور یہہ کہتا تہا اے میرے چچا یہہ میری ماں آگ مین ہے اور بڑی بڑی چیخین مارتا تہا جو لوگ اوسکی چیخ کو سنتے تہے اونکو اسمین شک نہین ہوتا تہا کہ یہ کسی امر
کے سبب سے ہے جب مینے اوسکی گہبراہٹ کو دیکہا تو مینے اپنے جی مین کہا کہ آج مین اسکے صدق کا تجربہ کرون اللہ تعالے نے ستر ہزار کلمے کا مجہے الہام کیا سوائے
اللہ تعالے کے اس بات پر کسیکو اطلاع نہ تہی مینے جی مین کہا کہ اثر حق ہے اور جن لوگون نے ہم سے اوسکی روایت کی وہ بہی سچے ہین الٰہی ستر ہزار اس جوان
کی ماں کا فدیہ ہے نار سے مین اپنے خطرے کو پورا نکرنے پایا تہا کہ اوس جوان نے کہا اے چچا وہ نکالی گئی الحمد للہ رب العالمین مجہے اس سے دو فائدے
حاصل ہوئے ایک تو ایمان صدق اثر کے ساتہہ دوسرے سلامتی میری جوان سے اور میرا علم اوسکے صدق کے ساتہہ رضی اللہ عنہا ❊

حکایت بعض سیاحین جبال بیت المقدس سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ مین ایک شخص کے یہان اوترا اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو میرے ساتہہ چل ہم
ایک پڑوسی کی تعزیت کرین اوسکا بہائی مرگیا ہے پہر مین اوسکے ساتہہ گیا اوسکو دیکہا تو وہ نہایت پریشان گہبرایا ہوا تہا تعزیت قبول نہین کرتا تہا ہم نے
اوس سے کہا کہ تو اللہ عزوجل سے ڈر اور جان رکہہ کہ موت ایک ایسا رستہ ہے کہ ہمارے لئے ضروری ہے اور وہ ساری خلق پر آنیوالی ہے اوس نے کہا
مین جانتا ہون کہ بات یہی ہے جو تم کہتے ہو لیکن مین اوس حالت سے جزع فزع کرتا ہون جسمین شام صبح میرا بہائی گرفتار ہے ہم نے اوس سے کہا یا سبحان اللہ
کیا اللہ تعالے نے تجہے غیب پر مطلع کردیا اوسنے کہا نہین لیکن مینے جب اوسکو دفن کیا اور اوسپر مٹی برابر کی تو ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی وہ کہتا تہا آوہ
مینے کہا میرا بہائی واللہ میرا بہائی پہر مینے مٹی کو ہٹادیا مجہہ سے کہا گیا اے اللہ کے بندے تو اسکو مت کہول مینے پہر مٹی برابر کردی مین جب چلنے کے لئے
کہڑا ہوا تو اوسنے کہا آوہ مینے کہا میرا بہائی واللہ میرا بہائی پہر مینے مٹی کو کہولا مجہہ سے کہا گیا یہہ نکر مینے پہر مٹی ویسی کردی جیسی تہی پہر جب مین چلنے کے لئے
کہڑا ہوا تو اوسنے کہا آوہ مینے کہا واللہ مین ضرور اوسکی قبر کو کہو لونگا پہر مینے قبر کو کہولا دیکہا تو اوسکی کمر مین آگ کا طوق پڑا ہوا تہا اور قبر مین اوسپر
آگ چمکتی تہی مینے طمع کی کہ اوس طوق کو کاٹ ڈالون مینے اپنا ہاتہہ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کرون میری انگلیاں جاتی رہین اوسنے اپنا ہاتہہ ہمارے لئے ظاہر
کیا ہمنے دیکہا کہ اوسکی چارون انگلیاں جاتی رہی تہین پہر مین اوزاعی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یہہ قصہ بیان کیا اور مینے کہا اے ابو عمرو یہودی
نصرانی وغیرہ کفار مرتے ہین اونمین ایسا دکہائی نہین دیتا اور یہہ شخص توحید و اسلام پر مرا اور اسمین یہہ دیکہا گیا اونہون نے فرمایا ہاں ان لوگون کے
اہل نار ہونے مین کچہہ شک نہین اور اس امر کو تو اللہ عزوجل اہل توحید مین تمکو دکہاتا ہے تاکہ تمہین عبرت ہو اللّٰھمّ سامحنا واعف عنا والطف
بنا یا لطیف ❊

حکایت ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین بزمانۂ تجرید مصر مین ایک مسجد کیطرف آمد و رفت رکہتا تہا یہہ مسجد مصنع مختارین کے سامنے
قرافہ کی راہ مین تہی مین رات کو وہین رہتا تہا رات کے وقت قبرستان کیطرف جایا کرتا تہا اللہ تعالے نے اہل قبور کا احوال مجہپر کشف فرمایا جو مردے نعیم
مین تہے اور جو عذاب مین بحسب اختلاف احوال سبکو دیکہا جو جہت کہ متصل جانب فتح تہی اوس سے بہتر مینے کسیکو نہین دیکہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے
ہین کہ حضرت شیخ حسب اشارت اونکے اسی مکان مین دفن ہوئے مینے وہان اونکی قبر کی زیارت کی رضی اللہ عنہ ❊

حکایت شیخ ابو العباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین اپنے شہر اشبیلیہ مین بیمار ہوا مین چت لیٹا ہوا تہا ناگاہ مین سبز سفید سرخ پرندونکو دیکہنے
لگا وہ دفعۃً واحدۃً اپنے پرونکو اوٹہاتے تہے اور بوضع واحد رکہتے تہے اور کئی شخصونکو دیکہا کہ اونکے ہاتہون مین ڈہکے ہوئے طباق تہے اونمین تحفے

تھے میرے جی مین آیا کہ یہہ تحفۂ موت ہے مینے اوسکا استقبال کیا اور کلمۂ شہادت پڑہا ایک شخص نے اونمین سے مجھہ سے کہا کہ تیرا وقت ابھی نہین آیا ہے یہہ تحفہ تیرے سوا اور مؤمن کا ہے اوسکا وقت آگیا ہے مین اونکی طرف دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ غائب ہوگئے رضی اللہ عنہم ؛

حکایت داؤد عجمی رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اونکو قبر کیطرف اوٹھا کے لیگئے ناگاہ قبر مین ریحان بچھا ہوا تھا جس شخص نے اونکو دفن کیا اوسنے سات ٹھنیان ریحان کی لے لین لوگ ستر دن تک براہ تعجب اونکی طرف دیکھا کیے وہ اپنی حالت سے متغیر نہین ہوئین یہانتک کہ ایک امیر نے اوس آدمی سے اونکو لیلیا پھر وہ گم ہوگئین ہمکو نہین معلوم کہان گئین ؛

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین نے سکینہ طفاریہ کو بعد اونکے انتقال کے خواب مین دیکھا یہہ بی بی مجالس ذکر کو دوست رکھتی تہین مینے کہا مرحبا اے سکینہ اونہون نے کہا ہیہات سکنت گئی اور غنا آئی مینے کہا تمہین مبارک ہوا ونہون نے کہا تو ایسے شخص کا کیا حال پوچھتا ہے جسکے لیے ساری جنت مباح کیگئی مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب مجالس ذکر کے رضی اللہ عنہا ؛

بموت اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم

حکایت جبکہ شیخ ابوعلی روذباری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو اونہون نے آنکھین کھولین اور فرمایا کہ یہہ آسمان کے دروازے کھولے گئے یہہ جنتین آراستہ کیگئین یہہ کوئی قائل مجھہ سے کہہ رہا ہے اے ابوعلی مینے تجھکو انتہا کے رتبے کو پہونچا دیا گو تو نے اوسکا ارادہ نہین کیا اور یہہ شعر پڑہنے شروع کئے ع

وحقك لا نظرت الى سواك	بعين مودة حتى اراكا	ولا استحسنت فى نظرى جمالا	ولا احببت حبا غير ذاكا
ولا استلذذت فى الدنيا لذيذا	ولا لى بغية الا رضاكا	فمن بنظرة فضلا ومنا	و بلغنى المنى حتى اراكا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ایک شخص نے شبلی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اللہ کیون کہتے ہین اور لا الہ الا اللہ نہین کہتے اونہون نے فرمایا مین اوسکا بدل نہین چاہتا اوسنے کہا اے ابوبکر مین اس سے بڑہکر چاہتا ہون فرمایا مین ڈرتا ہون کہ وحشت حجاب مین پکڑا جاؤن اوسنے کہا مین اس سے بھی اعلیٰ چاہتا ہون کہا فرمایا اللہ تعالے نے قل اللہ ثم ذرهم فى خوضهم يلعبون اوس شخص نے چیخ ماری اور اوسکی روح پرواز کر گئی اوسکے وارث شبلی رضی اللہ عنہ سے چمٹ گئے اونپر خون کا دعوی کیا اور اونکو مجلس خلیفہ کیطرف لیگئے رسالہ انکی طرف نکلا انسے اونکا دعوی پوچھا انہون نے فرمایا روح جنت فرهبت ودعيت فاجابت وسمعت فانابت فما ذنبی انا خلیفہ چیخا اور کہا کہ انکو چھوڑ دو انکا کوئی گناہ نہین ہے ؛

حکایت شیخ ابوالحسن مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض صالحین سے نزع کے وقت کہا کہ تم لا الہ الا اللہ کہو اونہون نے تبسم کیا اور کہا مجھہ سے کہتے ہو قسم ہے اوس ذات کی عزت کی جو موت نہ چکھیگا کہ میرے اور اوسکے درمیان مین سواے حجاب عزت کے اور کچھہ نہین ہے اور اوسیدم انتقال ہوگیا مزنی رضی اللہ عنہ اپنی ڈاڑہی پکڑتے اور کہتے کہ مجھسا حجام اولیاء اللہ کو شہادت کی تلقین کرے اس بات سے بڑی خجالت ہے اور جب اس حکایت کو ذکر کرتے تو رو دیتے تھے رضی اللہ عنہما ؛

حکایت اوستاذ ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا کہ ابوسعید خراز موت کے وقت تواجد بہت کرتے تھے فرمایا یہہ بات عجیب نہین ہے کہ اشتیاق مین اونکی روح پرواز کرے شیخ ابومحمد رویم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت مین حاضر تھا وہ یہہ شعر پڑہتے تھے ع

حنین قلوب العارفین الی الذکر | وتذکارهم عند المناجاة للسر | ادیرت کئوس المنایا علیهم | فاغفوا عن الدنیا کاغفاء ذی الشکر
همومهم جوالة بمعسکر | به اهل ود الله کالانجم الزهر | فاجسامهم فی الارض قتلی بحبه | وارواحهم فی حجب نحو العلا تسری
وما عرسوا الا بقرب حبیبهم | وما عرجوا عن مس بؤس ولا ضر

حکایت امام حجة الاسلام ابوحامد غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے امام الحرمین رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اوستاذ ابوبکر یعنی امام ابن فورک رضی اللہ عنہ سے حکایت کرتے تھے وہ کہتے ہین کہ زمانہ طالب العلمی مین ایک شخص میرا رفیق تھا اور مبتدی تھا علم سیکھنے مین کثیر الجہد پرہیزگار متعبد تھا اوسکو باوجود اجتہاد کم حاصل ہوتا تھا ہم اوسکے حال سے تعجب کرتے تھے وہ بیمار ہوا اوسنے رباط کے اندر اولیار کنے درمیان مین اپنا رہنا مقرر کیا شفاخانے مین نہ گیا وہ باوجود بیماری کے جہد کیا کرتا تھا پہر اوسکا حال تنگ ہوا اور مین اوسکے پاس تھا وہ اس سختی مین مبتلا تھا کہ ناگاہ اوسنے آنکھ آسمان کیطرف اوٹھائی پہر کہا اے ابن فورک لمثل هذا فلیعمل العاملون اور اوسیوقت اوسکا انتقال ہوگیا رضی اللہ عنہ ؛

حکایت جبکہ سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگ اونکے جنازے پر اوندہے گرے شہر مین ایک یہودی ستر برس سے زیادہ کی عمر کا تھا اوسنے شور سنا تو وہ نکلا تاکہ دیکھے کہ کیا خبر ہے جب اوسنے جنازے کیطرف دیکھا تو کہا کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے اوسنے کہا مین بہت سے لوگونکو دیکھتا ہون کہ وہ آسمان سے اوترتے ہین اور جنازے کے ساتھ برکت حاصل کرتے ہین پہر وہ مسلمان ہوگیا اور اوسکا اسلام اچھا ہوا ؛

حکایت ایک جوان آدمی جنید رضی اللہ عنہ کی صحبت مین رہا کرتا تھا جب وہ کچھ ذکر سنتا تو چیختا ایک دن جنید رضی اللہ عنہ نے اوس سے فرمایا اگر تو دوبارہ ایسا کریگا تو مین تجھے اپنے ساتھ نہ رکھونگا اسکے بعد جب وہ ذکر سنتا تو متغیر ہوتا اور اپنے نفس کو ضبط کرتا یہانتک کہ اوسکے ہر بال سے خون کے قطرے ٹپکتے ایکدن اوسنے چیخ ماری اور اوسی مین اوسکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہ ؛

حکایت بعض صالحین اللہ تبارک وتعالے سے دعا کرتے تھے کہ اونکا اکرام کرے اور اونکو چھپاوے ایک رات صبح تک نماز پڑہتے اللہ تعالے سے زاری کرتے رہے اونکے بعض اصحاب نے اونکی طرف دیکھا اونکے سر پہ نور کا قندیل لٹکتا معلوم ہوا دیکھنے والونکو اوسکی شعاع نظر آتی تہی کسی نے اونسے اسکا ذکر کیا اونہون نے یہ شعر پڑہا ؎

یا صاحب السر ان السر قد ظهرا | ولا ارید حیاة بعد ما اشتهرا

پہر سجدہ کیا اللہ تعالے نے سجدے کی حالت مین اونکی روح قبض فرمائی رضی اللہ عنہ ؛

نعیم اولیار رضی اللہ عنہم بعد وفات

حکایت جبکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اونکو اونکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکھا کہ وہ تبختر سے چلتے تھے وہ کہتے ہین مین نے اونسے پوچھا یا اخی یہہ کون چال ہے اونہون نے فرمایا یہہ خدام کی چال ہے دار السلام مین مینے پوچھا اللہ تعالے نے آپکے ساتھ کیا کیا اونہون نے فرمایا مجھے بخشدیا اور سونے کی دو جوتیان پہنائین اور ارشاد فرمایا کہ یہہ اسکا بدلا ہے کہ تونے کہا قرآن اللہ کا کلام منزل غیر مخلوق ہے اور کہا اے احمد کہڑا ہو جس جگہہ تو چاہے پہر مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے دو سبز پر تھے وہ اونکے ساتھ ایک کہجور سے دوسرے کہجور کیطرف اوڑتے پہرتے تھے اور یہہ آیت شریف پڑہتے جاتے تھے الحمد لله الذی صدقنا وعده واورثنا الارض نتبوأ من الجنة حیث نشاء فنعم اجر العاملین مین نے

اونسے پوچھا عبد الواحد وراق رضی اللہ عنہ کی کیا خبر ہے کہا ترکتہ فی بحر من النور فی مرکب من النور یزار بہ الملک الغفور مینے پوچھا بشر بن حارث کے ساتھہ اللہ نے کیا کیا کہا واہ واہ بشر کی مثل کون ہے مین اونکو ملک جلیل کے روبرو چہوڑکے آیا ہون اور وہ اونپر متوجہ ہے اور وہ اونسے یہہ فرماتا کل یا من لم یاکل واشرب یا من لم یشرب وانعم یا من لم ینعم بعض صالحین کہتے ہین مینے معروف کرخی رضی اللہ عنہ کو دیکھا گویا وہ عرش کے نیچے ہین اور حق عز وجل اپنے فرشتون سے فرماتا ہے یہہ کون ہے اونہون نے عرض کیا یا رب تو اونکو خوب جانتا ہے فرمایا یہہ معروف کرخی ہے میری محبت کے نشے مین چکنا چور ہے وہ بغیر میری ملاقات کے ہوش مین نہ آئیگا ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مینے امام شافعی رضی اللہ عنہ کو اونکے انتقال کے بعد خواب مین دیکھا مینے کہا یا ابا عبد اللہ اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے سونے کی کرسی پر بٹھایا اور تازے موتیونکو مجہپر نثار کیا بعض اخیار فرماتے ہین مینے ابو اسحق ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی رضی اللہ عنہ کو اونکی وفات کے بعد خواب مین دیکھا اونپر سفید کپڑے تہے اور اونکے سر پر تاج تہا مینے پوچھا یہہ سفیدی کیا ہے کہا طاعت کا شرف ہے مینے کہا اور تاج کہا علم کی عزت شیخ عارف ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا کہ اللہ تعالے نے موسیٰ عیسیٰ علیہما السلام سے امام غزالی رضی اللہ عنہما کے ساتھہ فخر کیا اور فرمایا تمہاری امت مین اسکی مثل کوئی عالم ہے اونہون نے کہا نہین رضی اللہ عنہ وعن جمیع الاولیاء والعلماء اجمعین ؞

حکایت بلال خواص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین تیہ بنی اسرائیل مین تہا ناگاہ ایک آدمی میرے ساتھہ چلنے لگا مجھے الہام ہوا کہ یہہ خضر رضوان اللہ علیہ ہین مینے اونسے کہا تمہین حق کے حق کی قسم ہے تم کون ہو اونہون نے کہا مین تیرا بہائی خضر ہون مینے کہا مین آپسے کچھہ پوچھنا چاہتا ہون اونہون نے کہا پوچھہ مینے کہا آپ شافعی رضی اللہ عنہ کے حق مین کیا کہتے ہو اونہون نے کہا وہ اوتاد سے ہین مینے کہا احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے حق مین کیا کہتے ہو کہا رجل صدیق مینے کہا بشر بن الحارث کے حق مین کیا کہتے ہو کہا اونہون نے اپنے بعد اپنا مثل نہین چھوڑا مینے کہا کونسے وسیلے کے سبب سے مینے آپکو دیکھا کہا اس سبب سے کہ تو اپنی مان کے ساتھہ احسان کرتا ہے ؞

حکایت بعض صالحین نے بشر بن حارث رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا اون سے پوچھا اللہ تعالے نے آپکے ساتھہ کیا کیا اونہون نے کہا مجھے بخشدیا اور آدہی جنت میرے لیے مباح کردی اور فرمایا کل یا من لم یاکل واشرب یا من لم یشرب اور فرمایا اے بشر اگر تو انگارے پر سجدہ کرتا تو بہی تو اوسکا شکر ادا نہین کرسکتا جو مینے تیرے لئے اپنے بندون کے دلون مین رکہا دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ تعالے نے اونسے فرمایا بیشک مینے تیری روح قبض کی جسدن کہ کوئی اس حال مین کہ روے زمین پر تجھہ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہتا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یہہ روایت خضر رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتی ہے کہ اونہون نے اپنے بعد اپنا مثل نہین چھوڑا ؞

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ میرا بیٹا شہید ہوگیا تہا مینے اوسکو نہین دیکھا مگر اوس رات کو کہ جسمین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا وہ اوس رات مجھے دکہائی دیا مینے کہا بیٹا کیا تو مردہ نہین ہے اوسنے کہا نہین مین تو شہید ہوا ہون اور مین زندہ ہون اللہ کے نزدیک مجھے رزق ملتا ہے مینے کہا تو کسلئے آیا اوسنے کہا آسمان والون مین یہہ ندا کی گئی کہ خبردار نہ باقی رہے کوئی نبی نہ کوئی صدیق نہ شہید مگر وہ عمر بن عبد العزیز کی نماز مین حاضر ہو سو مین بہی نماز مین حاضر ہونے کے لئے آیا ہون پہر مین تمہارے پاس آیا تاکہ تمکو سلام کرون ؞

حکایت بعض صالحین نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو اونکے انتقال کے بعد خواب مین دیکھا اونہون نے کہا اے ابو عبد اللہ آپکا کیا حال ہے اونہون نے مجھہ سے اعراض کیا اور کہا یہہ زمانہ کنیتونکا نہین ہے مینے کہا اے سفیان تمہارا کیا حال ہے اونہون نے یہہ شعر پڑہے ؏

نظرت الی ربی عیانا فقال لی ۔۔۔ هنیئا رضائی عنک یا ابن سعید

لقد کنت قواما اذا اظلم الدجا ۔۔۔ بعبرة مشتاق وقلب عمید

وزرنی فانی عنک غیر بعید	فدونک فاخترای فصر اہوتہ

خواب مین عجب پر تنبیہ

حکایت ایکدن ابن السماک رضی اللہ عنہ نے وعظ کہا اونکو اپنا وعظ پسند آیا جب اپنے گہر آئے اور سوئے تو ایک قائل کو یہہ شعر پڑہتے سُنا ع

یا ایہا الرجل المعلم غیرہ	ھلا لنفسک کان ذا التعلیم
وارا ک تلقح بالرشاد عقولنا	صفۃ وانت من الرشاد عدیم
فھناک یقبل ما تقول ویقتدی	بالوعظ منک وینفع التعلیم
تصف الدواء لذی السقام وذی الضنا	ومن الضنا والداء انت سقیم
ابدا بنفسک فانھا عن غیہا	فاذا انتہت عنہ فانت حکیم
لا تنہ عن خلق وتاتی مثلہ	عار علیک اذا فعلت عظیم

خواب وغیرہ مین اخلاص پر تنبیہ

حکایت محمد بن واسع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ چالیس برس تک بھنی ہوئی کلیجی کہانے کی مجہے خواہش رہی ایک دن مینے اپنے جی مین کہا کہ جہاد کیطرف جاؤن شاید کوئی بکری میرے حصے مین آجاوے تو مین اوس سے اپنی خواہش کی چیز کہاؤن پہر مین لوگون کے ساتہ جہاد کیطرف گیا مشرکون مین ہم نے قتال کیا غنیمت لائے مینے اپنے حصے مین ایک بکری لی اور کسی دوست سے کہا کہ وہ میرے لئے اوسکے کلیجی بہون دے اتنے مین مجہے نیند آگئی مین سو رہا خواب مین دیکہا کہ کئی فرشتے آسمان سے اوترے اونہون نے لکہا کہ فلان مجاہد اسلئے نکلا کہ بہادر کہلاوے اور یہہ شخص غنیمت کے لئے نکلا اور یہہ مفاخرت کے لئے نکلا پہر وہ مجہپر آکے کہڑے ہوئے اور کہا یہہ مسکین شہواتی ہے اسنے بہنی ہوئی کلیجی چاہی مینے کہا قسم اللہ کی تم ایسا نہ لکہو مین اللہ عز وجل سے توبہ کرتا ہون پہر مینے کہا یا رب پہر ایسا نکرونگا تین بار مینے یہی کلمہ کہا مین ساری خواہشون سے توبہ کرتا ہون رضی اللہ عنہ ؛

حکایت ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے نفس نے شہوات مین سے کسی چیز کی تمنا نہین کی مگر ایک بار میرے نفس نے روٹی اور انڈون کی تمنا کی اور مین سفر مین تہا مین ایک گاؤن کیطرف گیا وہان ایک آدمی کہڑا ہوا اور مجہ سے چمٹ گیا کہا یہہ شخص چور ونکے ساتہ تہا لوگون نے مجہے ستر درے مارے پہر ایک آدمی نے اونمین سے مجہے پہچان لیا کہا یہہ تو ابو تراب نخشبی ہین اونہون نے مجہ سے عذر کیا ایک شخص مجہے اپنے گہر لیگیا روٹی اور انڈے میرے لئے لایا مینے اپنے نفس سے کہا کہا ستر درے کے بعد ع

اذا طالبتک النفس یوما بشھوۃ	وکان علیہا للخلاف طریق
فخالف ھواھا ما استطعت فانما	ھواھا عدو والخلاف صدیق

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ دنیا مع اپنی زینت و زخارف و شہوات کے مجہپر پیش کیگئی مینے اوس سے اعراض کیا پہر آخرت مع اپنے حور و قصور و زینت کے پیش کیگئی مینے اوس سے بہی اعراض کیا مجہ سے کہا گیا اگر تو دنیا پر متوجہ ہوتا تو ہم تجہے آخرت سے روکتے اور اگر تو آخرت پر متوجہ ہوتا تو ہم تجہے اپنے سے روکتے سو تو لے ہم تیرے لئے ہین اور تیرا حصہ دنیا و آخرت سے تیرے پاس آئیگا ؛

اطلاع بعض اعمال کی جزا پر خواب مین

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ بصرے مین ایک شخص تہا اوسکو ذکوان کہتے تہے یہہ شخص اپنے زمانے مین سردار تہا جب اوسکا انتقال ہوا تو بصرے مین کوئی شخص باقی نرہا کہ اوسکے جنازے مین حاضر نہوا ہو جب لوگ اوسکے دفن سے فارغ ہوکے چلے گئے تو مین بعض قبور کے نزدیک سو رہا

ناگاہ ایک فرشتہ آسمان سے اوترا اور وہ یہہ کہتا تہا اے قبر والو اپنے اجر لینے کے لئے کہڑے ہو قبرین پہٹ گئین ہر شخص اپنی اپنی قبر سے نکلا گہڑی بہر یہہ سب غایب رہے پہر آئے اور ذکوان اونمین تہا اور سبز دو حلے سرخ سونے کے موتی جواہر سے جڑے ہوئے تہے اوسکے آگے غلمان تہے اوسکی قبر تک آگے آگے چلتے ہوئے آئے ناگاہ ایک فرشتہ نے ندا کی کہ یہہ ایک بندہ تہا اہل تقوی سے اسکو ایک نظر کے سبب سے محن و بلوے پہونچا تم اسین مولی کے حکم کا امتثال کرو پہر وہ جہنم کے قریب لایا گیا اوسکی طرف جہنم سے ایک زبان یا کہا ایک اژدہا نکلا اوسنے اوسکے مونہہ مین کسی جگہہ کاٹ کہایا وہ جگہہ کالی پڑگئی اور ندا کی اے ذکوان مولی سے تیری کوئی چیز مخفی نہ تہی یہہ آگ کی لپٹ بدلے مین اوس نظر کے تہی اگر تو زیادہ کرتا تو ہم بہی زیادہ کرتے مین یہہ حال دیکہہ رہا تہا کہ ایک آدمی نے اپنا سر قبر سے نکالا اور کہا اے لوگو تم کیا چاہتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ مجہے مرے ہوئے نوے برس ہوئے اور ابہی تک موت کی تلخی مجہہ سے نہین گئی تم اللہ تعالے سے دعا کرو کہ جیسا مین تہا وہ مجہے ویسا کر دے اور اوسکی دونون آنکہون کے بیچ مین سجدے کا نشان تہا ؎

افلست تدری ان یوماتٔ قدفا	اولست تدری ان عمرک ینفد	فعلام تضحک والمنیۃ قدمت	وعلام ترقد والثری لک مرقد

فی سبیل اللہ کرنے کا ثواب اور اسکی اطلاع خواب مین

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے بعض اصحاب کو مرنے کے بعد خواب مین دیکہا مین نے کہا اللہ تعالے نے تمہارے ساتہہ کیا کیا اونہون نے کہا کہ تمہاری برکت سے اور اس وجہ سے کہ مین تمہارے ساتہہ محبت رکہتا تہا اللہ تعالے نے مجہے بخشدیا اور مجہے جنت مین داخل کیا اور میرے منازل کو مجہپر پیش کیا یہہ کہا اور اونکے چہرے پر حزن معلوم ہوا مینے پوچہا تم غمگین کیون ہو تم تو جنت مین داخل ہوگئے عیش و تنعم مین ہو اونہون نے آہ کہینچی پہر کہا اے ذوالنون مین تو قیامت تک غمگین رہونگا مینے کہا کس سبب سے کہا جبکہ مینے جنت مین اپنے منازل دیکہے تو میرے لئے علیین مین ایسے مقامات دکہائے گئے کہ اونکی مثل مینے نہین دیکہے جب مینے اونکو دیکہا تو مین بہت خوش ہوا مینے اونمین داخل ہونے کا ارادہ کیا اونکے اوپر سے ایک منادی نے ندا کی کہ اسکو یہانسے لیجاؤ یہہ اسکے لئے نہین ہین یہہ تو اوس شخص کے لئے ہین جسنے فی سبیل اللہ سبیل جاری کی یعنی جب اوسکو کوئی چیز امور دنیا سے پہونچی تو اوسنے کہا فی سبیل اللہ پہر اونمین رجوع نہ کیا فلوکنت امضیت السبیل لامضینا لک النیل رحمہ اللہ تعالے ؛

جزای ثنای الٰہی و درود رسالت پناہی و نصیحت عباد

حکایت ابوالحسن دمشقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ منصور بن عمار واعظ رضی اللہ عنہ کو مینے خواب مین دیکہا مینے پوچہا اللہ تعالے نے تمہارے ساتہہ کیا کیا اونہون نے کہا مجہہ سے میرے رب جل جلالہ و تقدست اسماؤہ نے فرمایا اے منصور بن عمار مینے عرض کیا نعم یارب فرمایا تو ہی لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور آخرت مین اونکو ترغیب دیتا تہا مینے کہا یارب بیشک یہہ بات تہی لیکن مین کسی مجلس مین نہین بیٹہا مگر پہلے تجہپر ثنا کرتا پہر تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا اسکے بعد تیرے بندونکو نصیحت کرتا تہا فرمایا تو نے سچ کہا اسکے لئے ایک کرسی رکہو تاکہ یہہ میرے آسمان مین میرے فرشتون کے درمیان مین میری تمجید کرے جیسا کہ میری زمین مین میرے بندون کے درمیان مین میری تمجید کرتا تہا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جس اصل سے مینے نقل کیا اوسمین اسیطرح ہے کہ تو لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور آخرت مین اونکو ترغیب دلاتا تہا اور ایک اور کتاب مین مینے یون دیکہا کہ تو لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور تو خود اوسمین رغبت کرتا تہا سیاق کلام کے ساتہہ یہی مطابق ہے اسلئے کہ یہہ کلام ایک قسم کی ملامت کو مشعر ہے اونہون نے اشیاء محمودہ کا ذکر کرکے اوسکا تدارک کیا رضی اللہ عنہ ؛

ثواب قناعت

حکایت شیخ ابوالعباس بن العریف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن بیٹہا ہوا تہا ناگاہ ایک مسافر آدمی آیا مسجد مین اور کہا یا سیدی تم ابوالعباس
بن العریف ہو مینے کہا ہان کہا رات کو ایک شخص نے خواب دیکہا مینے کہا بیان کر اوسنے کہا وہ شخص دیکہتا ہے کہ عرش کے گرد چہوٹے چہوٹے خیمے ہین اور اون پر
ایک بڑا خیمہ ہے اوسنے سبکو گہیر لیا ہے اوسنے پوچہا کہ یہہ خیمہ کسکے لیے ہے اوس سے کہا گیا کہ یہہ فقیہہ ابوالعباس بن عریف کے واسطے ہے اوسنے پوچہا
یہہ چہوٹے خیمے کسکے لیئے ہین کہا گیا کہ اونکے اصحاب کے لیئے ہین ابوالعباس کہتے ہین کہ مین اوسپر خفا ہوا مینے کہا تجھے کون چیز باعث ہوئی کہ تو مجہہ سے
گنہگار آدمی کے لیئے ایسا خواب لاتا ہے جب اوسنے میری خفگی دیکہی تو مجہہ سے کہا اے شیخ تو اپنے نفس پر آسانی کر شاید تو اللہ تعالے سے تہوڑے رزق
پر قانع ہوا اسلیئے اوسنے بہی تہوڑے عمل کے ساتہہ تجہہ سے قناعت کی پہر مینے اوسکی طرف التفات کیا تو اوسے نہ دیکہا مینے اپنے اصحاب سے کہا کہ یہہ شخص
تمہین فقر سکہانے کے لیئے آیا تہا رضی اللہ عنہما ؎

ثواب برّ والدین

حکایت اللہ سبحانہ وتعالے نے سلیمان علیہ السلام کیطرف وحی بہیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا وہان ایک عجیب چیز دیکہے گا سلیمان علیہ السلام
مع جن وانس کے نکلے جب دریا کے کنارے پر پہونچے تو اونہون نے دائین بائین طرف دیکہا کچہہ نظر نہ آیا عفریت کو حکم دیا کہ تو دریا مین غوطہ لگا جو
تو وہان پاوے اوسکی خبر مجہے دینا اوسنے غوطہ لگایا گہڑی بہر کے بعد لوٹ کے آیا کہا یا نبی اللہ مینے اس دریا مین اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا مین
اوسکی تہ تک نہین پہونچا نہ اوسمین مینے کوئی چیز پائی دوسرے عفریت کو حکم دیا اوسنے غوطہ لگایا گہڑی بہر کے بعد لوٹ کے آیا اوسنے بہی پہلے کیطرح کہا
مگر اوسنے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طے کی پہر آصف بن برخیا اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف مین فرمایا ہے قال الذی عندہ علم
من الکتاب انسے کہا تو اس دریا کے اندر کی خبر لا وہ ایک قبہ سفید کافور کا لے آئے اوسکے چار دروازے تہے ایک موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جوہر
کا چوتہا سبز زبرجد کا تہا اور یہہ سب دروازے کہلے ہوئے تہے اوسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہین جاتا تہا اور وہ دریا کے اندر ایسے گہری جگہہ
مین تہا کہ جتنی دور پہلا عفریت گیا تہا اوسکی نسبت اسکی مسافت تین گنی تہی آصف نے اوسکو لاکے حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکہدیا
قبے کے وسط مین ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑہتا تہا سلیمان علیہ السلام اس شخص کے پاس گئے اوس سے کہا
کہ اس دریا کی تہ مین تجہے کس چیز نے اوتارا اوسنے کہا یا نبی اللہ میرا باپ اپاہج تہا اور میری مان اندہی تہی مین اونکی خدمت مین ستر برس تک رہا جب
میری مان مرنے لگی تو اوسنے کہا الہی تو اپنی طاعت مین میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جب میرے باپ کی وفات ہونے لگی تو اوسنے کہا الہی تو میرے بیٹے سے ایسی
جگہہ مین خدمت لے کہ جہان اوسپر شیطان کا دخل نہو پہر مین اونکے دفن کرنے کے بعد اس کنارے پر آیا مینے یہہ قبہ رکہا ہوا دیکہا مین اسکا حسن دیکہنے
کے لیئے اسکے اندر گہسا اتنے مین ایک فرشتہ آیا اوسنے اس قبے کو اوٹہایا اور مین اوسکے اندر رہتا تہا پہر اوسنے مجہے اس دریا کی تہ مین اوتار دیا سلیمان
علیہ السلام نے پوچہا کہ یہہ قصہ کس زمانے مین ہوا کہا وہ زمانہ ابراہیم خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا سلیمان علیہ السلام نے تاریخ مین فکر کی تو معلوم ہوا
کہ اسکو دو ہزار چار سو برس ہوئے تہے اور وہ شخص باوجود اتنی مدت کے جوان تہا ایک بال تک اوسکا سفید نہین ہوا تہا سلیمان علیہ السلام نے پوچہا کہ
دریا کے اندر تیرا کہانا پینا کیا ہے اوسنے کہا یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی چونچ مین ایک زرد چیز مثل آدمی کے سر کے میرے پاس لایا کرتا ہے مین

اوسکو کہا لیا کرتا ہون دنیا کی ہر نعمت کا مزہ مجھے اوسمین ملجاتا ہے میری بہوک پیاس گرمی سردی نیند اونگھہ سستی وحشت سب دور ہوجاتی ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتہہ رہنا چاہتا ہے یا تجھے تیری جگہہ پہونچادین اوسنے کہا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہین پہونچا دیجئے آپنے آصف کو حکم دیا وہ اوسکو وہین پہونچا آئے پہر سلیمان علیہ السلام نے التفات فرمایا اور کہا دیکہو اللہ تعالے نے والدین کی دعا کیسی قبول کی مین تمکو ماں باپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہون اللہ تعالے تمپر رحم فرماوے اے اللہ تو مجھے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا الہام کر ؛

فصل متفرق کرامتونکے بیانمین

حکایت شیخ ابو الربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے سُنا کہ کسی گاؤن مین ایک صالحہ عورت ہے اوسکی کرامت لوگون مین مشہور رہتی ہمارا داب یہہ تہا کہ کسی عورت کی زیارت نکرین لیکن چونکہ ایک کرامت اوس سے مشہور ہوئی تہی اسلئے اوسپر اطلاع حاصل کرنے کے واسطے اوسکی زیارت کی ضرورت ہوئی اس عورت کو فضہ کہتے تہے جس گاؤن مین وہ رہتی تہی ہم اوسمین جاکے اوترے ہم سے لوگون نے ذکر کیا کہ اوسکے پاس ایک بکری ہے وہ دودہ اور شہد دیتی ہے ہمنے ایک نیا پیالہ خرید کیا کہ اوسمین کوئی چیز رکہی نہین گئی تہی پہر ہم اوسکے پاس گئے اوسکو سلام کیا ہمنے اوس سے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ جو برکت تمہاری بکری سے ذکر کیگئی ہے ہم اوسے دیکہین اوسنے ہمکو بکری دیدی ہمنے اوسکو پیالے مین دوہا پہر ہمنے پیا تو وہ دودہ اور شہد تہا جب ہمنے یہہ بات دیکہی تو بکری کا قصہ اوس سے پوچھا اوسنے کہا ہان ہمارے یہان ایک چہوٹی بکری تہی ہم محتاج لوگ ہین ہمارے پاس کچھہ نہ تہا عید آئی مجھہ سے میرے خاوند نے کہا اور وہ نیک آدمی تہا کہ ہم اس بکری کو عید کے دن ذبح کرڈالین مینے کہا یہہ نکر اسلئے کہ ہمارے لئے قربانی نکرنے مین رخصت ہے اللہ تعالے جانتا ہے کہ ہمکو اس بکری کی حاجت ہے اتفاقاً اوسدن ہمارے یہان ایک مہمان آیا ہمارے نزدیک مہمانی کا سامان نتہا مینے اپنے خاوند سے کہا کہ یہہ مہمان ہے اللہ تعالے نے اسکے اکرام کا ہمکو حکم کیا ہے سو تو اس بکری کو لیجاکے ذبح کرڈال پہر مجھے خوف ہوا کہ اوسکے لئے چھوٹے بچے رووینگے اسلئے مینے اوس سے کہا کہ تو اسکو گہر سے نکالکے دیوار کے پیچھے لیجاکے ذبح کر جب اوسنے اوسکا خون بہایا تو ایک بکری دیوار پر چڑہکے گہر کیطرف اوترگئی مینے جب اوسے دیکہا تو مجھے خوف ہوا کہ وہ بہاگ آئی مین باہر نکلی تا کہ اوسے دیکہون ناگاہ میرا خاوند اوسکو اودہیڑ رہا تہا مین نے اوس سے کہا کہ ایک تعجب کی بات ہے اور اوس سے قصہ بیان کیا اوسنے کہا شاید اللہ تعالے نے اوس سے بہتر ہمکو عوض دیا ہو سو وہ بکری تو دودہ ہی دیتی تہی اور یہہ بکری دودہ اور شہد دیتی ہے مہمان کے اکرام کرنے کی وجہ سے اللہ تعالے نے اسمین یہہ برکت عنایت فرمائی پہر اوسنے کہا اے میرے اولاد یہہ بکری ہمارے مریدون کے دلون مین چرتی ہے سو جب اونکے دل پاک صاف ہوتے ہین تو اسکا دودہ بہی پاک صاف ہوتا ہے اور جب وہ متغیر ہوجاتے ہین تو وہ بہی متغیر ہوجاتا ہے سو تم اپنے دلون کو پاک کرو تو جو چیز تم اوس سے طلب کروگے وہ تمہارے لئے پاک ہوجاویگی رضی اللہ عنہا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھہ سے بعض اہل علم واخبار نے پوچھا کہ مریدون سے اوسکی کیا مراد ہے واللہ اعلم مجھے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ مریدونسے اوسکی مراد وہ خود اور اوسکا خاوند تہا لیکن اوسنے ایسا لفظ اطلاق کیا جسکا ظاہر عموم ہے باوجود ارادہ تخصیص کے غرض اوسکی اسسے یہہ تہی کہ اپنے حال کو چہپاوے اور مریدون کو اپنے دل پاک کرنے پر مستعد کرے اسلئے کہ دلونکی پاکی سے ہر طیب محبوب انوار واسرار کا اور رضا ومنادمت ملک غفار کے ساتہہ عیش کا مزہ حاصل ہوتا ہے معنی یہہ ہین کہ جب ہمارے دل پاک ہوگئے تو جو کچھہ ہمارے پاس ہے وہ بہی پاک ہوگیا اسلئے تم اپنے دلون کو پاک کرو تو جو کچھہ تمہارے پاس ہے وہ بہی پاک ہوجاوے اور اگر یہہ مراد نہو بلکہ مریدین سے مراد عموم ہو تو چاہئے کہ ساری بکریون کا دودہ مزے دار ہوجاوے اور جو اونکے دل خبیث ہوتے تو مریدون کے دلون کی پاکی اونکو کیا نفع کرتی اور جب اونکے دل پاک ہوگئے تو

مریدون کے دل کی خباثت نے اونکو کچھ ضرر نہ پہونچایا واللہ اعلم ؛

برچھی کے نیچے سے پانی کا نکلنا

حکایت ایک گروہ تاجرونکا جہاز پر سوار ہو کے حج کے لئے روانہ ہوا جہاز ٹوٹ گیا اور حج کا وقت تنگ ہوا وہین ایک شخص کے پاس پچاس ہزار روپیہ کا سامان تہا وہ اوسکو چھوڑ کے حج کو گیا تاجرون نے اوس سے کہا اگر تو اس جگہہ ٹہیر جاتا تو شاید تیرا کچھہ سامان نکل آتا اوسنے کہا واللہ اگر مجھے ساری دنیا حاصل ہوتی تو بہی مین اوسکو حج پر اختیار نکرتا اور اولیا کی ملاقات پر جو کہ حج مین حاضر ہوتے ہین اوسکو پسند نکرتا بعد اسکے کہ جو مینے اونسے دیکھا جو کچھہ کہ دیکھا اونہون نے پوچھا کہ تونے اونسے کیا دیکھا اوسنے کہا ہم ایک بار حج کو جاتے تہے بعض ایام مین ہمکو پیاس کی تکلیف ہوئی ایک آبخورہ پانی کا اتنے اتنے کو ملتا تہا مین قافلے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہرا کہ بیع وغیرہ سے پانی ملے مگر نہ ملا اور پیاس کی مجھپر نہایت شدت ہوئی پہر مین تہوڑا سا آگے بڑہا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک فقیر ہے اوسکے پاس برچھی اور چھاگل تہی اوسنے برچھی کو ایک حوض کی نہر مین گاڑ دیا تہا اوسکے نیچے سے پانی اوبلتا تہا اور نہر مین سے بہ کے حوض کیطرف جاتا تہا مینے پانی پیا اور اپنی مشک کو بہرا پہر مین نے قافلے والونکو اطلاع کی اون سبنے پانی بہر لیا اور حوض ویسا ہی اوبل رہا تہا یہ شخص کہتا ہے کہ جس مجمع مین ایسے لوگ حاضر ہوتے ہین بہلا ایسے مجمع کو کیونکر فوت کرین رضی اللہ عنہم آمین ؛

دفن کے لئے دریا کا پھٹ جانا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ ہم دریا مین تہے ایک شخص جہاز مین بیمار تہا اوسکا انتقال ہوگیا ہمنے اوسکی تجہیز وتکفین کی اور ارادہ کیا کہ اوسکو دریا مین ڈالین مینے دیکھا کہ دریا کے دو ٹکڑے ہوگئے جہاز زمین کیطرف اوترا ہم اوسمین سے نکلے اوسکے لئے قبر کہودی اوسکو دفن کیا جب ہم فارغ ہوچکے تو پانی برابر ہوگیا جہاز بلند ہوگیا ہم چلدیئے ؛

غسل میت کے لئے روشنی ہوجانا

حکایت اندہیرے گہر مین ایک فقیر کا انتقال ہوا جب اونکے غسل کا ارادہ کیا تو چراغ کی تلاش مین تکلف کیا مگر نہ ملا گہر کے طاق سے ایک نور نکلا اور تمام گہر کو روشن کردیا جب فارغ ہوچکے تو وہ نور جاتا رہا گویا تہا ہی نہین ؛

سانس سے گہاس کا جل جانا

حکایت ابراہیم بن شیبان رضی اللہ عنہ سے کسی نے عارف کا وصف پوچھا اونہون نے فرمایا کہ مین اپنے شیخ ابوعبداللہ مغربی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جبل طور پر تہا ہمارے ساتہہ قریب ستر آدمی کے تہے ایک دن ایک جوان آدمی آیا اوسپر خشوع کا اثر تہا ہم جب نماز پڑہتے تو وہ ہمارے ساتہہ نماز پڑہنے کے لئے کہڑا ہوتا اور جب ہم علم کی باتین کرتے تو وہ بیٹھہ کے سنتا ایک دن ہم ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تہے اوس جگہہ گہاس تہا موسم ربیع کا تہا شیخ نے علوم معارف مین کلام کیا مینے اوس جوان کو دیکہا کہ اوسنے سانس لی اوسکے آگے کا گہاس جلگیا پہر وہ غائب ہوگیا اسکے بعد ہم نے

اوسکو نہ دیکھا شیخ نے فرمایا کہ عارف یہی ہے اور اوسکا وصف یہہ ہے رضی اللہ عنہ ؀

برکت

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ مین ابو الخیر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اونہون نے مجھے دو تفاح دئے مینے اونکو اپنی جیب مین رکھہ لیا مینے کہا مین انکو نہ کہاؤنگا شیخ کا تبرک اپنے پاس رکھونگا کئی فاقے مجھپر گزرے مگر مینے اونکو نہ کہایا یہانتک کہ ایک بار فاقے نے مجھے بہت ستایا مینے ایک تفاح نکالکے کہالیا پہر مینے ہاتھہ ڈالا کہ دوسرا نکالون دیکہا کہ دونون تفاح اپنی جگہہ رکہے ہوئے تہے پہر مین اونہین مین سے کہاتا رہا یہانتک کہ موصل مین پہونچا ایک ویرانے پر میرا گزر ہوا ناگاہ ویرانے سے کوئی بیمار آواز دے رہا ہے کہ مین تفاح چاہتا ہون اور وہ موسم تفاح کا نتہا مینے دونون تفاح نکالکے اوسکو دیدیئے اوسنے اون دونون کو کہالیا اور اوسیوقت مر گیا پہر مین سمجہا کہ شیخ نے اسی بیمار کے لئے مجھے تفاح دئے تہے ؀

سیر ملکوت

حکایت یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے ابو یزید رضی اللہ عنہ کو اونکے بعض مشاہدات مین دیکہا کہ وہ عشا کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک صدور قدمین پر تلوے مع ایڑیون کے زمین سے اوٹہائے ہوئے ٹہوڑی سینے پر رکہے آنکہین کہولے ہوئے بیٹھے رہے پلک تک نہین ماری پہر سحر کے وقت لنبا سجدہ کیا پہر بیٹھے اور کہا الٰہی ایک قوم نے تجہکو طلب کیا تو تونے اونکو پانی پر چلنا ہوا پر چلنا طی ارض اعیان کا انقلاب عنایت فرمایا یہانتک کہ پہر اور کہی کرامات اولیا رکو گنا وہ لوگ اس سے راضی ہوئے اور مین ان سب سے تیرے ساتھہ پناہ مانگتا ہون پہر اونہون نے التفات کیا تو مجھے دیکہا کہا یحیی مینے کہا نعم یا سیدی فرمایا تو یہان کب سے ہے مینے کہا ایک مدت سے مین یہان ہون اونہون نے سکوت کیا مینے کہا یا سیدی آپ مجھسے کچھہ بیان کرین فرمایا مین تجہسے وہ بات کہتا ہون جسکی تجھے لیاقت ہے حق نے مجھے نیچے کے آسمان مین داخل کیا ملکوت سفلی مین مجھے گشت کرایا زمین کو اور اوسکے ماتحت کو ثری تک مجھے دکہایا پہر مجھے اوپر کے آسمان مین داخل کیا آسمانون مین پہرایا اونہین جنتون کو عرش تک مجھے دکہایا پہر مجھے اپنے روبرو کہڑا کیا فرمایا جو تونے دیکہا اسمین سے جو تو چاہے مجھہ سے مانگ مینے عرض کیا مینے کوئی چیز ایسی نہین دیکہی کہ مین اوسکو پسند کرون اور تجہہ سے مانگون فرمایا تو ہے میرا بندہ سچا تو ہی میرے لئے عبادت کرتا ہے مین ضرور کرونگا مین ضرور کرونگا کئی چیز ونکو گنا یحیی کہتے ہین مجھے اس بات نے ڈرایا مجھے تعجب ہوا مینے کہا یا سیدی آپنے معرفت کا سوال کیون نہ کیا آپ سے تو شاہنشاہ نے فرمایا کہ جو تو چاہے مانگ وہ مجھپر چیخے اور کہا چپ رہ ویلک غرت علیہ منی لا نی لا احب ان یعرفہ سواہ واللہ بعضہم ؎

اغار علیہا من فم المتکلم	ولا تذکر الی العامریۃ اننی

گمی ہوئی چیز کو منگا دینا

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بعض اخوان صالحین نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص امام کبیر عارف باللہ محمد بن حسین خیبر بجلی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا کہ میرا بیل چوری جاتا رہا اونہون نے اوس سے کہا تو اپنا بیل چاہتا ہے اوسنے کہا ہان فرمایا تو فلان جگہہ جا وہان ہمارے شیخ تجھے ملین گے وہ کہیتی کرتے ہونگے تو بغیر بیل کے اونکو نہ چہوڑنا وہ شخص شیخ کے پاس آیا اون سے کہا کہ تم مجھے میرا بیل پہیر دو اور اونکو پکڑ لیا اس

شخص کو یہ وہم ہوا کہ چوری ہی ہین اسلئے کہ وہ انکو پہچانتا نہتا شیخ نے اوس سے کہا کہ تجھے کسنے اس بات کا حکم دیا ہے اوسنے کہا محمد بن حسین نے تم میرا بیل چھوڑ دو اور یہ باتین نکرو شیخ نے کہا تو اپنے بیل کی صفت بیان کر اوسنے کہا تم بیل چراتے ہوا اور تمہین یہ گمان ہے کہ تم اوسکی صفت نہین جانتے شیخ نے تبسم کیا اور کہا تو فلان جگہہ جا وہان تجھے تیرا بیل ایک درخت سے بندہا ہوا ملیگا تو اوسکو کہولکے لیجا تو وہ شخص اوس جگہہ گیا وہان اوسکو بیل ملگیا جیسا کہ شیخ نے ذکر کیا تہا وہ بیل کو لیکے خوش خوش چلا آیا پہر جو آیا تا کہ بیل کو لیوے وہ محروم و محزون لوٹ آیا ۔

تہوک سے دانت جما دینا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ دو آدمی آپسمین لڑے ایک اونمین سے بادشاہی نوکر تہا اور دوسرا رعایا سے اس دوسرے نے پہلے پر زیادتی کی اوسکا دانت اوکہیڑ ڈالا بادشاہی آدمی اوس سے چمٹ گیا کہا میرے تیرے درمیان مین بادشاہ ہے راہ مین انکا گذر ذوالنون رضی اللہ عنہ پر ہوا لوگون نے اونسے کہا کہ شیخ کے پاس چلو وہ اونکے پاس گئے اونسے ماجرا بیان کیا شیخ نے دانت کو لیا اوسکو اپنے تہوک مین ترکیا اوس شخص کے مونہہ مین جسجگہہ وہ تہا اوس جگہہ رکہدیا اوسنے اپنے ہونٹونکو ہلایا اللہ عزوجل کے حکم سے وہ جم گیا وہ آدمی اپنے مونہہ کو ٹٹولتا رہا اوسنے اپنے دانتون کو برابر پایا ۔

اونٹ کا بات کرنا

حکایت احمد بن عطا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے کی راہ مین اونٹ نے مجہہ سے بات کی قصہ یہ ہے کہ مینے اونٹونکو دیکہا کہ اونپر محمل اور بوجہ لدا ہوا تہا رات کو اونہون نے اپنی گردنون کو دراز کیا تہا مینے کہا سبحان من یحمل عنہا ما ہی فیہ ایک اونٹ نے اونمین سے میری طرف التفات کیا اور کہا کہہ جل اللہ مینے کہا جل اللہ ۔

درخت کا بات کرنا

حکایت شبلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک وقت مینے عہد کیا کہ مین نہ کہاؤن مگر حلال سے مین جنگلون مین پہرتا تہا مین نے انجیر کا درخت دیکہا مین نے اوسکی طرف ہاتہہ بڑہایا تا کہ کہاؤن اوسنے مجہے آواز دی کہ تو اپنا عہد نگاہ رکہہ مجہہ سے نہ کہا مین ایک یہودی کی ملک ہون ۔

خواب مین کفن کا بدلہ دینا

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین بعض بلاد مین مینے دیکہا کہ ایک قبر کی زیارت کیجاتی تہی مینے بہی اوسکی زیارت کی شہر والونسے اوسکا حال پوچہا اونہون نے کہا کہ اس شہر مین ایک فقیر مسافر تہا وہ بیمار ہوا پہر مرگیا شہر والون مین سے ایک شخص اوسکو پہچانتا تہا اوسنے اوسکو کفن دیا جب رات ہوئی تو کفن دینے والے نے اوس فقیر کو خواب مین دیکہا کہ وہ اپنی قبر سے نکلا اور ریشمی حلہ اسکے پاس لایا اور کہا کہ تو اس حلّے کو لیلے بعوض اوس کپڑے کے جسمین تو نے مجہے کفنایا پہر وہ شخص بیدار ہوا اور حلہ اوسکے نزدیک تہا یہ حکایت اوس شہر مین مشہور ہے وہان کے لوگون مین معروف ہے رضی اللہ عنہ ۔

سفینۂ نوح علیہ السلام کی زیارت اور جبل قاف کی سیر

حکایت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جبل قاف پر چڑہا سفینۂ نوح علیہ السلام کو اوسپر پڑا ہوا دیکہا ابو یزید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچہا کہ آپ جبل قاف تک پہونچے فرمایا جبل قاف تو قریب ہے بلکہ جبل کاف جبل صاد جبل عین یہہ سب پہاڑ زمین کو گہیرے ہوئے ہین ہر زمین کے گرد ایک پہاڑ بمنزلہ اوسکی دیوار کے ہے اور جبل قاف اس زمین کو محیط ہے یہہ زمین سب زمینون سے چہوٹی ہے اسیطرح جبل قاف بہی اور پہاڑون سے چہوٹا ہے اور یہہ پہاڑ سبز زمرد کا ہے بعض کہتے ہین کہ آسمان کی سبزی اسی کی سبزی سے ہے روایت کیا گیا ہے کہ ساری زمین ولی کے لئے ایک قدم ہے

چاند سے آگ لینا

حکایت ایک ولی کو اولیاء اللہ مین سے آگ کی ضرورت ہوئی اونہون نے اپنا ہاتہہ چاند کیطرف اوٹہایا اوس سے ایک شعلہ کپڑے مین لے لیا جو اونکے پاس تہا رضی اللہ عنہ ٭

مہلکہ سے خلاصی

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ مین جہاز پر سوار ہوا میرے قریب ایک آدمی تہا اوسکو دستون کی بیماری تہی وہ رات کو کہڑا ہوا اور جہاز چلا جاتا تہا مینے اوسکا ہاتہہ پکڑ لیا جب وہ اوس لکڑی پر بیٹہا جو بیت الخلا کے لئے بیٹہا تہا اوسکو موج نے مارا اور دریا مین پہینکدیا مین لوٹ آیا سب لوگ سوتے تہے سوا میرے اور کسی کو اسکی خبر نہ تہی جب مین فجر کی نماز پڑہ چکا تو ناگاہ وہ آدمی میرے قریب موجود تہا مینے کہا تو کیا دریا مین نہین گر پڑا تہا اوسنے کہا ہان مینے کہا تو اپنا قصہ تو مجہہ سے بیان کر کہ میرے بعد تجہپر کیا گزری اوسنے کہا جب مین پانی مین گرا تو دریا کی تہہ تک نہ پہونچنے پایا تہا کہ ایک بڑا پرندہ میرے پاس آیا اوسنے اپنی گردن میرے دونون پاؤن کے درمیان مین ڈالی پہر مجہے پانی سے اوٹہایا اور جہاز کیطرف دیکہا تو جہاز چلا گیا تہا وہ مجہے لیکر اوڑا یہانتک کہ مجہے جہاز کے سرے پر رکہدیا اور اپنی چونچ میرے کان پر رکہی اور زبان عربی مین کہا کان ذلك فی الکتاب مسطورا ٭

پتہر کا کلام کرنا

حکایت شیخ ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہے بعض سیاحات مین پتہرون کے ساتہہ استنجا کرنے کی ضرورت ہوتی تہی ایک بار مینے ایک پتہر لیا تاکہ اوسکے ساتہہ استنجا کرون اوسنے مجہہ سے کہا کہ مین اللہ کے ساتہہ تجہہ سے سؤال کرتا ہون کہ تو میرے ساتہہ استنجا نکر مینے اوسکو چہوڑ دیا دوسرا پتہر اوٹہایا اوسنے بہی یہی کہا جو کچہہ کہ شارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس باب مین مرتب کیا ہے وہ مجہے یاد آیا پہر مینے ایک اور پتہر لیا اور کہا اللہ تبارک وتعالےٰ نے مجہے حکم کیا ہے کہ مین تیرے ساتہہ استنجا کرون اور یہہ تیرے لئے بہتر ہے ٭

قیراط ملجانا

حکایت شیخ ابو العباس حرار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین اپنے بہائی کو کئے مین چہوڑ کے مصر لوٹ آیا اسکے بعد وہ میرے پاس آیا مجہے سلام کیا مجہے اوسکے آنے سے خوشی ہوئی اوسنے کہا بہائی مین بہوکا ہون مینے کہا میرے ملک مین کوئی چیز نہین ہے اور نہ مین کسی چیز کے لئے تکلف کرتا ہون نہ کسی سے کچہہ مانگتا ہون مین اپنی بات تمام نہ کرنے پایا تہا کہ ایک بڑی چڑیا گہر کی جالی سے آئی اوسنے میری گود مین ایک بڑا قیراط ڈالدیا مینے اوسکو

لیلیا بہائی کیواسطے اوسکی کوئی چیز خرید کی پہراوستے اوسکو کہا یار رضی اللہ عنہ ✤

ذکر قطب

حکایت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالے مین کہا کہ جن لوگون کو مینے دمشق مین دیکہا اونمین سے شیخ علی کردی رضی اللہ عنہ ہین یہہ ظاہر الولہ تہے اہل دمشق مین مثل مالک کے تحکم کرتے تہے جب مین دمشق مین داخل ہوا تو مین غلمان ولباس واہل کے مجمع مین تہا میری عمر تیرہ برس کی تہی مین جامع مسجد مین بیٹہا گہڑی بہر گزری تہی کہ ناگاہ ایک شخص بڑے سر کا لبادمقطع پہنے ہوئے باب جیرون سے مسجد کا صحن پہاڑتا ہوا آیا یہانتک کہ امام غزالی رضی اللہ عنہ کے مقصورہ کے نزدیک میرے پاس آیا اوسنے اپنے دونون ہاتہہ میری طرف دراز کئے اونمین تفاح بہرے ہوئے تہے مجہہ کہانے مین اوس سے ڈرا اور پیچہے ہٹ گیا اوسنے ایک تفاح میری طرف پہینکا اور چلا گیا اسکے بعد شیخ ابوالقاسم صقلی میرے پاس آئے یہہ معتبر آدمی تہے انکے ہمراہ شیخ نجم الدین میری والدہ کے ماموں بہی تہے یہہ دمشق مین مدرس تہے مینے ان دونون سے قصہ بیان کیا اونکو بہت تعجب ہوا کہا اے بیٹے تو خوش ہوجا قریب ہے کہ تیرے لئے ایک شان ہوگی یہہ شخص قطب شام مین انکو علی کردی کہتے ہین یہہ تیرے پاس ضیافت لائے یہہ بات نادر ہے کہ وہ کسی کے ساتہہ ایسا کرین پہر مین کہڑا ہوا اونکے پاس باب جیرون کے نزدیک گیا اونکو سلام کیا اونکا ہاتہہ چوما وہ بہت خوش ہوئے اور مینے پہر مینے شیخ عتیق سے اونکا حال پوچہا اونہون نے کہا اے بیٹے وہ تو اپنے وقت میں اپنے فن کے امام ہین شیخ مذکور کی کرامات سے ایک یہہ ہے کہ اونہون نے کسی وقت ایک شخص سے کہ اوسکو بدرالدین کہتے تہے فرمایا یہہ شخص اعیان دمشق سے تہا کہ تو اپنے گہر مین فقرا کے لئے سماع کرا اور اونکو کچہہ کہلا اوسنے بدل منظور کیا پہر اوسنے جامع مسجد وغیرہ کے فقرا معروفین کی اولاد کے لئے کہانا پکوایا محفل آراستہ کی سب لوگ جمع تہے کہ ناگاہ شیخ علی گہر مین آئے گہر کے کسی کونے مین شکر کے قالب رکہے ہوئے دیکہے صاحب مکان سے کہا کہ ان سبکو حوض مین ڈالدے اوسنے کہا سب ڈالدون کہا ہان اوسنے سبکو حوض مین ڈالدیا فقرا گلاب ملا ہوا شربت پیتے آخر دن تک سماع سنتے رہے پہر اونہون نے کہانا کہایا اور چلے گئے اسکے بعد شیخ نے صاحب خانہ سے کہا کہ شکر کے قالب نکال لے اوسنے اونکو نکالا دیکہا تو سب ثابت تہے ذراسی شکر بہی اونمین سے نہین گہٹی پہر صاحب خانہ سے کہا کہ تو یہان سے نکل جا اور مجہے اس گہر مین بند کرکے قفل ڈالدے تین روز کے بعد تو میرے پاس آنا اوسنے ایسا ہی کیا شیخ کو گہر مین تنہا چہوڑ کے چلا گیا جب دوسرا دن ہوا تو راہ مین اوسکی ملاقات شیخ سے ہوئی اونکو سلام کیا پہر اپنے گہر گیا دیکہا تو وہ بند تہا اوسکو کہولا اندر گیا دیکہا تو اوسکے اکثر پتہر اوکہڑے ہوئے پڑے تہے یہہ شیخ کے پاس گیا اونسے کہا یا سیدی آپنے گہر کے پتہر کیون اوکہیڑ ڈالے شیخ نے فرمایا اے بدرالدین تو اچہا آدمی ہے فقرا کی ضیافت حرام پتہر سے کرتا ہے اوسنے عرض کیا یا سیدی یہہ گہر تو مجہے باپ دادا کی میراث سے ملا ہے شیخ اوسپر خفا ہوئے اور اوسکو چہوڑ کے چلے گئے اسنے شیخ کے فعل مین اور جو شیخ نے بکشف معلوم کیا تہا فکر کی یاد آیا کہ اس گہر کے پتہر اوکہیڑ کے درست کئے گئے تہے جن معمارون نے اوسکے پتہر جمائے تہے اونکے پاس آدمی بہیجا اونسے کہا تم مجہے بتاؤ کہ تمنے اس گہر کے پتہر جمانے مین کیا کیا تہا اونہون نے کہا اسمین ایک عیب ہے ہمنے ایک ایسا کام کیا ہے کہ وہ اپنی جگہہ مین واقع نہین ہوا اوس نے کہا تم در مجہہ سے کہو اونکو اونکی جانون پر امن دیا اونہون نے کہا کہ ہمنے تمہارے پتہر تو بیچدئے اور جامع مسجد کے پتہرون سے تہوڑے سے پتہر اس گہر مین جمادئے شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالے مین یہہ بہی لکہا ہے کہ جب شیخ اجل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ رسالت خلیفہ مین ملک عادل کیطرف خلعت وطوق وغیرہ لیکے دمشق مین آئے تو اونہون نے اپنے اصحاب سے کہا مین چاہتا ہون کہ علی کردی کی زیارت کرون لوگون نے کہا یا مولانا آپ یہہ نکرین آپ تو امام وجود ہین اور یہہ شخص نماز نہین پڑہتا ہے اور اکثر اوقات ننگا رہتا ہے اونہون نے فرمایا مین تو ضرور اوسے

ملونگا شیخ علی کردی اکثر اوقات جامع مسجد مین رہا کرتے تھے یہانتک کہ ایک اور دیوانہ اونکے پاس آیا اوسکو یاقوت کہتے تھے جسوقت کہ یاقوت دروازے کے اندر
آیا شیخ علی اوسیوقت دمشق سے نکل گئے اوسکے قبرستان مین جو کہ باب صغیر پہ ہے جا رہے اسکے بعد مرتے دم تک شہر کے اندر نہین گئے یاقوت شہر مین تحکم
کیا کرتا تہا لوگون نے شیخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ شیخ علی قبرستان مین ہین شیخ اپنے خچر پر سوار ہوئے انکے ساتھہ وہ شخص بہی چلا جو کہ
شیخ علی کا مکان پہچانتا تہا جب شیخ شہاب الدین اونکے مکان کے قریب پہونچے تو خچر پر سے اوتر پڑے پیدل چلنے لگے جب علی کردی نے انکو دیکہا
کہ قریب آ پہونچے تو اپنا ستر کہولدیا شیخ شہاب الدین نے فرمایا کہ یہہ بات ایسی نہین ہے کہ ہمکو تم سے روکدے ہم تو تمہارے مہمان ہین پہر اونکے قریب گئے
اونکو سلام کیا اونکے ساتھہ بیٹھہ گئے ناگاہ کوئی حمال آئے اونکے پاس کوئی معتبر چیز کہانے کی تہی کسی نے اونسے کہا کہ تم کسکو تلاش کرتے ہو اونہون نے کہا
شیخ علی کردی کو شیخ علی نے اونسے کہا کہ اسکو میرے مہمانون کے آگے رکہدو اور شیخ شہاب الدین سے کہا بسم اللہ یہہ تمہاری ضیافت ہے شیخ نے کہا یا
شیخ شہاب الدین شیخ علی کردی کی تعظیم کیا کرتے تہے رضی اللہ عنہم اجمعین امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہہ وَلَہ جو کہ شیخ علی کردی سے ذکر کیا
گیا بہت سے اولیا ء مین موجود و مشہور رہے اونمین سے بہت لوگون پر اور بہی زیادہ ہوگیا یہانتک کہ جنون کی طرف منسوب ہوئے اور یہہ لوگ
کتب مین معروف بعقلاء مجانین ہین بہت لوگ انمین ایسے ہوئے کہ اونکے پاؤن مین بیڑیان ڈالی گئین قید کئے گئے اس کتاب مین انمین سے ایک
جماعت کا ذکر کیا گیا کہ لوگ اونکو مجنون سمجہتے تہے اور فی الحقیقت وہ عقلاء و اولیاء تہے لیکن اللہ تعالے کی محبت اور اوسکی معرفت اور اوسکی عظمت
وجلال وکمال کے مشاہدے نے اونکو حیران و پریشان و دیوانہ بنا دیا بعض انمین سے ایسے ہوئے کہ اونپر جمال مشہود کی محبت کے شراب کا نشا غالب
ہوگیا تو اوسکی حب مین دیوانے اور وجود سے غائب ہوگئے بعض ایسے گزرے کہ اونکو ثبوت تہی لیکن جنون کے پردے مین اپنے آپکو چہپایا بعض
نے ولہ و تجرید کے درمیان مین تستر کو جمع کیا لوگون کو اس وہم مین ڈالا کہ نماز نہین پڑہتے روزہ نہین رکہتے ستر کہولتے ہین تاکہ اونکی طرف سوء
ظن ہو صلاح کیطرف منسوب نہون منجملہ انکے ایک شیخ ریحان ہین جو عدن مین تہے میرے گمان مین حبشی غلام آزاد کئے ہوئے تہے ظاہر مین کبہی
کوئی بات انسے ایسی صادر ہوتی تہی جو کہ ظاہر شرع کے خلاف ہوتی انکی بہت سی کرامتین مشہور ہین انکی چند کرامتین پہلے گزر چکین ایک یہہ ہے
مجہے بعض صالحین نے خبر دی کہ مین نے شیخ ریحان سے کہا کہ تمہارا خاطر میرے ساتھہ ہے اونہون نے کہا جب تک کہ میرا یہہ
سر صحیح ہے تو خوف نکر اور اپنے سر کیطرف اشارہ کیا مین یہہ سمجہا کہ انکی مراد یہہ ہے کہ جب تک مین زندہ ہون مگر اونکی مراد مجہپر ظاہر نہوئی مگر اونکے
انتقال کے بعد ایک مدت دراز کے بعد کسی پہاڑ کی جڑ مین گر پڑے اونکا سر ٹوٹ گیا اور انتقال ہوگیا ؛

بے سیکھے مسئلہ خلافیہ کا جواب دینا

حکایت جبکہ شیخ ابو عبد اللہ قرشی رضی اللہ عنہ بیت المقدس مین پہونچے تو اونکے ہمراہ فقیہ ابو طاہر محلی بہی تہے ایکدن فقیہ ابو طاہر قدس کے
مدرسے پر گزرے دیکہا کہ اوسکے دروازے پر فقہاء اچہی ہیئت ولباس کے ساتھہ بیٹھے ہوئے تہے اکثر اونمین عجمی تہے انکو شرم آئی کہ اونکے پاس سے گزرین
اسلئے کہ اونہون نے اپنے نفس کو حقیر سمجہا یہہ ایک جوان محتاج سیاہ فام بدحال تہے جب یہہ وہان سے لوٹ کے شیخ کے پاس آئے اور صبح تک اون کے
ساتھہ رہے شیخ نے انسے فرمایا کہ تو اوس مدرسے کیطرف جا جسپر تو نے گزر کیا تہا اور تو وہان معید ہوجا فقیہ کہتے ہین کہ مینے تعجب کیا اور یہہ بات
مجہپر گران گزری اسکا وقوع مینے محال جانا لیکن امتثال امر شیخ سے مجہے کوئی چارہ نتہا پہر مین مدرسے کیطرف گیا مجہے یہہ وہم ہوا کہ دربان اندر
جانے سے مجہے روکیگا مگر اوسنے مجہے منع نہین کیا مین مدرسے کے اندر گیا مینے دیکہا کہ مدرس بیٹہا ہوا ہے اور ایک حلقہ بڑا اوسکے گرد ہے مینے جانا

کہ مین بہی حلقے کے اندر داخل ہون مگر اونہون نے کسی نے میرے لئے گنجایش نہین کی اونہون نے مجہے حقیر سمجہا مین اونکے پیچہے بیٹہہ گیا ناگاہ مدرسے کے دروازے سے ایک شخص داخل ہوا جب مدرس نے اوسکو دیکہا تو تیوری چڑہائی اور اوسکی ملاقات کے لئے کہڑا ہوا ساری جماعت منقبض ہوگئی مین جس شخص کی پیٹہہ کے پیچہے بیٹہا تہا مینے اوس سے کہا یا اخی جماعت کو کیا ہوا اوسنے کہا یہہ آدمی جدلی خلافی ہے اسکے مقابلے کی کسیکو طاقت نہین ہے جب یہہ آتا ہے تو شیخ سے سواے اوسکی ملاطفت کے کوئی بات نہین بنتی اور نہ کسیکو اوسکے مقابلے کی طاقت ہوتی ہے جب شیخ نے اوس سے ملاقات کی تو اوسکو اپنی جگہہ بٹہایا جب وہ بیٹہہ گیا تو اوسنے کلام شروع کیا اور ایک مشکل مسئلہ خلافی بیان کیا جب وہ اپنے ایراد پورے کر چکا تو اوس کے سوال کا حفظ اور اوسکا جواب مجہپر کہل گیا مینے مزاحمت کی اور دو آدمیون کے درمیان مین گہس گیا اور میری زبان چلی مینے اول اوسکا سوال قائم کیا ذرا سا بہی تغیر نہ کیا مناظرہ کرنیوالون کی ترتیب یہی ہے کہ سوال کا اعادہ کرتے ہین پہر جو اللہ تعالے نے مجہپر کہولدیا تہا مینے اوسکا جواب دیا اس سے پہلے نہ مینے علم خلاف پڑہا تہا نہ مناظرہ کیا مدرس کو مجہہ سے تعجب ہوا اور میرے جواب دینے سے جماعت متحیر ہوگئی اونکو یہہ بات بہت بڑی معلوم ہوئی مناظر نے مدرس سے کہا یہہ فقیہ تمہارے یہان کہان سے آیا اوسنے کہا سوا اس وقت کے ہمنے اوسکو کبہی نہین دیکہا مناظر نے کہا ایسے آدمی کے لئے مدرسے بنائے جاتے ہین مدرس خوش ہوا اسلئے کہ اوسکے حلقے مین ایسا شخص تہا جسنے اس مناظر کو جواب دیا پہر مدرس نے کہا تیرا کیا نام ہے مینے اپنا نام اوسکو بتایا اوسنے کہا مینے تجہکو اعادہ کا متولی کیا پہر مدرس کہڑا ہوا مین بہی اوسکے ساتہہ کہڑا ہوا جماعت بہی میرے ساتہہ کہڑی ہوگئی مدرس نے مجہہ سے کہا اے فقیہ ہماری یہہ عادت ہے کہ جب ہم کسیکو معید بناتے ہین تو جب تک وہ متولی رہتا ہے ہم اوسکے گہر تک اوسکی مشایعت کیا کرتے ہین جب ہم مدرسے کے باہر آئے تو مدرس نے قصد کیا کہ وہ اور جماعت میرے ہمراہ چلین مینے اوس سے کہا کہ تم مجہے چہوڑ دو میرے ہمراہ نہ چلو مدرس نے قبول کیا اور لوٹ گیا جب مین شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا تو اونہون نے مجہہ سے فرمایا اے فضولی تو نے مدرس کو کیون منع کیا کہ وہ حسب عادت تجہے تیرے گہر تک پہونچا جاتا مینے عرض کیا یا سیدی حملا عن خاطرك پہر مین بیت المقدس مین رہا یہانتک کہ شیخ کا انتقال ہوا اور وہ بیت المقدس کے باہر دفن ہوئے رضی اللہ عنہ ؛

خضر رضی اللہ عنہ کی ملاقات

حکایت شیخ ابو محمد بن کبش رضی اللہ عنہ اکثر اوقات حضرت خضر سے ملاقات کرتے تہے انکے ایک دوست مالدار تہے اونہون نے ایک دن انسے کہا یا اخی میرے لئے تمسے کوئی حصہ نہین ہے شیخ نے فرمایا کیا بات ہے اونہون نے کہا تم ایک دن میری ملاقات خضر سے کرادو اور تم اونسے سوال کرو کہ وہ میرے لئے ظاہر ہوجاوین یہانتک کہ مین اونکو دیکہہ لون شیخ نے فرمایا کہ مین اونسے کہونگا شیخ نے خضر علیہ السلام سے کہا کہ میرے فلان دوست آپکی ملاقات کا ارادہ رکہتے ہین اونہون نے کہا تمہارا دوست نہین چاہتا ہے کہ مجہے دیکہے شیخ نے کہا سبحان اللہ اوسنے تو مجہہ سے ایسا ہی کہا حضرت خضر نے فرمایا کہ تم اوس سے کہدو کہ مین جمعے کے دن اوسکی ملاقات کا قصد کرونگا جب جمعے کا دن آیا تو اوسنے جلدی سے گیہون کا بنڈا کہولا قریب وقت جمعے تک اوسمین سے فقرا کو تقسیم کرتا رہا یہہ اسکا شکریہ تہا کہ خضر علیہ السلام نے اونکی ملاقات قبول فرمائی پہر اونہون نے دروازہ بند کردیا وضو کیا مصلے پر بیٹہہ کے اللہ تعالے کا ذکر کرنے لگے وعدے کے منتظر ہوئے ایک شخص نے دروازہ ٹہونکا انہون نے لونڈی سے کہا دیکہہ تو دروازے پر کون ہے وہ نکلی اوسنے دیکہا کہ ایک آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے کہڑا ہے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ تو اپنے میان سے کہدے کہ ایک شخص تمسے ملنا چاہتا ہے اوسنے میان سے خبر کی انہون نے پوچہا وہ کیسا آدمی ہے اوسنے کہا پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے انہون نے کہا بیشک کوئی مسکین ہے اوسنے سنا ہے

کہ گیہون تقسیم ہوتے ہین اسلئے وہ بہی گیہون مانگنے آیا ہے تو اوس سے کہدے کہ نماز کے بعد آوے لونڈی نے یہہ بات اوس شخص سے کہدی وہ چلاگیا نماز کے بعد انکی ملاقات ابن کبش سے ہوئی اونسے کہا کہ مین خضر کے انتظار مین بیٹہا رہا آج اونسے ملاقات نہوئی ابن کبش نے کہا اے قلیل التوفیق خضر تو وہی تہے جنکی طرف لونڈی نکلی تہی اور تمنے اوس سے کہا تہا کہ تو اونسے کہدے کہ نماز کے بعد آوین پہر ابن کبش نے اونسے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ خضر کو دیکہو اور تمہارے دروازے پر حجاب ہو انہون نے کہا جتنی لونڈیان میرے پاس ہین وہ سب لوجہ اللہ تعالے آزاد ہین اسکے بعد انکی یہہ کیفیت ہوگئی کہ جب کوئی دروازہ ٹہونکتا تو یہہ خود اوسکی طرف نکلتے تہے رحمہ اللہ تعالے *

فائدہ

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ قول صحیح یہہ ہے کہ خضر ولی ہین نبی نہین ہین جیسے یہہ بات بہی جمہور اہل علم کے نزدیک صحیح ہے کہ وہ ابتک زندہ ہین اسی کو اولیاء اللہ نے قطعی کہا ہے فقہاء اور اصولیین اور اکثر محدثین نے راجح بتایا ہے اور جن لوگون نے ان سب حضرات مذکورین سے اس بات کو نقل کیا ہے اونہین سے شیخ امام ابوعمرو بن الصلاح رضی اللہ عنہ ہین انہین سے شیخ امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اور اسکو ثابت رکہا ہے ایک جماعت فقہاء نے شیخ امام عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہا آپ خضر علیہ السلام مین کیا کہتے ہین کیا وہ زندہ ہین شیخ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اگر ابن دقیق العید یعنی فقیہ امام تقی الدین بن دقیق العید رضی اللہ عنہ تم کو خبر دی کہ اونسے اپنی آنکہہ سے خضر علیہ السلام کو دیکہا ہے تو کیا تم اوسکی تصدیق کروگے یا اوسکو جہوٹا بتاؤگے اونہون نے کہا بلکہ ہم اونکو سچا کہینگے فرمایا قسم ہے اللہ کی بیشک ستر صدیق نے خضر علیہ السلام سے اس بات کی خبر دی کہ اونہون نے اپنی آنکہون سے اونکو دیکہا ہے اونمین سے ہر ایک شخص ابن دقیق العید سے افضل ہے پورا ہوا کلام ابن عبدالسلام کا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین یہی بات صحیح مختار ہے نزدیک علماء محققین موفقین کے کہ جو لوگ عارف باللہ ہین وہ افضل ہین اون لوگون سے جنکو علم باحکام اللہ ہے رضی اللہ عنہم اجمعین شیخ عزالدین بن عبدالسلام بہی اسی کے قائل ہین انکے سوا اور علماء بہی یہی کہتے ہین شیخ تقی الدین رحمہ اللہ نے بعض اولیاء کا ذکر کیا جنکو اونہون نے دیکہا اسکے بعد فرمایا کہ وہ میرے نزدیک اتنے اتنے فقیہ سے بہتر ہین اور ایسے ہی بعض علماء اخیار متمکنین نے مجہے اس بات کی خبر دی اور وہ قاضی نجم الدین طبری رحمہ اللہ ہین کہ مکے مین خبر پہونچی کہ سید امام عارف باللہ اسمعیل بن محمد حضرمی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو سید امام عارف باللہ احمد بن موسی بن عجیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہہ اوسوقت مکے مین تہے مین امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالے اونکے عوض سو فقیہ کو ندیہ مین دے پہر صحیح خبر آئی کہ وہ زندہ ہین اونکا انتقال نہین ہوا مگر ایک مدت دراز کے بعد غرضکہ یہہ بات بیشک ہے کہ جو شخص اولیاء کا معتقد ہوگا اونکی کرامتو نکو سچ سمجہیگا اور جو کچہہ اونہون نے خبر دی اوسکو مانیگا وہ اسکی بہی تصدیق کریگا کہ خضر علیہ السلام زندہ ہین اسلئے کہ صدیقین رضی اللہ عنہم ہر زمانے مین خبر دیتے رہے کہ وہ خضر علیہ السلام سے ملے یہہ بات مشہور ومستفیض ہے اونسے کتب مشہورہ جنکو علماء اور ثقات نے روایت کیا ہے اونمین یہہ بات اونسے مروی ہے اس کتاب کے حکایات متفرق مین ذکر ہوچکا کہ ایک جماعت شیوخ کبار کی خضر علیہ السلام سے ملی اون حکایات کی سند حذف کیگئی جسطرح سے اختصار کے لئے اور حکایتون کی سند محذوف ہے بعض شیوخ کبار نے روایت کی کہ شیخ کبیر عارف باللہ سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک دن لوگون بیٹہے ہوئے اور نہایت عمدہ کلام کیا اونسے کسی نے کہا کہ اگر آپ ہر روز ایسا کلام کرتے تو ہمکو نفع ہوتا اونہون نے فرمایا کہ آج مینے صرف اسلئے کلام کیا کہ خضر علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے مجہسے فرمایا کہ تو لوگونپر متوجہ ہو کلام کر ذوالنون تیرے بہائی کا انتقال ہوگیا اور تجہے مینے اوسکے قایم مقام کیا اگر استاذ فالاستاذ مین مجہے حکم نکرتے تو مین تمپر کلام نکرتا شیخ جلیل عارف باللہ ابوالحسن شاذلی فرماتے ہین مینے خضر علیہ السلام کو عیذاب کے جنگل مین دیکہا اونہون نے مجہسے فرمایا یا اباالحسن اصحبک اللہ اللطیف الجمیل وکان لک صاحبا

فی الاقامة والرحیل امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین بعض شیوخ ہین نے مجھے خبر دی کہ خضر علیہ السلام یاتیہ عند اللہ ائمة بالفج اس قسم کی باتین مشائخ نے اسقدر ذکر کی ہین کہ اونکا حصر مشکل ہے انہین سے ہین شیخ کبیر عارف باللہ ابو عبداللہ قرشی رضی اللہ عنہ اور بے گنتی لوگ بعض محدثین نے جس حدیث سے موت خضر علیہ السلام پر احتجاج کیا ہے اوس حدیث مین حجت نہین ہے اسلئے کہ جمہور علما محققین رضی اللہ عنہم کے نزدیک وہ حدیث متاول ہے تطویل کلام اس باب مین خارج مقصود کتاب ہے ورنہ وہ سب دلائل ذکر کیے جاتے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین مینے شیخ جلیل عارف باللہ نجم الدین اصفہانی رضی اللہ عنہ سے سناکہ وہ مقام ابراہیم خلیل علیہ السلام کے پیچھے یہہ ذکر کرتے تھے کہ خضر علیہ السلام اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہین کہ جب قرآن شریف اوٹھا لیا جاے تو اونکو اپنی طرف قبض کرلے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین واللہ اعلم ظاہر یہہ بات ہے کہ قطب و اولیا رجوکہ اوسوقت موجود ہونگے وہ بہی اوسی زمانے مین موت چاہین گے اسلئے کہ بعد رفع قرآن شریف کے اہل خیر کیواسطے زندگی کا مزہ نہین ہے رہی یہہ بات کہ بعض حکایات مین اولیاء معدودین کے حق مین خضر علیہ السلام سے یہہ روایت گزرچکی کہ وہ ایک کے بعد ایک بدلتے رہینگے یہانتک کہ صور پہونکا جاوے سو اس سے یہہ مراد ہے کہ جسدن صور پہونکا جاویگا اوسکے قریب تک یہہ کارروائی رہیگی اسلئے کہ قیامت اون لوگون پر قائم نہوگی جوکہ لا الہ الا اللہ کہتے ہونگے جیساکہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے اور جیسی یہہ بات وارد ہوئی ہے کہ اہل قرآن وعلم مرجاوینگے قرآن وعلم اونسے چہین نہین لیا جاویگا باقی رہی وہ حدیث جوکہ اون لوگون کے حق مین وارد ہوئی ہے جنکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ حق پر غالب رہین گے یہانتک کہ قیامت قائم ہو سو حدیثون مین جمع کرنے کے لئے اس حدیث کی بہی ضرور تاویل کی جاویگی ہوسکتا ہے کہ اسکے معنی قریب قیام ساعت کے ہون علمانے اسیطرح اسکی تاویل کی ہے ؛

اللہ تبارک وتعالی کیطرف سے کاغذ آنا

حکایت شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے جب کوئی شخص تعویذ طلب کرتا اور اونکے پاس سیاہی نہوتی تو وہ کاغذ لیکے اوسپر بغیر سیاہی کے لکہدیتے ایکدن اونہون نے ایک شخص کے لئے بغیر سیاہی کے لکہدیا وہ شخص ورق لیکے چلا گیا ایک مدت غائب رہا پہر وہی ورق لیکے اونکے پاس آیا اور اونکو دیا تاکہ اوسمین کچہہ لکہدین اوسکو اونکا امتحان منظور تہا شیخ نے وہ کاغذ دیکہا تو اوس سے کہا اے میرے بیٹے یہہ تو لکہا ہوا ہے اور کاغذ اوسکو پہیر دیا اور اوسپر خفا نہوئے شیخ کے زمانۂ حیات مین دو شخص تہے اون دونون مین خالص اللہ تعالے کے لئے دوستی تہی دونون ایک ہی جگہہ رہتے تہے اونمین سے جسکی بڑی عمر تہی اوسکا نام معالی بن یوسف تہا اور دوسرے کا عبدالمنعم یہہ دونون برسون اپنی حالت پر رہے بعض ایام مین یہہ دونون صحرا کیطرف گئے بیٹہکے باتین کرنے لگے عبدالمنعم نے جو کچہہ کہ اس مدت ملازمت مین حاصل ہوا شیخ ابوالمعالی سے اُسکا سؤال کیا شیخ ابوالمعالی نے عبدالمنعم کو حکم کیا کہ تو کچہہ تمنا کر عبدالمنعم نے کہا اے سیدی تیرا بندہ یہہ چاہتا ہے کہ اس گہڑی ہماری دوزخ سے آزادی کا کاغذ ہمپر آسمان سے اوترے شیخ ابوالمعالی نے کہا کہ بیشک اللہ تعالے کا کرم واسع ہے اوسکا فضل بیحد ہے اسی اثنا مین ناگاہ ایک سفید ورق آسمان سے گر پڑا شیخ معالی نے عبدالمنعم سے کہا کہ تو یہہ ورقہ لیلے وہ اوٹہے اور اوسکو لیلیا دیکہا تو اوسمین کچہہ لکہا نتہا کہا چلو شیخ احمد کی خدمت مین حاضر ہوکے اس کاغذ کو پیش کرین پہر یہہ دونون شیخ کے پاس آئے اور ورقہ اونکو دیدیا اور اپنا قصہ اونسے بیان نہین کیا شیخ نے جب اوسکو دیکہا تو سجدے مین گرے جب سجدے سے سر اوٹہایا تو فرمایا حمد ہے اللہ کے لئے جسنے آخرت سے پہلے دنیا مین مجھے اپنے اصحاب کی آزادی دوزخ سے .کہادی اونسے عرض کیا گیا کہ یہہ ورقہ تو سفید ہے اسمین کچہہ کتابت نہین ہے فرمایا اے میری اولاد ید قدرت سیاہی سے نہین لکہتا ہے یہہ ورقہ نور سے لکہا ہوا ہے پہر وہ ورقہ اون دونون کو دیدیا جب عبدالمنعم کا انتقال ہوا تو وہ ورق اونکے کفن مین رکہدیا گیا رضی اللہ عنہم اجمعین ؛

ضمانت قصر جنت

حکایت شیخ جمال الدین خطیب اونیہ کبار اصحاب شیخ احمد قدس اللہ روحہ سے تہے اونیہ مین ایک باغ تہا انہون نے چاہا کہ اوسکو خریدین انکو اوسکے خریدنے کی ضرورت تہی انہون نے ایک دن شیخ احمد سے یہہ بات چاہی کہ وہ کسی آدمی کو مالک باغ کے پاس بہیجین اوس سے باغ کے مقدمے مین گفتگو کرین اوس سے باغ خریدلین شیخ نے منظور فرمایا اور کہا یا اخی مین خود اوسکے پاس جاؤنگا پہر کہڑے ہوگئے اور شیخ جمال الدین کے ساتھہ مالک باغ کیطرف چلے اوسکا مکان اونیہ مین تہا باغ کے مالک اسمعیل بن عبد المنعم شیخ اونیہ تہے شیخ احمد نے بیع باغ مین سفارش کی مالک نے انکار کیا پہر شیخ نے مکرر سفارش کی شیخ اسمعیل نے کہا اے سیدی اگر آپ باغ کو بعوض اوس چیز کے مجہہ سے خریدتے ہین جسکو مین چاہتا ہون تو مین بیچتا ہون شیخ نے اونسے فرمایا اے اسمعیل مجہہ سے کہو باغ کی قیمت کتنی چاہتے ہو اونہون نے کہا اے سیدی آپ باغ کو مجہہ سے بعوض اسکے خریدتے ہو کہ ایک محل جنت مین مجہے ملے شیخ نے فرمایا اے میرے بیٹے مین کون ہون کہ تو مجہہ سے یہہ طلب کرتا ہے دنیا سے جو تو چاہے مجہہ سے طلب کر اونہون نے کہا اے سیدی مین دنیا سے کوئی چیز نہین چاہتا سواے اوس چیز کے جو مینے عرض کی شیخ نے سر نیچا کیا رنگ زرد ہوگیا بدل گیا پہر سر اوٹہایا اور زردی سرخی سے بدل گئی اور کہا اے اسمعیل جو تونے مانگا اوسی کے عوض باغ کو مینے تجہہ سے خریدا اسمعیل نے کہا اے سیدی آپ مجہے اسکا خط لکہدین شیخ نے ایک ورق مین لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما اشتری اسمعیل بن عبد المنعم من العبد الفقیر الحقیر احمد بن ابی الحسن الرفاعی ضامنا علی کرم اللہ تعالی قصرا فی الجنۃ اوسکو چار حدود گہیرے ہوئے ہین اول جنۃ عدن کی طرف دوسری جنت الماوی کیطرف تیسری جنۃ الخلد کی طرف چوتہی جنت الفردوس کیطرف مع ساری اوسکی حور وولدان وفرش وتخت وانہار واشجار کے عوض اوسکے باغ کے دنیا مین اور اللہ تعالے اوسکے لئے شاہد وکفیل ہے پہر اس خط کو لپیٹ کے اونکے سپرد کیا اسمعیل اس خط کو لیکے اپنی اولاد کے پاس گئے وہ رہٹ پر تہے جو اوس باغ مین بولی تہی اوسکو پانی دے رہے تہے اسمعیل نے اپنی اولاد سے کہا او تم ومینے یہہ باغ شیخ احمد کو بیچدیا اونہون نے کہا آپنے کیون بیچا ہمکو تو اوسکی حاجت ہے انہون نے محل کا قصہ بیان کیا اور وہ خط اس مقدمے کا انکے ہاتہہ مین تہا وہ انکو بتایا اونہون نے انکار کیا کہا ہم راضی نہین ہین مگر ہمکو بہی باغ مین شریک کرو شیخ اسمعیل نے کہا او تم وہ میرے اور تمہارے لئے ہے واللہ علی ما نقول وکیل پہر وہ راضی ہوگئے رہٹ پر سے اوتر پڑے خطیب نے باغ پر قبضہ کیا متصرف ہوئے تہوڑی مدت کے بعد شیخ اسمعیل نے اللہ تعالے کی رحمت کیطرف انتقال کیا اپنی اولاد کو وصیت کر گئے کہ اوس خط کو اونکے کفن مین رکہدین اونہون نے حسب وصیت کاروائی کی اور اونکو دفن کردیا جب صبح ہولی تو اونکی قبر پر یہہ آیت شریف لکہی ہوئی پائی قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا رضی اللہ عنہم ؛

اولیاء اللہ کی برکت سے جن کا بہاگنا

حکایت بعض اخیار کہتے ہین کہ مینے شیخ ابو الفضل بن الجوہری مصری رضی اللہ عنہ وقدس روحہ کا حال سنا مین اپنے وطن سے نکلا اونکی زیارت کا ارادہ کیا جمعے کے دن مصر مین داخل ہوا لوگون کے ساتہہ اونکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا مینے دیکہا کہ ایک شیخ خوبصورت عمدہ لباس قیمتی کپڑے پہنے شرب کا عمامہ باندہے ہوئے ہین اور ایسا ہی اونکا طیلسان تہا ولہ ہمۃ عالیۃ وفناء واسع اوقال دنیا واسعۃ مینے اپنے جی مین کہا کہ ابن جوہری یہہ ہین جنکی شان مین کہا گیا جو کچہہ کہ کہا گیا قافلے کے قافلے انکی صلاح ودین وورع اور انکے کثرت صفات وقوت ایمان وصفاء یقین کی مدح کرتے پہرتے ہین اور انکا یہہ لباس اور یہہ ہیئت ہے مین اس سے تعجب کرتا رہا پہر اسی حالت پر اونکو چہوڑ کے چلا گیا مین مصر کے بعض بازارون رستون مین پہرتا تہا

کہ ناگاہ ایک عورت چیختی چلاتی نوحہ کرتی روتی وامصیبتاہ وابنتاہ وافضیحتاہ کہتی ہوئی آئی مین براہ رحم اوسکی طرف بڑہا اوس سے کہا اے عورت تجھے کیا ہوا ہے تیرا کیا قصہ ہے اوسنے کہا یا سیدی مین ایک عورت ہون ارباب بیوتات سے سواے ایک بیٹی کے اور کوئی اولاد میرے نہین ہے مینے بڑی محنت سے اوسکو پرورش کیا بخوبی اوسکی حفاظت کی یہانتک کہ وہ جوان ہوئی ایک نیک آدمی مسلمان نے میرے پاس اوسکا پیغام بہیجا مجھے معلوم ہوا کہ وہ اوسکا کفو ہے سو مینے اوسکے ساتھہ اوسکا نکاح کردیا اور یہہ رات اوسکی رخصت کی ہے کوئی جن اوس سے متعرض ہوا اوسکی عقل جاتی رہی مینے براہ شفقت ورحمت اوس سے کہا کہ اوسکی دوا اور اصلاح میرے ذمے پر ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھہ مین اوسکا علاج کردونگا اوسکو تسکین ہوئی پہر وہ میرے آگے چلی مین اوسکے پیچھے چلتا رہا یہانتک کہ ایک بلند محل کیطرف مجھے لیگئی اوسنے مجھے اذن دیا مین ایک مجلس کیطرف چڑہ کے گیا وہان دیکھا کہ سب قسم کا سامان واسباب جو شادی مین ہوتا ہے رکھا ہوا تہا لڑکی بچی ہوئی بیٹھی تہی اوس نے مجھہ سے کہا بیٹھہ جا مین بیٹھہ گیا مینے دیکھا کہ اوسکی بیٹی حسین وجمیل تہی اثر جن کے سبب سے دائین بائین دیکھتی تہی مینے قرآن شریف کی دس آیتین بصفت قرارت اوسپر پڑہین جن نے بزبان فصیح کلام کیا قریب وبعید اوسکی آواز کو سنتے تھے کہا اے شیخ ابوبکر تو اس بات سے ہمپر فخر نکر کہ تو نے ساتون قرارت پر قرآن پڑہا ہم ستر صنف ہین اون جنون سے جو کہ بر ذات العلم کے روز علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ پر مسلمان ہوئے ہم آج کے دن شیخ صالح ابو الفضل بن الجوہری کے پیچھے نماز پڑہنے کو آئے ہین جنکو تو نے حقیر سمجھا اونکی نسبت گمان کیا جو کچھہ کہ کیا تو اللہ تعالے سے مغفرت مانگ توبہ کے ساتھہ اپنی غفلت کا تدارک کر ہم آجکے دن شیخ صالح کے پیچھے نماز پڑہنے کے لیے جاتے تھے ہمارا گزر اس لڑکی کے گہر پہ ہوا یہہ ہمارے سامنے آئی ہمپر نجاست ڈالدی میرے ہمراہی تو بچ گئے مین نجس ہوگیا اس نے شیخ صالح ولی کے پیچھے نماز پڑہنے سے محروم کیا سو اس غصے مین اسکے ساتھہ مین نے یہہ کیا جو تو نے دیکھا مینے اوس جن سے کہا کہ جس شیخ صالح کے پیچھے نماز پڑہنے کے لئے تم آئے ہو بسبب اونکی حرمت کے تو اس لڑکی سے نکل جا اوسنے منظور کیا فی الحال نکل گیا اوسی گھڑی لڑکی اچھی ہوگئی مجھہ سے شرما کے اپنے مونہہ پہ برقع ڈال لیا وہ ایسی ہوگئی جیسے اوسکو کچھہ نتہا اوسکی مان بہت خوش ہوئی مجھہ سے کہا اللہ تعالے تجھے جزاے خیر دے تیرا ستر فرماوے جیسا کہ تو نے ہمارا ستر کیا پہر مین اوسیوقت وہان سے نکلا شیخ مذکور کی زیارت کا مصمم ارادہ کیا جب شیخ نے اپنی طرف مجھے آتے دیکھا تو تبسم کیا اور کہا اہلاً وسہلاً شیخ ابوبکر کو جنہون نے ہماری خبر کی تصدیق نہ کی یہانتک کہ جن نے ہم سے اونکو خبر دی اونکی اس بات کے کہنے سے مین غش کہا کے گر پڑا ایک مدت تک سماع مین رہا شیخ کی صحبت اختیار کی اونکی رباط کے ایک زاویے مین رہنا اختیار کیا اللہ عزوجل سے توبہ کی کہ اسکے بعد صالحین رضی اللہ عنہم کی کرامات کا انکار نکرونگا ؛

شق صدر

حکایت شیخ ابو الربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے ایک رات اپنے بعض احوال سے کچھہ گم پایا میرا سر اسکے ساتھہ مشغول ہوا ایک رات مینے دیکھا کہ ہدہد میرے سامنے بیٹھا مجھہ سے کچھہ باتین کین مین اونکو نہ سمجھا پہر وہ اوڑا اور میرے بائین کندہے پر بیٹھہ گیا مجھہ سے کلام کیا مین اوسکو نہ سمجھا پہر وہ اوڑا میرے دائین کندے پر بیٹھہ گیا اور اوسنے اپنا مونہہ میرے مونہہ مین رکھدیا اور مجھکو پہونکنا شروع کیا مین بہول گیا پہر مینے اپنے سینے مین ایک آواز سنی مجھے اوسکی حس ہوئی مینے جان لیا کہ یہہ کوئی امر ہے کہ مجھہ سے ارادہ کیا گیا ہے پہر دو شخص ظاہر ہوئے اونمین سے ایک آگے بڑہا اوسنے میرا سینہ شق کیا میرا دل نکالا اوسکو طشت مین رکہا مینے ایک کو دوسرے سے یہہ کہتے سنا کہ شجرۂ علم کی حفاظت کر پہر اوسکو دہوکے سیدہی جانب مین رکہدیا اسکے بعد مینے نہین دیکھا کہ مجھسے کوئی چیز خارج ہوئی ہو اور مین اپنے نفس سے لیا گیا پہر مینے یہہ آواز سنی کہ اے سلیمان سوال کر مینے کہا تیری رضا مانگتا ہون کہا راضی ہوا مین اوس دن سے فہم قرآن اور رویت قلب مین مجھپر فتوح ہوئی سو اب مین اپنے دل کو دیکھتا ہون اور سنتا ہون کہ سیدہی جانب سے مجھپر قرآن پڑہا جاتا ہے رضی اللہ عنہ

شیطان کا دیکھنا

حکایت بعض اہل کشف کہتے ہین کہ مین حالت ریاضت مین اپنے شیطان کو ضعیف ننگا میلا کچیلا بری حالت پر دیکھتا تھا جب مین اوسکا قصد کرتا تو وہ میرے آگے بہاگتا جب مینے شادی کی آدمینے بزعم خود بی بی کے حق مین نفس کے ساتھہ مسامحت کی بعض ایام مین اوسکو مینے دیکھا کہ وہ میرے لئے ظاہر ہوا مین نے حسب عادت اوسکا قصد کیا وہ مجھہ سے نہ بہاگا نہ اوسنے میری طرف التفات کیا اور اوسکو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا مینے اوس سے پوچھا کہ تیری یہہ حالت کب سے بدلگئی اوسنے کہا جب سے تونے شادی کی اور تیری حالت بدل گئی امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اسیطرح اللہ تعالے اولیا کو زیادت ونقصان پر مطلع فرماتا ہے تاکہ خیر زیادہ کرین اور اوسپر اللہ تعالے کا شکر ادا کرین اسباب نقصان سے رجوع ہون اللہ تعالے سے زاری کرین تاکہ وہ صفات مذمومہ کو اونسے دور فرماوے اور اپنے فضل ورحمت سے صفات محمودہ کی توفیق دے تو یہہ پاک صاف ہوجاوین ہدایت سے اپنے ایمان کے ساتھہ اور ایمان بڑہاوین انہوننے حق سبحانہ کا قول سن ہی لیا ہے جو کہ دلونکو شفا دیتا ہے زنگ کو اونسے دور کرتا ہے ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابدا ۔

فتوح

حکایت شیخ کبیر ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین اور میرا ایک دوست ہم ایک غار مین جاکے رہے وصول الی اللہ طلب کرتے تھے ہم یون کہتے تھے کہ کل ہمکو فتوح ہوگی پرسون ہمارے لئے فتوح ہوگی ایک شخص صاحب ہیبت ہمارے پاس آیا ہمنے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا عبد الملک ہمنے جان لیا کہ یہ ولی اللہ مین سے ہے ہمنے اونسے کہا آپکا کیا حال ہے اونہون نے کہا اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو کہتا ہے کہ کل میرے لئے فتوح ہوگی پرسون میرے لئے فتوح ہوگی نہ کوئی ولایت ہے نہ کوئی فلاح اے نفس تو کیون نہین اللہ تعالے کی عبادت خاص اللہ ہی کے لئے کرتا شیخ فرماتے ہین کہ ہم ہوشیار ہوگئے اور ہمنے پہچان لیا کہ یہہ کہان سے ہمارے پاس آیا ہے پھر ہمنے توبہ کی اللہ تعالے سے مغفرت چاہی پھر ہمارے لئے فتوح کی گئی رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

کشف

حکایت شیخ امام استاذ اکابر جامع باطن وعلم ظاہر حسیب نسیب سید جلیل عبد القادر جیلانی قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ نے کسی شخص سے امانت طلب کی کسی غائب آدمی کی اوسکے پاس رکہی تہی اوسنے انکار کیا اور کہا اگر ایسے مسئلے مین آپسے مین فتوی پوچہتا تو آپ مجھے فتوی نہ دیتے کہ مین اوس امانت کو سوائے مالک کے اور کسیکو دیدون تہوڑا زمانہ گزرا ہوگا کہ مالک امانت کا خط اوس شخص کے پاس آیا کہ تو امانت کو شیخ عبد القادر کے سپرد کردے وہ فقرا کے لئے ہوگئی ہے پھر اوس شخص نے وہ امانت شیخ کے سپرد کردی شیخ اوسپر خفا ہوئے اور فرمایا کہ تو ایسی بات مین مجھے متہم کرتا ہے رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اکثر شیوخ یمن شیخ کیطرف منسوب ہین اور بعض شیخ کبیر عارف شہیر ابو مدین قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ کیطرف یہہ شیخ مغرب ہین اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ شیخ مشرق ان اشعار کے قائل حضرت شیخ ہی ہین ؎

ما فی الصبابة منهل مستعذب ۔ الا ولی فیه الالذ الاطیب
او فی الزمان مکانة مخصوصة ۔ الا ومنزلتی اعز واقرب
وهبت لی الایام رونق صفوها ۔ فصفت مناهلها وطاب المشرب
انا من رجال لا یخاف جلیسهم ۔ ریب الزمان ولا یری ما یرهب
قوم لهم فی کل مجد رتبة ۔ علویة وبکل جیش موکب
انا بلبل الافراح املاء دوحها ۔ طربا وفی العلیاء باز اشهب

نظر سے غائب ہو جانا

حکایت امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین بعض سادات نے مجھے خبر دی کہ مین بعض سواحل شام مین بماہ رجب ۷۱۲ھ ہجری خلوت مین تہا بعد نماز عصر دو شیخ میرے پاس آئے مجھے نہین معلوم کدہر سے کون سے شہر سے آئے مجھے کچھہ خوف معلوم ہوا جب اونہون نے مجھے سلام کیا مجھہ سے مصافحہ کیا تو مجھے اونکے ساتھہ انس ہوا اور خوف جاتا رہا مینے پوچھا تم کہان سے آئے اونہون نے کہا سبحان اللہ تجھسا آدمی اس بات کا سوال کرے پہر مینے جَو کی روٹی کے سوکھے ٹکڑے اونکے سامنے رکھے اونہون نے کہا ہم اسلیئے تیرے پاس نہین آئے مین مینے کہا تو پہر کسلیئے تم آئے ہو اونہون نے کہا ہم تو اسواسطے آئے ہین کہ تجھے وصیت کرین کہ تو فلان شخص کو سلام پہونچا دے اور اوس شخص کا مجھے نام بتایا اونہون نے مجھہ سے کہا کہ تو اوس شخص سے کہدے کہ تو خوش ہو جا مینے کہا تم اوسکو پہچانتے ہو اوس سے ملاقات کی ہے کہا ہان ہم تو اوس سے ملے ہین وہ ہم سے نہین ملا پہر مینے اونسے کہا تمکو اس بشارت کا اذن ہوگا اونہون نے کہا ہان اور ذکر کیا کہ وہ شرق سے اپنے اخوان کے نزدیک سے آئے پہر وہ اوسیوقت غائب ہوگئے مینے اونکو نہ دیکہا رضی اللہ عن الجمیع امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ یہہ بشارت تائید کرتی ہے اوس خواب کی جسکو شیخ بشر نے دیکہا کہ دو شخص صالحین سے خواب مین اونسے کہتے ہین کہ زمین تجھے نہ نگلے گی یا کہا زمین تمکو نہ نگلے گی یہانتک کہ زمین تمکو ہماری طرف کہینچے اور اسیطرح یہہ بشارت اوس خواب کی بہی تائید کرتی ہے جو کہ اونکے لیے بعض مشائخ اخیار نے اولاد مشائخ کبار سے دیکہا کہا مینے دیکہا کہ ایک شخص حطیم مین ہے اوسکا سر کعبے کے سر کے ساتھہ ہے اوس شخص نے کہا کہ تو فلان شخص کو سلام کہہ اور یہہ کہہ کہ وہ صبر کرے یہانتک کہ ہم سب اوسکے پاس آوین مینے اوس سے کہا کہ تو کون ہے کہا خضر رضوان اللہ تعالےٰ علیہ ایسے ہی بعض صالحین کہتے ہین کہ خواب مین مجھہ سے کہا گیا کہ تو فلان شخص سے کہدے کہ تو خوش ہوجا اوس مرتبے کے ساتھہ جو بڑہکر ہے اوس سے جسکو تو طلب کرتا ہے ہم نے تجھہ سے اوسکی تاخیر نہین کی مگر تمحیص کے لیے پہر کہا کہ جو چیز آخر مین ہوتی ہے وہ بہتر ہوتی ہے اوسکا انجام نہایت اچہا ہوتا ہے اللھم عاملنا بما انت لہ اھل ولا تعاملنا بما نحن لہ اھل امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ سید مذکور نے یہہ بہی مجھے خبر دی کہ مینے ایک جوان آدمی کو بعض سواحل شام مین اپنے قریب دیکہا تین دن تک ہم ٹہیرے رہے نہ وہ میرے پاس آیا نہ مین اوسکے پاس گیا پہر میرے دلمین خطرہ گزرا کہ مین اوسکے پاس جاؤن اوس سے بات چیت کرون پہر مین اوسکے پاس گیا اوسکو سلام کیا دو رکعت نماز کے لئے مین نے تکبیر تحریمہ کہی مین اوسکی طرف دیکہہ رہا تہا کہ میرے قریب تہا مین نماز ہی مین تہا کہ وہ مجھہ سے چہپ گیا سوا اوسکے جوتون اور مصلے کے مینے اور کچہہ نہ دیکہا یہہ بہی سید مذکور نے کہا کہ بعض برار کی مین بہت سے صالحین کو مین دیکہا کرتا تہا بعض تو فی الحال مجھہ سے چہپ جاتے تہے اور بعض میرے لئے ظاہر ہوتے مجھہ سے باتین کرتے رضی اللہ عنہم امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ سید مذکور نے بارہ دن تک ایک وضو سے نماز پڑہی روض الریاحین کی تالیف تک پندرہ برس ہوئے کہ اونہون نے اپنا پہلو زمین پر نہین رکہا کبہی کئی دن گزر جاتے ہین کہ وہ کہانا نہین کہاتے اور جب کہاتے ہین تو تہوڑا سا سخت سوکہا کہانا کہاتے ہین اونہون نے میرے ساتھہ منیٰ مین ایک ٹکڑا گوشت کا نہ کہایا مگر بعد اصرار شدید کے اونہون نے مجھہ سے ذکر کیا کہ کئی برس گزرے کہ مین اپنے اختیار سے حج کے لئے نہین آتا اس واسطے کہ منکرات و آفات دیکہتا ہون لیکن حج کا حکم ہوتا ہے بدون آنیکے کوئی چارہ نہین رضی اللہ عنہ آمین ؀

نظر سے غائب ہو جانا اور بیان صدیق کا

حکایت شیخ مغاوری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک مدت تک مجھے لڑائی کا شوق رہا اور کئی برس سیر و سیاحت کا مین کئی امور کی وجہ سے بلاد کفار مین جایا کرتا تہا مجھے وہان جانے کا حکم ہوتا تہا میرا صحاب میرے حکم مین ہوتا مین چاہتا تو وہ مجھے دیکہتے اور جو نہ چاہتا تو نہ دیکہتے ایکبار حق سبحانہ کیطرف سے

مجھے حکم ہوا کہ مین بلاد کفار مین جاؤن تاکہ وہان ایک مرد صدیق سے ملاقات کرون پہر مین وہان گیا اور مینے اپنے نفس کو دکہایا اونہون نے مجھے پکڑکے قیدی بنا لیا جس شخص نے مجھے پکڑا وہ خوش ہوا اوسنے میری مشکین باندہین بیچنے کے لئے مجھے بازار کو لیگیا مقصود کا طریق یہی تہا جسکا مجھے حکم ہوا تہا ایک آدمی معتبر سواری پہ سوار تہا اوسنے مجھے خریدا اور کنیسی پر مجھے وقف کردیا تاکہ مین اوسکی خدمت کیا کرون کئی دن تک مین اوسکی خدمت کرتا رہا ناگہان ایکبار وزبہت سے بچھونے عودوان بہت سی خوشبو لوگ لائے مینے اونسے کہا کیا خبر ہے اونہون نے کہا کہ بادشاہ کی عادت ہے کہ سال بہر مین ایک دن کنیسی کی زیارت کے لئے آتے ہین اب اونکی زیارت کا زمانہ آ پہونچا ہے سو ہم اسکو آراستہ کرکے چہوڑجاوینگے اسمین کوئی شخص باقی نرہیگا وہ تنہا اسکے اندر جاکے عبادت کرینگے غرضکہ جب اونہون نے کنیسی کو بند کیا تو مین رہگیا اونکی نظر سے چہپ گیا اونہون نے مجھے نہ دیکہا ناگاہ بادشاہ آیا کنیسی کو اوسکے لئے کہولا وہ تنہا اوسکے اندر گیا دروازہ بند کردیا پہر وہ کنیسی کے اندر پہر تفتیش کرتا رہا مین اوسکو دیکہتا تہا وہ مجھے نہین دیکہتا تہا جب اوسے اطمینان ہوگیا کہ یہان کوئی نہین ہے تو وہ محراب کے اندر گیا قبلے کیطرف موہنہ کیا نماز کی تکبیر کہی مجھہ سے کہا گیا کہ یہہ وہی شخص ہے جسکی ملاقات مینے تیرے لئے چاہی پہر مین ظاہر ہوا اور اوسکے پیچہے کہڑا ہوگیا یہانتک کہ اوسنے سلام پہیرا پہر التفات کیا تو اوسنے مجھے دیکہا کہا تو کون ہے مینے کہا تیری شکل مسلمان ہون کہا تجھے یہان کون چیز لائی مینے کہا تو پہر وہ میری طرف متوجہ ہوا میرا حال پوچہا مینے کہدیا کہ مجھے تمہاری ملاقات کا حکم تہا اور اوسکی کوئی راہ نتہی مگر یہہ کہ قید ہون بیچا جاؤن کنیسی کا خادم بنایا جاؤن مینے ان سب امور مین اپنے نفس کو اونکے سپرد کردیا تاکہ تمہاری ملاقات ہو وہ مجھہ سے خوش ہوئے پہر مینے اونکا کشف اونہون نے میرا کشف کیا مینے اونکو کبار صدیقین سے پایا مینے اونسے کہا ان کفار کے درمیان مین باطن امر مین تمہارا کیا حال ہے کہا اے ابو الحجاج انکے درمیان رہنے مین میرے لئے کئی فائدے ہین کہ اگر مین مسلمانون کے ساتھہ ہوتا تو اونکی شکل مجھے میسر نہین ہوتی مینے کہا مجھہ سے بیان کرو کہا میری توحید میرا اسلام میرے اعمال خالص اللہ عزوجل کے لئے ہین کسی کو اونکی اطلاع نہین ہے اور مین حلال کہاتا ہون اوسمین کسیطرح کا شبہ نہین مسلمانون کو ایسا نفع پہونچاتا ہون کہ اگر مین بڑے سے بڑا اونکا بادشاہ ہوتا تو بہی ایسا نفع اونکو نہین پہونچا سکتا کفار کو مسلمانون سے دفع کرتا ہون کفار کی ایذا اونسے روکتا ہون اور کفار مین قتل کرتا ہون اونکے احوال کو بگاڑتا ہون اگر مین اعظم ملوک مسلمین ہوتا تو بہی یہہ قتل و افساد کفار مین نہین کرسکتا مین ابہی اپنے بعض تصرفات کفار مین تجھے دکہاتا ہون پہر اونہون نے مجھے مینے اونکو رخصت کیا اور مجھہ سے کہا کہ تو اپنے حال پر ہو جا مینے اپنے نفس کو چہپایا دیکہنے والون سے حجاب کیا بادشاہ نکلا کنیسی کے دروازے پر بیٹہہ گیا اور حکم دیا کہ جو لوگ خاص کنیسی کے ہین اون سبکو میرے پاس لاؤ لوگون نے اونمین سے ایک جماعت کو دربار مین حاضر کیا اونکی حاضری دلائی کہا یہہ شخص کنیسی کا بطریق ہے یہہ اوسکا شماس ہے یہہ راہب ہے یہہ اوسکے اوقاف کا ناظر ہے یہہ اوسکا جابی رباع ہے بادشاہ نے پوچہا اوسکی خدمت کون کرتا ہے عرض کیا فلان شخص کرتا ہے یعنی وہ شخص جسنے مجھے کنیسی پر وقف کیا مجھے خریدا اوسکی خدمت پر وقف کیا بادشاہ نے بہت غصہ ظاہر کیا کہا تم سبنے رب کے گہر کی خدمت سے تکبر کیا اور ایک آدمی بجنس غیر ملت والے کو مقرر کیا کہ وہ رب کے گہر کی خدمت کرے پہر تلوار لیکے سبکی گردنین اوڑادین حجت یہہ تہی کہ رب کے گہر پہ غیرت کی میری حاضری کا حکم دیا مین ظاہر ہوگیا مجھے اوسکے سامنے لیگئے کہا کنیسی کا خادم یہہ شخص ہے کون کنیسہ جس سے برکت حاصل کیجاتی ہے ان لوگون کے کبر کے مقابلے مین یہہ شخص مستحق اکرام و تعظیم و خلعت و سواری کا ہے یہہ اپنے وطن و اہل و عیال کیطرف پہونچایا جاوے اونہون نے میرے ساتہہ یہہ سب کچہہ کیا پہر مین وہان سے چلا آیا رضی اللہ عنہ ؎

حکایت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جمعے کا دن تہا مینے وضو کیا جامع مسجد کیطرف چلا جب مسجد مین پہونچا تو دیکہا کہ لوگون سے بہری ہوئی ہے اور خطیب نے منبر پر چڑہنے کا قصد کیا مینے بے ادبی کی لوگونکی گردنین روندتا ہوا چلا یہانتک کہ اول صف مین پہونچا پہر مین بیٹہہ گیا ناگاہ ایک جوان آدمی خوبصورت خوش رائحہ صوف کا لباس پہنے بیٹہا ہوا تہا جب اوسنے میری طرف دیکہا تو کہا اے سہل کیا حال ہے مینے کہا اچہا ہے اصلحک اللہ مین فکر کرنے لگا کہ اسنے مجھے

کیونکر پہچانا مین تو اوسکو پہچانتا نہین ہون اسی انتشار مین مجھے حرقت بول ہوئی اوسنے مجھے بیچین کر دیا مین فکر کرنے لگا کہ اگر جاتا ہون تو آدمیون کی گردنین پہلانگنا پڑیگا اور جو بیٹھا رہتا ہون تو میری نماز نہو گی اوسنے میری طرف التفات کیا اور کہا اے سہل تجھے حرقت بول ہے مینے کہا ہان اوسنے اپنی چادر کاندہے سے اوتار کے اوسکے ساتھ مجھے ڈہانکدیا پہر کہا تو اپنی حاجت پوری کرلے اور جلدی کر نماز مین ملجاویگا سہل فرماتے ہین مجھے بیہوشی ہوئی آنکھہ کہولی تو ناگاہ ایک دروازہ کہلا ہوا ہے اور کوئی قائل مجھ سے کہہ رہا ہے کہ دروازے کے اندر آ یرحمک اللہ مین اندر گیا دیکہا کہ ایک بلند محل گچکاری کیا ہوا ہے ایک درخت کہجور کا کہڑا ہوا ہے اوسکے پاس وضو کا برتن پانی سے بہرا ہوا رکہا ہے یہہ پانی شہد سے بہی زیادہ شیرین تہا پیشاب کرنے کی جگہہ علحدہ بنی ہوئی ہے رومال بدن خشک کرنے کا لٹک رہا ہے سواک رکہی ہے مینے لباس اوتارا پیشاب کیا پہر غسل کیا رومال سے بدن پونچہا وضو کیا مین نے جوان کو سنا کہ وہ مجھے پکارتا ہے اور کہتا ہے اگر تو اپنے کام سے فارغ ہوگیا ہو تو کہنا ہان مینے کہا ہان پہر اوسنے مجھ سے چادر اوتار لی ناگاہ مین اپنی جگہہ بیٹھا ہوا تہا کسی کو معلوم نہوا کہ کیا ہوا مین اپنے جی مین غور کرتا رہا اس ماجرا مین اپنے نفس کی تکذیب تصدیق کرنے لگا اتنے مین تکبیر کہی گئی لوگون نے نماز پڑہی مینے بہی اونکے ساتھہ پڑہی مجھے نماز مین کوئی شغل نتہا سوا اسکے کہ مین اوس جوان کو پہچانتا نہین ہون جب وہ نماز پڑہ چکا تو مین اوسکے پیچھے چلا وہ ایک گلی مین گہسا اور میری طرف التفات کیا اور کہا اے سہل جو تونے دیکہا گویا تجھے اوسکا یقین نہوا مینے کہا ایسا نہین ہے اوسنے کہا دروازے کے اندر جا یرحمک اللہ مینے دیکہا بعینہ وہی دروازہ ہے پہر مین محل کے اندر گیا کہجور کو وضو کے برتن کو دیکہا بعینہ وہی حال تہا رومال تر تہا مین نے کہا مین اللہ کے ساتھہ ایمان لایا اوسنے کہا اے سہل جو شخص اللہ تعالے کی اطاعت کرتا ہے ہر چیز اوسکی مطیع ہوجاتی ہے اے سہل تو اوسکو طلب کر اوسے پایگا میری آنکہون مین آنسو بہر آئے مینے اونکو پونچہا آنکہونکو کہولا پہر نہ جوان نظر آیا نہ محل مین حسرت کرتا رہگیا پہر مینے عبادت کرنا شروع کیا یہہ قصہ انکے ابتداے زمانے کا ہے رضی اللہ عنہ ❊

قوت تاثیر

حکایت ابو عبد اللہ بن جلار رضی اللہ عنہ کہتے ہین مغرب مین دو شیخ تہے اونکے اصحاب و تلامذہ بہی تہے ایک کو جبلہ دوسرے کو زُریق کہتے تہے ایک دن زریق مع اپنے اصحاب کے جبلہ کی زیارت کو آئے اصحاب زریق مین سے ایک شخص نے کچھہ پڑہا اصحاب جبلہ مین سے ایک آدمی چیخا اور مرگیا جب صبح ہوئی تو جبلہ نے زریق سے کہا وہ شخص کہان ہے جسنے کل پڑہا تہا اوسے چاہیئے کہ کوئی آیت پڑہے پہر اوسنے پڑہا جبلہ نے ایک چیخ ماری پڑہنے والا مرگیا جبلہ نے کہا ایک کے بدلے مین ایک اور بادی اظلم ہے رضی اللہ عنہم ❊

حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین بلاد یمن مین دو شیخ تہے ایک کا نام شیخ کبیر عارف باللہ احمد بن جعد دوسرے کا نام شیخ کبیر عارف باللہ سعید ابو عیسی تہا ان دونون کے اصحاب و تلامذہ تہے ایک وقت شیخ احمد ہمراہ ایک جماعت کے اپنے اصحاب سے بعض قبور شریفہ کی زیارت کے لئے شیخ سعید کے یہان وارد ہوئے شیخ سعید اور انکے اصحاب نے زیارت کے لئے شیخ احمد کی موافقت کی پہر یہہ سب چلے جب راہ مین کسی جگہہ پہونچے تو شیخ سعید کے لئے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ اسوقت لوٹ جاوین دوسرے وقت زیارت کرین اسلیئے شیخ سعید اور اونکے اصحاب اپنی جگہہ لوٹ گئے انکی جگہہ حضرموت مین تہی اور شیخ احمد نے اپنا ارادہ فسخ نہین کیا یہہ چلے گئے یہانتک کہ جہان جانا مقصود تہا وہان پہونچے زیارت کی پہر لوٹے شیخ سعید نے چند روز توقف کیا اسکے بعد وہ اور اونکے اصحاب زیارت کیواسطے چلے راہ مین دونون شیخ مع اپنے اصحاب کے ملے شیخ احمد نے شیخ سعید سے کہا کہ تمہارے لوٹنے مین فقرا کا حق تمپر متوجہ ہوا شیخ سعید نے کہا نہین کوئی حق مجھپر متوجہ نہین ہوا شیخ احمد نے کہا ہان ہوگیا کہڑے ہوجاؤ

انصاف کرو شیخ سعید نے کہا جو شخص ہمکو کہڑا کریگا ہم اوسکو بٹہا وینگے شیخ احمد نے کہا جو ہمکو بٹہا ویگا ہم اوسکو مبتلا کرینگے پہران دونون مین سے ہر ایک کا وہی حال جو ایک نے دوسرے کو کہا تہا ہوا شیخ احمد تو مقعد ہو گئے کہڑے نہین ہو سکتے تہے اور شیخ سعید کے جسم مین کوئی ایسی بیماری ہو گئی کہ اونکے جسم کو قطع کر دیا دو نون حال صاحب ہی قطع کرتے ہین کہ دونون حال والے برابر ہی کے یا قریب برابر ہی کے ہون ورنہ جو قوی ہوگا وہ ضعیف کو قطع کر دے گا کبہی ایسا ہوتا ہے کہ سابق قطع کر دیتا ہے مسبوق نہین کرتا یہی بات ظاہر ہے واللہ اعلم *

تاثیر عظمت ذکر اللہ

حکایت بعض صالحین کہتے ہین میری بی بی کے پیٹ مین بچہ مرگیا باہر نہین ہوتا تہا مین ایک جام لیکے شیخ ابو الحسن دینوری رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا تاکہ وہ خط مبارک سے کچہہ لکہدین اونہون نے جب بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا تو جام پہٹ گیا اور شیخ غش کہا کے گر پڑے پہر مین دوسرا جام لایا اوسکی بہی یہی گت ہوئی پہر مین تیسرا چوتہا پانچوان جام لایا سبکا یہی حال ہوا شیخ نے فرمایا تو اور شخص کے پاس جا تو جتنے جام میرے پاس لائیگا اونکا یہی حال ہوگا اسلئے کہ مین ایک بندہ ہون جب مین اپنے مولیٰ کا ذکر کرتا ہون تو ہیبت وحضور کے ساتہہ کرتا ہون رضی اللہ عنہ *

تاثیر رؤیت شیخ کامل

حکایت ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ ایک مرید کو بہت چاہتے تہے خود اوسکی خدمت کرتے اوسکے کہانے پینے پہننے حوائج ضروری کا بندوبست رکہتے اور وہ عبادت مین مشغول رہتا ایک دن ابو تراب نے اوس سے فرمایا کہ اگر تو ابو یزید کو دیکہہ لیتا تو کیا خوب ہوتا اوسنے کہا مین ابو یزید سے مشغول ہون جب انہون نے یہہ بات بکثرت اوس سے کہی تو اوسکا وجد جوش مین آیا کہا تمہاری خرابی ہو مین ابو یزید کو کیا کرونگا مینے تو اللہ عزوجل کو دیکہا ہے اوس نے ابو یزید سے مجہے بے پروا کر دیا ہے ابو تراب کہتے ہین کہ میری طبیعت بہی جوش مین آئی مجہہ سے رہا نہ گیا مینے کہا تیری خرابی ہو تو اللہ تعالےٰ کے ساتہہ دہوکا کہاتا ہے اگر تو ایک بار بہی ابو یزید کو دیکہہ لیتا تو ستر بار اللہ عزوجل کے دیکہنے سے تیرے لئے بہتر ہوتا وہ میری بات سے متحیر ہو گیا اوسکو بری لگی کہنے لگا یہہ کسطرح مینے کہا تو تو اللہ عزوجل کو اپنے نزدیک دیکہتا ہے سو وہ بقدر تیرے رتبے کے تیرے لئے ظاہر ہوتا ہے اور تو ابو یزید کو اللہ کے نزدیک دیکہیگا تو وہ بقدر اونکے رتبے کے تیرے لئے ظاہر ہوگا امام یافعی رحمہ اللہ کہتے ہین یعنی تجلی صفات جلال وجمال وغیرہ سے بمقدار حال ابو یزید کے تیرے لئے ظاہر ہوگا ابو تراب کہتے ہین کہ اب وہ میری بات کو سمجہہ گیا مجہہ سے کہا کہ تو مجہے اونکے پاس لیچل پہر اسکا قصہ بیان کیا آخر قصے مین یہہ کہا کہ ہم ایک ٹیلے پر ٹہہرے اونکے منتظر رہے تا کہ وہ جہاڑی مین سے ہماری طرف آوین وہ ایسی جہاڑی مین رہتے تہے جہان درندے تہے ابو تراب کہتے ہین کہ ابو یزید ہمپر سے گذرے پیٹہہ پر چمڑا ڈالے ہوئے تہے مینے اوس سے کہا یہہ ابو یزید ہین تو انکی طرف دیکہہ اوسنے دیکہا اور بیہوش ہو گیا مینے اوسکو ہلایا تو وہ مردہ تہا مینے ابو یزید سے کہا یا سیدی آپنے ہمارے دوست کو مار ڈالا یہہ کہا کہ مینے کہا اوسکے دیکہنے نے آپکی طرف اوسکو قتل کیا اونہون نے فرمایا نہین لیکن تیرا دوست سچا تہا اوسکے قلب مین ایک سر تہا اوسکا وصف اوسکے لئے منکشف نہین ہوا تہا جب اوسنے ہماری طرف دیکہا تو اوسکے قلب کا سر اوسکو کہلگیا وہ اوسکا متحمل نہو سکا اسلئے کہ وہ ضعفا مریدین کے مقام مین تہا سو اوسنے اوسکو قتل کر ڈالا رضی اللہ عنہ *

قوت حال

حکایت بعض فقرا کہتے ہین کہ میری بی بی اولیاء اللہ مین سے تہی جب اوسپر حال آتا تو مین اوسکی طرف دست درازی نہین کرسکتا تہا نہ اوسکی تو شدت حال شدت ہیبت کی وجہ سے قضاء حاجت کی قدرت ہوتی تہی وہ اوسوقت مجہہ سے کہتی ہم مین سے کون مرد ہے کون عورت ہے پہر جب حال مدقوف ہوجاتا تو مجہے قدرت ہوتی جو چاہتا اوس سے کرتا رضی اللہ عنہا ✤

دیوار کا شق ہونا اوسمین سے آدمی کا نکلنا

حکایت شیخ ابوالربیع مالقی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک رات شیخ ابو محمد سعید بن علی فخار کے ساتہہ مسجد مین تہا اونکے ساتہہ میرا ادب یہہ تہا کہ مین اپنے ورد کے لیئے نہین کہڑا ہوتا یہانتک کہ وہ کہڑے ہون وہ رات کو کہڑے ہوئے وضو کیا اور مین اپنے بچہونے مین جاگ رہا تہا پہر اونہون نے قبلے کیطرف مونہہ کیا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پہر اپنا ورد شروع کیا قرآن شریف پڑہنے لگے مینے دیکہا کہ دیوار شق ہوگئی اوسمین سے ایک شخص نکلا اوسکے ہاتہہ مین سفید رکابی تہی اوسمین سفید شہد تہا جب وہ مونہہ کہولتے تو یہہ شخص اوس شہد سے ایک لقمہ اونکے مونہہ مین دیتا مجہے تعجب ہوا مین اسکے دیکہنے مین اپنے ورد سے مشغول ہوگیا جب صبح ہوئی تو مینے کہا یا سیدی مینے ایسا ایسا دیکہا اونکی آنکہون مین آنسو بہر آئے مجہہ سے کہا اے ابو سلیمان یہہ طیب قرآن ہے رضی اللہ عنہ ✤

رؤیت عجائب

حکایت بعض شیوخ کہتے ہین کہ مین بلاد ہندین داخل ہوا ایک شہر مین پہونچا مینے وہان ایک درخت دیکہا بادام کے مشابہ اوسمین پہل لگتے تہے اوس پہل پہ دو پوست تہے جب اوسکو توڑتے تو اوسمین سے ایک پتا سبز لپٹا ہوا نکلتا سرخی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسپر لکہا ہوا ہوتا یہہ کتابت خلقی تہی اہل ہند اوس سے برکت حاصل کرتے ہین جب قحط ہوتا ہے تو اوس پتے کی برکت سے پانی مانگتے ہین اور اوس درخت کے پاس گریہ وزاری کرتے ہین مینے یہہ قصہ ابو یعقوب صیاد سے بیان کیا اونہون نے کہا تو اسکو کچہہ بڑی بات نہ سمجہہ مین ایلہ مین تہا مینے ایک مچہلی کو شکار کیا اوسکے سیدہے کان پہ لا الہ الا اللہ اور بائین پہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکہا ہوا تہا جب مینے اوسے دیکہا تو دریا مین ڈال دیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین چونکہ اوسپر اللہ تعالے کا اسم شریف اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکہا ہوا تہا اوسکی حرمت کے لیئے دریا مین ڈالدیا ✤

توبہ

یعنی محبین مخلصین کی ایک یہہ بہی کرامت ہے کہ جب کسی فاسق فاجر کو وعظ و نصیحت کرین یا کوئی آیت شریف اوسکے سامنے پڑہین تو وہ فوراً اونکا کہا مانے اپنے فسق و فجور سے باز آوے تائب ہو سچا پکا مومن مخلص بنجاوے اور کیون نہ بنے محبت آلہی اور اخلاص ایسی عمدہ چیز ہے کہ اسکا اثر ضرور ہی دوسرے پر پڑتا ہے اوسکی حالت کو بدل دیتا ہے صفائی قلب و قالب کی پاکی ظاہر و باطن کی طہارت زبان کی عجیب نعمت ہے اس سے سارے کام دین دنیا کے بنجاتے ہین اللہ سبحانہ کی جاہ ہوتی ہے زمین مین قبولیت اوترتی ہے مخلوق مطیع ہوجاتی ہے

زبان پاک اگر پیدا کرے انسان لئے آتش	ہراک نام آلہی مین اثر ہو اسم اعظم کا

اب چند حکایتین اون حضرات با برکات کی لکہی جاتی ہین جنکے وعظ و نصیحت سے اللہ سبحانہ نے فساق کو توبہ نصیب فرمائی اور اونکو مؤمن کامل بنادیا اللھم تب علینا ؁

حکایت ابو ہاشم رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ مینے بصرے جانیکا ارادہ کیا دریا کے کنارے پر آیا ایک کشتی کو کرایہ کیا اوسمین ایک آدمی تہا اور اوسکے ہمراہ ایک لونڈی تہی اوس آدمی نے مجہہ سے کہا کہ تیرے لئے یہان جگہہ نہین ہے مینے لونڈی سے کہا کہ تو اپنے میان سے کہہ کہ وہ مجہے سوار ہونے دے پہر اوسنے مجہے سوار کرلیا جب ہم چلے تو اوس آدمی نے صبح کا کہانا منگایا اور اوسکے سامنے رکہا گیا پہر اوسنے کہا کہ اوس مسکین کو بلاؤ کہ وہ کہانا کہا لیوے مین مسکین ہوکے آیا جب ہم کہانے سے فارغ ہوئے تو اوسنے لونڈی سے کہا شراب لا اوسنے شراب پی لونڈی سے کہا کہ مجہے بہی پلادے مینے کہا اللہ تجہپر رحم کرے مہمان کے لئے بہی ایک حق ہے یعنی مجہے نہ پلا پہر اوسنے مجہے نہ پلائی جبکہ شراب اوسکی رگ و پے مین اثر کرگئی اور سے سرور ہوا تو لونڈی سے کہا اپنا عود لے آ اور جو تجہے یاد ہو وہ گا لونڈی نے عود لیکے گانا شروع کیا ؎

وکنا کغصنی بانة لیس واحد		یزول علی الحالات عن رای واحد	تبدل بی خلا فخالت غیرہ		وخلیته لما اراد تباعدی
فلو ان کفی لم ترد انی ابنتها		فلم یصحبنها بعد ذلک ساعدی	الا قبح الرحمن کل ممازق		یکون اخا فی الخصب لا فی الشدائد

اوس آدمی نے میری طرف التفات کیا اور کہا کہ تو اسکی مثل کہہ سکتا ہے مینے کہا کہ مین تو اس سے بہتر کہہ سکتا ہون مینے یہ سورة پڑہنا شروع کیا اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت واذا الجبال سیرت واذا العشار عطلت وہ رونے لگا جب مین اس آیت پر پہونچا واذا الصحف نشرت تو اوس نے لونڈی سے کہا کہ تو چلی جا تو لوجہ اللہ تعالے آزاد ہے اور جتنی شراب اوسکے ساتہہ تہی سبکو پانی مین ڈالدیا عود کو توڑ ڈالا پہر لوٹکے میرے پاس آیا مجہہ سے معانقہ کیا اور کہا اے میرے بہائی کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالے میری توبہ کو قبول کریگا مینے کہا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین یعنے بیشک اللہ توبہ کرنیوالونکو دوست رکہتا ہے اور دوست رکہتا ہے پاک صاف رہنے والونکو مینے اوسکو فی اللہ اپنا بہائی بنایا اسکے بعد چالیس برس تک مین اور وہ ساتہہ رہے یہانتک کہ اوسکا انتقال ہوگیا مینے اوسے خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا کہ تو کدہر گیا اوسنے کہا کہ جنة الماوی کیطرف مین نے کہا کونسی بات سے کہا اس سبب سے کہ تونے مجہپر واذا الصحف نشرت پڑہا ؎

بادر الی التوبة الخلصاء مجتہدا		والموت ویحک لم یمدد الیک یدا	فانما المرء فی الدنیا علی خطر		ان لم یکن میتا فی الیوم مات غدا

۔۔۔۔۔۔ رضی اللہ عنہا آمین ۔۔۔۔۔۔

حکایت اسمعیل بن عبد اللہ الخزاعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ زمانہ برامکہ مین ایک شخص قوم مہالبہ کا اپنے کسی کام کے لئے بصرے سے آیا جب وہ کام کاج سے فارغ ہوچکا تو بصرے کیطرف چلا اوسکے ہمراہ اوسکا ایک غلام تہا اور ایک لونڈی تہی جب وہ دجلہ مین کشتی پر سوار ہوا تو ناگاہ ایکجوان آدمی صوف کا جبہ پہنے ہاتہہ مین برچہی توشہ دان لئے کہڑا ہوا تہا اسنے ملاح سے کہا کہ کرایہ لیکے بصرے تک مجہے سوار کرلے مہلبی نے اس شخص کو دیکہا تو اوسے اسپر رحم آیا ملاح سے کہا کہ تو کشتی کو کنارے کے قریب کرکے طلل پر اپنے ساتہہ اسکو سوار کرلے ملاح نے اوسکو سوار کرلیا جب صبح کے کہانے کا وقت آیا تو مہلبی نے دسترخوان منگایا اور ملاح سے کہا کہ تو جوان سے کہدے کہ وہ آکے ہمارے ساتہہ کہانا کہا لیوے جوان نے آنے سے انکار کیا مہلبی اوسکو بلاتا رہا یہانتک کہ وہ آیا سب نے کہانا کہایا جب فارغ ہوچکے تو جوان اوٹہنے لگا مہلبی نے اوسے منع کیا پہر اوسنے شراب منگائی اور ایک پیالہ پیا پہر ایک پیالہ لونڈی کو دیا اور ایک پیالہ جوان کے روبرو رکہا اسنے انکار کیا تو وہ لونڈی کو پلادیا اور لونڈی سے کہا جو تجہے یاد ہو سو گا اوسنے غلاف سے عود نکالا اوسکو درست کیا ملا یا پہر گایا لونڈی نے جوان سے کہا تو ایسا گا سکتا ہے جوان نے کہا جو اس سے بہتر ہے مین اوسکو خوب کہہ سکتا ہون پہر جوان نے پڑہنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم قل متاع الدنیا قلیل

والآخرة خير لمن اتقى ولا تظلمون فتيلا اينما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم في بروج مشيدة یہہ جوان آدمی خوش آواز تہا مہلبی نے شراب کا پیالہ پانی مین پہینک مارا اور کہا مین گواہی دیتا ہون بیشک یہہ اوس سے بہتر ہے جو مینے سنا اسکے سوا اور بہی تجہے یاد ہے جوان نے کہا ہان وقل الحق من ربکم فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر انا اعتدنا للظالمين نارا احاط بهم سرادقها وان يستغيثوا يغاثوا بماء كالمهل يشوي الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا اس آیت شریف نے مہلبی کے دل مین ایسا اثر کیا کہ اوسنے شراب کا برتن مع شرابکے پانی مین پہینک مارا عود کو توڑ ڈالا پہر کہا اے جوان یہان کوئی نجات کی صورت بہی ہے جوان نے کہا ہان قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم مہلبی نے ایک سخت چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑا لوگون نے اوسے دیکہا تو وہ دنیا سے انتقال کرچکا تہا رحمہ اللہ تعالیٰ یہہ شخص مشہور معروف آدمی تہا اوسے اوٹہا کے اوسکے گہر لیگئے لوگ جمع ہوئے مینے کوئی جنازہ نہین دیکہا کہ اوسکی جماعت اس سے بڑہکر ہو رحمہ اللہ تعالیٰ اسمعیل کہتے ہین مجہے یہہ بات پہونچی کہ وہ لونڈی جو گاتی تہی اوسنے صوف پر بالون کا کرتا پہنا دن بہر روزہ رکہتی رات بہر کہڑی رہنے لگی چالیس برس تک اوسکی یہی حالت رہی ایک رات پڑہتے پڑہتے اس آیت شریف پر پہونچی جب صبح ہوئی تو اوسکو مرا ہوا پایا رحمہا اللہ تعالیٰ ؀

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین ہم رات کے وقت ایلہ کے کنارے پر جارہے تہے چاند نکلا ہوا تہا ہمارا گزر ایک لشکری آدمی کے محل پر سے ہوا اوسمین ایک لونڈی عود بجا رہی تہی محل کے قریب ایک فقیر تہا وہ دو کپڑے پہنے ہوئے تہا اوسنے لونڈی کو یہہ دو شعر گاتے ہوئے سنا **ع**

في سبيل الله ودّ ÷	كان مني لك يبذل ÷	كل يوم تتلون	غير هذا لك اجمل

فقیر چلایا او لونڈی سے کہا تجہے تیرے بڑے مالک کی قسم ہے تو پہر یہی کہہ یہہ تو میرا حال ہے اللہ تعالیٰ کے ساتہہ اتنے مین لونڈی کے مالک نے فقیر کی طرف دیکہہ لونڈی سے کہا تو عود کو چہوڑ دے فقیر کیطرف متوجہ ہو وہ تو صوفی ہے لونڈی ان شعرونکو بار بار کہنے لگی اور فقیر کہتا جاتا تہا کہ یہہ میرا حال ہے اللہ تعالیٰ کے ساتہہ یہانتک کہ فقیر نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکے گر پڑا ہمنے اوسے ہلایا تو وہ مرچکا تہا رضی اللہ عنہ مالک محل نے دیکہا تو وہ اوسے اوٹہا کے محل کے اندر لے گیا ہمکو غم ہوا ہمنے کہا کہ یہہ ناپاک کفن مین اوسے کفنادے گا مالک محل محل پر چڑہ گیا اور جو کچہہ اوسکے روبرو تہا اوس سبکو توڑ ڈالا ہمنے کہا کہ اسکے بعد ضرور ہی خیر ہوگی پہر ہم ایلہ کو چلے گئے لوگون کو اس بات کی خبر کی جب صبح ہوئی تو ہم محل کیطرف پہر آئے ناگاہ لوگ ہر طرف سے جنازے کیطرف چلے آتے تہے گویا سارے بصرے مین منادی کردی گئی یہانتک کہ قاضی اور عمدہ عمدہ لوگ اور لشکری ننگے پاؤن ننگے سر جنازے کے پیچہے جارہے تہے پہر اوسکو دفن کردیا جب لوگون نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو صاحب محل نے قاضی جی اور گواہون سے کہا کہ تم گواہ ہوجاؤ جتنی میری لونڈیان ہین وہ سب لوجہ اللہ تعالیٰ آزاد ہین اور سب سامان اسباب زمین جو میری ملک مین ہے وہ فی سبیل اللہ وقف ہے اور میرے صندوق مین چار ہزار اشرفیان ہین وہ بہی فی سبیل اللہ عزوجل ہین پہر جو کپڑے پہنے ہوئے تہا اونکو اوتار کے پہینکدیا فقط پاجامہ رہگیا لوگون نے دو کپڑے اوسے دئے اوسنے ایک کا تہمد باندہا دوسری کو اوڑہ لیا اور سیدہا چلدیا میت سے زیادہ اسپر لوگ رونے لگے ؀

حکایت ذوالنون رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک وقت نیل کے کنارے پر جارہا تہا ناگاہ ایک بچہو کو مینے جاتے ہوئے دیکہا مینے پتہر اوٹہایا اور چاہا کہ اوسے مارون وہ جلدی سے بہاگ گیا مین نیل کے کنارے پر ٹہیر گیا اتنے مین ایک مینڈک نکلا بچہو کود کے اوسکی پیٹہہ پر بیٹہہ گیا اور تیرنے لگا یہانتک کہ مینڈک بچہو کو اپنی پیٹہہ پر لادے ہوئے نیل کے دوسری جانب نکلا مین اوسکے پیچہے چلا جاتا تہا جب وہ خشکی مین پہونچا تو مینڈک کی پیٹہہ پر سے اوتر پڑا اور ہان دیکہا کہ ایک شخص شراب پئے ہوئے بدمست سو رہا تہا اور ایک اژدہا اوسکی طرف چلا آرہا تہا تاکہ اوسے کاٹے اتنے مین بچہو جلدی سے اژدہا کیطرف دوڑا اور ایک ڈنک اوسکو ایسا مارا کہ اوسکے زہر سے اژدہا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا مینے اوس آدمی کو جگایا وہ ڈرتا گہبراتا کہڑا ہوا جب اوسنے اژدہے کیطرف دیکہا تو بہاگا

مینے اوس سے کہا تو خوف نکر تیرا کام تو بنا دیا گیا اور سارا قصہ اوس سے کہا اوسنے سر جہکایا پہر آسمان کیطرف اوٹھایا اور کہا یا رب تو ایسا اوسکے ساتہہ کرتا ہے جو کہ تیری نافرمانی کرتاہے بہلا جو کوئی تیری اطاعت کرتا ہے تو اوسکے ساتہہ کیا کچہہ کرتا ہوگا قسم ہے تیرے عزت وجلال کی کہ مین اسکے بعد کبہی تیری نافرمانی نکرونگا پہر وہ روتا یہہ شعر پڑہتا چلا گیا **شعر**

یا راقدا والجلیل یحرسه	من کل سوء یدب فی الظلم
کیف تنام العیون عن ملك	تاتیك منه کرائم النعم

حکایت فاطمہ بنت احمد شیخ ابو علی رودباری رضی اللہ عنہا کی بہن کہتی ہین کہ بغداد مین دس جوان آدمی تہے اونکے ساتہہ دس آدمی نوعمر کربہی تہے اونہون نے انمین سے ایک کو کسی کام کے لئے بہیجا اوسنے دیر لگائی یہہ اوسپر خفا ہوئے اتنے مین وہ ہنستا ہوا ہاتہہ مین ایک خربوزہ لئے ہوئے آیا یہہ بولے کہ تونے دیر کی دیر لگائی اور ہنستا ہوا آتا ہے اوسنے کہا کہ مین تمہارے پاس ایک اعجوبہ لیکے آیا ہون انہون نے کہا وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ بشر رضی اللہ عنہ نے اس خربوزے پر اپنا ہاتہہ رکہدیا سو مینے بیس درہم کو اُسے خریدلیا پہر ہرایک اونمین سے خربوزے کو چومنے آنکہون پر رکہنے لگا ایک شخص نے اونمین سے کہا وہ کیا چیز ہے جسنے بشر رضی اللہ عنہ کو اس مرتبے کو پہونچایا اونہون نے کہا وہ تقوی ہے اوسنے کہا مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین اللہ تعالے کیطرف تائب ہون پہر سب لوگون نے یہی کہا کہتے ہین کہ یہہ لوگ طرطوس کیطرف گئے اور سب کے سب شہید ہوئے رحمہم اللہ تعالے ؁

حکایت بعض صالحین فرماتے ہین کہ مجہے خیال آیا کہ مین رابعۂ عدویہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کرون دیکہون کہ وہ اپنے دعوے مین سچی ہین یا جہوٹی ہین اس خیال مین تہا کہ ناگاہ کئی فقیر آئے اونکے موںہہ چاند کی طرح چمکتے تہے مشک کی شل اونکے بدن سے خوشبو آتی تہی اونہون نے مجہے سلام کیا مینے اونکو سلام کیا مینے پوچہا تم کہانسے آئے کہنے لگے یا سیدی ہمارا عجیب قصہ ہے مینے کہا وہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہم مالدار سوداگرون کے بیٹے ہین ہم مدت سے رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تہے مینے کہا تم وہان کیون گئے تہے اونہون نے کہا کہ ہم اپنے وطن مین تہے ہمکو کہانے پینے کا شغل تہا ہمسے بیان کیا گیا کہ رابعہ عدویہ خوبصورت خوش آواز ہین ہم نے کہا ہم ضرور اونکے پاس جائینگے اونکا گانا سنینگے اونکے حسن کو دیکہینگے پہر ہم اپنے شہر سے نکلے یہانتک کہ ہم اونکے شہر مین پہونچے لوگون نے ہمکو اونکا گہر بتایا اور ذکر کیا کہ اونہون نے توبہ کرلی ہے ایک نے ہم مین سے کہا کہ گو اونکی خوش آوازی اور گانا ہم سے فوت ہوا ہو جاؤ مگر اونکی طرف دیکہنا اور اونکا حسن تو ہم سے فوت نہو پہر ہمنے اپنا لباس بدلا فقرا کا پہنا اونکے دروازے پر آئے اونکا دروازہ ٹہونکا پہر ہمین کچہہ خبر نہین مگر ہان اتنا معلوم ہے کہ وہ جلدی سے نکل آئین ہمارے پاؤن کے درمیان مین لوٹنے لگین اور کہا کہ مجہے تمہاری زیارت سے سعادت نصیب ہوئی ہمنے کہا وہ کیا سعادت ہے جو تمہین نصیب ہوئی اونہون نے کہا کہ ہمارے یہان ایک عورت چالیس برس سے اندہی تہی جبکہ تمنے دروازہ ٹہونکا تو اوسنے کہا الٰہی و سیدی بحرمت ان لوگون کے جنہون نے دروازہ ٹہونکا تو میری بصارت کو پہیر دے اللہ تعالے نے اوسیوقت اوسکو بینا کردیا جب اونہون نے یہہ بات بیان کی تو ہم ایک دوسرے کیطرف دیکہنے لگے ہمنے کہا دیکہتے ہو اللہ تعالے کے لطف کو ہمارے ساتہہ کہ اوسنے ہمارے بہید کو فضیحت نہین کیا پہر جس شخص نے کہ فقرا کے لباس پہننے کا ہمکو مشورہ دیا تہا اوسنے کہا واللہ مین یہہ لباس اپنے بدن سے نہین اوتارونگا اور مین رابعہ کے ہاتہون پر اللہ تعالے کیطرف تائب ہون ہمنے اوس سے کہا کہ ہمنے معصیت پر تیری موافقت کی تو اب طاعت و توبہ پر بہی ہم تیری موافقت کرینگے پہر ہم سبنے اونکے ہاتہون پر توبہ کی اور اپنے مال سے علحدہ ہوکے فقیر ہوگئے جیسا کہ تو دیکہہ رہا ہے رضی اللہ عنہم ؁

حکایت شیخ احمد قدس اللہ روحہ ایک رات سحر کے وقت کہجورون کے درمیان مین وضو کررہے تہے اتنے مین کئی کشتیان گذرین اونمین کوتوال اور ایک گروہ اتباع دیوان واسط کا تہا اور اونکے ساتہہ ایک جماعت مداحین کی تہی اور اونکے پیچہے ایک لشکری آدمی اتباع دیوان سے تہا لشکری نے جبکہ شیخ احمد کو دیکہا تو اسنے کہا اے شیخ تو ہمارے ساتہہ کہڑا ہو یہہ کہڑے ہوکے اونکے آگے چلے لشکری نے شیخ کو مداحین مین داخل کیا شیخ اونکے ساتہ

چلتے رہے یہانتک کہ ایک گاؤن مین پہونچے اوسکا نام بذریہ تہا صبح کی نماز کے وقت ایک فقیر نے شیخ کو دیکہا وہ چلانے فریاد کرنے لگا اوسکے آس پاس نفر جمع ہوگئے بہت شور کرنے لگے کشتی کے لوگونکو جب معلوم ہوا کہ یہ شیخ احمد ہین تو اپنے فعل سے گہبرائے پشیمان ہوئے یہہ بات اونپر گران گزری شیخ کے پاس آئے اونکے روبرو کہڑے ہوئے عذر کرنے لگے شیخ نے اونسے فرمایا اے سردار وقسم ہے تمہاری زندگی کی سوائے خیر کے اور کچہہ بات نہین ہے ہمنے تمہاری کارروائی کی اور نیکی کمائی اور ہمارا کچہہ ضرر نہوا مین ہمیشہ رواق مین بیٹہا رہتا ہون کچہہ کام نہین کرتا اور تم کسی کمزور ضعیف کو یا کسی کام والے پیشے والے کو بیگار مین پکڑتے ہو اونکے کامون سے اونکو باز رکہتے ہو اور تم گنہگار ہوتے ہو جب کبہی تمہین کشتی چلانیکی حاجت ہوا کرے تو تم مجہے خبر کردیا کرو تاکہ مین تمہاری مدد کرون یہانتک کہ مین تہک جاؤن تو لوٹ جاؤنگا اونہون نے کہا کہ جو کچہہ ہم سے قصور ہوا ہم اللہ تعالے سے اوسکی مغفرت چاہتے ہین آپ ہم سے توبہ کرائین اور ہم سے راضی ہوجائین شیخ نے اونسے توبہ کرائی اور کہا اللہ تعالے تم سے اور ہم سے راضی ہو پہر اونکے لئے دعا کی اور اونکو رخصت کیا جس لشکری نے کہ شیخ کو بیگار مین پکڑا تہا اوسنے عرض کیا یا سیدی ان لوگون سے تو آپ راضی ہوگئے رہا مین بدبخت خیر سے دور میرا کیا حال ہوگا شیخ نے فرمایا اللہ تعالے تجہہ سے راضی ہوا اوسنے عرض کیا یا سیدی آپ مجہہ سے توبہ لین شیخ نے اوس سے توبہ کرائی عہد لیا اور کہا ہمارا رب شاہد ہے کہ ہم دنیا و آخرت مین ایک دوسرے کے بہائی ہین پہر وہ لوگ واسطے کیطرف چلے گئے اوس لشکری نے اپنا دنیا اور ملوک کی خدمت و نوکری کو ترک کردیا اور لوٹ کے شیخ احمد رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا ترک نوکری کی شیخ کو اطلاع کی اللہ سبحانہ وتعالے کی عبادت لازم کرلی اور نیک لوگون مین ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ ورضوانہ ❁

خاتمۃ الکتاب و عاقبۃ الفصول و الابواب ۱

اسمین چند فصلین ہین

فصل اول بیان مین عقیدۂ مشائخ عارفین ربانیین مکاشفین و علما محققین و ائمہ مدققین کے رضی اللہ عنہم

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے لکہتے ہین کہ تاج عارفین قطب علوم لدنیہ سید طائفۂ صوفیہ امام استاذ ابوالقاسم جنید رضی اللہ عنہ سے ہمکو روایت کی گئی کہ اونہون نے فرمایا کہ پہلے پہل عقد حکمت کہ جسکی حاجت ہے وہ یہہ ہے کہ مصنوع اپنے صانع کو پہچانے اور محدث یہہ جانے کہ اوسکا احداث کیونکر ہوا جب یہہ پہچان لیگا تو اوسے خالق کی صفت مخلوق سے اور قدیم کی صفت محدث سے معلوم ہوجائیگی پہر اوسکی دعا کے لئے ذلیل ہوگا اوسکے وجوب طاعت کا اقرار کریگا اور جبکہ اپنے مالک کو نہ پہچانے گا تو اسکا بہی معترف نہوگا کہ مستحق ملک کا کون ہے شیخ کبیر عارف باللہ تعالے قطب مقامات معدن کرامات ابو محمد سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ سے کسی نے اللہ سبحانہ کی ذات پاک کا سوال کیا اونہون نے فرمایا اللہ کی ذات علم کے ساتہہ موصوف ہے نہ احاطہ سے اوسکا ادراک ہوتا ہے نہ وہ دنیا مین آنکہون سے نظر آتی ہے اور وہ بحقائق ایمان موجود ہے نہ وہ کسی حد مین ہے نہ کسی شے مین حلول کرتی ہے آخرت مین اوسکو آنکہین دیکہین گی اوسکا ملک اوسکی قدرت ظاہر ہوگی اوسنے اپنی ذات کی معرفت کنہ سے خلق کو حجاب مین رکہا ہے اور اپنی نشانیون سے اپنی ذات پر خلق کو آگاہ فرمایا ہے سو دل تو اوسکو پہچانتے ہین اور عقول اوسکا ادراک نہین کرسکتی مومن آنکہون سے بغیر احاطہ اوسے

بدون ادراک نہایت کے اوسکی طرف دیکھین گے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ جو شخص اس قول کے الفاظ مین تامل کرے اوسکے لئے یہہ قول نہایت حسن وتحقیق وتدقیق مین واقع ہوا ہے شیخ کبیر عارف باللہ لسان حکمت صاحب علوم واحوال وکرامات کثیرہ ابو الفیض ذو النون مصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ توحید کیا ہے فرمایا تو یہہ جانے کہ اللہ تعالے کی قدرت اشیا مین بلامزاج اور اوسکی صنعت اشیا کے لئے بلا علاج ہے اور ہر چیز کی علت اوسکی صنعت ہے اور اوسکی صنعت کے لئے کوئی علت نہین ہے اور نہ بلند آسمانون مین اور نہ پست زمینون مین اللہ تعالے کے سوا اور کوئی مدبر ہے اور جو کچھہ تیرے وہم مین متصور ہو تو اللہ تعالے اوسکے خلاف ہے امام یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہہ قول بھی باوجود اختصار کے جامع حسن وتحقیق ہے ایک شخص ذوالنون رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ میرے لئے دعا کرین فرمایا اگر تو ایسا ہے کہ علم غیب مین صدق توحید کے ساتھہ تیری تائید کی گئی ہے تو بہت سی دعائین مقبول تیرے لئے سابق ہو چکین ورنہ ندا ڈوبی ہوئی کو نجات نہین دیتی شیخ کبیر الشان صاحب کرامات ومعارف واسرار ابو الحسین نوری رضی اللہ عنہ نے جبکہ اللہ تعالے کے قرب کا بیان کیا تو یہہ فرمایا کہ اللہ تعالے قرب بالذات سے پاک ہے اور وہ حدود واقطار اور نہایت ومقدار سے منزہ ہے نہ کوئی مخلوق اوسکے ساتھہ متصل ہے اور نہ کوئی حادث مسبوق اوس سے منفصل ہے قبول وصل وفصل سے صمدیت مبرا ہے سو وہ قرب جو اوسکے وصف مین محال ہے وہ یہہ ہے کہ ذوات قریب ہو جاوین اور وہ قرب جو کہ اوسکی نعت مین واجب ہے وہ قرب بالعلم والرویت ہے اور وہ قرب جو اوسکے وصف مین جائز ہے جسکے ساتھہ اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہے خاص کرتا ہے سو یہہ قرب فعل باللطف ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ قول بھی بدیع الحسن والتحقیق ہے ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن شاہین نے مع کے معنی اونسے پوچھے فرمایا کہ مع کے دو معنی ہین ایک یہہ کہ اللہ تعالے کی معیت انبیا علیہم السلام کے ساتھہ نصرت وحفاظت کے ساتھہ ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے اننی معکما اسمع واری دوسرے یہہ کہ عام کے ساتھہ علم واحاطہ کے ساتھہ ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے ما یکون من نجوی ثلاثۃ الا ہو رابعہم الآیہ ابن شاہین نے کہا کہ تم سا آدمی اسبات کی لیاقت رکھتا ہے کہ وہ امت کو اللہ عز وجل کی راہ بتاوے یہہ بھی جنید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ جسکے لئے نہ کوئی شبیہ ہے نہ کوئی نظیر وہ کب متصل ہو سکتا ہے اوسکے ساتھہ جسکے لئے شبیہ ونظیر ہے ہیہات ہذا الظن عجیب الا بما لطف اللطیف من حیث لا درک ولا وہم ولا احاطۃ الا اشارۃ الیقین وتحقیق الایمان اور یہہ بھی فرمایا کہ حق متفرد ہے اوس چیز کے علم کے ساتھہ جو کہ ہو گئی اور رہو گی اور اوسکے ساتھہ جو کہ نہو گی اگر ہوتی تو کیونکر ہوتی اور یہہ کہا کہ سب مجلسون سے اشرف واعلے فکر کی مجلسین ہین میدان توحید مین اور یہہ بھی کہا کہ توکل عمل قلب اور توحید قول قلب ہے اور یہہ بھی قول اہل اصول کلام کا ہے کہ وہ معنی قائم قلب کے ساتھہ ہین معنی امر ونہی وخبر واستخبار سے جنید رضی اللہ عنہ سے کسی نے توحید کا سوال کیا فرمایا یقال افراد الموحد بتحقیق وحدانیتہ بکمال احدیتہ انہ الواحد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد بنفی الاضداد والانداد والاشباہ بلا تشبیہ ولا تکییف ولا تصویر ولا تمثیل لیس کمثلہ شیء وہو السمیع البصیر شیخ کبیر عارف باللہ ابو العباس بن عطار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے نے جبکہ حروف کو پیدا کیا تو اونکو اپنا سر ٹھیرایا پھر جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اونمین اوس سر کو پھیلا دیا اور فرشتون مین سے کسی کے اندر اوسکو نہ پھیلایا وہ حروف آدم علیہ السلام کی زبان پہ فنون جریان وفنون لغات کے ساتھہ جاری ہو گئے تو اونکو اونکے لئے صور ٹھیرایا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ قول ابن عطار رحمہ اللہ کا صریح اس امر مین ہے کہ حروف مخلوق ہین شیخ کبیر عارف شہیر ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا جل الواحد المعروف قبل الحدود وقبل الحروف یہہ قول بھی صریح ہے اس بات مین کہ قدیم سبحانہ کی ذات کے لئے نہ کوئی حد ہے نہ اوسکے کلمات کے لئے حروف ہین شبلی رضی اللہ عنہ سے کسی نے الرحمن علی العرش استوی کے معنی پوچھے فرمایا کہ رحمن ہمیشہ سے ہے اور عرش محدث ہے اور عرش رحمان کے ساتھہ مستوی ہوا امام جلیل صاحب مناقب ومجد اثیل سلالۂ نبوت معدن فضائل وعلوم

و فتوت حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص یہہ زعم کرے کہ اللہ سبحانہ کسی چیز مین ہے یا کسی شئے سے ہے یا کسی چیز پر ہے بیشک اوسنے اللہ تعالے کے ساتھہ شرک کیا اسلئے کہ اگر وہ کسی چیز پر ہو تو محمول ہوگا اور جو کسی چیز مین ہو تو محصور ہوگا اور جو کسی چیز سے ہو تو محدث ہوگی اور وہ ان سب باتون سے پاک ہے شیخ عارف جعفر بن نصیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ استوار کے معنی کیا ہین کہا کہ اوسکا علم ہر چیز کے ساتھہ مستوی ہے سو کوئی چیز کسی چیز سے اوسکی طرف زیادہ قریب نہین ہے نسبتت سے ائمہ کبار عارفین اہل انوار اور اصولیین نظار نے یہہ کہا کہ استولی کے معنی استولی ہین جیسا کہ شاعر نے کہا ؎

قد استوی بشر علی العراق — من غیر سیف ودم مہراق

اسکے سوا اور بہت سی تاویلین استوا کے معنی مین ذکر کی ہین جنکے بیان مین طول ہے شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ تم عرشی ہو یا کرسی اونہون نے فرمایا کہ طینت تو ارضی ہے اور نفس سماوی اور قلب عرشی اور روح کرسی اور سر مع اللہ ہے بلا این امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ قول صریح ہے نفی جہت مین خالق جہات سے جو کہ حرکات و سکنات و سائر سمات مخلوقات سے منزہ ہے شیخ عارف واعظ لسان حکمت یحیی بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ تم اللہ تعالے سے ہمکو خبر دو اونہون نے کہا کہ وہ واحد ہے کہا گیا کہ وہ کسطرح ہے کہا کہ ملک قادر ہے پھر پوچھا کہ وہ کہان ہے کہا کہ وہ گھات مین ہے سائل نے کہا کہ تم سے مینے اسکا سوال نہین کیا اونہون نے کہا کہ جو اسکے سوا ہے وہ مخلوق کی صفت ہے رہی اوسکی صفت سو وہ مین تجھے بتا چکا شیخ کبیر عارف استاذ ابو علی دقاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک صوفی سے کسی نے کہا کہ این اللہ یعنی اللہ تعالے کہان ہے اونہون نے کہا اسحقک اللہ یعنی اللہ تعالے تجھے ہلاک کرے تطلب مع العین اینٌ محمد بن محبوب شیخ عارف ابو عثمان مغربی کے خادم کہتے ہین کہ شیخ نے مجھسے فرمایا اے محمد اگر کوئی تجھہ سے کہے کہ تیرا معبود کہان ہے تو تو کیا کہیگا مینے کہا مین یہہ کہونگا کہ جہان وہ ہمیشہ سے ہے شیخ نے کہا اگر وہ پوچھے کہ ازل مین کہان تھا تو تو کیا جواب دیگا مینے کہا مین یہہ کہونگا کہ وہ اب بھی وہین ہے یعنی وہ جیسا تھا اور مکان نہین ہے سو وہ اب بھی اوسی حال پر ہے جسپر پہلے تھا شیخ نے میری بات کو پسند فرمایا اور اپنا کرتا اوتار کے مجھے عنایت فرمایا شیخ ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حدیث جہت کا مین کچھہ معتقد تھا جب مین بغداد مین آیا تو وہ بات میرے دل سے زائل ہوگئی مینے اپنے اصحاب کو جو کہ مکے مین تھے یہہ لکھہ بھیجا کہ مین اب از سر نو مسلمان ہوا استاذ امام ابو اسحق اسفرائنی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب مین بغداد مین آیا تو جامع مسجد نیسابور مین مسئلہ روح کا درس کرتا تھا اور اس قول کی شرح کرتا تھا کہ روح مخلوق ہے اور شیخ ابو القاسم نصر آبادی ہم سے دور بیٹھے ہوئے ہمارا کلام سنتے تھے تھوڑے دن کے بعد اونکا گزر ہمارے حلقے پر ہوا تو اونہون نے محمد فرا سے کہا کہ مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ مین اس شخص کے ہاتھہ پر مسلمان ہوا اور میری طرف اشارہ کیا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ بات جو امام ابو القاسم نے کہی تواضع و انصاف اور حق کیطرف رجوع ہے اور اقرار ہے باوجود اپنی جلالت شان کے اسلئے کہ وہ شیخ وقت تھے اسیطرح شیخ ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انصاف کیا یہہ سب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہہ لوگ حظوظ نفسیہ سے پاک اور صفات زکیہ کے ساتھہ متصف تھے حضرت قدس کے اہل تھے شیخ جلیل عارف نبیل ابو بکر واسطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین احداث فرمائی اللہ سبحانہ نے کوئی چیز کہ وہ روح سے بڑھکر مکرم ہو اس قول سے صریح یہہ بات معلوم ہوئی کہ روح مخلوق ہے شیخ کبیر عارف ربانی ابو القاسم نصر آبادی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت اوسکے باقی رکھنے سے باقی ہے اور اوسکا ذکر کرنا تجھکو اور اوسکی رحمت و محبت تیرے لئے یہہ اوسکے باقی رہنے سے باقی ہے سو جو چیز کہ اوسکے باقی رکھنے سے باقی ہوا اور وہ چیز کہ اوسکے باقی رہنے سے باقی ہو ان دونون مین بڑا فرق ہے یہہ قول غایت تحقیق مین واقع ہوا ہے اسلئے کہ مذہب اہل حق کا یہہ ہے کہ ذات قدیم کی صفات اوسکے باقی رہنے سے باقی ہین اور سوا اوسکے افعال اوسکے باقی رکھنے سے باقی ہین سو اللہ تعالے عالم بعلم قادر بقدرت مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر حی بحیات باقی ببقا ہے اور یہہ صفات

اور انکے سوا اور سب صفات اوسکی ذات کی بقا سے باقی ہین ازلاً و ابداً رہے اوسکے افعال جیسے جنت و نار وغیرہ سو یہہ اوسکے باقی رکھنے سے باقی ہین معتزلہ
نے صفات مین خلاف کیا اور یون کہا کہ عالم بغیر علم قادر بغیر قدرت باقی بغیر بقا ہے اور اسیطرح اور باقی صفات اور فلاسفہ نے اون افعال مین خلاف کیا جو کہ
تحت قدرت واقع ہین اور زعم کیا کہ وہ قدیم ہین انکے قول کی بنا پر یہہ بات لازم آتی ہے کہ عالم کو قدیم کہین تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً شیخ عارف صاحب
کرامات و معارف و مواہب و لطائف ابو اسحق ابراہیم بن محمد خواص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ مین ایک شخص کے پاس پہونچا اوسکو شیطان
نے پچھاڑا تہا مینے اوسکے کان مین اذان دینا شروع کیا شیطان نے اوسکے پیٹ مین سے مجھے پکارا کہ تو مجھے چھوڑ دے کہ مین اسکو قتل کرون اسلئے کہ یہہ کہتا ہے
قرآن مخلوق ہے استاذ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بعض علما سے کسی نے پوچھا کہ توحید کیا ہے اونہون نے کہا کہ توحید یقین ہے سائل نے کہا
کہ آپ مجھہ سے بیان کرین کہ وہ کیا ہے اونہون نے کہا وہ یہہ ہے کہ تو جان لے کہ خلق کی حرکات و سکون اللہ وحدہ لاشریک کا فعل ہے جب تو اس بات کو پہچان
گیا تو بیشک تو نے اوسکی توحید کی شیخ کبیر عارف ربانی ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ سے کسی نے توحید کا سوال کیا اونہون نے فرمایا وہ یہہ ہے کہ مفارقت تعطیل
کی اثبات کے ساتھہ دل مستقیم ہو جاوے اور تشبیہ کے انکار کے ساتھہ اور توحید ایک کلے مین ہے اوہام و افکار جو کچھہ تصور کرین اللہ سبحانہ و تعالی اوسکے خلاف ہے
اسلئے کہ اوسنے ارشاد فرمایا لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر امام یافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ان قولونکو امام ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالہ قشیریہ
مین ذکر فرمایا ہے سواے چند الفاظ کے کہ اونکو انکے سوا بعض ائمہ عارفین نے روایت کیا ہے پہر یہہ قول اوسی پر دلالت کرتے ہین جسکو امام قشیری نے ذکر کیا ہے آپ
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جان لو اللہ تعالی تمپر رحم کرے کہ اس طائفہ کے شیوخ نے اپنے طریقے کے قواعد کو ایسے اصول پہ بنا کیا ہے جو کہ توحید مین صحیح ہین اور
اپنے عقائد کو بدعتون سے بچایا ہے اور جس توحید پہ کہ سلف صالح و اہل سنت کو پایا ہے اوسی کا پتا کیا سو اوسمین نہ تمثیل ہے نہ تعطیل جو حق قدم ہے اوسکو
پہچان لیا اور جو عدم سے موجود ہوا اوسکی صفت کو بھی خوب سمجھہ لیا اسی لئے سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توحید قدم سے حدث کو علحدہ کرنا ہے اور
اصول عقائد کو دلائل واضحہ اور شواہد لائحہ سے محکم و مضبوط کیا ہے جیسا کہ شیخ ابو محمد جریری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص علم توحید پر کسی شاہد کے ساتھہ اوسکے
شواہد سے واقف نہوگا تو دہوکے کا پاؤن ہلاکت کے گڑہے مین اوسکو پہسلا دیگا مراد اونکی اس قول سے یہہ ہے کہ جو شخص اپنے دل کو تقلید کیطرف مائل کریگا اور
دلائل توحید مین غور و فکر نکریگا تو وہ راہ نجات سے کنارہ کرکے ہلاکت کی قید مین پڑیگا استاذ ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص انکے الفاظ مین
تامل کرے انکے کلام کو سوچے تو وہ انکے اقوال مجموع و متفرقات مین ایسی بات پائیگا جسکے تامل سے اوسکو وثوق ہوگا کہ قوم نے تحقیق مین قصور نہین کیا اور نہ طلب
و جستجو مین کسیطرح کا فتور رکہا اس طریق کے شیوخ نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ و تعالی موجود قدیم واحد حکیم قادر علیم قاہر رحیم مرید سمیع مجید رفیع متکلم بصیر متکبر قدیر حی
احد باقی صمد ہے نہ اوسنے کسیکو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور وہ عالم بعلم قادر بقدرت مرید بارادہ سمیع بسمع بصیر ببصر متکلم بکلام حی بحیات باقی ببقا ہے اوسکے
دو ہاتہہ ہین یہہ دونون اوسکی صفتین ہین بنا بر تخصیص جو چاہتا ہے انسے پیدا کرتا ہے اور اوسکے لئے منہہ ہے اور اوسکی صفات اوسکی ذات اوسکی ذات کے ساتہہ
خاص ہین یہہ نہین کہا جاتا کہ وہ صفتین وہی ہین اور نہ وہ اوسکی غیر ہین بلکہ وہ صفات ازلیہ نعوت سرمدیہ ہین اور وہ اَحَدِیُّ الذَّات ہے یعنی اوسکی ذات ایک
ہے نہ وہ مصنوعات سے کسی چیز کے مشابہ نہ مخلوقات سے کوئی چیز اوسکے مشابہ نہ وہ جسم ہے نہ جوہر نہ اوسکی صفتین عَرَض نہ اوہام مین اوسکا تصور ہوسکے نہ عقلون
مین اوسکا اندازہ آسکے نہ اوسکے لئے کوئی جہت و مکان نہ اوسپر جاری ہو کوئی وقت و زمان نہ اوسکے وصف مین کوئی زیادتی جائز ہے نہ کسیطرح کا نقصان
نہ اوسکی کوئی ہیئت خاص ہے نہ قد نہ اوسکو کوئی نہایت قطع کرے نہ کوئی حد نہ کوئی حادث اوسمین حلول کرے نہ کوئی باعث فعل پر اوسکو مستعد کرے نہ اوسپر
کوئی لون جائز ہے نہ کون نہ کوئی مدد اوسکی نصرت کرے نہ کوئی عون نہ کوئی مقدور اوسکی قدرت سے خارج ہو نہ کوئی مفطور یعنی مخلوق اوسکے حکم سے منفک ہو
نہ اوسکے علم سے کوئی معلوم غائب ہو نہ اوسکے فعل پر اوسکو کسیطرح کی ملامت ہو کہ کیون کرتا ہے کیا کرتا ہے نہ اوسکے لئے یہہ کہا جاوے کہ کہان ہے کس جگہ ہے کیونکر

نہ اوسکے وجود کی ابتدا پوچھی جاوے یون کہین کہ کب تہا نہ اوسکے بقا کی انتہا کیجاوے یون کہین کہ وہ مدت و زمان کو پورا کر چکا جو وہ کام کرے نہ کہین کہ اوسنے
کیون کیا اسواسطے کہ اوسکے افعال کے لئے کوئی علت نہین ہے نہ یہہ کہا جاوے کہ وہ کیا ہے اسلئے کہ اوسکی کوئی جنس نہین کہ کسی نشانی کیوجہ سے اوسکے اشکال سے تمیز
ہوجاوے اوسکو دیکہین گے نہ مقابلہ و مماثلت سے وہ صنعت کرتا ہے نہ مباشرت و مزاولت سے اوسکے لئے اسماء حسنیٰ اور صفات علیا ہین کرتا ہے جو چاہتا ہے اور
حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے اوسکے حکم کے لئے بندے ذلیل و فرمانبردار ہین نہین جاری ہوتا اوسکی سلطنت مین مگر جو وہ چاہے اور نہین ہوتا اوسکی ملک مین مگر
وہ جسکے ساتہہ اوسکی قضا سابق ہوچکی جاذ نات سے جسکو اوسنے جانا کہ ہووے اوسنے ارادہ کیا ہے کہ وہ ہووے اور جسکو اوسنے جانا کہ نہووے اور وہ اوس
قسم سے ہے کہ ہوسکتا ہے تو اوسنے ارادہ کیا ہے کہ وہ نہووے بندون کے کسب خیر و شر سبکا خالق ہے اعیان و آثار قلیل و کثیر جو کچہہ کہ عالم مین ہین انکا
مبدع ہے رسولونکو امتون کیطرف بہیجنے والا ہے بدون اسکے کہ یہہ اوسپر واجب ہو مخلوق سے عبادت لینے والا ہے انبیاء علیہم السلام کی زبان پر ایسی حجتونکے
ساتہہ کہ اوسمین کسیکو نہین پہونچتا کہ اوسکو ملامت کرے اعتراض کرے اور ہمارے سردار اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدد کرنیوالا ہے کہلے
معجزون اور روشن آیتون کے ساتہہ جنکے ساتہہ عذر دور کر دیا اور یقین و ذکر کو ظاہر کر دیا بیضۂ اسلام کی حفاظت کرنیوالا ہے بعد وفات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اونکے خلفا سے پہر حق کی حراست و نصرت کرنیوالا ہے دین کی حجتون کے ساتہہ جنکو اپنے اولیا کی زبانون پر ظاہر کرتا ہے ملت حنیفیہ
کو اس سے بچایا ہے کہ وہ گمراہی پر مجتمع ہو جن دلیلونکو کہ قائم کیا ہے اونسے مادۂ باطل کو قطع کیا ہے نصرت دین کا وعدہ جو اس قول مین فرمایا ہے لیظہرہ
علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اوسکو پورا کیا یہہ سب امور جو لکہے گئے شیوخ طریق کے کلام متفرق و مجموع اور اونکے مصنفات توحید مین اونپر دلالت
کرتے ہین امام استاذ ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہہ مقالات اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ مشائخ صوفیہ کے عقائد مسائل اصول مین اقوال اہل حق
کے موافق ہین ہم نے اسی مقدار پر اقتصار کیا اس خوف سے کہ ہمنے جو اختصار کا ارادہ کیا ہے اوس سے خارج نہ ہوجاوین تمام ہوا اونکا کلام شیخ امام ابو عبد اللہ
محمد بن ابراہیم خبری فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس طریقے کے ایمہ اور سادات شیوخ صوفیہ اولی الحقیقہ نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ سارا عالم مع
اوسکے جواہر و اعراض و اجسام لطیف و کثیف کے حادث ہے سوائے اللہ عز و جل کے جو کچہہ کہ موجود ہے اسیکو عالم کہتے ہین یہی عالم کے معنی ہین اور عالم اپنے
وجود مین صورت مخصص کیطرف محتاج ہے جسنے اوسکا احداث کیا اور وجود جائز کے ساتہہ اوسکو خاص فرمایا اور بیشک اوسکا محدث اللہ تعالےٰ ہے کہ جسکے
سوا کوئی اور معبود نہین ازلاً و ابداً صفات واجبہ کے ساتہہ موصوف ہے اور اوسکی صفات کے تین مرتبے ہین پہلا مرتبہ صفات نفسیہ ہین وہ یہہ
ہے کہ بیشک اللہ تعالےٰ موجود قدیم واحد قیوم احد فرد قائم بنفسہٖ ہے نہ وہ کسی چیز کے مشابہ نہ کوئی چیز اوسکے مشابہ دوسرا مرتبہ صفات معنویہ ہین وہ
یہہ ہے کہ بیشک اللہ تعالےٰ حی بحیات عالم بعلم قادر بقدرت مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر باقی ببقا لم یزل و لا یزال ہے اور یہہ صفات
مثل ذات کے معانی قدیمہ ہین اللہ تعالےٰ کی ذات کے ساتہہ قائم ہین انہین یہہ نہین کہا جاتا کہ یہہ وہی ہین اور نہ یہہ کہا جاتا کہ اوسکے غیر ہین ان مین
سے کوئی صفت اوسکے ماسوا کی صفات مین سے کسی صفت کے ساتہہ مشابہ نہین تیسرا مرتبہ صفات فعلیہ ہین جو کہ صفات معنویہ کیطرف مستند ہین موافق
اوسکے کہ کتب منزلہ مین وارد ہوئے ہین انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی زبانین اونکے ساتہہ جاری ہوئی ہین یہہ سب اس بنا پر ہے جسپر اونکے اقوال متفرق
و مجموع اور اونکے مصنفات توحید مین دلالت کرتے ہین اور اس بنا پر کہ اونہون نے قواعد عقائد کو نہایت صحیح اصول و بغایت واضح طریق پر بنا کیا ہے جو کہ
تشبیہ و تمثیل و نفی و تعطیل سے پاک و صاف ہے اسلئے کہ جو حق قدیم تہا اوسکو پہچانا اور جو عدم سے حادث ہوا اوسکی صفت کو خوب سمجہہ لیا تمام ہوا
کلام خبری رحمہ اللہ کا ٭

عقیدہ شیخ امام محقق سالک ناسک عارف باللہ تعالےٰ شیخ شیوخ الاسلام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ ٭

الله

بسم الله الرحمن الرحيم

الله لا اله الا هو لا ضد له ولا ند له ولا شبيه له ولا مثل له ولا ولد له ولا والد له ولا وزير له ولا نظير له ولا تدرك كنه عظمته الاوهام ولا تبلغ شأو كبريائه الافهام ولا يعتري ذاته المقدسة التاثر والآلام والتغير والاسقام والسنة والمنام ولا الافتراق ولا الالتئام جل عما يحل به الوسواس وعظم عما تكتنفه الحواس وكبر عما يحكم به القياس لا يصوره خيال ولا يشاكله مثال ولا ينوبه زوال ولا يشوبه انتقال لا يلحقه فكر ولا يحصره ذكر قيوم ازلي ديموم سرمدي لا تحد ازليته بمتى ولا تقيد ابديته بحتى لا يطلق عليه التعيين ولا يتطرق اليه التأيين ان قلت اين فقد سبق المكان وان قلت متى فقد تقدم الزمان وان قلت كيف فقد جاوز الاشباه والامثال والاقران وان طلبت الدليل فقد غلب الخبر العيان وان رمت البيان فذرات الكائنات بيان وبرهان اول آخر ظاهر باطن تناهت الاوائل والاواخر في ازليته وابديته تفرد في الازل بنعت العظمة والجلالة قبل الكون والمكان والدهور والازمان والحين والاوان فالمكان بجواهر واجسام خلقها والدهر اوقات وازمان قدرها كل ذلك موسوم بالحدث عرفنا المكان والزمان بتعريفه ايانا ولو شاء كوننا ولم نعرف زمانا ولا مكانا وكوننا في المكان ولو شاء كوننا ولا مكان فعلمنا باننا لا نكون الا في مكان من قضايا عقلنا وهذه القضايا هيأها لنا نعقل بها المعقول ونعلم بها المعلوم ولو شاء هيأ لنا غيرها آيتنا فعوالم قدرته غير محصورة وغرائب مشيئته غير منكورة وما نحن فيه من العالم بما نحن فيه من العقل والعلم عالم من عوالمه ولا يستبعد لو شاء كوننا في غير مكان فقد كون المكان لا في مكان اذ لو كان في مكان لتسلسل فهذا تحصر القدرة بعقلك اذ العقل قوته ان يحصر الحكمة فاما القدرة فلا يحصرها فحدث عن البحر ولا حرج ومن هذا الاساس نشأت الفدرة وثبتت الامور الاخروية وعلمها من علمها وانكرها من عجز عقله عن ادراكها فمن يكون المكان والمكون فيه والزمان والمقدر فيه عالما من عوالمه ويسيرا من عظيم قدرة كيف يحصره الزمان والمكان فما ظهر في عالم الملك والشهادة عالم الحكمة والعقل الموهوب لنا الذي نتصرف فيه موكل بهذا العالم وهذا العالم من العرش الى الثرى مع العقل الذي فهمه وعقله وعلمه وقسمه اجساما وجواهر واعراضا عالم من عوالمه فصور العالم وكل ما حواه وهو العالم الذي عقله العقلاء بما فيه من الارض والسماء والماء والنار والهواء والعرش والكرسي والجن والانس والافلاك والاملاك والالوان والاكوان والاجرام والاصطكاك والشمس والقمر والنجوم الى اعماق اطباق التخوم بالنسبة الى العظمة الالهية اقل واحقر من خردلة بالنسبة الى جميع العالم ففرغ بالك عند ذلك من قياسك انه سبحانه وتعالى داخل العالم او خارجه فما احقرك واحقر علمك فلو فتحت عين بصيرتك استحييت من قياسك وفكرك ووهمك وخيالك ايها المحدود المحصور لا ينتج فكرك الا محدودا محصورا وايها المحيط به الجهات لا يحكم علمك الا بالجهات فالجهات من جملة العالم وقد علمت نسبته الى عظمة الله فتبارك الله رب العالمين امام يافعي رحمه الله تعالى فرماتے ہین کہ یہہ کلام شیخ شہاب الدین رضی الله عنہ کا ہے اونکے عقیدے سے مینے اسیقدر پر اقتصار کیا اسلیئے کہ اوسکے پورے ذکر کرنے مین طول ہے ❊

عقیدۂ شیخ جلیل امام جلیل شرف عارفین امام معرفین قدوۂ مرادین سر عباد الله المریدین عالی المقامات غالی الکرامات الحسیب النسیب ابو عبد الله محمد بن احمد قرشی ہاشمی قدس الله تعالیٰ روحہ و نور ضریحہ ونفعنا والمسلمین ببرکتہ آمین یہہ ایسا عمدہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ مشائخ عارفین محققین اور علماء فاضلین متقین اہل سنت

اسپر واقف ہوئے اونہون نے

اسکی فضیلت پر اجماع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رضی اللہ عنہ وارضاہ

الحمد للہ الذی تقدست عن سمة الحدث ذاته وتنزهت عن التشبیه بالمحدثات صفاته ودلت علی وجوده محدثاته وشهدت بوحدانیته آیاته الاول الذی لا بدایة لازلیته الآخر الذی لا نهایة لسرمدیته الظاهر الذی لا شك فیه الباطن الذی لیس له شبیه الحی الذی لا یموت ولا یفنی القادر الذی لا یعجز ولا یعیا المرید الذی اضل وهدی وافقر واغنی السمیع الذی یسمع السر واخفی البصیر الذی یدرك دبیب النمل علی الصفا العالم الذی لا یضل ولا ینسی المتکلم الذی لا یشبه کلامه کلام موسی کلم موسی بکلامه القدیم المنزه عن التاخیر و التقدیم لا بصوت یقرع ولا بنداء یسمع ولا بحروف ترجع کل الحروف والاصوات والنداء محدثة بالنهایة والابتداء جل ربنا وعلا وتبارك وتعالی له العظمة والکبریاء وله القدرة والثناء وله الاسماء الحسنی والصفات العلی حیاته لیس لها بدایة فالبدایة بالعدم مسبوقة قدرته لیست لها نهایة فالنهایة بالتخصیص مخلوقة ارادته لیست بحادثة فالحادثة بالاضداد مطروقة سمعه لیس بجارحة فالجارحة مخروقة بصره لیس بحدقة فالحدقة مشقوقة علمه لیس بکسبی فالکسب بالتامل والاستدلال یعلم ولا بضروری فالضروری علی الارادة والالزام تلزم کلامه لیس بصوت فالاصوات توجد وتعدم ولا بحروف فالحروف تؤخر وتقدم جل ربنا عن التشبیه بخلقه وکل خلقه عاجز عن القیام بنفسه مفتقر بل هو القدیم الازلی والدائم الابدی الذی لیس لذاته قد ولا لوجهه حد ولا لمیداه زمن ولا له قبل ولا بعد لیس بجوهر فالجوهر بالتحیز معروف ولا بعرض فالعرض باستحالة البقاء موصوف ولا بجسم فالجسم بالجهة محفوف هو خالق الاجسام والنفوس ورازق اهل الجود والبوس ومقدر السعود والنحوس ومدبر الافلاك والشموس هو اللہ الذی لا الٰه الا هو الملك القدوس علی العرش استوی من غیر تمکن ولا جلوس لا العرش له من قبل القرار ولا التمکن من جهة الاستقرار العرش له حد ومقدار والرب لا تدرکه الابصار العرش تکیفه خواطر العقول وتصفه بالعرض والطول وهو مع ذلك محمول والقدیم لا یحول ولا یزول العرش بنفسه هو المکان وله جوانب وارکان وکان اللہ ولا مکان و هو الآن علی ما علیه کان لیس له تحت فیقله ولا فوق فیظله ولا جوانب فتعدله ولا امام فیحده ولا خلف فیسنده جل عن التحدید والتالیف والتقدیر والتالیف والتغییر والتصویر والتشبیه والنظیر لیس کمثله شیئ وهو السمیع البصیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد البشیر النذیر السراج المنیر وعلی آله وصحبه وسلم تسلیما کثیراً ؁

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ کہتے ہین کہ مینے جو یہہ سب ذکر کیا یہہ عقیدہ ہے شیوخ عارفین اولیاء مقربین اہل علوم لدنیہ وانوار ساطعہ کا اور عقیدہ ہے ائمہ عالمین نُظار محققین اہل حجج قویہ وبراہین قاطعہ کا اور یہہ دونون فریق اسقدر ہین کہ اونکا شمار نہین ہو سکتا اور نہ اونکی بزرگی مجہول ہے مینے فریق اول سے تو ایک جماعت کا ذکر کردیا ہے فریق ثانی سوا اونکے عقائد معروف غیر مجہول ہین اور وہ عقائد اونکے مصنفات مین مذکور ہا اور اونکے فضائل علم و دین مین مشہور ہین جیسے امام ابوالحسن اشعری امام ابو اسحٰق اسفرائنی امام ابوبکر باقلانی امام ابوبکر بن فورک امام ابوالمعالی امام الحرمین امام حجة الاسلام ابو حامد غزالی امام فخرالدین رازی امام ناصرالدین بیضاوی امام عزالدین بن عبدالسلام امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہم ان دس ایمہ کے سوا اور بے گنتی علماء امت سلف وخلف اہل سنت سے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن بعض نے تاویل ظواہر مین کلام کیا اور بعض نے خلاف ظواہر کا اعتقاد کیا اور تاویل مین کلام نہین کیا جن علماء سے یہہ بات حکایت کیگئی ہے اونمین سے ایک امام محی الدین نووی رضی اللہ عنہ ہین باوجود اسکے کہ یہہ منجملہ محدثین عارفین وفقہاء فاضلین و ورعین زاہدین جامعین بین العلم والدین کے تھے انہون نے شرح مسلم مین اس حدیث کے تحت مین اسکی حکایت کی ہے یہہ حدیث وہ ہے جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ینزل ربنا الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ الحدیث امام نووی فرماتے ہین کہ یہہ حدیث احادیث صفات سے ہے علما کے اسمین دو مذہب مشہور ہین اور مختصر دونون مذہبون کا یہہ ہے کہ اونمین سے ایک اور وہ مذہب جمہور سلف اور بعض متکلمین کا ہے یہہ ہے کہ ایمان لاوے کہ یہہ صفات حق ہین علی ما یلیق باللہ سبحانہ وتعالے اور اسکا ظاہر جو ہمارے حق مین متعارف ہے وہ مراد نہین ہے اور اونکی تاویل مین ہم کلام نہین کرتے باوجود اسکے کہ ہم اعتقاد رکہتے ہین کہ اللہ تعالے صفات مخلوق اور انتقال اور حرکات اور سائر سمات خلق سے منزہ ہے دوسرا مذہب اکثر متکلمین اور ایک جماعت کا ہے سلف سے اور امام مالک واوزاعی رضی اللہ عنہما سے اوسکی حکایت کی گئی ہے وہ یہہ ہے کہ بحسب موقع اونکی تاویل کیجاوے ایسے طور پہ جو کہ اللہ تعالے کے لائق ہو سو اس مذہب کی بنا پر اس حدیث کی دو تاویلین کی ہین انمین سے ایک تاویل امام مالک بن انس وغیرہ کی ہے وہ کہتے ہین اسکے معنی یہہ ہین کہ اللہ تبارک وتعالے کی رحمت اور اوسکا امر اوترتا ہے یا اوسکے فرشتے اوترتے ہین جیسا کہتے ہین کہ سلطان نے ایسا کیا جبکہ اوسکے حکم سے اوسکے اتباع اوس کام کو کرتے ہین دوسری تاویل بطور استعارہ ہی معنی یہہ ہین کہ اجابت ولطف کے ساتہہ دعا کرنیوالے پر متوجہ ہوتا ہے واللہ اعلم تمام ہوا کلام نووی رحمہ اللہ کا امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عارف پر جاہل کو ہدایت کرنا نہایت سہل ہے اوس سے یون کہے کہ اگر مراد یہہ ہے کہ سما دنیا کیطرف نزول اسلئے ہوتا ہے کہ وہ ہمکو سناوے تو ہمنے نہین سنا پہر نزول مین کچہہ بہی فائدہ نہین اور یہہ بہی فرمایا کہ استوا عرش پہ بطریق قہر واستیلا ہے جیسا کہ انکے سوا اور ایمہ نے کہا فرمایا کہ اہل حق اس تاویل کیطرف مضطر ہوئے جسطرح اہل باطل اس قول کی تاویل کیطرف مضطر ہوئے وھو معکم اینما کنتم اسلئے کہ یہہ بالاتفاق احاطہ وعلم پر محمول ہے اور یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن قدرت وقہر پر محمول ہے اور یہہ قول الحجر الاسود یمین اللہ فی ارضہ تشریف واکرام پر محمول ہے اسلئے کہ اگر یہہ اپنے ظاہر پہ چہوڑا جاوے تو اس سے محال لازم آئیگا پس اسیطرح اگر استوا استقرار وتمکن پر ترک کیا جاوے تو اس سے لازم آئیگا کہ متمکن جسم مماس عرش کے ساتہہ ہو یا تو اوسکی مثل یا اوس سے بڑا یا چہوٹا اور یہہ محال ہے اور جو چیز کہ محال کیطرف مؤدی ہو وہ محال ہے تعالی اللہ عن ذلک المقال امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ قول امام حجۃ الاسلام کا مثل قول اونکے شیخ ابو المعالی امام الحرمین رضی اللہ عنہ کے ہے اونہون نے یون کہا کہ اگر وہ کہین تمہین کون چیز ظاہر کی تاویل پہ باعث ہوئی تو ہم کہین گے وہ چیز باعث ہوئی جسنے تمہین مستعد کیا تاویل ظاہر پر ان قولون مین وھو معکم اینما کنتم اور حدیث قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن اور حدیث الحجر الاسود یمین اللہ فی ارضہ یعنی جس چیز نے ان اقوال کی تاویل کیطرف تمکو مجبور کیا اسلئے کہ انکا ظاہر عقلاً محال ہے اوسی چیز نے انکے غیر کی تاویل کی طرف ہمکو مجبور کیا اسلئے کہ اونکا ظاہر بہی عقل مین محال ہے جس سے ہمنے اللہ عزوجل کو پہچانا اور جسکے سبب سے تعلق تکلیف کا ہوا کیونکہ اعتقاد ظواہر سے تجسیم وحدوث وغیرہ لازم آتا ہے یہہ نقص سمات مخلوقین سے ہے اور خالق ملک قدوس پر جائز نہین جو کہ جلال وکمال کے ساتہہ موصوف ہے اور اوسکی مثل کوئی چیز نہین ہے اور نظیر ومثال سے پاک ہے امام الحرمین رضی اللہ عنہ سے بغداد مین کسی نے پوچہا کیا باری سبحانہ عرش پر ہے اونہون نے جواب دیا کہ اوسنے تو عرش کو ایک موتی سے پیدا کیا اور وہ بہ نسبت اوسکی قدرت کے ایک ذرے سے بہی نہایت کم ہے پہر وہ کیونکر اوسکا مستقر ہونے لگا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ انہون نے بہت عمدہ مختصر مسکت جواب دیا عرش اگرچہ ساری مخلوقات سے بڑا ہے پہر بہی وہ خالق عزوجل کی عظمت کے مقابلے مین کچہہ چیز نہین امام مفتی الانام عز الدین بن عبد السلام رضی اللہ عنہ نے اپنے عقیدۂ جلیلۂ نفیسۂ جمیلہ مین اعتقاد اہل حق کا مسائل اصول مین ذکر کیا معقول ومنقول کے دلائل سے اوسکو ثابت کیا اسکے بعد فرمایا کہ یہہ اشعری رحمہ اللہ اور سلف اور اہل طریقت وحقیقت کے اعتقاد سے بطور اجمال ہے اسکی نسبت تفصیل واضح کیطرف ایسی ہے جیسے قطرے کی نسبت دریاے زخار کیطرف امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ اہل طریقت وحقیقت سے مراد صوفیہ ہین وعقیدہ

مشہورہ معروفۃ بالفضیلۃ بحسن التصرف فی العلوم ونجابۃ الفروسیۃ فی میدان مبارزۃ الخصوم عقیدہ قدسیہ امام غزالی رضی اللہ عنہ کا جامع بلاغت وفصاحت ہے اوسکی ترکیب عجیبا واسلوب غریب ہے تھوڑے لفظون اور عمدہ عبارت مین بہت سے فوائد ہین اوسکے براہین قاطعہ ہین اسکے سوا اوسمین اور محاسن فائقہ معانی رائقہ ہین یہہ دونون عقیدے علمار فاضلین کے عمدہ عقائد مین سے ہین انکے سوا دو عقیدے اور اولیار عارفین کے عمدہ عقائد سے ہین ایک تو شیخ ابو عبد اللہ قرشی کا عقیدہ اور دوسرا عقیدہ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہم کا یہہ سب جو مینے اس فصل مین ذکر کیا یہہ عقیدہ ہے ہمارے ایمہ کا اولیار وعلمار رضی اللہ عنہم سے اور یہہ مذہب ہے سلف وخلف اہل سنت کا اس باب مین ہمارے ایمہ نے بڑی بڑی کتابین مبسوط ومختصر تصنیف کی ہین اور یہہ کتب معروف ومشہور ہین اونمین دلائل قاطعہ اور براہین ظاہرہ معقولات ومنقولات کے قائم کیے ہین اس کتاب مین اونکے بیان کرنے کی گنجائش نہین ہے بلکہ کثرت طعن ومجادلات اسکے لائق نہین کیونکہ یہہ کتاب تو اس لئے بنائی گئی ہے کہ ترقیق وتشویق ہو یعنی دل نرم ہو اوسمین رقت پیدا ہو عبادت کا شوق ہو لیکن جبکہ مینے اپنے ایمہ کے عقائد کو ذکر کیا تو مین اونکے ساتھہ اپنا عقیدہ بھی بطور اختصار وحذف دلائل اصولیین نظار ذکر کیے دیتا ہون فاقول وباللہ التوفیق ہم جس بات کے معتقد ہین وہ یہہ ہے کہ صفات کی حدیثین اپنے ظاہر پر نہین ہین اور اونکے لئے ایسی تاویلین ہین جو کہ اللہ تعالے کے جلال کے لایق ہین اور ہم کسی تاویل کو اونمین سے قطعاً معین نہین کرتے بلکہ اسکو علیم خبیر کے سپرد کرتے ہین جسکی مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ سمیع بصیر ہے اور اسیطرح ہم اعتقاد رکھتے ہین اوس چیز کا جسکے معتقد عرفار وعلمار عاملین ہین یعنی اللہ سبحانہ وتعالے عرش پر مستوی ہے جسطرح سے اوسنے کہا اور اوس معنی سے جسکا اوسنے ارادہ کیا ایسا استوار جو کہ حلول واستقرار وحرکت وانتقال سے منزہ ہے عرش اوسکا حامل نہین بلکہ عرش اور اوسکے اوٹھانے والے اوسکے لطف قدرت کے محمول ہین اوسکے حق مین یہہ نہین کہہ سکتے کہ وہ کہان تھا اور نہ یہہ کہ وہ کسطرح ہے نہ یہہ کہ وہ کب تھا اور اوسکے لئے نہ مکان ہے نہ زمان اور وہ اب اوسپر ہے جسپر پہلے تھا جہات واقطار وحدود ومقدار سے پاک ہے نہ کوئی چیز اوسمین حلول کرے نہ وہ کسی چیز مین حلول کرے ہر دن وہ ایک شان مین ہے اپنے افعال مین نہ اپنی ذات وصفات مین عقلا کی عقول کو اوسکی ذات مقدسہ اور صفات علیٰ کیطرف راہ نہین کہ اوسکی کنہ معرفت کا ادراک کرسکین وہ جانتا ہے جو اونکے آگے اور اونکے پیچھے ہے اونکا علم اوسکا احاطہ نہین کرسکتا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے نے عقائد کے معتمد مسائل کو تین قصیدون مین جمع کرکے کتاب الدرر مین درج کیا اونمین سے ایک قصیدہ جو کہ عقائد وغیرہ کا جامع تھا اوسکو فصل اخیر خاتمہ روض الریاحین مین ذکر کیا اور اوسی قصیدے پر کتاب ارشاد کو بھی ختم کیا اسلئے کہ وہ توحید وصحیح عقائد اور ذکر جنت ونار اور وعظ وتشویق زہاد وعباد پر مشتمل تھا روض الریاحین مین اس قصیدے کے پہلے تین قصیدے اور ذکر کیے ہین انمین سے پہلے قصیدہ مین جسکا نام راح الاسکار فی اجتلاء عرائس الانوار من بعض المعارف الابکار الغانیات للنظار من خلف الاستار الکاشفات الخمار للاولیاء الاخیار رضی اللہ عنہم ہے فضائل ومناقب اولیار اللہ کو بیان کیا ہے اور دوسرے قصیدے مین جسکا نام عقد الدر الاسنی علی جید المحسنی ہے علمار عاملین کے مناقب بیان کیے اور اونکی مدح کی ہے تیسرا قصیدہ جسکا نام معالی المسالک فی مدح المجذوب والسالک ہے اسمین مجذوب وسالک کی مدح کی ہے اور اونکے اقسام کو بیان کیا ہے ؏

فصل بیان مین اقسام مجذوب وسالک کے

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ یہہ چار قسم ہین پہلا سالک بعد جذب کے دوسرا مجذوب بعد سلوک کے تیسرا مجذوب غیر سالک چوتھا سالک غیر مجذوب شیوخ عارفین محققین طریقت کے نزدیک پہلی دو قسمون کے ساتھہ اقتدا ہوسکتا ہے نہ دو پچھلے کے ساتھہ اور نہایت صحیح اونکے نزدیک یہہ ہے کہ سالک بعد الجذب

افضل ہے مجذوب بعد السلوک سے اور جو شخص کہ سالک قبل جذبہ کے ہے وہ بڑی بڑی مشقتون کا متحمل ہوتا ہے جنکے ذکر مین طول ہے اور اونکا متحمل ہونا ہو سکتا ہے اور جو شخص کہ بعد جذبہ کے سالک ہے وہ محمول ہوتا ہے اور سیر سلوک سہل و آسان ہو جاتا ہے جذب کے معنی یہہ ہین کہ مجذوبون پر امر ملکوت سے ناگہان ایسی چیز آجاتی ہے کہ وہ اونکو اونکے نفوس سے لیلیتی ہے اور اونکی عقول کو کہو دیتی ہے یعنی پہر اونکو کسیطرح کا ہوش نہین رہتا ؎

نہ ہوش دین کے باقی رہی نہ دنیا کے	تیری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹہیری

اسی مضمون کو کسی شاعر عربی نے نظم کیا ہے ؎

وانی لالقاها ارید عتابها	واوعدها بالهجر ما طلع الفجر
فما هو الا ان اراها فجاءة	فابهت لا عرف لدی و لا نکر

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ یہی چار قسم کے لوگ اہل ذوق ہین جنکو حادی شوق نے مواطن قرب کیطرف ہانکا ہے اور رینے بوان لوگون مین تامل کیا تو انکو تین قسم دیکہا پہلی قسم تو صوفیہ کرام ہین یہہ لوگ اہل حب و شوق و حال و ذوق ہین اور یہہ مجذوب و سالک ہوتے ہین جنکی تفصیل بیان ہو چکی - دوسری قسم فقہا ہین جو کہ درس و تدریس اور بحث علم شریف مین مشغول رہتے ہین محاسن علم سے ہرطرح کے نقطہ لطیف دقیق المعنی نکالا کرتے ہین لیکن نہین ظاہر فقہ پر مجبور ہا اور ایک طرح کا ٹیس ہوتا ہے جبکہ احباب و اوطان کا ذکر کیا جاتا ہے تو اسمین بس کی وجہ یہ ہے کہ انکے دلون مین ایسے دنیا اور اونکی محبت کا زور نہین آتی جیسے کہ پہلی قسم کے دلون مین اوسوقت لینت و رقت پیدا ہوتی ہے تیسری قسم ان دونون قسمون کے درمیان مین متوسط ہے مراد توسط سے یہہ ہے کہ انہون نے قسم ثانی کے شغل یعنی علم کو قسم اول کے شغل کے ساتھہ کہ وہ زہد و ورع و عبادت ہے مزج کیا علم و عمل کے جامع ہوئے خوف و وجل نے انمین مداخلت کی انکے نرم دلون مین ہواے نجد کی لینت داخل ہوئی لیکن یہہ لینت اسطرح نہین جسطرح کہ قلوب صوفیہ کرام مین بہی ہوا کرتی ہے جو کہ خالع عذار ہین اور احباب و دیار کے ذکر سے جنکے وجد کرنے لگتے ہین اور اونکے دل حنین و انین کرتے ہین یہہ تیسری قسم متوسط دونون قسمون کے نزدیک طریقہ حسنہ محمودہ پر ہے طرفین کیطرف سے نہ انپر کوئی اعتراض ہے نہ انہین کسیطرح کی طعن اسی طریقے پر اکثر سلف صالح تہے یعنی انہون نے علم و عمل جو کہ ورع و زہد و انواع عبادت ہے یہہ طریقہ وسطی اگرچہ حسن مذکور کے ساتھہ مشہور ہے تو بہی طریقہ صوفیہ کرام کی برابر نہین ہوسکتا جو کہ جمال عالی اور حسن غالی کے ساتھہ معروف ہے اسلئے کہ وہ تو اللہ تعالےٰ کے لئے بالکل اپنے نفوس سے نکل گئے ہر مقدور کے ساتھہ راضی ہوئے ہر بلا پر صبر کیا زمرہ صوفیہ سے یہہ وہ لوگ ہین جو کہ صادقین و صدیقین ہین جیساکہ بعض نے کہا حقیقت محبت کی یہہ ہے کہ تو اپنا کل اوسکو ہبہ کردے جس سے تو محبت رکہتا ہے تاکہ تیرے لئے تجہہ سے کچھہ باقی نرہے دوسرے نے کہا کہ رضا سرور قلب ہے تلخی قضا سے بعض نے کہا اگر وہ مجہے دوزخ کے نیچے سے نیچے کے درکے مین کردے تو مین اوس شخص سے زیادہ راضی ہونگا جو کہ فردوس مین ہے دوسرے نے کہا راضی وہ شخص ہے جسکو مصیبت اسطرح خوش کرے جسطرح ادسکو نعمت خوش کرتی ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ جس شخص کو حق سبحانہ و تعالےٰ کیطرف سے جذب حاصل نہین ہوا اور نہ وہ اپنے نفس سے لیا گیا تو ایسے شخص کو اسپر قدرت نہین ہوتی کہ وہ اپنے صفات نفس سے نجات پاوے اور نہ اوسکو اللہ تبارک و تعالےٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے نہ ملک و ملکوت و مشاہدہ و تجلی صفات ذی العزت والجبروت پر اطلاع نصیب ہوتی ہے جو کہ اوس شخص کو حاصل ہوتی ہے جسے حی قیوم نے اپنی طرف جذب کیا اسلئے کہ اللہ تعالےٰ کے مواہب اور اوسکے فضل عظیم کے ساتھہ نہ کسی کسب کا قیاس ہوسکتا نہ کوئی عمل اوسکی برابری کرسکے پس سالک و طالب مجذوب مطلوب کی مثل نہین ہے اور نہ محب متعنی محبوب منعم کی برابر باعتبار عنایت اور انابت و ہدایت کے درمیان مین بڑا فرق ہے حق سبحانہ و تعالےٰ نے ان دونون کے درمیان عطا و نصیب مین تفاوت کیا ہے اور یہہ ارشاد فرمایا اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یهدی الیہ من ینیب جبکہ حق سبحانہ نے مجذوبون پر ناگہان امر عظیم کو نازل فرمایا جسنے اونکو ہول مین ڈالدیا تو اونکو اونکے نفوس سے لیلیا سو وہ بلا ہمتم اوسکے ساتھہ باقی رہی اور اونکے دلون کے پہاڑ ونکو ریزہ ریزہ کردیا اونکی بنا کو

توڑ ڈالا اوسکو ڈہا دیا پہر اونکی دوسری بنا کی جو کہ اکمل واجل واعلیٰ واتم ہے اور اونکو مذموم صفتون سے پاک اور کدورت سے صاف کیا اور خوب سے خوب زیور اور بہتر سے بہتر عادتون کے ساتہہ اونکو مزین کیا انکے دلونکو زندہ کیا آنکھونکو نوربخشا محاسن صفات محمودہ کے زیور سے اونکو زینت دی بعد اسکے کہ مساوی رذائل صفات مذمومہ سے اونکو پاک صاف کردیا جیسے آکینہ ۲ حسد ۳ ریا ۴ سمعہ ۵ عجب ۶ خیلا ر ۷ کبر ۸ غش ۹ غل ۱۰ محتاجی کا خوف ۱۱ سخط مقدور ۱۲ طلب علو وریاست ۱۳ محمدت ۱۴ محبت جاہ کی دنیا مین ۱۵ غضب ۱۶ حمیت ۱۷ انفت ۱۸ عداوت ۱۹ طمع ۲۰ بخل ۲۱ شح ۲۲ رغبت ورہبت مخلوق کی طرف سے ۲۳ اشر ۲۴ بطر ۲۵ مالدارونکی تعظیم فقیرونکی تحقیر ۲۶ حب دنیا ۲۷ فخر ومباہات وتنافس دنیا مین ۲۸ اپنے آپ کو بڑا سمجہہ کے خلق سے اعراض کرنا ۲۹ بیفائدہ باتون مین خوض کرنا ۳۰ کثرت کلام وصلف ۳۱ اختیار احوال ۳۲ تذلل ۳۳ تملق ۳۴ مداہنت ۳۵ مدح وذم مخلوق کی اور اوسکے لیے بناؤ کرنا ۳۶ حب مدح کی ایسے کام کے ساتہہ جسکو نہین کیا ۳۷ لوگون کے عیوب مین مشغول ہونا ۳۸ نعمتون کو بہولنا ۳۹ دل کا خالی ہونا حزن سے ۴۰ انقیاد ہوی ۴۱ اللہ تعالےٰ کے امور کی تدبیر مین ہوائے نفس کو شریک کرنا ۴۲ اقتحام اسام اللہ مین ۴۳ طاعت پر بہروسا کرنا ۴۴ مکر ۴۵ خیانت ۴۶ مخادعت ۴۷ حرص ۴۸ طول امل ۴۹ تجبر ۵۰ عزت نفس ۵۱ اللہ عزوجل کے امر کی مغالبت ۵۲ مخلوق سے انس اور سکون اونکی طرف اور اونپر بہروسا اور اون سے خوف ۵۳ طیش وعجلت ۵۴ قلت حیاء ۵۵ قلت رحمت ۵۶ اللہ تبارک وتعالےٰ کے مکر سے بیخوف ہونا ۵۷ غیبت ۵۸ نمیمہ ۵۹ کذب ۶۰ تصنع و نفاق ۶۱ مفلسی کا ڈر انکے سوا اور اوصاف رذیلہ جو کہ اللہ عزوجل سے اور حصول فضائل سے دور کرتے ہین رہے اوصاف محاسن جنکے ساتہہ اونکو مزین فرمایا سو وہ یہہ ہین ۱ توبہ ۲ تقوی ۳ قناعت ۴ زہد ۵ ورع ۶ توکل ۷ تفویض ۸ حسن نیت ۹ رؤیت منت ۱۰ خوف ۱۱ رجا ۱۲ صبر ۱۳ رضا ۱۴ احتساب ۱۵ احسان ۱۶ حسن ظن ۱۷ حسن خلق ۱۸ حسن طاعت ۱۹ صدق ۲۰ اخلاص ۲۱ محبت ۲۲ معرفت انکے سوا اور اوصاف و فضائل جو کہ اللہ تعالےٰ سے بندے کو قریب کرتے ہین اور مقامات عالیہ منازل رفیعہ پر پہونچاتے ہین سو جو شخص کہ بتوفیق آلہی مساوی رذیلہ مذکورہ سے پاک اور محاسن جمیلہ مذکورہ کے ساتہہ مزین ہوا یہہ وہی بندہ ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے منتخب کیا پسند فرمایا اسپر اوسیکو قدرت ہوتی ہے جسکی اللہ سبحانہ نے اعانت کی اور اپنی طرف جذب کیا اور اوسکا متولی ہوا اور اسکو اپنا قرب عنایت کیا حقیقت مین عباد الرحمن یہی لوگ ہین اور انکے سوا جیسے ہم لوگ سو یہہ ہوی وہوان کے بندے ہین اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون کی مدح فرمائی اور اونکو اپنے اسم شریف کی طرف منسوب کیا سو وہ پورے پورے شرف کو پہونچ گئے ٥

کفی شرفا انی مضاف الیکم		وانی بکم ادعی وارعی واعرف
اذا ہملوک الارض قوم تشرفوا		فلی شرف منکم اجل واشرف

فصل بیان مین جواب اعتراض کے جو کہ فقہانے بعض حکایات پر کیا ہے

حکایت بعض صالحین سے نقل کیا گیا ہے کہتے ہین کہ وہ ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ ہین انکی یہہ عادت تہی کہ شہرت کے خوف سے کسی شہر مین چند روز سے زیادہ نہین رہتے تہے جبکہ یہہ کسی شہر مین پہونچے تو اوسمین انکی شہرت ہوئی انہون نے چاہا کہ شہرت کو رفع کرین اور جو ضرر کہ اوسپر مترتب ہوگا اوسے دور کرین یہہ حمام مین گئے وہان دیکہا کہ بادشاہ کا بیٹا کپڑے اوتار کے حمامی کے پاس رکہہ گیا ہے پہر وہ کپڑون سے غافل ہوگیا انہون نے اونکو پہن لیا اور اونپر اپنے کپڑے پہن لئے اور آہستہ آہستہ حمام سے چلے تاکہ لوگ آجاوین اور انکو چوری کی نسبت کرین اور صلاح کی شہرت انسے زائل ہوجاوے پہر لوگ انسے آملے اور کپڑے چہین لئے اور انکو مارا اور شہر مین انکا نام حمام کا چور رکہدیا انہون نے اپنے نفس سے کہا کہ اب یہہ جگہہ رہنے کے لئے اچہی ہے اما م یافعی

رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے زعم کیا کہ یہہ فعل شرع مین جائز نہین ہے اسلئے کہ انہون نے اپنے نفس کو تہمت اور عقوبت کے لئے پیش کیا اور بوجوہ کثیرہ حرام فعل کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ بعض فقہانے بعض فقرا سے بعینہ اسی حکایت کا سوال کیا اور کہا کہ تم ظاہر فقہ سے کوئی ظاہر دلیل اسکے جواز پر قائم کرو اور جو نقرا ذکر کرتے ہین مین اوسکو قبول نہین کرونگا فقیر نے جواب دیا کہ تم جو دلیل طلب کرتے ہو سو وہ مشہور موجود ہے فقیہ نے پوچھا وہ کیا ہے فقیر نے کہا کیا جائز نہین ہے ظاہر فقہ مین کسی ضرورت کے وقت بعض محرمات کا استعمال جیسے نجاسات کا استعمال علاج مین فقیہ نے کہا ہان یہہ تو جائز ہے فقیر نے کہا تو پہر اس مسئلے مین بہی ایسا ہی ہے اونہون نے اس فعل حرام سے اپنے دل کا علاج کیا فقیہ معترف ہوئے اور کہا کہ یہہ جواب بعینہ فقہ ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مین اس جواب کو کچہہ زیادہ وضاحت سے بیان کرتا ہون یون کہین کہ جب یہہ بات جائز ہوئی کہ حرام چیز کے ساتہہ اجسام کا علاج اسقام سے کیا جاوے تو یہہ بہی جائز ہے کہ شئے ممنوع کے ساتہہ دلون کا علاج کیا جاوے جو کہ محل ہین معرفت و نور کے بلکہ یہہ اولی ہے اور ضد ورسے نہایت دور دل اور جسم کی بیماریون مین بڑا فرق ہے اسلئے کہ جسمون کا مرض تو نعمت و حسنات ہے اور دلونکی بیماریان نقمت و ہلکات ہین کہان ابدان کا ہلاک اور کہان ادیان کا ہلاک ادیان کے ہلاک مین تو ملک دیان کی خفگی رحمٰن سے دوری شیطان سے نزدیکی ہے رہی ابدان کی ہلاکی سو وہ ایسی نہین ہے اس سے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ قلب کا علاج ضرر شہرت وغیرہ کے مرض سے اولی وانسب ہے پہر امراض کا علاج نہین کیا جاتا مگر اون دواؤن سے جو کہ امراض کی ضد ہین مثلاً حرارت کا علاج برودت سے اور برودت کا حرارت سے سو خواص رضی اللہ عنہ نے اسیطرح شہرت صلاح کے مرض کا علاج شہرت طلاح کی دوا سے کیا یہہ بات کہلی ہوئی ہے زیادہ ایضاح کی محتاج نہین ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف قلب پر آگاہی فرماہی دی ہے کہ الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب یعنی ہوشیار رہو بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جبکہ وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے اور جبکہ وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے خبردار اور وہ دل ہے صحیحین مین اس حدیث کو اخراج کیا ہے ❊

حکایت ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ احمد بن الحواری کے شیخ مشغول القلب تہے احمد نے کثرت سے کہنا شروع کیا لے استاذ تنور گرم ہوگیا شیخ نے اونسے فرمایا کہ تو اوسمین گہس جا اور احمد نے یہہ عہد کیا تہا کہ کسی بات مین شیخ کی مخالفت نکرین ❊

که سالک بیخبر نبود ز راه و رسم منزلها	بمی سجاده رنگین کن گرت پیر مغان گوید

شیخ احمد حسب حکم شیخ تنور مین گہس گئے اور گہڑی بہر وہان ٹہیرے پہر شیخ نے حکم دیا کہ احمد کے پاس جاؤ لوگ گئے اونہون نے احمد کو نکالا کوئی چیز اونکی نہ جلی تہی اس حکایت کا بہی انکار کیا ہے جواب یہہ ہے کہ شیخ احمد نے اپنے یقین کی قوت سے یہہ بات جان لی کہ عہد مذکور کو رعایت کرنا اور اوسکے وفا مین قائم رہنا ہر خوفناک چیز کو اونسے دفع کر دیگا اللہ تعالے نے اونکو ایسے حال مین مشغول کر دیا کہ وہ آگ کی گرمی سے مستور ہوگئے بعض عارفین سے مروی ہے انہون نے کہا کہ الصادق تحت غفارہ صدقہ یعنی جبکہ وہ صدق سے مہالک کا مرتکب ہوتا ہے تو اوسکو اوسکا صدق ہلاک سے بچا لیتا ہے اور اللہ تعالے کے اذن سے وہ ہلاک منقلب بہ نجات ہو جاتا ہے اسی باب سے ہے یہہ آیت شریف قلنا یا نار کونی بردًا وسلامًا علی ابراھیم ❊

حکایت بعض صالحین نے مجردانہ حج کے لئے سفر کیا اور اللہ سبحانہ سے یہہ عہد کیا کہ کسی سے کچہہ نہ مانگین جب کچہہ راہ قطع کر چکے تو ایک مدت ٹہیرے رہے اونپر کچہہ فتوح نہ ہوئی چلنے سے عاجز ہوگئے پہر کہا کہ یہہ ضرورت کی حالت ہے اور اللہ تعالے نے فرماہی دیا ہے کہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکة یعنی اپنے ہاتہون ہلاکت مین نہ پڑو اور مین اگر سوال نکرونگا تو قافلے سے منقطع ہو جاؤنگا اور بسبب ضعف کے ہلاک ہو جاؤنگا یہہ ضعف عجز کو مودی ہوگا عجز انقطاع کو یہہ ہلاکت کو پہونچا دیگا پہر سوال کا عزم کیا جبکہ اسکا قصد کر چکے تو باطن سے ایک خطرہ اوٹہا اوسنے اس عزم سے اونکو روکدیا پہر کہا کہ مر جاؤن

مگر جو عہد کہ درمیان میرے اور اللہ تعالے کے ہے اوسے نہ توڑونگا اتنے مین قافلہ چلا گیا اور یہہ رہگئے انہون نے قبلے کیطرف مونہہ کیا اور لیٹ گئے موت
کا انتظار کرنے لگے یہہ اس حال مین تہے کہ ناگاہ ایک سوار انکے سرپہ آکہڑا ہوا اوسکے پاس ایک چہاگل تہی اوسنے انکو پانی پلایا اور انکی ضرورت کو رفع کیا اور
انسے کہا تو قافلہ چاہتا ہے انہون نے کہا مین کہان اور قافلہ کہان سوار نے انسے کہا کہ کہڑا ہو وہ انکے ساتہہ چند قدم چلا پہر انسے کہا کہ تو یہان ٹہیر قافلہ تیرے
پاس آجاویگا یہہ ٹہیر گئے دیکہتے ہین کہ ناگاہ قافلہ انکے پیچہے سے چلا آرہا ہے امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اس حکایت کا جواب بلا فرق وہی جواب
ہے جو کہ مینے اس سے پہلے کی حکایت کا جواب دیا ہے حاصل یہہ ہے کہ جو بات علم ظاہر کے مخالف ان لوگون سے ذکر کی گئی اوسکے لئے محمل ہین اونمین سے
ایک یہہ ہے کہ ہم تسلیم نہین کرتے کہ وہ اونکی طرف منسوب ہو یہانتک کہ وہ اونسے صحیح ہو دوسرا یہہ ہے کہ صحت کے بعد اوس بات کی ایسی تاویل تلاش کیجاوے
جو کہ علم ظاہر کے موافق ہو اور جبکہ کوئی تاویل نہ ملے تو یون کہین کہ شاید اوسکے لئے باطن مین کوئی تاویل ہو جسکو علماء باطن عارفین باللہ جانتے ہون اور
اسوقت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ یاد کرین جو کہ خضر علیہ السلام کے ساتہہ واقع ہوا تیسرا محمل یہہ ہے کہ اوس بات کا صدور اونسے سکر وغیبت کے حال مین
ہوا ہو اور جو شخص کہ مباح نشے سے مست ہو وہ اوس حالت مین غیر مکلف ہوتا ہے پس ان مخارج کے بعد اون لوگون کیساتہہ بدگمانی کرنا دلیل عدم توفیق کی
ہے نعوذ باللہ تعالے من الخذلان وسوء القضاء ومن جمیع انواع البلاء امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اس سب کے بعد مین کہتا
ہون اللہ تعالے تمکو اور مجہکو رحم کرے تم یہہ بات جان رکہو کہ جس شخص کا دل فقراء صالحین وصدیقین کے احوال کے ایمان سے اور اونکی محبت سے
بہرا ہوا ہے اور اوسکو اونکی چال طریق کا بہی علم ہے وہ تو جو کچہہ اونسے سنے گا اوسکی تسلیم کریگا اور جو ایسی باتین اونسے منقول ہین کہ ظاہر یا اونکا محمل نہین
ہو سکتا تو وہ اونکو محامل صحیحہ پر حمل کریگا اور ایسی تاویل کریگا جو کہ اونکے احوال ملیحہ کے لائق ہوگی منجملہ تاویلون کے یہی تین تاویلین ہین جنکا ذکر ہوچکا
اور جو شخص کہ اونکے احوال کو نہین جانتا نہ اوسنے اونکے پینے کی چیز سے پیا نہ اونکے چکہنے کی چیز سے چکہا نہ اوسکو اونکے علوم وطریق پر اطلاع ہوئی نہ اونکی
صحبت سے فیضیاب ہوا نہ حسن ظن کامل طور پر اونکے ساتہہ نصیب ہوا وہ بلاشک اگر توفیق الٰہی نے اوسکی دستگیری نہ کی تو اون کے اقوال وافعال واحوال
کو اونپر انکار کریگا اللھم ارزقنا حسن الظن باولیائك وصالحی عبادك الذین رضیت عنھم ورضوا عنك امین یا رب العالمین اور جو لوگ
کہ صوفیہ کرام سے ایسے ہین جنکی تکفیر مین اختلاف ہے سو اونمین میرا مذہب توقف ہے اور اونکے امر کو اللہ تعالے کیطرف سونپنا ہے میری راے مین اون کے
کلام کے مطالعہ کرنے مین کوئی مصلحت نہین ہے خصوصاً اوس شخص کو تو ہرگز مطالعہ نکرنا چاہیئے جسکے نزدیک قواعد شرع کی تحقیق نہین ہے اور معرفت اصل کے
بدون فرع کے اوسکو حاصل نہین ہوئی ہے واسأل اللہ الکریم التوفیق لما یحب ویرضی والعفو والعافیة والمعافاة الدائمة فی الدین والدنیا
والآخرة لی ولاحبابی والمسلمین اجمعین امین ٭

شیخ علی کردی رضی اللہ عنہ کی حکایت مین یہہ بات گزری ہے کہ اونمین سے بہت لوگ ایسے ہوئے جنہون نے تستر مین درمیان وَلہ وتجرید کے جمع کیا گونکو
دہم مین ڈالا کہ وہ نماز نہین پڑہتے روزہ نہین رکہتے شرمگاہ کہولے پہرتے ہین تاکہ اونسے بدگمانی ہو صلاح کیطرف اونکو منسوب نکرین حالانکہ وہ باطن مین
نماز بہی پڑہتے ہین روزہ بہی رکہتے ہین معاملہ اونکے اور اللہ تعالے کے درمیان ہین ہے انہین سے بہت لوگ دیکہے گئے کہ وہ خلوت مین نماز پڑہتے ہین لوگون
مین نہین پڑہتے سو یہہ بات صحیح ہے ان لوگون کا ایک مذہب معروف ہے برائیون کو ظاہر کرتے ہین بہلائیون کو چہپاتے ہین انہین کا ایک بہی پروا نہین کرتا
کہ خلق مین زندیق ہو جبکہ وہ اللہ تعالے کے نزدیک صدیق ہے اسلئے کہ یہہ لوگ ہمیشہ اس بات مین مبالغہ کرتے رہتے ہین کہ مخلوق کا دکہاوا دور کرین اونکے
دلون سے اپنے تئین گرادین اونکے مدح وذم کی کچہہ پروا نہو یہہ اسلئے کرتے ہین کہ کمال اخلاص حاصل کرین نفوس کو شوائب شرک خفی سے بچاوین کہ جس سے سوائے
خواص کے اور کوئی نہین بچ سکتا انہین سے بعض ایسے لوگ ہین کہ لوگون مین نماز پڑہتے ہین اور نماز مین دکہائی نہین دیتے بلکہ اپنے احوال کے سبب سے لوگونسے

حجاب مین ہوجاتے ہین انکے ایسے اطوار ہین کہ عقل کے پرے ہین عقول سے اونکا ادراک نہین ہوسکتا نورہی سے اونکا ادراک ہوتا ہے عارف لوگ اون کو پہچانتے ہین ؛

مین نے بعض اہل علم ظاہر سے یہہ بات سنی کہ کوئی فقیہ کسی فقیر پر بعض اشیاء معقولہ کا انکار کیا کرتے تہے فقیر نے کہا اے فقیہ بیشک یہان ایسی چیزین ہین کہ وہ عقل سے پرے ہین تم دیکہو اب تم مجہے کہان دیکہتے ہو فقیہ نے دیکہا تو ناگاہ وہ فقیر ہوا مین تہے اور اپنی جگہہ مین بہی تہے ؛

اسی طرح بعض اہل علم نے مجہے خبر دی کہ ایک صالح آدمی تہے اونکو نماز پڑہتے نہین دیکہتے تہے ایک دن نماز کی تکبیر کہی گئی اور وہ بیٹہے ہوئے تہے بعض فقہار نے اونسے کہا کہ کہڑا ہو جماعت کے ساتہہ نماز پڑہ یہہ بات بطور انکار اون سے کہی وہ کہڑے ہوئے جماعت کے ساتہہ تکبیر تحریمہ کہی پہلی رکعت پڑہی فقیہ منکر اونکے برابر تہے اونکی طرف دیکہتے تہے جب دوسری رکعت مین کہڑے ہوئے تو فقیہ نے اونکی طرف نظر کی دیکہا کہ اونکی جگہہ اور کوئی نماز پڑہ رہا ہے فقیہ کو اس سے تعجب ہوا تیسری رکعت مین اونکی جگہہ تیسرے آدمی کو دیکہا فقیہ کو اور زیادہ تعجب ہوا چوتہی رکعت مین چوتہے آدمی کو دیکہا کہ وہ اون تین آدمیون کے سوا تہا فقیہ کو نہایت ہی تعجب ہوا جب سلام پہیرا تو فقیہ نے التفات کیا دیکہا کہ جنپر انہون نے انکار کیا تہا وہ اپنی جگہہ بیٹہے ہوئے ہین اور اون تین آدمیون سے اونکے پاس کوئی بہی نہین ہے اس سے فقیہ متحیر ہوئے فقیر مولہ نے اونکی طرف دیکہا پہر ہنس دیا اور کہا اے فقیہ یہہ نماز چار آدمیون مین سے کونسے نے تمہارے ساتہہ پڑہی تمام ہوا کلام بعض اہل علم کا ؛

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین مینے سُنا ہے کہ مثل اس قصے کے بعض فقہار کے ساتہہ قضیب البان رضی اللہ عنہ سے بہی صادر ہوا اور اسی بات سے یہہ قصہ ہے مجہے یہہ بات پہونچی کہ شیخ معظم کبیر الشان معروف بمفرج رضی اللہ عنہ اہل صعید سے تہے انکے بعض اصحاب نے انکو عرفہ کے دن عرفات مین دیکہا اور دوسرے شخص نے انکے اصحاب مین سے انکو انکے مکان مین دیکہا وہ شخص اوس دن تمام روز انکے پاس رہا انسے جدا نہوا پہر ہر ایک نے دوسرے سے اسکا ذکر کیا آپسمین نزاع ہوا ہر ایک نے اپنی اپنی بی بی کی طلاق کی قسم کہائی کہ بات وہی ہے جو اوسنے ذکر کی پہر جہگڑتے ہوئے شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئے ہر ایک نے اپنی قسم کا ذکر کیا شیخ نے اونکو اونکی حالت پر برقرار رکہا اور ہر ایک کو اوسکی بی بی پر باقی رکہا شیخ صفی الدین بن ابی المنصور رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے شیخ مفرج رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ آپنے اس قضیہ مین دونون شخصون کی قسم نہ ٹوٹنے کا حکم دیا باوجود اسکے کہ اونمین سے ایک کا سچا ہونا دوسرے کی قسم ٹوٹنے کا موجب ہے اور میرے پوچہتے وقت ہمارے ساتہہ ایک جماعت تہی اوسمین معتبر آدمی تہے اونکو علم کی معرفت تہی شیخ نے ہم سے فرمایا کہو یعنی اس مسئلے مین گفتگو کرو یہہ ہمکو اونکا اذن تہا کہ ہم اس حکم کے سر مین کلام کرین ہر ایک نے اونمین سے وجہ غیر کافی بیان کی اور مجہے یہہ مسئلہ واضح ہو گیا تہا شیخ نے اسکے ایضاح کا میری طرف اشارہ کیا مینے کہا کہ ولی جبکہ اپنی ولایت مین کامل اور اپنی روحانیت مین تصرف کرنے کی قدرت اوسکو حاصل ہو جاتی ہے تو اوسے اتنی قدرت عنایت کیجاتی ہے کہ وہ وقت واحد جہات متعددہ مین بحسب ارادہ متعدد صورتون مین متصور ہو سکتا ہے سو جو صورت کہ اوس شخص کے لئے ظاہر ہوئی جسنے اونکو عرفات مین دیکہا وہ حق ہے اور وہ صورت جسکو دوسرے شخص نے اوسوقت اونکے مکان مین دیکہا وہی حق ہے پس ہر شخص اپنی قسم مین سچا ہے شیخ مفرج رحمہ اللہ نے فرمایا یہی صحیح ہے یعنی جو لوگ کہ امر شیخ مین تنازع کرتے تہے اور شیخ نے اونمین فیصلہ کیا اور مینے صورت حکم کو واضح کیا اسکی صحت کیطرف اشارہ کیا رضی اللہ عنہ امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ یہہ جواب اون قصون کے اشکال کو واضح کرتا ہے جو کہ اس قصے کی مثل ہین جیسا کہ اون چار آدمیون کا قضیہ جنہون نے ایک نماز پڑہی اور اونمین سے ہر ایک نے ایک ایک رکعت کو اور اوس ایک شخص کا قضیہ جسکو فقیہ نے وقت واحد مین ہوا اور زمین مین دیکہا اور اوس شخص کا قضیہ جو کہ سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صورت مین کلام کرتا تہا اور حاضرین گمان کرتے تہے کہ وہ سہل ہین حالانکہ سہل اوسوقت اپنے گہر مین تہے یہہ حکایت گزر چکی اسکے سوا اور قصے جو کہ

غیر عارفین باللہ تعالے پر مشکل ہوتے ہین وہ سب اس جواب سے واضح ہوگئے رہے عارف باللہ لوگ سو اونپر کچھہ مشکل نہین اور جن مجمہ ہین کو کہ وہ
دیکھتے ہین یہہ تجربہ حسن اعتقاد سے اونکو نہین روکتی جیسا کہ مولانا شیخ شہاب الدین سہروردی کا قصہ گزر چکا کہ وہ شیخ علی کردی رضی اللہ عنہ کی ملاقات
کے لئے تشریف لیگئے اور اونکے متطفل ہوئے باوجود اسکے کہ شیخ شہاب الدین استاذ امام شیخ شیوخ اسلام امام طریقت جامع شریعت و حقیقت علم و عمل و
مقام و حال و سلوک و ذوق و کشف و تحقیق مین تھا اور جلیل القدر عالی منزلت وحید دہر فرید عصر تھے اور شیخ علی ستر کھولے ہوئے اونکے سامنے ہوئے
اسکے سوا ترک صلوۃ وغیرہ کی طرف بھی منسوب تھے باایں ہمہ ان سب باتون نے شیخ کو اونکی ملاقات سے باز نہ رکھا اسلئے کہ شیخ نے اونمین ولایت کو پہچان لیا تھا
جسکے ساتھ عنایت سابق ہو چکی تھی سو تجھپر اور مجھپر اللہ تعالے رحم فرماوے تو دیکھہ اس شیخ کے حسن اعتقاد کو اونکی تواضع و محاسن آداب کو اونکی سرعت ملاقات
کو باوجود اسکے کہ جو شخص آتا ہے اوسکا حق یہہ ہے کہ اوسکی زیارت کرین نہ یہہ کہ وہ خود زیارت کو آوے اور تو بہت سے لوگون کو دیکھہ کہ وہ شیخ علی جیسے
آدمی مین کسطرح طعن کرتے ہین اور زندقت و فجور کیطرف اونکو منسوب کرتے ہین مگر جن لوگون کو اللہ تعالے نے توفیق عنایت فرمائی ہے وہ اونکے معتقد ہین
گو اونکو اسطرح نہین پہچانتے جسطرح کہ عارف باللہ لوگ اونکو جانتے پہچانتے ہین مینے بلاد یمن مین بعض فقہاء کبار سے سنا اور اونہون نے ایک شخص کا جو یمن
و مولمین مشہور ہین عدن سے ذکر کیا وہ شیخ ریحان ہین انکا ذکر اس کتاب مین گزر چکا انکی بعض کرامات کا ذکر بھی مین نے کردیا وہ فقیہ فرماتے ہین کہ مینے
شیخ ریحان کو بعض باتین جو کہ ظاہر شرع مین منکر ہین کھلم کھلا کرتے دیکھا اپنے جی مین کہا کہ اس فاعل تارک کو تو دیکھہ کہ اسے لوگ صالح کہتے ہین یہہ کیونکر
ان منکرات محرمات پر اقدام کرتا ہے جبکہ رات ہوئی تو میرا گھر آگ سے جلگیا تمام ہوا کلام فقیہ کا امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ اہل تولہ و تجربہ سے ثابت
سے ہین اونکی گنتی حصر مین نہین آسکتی نہ اونکی کرامات و مجد کا شمار ہوسکتا ہے لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص اونمین سے نہین ہے وہ اپنے تئین اونکے
مشابہ کرتا ہے اور جو کہ اون سے خارج ہے وہ تزویر کرکے اپنے نفس کو اونکے ساتھ داخل کرتا ہے کیونکہ ہمیشہ لوگون مین کاذب صادق طالع فاسق صدیق
زندیق ہوتے چلے آئے ہین اگر تو کہے کہ ایسی بری صفتون مین لوگون کا اختلاف ہے اسمین التباس ہوگا سو جو شخص کہ نہین جانتا ہے وہ کیونکر اعتقاد کرے
دو گروہ مین سے کسطرف رجوع ہو اور کسکا اعتقاد نفع کے لئے سودمند ہے اسکا کیا جواب ہے تو مین کہونگا کہ اسکا جواب بسوط و مختصر دونون طرح
میرے لئے ظاہر ہوگیا ہے جواب بسوط یہہ ہے تو جان رکھہ اللہ تعالے تجھے اور مجھے اوس طریقے کی توفیق دے جو کہ دونون مین سے اچھا ہے اور ہم سبکو
خیر فریقین سے کرے جنکے حق مین علیم خبیر نے ارشاد فرمایا ہے فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر یعنی گروہ دو ہی ہین ایک جنت مین اور ایک دوزخ
مین بیشک مسلمانون کے ساتھ حسن ظن رکھنا قطع نظر صالحین سے ایک باب کبیر ہے ابواب خیر و نفع سے جلب و دفع مین یعنی حیات و ممات مین ایسے امور
کا حاصل کرنا جو کہ محبوب و محمود ہین اور ایسی باتون کا دفع کرنا جو کہ مکروہ و مذموم ہین سو اسکا مدار اسی حسن ظن پر ہے پس جو شخص کہ خیر کے ساتھ موصوف
ہو اوسکے نزدیک یہہ امر مشہور و معروف ہے لیکن ہم سے یہہ نہین ہوسکتا کہ ہم ہر ایک کے ساتھ اعتقاد رکھنے کا مطلقاً کہدین بلکہ تفصیل ضرور ہے
اسلئے کہ اسمین التباس واقع ہوتا ہے پھر اس باب مین تفصیل کرنا سو اسمین دشواری و باریکی ہے کیونکہ بواطن خلق پر سوائے حق سبحانہ و تعالے کے
اور کسیکو اطلاع نہین ہوسکتی یا جس کسیکو اللہ تعالے اسپر اطلاع دیدے لیکن جسقدر کہ مجھے ظاہر ہوا اور اوسکی تقریر کے لئے میرا سینہ کھلا اوسقدر
مین اس باب مین کہتا ہون اور اللہ تعالے سے توفیق صواب کا راغب ہون اوسی سے مدد چاہتا ہون اوسیکی طرف اپنے کام کو سونپتا ہون اوسی
کیطرف اس باب مین رجوع ہوتا ہون جو میرا ارادہ ہے اوسمین اوسی پر اعتماد کرتا ہون ہر واضح و مشتبہ امر مین اپنے حول و قوت سے بری ہوتا ہون مگر اللہ سبحانہ
کے ساتھ وہ مجھے بس ہے اور وہی ہے اچھا کام بنانیوالا سو مین کہتا ہون اور اللہ سبحانہ سے توفیق چاہتا ہون کہ لوگ دو قسم پر ہین ایک تو معتقد
قاف کے زیر سے دوسرے معتقد قاف کے زبر سے پہلی قسم کے لوگ بھی دو قسم پر ہین ایک تو وہ ہین جو کہ اللہ تعالے کے نور سے دیکھتے ہین دوسرے وہ ہین

جو نہین دیکھتے پہلی قسم کے دوسری قسم کے لوگ بہی دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جو چیز ظاہر شرع مین بُری ہے وہ اوسکا ارتکاب کرتے ہین جان بوجہہ
کر اوسپر مصر ہین دوسرے وہ ہین جو ایسے نہین ہین تقسیم اول سے پہلی قسم کے لوگ یعنی وہ معتقِد جو کہ اللہ عز وجل کے نور سے دیکھتے ہین سو اس قسم کے لوگ
اپنے اعتقاد مین خود حاکم ہین کسی کے محکوم نہین ہین اسلیے کہ وہ خود جانتے ہین کہ کس شخص کا معتقد ہونا چاہیے اور کسکا نہ ہونا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالےٰ
نے اپنے احسان و کرم و فضل سے اونکو معلوم کرا دیا ہے اور دوسری قسم پہلی تقسیم کے لوگ یعنی ایسے معتقِد کہ اونکے لیے اللہ عز وجل کیطرف سے نور
نہین ہے جس سے دیکھین جیسے ہماری مثل لوگ ہم اللہ تعالےٰ سے چاہتے ہین کہ جو لوگ اوسکے نزدیک آو بہگت والے ہین بطفیل اونکی جاہ کے ہمپر اپنا کرم
فرماوے اس قسم کے لوگون مین کلام کرنے کا حکم باختلاف قسم ثانی مختلف ہوتا ہے یعنی معتقَد قاف کے زبر سے سو قسم ثانی اس دوسری قسم کے یعنی جو
لوگ کہ منکر شرعی کے مرتکب نہین ہین انکے ساتہہ مطلقاً حسن ظن رکہنا چاہیے اور قسم اول اس قسم ثانی کی یعنی وہ لوگ کہ منکر شرعی کے مرتکب ہین انکی تین
قسمین ہین پہلی قسم وہ لوگ ہین کہ عارفین معروفین بنور وعلم باطن اونکے ساتہہ اعتقاد رکہتے ہین سو اونکی مثل اور ونکو بہی چاہیے کہ اونکے معتقد ہون
دوسری قسم وہ ہین کہ یہہ لوگ اونکے معتقد نہین ہین تو ہمکو چاہیے کہ ہم بہی دو وجہ سے اونکے معتقد نہون ایک وجہ تو یہہ ہے کہ وہ منکر شرعی کے مرتکب ہین
دوسری عدم اعتقاد مین عارفین مذکورین کی موافقت ہے تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ ہم نہین جانتے کہ عارفین اونکے معتقد ہین یا نہین سو یہہ لوگ
دو قسم ہین ایک تو وہ ہین جنسے کوئی خرق عادت ظاہر نہین ہوئی انکے ساتہہ ہمکو سوء ظن ہے اسلیے کہ منکر شرعی کے ارتکاب پر اونکو اصرار ہے باوجود
اسکے نہ کوئی کرامت اون سے ظاہر ہوئی نہ عارفین کا اعتقاد اونکے ساتہہ معلوم ہوا کہ یہہ دونون باتین اوس اصرار کا معارضہ کرتین دوسری قسم
وہ لوگ ہین کہ کوئی خرق عادت اونسے ظاہر ہوئی سو انکی تین قسمین ہین ایک وہ لوگ ہین کہ دیانت و طاعت و عبادت کے ساتہہ معروف و مشہور ہین یعنی
معرفت جو کہ ظن مؤکد کی موجب ہے بہت مدت کے اختلاط سے معلوم ہوئی ہے یا اسکے سوا اور اس باب سے جو کہ ظن قوی کی موجب ہین سو انکے ہم معتقد
ہین اسلیے کہ انمین کرامت و دین دونون جمع ہین اور منکر شرعی کی نسبت جو اونکی طرف کی گئی ہے ہم کہین گے احتمال ہے کہ اوسکے لیے باطن کوئی مخرج ہو
کہ ہمکو اوسکا علم نہین ہے جیسا کہ خضر علیہ السلام کے لیے موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین ایک مخرج تہا دوسری قسم وہ لوگ ہین کہ فسق یا سحر یا کہانت کیساتہہ معروف ہین
سو ہم انکے ساتہہ بدگمانی کرتے ہین اور انمین قدح انپر انکار کرتے ہین اسلیے کہ انمین نہ دین ہے نہ کرامت ہے دونون باتین انسے مفقود ہین کیونکہ جو چیز انہون نے
ظاہر کی ہے وہ کرامت نہین ہے بلکہ سحر و کہانت ہے جو کہ ہر ولی شیطان کے ہاتہہ پر ظاہر ہوا کرتا ہے نعوذ باللہ منہ کرامت اوسی کے ہاتہہ پر ظاہر
ہوتی ہے جو کہ رحمن تبارک و تعالےٰ کا ولی ہے ساحر کاہن کو دین سے کسی طرح کا علاقہ نہین اور بعض سحر تو کبہی کفر ہو جاتا ہے اسیطرح وہ منجم بلکہ یہہ اعتقاد ہے
کہ ستارے بذاتہا مؤثر ہین اور وہ طبیب جو یہہ اعتقاد رکہتا ہے کہ طبائع بذاتہا مؤثر ہین یہہ دونون کافر ہین نسأل اللہ الکریم العافیۃ فی الدین
والدنیا والآخرۃ لنا ولجمیع المسلمین آمین تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ باوجود ظہور خرق عادت اور ارتکاب منکر شرعی کے دیانت وغیرہ اونکی
نہین آئین وہ مجہول الحال ہین سو ایسے لوگون مین ہم توقف کرینگے خوب غور و فکر کرینگے اونکو آزماوینگے اونکے ساتہہ مباحثہ کرینگے ہم انکے اقوال افعال اعمال
احوال کی جستجو کرینگے اسلیے کہ یہان فضیلت و رذیلت دونون آپسمین متعارض ہین یعنی خرق عادت مین تو کرامت کا احتمال ہے اور منکر شرعی ملامت کا
مقتضی ہے لیکن بحث کرنے آزمانے بیٹہنے اوٹہنے مین اونکے ساتہہ ادب کی ملازمت کرینگے پہر جب ہمارے لیے ایسی بات ظاہر ہو گی جو کہ حکم احد القسمین
مذکورین کے ساتہہ الحاق کرنے کی مقتضی ہو گی تو ہم اونکو اوس قسم کے حکم کے ساتہہ ملحق کرینگے اور اوسی کے موافق اونکے ساتہہ معاملہ بہی کرینگے اور
جو ہمارے لیے کچہہ ظاہر نہوا تو اوس منکر کو دیکہین گے جسمین وہ مبتلا ہین اسکی دو قسمین ہین ایک فاحش دوسرا غیر فاحش اگر وہ منکر فاحش ہے تو ہم اونسے
دور رہین گے یہانتک کہ ہمکو وہ بات ظاہر ہو جو کہ قرب کی مقتضی ہے کیونکہ ہمکو ظاہر مین منکر کا یقین ہے رہی کرامت سو ظاہر و باطن مین ہمکو اوسمین

شک ہے اور اگر وہ منکر فاحش نہین ہے تو ہم اونسے قریب ہونگے یہانتک کہ کوئی چیز مقتضی بُعد ہمارے لئے ظاہر ہو اسواسطے کہ کرامت تو محتمل ہے اور مسلمانون کے ساتھ نیک گمان رکھنا مندوب الیہ ہے رہا تھوڑا سا منکر سو اوس سے نہین بچتے مگر تھوڑے طبیب خالص کا میسر آنا نہایت ہی نادر ہے اسی باب مین کسی شاعر نے کہا ہے ؎

یخبث بعض ویطیب بعض	من لک بالمحض ولیس محض

یہہ دس قسم کے لوگ بعد اسقاط مکرر کے ثابت ہوئے ایک قسم اور باقی رہی وہ ہر مجہول الحال ہے کہ بغیر ظہور منکر شرعی کے کوئی خرق عادت اوس سے ظاہر ہو سو جب تک کہ کوئی قادح ہمکو ظاہر نہوگا تب تک ہم اوسکے ساتھ حسن ظن رکھین گے اور یہہ ساری خرق عادت جسکا ذکر ہوا جب ہے کہ اسکا حصول تحدی و دعوی کے ساتھ نہو جیسا کہ فصل کرامات اولیا مین شرط و تفصیل و استثنا کا بیان گزرچکا اور جس شخص مین مدح و قدح کے موجب متعارض اور دونون برابر ہون اور ایک کی دوسرے پر ترجیح نہو اور ہمکو اوسمین شک ہو اور اوسکا حال ہمپر مخفی ہو تو ہم اوس شخص مین توقف کرینگے اوسمین صلاح و طلاح و مدح و قدح و اعتقاد و انتقاد کے ساتھ حکم نکرینگے بلکہ اوسکا امر علیم خبیر کیطرف سپرد کرینگے جسکی مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ سمیع و بصیر ہے یہہ وہ جواب ہے جو مجھے ظاہر ہوا واللہ اعلم بالصواب رہا جواب مختصر سو وہ یہہ ہے کہ ہم کہین لوگ تین قسم پر ہین پہلی قسم وہ ہے جسکے ساتھ ہم اعتقاد رکھتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسکے ساتھ ہم اعتقاد نہین رکھتے تیسری قسم وہ ہے جسمین ہم توقف کرتے ہین پہلی قسم کے تین وجہ سے معتقد ہین پہلی وجہ یہہ ہے کہ اہل علم باطن اوسکے معتقد ہین کسی صفت پر ہو دوسری وجہ یہہ ہے کہ وہ منکر ظاہر پر اصرار نہین کرتا تیسری وجہ یہہ ہے کہ اوسمین دیانت و کرامت بشرطہما مجتمع ہین باوجود اسکے کہ بعض تو ہنر مصر ہے جو کہ ظاہر شرع مین منکر ہین دوسری قسم کے تین باتون کے جمع ہونے سے معتقد نہین ہین پہلی یہہ ہے کہ وہ جان بوجھکر منکر ظاہر شرع پر مصر ہے دوسری یہہ ہے کہ کوئی خرق عادت اوس سے ظاہر نہین ہوا تیسری یہہ ہے کہ ہمکو علم نہین کہ اہل علم باطن اوسکے معتقد ہین تیسری قسم مین ہم توقف کرتے ہین اسلئے کہ اوسمین تین باتین جمع ہین پہلی ظہور خرق عادت کا اوس سے دوسری ہمکو اوسکا حال معلوم نہین تیسری جان بوجھ کے منکر مذکور پر مصر ہے ہم اوسکے حال کی چھان بین کرین اور اوس سے مباحثہ کرین اگر ہمکو کوئی ایسی بات ظاہر ہوئی جو کہ صلاح یا طلاح کی مقتضی ہے تو ہم اوسی کے موافق اوسکے ساتھ برتاؤ کرینگے اور جو ایسی بات ظاہر نہوئی تو جس منکر پر وہ مصر ہے اوسمین نظر کرینگے اگر وہ منکر فاحش ہے تو اوس سے علحدگی اختیار کرینگے اور جو فاحش نہین ہے تو اوس سے میل جول رکھین گے واللہ اعلم یہہ پہلی تقریر کا مختصر ہے اوس سے قریب ساتوین حصے کے ہے باوجود اسکے کہ اسمین اوسکے سب احکام کا استیعاب ہو گیا مجہول الحال ہین جو یہہ مینے ذکر کیا کہ جب ہمکو اوسکا حال ظاہر نہو تو ہم اوس سے الگ رہین یا مخالطت کرین بنا بر فحش و منکر و عدم فحش کے سو یہہ بطور ظاہر کے کہا ہے ورنہ ولی صدیق صادق ساحر زندیق کا بن فاسق سے چھپ نہین سکتا بلکہ وہ اس سے بادنی مخالطت پہچان لیا جاتا ہے بلکہ مجرد [illegible] کے معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ مقربین و ابرار کا بانا زنادقہ و فجار کے بانے کی مثل نہین ہوتا یہہ دیکھنے سے پہچان لیا جاتا ہے اور اونکے آداب و برکات و سکون و حرکات انکے آداب و برکات و سکون و حرکات کے مثل نہین ہوتے یہہ بات مخالطت سے معلوم ہو جاتی ہے اگر کوئی خبیث جسقدر اوس سے ہو سکے لباس پاک صاف پہن بیوے تو ضرور ہے کہ اوسکے باطن سے ایسی چیز مترشح ہوگی جو کہ اوسکی خبیث بدبو کے درمیان اور عمدہ خوشبو کے درمیان مین تمیز کریگی اوسکے باطن سے تو فجور کی بدبو نکلے گی اور اپنے جلیس کو جلا دیگی جیسا کہ بھٹی دہونکنے والا آگ سے جلا دیتا ہے اور اسکے باطن سے مشک [illegible] کی خوشبو مہکے گی اور اسکے جلیس کو ایسی خوشبو آئیگی جیسے عطار سے آتی ہے جو کہ مشک اوٹھائے پھرتا ہے ؎

الیکم تلقی طیبکم فیطیب	یکون اجاجا دونکم فاذا انتہی

اگر بدصورت بوڑھی عورت ہر قسم کے قیمتی بھاری زیور و لباس سے آراستہ ہو تو وہ خوبصورت نازنین عورت کے مشابہ نہین ہو سکتی گو اوسپر زیور و لباس

کچھ بھی نہو ع حاجت مشاطہ نیست روے دل آرام را ۔ کہان سراب کا دہوکا اور کہان بہتے پانی کا گہاٹ کہان ظاہر قشر اور کہان باطن لباب یہہ بات
ایسی ہے کہ بدیہہ عقول معلوم ہو سکتی ہے اسمین کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے یہہ تفصیل و تقسیم معتقد و معتقد کی جو مینے ذکر کی مین نہین جانتا کہ کسی نے
اسکا ذکر کیا ہو مگر ہان مین یہہ گمان کرتا ہون کہ فقہا وغیرہ مین سے جس کسیکو اللہ تعالےٰ نے توفیق عنایت فرمائی ہے وہ بنظر مین حسن ظن رکہیگا اور جو عقلا
کہ مینے ذکر کیا اوسپر میری موافقت کریگا سوا اون لوگون کے جو بعض بلاد مین ہین اور اونکا مذہب معروف ہے [illegible] اور نہ کسی طرح کی طمع نہین ہے کہ وہ
موافقت کرین کیونکہ وہ ہمیشہ اولیا و صالحین صوفیہ مین طعن کیا کرتے ہین اسیطرح اولیا و صالحین ائمہ علما مین بہی طعن کرتے ہین جنکا اعتقاد صحیح عقائد
باطل حشویہ کی مخالف ہے جیسے حبر معظم جنکے ساتہہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پہ فخر کیا اور یہہ ارشاد فرمایا کیا تم
دونون کی امت مین ایسا عالم ہے اور اونہون نے کہا کہ نہین ہے یعنی امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمہ اللہ تعالےٰ ہین ہمکو یہہ روایت باسناد متصل
عالی شیخ کبیر عارف باللہ تعالےٰ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے پہونچی ہے انکے سوا صدیقین نے بہی صدیقیت عظمیٰ اور مقام عالی کی انکے لئے شہادت
دی ہے شیخ عارف باللہ احمد بن ابی الخیر صیاد یمنی نے ایک بات ذکر کی اور وہ باسناد اونسے ثابت ہوئی منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ اونہون نے بعض ایام مین
دیکہا اور وہ بیٹھے ہوئے تہے کہ آسمان کے دروازے کہلے ہوئے ہین ناگاہ ایک گروہ فرشتون کا زمین کی طرف اوترا اور اوسکے ساتہہ سبز خلعت ہین اور ایک جانور ہے
جانورون سے وہ قبرو ہین سے ایک قبر پہ ٹہیرے اور اوسمین سے ایک شخص کو نکالا اور اوسکو خلعت پہنایا اور سواری پہ سوار کیا اور اوسکو لیکے آسمان
کیطرف چڑہے پہر اوسکو ایک آسمان سے دوسرے کیطرف چڑہاتے رہے یہانتک کہ سات آسمانون سے تجاوز کر گئے اونکے بعد ستر پردون کو پہاڑا شیخ
احمد فرماتے ہین مجہے اس سے تعجب ہوا مینے چاہا کہ اُس سوار کو پہچانون مجہہ سے کہا گیا کہ وہ غزالی ہین مجہے علم نہین کہ اونکا انتہا کہانتک پہونچا رضی اللہ
عنہ وعن علماء المسلمین اور جیسے امام شہیر ولی کبیر صاحب سیرت حمیدہ و مناقب عدیدہ محی الدین نووی رضی اللہ عنہ اور ان دونون اماموں کے
سوا اور علماء محققین و نظار مدققین صالحین موفقین ہین جنکا شمار نہین ہو سکتا سو طاعنین مذکورین کی یہہ عادت ہے کہ وہ ہمیشہ بعض ایسی باتون
کی تاک مین رہا کرتے ہین جنکو اونہون نے غلطیان شمار کیا ہے تاکہ موقع پاکے اونکو اس امر کا ذریعہ ٹہیراوین کہ اپنی اغراض تکفیر مین حاصل کرین اور ہر خونریزی
مین جسپر اونکو قدرت ہے اگر یہہ لوگ عقوبت پہ قادر ہوتے تو بیشک اسطرف مبادرت کرتے اللہ تعالےٰ اسپر انکو قدرت نہ دے ان طعن کرنیوالون کی یہانتک
نوبت پہونچی کہ اگر کوئی کلام انکی نظر سے گزرتا ہے جسمین کسیطرح کا استعارہ یا مجاز یا کسی نوع کا مبالغہ ہوتا ہے یا اسکے سوا اور کوئی بات جو کہ کلام فصیح مین
واقع ہوتی ہے اور اوسکو پیرایہ معنی بلیغ پہناتی ہے اور جو لوگ علوم مین اہل فضل ہین وہ اوسکو اونکے لئے [illegible] جو کہ انواع بلاغت و
تحقیق علوم کی معرفت کے لئے لیاقت رکہتے چلے آئے ہین تو یہہ اوس بات کو کفر و بدعت و جہل ٹہیراتے ہین اور [illegible]
دیتے ہین اور اوسکے اظہار پہ ہمیشہ حریص رہتے ہین حالانکہ جو شخص اون باتون سے خبردار ہے وہ اوسکے نزدیک [illegible]
رہتے ہین بایں امید کہ انکشاف عورت ہو جسکے ستر کا شارع علیہ السلام نے امر فرمایا ہے یہہ لوگ جس شخص کو لوگون سے منفرد پاتے یا جو لباس کہ انپر ہے اوس سے
متجرد دیکہتے ہین یا ننگے پاؤن ننگے سر یا اسکے سوا اور کسی ہیئت پہ اون لوگون کی ہیئتون سے جو کہ اللہ تعالےٰ کی طلب مین منقطع تارک دنیا دانشمند ہین
تو جہٹ پٹ کہنے لگتے ہین کہ یہہ کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے خارج ہے اور یہہ نہین سمجہتے کہ طریقہ علیا کتاب عزیز و عوام سنت غرا و اجماع عقلا و
قیاس فطنا مین ترک دنیا اور ماسوی اللہ تعالےٰ سے اعراض کرنا ہے اور مجرد رخص اور جسمین انکی ہوائے نفس ہے وہ نہین ہے گویا انکے کان تک یہہ
آیت شریف نہین پہونچی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ الآیۃ اسکے سوا اور آیات کریمات جو کہ فضیلت
فقراء اور مذمت دنیا و ہوائے نفس مین وارد ہوئی ہین اور نہ یہہ ارشادات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکی نظر سے گزرے جو کہ [illegible]

مین وارد ہوئی ہین جیسے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے حق مین ارشاد فرمایا ہے اونکے اہاب وتمزق کا ذکر کیا اور اویس بن عامر رضی اللہ عنہ کے باب مین فرمایا اور اونکے تجرد وسیرت کا ذکر کیا اول کے حق مین فرمایا اللہ ورسول کی محبت نے اوسکو اسطرف بلایا جسکو تم دیکھتے ہو اور دوسرے کے حق مین فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو وہ ضرور اوسکی قسم کو سچا کرے اور یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بیشک ترک زینت ایمان سے ہے اور یہہ قول آپکا کہ فقرا پانسو برس پہلے اغنیا سے جنت مین داخل ہونگے اور یہہ قول کہ یہہ شخص بہتر ہے زمین بہر مثل اسکی سے اور یہہ قول کہ بہتر وہ آدمی ہے جو کہ کسی کہو مین گہاٹون سے گوشہ گزین ہے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور یہہ قول کہ ہوتو دنیا مین گویا تو مسافر ہے یا راہ سے گزرنیوالا اور وہ حدیث جسمین یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ ایک جماعت صحابہ کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لیگئے اور اونپر نہ کرتے تھے نہ ٹوپیان نہ اونکے پاؤن مین جوتے تھے نہ موزے انکے سوا اور حدیثین ہین جو کہ تقشف وترک زینت وعدم تقیید ہیئت مخصوصہ مین وارد ہوئی ہین اسیطرح سیرت زہاد صحابہ وتابعین تھی اور حکایات عباد سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے ہین جنمین تجرد وترک دنیا اشتغال آخرت خلق سے یکسوئی اللہ سبحانہ کے ذکر کے لئے خلوت گہر بار وطن دوست آشنا کا چھوڑنا جنگل جہاڑی مین پریشان پہرنا مذکور ہے نہایت تعجب ہے لوگون سے جو کہ چھوٹے بڑے سادات صوفیۂ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرتے ہین یہہ لوگ کیونکر اونکے محاسن زاہرہ وانوار باہرہ ومعالی فخارہ سے اندہے ہوگئے اور اونکے اغراض طاہرہ کی عیب جوئی کے ساتھہ تزین کیا اور اونکے اغراض ظاہرہ پر واقف نہوئے نہ اونکے اغراض صحیحہ کی تصدیق کی اور اونکے علوم بحار زاخرہ ومعارف عالیۂ فاخرہ کے سننے سے بہرے ہوئے اور اونکے علوم ملیحہ کے عاشق نہ بنے اسکے سوا اور بہت باتین ہین جنکے ذکر مین طول ہے ٭

فصل

امام یافعی رحمہ اللہ تعالے نے خاتمہ روض الریاحین کی فصل اخیر مین ایک قصیدہ طویل بغایت فصیح وبلیغ لکہا ہے اوسمین توحید رحمن اور بعض عجائب جنان کا ذکر کیا ہے جنان وحور حسان کا شوق دلایا ہے نیران سے ڈرایا ہے اخوان کو وعظ کیا ہے پہر بعد ذکر قصیدے کے فرمایا کہ یہہ تشویق وتخویف کا ذکر اس قصیدے مین کیا گیا صرف عموم ناس کے لئے ہے جو کہ جنان وحور حسان کے مشتاق اور نیران سے خائف ہین اور سارے انواع عذاب وہوان سے ڈرتے ہین رہے خواص [illegible] اونکا اشتیاق یہہ ہے کہ اللہ تعالے کی وجہ کریم کیطرف دیکہین اوسکے دیدار فائض الانوار سے مشرف ہون اونکو نہ نعیم جنت کا [illegible] نہ عذاب جحیم سے خوف جیساکہ ذوالنون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہین کہ مین ایکبار کسی جنگل مین تہا ناگاہ ایک جوان دیکہا [illegible] پر خط نہین اگا تہا جبکہ اوسنے مجھے دیکہا تو کانپنے لگا اوسکا رنگ زرد ہوگیا اور پیٹہہ پہیر کے بہاگا مینے کہا مین تو مثل انسان ہون اوسنے کہا کہ بہاگنا تو تمہین سے ہے کہتے ہین کہ پہر مین اوس سے جا کے ملگیا اوسکو مینے قسم دلائی کہ میرے لئے ٹہیر جاوے وہ ٹہیر گیا مینے اوس سے کہا کہ مین تجہے اس جنگل مین تن تنہا دیکہتا ہون تیرے ساتھہ کوئی انیس نہین کیا تجہے خوف نہین معلوم ہوتا اوسنے کہا ہان میرے ساتھہ انیس ہے مینے کہا وہ کہان ہے کہا وہ میرے داہنے بائین پیچہے آگے ہے مینے کہا تیرے ساتھہ زاد راہ نہین ہے کہا ہان میرے ساتھہ ہے مینے کہا کہان ہے کہا جس نے جہٹپن مین مجھے میری مان کے پیٹ مین رزق دیا وہی بڑے پن مین میرے رزق کا ضامن ہوا ہے مینے کہا کچھہ تو ضرور ہی تیرے لئے چاہیے جس سے قیام لیل صیام نہار خدمت ملک علام پر تجہے مدد ملے اور مینے بہت کچھہ اوس سے کہا پہر وہ پیٹہہ پہیر کے بہاگتا ہوا چلا گیا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا ۵

ولی اللہ لا تاویہ فی آدار	و یکرہ ان یکہ [illegible]
یفر من القفار الی جبال	فتبکی حین تفقدہ القفار

صبوراً فی قیام اللیل جداً	وصواماً اذا طلع النہار	یقول لنفسہ جدی وکدی	فما فی خدمة الرحمٰن عار
یناجی ربہ والدمع جار	الٰہی ان قلبی مستطار	الٰہی ما مُنای منک دار	من الیاقوت یسکنہا الجوار
ولا جناب ۔۔ن یا الٰہی	ولا شیٔ تنزیہہ الثمار	ولکن وجہک الباقی مُنایَ	بہ فاٰمن ففی ذاک الفخار

امام یافعی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ یہہ بات اسلیے ہے کہ ہر شخص اپنے محبوب ہی کیطرف مشتاق ہوتا ہے سو جس شخص پر دنیا مین اللہ تعالےٰ کی محبت غالب ہو گئی ہے وہ سواے اوسکی ملاقات اور اوسکی وجہ کریم کیطرف دیکھنے کے اور کسی طرف مشتاق نہوگا اور جس شخص پر مطعم و مشرب و منکح و ملبس و مسکن وغیرہ کی حُب غالب ہو گئی ہے جیسے ہم لوگ تو وہ جنت اور اوسکی نعیم کیطرف مشتاق ہوگا جو کہ اوسکا محبوب ہے پس اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اے میرے بہائی تو اہل جنت مین تو فکر کر کہ وہ سُرخ یاقوت کے منبرون پر سفید تازے موتیون کے خیمون مین بیٹھے ہوئے کیونکر اونکو رحیق مختوم سے پلایا جاتا ہے خیمون مین سبز فرش بچہائے گئے ہوئے جنت والے تختون پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے یہہ تخت نہرون پر بچھے ہوئے جنمین شراب طہور اور شہد بہ رہا ہے اونکو غلمان و ولدان گہیرے ہوئے اور گوری عورتین نیک خوبصورت جنکی بڑی بڑی آنکھین وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا نیچی نگاہ والیان انسے پہلے نہ کسی آدمی نے اونکو پایا نہ کسی جن نے جنت کے ستر حلّون کے ورے سے اونکی پنڈلیون کا گودا نظر آتا ہوا اونکا سینہ ایسا صاف چمکدار کہ اگر خاوند اپنے مونہہ کو اوسمین دیکھے تو آئینے سے بہی زیادہ صاف نظر آوے ایسی عورتین اونکے تختونکو زینت دیئے ہوئے اور لوگ لیے پہرتے ہین اونپر اور ان عورتون پر آبخورے اور ٹھلیان اور پیالے نتہری شراب کے اور خادم اور لڑکے اونکے ارد گرد پہر رہے ہین کیسے جیسے موتی لپیٹے ہوئے یہہ بدلا ہے اوسکا جو وہ عمل کرتے تہے جنت کے کہانون سے کہاتے ہین اوسکی نہرون سے دودہ شراب شہد پیتے ہین یہہ ایسی نہرین ہین جنکی زمین چاندی ہے اور اونکی کنکریان مونگا ہے اور اونکی مٹی خوشبودار مشک ہے جنت کی نبات زعفران ہے اور اوسکے ٹیلے کافور ہین اوسکے آبخورے چاندی کے موتی لعل مونگے سے جڑے ہوئے اونمین شراب مُہر لگی ہوئی صاف پانی چشمہ شیرین سے ملی ہوئی یہہ آبخورے ایسے صاف براق چمکتے ہوئے کہ شراب کی رقت و سرخی و صفائی و بہجت اونکی باہر سے نظر آرہی ہے انکو ایسے خادم اپنی ہتیلیون مین لئے ہوئے ہین جنکے چہرون کی روشنی سورج سے بہی بڑہی ہوئی ہے جنت مین جنت والون کے لئے وہ چیزین ہین جنکو نفس چاہتے ہین آنکھین لذت لیتی ہین یہہ اس قسم سے ہین جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گزرا یہہ سب باغون اور نہرون مین بیٹھے سچی مجلس مین نزدیک بادشاہ کے جسکا قبضہ سب پر ہے اوسکی وجہ کریم کیطرف دیکھ رہے ہین عیش کی رونق و تازگی اونکے چہرون پر چمک رہی ہے دیدار کی ایسی عمدہ لذت ہے کہ اسکے سبب سے جنت کی [illegible] کو بہول جاینگے [illegible] دوام اس لذت سے مزہ اوٹہاتے رہینگے ہمیشہ ہمیشہ انواع و اقسام کی نعیم مین لوٹ پوٹ کرتے رہین گے اور زوال [illegible] سے بچے ہونگے و مساکن طیبة فی جنات عدن کی تفسیر مین روایت کیا گیا ہے کہ وہ ایک محل ہے سفید موتی کا اس محل مین یاقوت سرخ کے ستر گہر ہین ہر گہر مین سبز زمرد کی ستر کوٹھریان ہین ہر کوٹھری مین ایک تخت ہے اس تخت کا کیا کہنا ہر تخت پہ ہر رنگ کے ستر فرش ہین ہر فرش پہ ایک بی بی حور عین سے بیٹھی ہے اور ہر کوٹھری مین ستر خوان ہین کہانے کے ہر خوان پہ ستر قسم کا کہانا ہے اور ہر کوٹھری مین ستر عورتین خدمتی ہین مومن کو اسقدر قوت عنایت کیجاویگی کہ وہ ہر روز ان سب سے صحبت کریگا مروی ہے کہ اہل جنت سے ایک مرد پانسو حورون سے نکاح کریگا اور چار ہزار کواریون اور آٹہ ہزار بیاہیون سے اونمین سے ہر ایک کے ساتہ اتنی دیر تک معانقہ کریگا جتنی مدت [illegible] ت مین ایک حور ہے اوسکو عَیْنا کہتے ہین جب وہ چلتی ہے تو اوسکے داہنے بائین ستر ہزار خدمتی عورتین چلتی ہین او [illegible] ت کا حکم کرنے والے اور بُری بات سے منع کرنیوالے اور جنت مین پرندے ہین جیسے بختی اونٹ اور مومن جنت مین جو [illegible] چاہیگا وہ بُہنا ہوا اسکے سامنے گر پڑیگا یطاف علیہم بصحاف من

ذہب یعنی لئے پہرتے ہین اونکے پاس رکابیان سونے کی [illegible] آیت شریفہ کی تفسیر مین روایت کیا گیا ہے کہ سونے کی ستر رکابیان لئے پہرینگے اونمین سے
ہر ایکمین ایسا کہانا ہوگا جو دوسری مین نہین ہے ختامہ مسک کی تفسیر مین مروی ہے کہ یہہ چاندی کی مثل سفید شراب ہے [illegible] ونکو یہہ شراب پلائینگے
اس شراب پر اونکے شراب پینے کا خاتمہ ہوگا اگر کوئی آدمی دنیا والون سے اپنا ہاتہہ اوسمین ڈالدے پہر اوسکو نکال لے تو کوئی [illegible] گا جسکے
اوسکی خوشبو نہ معلوم ہو و فرش مرفوعۃ کی تفسیر مین مروی ہے کہ دو بچہونون مین اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین مین ہے [illegible]
جنت کی عورتون مین سے زمین کیطرف جہانکے تو جو کچہہ آسمان و زمین کے درمیان مین ہے اوسکو خوشبو سے بہردے اور بیشک اوسکی اوڑہنی اوسکے سر پر
دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور ہر ایک شخص پر اہل جنت سے ستر حلے ہین اونمین سے ہر حلہ ہر گہڑی ستر رنگ بدلتا ہے مرد اپنا مونہہ اپنی بی بی کے مونہہ اور اوسکے
سینے اور اوسکی پنڈلی مین دیکہیگا اسیطرح بی بی بہی اپنے مونہہ کو خاوندکے مونہہ اور سینے اور پنڈلی مین دیکہے گی امام یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ
الوان حلونکا جو ذکر کیا گیا یہہ سب دکہائی دینگے ہر حلہ اپنے ماتحت کے حلے کو نہین چہپائیگا اور مومن جبکہ پرندون سے کہائیگا تو اوسکی ایک جانب مین پکے
ہوئے کا مزہ پائیگا دوسری جانب مین بہنے ہوئے کی لذت ملیگی سو جو چاہیگا وہ کہائیگا پہر وہ جیسا تہا ویسا ہی ہوجاویگا اپنے پر ہڑہڑائیگا اشجار جنت کی ٹہنیون
کی چوٹی پیداوڑجائیگا تاکہ عمدہ عمدہ میوے کہاوے اور پاک صاف نہرون سے پانی پیئے اہل جنت اپنے کہانے کے ہر لقمے مین ایسی لذت پائین گے کہ وہ دوسرے
مین نہوگی اوسمین اور ہی قسم کا مزہ ہوگا اور اونکی شراب کے ہر گہونٹ مین وہ لذت ہوگی جو دوسرے مین نہین ہے کتاب ترمذی مین ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بیشک اہل جنت کے لئے مقدار جمعے مین ایام دنیا سے اذن دیا جاویگا پس وہ اپنے رب [illegible]
کرینگے اور اوسکا عرش اونکے لئے ظاہر کیا جاویگا ایک روضہ مین ریاض جنت سے اونکے لئے ظاہر ہوگا پہر اونکے واسطے نور کے منبر رکہے جاوینگے
موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زبرجد کے او [illegible] گا ادنی اونکا اور نہین ہے اونمین کوئی دنی مشک وکافور
کے ٹیلون پر اور نہ دیکہین [illegible] ترمذی مین سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ بیشک [illegible] یہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی [illegible] سورج کی روشنی
[illegible] ترمذی مین ابوسعید [illegible] اللہ عنہ سے روایت
[illegible] اور بہتر ہے [illegible] اوسکے لئے ایک قبہ موتی زبرجد یاقوت کا [illegible]
کیا جاویگا اوسکا [illegible] قدر ہوگا جسقدر درمیان جابیہ کے ہے صنعا تک [illegible] موتی اہل جنت کے تاجون سے مابین مشرق ومغرب
کو روشن کردیگا جابیہ ایک مکان ہے شام مین اور صنعا ایک شہر معروف ہے [illegible] یافعی رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین یہہ دس حدیثین
جنت واہل جنت کے وصف مین جنکی روایت صحاح مین ہمکو پہونچی ہے مینے [illegible] اختتام خاتمہ کتاب ہے انہین پر اقتصار کیا جیسا کہ مقدمے مین صحاح
کی دس حدیثون پر اختصار کیا **حدیث اول** صحیحین مین ابوہریرہ رضی [illegible] روایت ہے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible]
[illegible] اول زمرہ جو کہ جنت مین داخل ہوگا اوسکی صورت ایسی ہوگی جیسے چو [illegible] کا چاند پہر وہ لوگ جو انکے بعد
جیسے نہایت روشن تارا آسمان مین اور نہ پیشاب کرینگے نہ پاخانہ پہرینگے اور نہ ناک چہنکین گے اور کنگہیان انکی [illegible] اور پسینہ انکا مشک ہوگا
اور عود دان انکے الوہ ہونگے اور حورین انکی بیبیان [illegible] گا [illegible] کی صورت پر ہونگی ساٹہہ گز کا قد
ہوگا الوہ بفتح ہمزہ عود طیب کو کہتے ہین اور بخاری [illegible] دینگے اور پسینا اونکا مشک ہوگا
اور ہر ایک کے لئے [illegible] [illegible] مین نہ کوئی اختلاف ہوگا نہ کسیطرح کا

بغض اونکے دل ایک دل ہونگے صبح وشام اللہ تبارک وتعالے کی تسبیح کرینگے اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ ہر ایک بی بی پر ستر حلے ہونگے اونکے ورے سے
اوسکی پنڈلی کا گودا نظر اویگا **دوسری حدیث** صحیحین مین ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے
فرمایا بیشک اہل جنت اپنے اوپر غرفون کو دیکھینگے جیسے تم کوکب درے غابر کو افق مین مشرق یا مغرب سے دیکھتے ہو بسبب تفاضل اوس چیز کے جو درمیان اونکے
ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ منازل انبیاء کے ہین نہ پہونچے گا اونکو غیر اونکا فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے وہ لوگ جو
اللہ کے ساتھہ ایمان لائے اور مرسلین کی تصدیق کی یعنی وہ بہی اون منازل کو پہونچین گے **تیسری حدیث** صحیحین مین ہے ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بیشک جنت مین ایک درخت ہے کہ عمدہ تیز گھوڑے خوب کہلائے ہوئے کا سوار سو
برس تک اوسکے سایے مین چلیگا اور اوسکو قطع نکر سکیگا **چوتھی حدیث** یہہ بہی صحیحین مین ہے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنت مین مومن کے لئے ایک مجوف موتی کا خیمہ ہے اوسکا طول آسمان مین سات میل کا ہے اوسمین مومن کے لئے گہر والے ہین مومن
اونپر طواف کریگا اور بعض بعض کو نہ دیکھیگا **پانچوین حدیث** صحیح مسلم مین ہے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
بیشک جنت مین ایک بازار ہے اہل جنت ہر جمعے کو اوسمین آوینگے پہر شمالی ہوا چلیگی وہ اونکے مونہہ اور اونکے کپڑون مین ڈالیگی انکا حسن وجمال اور زیادہ ہوجائے
گا اور لوٹ کے اپنی بیبیون کے پاس آوینگے حالانکہ انکا حسن وجمال بڑہا ہوا ہوگا وہ اونسے کہین گی واللہ تم تو حسن وجمال اور زیادہ کر لائے یہہ کہین گے
واللہ اور تمنے ہمارے بعد حسن وجمال بڑہا لیا **چھٹی حدیث** صحیحین مین ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے مینے تیار کر رکہی اپنے صالح بندون کے لئے وہ چیز جسکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے
دلپر اوسکا خطرہ گزرا اور پڑہو اگر تم چاہو فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین **ساتوین حدیث** صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے یہہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک مین جانتا ہون اوس شخص کو جو کہ دوزخ سے سبکے پیچھے نکلے گا اور اوس شخص کو جو کہ جنت مین
سبسے پیچھے داخل ہوگا وہ شخص ہے کہ دوزخ سے گھٹنون کے بل نکلے گا اللہ عز وجل اوس سے فرماویگا کہ تو جا جنت مین داخل ہو وہ آئیگا پہر اوسکے خیال مین
یہہ بات ڈالی جاویگی کہ جنت بہری ہوئی ہے وہ کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بہرا ہوا پایا اللہ عز وجل اوس سے فرماویگا تو جا جنت مین داخل ہو پہر وہ آویگا اوسکے
خیال مین یہہ بات ڈالیجاویگی کہ وہ بہری ہوئی ہے وہ لوٹ جاویگا اور کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بہرا ہوا پایا اللہ عز وجل اوس سے فرماویگا تو جا جنت مین داخل
ہو بیشک تیرے لئے مثل دنیا اور دس مثل اوسکے ہے اور بیشک تیرے لئے دس مثل دنیا کے ہے وہ عرض کریگا کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے یا کیا تو مجھسے ہنستا ہے
اور تو بادشاہ ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مقرر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان ظاہر ہوگئین
پس کہا جاتا تہا کہ یہہ سارے اہل جنت سے رتبے مین کم ہے **آٹھوین حدیث** صحیح مسلم میں ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ اہل جنت جنت مین داخل ہونگے تو ایک منادی ندا کریگا کہ بیشک تمہارے لئے یہہ ہے کہ تم زندہ رہو
پہر کبہی نہ مرو اور مقرر تمہارے لئے یہہ ہے کہ تم تندرست رہو پہر کبہی بیمار نہو اور تحقیق تمہارے واسطے یہہ ہے کہ تم جوان رہو پہر کبہی بوڑھے نہو اور بیشک تمہارے
لئے یہہ ہے کہ تم عیش وآرام مین رہو پہر کبہی تکلیف نہ اوٹھاؤ **نوین حدیث** صحیحین مین جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نزدیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تہے آپنے چودہوین رات چاند کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم عنقریب اپنے رب کو ظاہر دیکھوگے جیسے تم اس چاند کو دیکھتے ہو اسکے دیکھنے
مین کسیطرح کی ایذا تمہین نہین ہوتی **دسوین حدیث** صحیح مسلم مین صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ جب اہل جنت جنت مین داخل ہونگے تو اللہ تبارک وتعالے فرماویگا تم چاہتے ہو کہ مین تمہین اور کچھہ زیادہ دون وہ عرض کرینگے کیا تونے ہمارے

مونہہ کو سفید نہین کرو یا کیا تو نے جنت مین ہمکو داخل ... ع سے ہمکو نجات نہین دی پہر وہ پردہ اوٹہا دیگا تو کوئی چیز ایسی اونکو نہین دیگا
کہ وہ اونکو اپنے رب تبارک وتعالے کیطرف ... وہ محبوب ہو جعلنا اللہ الکریم منہم ومن الذین قال اللہ تعالے فیہم ان الذین امنوا
عملوا الصالحات یہدیہم ربہم ... من تحتہم الانہار فی جنات النعیم دعواہم فیہا سبحانک اللہم وتحیتہم فیہا سلام
واخر دعواہم ان الحمد للہ ... سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وامام المرسلین
وسید العالمین وعلی ... بین واصحابہ الغر المنتخبین وازواجہ الطاہرات امہات المؤمنین افضل صلوات اللہ عدد
معلومات اللہ ... اکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون وعلی جمیع النبیین والمرسلین وال کل والملائکۃ المقربین وسائر
الصالحین ... یعی رضی اللہ عنہ نے اسکے بعد چند شعر حمد ومناجات کے لکہے پہر ایک قصیدہ طویل نہایت فصیح وبلیغ لکہا اور اوسکا نام
مہیج ... الاحباب والاوطان رکہا اوسمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی اور بیت اللہ اور حرم محترم اور رجب محرم کا شرف بیان
... ین روض الریاحین تمام ہوئی اسکے بعد یہہ فرمایا کہ الحمد للہ اس کتاب مین بشارات خیر حاصل ہوئے ایک جماعت نے اہل خیر وصلاح سے جنکے
ساتہہ مین اعتقاد رکہتا ہون اور اونکی برکت چاہتا ہون اونکی مجہے خوشخبری دی پس لائق یہہ ہے کہ اس کتاب سے وعظ ونصیحت حاصل کیجاوے اور جن حضرات
کا اسمین ذکر ہے اونکے ذکر سننے سے برکت لیجائے اور سننے والیکو یہہ چاہیے کہ وہ حسن ظن رکہے اور اونکے احوال خارق عادت جو اس کتاب مین ہین اون کا
انکار نکرے اب مین بعض بشارات مذکورہ کو تحسین ظن سامع اور اس کتاب جامع مین رغبت دلانے کے لئے ذکر کرتا ہون اور کہتا ہون اوس جماعت مذکورہ
سے بعض نے مجہے خبر دی جسوقت کہ لوگ روضۂ شریفہ کے قریب اس کتاب کو مجہے سنا رہے تہے وہ شخص بہی بیٹہے ہوئے سن رہے تہے اتنے مین وجد وغیبت
اونپر طاری ہوئی جو کہ فقرا کو ہوا کرتی ہے اوس حالت مین اونہون نے دیکہا کہ تین آدمی قبہ شریف سے نکلے اونمین سے ایک کا چہرہ ایسا تہا جیسے چاند اور
وہ روضہ مین بیٹہہ گئے اور ایک مصاحب اونکے داہنی طرف دوسرے بائین طرف بیٹہے اور جو لوگ کتاب سن رہے تہے اونکی طرف وہ متوجہ ہوئے اور آخر
تک متوجہ رہے اور اوس شخص نے یہہ ذکر کیا کہ جب مین دعا سے فارغ ہوا تو جنکا مونہہ چاند سا تہا وہ داہنی طرف والے مصاحب کیطرف ملتفت ہوئے اور
تبسم فرمایا پہر وہ تینون قبے مین داخل ہوگئے والحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا کما ہو اہلہ وجزی اللہ سیدنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عنا افضل الجزاء واولاہ افضل الصلوۃ والتسلیم اسیطرح ایک اور شخص نے مجہے خبر دی اوسنے خواب مین دیکہا کہ گویا مین ساتہہ ہون ایک جماعت
کے مشائخ صوفیہ فضلا کے حرم شریف مین ... شخص میری نسبت کہتے ہین کہ تجہپر سفید کپڑے تہے جنسے اس بات کو غریب جانا پہر بعض شیوخ نے
ارادہ کیا کہ اس کتاب پر کلام کرین تو جماعت نے یا اومین سے بعض نے اوسنے کہا کہ تم اوسکو کلام کرنے دو اور اونہون نے تیری طرف کلام کا ایکا اشارہ کیا
کیا ایسے ہی ایک اور شخص نے مجہے خبر دی اونہون نے خواب مین دیکہا کہ گویا مین روضۂ مبارکہ ... شیخ صالحین کے ساتہہ ہون اور ہمارے ساتہہ
بعض اصحاب ہین اور ہم اس کتاب پر جمع ہین اسیطرح اس کتاب کی تالیف کے زمانے مین بعض اولیا ... بعید ہے مجہے ایک بشارت دی ہین فضل عظیم اللہ
تعالے سے اوسکے حصول کی امید رکہتا ہون ان شاء اللہ عز وجل وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الکریم ... واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین کتاب
روض الریاحین فی مناقب الصالحین جمعہ کے دن نماز سے پہلے مسجد الحرام مین کعبہ شرفہ کے سامنے ... سنہ ۷۵۳ ہجری مین تمام ہوئی والحمد للہ رب العالمین
اولا وآخرا وباطنا وظاہرا وسلام اللہ علی عبادہ الذین اصطفے وصلی اللہ علی سیدنا ... وصحبہ وسلم امین اور یہہ ترجمہ دوسرے
ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ ہجری کو بوقت روز دو شنبہ ساعت شب تمام ہوا وانا العبد الفقیر الجانی ذو الخطا احمد النقوی البوفالی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واصلح حالہ ومآلہ
بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین فقط

تمت

خاتمۃ الطبع چکیدۂ خامۂ ناظم گہرفشان ناثر خوش بیان منشی عزیز اللہ خانصاحب بہوپالی طال اللہ الایام واللیالی

حمد نامحدود کے لایق وہ معبود خالق الارواح فالق الاصباح بیچون وبےنمون ہے جسنے خیمۂ گردون کو بےستون ایسا قایم فرمایا کہ باوجود مرور ازمنہ مدیدہ و دہور کسی فتور نے اوسمین ظہور نپایا اور سپاس بیقیاس کے شایان وہ قادر برحق اور مطلق ہے جسنے فرش زمین کو آئین بہین بروے آب ایسا ناپایاب بچھایا کہ بلوصف مضی زمان مدید و آوان بعید کوئی قصور اوسمین نہ آیا ۔

فلک را بےستون افراختہ او
زمین را فرش عالم ساختہ او

اور گوہر شہوار بیغایت نعت تقدس آیات اوس سرور کائنات مفخر موجودات سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین تاجدار طٰہٰ و یٰسین امام رسل ہادی سبل صدر ایوان ارتضا بدر آسمان اصطفا احمد مجتبٰی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نثار کرنا بجا ہے جسنے گمرہان بادیۂ ضلالت و سرگشتگان وادی جہالت کو بنور رہبان افروز ہدایت عام طریق نجات تام و صراط مستقیم اسلام بتایا اور جواہر زواہر تعریف بیحد و توصیف لاتعد اوس مطلع انوار الٰہی مجمع اسرار نامتناہی ماہ سیماے قاب قوسین حبیب خداے کونین شمس الضحٰی بدر الدجٰی نور الہدا کہف الورا حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو زیبا ہے جسنے بیک اشارہ انگشت مبارک ماہ تمام کو دوپارہ فرمایا ۔

اشارہ کرد انگشت مبارک را چنان ہمدم
کہ ماہ آسمان شق شد برو دیدۂ عالم

اور ہزارون درود و سلام اونکے اہلبیت طاہرین و آل و اصحاب پر مدام اما بعد عاصی ہیچمدان امیدوار رحمت حضرت رحمان محمد عزیز اللہ خان ابن فیض اللہ خان ساکن دار الاقبال بلدۂ بہوپال بخدمت ارباب فہم و ذکا و اصحاب صدق و صفا نوید تازہ و مسرت بےاندازہ سناتا ہے کہ اس ایام میمنت آغاز راحت انجام مین کتاب نایاب بل رسالۂ انتخاب جامع صدق و صواب حائز فوائد دنیا و دین موسوم بہ محاسن الحسنین تصنیف مجموعۂ خوبیہاے بیحد سید ذو الفقار احمد عافاہ اللہ تعالٰے و وفقہ لما یحبہ و یرضاہ با لاف ذہبی و اضاف محبوبی بعہد معدلت مہد ملکۂ دوران مالکۂ زمان سرتاج صدر آرایان جہانداری سر دفتر وسادہ پیرایان شہریاری قدر دان فیض رسان جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا گرینڈ کمانڈر اعظم طبقۂ اعلٰی ستارۂ ہند رئیسۂ عالیہ بہوپال لازالت بالاکرام والاقبال مرتب ہوا نور بخشاے دیدۂ ناظرین و سرور افزاے شایقین حق بین ہوا جسکا صفحہ صفحہ خزینۂ کنوز معانی اور ورق ورق گنجینۂ رموز خدادانی ہر حکایت چاشنی خواران مائدۂ رضا کو ذائقۂ قند و نبات اور ہر روایت تشنگان شربت صفا کو آبحیات مضامین معانی خیز و دلنشین مطالب لطافت آمیز متانت آگین روانی عبارت نگاہ جادو چشمان سے تیز خوش بیانی حسن معانی سے ابریز سواد حرف مشک بیز سرمۂ طور بل طرۂ دلاویز حور بیاض بین السطور نور علی نور الغرض تعریف اسکی چون شوق شایقان حیطۂ تقریر سے بیرون اور توصیف اسکی ہمچو تمناے عاشقان دیدار تحریر سے افزون ناچار اس مرحلۂ دشوار گذار سے درگذرا اور اس خیال محال سے قطع نظر مناسب جانکر دست دعا بدرگاہ خداے لایزال باستدعاے ترقی دولت و اقبال رئیسۂ عالیہ دام اقبالہا و بہبود دنیا و دین حضرت مؤلف المحسنین اوٹھاتا ہون اور نہانخانۂ دل نیاز منزل سے قطعہ تاریخ خاتمۂ کتاب لاجواب بمعرض بیان لاتا ہون الٰہی جبتک ماہ و خورشید سے جلوۂ لیالی اور ایام ہے فرمان روائی انام مدام زیرنگین ممدوح ذو الاحتشام و مراد مؤلف موصوف بحسن انجام اور کتاب مطبوع ہر خاص و عام رہے

ہوئی کیسی ترتیب عمدہ کتاب
ہے تعریف سے جسکی قاصر زبان
بچشم ارادت کرے جو نظر
رکھے آنکھ مین صورت مردمان
حکایات توحید و عرفان نما
روایات تازہ کن روح و جان
پڑہے دفتر گل سے بلبل نہ حرف
جو رنگ معانی ہو اسکا عیان

مؤلف کی محنت ہو یارب قبول — یہ فیضِ روان تا ابد ہو روان
جہان کو کیا اسنے تسخیر کیا — رکہی دل مین جون عشق سینے نہان
بس اب ختم کرتا ہون تاریخ پر — کہ ہوتا ہے طولِ سخن بہی گران

یہ ہے تحفۂ نادرِ روزگار — یہ ہے ہدیۂ لایقِ [illegible]
زبان وقلم کیون نہ قاصر ہون بس — یہان [illegible]
طلب کی جو تاریخ دل سے عزیز — تو ہاتف [illegible]
۱۳۰۲ھ

خاتمۃ الطبع از طرف مطبع مفید عام آگرہ

منعم حقیقی کے ہزارون احسان کہ اندنون کتاب ہدایت انتساب تعویذ بازوے عارفین حرز جان سالکین اعنی **محاسن المحسنین فی حکایات الصالحین** جسکو عربی کتاب حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اردو عبارت سلیس عام فہم مین مقبول بارگاہ رب صمد جناب مولانا ذو الفقار احمد صاحب دام فیوضہ نے ترجمہ کیا اور حسب الحکم جناب فیضمآب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند و رئیسہ بہوپال دام اقبالہا وملکہا چہپنے کو دیا یہ کتاب بمسوط شروع سے خاتمہ تک اولیاء اللہ کی حکایات دل آویز اور اونہین کے حالات عبرت انگیز مین لکہی ہے اسمین فقراے گوشہ نشین اور درویشان عزلت گزین کے حالات قابل دید ہین اور اونکے راز و نیاز کی باتین جو خدا کے عشق و محبت مین کی ہین لایق شنید سچ تو یہہ ہے کہ زندگی کا مزا انہین حضرات با صدق و صفانے اوٹہایا حیات مستعار سے ثمرۂ دو جہان پایا فقر مین کوئی تو دولت بے زوال دیکہی جو حضرت ابراہیم ادہم نے بلخ کی سلطنت چہوڑ دی ترک تعلقات مین کوئی تو بات پائی جو فقرانے گوشہ نشینی اختیار فرمائی یہہ لوگ اہل دنیا سے نفور ہین اور اپنے فقر و فاقہ پر شاکر و صبور حق آگاہ [illegible] اور وہ اوس سے خوشنود صلح کل کے طالب نہ کسی کے حاسد نہ محسود ع

گنج آزادگی و کنج قناعت ملکیست	کہ بشمشیر میسر نشود سلطان را

[illegible] کی برکات سے عالم معمور ہے اور انہین کی دعا سے ہر ایک بلا دور انکی خاک قدوم اکسیر اور انکے اقوال مین تاثیر مجاذیب جاذب [illegible] عالم ہین اور سالکین مقتدا [illegible] یہی لوگ آئینہ علوم آلٰہی ہین اور گنجینۂ اسرار نا متناہی بقول حضرت مولاناے روم ع

[illegible] گر شود	این سخن کے باور مردم شود

علماے ظاہر باہم جنگ و [illegible] ور فقراے پاک باطن تفاضل و تفاخر سے دور باہم مالوف ہین مگر فقیر متبع شریعت فقیر اکمل ہے اور عالم باعمل اوس سے افضل بقول سعدی رح

صاحب دلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ	بشکست عہد صحبت اہل طریق را
گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود	تا اختیار کردی ازان این فریق را
گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج	وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را

قطعہ تاریخ خاتمۃ الطبع

اس زمانے مین اگر ڈہونڈے کوئی خیر صلاح	ذکر خیر صالحین وفکر دل ریشان ہے
خلق درویشانہ صوفی جو پوچہے ہر کتاب	ختم کی تاریخ بہی اخلاق درویشان رہی

۱۳۰۲ھ

تمت

کتبہ محمد علی اکبر آبادی عفی اللہ عنہ

عرض معروض مؤلف عفا اللہ عنہ

سبحانك لاعلم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم والصلوٰة والسلام على سيدنا ومولانا محمد النبي الامي الرؤف الرحيم وعلى اله المكرمين وصحبه المعظمين رضي الله عنهم وعن جميع الاولياء والصالحين امين **امابعد** برای ناظرین عیب پوش حق بین انصاف دوست صلح گزین مخفی نرہے کہ یہ کتاب جسکا نام محاسن الحسنین ہے اسکے ترجمہ وتالیف وجمع پر صرف محبت صالحین واولیاء مقربین باعث ہوئی ورنہ مین کہان اور ترجمہ کہان کیونکہ خاکسار اپنے قصور فہم اور فتور ادراک اور قلت بضاعت کا مقر ہے مگر اللہ سبحانہ نے باوجود اسکے اپنے بندگان پاک کی برکت سے اس کام کو پورا فرمایا آغاز سے انجام کو پہونچایا امین اور اسکے فضل وکرم سے امید وار ہون کہ جس طرح اوسنے یہ سب کر دیا اسی طرح اسکو قبول فرما وے اور مجھے خصوصًا اور سب کو عمومًا اس سے نفع دے اور جو کچھ اس مین خطا وسہو مجھسے ہوا ہو اوسکو معاف کرے مین ان سب باتون کا اپنے لیے معترف ہون ربنا لاتؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين اب چند امور ضروری عرض کرتا ہون **۱** استنشاق نسیم الانس کے دو نسخے قلمی بخط عرب وقت ترجمے کے موجود تھے مگر دونون مین فی الجملہ غلطیان تھین مہاامکن درست کی گئین **۲** روض الریاحین کا ایک نسخہ مطبوعہ مصر حاضر تھا شاذ ونادر اسمین بھی غلطی تھی جیسی کتابون مین ہوتی ہے حسب مقدور اوسکی درستی کی گئی **۳** ترجمے مین رعایت لفظی نہین کی گئی اس لیے کہ عربی وہندی کی ترکیب مین بہت تفاوت ہے صرف لحاظ حاصل معنی کا اور اکثر جگہہ محاورے کا کیا گیا غرضکہ جس جگہہ جو موقع تھا وہ کیا **۴** روض الریاض مین اشعار بہت اور استنشاق مین کم تھے پس بعض جو ضروری تھے اونکا ترجمہ کر دیا گیا لفظًا نہین لکھے اور بعض عمدہ اشعار کے لفظ لکھدیئے جاتے تھے کہ اونکا ترجمہ حاشیہ پر لکھدیا جاوے مگر عسرت طبع کی وجہ سے لکھا رہگیا اور اکثر اشعار چھوڑ دیے اس لیے کہ چندان اونکی ضرورت نہ تھی **۵** بعض مقام پر اشعار اردو فارسی حسب موقع زیادہ کیے گئے **۶** بعض جگہہ عبارت طویل مختصر کی گئی صرف مطلب لیلیا گیا اگر ایسا بہت کم ہوا ہے **۷** آیات توکل وصبر کے اصل کتاب مین نہین ہین ترتیب حکایات کے لیے اضافہ کیے گئے **۸** شروع باب سے حکایات تک ترجمہ ہے استنشاق کا اور اسکے بعد سے حکایات روض کا ترجمہ ہے اور اکثر جگہہ عنوان حکایت کا اور بعض جگہہ عبارت ربط حکایت کے لینے اپنی طرف سے لکھی گئی ہے کیونکہ روض مین صرف پانسو حکایتین بلا ترتیب وعنوان لکھی ہین اور بعض جگہہ مین دو دو تین تین حکایات کو ایک ہی حکایت کی ذیل مین لکھا ہے خاکسار نے ہر ایک حکایت کو اپنے اپنے موقع ومحل پر لکھا ہے ان شاء اللہ تعالی **۹** روض کے خاتمے مین جو کہ فصل جواب اعتراض کی ہے خاکسار نے بعض حکایات کے جواب کو حکایت کی ذیل ہی مین لکھدیا ہے اور بعض کے جواب فصل خاتمہ مین رہنے دیا ہے تاکہ فصل بجائے خود قائم رہے **۱۰** مناقب شیخ ابو المواہب رضی اللہ عنہ روض مین نہین ہین طبقات شعرانی رح سے فصل مناقب مین زیادہ کر دیے گئے ہین **۱۱** بعد طبع کے جو اغلاط نظر مین آئے وہ جدول ذیل مین ضبط کیے گئے **۱۲** مین نے بحسب استعداد سعی وکوشش کر کے ترجمہ کیا لیکن حضرات اولیاء وصالحین کے اقوال نہایت [illegible] اونکی عبارت وکلام مغلق ہوتا ہے اس لیے مین عرض کرتا ہون کہ جو صواب ہے وہ اونکا قول ہے اور جو خطا ہے وہ یا اصل نسخے کی غلطی یا میری [illegible] ہر طرح سے بری ہین اونکا کلام ٹھیک ہے جو صاحب خطا پاوین اگر اصلاح کر سکین بلا تکلف درست فرما دین اور اجر حاصل کرین اور اس گنہگار سیہ کار نابکار کو مورد طعن نہ ٹھہرائین بلکہ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل فرمائین کیونکہ سہو ونسیان خطا وعصیان مایۂ طینت انسان ہے **ع**

آنکس کہ گنہ نکرد پیدا نہ بود	**ع**	از خود خلف آدم وحوا نہ بود	
حق است اگر خطا ز انسان نہ شود		عیبست اگر عفو خدا را نہ بود	
یارب تو مرا بآتش قہر مسوز		در خانۂ دل چراغ ایمان افروز	
این خلعت بندگی کہ شد پارہ ز جرم		از راہ کرم برشتۂ عفو بدوز	

امین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
١	حاشیہ لوح	ریاض الصالحین	روض الریاحین
٢	٧	مست ہوگئے	شراب عشق سے مست ہوگئے ہوا کہ کچھ حال آنکہ اور کوئی شراب نہین پی
٩	١٥	شریف	شریف
٩	٧	تہین	نہین
〃	٢٤	فرمایا	فرمایا یہ فرمایا
١٠	٠	قرمی ہین	قرمی ہین
〃	٢٢ حاشیہ	قاصرہ	قاہرہ
١٢	١١	کتاہین	کتابین
〃	١٢	خافی	جافی
١٥	٢	یعنی اللہ	رضی اللہ عنہ
〃	٨	فرمایاہے	فرماتاہے
١٦	٢	تفاوت	متفاوت
〃	٢٠	دونون	دونو
١٧	٤	رہتاہے	رہتاہے
٢١	٢٤	مسلمان	مسلمانون
〃	١٩	وجعلناهم	وجعلنا منهم
٢٨	٣	اللہ لیے	لیے
٣١	٦	اس سبھنے	اسی لیے
〃	٢٢	یہ محبت	بھی محبت
٣٢	٢	بہی	کہ ابہی
〃	٢	وردون	دردون
〃	١٧	جمیعہ نگے	مجلی ہوگئے
〃	٢٢	محبدہ	مرمجدہ
٣٤	٢٤	〃	〃

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٣٧	٢	بیمے	سینے
〃	٨	سبرے	سیرے
〃	١٩	جیب	جیپ
〃	٢٧	من	مین
٣٩	٢	امت	سمت
٤٠	٩	کیطرح مین	کیطرح ہین
٤١	〃	استطام	استطام یعنی کنجہ
〃	١٠	راووق	راووق یعنی صافی
٤٣	٢	جلاب	جُلّاب
٤٤	١٣	اہل	اہل ملت
٤٥	٥	پہر	پہر
〃	٩	پند	چنند
٤٦	٢٣	کرہتا	کڑہتا
٥٢	١٧	مرضی	مرضیٔ
٥٣	٢٦	طلعہ	تحفہ یعنی لفافہ
٥٥	٢٠	کانشفنا	وکانشفنا
٥٦	٤	موارد وانسے	موارد سے
〃	١٩	تصف	منصف
٦٠	٩	قائد	فائد
〃	١٥	الشرید	المشرید
〃	٢٠	پردون	پردون
٦٢	١٥	واجب	واجب ہے
٦٢	٢٣	زہیر یانی	زہیر پانی
٦٤	٥	زیان	زبان
٦٨	٨	دن	رات
〃	١٠	حرام کرو	کر تلخ کرو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
٦٩	٣	کفنا	کفنانے
〃	〃	مرچکا	مرچکا تہا
٦٩	١٩	عیناؤ	عیناؤ
〃	٢٣	سی	بہی
٧٠	١٥	ہوئی	ہوئین
٧١	٤	یان	ہان
٧٤	٢٠	ہوانسکے	ہوا اُنکے
٨٠	٢١	سہے	پہنے
٨٢	٧	جار	جلد
٨٣	٤	کوت	کوٹ
〃	١٤	حلف	خلف
٨٥	٢٧	مہد	عہد
٩٢	٢٣	جیک	اور جیک
٩٣	١٦	سفیان	لسفیان
١٠٦	٢٢	امی	اسی
〃	〃	مثل کی	سکے مثل
١١٣	١٧	راشدین	راشدین رحمۃ
١١٨	٢	سیلے	کہین
١٢٣	٢	دکھیگا	دیکھیگا
〃	٨	حرام کرو	کر تلخ کرو
〃	١٢	ذات	پاک ہے وہ ذات [illegible]
〃	〃	ہمیشہ سے	ہمیشہ [illegible]
〃	٢٣	بہی ناز	[illegible]
〃	٢٥	اذہتم	[illegible]
١٢٥	٢	لوہا	[illegible]
〃	١٤	تہم مجیب	[illegible]

سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
	کگنے	کینے	۱۷۱	۱۲	آپ	آپ	۲۰۳	۱۰	اوجب	اورجب
	شنرف	شنگرف	۱۷۲	۱۷	تہا	رہا	〃	۱۹	المتکافر	التکاثر
	دنیامین	دنیامین	〃	۲۰	کنگرون	کنکریون	〃	۲۳	وسبحانہ	سبحانہ
	دم	یوم	۱۷۳	۲۱	تقطیع	قطیع	۲۰۵	۸	عز	عز
	ین مین	مین ہین	۱۷۴	۲۳	ایک	ایک دن	〃	۱۱	بلاتاتہا	ہلاتاتہا
	ہی دلالت	یہی دلالت	۱۷۶	۱۰	تہیلی	دو خلقہ	۲۰۶	۸	کہالیتاہے	کمالیتاہے
۲	زونون	ذوالنون	۱۸۱	۲۴	نبلو	تبلو	۲۰۹	۱۸	جاتا	جاتاتہا
۸	سند	مسند	۱۸۵	۱۴	پہچانا	پہچانا	〃	۲۷	میرےتو	تومیرے
۱۰	سیدہی ہے	سیدہی	〃	۲۲	فقدان صورتنا سواہ	فقدان رویتہ ماسواہ	۲۱۲	۱۱	سلطنۃ	سلطنۃ
۱۹	کہنیچا	کہینچا	۱۸۷	۲۴	وہ لوگ	اور وہ لوگ	۲۱۳	۱۳	منے	سینے
۲۵	عملوا	وعملوا	۱۸۸	۵	الدین	الذین	۲۱۵	۱۵	ہین	مین
	امنو	امنوا	〃	〃	عبدک	عبداللہ	۲۱۶	۱۳	بکن	بکن
	مجمل	مجملاً	۱۸۹	۱۹	جلال ہین	جلال مین	۲۲۰	۱۹	وجہ	وجہ سے
	دیا دیا	دبا دیا	〃	۲۱	سے لئے	+	〃	۲۷	بوڑہا	ایک بوڑہا
	کوئی مجہے	مجہے کوئی	〃	〃	ذات کی	ذات مین اور خرج	۲۱۲	۹	شب گذشتہ	اس رات
	گرکی	گرکی				رستے مین سرخی اتی ہے	۲۳۱	۱۱	منعمہ	منعمۃ
	ابقان	ایقان	۱۹۰	۲۵	وآلہ	+	〃	۱۹	تجلب	تجیب
	نے	پیٹہنے	۱۹۲	۱۳	نہین ہے	نہین ہے اتہال ہے	۲۳۳	۲	موسیٰ	عیسیٰ
	ا	معن				کراو سکانفس اترسے	۲۳۷	۴	امن	امنن
	بلہ	اوسکو بلعون				خوش ہے	۲۴۵	۱۷	قوت	قرت
	قطوفہا	قطوفہا	۱۹۳	۱۳	آتانہین	آتا نہین	۲۴۵	۲۶	جہوڑ نماز ہے	+
	الفقرا	الفقر	۱۹۶	۸	مستدیر	+	〃	〃	نمازسے فارغ	اوس سے خارج
	رحما	رحمہا	۱۹۷	۲۴	اون سے	اون پر سے	〃	〃	اوس سے	اون سے
	رحما	رحمہا	۲۰۰	۱۸	زمین ہے	زمین سے	۲۴۴	۱	کے	کہین
	مرون	مقرون	۲۰۱	۷	فضول	فصول	〃	۱۹	صاحب	صاحبتین
		یمامی	۲۰۲	۲۱	وعیانا	وہ عیانا	۲۴۹	۹	تنہ کاٹ کے دیئے	بجر سیدا

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	غلط	صواب	صفحه	سطر	خطا
۲۵۵	۱۳	اور جب	اور جب	۳۰۴	۲۱	اذکروالله	اذکروا الله	۳۴۷	۱۹	یما
۲۵۹	۱۷	ببکی	وبیکی	۳۰۷	۲	جب	محب	〃	۱۹	بهی قول
۲۶۰	۲	کچهه چیز	کس چیز	۳۰۸	۱۰	رطو	زطو	۳۵۱	۲۰	خارجه
〃	۳	تیرے	اپنے	۳۱۰	۲۷	وعکو	دعاء	۳۵۲	۸	الثناء
۲۶۶	۷	تجی	تجی	۳۱۴	۳	المخبر	فالمخبر	۳۵۵	۷	جاوی
۲۶۷	۸	عرقاب	غرقاب	〃	۵	دعاو	وعاد	۳۵۶	۵	مخاوعت
〃	۲ حاشیه	بامساك	مأمسك	۳۱۷	۲۰	بیٹها حکایت	دوسری یه حکایت	۳۵۷	۲۱	مشغول
۲۷۰	۲۲	کهاتو	کها اور مین کهاتو				ہے که	〃	۲۲	ملاک
۲۷۰	۹	ہاتهه	اپنا ہاتهه	۳۱۰	۲۶	اشبیلیه	اشبیلیه	۳۶۰	۱	محجر بیرله
۲۷۱	۷	ایک طرفة	طرفة	۳۱۹	۷	سکینه	سکینه	〃	۲	تجربب
〃	۲۰	فلاں	+	〃	۱۵	جنت	تحتٔ	۳۶۱	۲۵	اوس قسم
۲۸۱	۲	ضمن	فمن	۳۲۲	۴	القامة	السقامة	۳۶۳	۱۵	طاغین
۲۹۱	۱۳	مورع	مونع	۳۲۳	۸	دمت	دنت	۳۶۸	۳	تحقیرهم
۲۹۵	۹	اونکو	اوسکو	۳۲۴	۱۴	برخیاف	برخیا	۳۶۹	۲	فاق
۲۹۶	۵	پرهتا	پڑهتا	۳۳۰	۷	اوس نے	اوس نے	〃	۹	بیهاسے
۲۹۷	۱۷	اور اوسکے	وه اوسکے	۳۳۶	〃	هوئی بیٹهی	بیٹهے هوئے	〃	۱۵	انشاف
۲۹۸	۱۸	قبضے	قبضے	۳۳۷	۲۲	عز	اتق	۳۶۹	۱۸	فائده
〃	۱۹	ارادت	ارادات	〃	۲۳	وهبت	وهبتٔ	۳۷۰	۶	تم
〃	۲۴	طاعت	وطاعت		۲۴	ائلا	املأ			
۳۰۴	۲۰	اذکروا	اذکروا الله	۳۴۳	۱۰	تردانی	تردنی			

تمت

تتمه صفحه ۷۵ متعلق فصل سماع

حکایت امام یافعی رضی الله عنه فرماتے هین که شیخ علی تکروری رضی الله عنه نے جو کتفرافه مین مدفون هین مجهے خبر دی که وه ایک وقت حاضر هوئے اونپر ایک وارد وارد هوا یعنی ایک حالت طاری هوئی ایک مدت ٹهیری رهی شراب کی نهرین دیکهتے تهے که اونکو پلائی جاتی هین ایسی هوتے هین یه نهرین دنیا کی شراب کی نتهین یه سب اونهون نے بیداری مین دیکها پهر اسکے بعد نور دیکهتے تهے اور جبکه وه پلائی جاتی حوال هاستے تهے که اگر اوس وقت اونکو سات آدمی قوی نه پکڑتے تو وه بهاگتے اور اپنی جان کو هلاکت مین ڈالدیتے اور جبکه نور دیکهتے ان دو حالتون مین سے کون افضل ہے مینے کها یه ایسی چیز ہے که میرا حال اسکو نهین پهونچا پهر مین اوس شے مین کیونکر کلام کرون جسکو مین